KRI-476

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

فہرست مضامین گھر بار کہسار جلد اول

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

سیر کہسار

پہاڑ کیا شی ہے

۱- عسکری ع- نواب محمد عسکری صاحب بہادر صولت جنگ لکھنؤ کے رئیس زادے امیر کبیر کے لڑکے ناز و نعم کے پروردہ بگر نخاس اور نواز گنج اور حسین آباد مبارک کے باہر قدم نہین رکھا-

۲- نور- ن- تربیت یافتہ اور تجربہ کار آدمی جہانیان جہانگرد

ع- (نواب محمد عسکری) کیون صاحب یہ انگریز صاحب لوگ گرمیون مین رخصت کیون زیادہ لیتے ہین اسکا کوئی سبب ضرور ہی کیونکہ یہ لوگ اپنے وقت کے لقمان ہین انکا کوئی فعل خالی از حکمت نہین ہوتا اور گرمی کی فصل مین کم سے کم فیصدی اسی ضرور مہینے دو مہینے کی رخصت لینگے- آج بڑے صاحب رخصت پر گیے اور کل چھوٹے صاحب گئے- اور پرسون جرنیل (جنرل) صاحب کا اسباب لدا ہی- گرمیون بھر یہی تانتا بندھا رہتا ہی- اور سردی مین اکا دکا ہی کوئی رخصت لیتا ہو تو لیتا ہو ورنہ جسے دیکھیے دور ے پر- یہ کیا بات ہی-

ن- حضور سبب اسکا یہ ہی کہ گرمیون مین اکثر صاحب لوگ پہاڑ چلا جایا کرتے ہین انکا ملک تو سرد ہوتا ہی نا- یہان کی گرمی انکو بہت کھلتی ہی بس اسی سبب سے کچھ دن کے لیے پہاڑون پر چلے جاتے ہین

ع- یہ پہاڑ ہی کیا شی؟ پہاڑ کا نام تو برسون سے سنتے آتے ہین مگر کبھی جانے کا اتفاق نہین ہوا- جتنی مشکل اصطلاحین ہین وہ سب پہاڑون ہی کے متعلق ہین مثلاً لوگ کہتے ہین فلان کام کرنا کیا پہاڑ اٹھانا ہی- تو حضرت اس سے تو پایا جاتا ہی کہ پہاڑ کوئی وزنی شی ہی-

ن- وزنی تو ضرور ہوگا- مگر آخر وزن کی بھی کوئی انتہا ہی بہت وزنی ہوگا کوئی چھ من کا ہوگا-

ع- نہین چھ من تو کیا ہوگا اور اگر واقعی چھ ہی من ہوتا ہی تو

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

لاحول ولاقوۃ۔ کوئی ایسی ذرنی شی نہین ہی۔ لوگ تو ہاتھی اتنے بڑے جانور کو دم پکڑ کے روک لیتے ہین تو تمنے نہین دیتے ہاتھی کیا اب چھ من سے بھی کم ہوگا۔

ن۔ کیون جناب یہ پہاڑ آخر کوئی پتھر ہی یا سیسا ہی یا اینٹ کا بنا ہوا ہی۔ یا روئی کا گٹھر ہی۔ یہ ہی کیا؟

ع۔ (کانون پر ہاتھ رکھکر) بھی کوئی بڑی ذرنی شی ہی۔ جیسے نال جسکو شہر در لوگ اٹھاتے ہین۔ گو ہمنے پہاڑ کبھی آجتک نہین دیکھے مگر اونچے اونچے ٹیلے البتہ دیکھے ہین۔ پہاڑ ان ٹیلون سے کوئی چوگنے ہوتے ہونگے انتہا دس گنے سہی —

ن۔ جی ہان بس انتہا ہی اور کیا کوئی میل بھر کے ہوتے ہونگے

لاحول ولاقوۃ! —

ع۔ اب یہ دریافت کرنا لازم آیا کہ یہ کس شی سے بنے ہوتے ہین سنا ہی پہاڑون پر درخت بھی ہوتے ہین تو اس سے تو معلوم ہوتا ہی کہ مٹی کا میل ضرور ہی اور میل کیا معنی مٹی ہی کے ہوتے ہونگے جب تو درخت اگتے ہین۔ کسی سے دریافت کرنا لازم ہی

ن۔ پیڑ تو پتھر پر اگ نہین سکتے۔ لہذا مٹی ہی سمجھیے۔ مگر کسی پرانے وقت کی مٹی ہوگی۔ یہ بودی پھسپھسی مٹی ہنوگی کہ پانی پڑا اور پھسلگئی وہ مٹی بھی مثل پتھر کے ہوگی۔

ع۔ مگر صاحب لوگ پہاڑون پر جاتے کیونکر ہین ہمنے تو سنا ہی کہ وہان کوئی جا ہی نہین سکتا اور اگر کوئی گیا بھی تو سخت مصیبت سے انسان کا گذر ہوتا ہی اور کئی فٹ کی چڑھائی چڑھنی ہوتی ہی بھلا عقل کبھی گوارا کر سکتی ہی کہ اتنی بڑی چڑھائی کوئی چڑھ سکے لاحول ولاقوۃ بہت ہوئی بھائی صاحب یہان تو بھائی صاحب اگر سیدھے زینے ہون تو چالیس زینون کے بعد دم ٹوٹ جاتے اور جو کسی مکان کے زینے چوڑے چوڑے ہون اور سیدھے چلے گئے ہون تو معاذ اللہ دس بھی دو بھر ہو جائین۔ نہ کہ کوسون کی چڑھائی چڑھنی اور کون چڑھائی پہاڑون کی معاذ اللہ کا مقام ہی۔

ن۔ (مسکرا کر) آپ بھی انھین رئیسون مین معلوم ہوتے مین جو خشکے کے کھیت ڈھونڈھتے مین پہاڑون سے بالکل واقف ہی نہین پہاڑ کو تو آپ بالکل کھلونا ہی سمجھے ہوے مین آپ کتنی فٹ کی چڑھائی کو بد رہے ہین اور یہ معلوم ہی نہین کہ پہاڑون کی چوٹیان سات سات ہزار فٹ بلند ہین ہوش تو اڑ گئے ہونگے جناب۔ ع

تمنے دیکھے ہی نہین ناز و نزاکت والے۔

ع۔ سات ہزار فٹ کی بلندی!!! عیاذاً باللہ ہوش اڑ گیے واللہ۔ سات ہزار فٹ کی بلندی کچھ ٹھکانا ہی بھی ہمین تو یقین نہین آتا۔ آپ ہمین ناواقف سمجھ کر بناتے ہین۔ سات ہزار فٹ کچھ آپ نے دل لگی مقرر کی ہی پہاڑ نہوا کوئی آسمان ہوا آسمان بھی تو آخر

ن۔ ہان ہان کیا! آسمان بھی تو آخر کیا۔ آپ کچھ فرمانے کو تھے مگر دبے دانتون کہکے رہگئے۔ سات ہزار فٹ کی بلندی تو کوئی بلندی مین بلندی نہین ہی۔ بھائی جان انتیس انتیس ہزار فٹ کی بلندی ہوتی ہی۔ پانچ میل کے قریب ہوئی۔ ڈھائی کوس۔ آپ ہین کس خیال مین بندہ نواز آپ نے شہر کی چڑھائی کی اچھی کہی واللہ۔ ایک دفعہ چل کے دیکھیے تو کہ پہاڑ کیا شی ہی۔

ع۔ خدا کی پناہ! تو انسان کوئی سات آٹھ گھنٹے مین پہاڑ کی ڈھائی کوس چڑھائی چڑھ سکتا ہوگا۔ ہم ایسے ناواقف آدمی تو ہانپ ہی جائین۔

ن۔ (ہنسکر) سات آٹھ گھنٹے! ماشاء اللہ!! جی جناب پہاڑون کی دشوار گذاری سے آپ ابھی واقف ہی نہین اس چکر کے ساتھ جانا ہوتا ہی کہ الامان۔ کچھ نہ پوچھیے۔ یہ تھوڑا ہی ممکن ہی کہ پہاڑ کی چوٹی پر

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

آپ سیدھے ہی پہونچ جائیے - یہ بھی کوئی میدان ہی کہ انسان سیدھا چلا جائے چکر کھا کے جانا پڑتا ہی - چیل کو کبھی منڈلاتے ہوے دیکھا ہی -

ع - آپ نے بھی غضب کیا واللہ - اب کیا چیل اور کوے کو بھی اُڑتے نہین دیکھا ہی - معقول ! -

ن - اچھا بھلا چیل کیونکر اُڑتی ہی - چیل کو کبھی سیدھا اُڑتے ہوے نہ دیکھا ہوگا - جب اُڑیگی چکر کھا کے اور منڈلاتی ہوئی اگر سیدھی اُڑے تو دم ٹوٹ جائے حقیقت حال یون ہی کہ پہاڑ کے دیکھے بغیر دنیا کے نشیب فراز سے انسان واقف نہین ہو سکتا نشیب و فراز تو انسان جبھی دیکھ سکتا ہی جب پہاڑ کی چوٹی پر چڑھے اور پھر نیچے اُترے -

ع - واللہ کیا بات کہی ہی تو حضرت کسی ترکیب سے پہاڑون کی سیر کرنی چاہیے -

سفر کوہی کا شوق

میان نور کی روشنی طبع اور لسانی و لفاظی و جادو بیانی و معجزہ طرازی نے وہ رنگ اثر جمایا کہ محمد عسکری کو سفر کوہی کا شوق چرایا - گو انہون نے عنایت ایزدی سے طبع نورانی پائی تھی - جناب باری نے عقل و ذہن عطا فرمائی تھی مگر جوالی موالی رفیق مصاحب سب خانہ بر انداز تہذیب فروغ بازار تخریب ملے تھے - طرز معاشرت قابل افسوس تھا انکے ہان ۱۱ بجے تڑکا ہوتا تھا - ۱۱ بجے تک خواب غفلت مین پڑے رہتے تھے - ۱۱ بجے کروٹین ادھر اُدھر بدلین آنکھین ملتے ہوے اُٹھے اور پھر لیٹ گئے - خدمتگار حاضر ہوا اور پانون دبانے شروع کیے تو پھر آنکھ لگ گئی ۱۲ بجے کے بعد آنکھ کھلی - پلنگ ہی پر بیٹھے بیٹھے منہ دھویا آبدارخانے والا پیچوان بھر کر لایا محمد علی کی دوکان کا دو سیر اشکبو تمباکو خاصدان مین گلوریان آئین

سرکار نے لیٹے ہی لیٹے کھائین

اتنے مین مصاحب آ گئے - فقرہ بازی شروع ہوئی - ایک گھنٹہ تک گپین اُڑائین ایک گھنٹے کے بعد چانڈو کا شغل ہوا خود بدولت اور کل حاضرین و مصاحبین بخت واژگون کی طرح اوندھے پڑے ہوے چانڈو اُڑانے لگے جب کئی چھینٹے پی چکے اور خوب غین ہوے تو تھوڑی دیر مین خدمتگار نے عرض کیا خداوند خاصہ چنا گیا کھانے کے وقت چہ میگوئیان شروع ہوئین -

عسکری - قصد ہی کہ اب کے پہاڑ کا سفر کرین -

اختر - حضور پہاڑ کا سفر کیجیئےگا ؟ -

مُمّن - خیر باشد - یہ سفر کیسا خداوند ؟ -

ع - ہمین شرم آتی ہی کہ آجتک پہاڑ نہین دیکھا -

مُمّن - اسمین شرم کی کیا بات ہی پیرو مرشد - پہاڑ دیکھنے سے کیا قارون کا خزانہ ملجائیگا -

اختر - ایک پہاڑ پر کیا فرض ہی حضور - ابھی ہملوگون نے دیکھا ہی کیا ہی خاک ؟ جب ملکون ملکون کی سیر کرے تب البتہ انسان پختہ مغز ہو مگر دو دن کی زندگی مین کیا کیا کرے - ؎

دریا دیکھون کہ کوہ و صحرا دیکھون
یا معدن و شہر و دشت کا تماشا دیکھون
ہر سو تری قدرت کے ہین لاکھون جلوے
حیران ہون کہ دو آنکھون سے کیا کیا دیکھون

مُمّن خداوند ہرگز ہرگز پہاڑ پر جانے کا قصد نہ فرمایئےگا - ای توبہ توبہ - جناب والد کو ایکبار جانے کا اتفاق ہوا تھا وصیت کر گئے ہین کہ بیٹا اگر کوئی کرور دو کرور روپے بھی دے تو پہاڑ کی طرف رُخ نہ کرنا -

عسکری - یہ کیون - یہ کیون - آخر اسکا سبب ؟ -

مُمّن - خداوند غلام دست بستہ عرض کرتا ہی از برائے خدا

حضور یہ خیال دل سے نکال ڈالین -

ع - اجی تو صاحب کوئی سبب بھی بتائیگا -

اختر - بھئی عجب قسم کے آدمی ہو واللہ - ارے میان پہاڑون نے کیا قصور کیا ہی آخر کچھ معلوم تو ہو وجہ

ممن - حضور بس یہ ملاحظہ فرمائین کہ جناب والد نے پہاڑ کے سفر مین یہ تکلیف اٹھائی کہ وصیت کر گئے -

ع - ارے اسکے نشیب و فراز سے انسان واقف نہین ہوتا -

ممن - پیر و مرشد یہ تو حضرت نور کی بفاظی ہی - باقی غرض کہ دنیے سے مطلب تھا ماننا نہ ماننا آپ کے ہاتھ ہی - ع

سمجھانے سے تھا ہمین سروکار | اب مان نہ مان تو ہی مختار

اول تو حضور یہ ملاحظہ فرمائین کہ کوسون کی چڑھائی چڑھنا بھلا حضور سے چڑھی جائیگی - استغفراللہ - درگاہ تک جاتے ہوئے ہانپ جاتے ہین حضور نہ کہ کوسون کی چڑھائی - پھر راستا اسقدر مخدوش کہ الامان - ذراسی پگ ڈنڈی اور دونون جانب کوسون کا نشیب نیچے دیکھا اور تھرتھرا کے آدمی گر پڑا - داہنی طرف دیکھو تو خوف - بائین طرف نظر ڈالو تو خوف - اور جو پتھرون مین آگ لگی تو چلیے بس ختم شد - جل بھن کے کباب ہو گئے -

واجد - واہی ہو خاصے - اور یہ جو لکھو کھا آدمی پہاڑون پر رہتے ہین یہ کیونکر رہتے ہین -

ممن - اُنکی اور بات ہی بھائی جان -

واجد - اور بات کیسی - کیا وہ انسان نہین ہین -

ممن - بھلا حضور پہاڑ کے سفر کے قابل ہین -

واجد - کیون نہین ہین - ٹٹو پر جا بیٹھینگے -

ممن - ٹٹو پر چھ کوس کی چڑھائی پر جا بیٹھینگے ہی ہوش کی دوا کرو - اور جو ٹٹو ٹھوکر لے -

ع - ٹٹو پر ؟ واہ وا ہمسے نہ جایا جائیگا - بندہ ایسے سفر سے در گذرا - اور جو ٹٹو بھڑکے تو کہین کے نہ رہے -

ممن - گرے تو ہڈیان تک نہ ملین -

ع - اجی توبہ چکنا چور ہو جائے -

ممن - خداوند اک ذراسی بلندی پر سے انسان دیکھتا ہی تو کانپنے لگتا ہی نہ کہ پہاڑ کی چڑھائی - خدا کی قسم ذرا نیچے کی جانب نظر کی اور کانپ اٹھا -

ع - چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی -

اختر - ہی تو پہاڑ کا سفر نہایت دشوار گذار -

ممن - اجی حضرت توبہ ہی بھلی -

ع - ہمسے چڑھائی پر نہ چڑھا جائیگا اور ایسی چڑھائی !! مگر کیا ادھر ادھر اینٹ یا پتھر کی منڈیر نہین بنی ہوئی ہی

ممن - (قہقہہ لگاکر) خداوند سنکڑون اور برسون کے راستے مین منڈیر کیسی -

اختر - انسان کا کام تو نہین ہی -

ممن - اسمین کیا شک ہی - دو سو منزل تو ایک ادنی پہاڑی کا ایک حصہ ہوتا ہی -

اختر - حضور سنتے ہین پہاڑ کی عورتین بڑی حسین ہوتی ہین -

ع - واللہ ! تو بھئی ضرور چلینگے - لاکھ کام چھوڑ کے چلین اور پھر چلین -

اختر - دو پہاڑنین ہمنے مراد آباد مین دیکھی تھین - منا اور بنا - خدا گواہ ہی خدا گواہ ہی - ایسی صورتین آجتک نظر سے نہین گذرین -

ع - بھئی چاہے ادھر کی دنیا ادھر ہو جائے ہم ضرور چلینگے

ممن - ان پہاڑنون کا مذہب کیا ہی - ہندو ہین یا مسلمان

ع - اجی اس سے کیا بحث ہی -

اختر - وہ ہندو ہون یا مسلمان مطلب تو حسن گلوسوز سے ہی

ع - میر کیس چلیے تو ان جاہل ہندو مسلمان دونون کو شہر بدر

گرادون عیسیٰ بدین خود موسیٰ بدین خود الله دو اکبر کیسی عداوت ہی یہ آخر اسقدر اختلاف مذہب کیون ہی۔

اختر۔ حضور تعصب۔ ؎

تقریر اختلاف ہین کیونکہ پڑھے ہین	ہندو پڑھے نہین کہ مسلمان پڑھے نہین

کھانے سے فراغت پائی تولیا گرم دودھیا چاے آئی اور نوابصاحب نے مع مصاحبین نوش فرمائی۔ حقے پیچوان آئے مشکبو تمباکو نے ساری محفل کو بسا دیا۔ محمد عسکری صاحب پلنگ پر دراز ہوے خسخانے کو بہشتی نے تر کر دیا۔ قلی نے پنکھا جھینا شروع کیا مصاحب بھی لیٹے۔ اب خوش گپیان ہونے لگین ایک مصاحب نے کہا کیون حضور مجھے یہ حیرت ہی کہ آسمان بے ستون کے کیونکر کھڑا ہی دوسرا بولا خداوند پلاؤ کھانے کے بعد بھی واللہ کیا دور کی سوجھتی ہی دریافت فرماتے ہین کہ آسمان بے ستون کے کیونکر قائم ہی تیسرے مصاحب نے کہا حضور بہت دور کی سوجھی جو تھا بولا خداوند اتبو یہ زمین اور آسمان کے قلابے ملانے لگے۔ اسپر بڑا قہقہہ پڑا محمد عسکری خوب کھلکھلا کر ہنسے فرمایا کہ زمین اور آسمان کے قلابے کیا خوب کہا ہی مصاحب نے اٹھکر تین بار سلام عرض کیا اور کہا حضور یہ سب حضور ہی کا فیضان صحبت کا اثر ہی ورنہ من آنم کہ من دانم ؎

گلے خوشبوے در حمام روزے	رسید از دست محبوبے بدستم
بدو گفتم کہ مشکے یا عبیرے	کہ از بوے دلآویز تو مستم
بگفتا من گل ناچیز بودم	ولیکن مدتے با گل نشستم
جمال ہمنشین در من اثر کرد	وگرنہ من ہمان خاکم کہ ہستم

ع۔ جمال ہمنشین یا کمال ہمنشین۔

محسن۔ کیا خوب بات فرمائی ہی۔

ع۔ بھئی اس صحبت مین اختر شاعر ہین۔ انسے پوچھیے کہ جمال کا لفظ یہان پر صحیح ہی یا کمال۔

اختر۔ پیر و مرشد دونون صحیح ہین۔ ان اللہ جمیل یحب الجمال

جمال کے معنی ظاہری حسن وخوبصورتی کے نہین ہین میرے ناقص علم ویقین مین کمال کے لفظ سے جمال یہان پر زیادہ موزون ہی۔ ؎

یہ آدمی ہی کہ ہر سون جمال رہتا ہی
وگرنہ ماہ کو اک شب کمال رہتا ہی

بیگم صاحب کا روٹھنا

اب سنیے کہ لاڈ و مہری کو ان چہ میگوئیون کی پوری پوری خبر پہونچ گئی اور اسنے محلسرا مین جاکر بیگم صاحب سے کچا چٹھا کہ سنایا سنتے ہی بد دماغ ہوگئین اور کہا (انکو کیا کیا بیفکری کی باتین سوجھتی ہین اور اللہ کی عنایت سے جو بھی ہی انوکھی ہی سوجھتی ہی۔ اس بے تکے پن کے صدقے کوئی پوچھے پہاڑ نگوڑے مین کیا دھرا ہی) لاڈو نے کہا حضور ہمارے محلے مین ایک خانساماں رہتا ہی وہ پہاڑ کے نام سے کانون پر ہاتھ دھرتا ہی اور کہتا ہی چاہے کوئی اس کی عوض پچاس روپیہ مہینا بھی دے تو مین حاشا پہاڑ پر نہ جانے کا حضور وہان تو ذری سی پگ ڈنڈی ہی بے ایمان کی قبر کی طرح تنگ۔ ہی ہی جو ایک ذری پانون پھسلے تو انسان کہین کا نہ رہے۔

بیگم صاحب نے کہا۔ لاڈو حسین علی سے کہدو کہ ذری بلائے کہ ہمکو ایک ضروری کام ہی۔ لاڈو نے حسین علی کو دروازے کے پاس بلاکر کہا سرکار سے کہدو کہ بیگم صاحب حضور کو بلاتی ہین اور فرماتی ہین کہ بڑا کام ضروری ہی۔ ذری کھڑے کھڑے ہو جائین۔ حسین علی نے کہا اس وقت موقع نہین ہی کہنے کو کہو جاکے عرض کر دون۔ مگر خفا ہو جائینگے لاڈو نے کہا تمکو اس سے کیا بحث ہی۔ ایلچی را چہ زوال۔ جو حکم سرکار نے دیا وہ بجا لاؤ حسین علی نے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

جا کر دیکھا تو سب کے سب پڑے خراٹے لے رہے تھے
ٹیکھا قلی نے کہا دبے پاؤن جاؤ۔ ابھی ابھی سرکار کی
آنکھ لگی ہے اتنے مین ایک مصاحب نے آہستہ سے کہا۔ ع

سرھانے میر کے آہستہ بولو	ابھی ٹک روتے روتے سو گیا ہے

حسین علی نے جا کے لاڈو سے کہدیا کہ سرکار آرام مین ہین
لاڈو نے بیگم صاحب سے عرض کی کہ حضور سرکار آرام مین ہین ابھی
ابھی آنکھ لگی ہے کوئی دو گھنٹے مین بیدار ہونگے۔

بیگم۔ (ب) ابھی ہم کچھ نہ کہین تو بہتر ہے۔ دیکھین ہمسے اُنکے
کیا ذکر کرتے ہین۔

لاڈو۔ حضور کی بلا اجازت تو حشر تک نہ جائینگے۔

ب۔ ہمسے جو وقت ذرا بھی ذکر کرینگے ہم کہینگے اگر تمنے پہاڑ
کے سفر کی تیاری کی تو ہم زہر کھا لینگے۔

ل۔ اے ہے کانپ اُٹھین حضور۔

ب۔ ابھی ایسا نہین ہے کہ ہمارے حکم کو خواہی نخواہی ٹال دین

ل۔ جی نہین بیگم صاحب بہت مانتے ہین۔

ب۔ نہ کیونکر مانین۔ نہ مانتا کیا معنی۔

ل۔ اے حضور ایک تو جوانی اللہ رکھے کس جوبن پر ہے۔

ب۔ تم بڑی بے ادب ہو گئی ہو لاڈو۔

ل۔ (ہنسکر) دوسرے روپیہ تیسرے وثیقہ چوتھے حسن

ب۔ مین رہ رہ کے سوچتی ہون کہ یہ انکو سوجھی کیا۔

ل۔ حضور بات ساری یہ ہے کہ کسی نے بہکا دیا ہے۔

ب۔ اسمین بھی دس بارہ ہزار لپٹینگے۔

ل۔ اسمین کیا شک ہے حضور۔ مگر ہمارا دل گواہی دیتا
ہے کہ جب حضور کی خفگی کا حال دیکھینگے تو پھر جانے کا
نام نہ لینگے۔

راوی۔ لاڈو نے اچھی کھری سنائی کہ محمد عسکری کو اگر پہاڑ
اور خیال ہے تو صرف اسقدر کہ بیگم صاحب وثیقہ دار ہین جوان

ہین روپے والی ہین عشق صرف روپیہ کا اور محبت فقط
وثیقہ کی ہے۔ باقی العہد اللہ خیر صلاح پھر بھلا بے اجازت
پہاڑ کے سفر کا کیونکر قصد کر نیکے۔ خوف دامنگیر ہوگا کہ مبادا
وثیقہ ہاتھ سے جاتا رہے کہین چلدین یا خفا ہو جائین
اتنے مین محمد عسکری صاحب آنکھین ملتے ہوئے محلسرا مین
تشریف لائے بیگم صاحب نے اُنکو دیکھتے ہی مُنھ پھیر لیا
اور جیسے یہ قریب آنے کو تھے اُنھون نے ایک عجیب لاپروائی
کے ساتھ طرارہ بھرا تو کوٹھے پر ہو رہین۔ لاڈو بھی ساتھ
گئی اور جھپ سے دروازہ بند کر لیا۔ محمد عسکری کے فرشتے تک
کو بھی خبر نہین کہ اس بد دماغی اور خفگی و عتاب کا سبب کیا ہے
یہ سخت متحیر ہوے اور خواصون سے پوچھنے لگے کہ آج یہ کیا ماجرا
ہے کہ بیگم ہمکو دیکھتے ہی خفا ہو گئین اور اسقدر خفا ہو گئین کہ کوٹھے
پر چلدین۔ زینے کے دروازے کے پاس جا کر غل مچانا شروع
کیا کہ دروازہ کھولدو دروازہ کھولدو مگر صدائے برنخاست
اب انکو اور بھی زیادہ حیرت ہوئی اُنھون نے لاڈو کو پکارا
اور کہا دروازہ کھولدے۔ لاڈو بھلا بیگم صاحب کے حکم کے
بغیر کیونکر دروازہ کھول سکتی تھی۔ خاموش ہو گئی۔

عسکری۔ لاڈو اگر نہ کھولوگی تو تماشا بھی دیکھوگی کہدیا ہے

لاڈو۔ اے تو حضور اسمین لونڈی کا کونسا قصور ہے۔

عسکری۔ میان بیوی کی لڑائی جیسے سادن بھادون کی جھڑی
ہم اور وہ پھر ایک ہو جائینگے تمھاری بیچ مین کمبختی آجائیگی۔

لاڈو۔ یہ بڑے اندھیر کی بات ہے۔ اب سرکار تو منع کر رہی
ہین بھلا حکم کے بغیر مین کیسے دروازہ کھول دون حضور ہی
انصاف کرین۔

عسکری۔ آخر یہ خفگی کا سبب بھی تو کچھ معلوم ہو۔

لاڈو۔ یہ حضور جانین یا بیگم صاحب جانین۔

عسکری۔ اچھا تم ہماری طرف سے وکالت کرو پوچھو ہمسے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کیا گناہ ہوا جو صورت تک دیکھنا ناگوار ہوا۔

لاڈو نے کہا ہاں یہ بات مانی۔ کیون سرکار (بیگم صاحب کی جانب مخاطب ہوکر) ہمارے حضور دریافت کرتے ہین کہ آپ کاہے سے خفا ہو گیئن عسکری نے باواز بلند کہا۔ ؎

ہر دم آزردگی غیر سبب راچہ علاج
ما گذشتیم ز لطف تو غضب راچہ علاج

مین تو فقط اتنا دریافت کرنا چاہتا ہون کہ ہے کیا ماجرا۔ بی مغلانی ہنسنے لگین۔

سفر کہسار کے عزم سے انکار

محمد عسکری نے جو یہ رنگ دیکھا تو دنگ ہو گئے اور مغلانی سے اسکی وجہ دریافت کی۔ اُسنے صاف صاف عرض کر دیا کہ حضور کسی نے بیگم صاحب سے آن کے جڑ دی کہ سرکار دور دراز حال پہاڑ کے سفر کی تیاریان کر رہے ہین اور عنقریب جانیوالے ہین بس اتنا سننا تھا کہ جیسے ہاتھون کے توتے اُڑ گئے وہ مہنا متھو مچائی کہ تو بہ ہی بھلی کئی دفعہ مہری کو بھیجا کہ جاکے بلا لاؤ حضور آرام مین تھے خدمتگار نے کہا ابھی ابھی آنکھ لگی ہے۔ جی نیند جگانے کی کسی نے صلاح نہین دی بارے خدا خدا کر کے حضور تشریف لائے۔

مغلانی کی زبانی یہ حال سُنکر محمد عسکری مُسکرائے اور کہا کہ بھئی کیا کیا باندھنو لوگ باندھتے ہین۔ اور انکی بھی کیا عقل ہے واللہ۔ لاحول ولا قوۃ بات کا بتنگڑ اسی کو کہتے ہین۔ بھلا پہاڑ کے سفر مین کیا رکھا ہوا ہے۔ اگر سفر کو جی چاہتا بھی تو کسی فرحناک مقام پر جاتے جہان روح کو تازگی اور بالیدگی ہوتی نہ کہ پہاڑ اور جنگل اور کوہ و صحرا اسکے بعد نواب صاحب نے مہری کو آواز دی اور کہا (لاڈو) بیگم کو سمجھا دو کہ یہ کسی نے گپ اڑا دی ہے

بیگم صاحب تنک کر بولین (بس بہت بڑھ بڑھ کے باتین نہ بناؤ گپ اُڑائی ہے یا مین اپنے کانون سُن چکی ہون)۔

ع۔ یہ بڑے عیب کی بات ہے۔ مرد آپس مین خدا جانے کیا کیا باتین کرتے ہین۔ عورتون کا چھپ چھپ کے سننا کیا معنی مگر تمسے کون کہے۔

ب۔ تم ایسے مرد اسی قابل ہین جو اتی وہ نکرون تو تم میرے سر پر چکی دلو۔ تمھارا اعتبار کسکو ہے بیٹھے بیٹھے یہ اپچ کی لی کہ پہاڑ پر جائینگے کوئی پوچھے موے پہاڑ مین کیا ہے۔ گھر بار کو تج کے جنگل مین جانا کسنے بتایا ہے۔ یہ سوجھی کیا نوکھی؟

ع۔ تو جاتا کون ہے۔ اس بات کا تو کوئی تذکرہ بھی نہ تھا تم تو خواہ مخواہ لڑنے لگین۔

ب۔ اے لو اور سنو غضب خدا اتنا جھوٹ۔ مین اپنے کانون سُنے چلی آتی ہون۔ ایک بیچارہ کہہ رہا تھا کہ آبا مرتے دم وصیت کر گئے ہین کہ بیٹا خبردار پہاڑون کی طرف رُخ نکرنا اور تم کہتے ہو اس بات کا کہین ذکر بھی نہ تھا۔ ہمارے بھی گوئندے چھوٹے رہتے ہین۔ ہمکو رتی رتی خبر پہونچتی ہے یہ نہ جاننا۔

ع۔ ان سب آدمیون کو نہ ایکدم سے برطرف کیا ہو تو سہی ادھر کی اُدھر لگاتے ہین۔ یہ تمسے آکے کسنے زٹل اُڑائی ذرا اُسکا نام تو بتاؤ۔ ابھی ابھی اسی دم نہ برطرف کیا ہو تو سہی

ب۔ واہ واہ کیا ہنسی ٹھٹھا ہے موقوف کر دینگے۔ تم تو بس انھین لوگون سے خوش ہو جو بسوا ئین ملائین حضور جگدیسن پور کی ایک بیماتن حیدر گنج مین آنکلی ہے ابھی کوئی جوڑ جوان سال ہے اور چہرے پر بڑی نمکینی ہے بس تم گھُس گئے کہ اُدے کیا اچھا آدمی ہے جسکو کہیے ابھی بلا لائین۔ مین سب سُنا کرتی ہون ہمکو رتی رتی خبر ملتی رہتی ہے۔ تمنے اُڑائی ہین تو ہم نے بھی بھون بھون کھائی ہین جب سے مین نے سُنا ہے کلیجا کانپ اُٹھا ہے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کہ گھر بار سب چھوڑ کے پہاڑ چلے۔ واہ کیا سوجھی ہے۔

ع۔ اچھا اب دروازہ تو کھولو۔ قسم کھا کے کہتا ہون کہ یہ سب باتین ہی باتین ہین۔ جانا اور آنا کیسا ہم لوگ سفر کی زحمتون کے عادی ہین بھلا۔ اور پھر پہاڑ کا سفر! الٰہی توبہ! انسان کا وہان گذر کہان اور وہ گذر ہو بھی تو ہم بھلا اپنے وطن کو چھوڑ کے کب جانے والے ہین۔ ؎

کیا حقیقت چرخ کی ہم سے چھڑائے لکھنؤ
لکھنؤ ہم پر فدا ہی ہم فدائے لکھنؤ

پہاڑ کوئی اور ہی جایا کرتے ہونگے۔

ب۔ بندی ان باتون مین نہ آنے کی۔ شرعی قسم کھاؤ تو مانون یون بندی ایک نہ مانیگی۔ ہان ہمارے سر کی قسم کھاؤ تو شاید یقین آجائے۔

محمد عسکری نے مسکرا کر کہا۔ یا خدا۔ یہ بدگمانی! شرعی قسم کھاؤن اور اس سے بڑھکر یہ کہ تمھارے سر کی قسم کھاؤن اور پھر بھی شاید یقین آئے یا نہ آئے۔ تو ایسی قسم کھانے سے کیا فائدہ۔

الغرض تھوڑی دیر مین لاڈو نے دروازہ کھول دیا اور محمد عسکری اوپر داخل ہوے بیگم صاحب کے پاس زانو بزانو بیٹھکر کہا تم بڑی عقلمند ہو بس تمھاری عقل آزمالی۔ ذرا سی بات مین کوئی اسقدر روٹھ جاتا ہی بیگم صاحب نے شوخی کے ساتھ ٹھمکی لیکے کہا یہ تمھارے نزدیک ذرا سی بات ہی جس بات مین دشمنون کی جان کا خطرہ ہو اسکو ذرا سی بات سمجھتے ہو۔

محمد عسکری نے کہا سفر سے تو خطرہ نہین ہی مگر ہان ؎

دل کو ہی چشم نگار عربدہ جو سے خطر
ہی تعجب شیر کو رہتا ہی آہو سے خطر

بیگم صاحب بولین ہمکو یہ لگی لپٹی اچھی نہین معلوم ہوتی صفائی خوب شی ہی اگر ہمسے تمنے یہ لگی لپٹی باتین کین تو ہم اٹھ کے چلے جائینگے۔

محمد عسکری نے شانہ پکڑ کر کہا۔ ؎

اُٹھکے پہلو سے مرے بس جانہ تو آرام جان
دل کو ہی میرے نہایت درد پہلو سے خطر

بیگم صاحب کو تشفی دیکر محمد عسکری باہر تشریف لیگئے تو ایک دوست سے ملاقات ہوئی۔ کہا بھئی واللہ خوب ملے ہم چاہتے تھے کہ تمھارے ہی سے کوئی جہانیان جہان گشت دوست ملین ہمین یہ بتائیے مرزا صاحب کہ آپ نے کبھی پہاڑ کا بھی سفر کیا ہی مرزا صاحب نے ہنسکر جواب دیا کہ چہ خوش۔ یہ اچھا سوال کیا آپ نے کبھی کی ایک ہی کہی۔ واللہ ہر سال گرمی کے دن پہاڑ پر بسر کرتا ہون آپ کبھی کی لیے پھرتے ہین۔ بڑے خوش نصیب وہ لوگ ہین جو گرمی کے دن پہاڑون پر بسر کرتے ہین۔ ہمارے دوستون مین ایک صاحب ہین آغا حسن دائم المرض۔ بارون ماس علیل۔ ڈاکٹر کی صلاح سے چھ مہینے نینی تال مین رہے برسون کا عارضہ اس قیام نے کھو دیا وہان کی آب وہوا دور دور مشہور ہی ایسا سرد اور خنک اور ہاضم اور سبک پانی ہی کہ مین کیا عرض کرون مگر ہمارے ملک کے امرا جانتے ہی نہین کہ صحت جسمانی کے برقرار رکھنے کا کیا طریقہ ہی بٹیر بازی اور مرغبازی اور پتنگ بازی اور چانڈو بازی کے ہاتھون تباہ ہین آپ اتنے امیر ہوکر قدم بھر نینی تال نہ گئے اس سے بھی ناواقف ہین بس حد ہوگئی خدا گواہ ہی عجب فرح بخش و دلچسپ مقام ہی۔

پہاڑون کی فرح بخش آب وہوا

اب محمد عسکری کو دل و جان سے اس بات کی چٹپٹی تھی کہ پہاڑ کا حال دریافت کرین۔ اور مرزا صاحب نے بڑی خوش بیانی اور شیوا زبانی سے پہاڑون کی تعریف کرنا شروع کی اور کہا کہ جن لوگون کو خدا نے عقل و دولت عطا فرمائی ہی وہ گرمی کے چار پانچ مہینے کوہستانی مقامون ہی مین صرف کرتے ہین مگر جن لوگون سے

ایسے ہی جو سرمایۂ وافر اور جائداد کافی رکھتے ہین یا جنکو سرکار ابد قرار کی جانب سے یہ آزادی حاصل ہی کل حکام بالاست ۱۵ ماہ اپریل کے قریب قریب نینی تال چلے جاتے ہین اور جولائی یا اگست مین پہاڑ سے اترتے ہین پہاڑون کے اس قیام سے انکے دماغ کو قوت آنکھون کو نور روح کو سرور دل کو تازگی اور اعضاے رئیسہ کو فائدہ تام حاصل ہوتا ہی وہ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کے جھونکے اور وہ آب سرد کہ سبحان اللہ چاہیے جسقدر کھانا کھاؤ فوراً ہضم - پانی چورن کی خاصیت رکھتا ہی دن بھر مین چار دفعہ کھائیے ہضم - یہ آب و ہوا کی خاصیت ہی اور جسطرف رخ کیجیے وہ سمان نظر آتا ہی کہ واہ واہ پہاڑون کی اونچی اونچی چوٹیان اور دور تک سلسلۂ کوہ رفیع اور انپر اشجار پر بہار اور پھولون کی لپٹ اور بھینی بھینی بو باس اور سامنے آبشارون کی روانی اور تالاب مصفا کی جھلک وہ لطف دکھاتی ہی کہ قابل دید ہی بڑے خوش نصیب وہ لوگ ہین جو اس فرحناک کوہستان مین زندگی بسر کرتے ہین ؎

این سبزہ و این چشمہ و این لالہ و این گل	
آن شرح ندارد کہ بگفتار در آید	

اور یہان آج کل یہ حال ہی کہ مارے لون کے تھپیڑون کے انسان جھلسے جاتے ہین - ؎

گھر سے نکلے ٹھہر جا رہ مین	پڑ جائین لاکھ آبلے پانے نگاہ مین

وہان بھلا خس کی ٹٹی اور پنکھا قلی سے کیا سروکار ہی کیونکہ وہان انسان ٹھٹھر جاتا ہی یہان یہ حال ہی کہ اس وقت چھو بھگ رہے ہین اور ابتک لون چل رہی ہی اور وہان اس وقت جمعون مین آگ روشن ہوگی یہان تو ؎

مردم ہین سات پردون کے اندر عرق مین تر	
خس خانۂ مژہ سے نکلتی نہین نظر	

اسکے مقابل مین یہ دوزخ ہی - وہان اسقدر جو سردی ہوتی ہی کہ جبتک بانات یا روئی کے گرم کپڑے پہن کے نہ نکلیے تبتک ہوا کھانے جانا محال ہی -

محسن - آخر اسکا سبب کیا ہی کہ رات بھر کا راستہ اور وہان اسقدر سردی کہ الامان اس کا کوئی سبب ضرور ہوگا حضور

ع - میان اسکا سبب کیا دریافت کرتے ہو - خدا کی قدرت بس یہی اسکا سبب ہی مگر ہان اسمین کوئی لم ضرور ہی بے سبب تو مسبب الاسباب کا کوئی کام نہین ظاہر تو سبب یہی معلوم ہوتا ہی کہ کرۂ زمہریر وہان سے قریب ہوگا جب ہی اسقدر سرد مقام ہی -

مرزا - (اپنے دل مین ہنسکر) کرۂ زمہریر کی قربت مین کیا شک ہی مگر حضور کو یہ بات کہان سے معلوم ہو گئی - کیا ذہن خداداد پایا ہی تبارک اللہ!

ع - بھائی صاحب بندۂ درگاہ تو آپ لوگون کے رو برو سے ہٹتے بھی نہین - مگر بیٹھے بیٹھے ذہن مین ایک بات آ گئی عرض کر دی ورنہ ہم پہاڑون کا حال کیا جانین -

ساجد - ذہن مین اتنی نازک بات کا یکایک آ جانا کوئی ہنسی ٹھٹھا ہی بھلا - یہ بھی حضور ہی کا حصہ ہی - ہر ایک شخص کے ذہن مین برسون غور کرنے پر یہ بات نہ آئے -

ع - اسی سردی کے سبب سے وہان حسن کو بھی ترقی ہی سرد ملک کے سب حسین ہوتے ہین -

مرزا - ایکمرتبہ ہمنے وہان وہ کافر ستم کیش دیکھی کہ ہوش اڑ گئے ایک نوجوان رئیس زادہ میرے ہمراہ تھا بس دیکھتے ہی پھڑک گیا ؎

ہو گئی ولمین اک بت کی جا کیا سبب	یہ کعبہ کلیسا بنا کیا سبب

مگر یہ معلوم ہوا کہ وہ بت ترسا نا خدا ترس ہی خدا جانے کس حچ ان گلعذار کے تیر عشق نے گھائل کیا تھا - دو مہینے تک رئیس موصوف تڑپا کیے جینے کے لالے پڑے ہوے - گدڑی اوڑھے ہون تو بھی حسن کا وہ عالم کہ نہین چھپتا - ایک نازنین باخبر کو میں نے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

دیکھا کہ جھروکے سے جھانک رہی تھی۔ پہاڑ کی ایک چڑھائی سے اُترتے ہوے ایک کاٹھ کے مکان مین اُس صنم پستہ دہن کو دیکھا مگر حیرت ہوئی کہ یا الٰہی یہان تو پردہ نہین ہی یہ کیا سبب ہی کہ یہ معشوق تمثال دروازے کی اوٹ سے جھانکتی ہی بیساختہ یہ شعر زبان پر آیا ۔ع

بالا ہی ترا حسن حسینان چگل سے	سب بزم ہی مشتاق نکل پردۂ دل سے

پھر سنا کہ کسی کی پابند ہی۔ الغرض ساری خدائی کی نعمتین ایکطرف ہین اور پہاڑ کا قیام ایک طرف۔ واللہ مجھ سے پوری پوری تعریف نہین کی جاتی کہ پہاڑ کیا چیز ہی۔ بس یہ سمجھ لیجیے کہ نمونہ بہشت برین ہی جبتک انسان اپنے آپ نہ دیکھے اصلی کیفیت سے آگاہ نہین ہو سکتا اور چار پانچ مہینے کا قیام کوہستان برسون کے امراض کہنہ کو کھو دیتا ہی کیونکہ وہ تازہ تازہ ہوا اور خوشگوار موسم اور ہاضم پانی۔ اور سبزہ کوہی اور آب و ہوا اکسیر کی خاصیت رکھتی ہی۔

محمد عسکری کے دل مین اس جادو بھری تقریر نے بڑا رنگ اثر جمایا۔ دو گھڑی دن رہے ہوا کھانے نکلے تو ایک دوست سے علیک سلیک ہوئی۔ پوچھا کہیے ٹھاکر صاحب آج بعد مدت ملاقات ہوئی۔ کہان تھے آپ؟ اُنھون نے جواب دیا یہان طبیعت بے لطف رہتی تھی مین پہاڑ چلا گیا تھا۔ ڈاکٹر صاحب کے حکم سے تین مہینے نینی تال پر رہا اب آپکی دعا سے صحیح و تندرست ہون۔ عجب دلربا اور نزہت فزا مقام ہی خدا نے وہان کی آب و ہوا کو عجیب تاثیر بخشی ہی۔ اس گفتگو سے محمد عسکری کے دل مین اور بھی شوق چرایا کہ ضرور پہاڑ پر چلنا چاہیے اور آگے بڑھے تو مسٹر رابرٹ مصور ملے۔ پوچھا اس وقت کہان کی تیاریان ہین؟ کہا ہماری بہن کچھ دن سے علیل ہین سول سرجن نے حکم دیا ہی کہ انکو فوراً پہاڑ پر لیجاؤ۔ محمد عسکری نے متحیر ہو کر دریافت کیا کہ کیا پہاڑ کی آب و ہوا اسدرجہ مفید ہی آخر یہ وہان کونسی بات ہی جس سے یہ اثر ہو بجتا ہی آخر یہ آب و ہوا مین کونسی بات ہی جس سے یہ اثر ہو جاتا ہی۔ ہم سنا کرتے تھے کہ پہاڑ کی آب و ہوا خوشگوار ہوتی ہی مگر یہ نہین معلوم تھا کہ مرض الموت کی بھی دوا ہی۔ صاحب نے کہا او صاحب پہاڑ سے زیادہ آب و ہوا کے واسطے اور کوئی جگہ نہین بوڑھا آدمی اگر فی الجملہ چند روز قیام کرے جوان ہو جائے۔ ہم فی الجملہ ہر سال مین چھ مہینے پہاڑ پر رہتا ہی اور اگر دو من کا وزن ہوتا ہی تو وہان رہنے سے ڈیڑھ ہی من رہ جاتا ہی۔

ایک مصاحب نے آہستہ سے پوچھا حضور یہ کیا بات۔ آب و ہوا اچھی ہی تو چاہیے تھا کہ دو من کے عوض ڈھائی من وزن ہو جاتا نہ کہ اور ایک آدھ من گھر سے جائے اور دو من کا ڈیڑھ ہی من رہجائے۔ یہ عجیب الٹی انسی بات ہی۔ صاحب نے جواب دیا ول تم لوگ اس بات کو نہین سمجھے گا۔ یہ بہت نازک بات ہی اسکا سمجھ مین آنا محال ہی تمھارا خراب مٹاپا جاتا رہا اور بدن کس گیا یہ صحت کا بات ہی۔

محمد عسکری نے صاحب کی گفتگو مصاحب کو سمجھا دی سمجھے تو خاک بھی نہین مگر شیخی مین آکر ہان مین ہان ملانے کو تیار ہو گئے۔ جی ہان پیر و مرشد یہ بہت صحیح حضور نے فرمایا ایسی ہی بات ہی اسمین کیا شک ہی بیشک صحت کے لیے امر ضروری و مفید ہی کہ پہاڑ کی آب و ہوا سے انسان کا بھدا پن جاتا رہتا ہی۔ صاحب تو رخصت ہوے اور محمد عسکری پہاڑ کے سفر کی تعریف کرنے لگے تو ایک رفیق نے جو سفر کوہی کے خلاف تھے یون کہنا شروع کیا کہ حضور یہ بات تو مجھ کی سمجھ مین نہین آتی کہ دو من کا ہو تو ڈیڑھ من کا رہجائے اگر ایسا ہی ہو تو مدقوق جنکی ہڈیان تک گلجاتی ہین کوئی چھٹانک ہی بھر کا رہجائے اچھا ہونا معلوم۔ مرزا صاحب نے انکے بیان کی تردید کی اور کہا حضرت آپ واجبی ہی واجبی پڑھے لکھے ہین آپکو اس بحث سے کیا سروکار آپ جاکے بٹیر لڑائیے علمی بحث سے آپکو سروکار ہی کیا ہی۔

لطف بہار کہسار آبشارون کی روانی اور مرزا صاحب کی جادو بیانی

نواب محمد عسکری صاحب نے دل مین ٹھان لی کہ چاہے ادھر کی دنیا

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ادھر ہو جاے نینی تال ضرور جائینگے۔ اول تو پہاڑ کی عورتونکے حسن و جمال کی تعریف سُنی تھی اور عاشق مزاج آدمی تھے دوسرے آب و ہوا کی نسبت مختلف معتبر آدمیون نے گواہی دی تھی کہ اکسیر کی خاصیت رکھتی ہے اور نمونۂ بہشت ہے پھر یہ بھی سُنا تھا کہ چاہے کیسی ہی بیماری کیون نہو ادھر آدمی گیا اور اُدھر چنگا ہو گیا۔ یون تو مرزا صاحب نے پہاڑ کی تعریف کے کئی مرتبہ پل باندھے تھے مگر ایک دن کا سمان اس خوش بیانی اور سحر طرازی سے ادا کیا کہ محمد عسکری اور اُنکے مصاحبین و رفقا پھڑک گئے اور سب کے دلون مین شوق سفر کوہی نے گدگدایا۔ مرزا صاحب نے بیان کیا کہ ایک روز ہم اور چند احباب لطیفہ گو یاران موافق اور دوستان صادق چینا پہاڑ دیکھنے کی غرض سے چلے یہ پہاڑ سطح آب سے ۹ ہزار فیٹ بلند ہے۔

ع۔ اسکے کیا معنی۔ سطح آب کے کیا معنی۔

مرزا۔ حضور دو طرح پر پہاڑون کی بلندی کا اندازہ کیا جاتا ہے ایک اس طرح پر کہ میدان یعنی زمین سے کسقدر اونچے ہین اور ایک اس طرح پر کہ سطح آب سے کسقدر بلند ہے۔

ساجد۔ ۹ ہزار فیٹ تو کچھ ٹھکانا ہے بڑی بلندی ہوگی۔

مرزا۔ اور پہاڑ کیا آپکے نزدیک کوئی کھلونا ہوتے ہین۔

ممن۔ خداوند مین سوچتا ہون کہ اگر وہان سے گرے تو کہان جائے۔

مرزا۔ سیدھا جہنم کو۔ اب اور کیا کہون۔ !!!

ع۔ یہ آپکو خیال کیون پیدا ہوا ہے کہ وہان سے آپ لڑھکتے ہی پڑینگے

انسان۔ اس جبن کا تو کوئی علاج ہی نہین ہے حضرت۔

اختر۔ اتنا نہین سمجھتے کہ ہزارون پہاڑ دنیا مین ہین اور لاکھون آدمی ان مین بستے ہین اگر یون ہی گر پڑا کرتے تو کوئی کاہیکو زندہ بچتا

ع۔ پہاڑ سونے ہو گئے ہونگے حضرت۔

ممن۔ خداوند وہ لوگ تو عادی ہین اسکے وہ کون لوگ ہین جو برفستان مین مزے سے رہتے ہین۔ وہ کون لوگ ہین جو حبش مین رہتے ہین یہ ملاحظہ فرمائیے کہ اگر ہم لوگ برفستان مین رہین تو ٹھٹھر کے رہجائین اسیطرح اگر کہین حبشیون کے ملک مین جائین تو جھلس ہی جائین بس اسی پر قیاس فرمالیجیے۔ مرزا صاحب نے سلسلۂ سخن شروع کیا کہ حضور ہم لوگ ہنستے بولتے ڈانڈے اور ٹٹوون کی سواری پر چینا پہاڑ دیکھنے جاتے تھے اثناے راہ مین جابجا آبشارون کی روانی اور اُنکا ٹھنڈا ٹھنڈا پانی عجب لطف دکھاتا تھا قلی اکثر جگہ چڑھائی پر چڑھتے چڑھتے تھک جاتے تھے مگر جناب یہ معلوم ہوتا تھا کہ ہم آسمان پر ہین اور دامن کوہ کے آدمی جھینگے کے برابر معلوم ہوتے تھے جھیل مین جو کشتیان چلتی تھین اُنکے سوار نظر ہی نہین آتے تھے چو طرفہ پہاڑون کی اونچی اونچی چوٹیان ہی معلوم ہوتی تھین اور بس کوئی ایک گھنٹہ کے سفر کے بعد دھوان سا معلوم ہوا۔ پہاڑیون نے بیان کیا کہ مینھ برس رہا ہے ہم سب کو حیرت تھی کہ یاالٰہی یہ مینھ کیسا پوچھا مینھ کہان برستا ہے بھئی۔ انھون نے کہا کہ حضور وہ نیچے برس رہا ہے۔ تب تو ہمکو اور بھی حیرت ہوئی کہ یہ بک سکتے کیا ہین مینھ آسمان سے برستا ہے یا ادھر سے۔ معلوم ہوا کہ پہاڑ اسقدر اونچے ہین کہ بادل اُنسے نیچے ہین اور ہمنے بخوبی دیکھا کہ ہم آسمان سے بلند تھے۔

ممن۔ خداوند بس اسکا تو کسی پاگل ہی کو یقین آئیگا۔ کیا بے پر کی اُڑائی ہے۔ لاحول ولا قوۃ۔ آسمان کے اوپر پہونچ گئے۔ آسمان مین تھگلی لگانا سنتے تھے سو ہمارے مرزا صاحب نے سچ مچ آسمان پر تھگلی ہی لگا دی۔

مرزا۔ دشمن عقل ہو تم کیا جانو یہ باتین۔

ممن۔ اب آپ بائی پی پی کے گو سیے جناب۔

مرزا۔ کچھ کچھ بڑھتے ہو۔ اور جو دکھا دین۔

ممن۔ اب مجھے کُتے نے تو کاٹا نہین ہے کہ اتنی ہی بات کے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

واسطے پہاڑ کے جنم کا سفر اختیار کرون ۔
اختر ۔ بادل اور آسمان کو یہ لوگ ایک سمجھتے ہین ۔
ممن ۔ بادل اور آسمان ایک نہین ہی ۔ بادل تو چلتے پھرتے
ہین اور آسمان لاجنب ہی ۔
اختر ۔ آسمان پہاڑون سے نیچے نہین ہین ۔
مرزا ۔ مگر بادل تو نیچے ہین ۔ یہ تو کئی بار اتفاق ہوا ہی کہ ہم
پہاڑ کی اونچی چوٹی پر ہین اور بادل ہمارے نیچے نظر آتے ہین
یہ تو ایک معمولی بات ہی مگر یہان پہلے ہمکو بھی یقین نہین آتا تھا ۔
اسکو بچشم خود دیکھ لیا ۔ اب کیون نہ یقین آئے ۔
ممن ۔ بھئی واللہ ہنسی آتی ہی آپ بادلون سے اونچے چڑھ
گئے ۔ سچ ہی ع ۔ جہاندیدہ بسیار گوید دروغ ۔
راوی ۔ محمد عسکری کے دل مین بھی شک تھا کہ بادل نیچے
ہون اور انسان اونچے پر یہ بات انکے ذہن مین نہین آئی تھی
مگر جب اختر اور مرزا صاحب نے باصرار کہا تو یقین آگیا اور فرمایا
کہ میان ممن جس شی مین انسان کو دخل اور واقفیت نہین ہی
اُسمین بحث کرنا دخل در معقولات ہی اور آخر مرزا صاحب
جھوٹ کیون بولتے اور منشی اختر صاحب انکی تائید کیون
کرتے مگر میان ممن کی طبیعت مین خود پسندی بہت ہی
ممن ۔ خداوندا ب حضور سے تو فدوی زبان نہین ملا سکتا
ع ۔ مین تو خود پسند نہین ہون بھائی جان ۔
ممن ۔ استغفر اللہ یہ کون مردود کہہ سکتا ہی ۔
اختر ۔ خدا گواہ ہی کہ حضور کے مزاج کا ایک رئیس بھی تو
یہان نظر نہین آتا ۔ مٹیا برج مین مرزا جہان قدر بہادر
اور یہان حضور ۔
ساجد ۔ ہزار غنیمت ہین ہمارے حضور ۔
ممن ۔ حق تعالی انکو الیاس کی عمر دے آمین ۔
رفقا ۔ آمین ۔ آمین ۔ ثم آمین ۔ ع ۔

این دعا از من و از جملہ جہان آمین باد

ع ۔ یہ سبب تم لوگون کی دعا کا اثر ہی ۔
ممن ۔ حضور صاحب لوگون سے ملتے رہتے ہین بھلا کسی سے
دریافت تو فرمائیے کہ بادل پہاڑ سے نیچے ہوتے ہین بس اسی
بات پر ہار جیت ہی ۔
مرزا ۔ کیا کیا بدتے ہو آؤ بولو ۔
ممن ۔ کون ۔ بھئی زیادہ نہین دو دو من خربوزے بدتے
ہین مگر عمدہ سے عمدہ ہون ۔
محمد عسکری نے بات کاٹکر کہا اچھا اسکا فیصلہ جلد ہو جائیگا
اب مرزا صاحب سے چینا پہاڑ کے سفر کا حال سنیے مرزا صاحب
نے حقے کا کش لیکر حضور اس مقام سے الموڑہ کے پہاڑ اور
بندرابن کے کوہ برف بار بسطرح صاف نظر آتے ہین ۔ جیسے
یہان سے وہ سامنے والا شوالہ اور اگر چلیے تو دو مہینے مین
بھی نہ پہونچے دور سے تو معلوم ہوتا ہی کہ بالکل قریب ہین
اور قریب پہونچنے سے عقل دنگ اور ہوش پران ہو جاتے ہین
کہ اللہ رے بُعد برف کے پہاڑ حضور قابل دید ہین مگر سردی
اس شدت کی ہی کہ کیا عرض کرون ۔ در و دیوار سنگ برف سی ہی
اور ٹھٹھرن اس قیامت کی کہ الامان ۔ ہم لوگ اسقدر سردی کے
عادی نہین ہین لہذا بہت ہی ناگوار گذرتی ہی اور جی چاہتا ہی
کہ بھاگ جائین ۔ اس پہاڑ کی چوٹی سے بریلی کے اونچے مکانون
کے مینار بخوبی نظر آتے ہین اور عجب دلچسپ سمان ہی ہم لوگون
نے اسی پہاڑ کے ایک ہموار مقام پر بستر بچھا دیا اور حقے پینے
شروع کیے اتنے مین کیا دیکھتے ہین کہ ایک عورت پانی کا گھڑا
سر پر رکھے ہوئے آرہی ہی بس یقین جانیے خداوند جتنے تھے سبکو
سکتہ ہو گیا کہ اللہ رے حسن و صفا ۔ سہ

کر دیا اس رخ نے حیران سیکڑون
اور کاکل نے پریشان سیکڑون

ڈوبے دل اہی یوسف ثانی ترا	دیکھکر چاہ زنخدان سیکڑون
بعد مدت تجھکو پایا اے حسین	چھان ڈالے جب گلستان سیکڑون
ہم ہی اک عاشق نہین کچھ اے صنم	ہین ترے دنیا مین جہان سیکڑون

مجھے دل لگی سوجھی تو اسکے قریب جا کر مین نے کہا نیکبخت ذرا سا پانی تو پلا دے نیکبخت کا لفظ وہ نہ سمجھی مگر پانی کا لفظ سمجھ گئی اپنی پہاڑی بولی مین کہا ٹھیلیا ٹرکن پانڑین ٹہیرے یہ ریت نہین انہر بھانا مین لیو تو دیدون (یعنی مسلمان کو پانی دینا ہمارا ریت نہین اپنے برتن مین لو تو دیدون) اس میٹھی بولی سے اس فیسرین ادا نے یہ الفاظ ادا کیے کہ بے اختیار جی چاہتا تھا زبان چوم لین اب سب کے سب بیشہ خطمی ہو گئے ایک دوست اسکے نظارے کے لیے دوڑ کے آئے تو پگڑی گر گئی ۔

اسپر ایک شاعر نے کہا ؎

او ہان شیخ بھولا یہ اہت کو دیکھکر	سجدہ کہین عمامہ کہین اور عصا کہین

ہمنے برجستہ جواب عرض کیا ؎

شرمندہ زلف و رخ و دندان سے ترے یار	سنبل کہین ہے لالہ کہین موتیا کہین
آہو تیری زلف کی بو کے سبب صنم	چین ہے کہین ختن ہے کہین اور خطا کہین

ہمارے ہمراہ ایک عاشق تن صنم پرست رند مشرب لا مذہب آزاد منش بیباک روشن دوست بھی تھے عاشق تخلص کرتے تھے وہ انتہا سے زیادہ رقیق القلب اور حسن پرست تھے بے اختیار آنکھون مین آنسو ڈبڈبا آئے اور کہا ؎

عاشق کی چشم تر کی بدولت دوان خلق	جمنا کہین ہے گنگ کہین ہے بڑا کہین

وہ ماہرو دوسرا بروتار گئی کہ یہ سب معشوقون و شیدا مجنون فدا ہین پھر اسوقت اسکی ادا کا دیکھنے کے قابل تھی اور اس ادا مین اپنے شہر کے معشوقون کی طرح بنوٹ کا نام نہ تھا ۔ بالکل نیچر ٹپرے بھولے پن سے پوچھا (لو آدم کلک رو تو چھ) یعنی یہ آدمی کیون روتا ہے ہم بھلا کیا سمجھتے قلیون نے سمجھایا ۔ ہائے اس وقت ہمارے دوست حضرت عاشق کے خرمن صبر پر اور بھی بجلی گری ۔ معشوقہ گلرخسار پوچھے کہ عاشق زار کیون مصروف گریہ و آہ آتشبار ہی

عاشق ۔ خدا جانے کیون رویا ۔ اور کیا دیکھا ۔

ہم ۔ تمھاری صورت زیبا پر عاشق ہو گئے ۔

محبوبہ ۔ میری سمجھ مین نہین آن ۔

ع ۔ اس میٹھی بولی کے صدقے مار ڈالا ظالم ؎

بصورت تو بتے کمتر آفرید خدا	ترا کشیدہ دوست از قلم کشید خدا

پہاڑ کا حال اور آپا کی چال

نواب نادر جہان بیگم کو شک کی جگہ یقین تھا کہ پہاڑ کا قیام مفر صحت ہے ۔ اور ہر طرح کوشش کرتی تھین کہ نواب اس خیال سے درگذرین اور پہاڑ کے سفر کا قصد نہ کرین ۔ ایک روز انکی خالہ کی لڑکی نواب کلثوم النسا بیگم انسے ملنے آئین تو دونون گفتگو ہوئی ۔

ب ۔ (بیگم) بہن ہمارے یہان ہر دن کو جو سوجھتی ہے اللہ کی عنایت سے انوکھی سوجھتی ہے ۔

ک ۔ (کلثوم) کیون کیون خیر باشد ۔

ب ۔ اب مین کیا کہون ۔ کچھ ہنسی آتی ہے اور کچھ رنج ہوتا ہے ۔

ک ۔ عسکری دولھا مین اور تم مین یون تو اللہ کے فضل سے عشق کا درجہ ہے مگر ظاہر مین ذری کم بنتی ہے ۔

ب ۔ اُنکی حرکتین ہی ایسی ہین ۔

ک ۔ کیا آخر ہوا کیا ۔ پھر کوئی اَنچ کی لی ۔

ب ۔ کہو نگی تو تمکو بھی تعجب ہوگا ۔

ک ۔ کیا کوئی موئی کسبی گھر ڈالنے والے ہین ۔

ب ۔ نہین اتنی ہی تو خیریت ہے ۔ جب سے وہ نکالی گئی تب سے پھر اسکا نام نہین لیا ۔ اور وہ تو ایسا انکو اپنے بس مین لے آئی تھی کہ تو بہ ہی بھلی میری چھاتی پر گوٹری کو دون دلواتی تھی یہ اور ان

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

موندھی کاٹے اور پڑاون کا شمر کے ساتھ حشر ہو۔ یہ تو اس دھیڑ بن مین
تھے کہ مجھے طلاق دلوا دین۔ اللہ ان نگوڑون کو غارت کرے۔ اور اس
موئی بسوا کی اس زمانے مین ایسی چڑھتی کمان تھی اور رتی بلند کہ جو
کہتی تھی وہی یہ کرتے تھے ایک دن مین نے جھنا کھچا چائی اور قسم
کھائی کہ افیم کھا کے سو رہونگی۔

لاڈو۔ ای حضور وہ بات ہی ایسی تھی (کلثوم النسا کی طرف خطاب کرکے)
حضور ہماری بیگم صاحب نے اپنے کانون سنا کہ وہ نواب صاحب سے
کہہ رہی تھی کہ۔ اور حضور میرے دلمین آئی کہ جا کے منھ جھلس دون
مال زادی کا۔

ک۔ (متحیر ہو کر) کیا کہہ رہی تھی عسکری دولھا سے؟

لاڈو۔ حضور کہنے لگی کہ (بس بس یہ ٹھنڈی گرمیان
ہمین نہ دکھایا کرو گھر کی جورو اسے یہ نخرے بگھارو
جا کے۔ ہم بادشاہ وزیرون کی نہین سہنے والے ہین۔

ک۔ اور یہ غرغرسنا کیسے ہونگے۔

لاڈو۔ کون؟ سرکار؟ ای ہے۔ اب لونڈی کو
زبان سے نکالنا نازیبا ہے اللہ کی قسم جیسے چھبکی بلی۔

ک۔ خدا جانے موئیان مردون پر کیا جادو کر دیتی ہین کہ
بالکل انکے بس مین ہو جاتے ہین کیا شکل صورت کی بہت اچھی ہے؟

لاڈو۔ ای ہے مین اب کیا عرض کرون آپ سے۔

ک۔ کیا ہماری بہن سے اچھی صورت تھی اسکی؟

لاڈو۔ انکی ایڑی چوٹی پر قربان کر دون کل منھی کس کام کی۔

بیگم۔ اک ذری جوان تو ضرور ہے۔

لاڈو۔ آگ لگے ایسی جوانی کو۔ جوان تو یون گدھی بھی
کبھی ہوتی ہے جب چہرے پر نور ہی نہین تو جوانی کیا مال ہے
خالی خولی جوانی ہوئی تو کیا شکل صورت بھی تو کوئی شے ہے آخر

ب۔ انکی بدولت اسکے کنبے بھر نے خوب چین کیے۔

لاڈو۔ خود ڈگری پر چڑھ کے نکلی تھی بھائی موا بیغیرت بہن
کی بدولت دو شالے پھڑکاتا پھرتا تھا اگلی بوڑھی ڈھیڑ ہو
مان کی پانچون گھی مین تھین اور سر کڑھائی مین۔

ب۔ اگر مین اس روز سختی نکرتی تو وہ بلا ٹالے نہ ٹلتے۔

ک۔ گربہ کشتن روز اول نہ کہ بعد شش ماہ۔

لاڈو۔ اسکے کیا معنی حضور۔ ہم ——

ک۔ دو دوست تھے دونون کی ایک ہی دن شادی ہوئی تھی ایک دن
جب دونون دوست ملے تو ایک نے کہا بھائی جب سے شادی کی ہے جان
عذاب مین ہے۔ بیوی ایسی نک چڑھی تیکھی مزاج کی ملی ہے کہ ناک پر
مکھی نہین بیٹھنے دیتی اور مجھے تو گھر کی مرغی دال کے برابر سمجھتی ہے
جیسے بھونے مونگ۔ اٹھتے جوتی بیٹھتے لات۔ دوسرے نے کہا
بھئی تم بھی کچھ اچھے مرد ہو۔ وہ مرد کیا جسکی بیوی قابو
مین نہو۔ ہماری بیوی تو آنکھین ملا کے باتین تک نہین کرتی ہم
سے۔ تو وجہ کیا جس روز شادی ہوئی اسی روز ہمنے پیشبندی
کی۔ چوہا بل سے نکلا اور ہم چاقو لیکے دوڑے۔ بلی بولی
اور ہمنے تپنچہ داغا دائین سے۔ آدمی کی آواز کان مین آئی
اور ہم لٹھ لیکے گرد ہوے۔ بیوی بھی سمجھین کہ یہ تو کوئی بڑا
جن ہے۔ بات کرتے تلوار سوت کے پہونچتا ہے کانپ اٹھی اور
اب ہمارا رنگ خوب جما ہوا ہے۔ دوسرے دوست نے کہا اچھا
ہم بھی آج سے ایسا ہی کرینگے شب کو گھر مین گیا تو فقیر نے
دروازے پر آواز دی (سب بڑے کی سلامتی۔ روٹی دلوا دیجئے
شاہ کو) سنتے ہی لٹھ لیکے دوڑے۔ بیوی حیران کہ یہ کیا
ماجرا ہے تھوڑی دیر مین ماما کو کس کے ایک تھپڑ لگایا تو وہ رونے
لگی بس بس میان بس۔ عورتون پر ہاتھ اٹھاتے ہو۔ کوئی برابر
کا مرد ہوتا تو اس وقت بتا دیتا۔ بیوی نے جو یہ کیفیت دیکھی تو میان
کے دونون ہاتھ پکڑ لیے اور چمٹ گئی۔

میان۔ چھوڑ دو ہمین۔ ہم ایک آدھ خون کرینگے۔

بیوی۔ (ڈانٹ کر) چلو دیوانہ پن کی باتین نکرو۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

م - کہتا ہون چھوڑ دو مجھے بس -

ب - چلو بہت بکو نہین سٹری ہو گئے ہو گیا -

م - وہ چوہا نکلا - چھوڑ دو ہم کھا جائینگے -

ب - کیا سٹری پی آتے ہو گیا - ارے لوگو دوڑو یہ سودائی مارے ڈالتا ہی - پاگل ہو گیا ہی - اسکو پاگل خانے لیجاؤ -

م - چھوڑ دو - یہ دیکھو گنڈیری والا بولا - مین جاکے اسکو ذبح کرونگا -

راوی - گنڈیری والا محلے ہی کا تھا - آواز پہچان کر بیوی نے ماما سے کہا ذری اسکو آواز دو نیا - کہو بلاتی ہین اندر چلا آئے اسوقت کہان کا پردہ - ماما تو چلی ہوئی تھی ہی باہر سے گنڈیری والے کو لے آئی اور اسکے ساتھ ہی لپٹے میان کو بھی بلا لائی - دونون نے انکے ہاتھ پکڑے بیوی نے رسی سے باندھ کے کھنبے مین کس دیا تب تو ہوش اُڑ گئے ہاتھ جوڑے کہ از برائے خدا اب چھوڑ دو دوسرے دن دوست سے جاکے کہا کہ یار ہم تو تمھاری نصیحت پر عمل کرکے اور بھی ذلیل ہوے - دوست نے کہا اب کیا ہوتا ہی گربہ کشتن روز اول نہ کہ بعد ششماہ - یعنی بیوی پر رعب جمانے کے لیے پہلے ہی دن بلی چوہے پر حملہ کرتا تھا - اب تو مہینے کے بعد بھلا کیا ہوتا ہی اب تو بیوی کہیگی میان کی فصد کھولنی چاہیے

لاڈو - حضور کو بھی کیا کیا مثلین یاد ہین -

ک - ہان اتنی باتین ہو گئین مگر یہ نہ معلوم ہوا کہ اب کیا اُپج کی

ب - ایک روز بیٹھے بٹھائے کسی نے شگوفہ چھوڑا کہ حضور چلکے پہاڑ کی سیر کیجیے - انکو اتنی عقل تو ہی نہین راضی ہو گئے

ک - اور موے پہاڑ پر رکھا کیا ہی آخر -

ب - یہ تو وہ سوچے جسکو عقل ہو -

لاڈو - حضور یہ سب ان مصاحبون کی تمکراہی ہی یہی رئیسون کو بدنام کر دیتے ہین -

ک - جب بیفکری کی روٹیان ملتی ہین تو ایسی ہی سوجھتی ہی اور انکا ہرج ہی کیا ہی انکو دو گھڑی کی دل لگی ہاتھ آتی ہی اور یہ نہین سمجھتے کہ ان موے مفت خورون کا کیا جائیگا - انکی تو ماما نچینیان کہین نہین گئی ہین - انکو اپنے حلوے مانڈے سے کام ہی - ان کمبختون نے صدہا گھر تباہ کر دیے ہین ایک دو کی کون کہے - اور خرابی یہ ہی کہ یہ نہین انکھون دیکھتے جاتے ہین مگر ذرا عبرت نہین -

لاڈو - بیگم صاحب انکی باتون مین جادو ہوتا ہی -

ک - ہان ہی تو کچھ ایسا ہی -

ب مجھ سے لاڈو نے آنکے کہا کہ بیگم صاحب ہان تو پہاڑ پر جانے کی تیاریان ہو رہی ہین بس پانون تلے سے مٹی نکلگئی سناٹا چھا گیا -

لاڈو - بیگم صاحب مین ہاتھ جوڑ کے عرض کرتی ہون کہ خدا کے لیے لونڈی کا نام نہ لیجیے گا - مجھے یہان رہنے دیجیے گا یا نہین

ب - جبتک جان مین جان ہی - تم چھوٹ نہین سکتین (کلثوم النسا کی طرف مخاطب ہو کر) بس اتنا سننا تھا کہ مین آگ بھبھوکا ہو گئی اور جیسے ہی سُنا کہ اندر آتے ہین کوٹھے پر چلی گئی اور دروازہ بند کر لیا - تاڑ گئے کہ کچھ دال مین کالا کالا ضرور ہی - اب ہزارون قسمین دیتے ہین لاڈو کی خوشامدین کرتے ہین کہ دروازہ کھلوا دو آخر خفگی کا ہیکی ہی - کچھ ہم بھی تو سنین - بڑی دیر تک خوشامد کیا کیے مگر مین نے ایک نہ سنی - آخرکار قسمین کھانے لگے کہ پہاڑ جانے کا قصد نکرونگا جب قسمین کھا لین تو مین نے دروازہ کھلوایا -

لاڈو - اب ایک دن پھر یہی بات چیت ہوئی تھی -

ک - مگر اتنا مادہ ہی نہین کہ پہاڑون کا سفر کرین -

ب - مادہ نہین سہی - لوگ تو مادہ پیدا کرا دینگے -

ک - ہمارے محلے مین ایک آیا رہتی ہی وہ ہرسال اپنے صاحب کے ہمراہ پہاڑ پر جایا کرتی ہی اُس سے حال دریافت کر لی

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ب۔ ابھی نہ بلواؤ۔ مگر جو پاس رہتی ہو۔

کلثوم النسا بیگم نے اپنی مہری بھیجکر آیا کو بلوایا آیا نے آن کر جھک کے سلام کیا اور کہا حضور نے کیون یاد فرمایا ہی۔

کلثوم النسا بیگم نے کہا ابکی تم پہاڑ پر صاحب کے ساتھ نہین گیئین آیا نے کہا حضور ہمارے صاحب تو مارچ مین جاتے ہین پہاڑ پر اور ستمبر مین نیچے اُترتے ہین۔ پوچھا ہر سال پہاڑ پر جا کے کیا بناتے ہین۔ کہا حضور وہان کی سی آب وہوا کہان پائیے بیمار جاتا ہی تو دو مہینے مین چنگا ہو کے آتا ہی کیسا ہی بیمار کیون نہو چٹکیون مین اچھا ہو جائیگا حضور وہان تو گرمی کا نام بھی نہین ہی یہ جیسی لون یہان چلا کرتی ہی توبہ توبہ وہان کہان جن دنون مین یہان لون چلتی ہی اور امیرون کے ہان خس کی ٹٹی اور پنکھے لگے ہوتے ہین اور دن کو چلنا دوبھر ہو جاتا ہی اُن دنون پہاڑ پر اس طرح کی سردی ہوتی ہی کہ دن کو بے سردی کے کپڑے پہنے ہوے انسان باہر نہین نکل سکتا اور پانی کا حال کیا عرض کرون بڑا ہاضم ہی پیا اور کھانا ہضم اور اسقدر ٹھنڈا ہی کہ برف کی کیا حقیقت ہی دانتون مین لگتا ہی حضور جو شخص ایک دفعہ پہاڑ کی ہوا کھا آیا پھر وہ پہاڑ کے نام پر لوٹ ہو جائیگا حضور دیکھنے سے تعلق رکھتا ہی مین کیا عرض کرون ــ

کلثوم النسا بیگم ہنسکر کہنے لگین یہ اچھی رہین۔ جو کہین عسکری دولہا سن لین تو غضب ہی ہو جائے پھر تو وہ بھی لوٹ ہو جائینگے

آیا بولی وہ مقام ہی ایسا ہی۔ خاص ہنسون شہزادون کے لیے ایسے دلیسون کے لیے تھوڑا ہی ہی۔ جو لوگ پہاڑ پر سال مین دو چار مہینے بھی رہتے ہین وہ بڑے نصیب والے لوگ ہین اُنسے بڑھ کر نصیبا اور کسکا ہی ــ

یہ تقریر سنکر بیگم صاحب کو بڑی حیرت ہوئی۔ یہ ابتک سمجھی تھین کہ پہاڑ پر جانا بڑی ٹیڑھی کھیر ہی۔ اور وہان جنگلون مین درندہ جانور لگتے ہین اور آدمیون کو کھا جاتے ہین ــ

ب۔ بھلا وہان جانورون سے کیونکر لوگ بچتے ہین

آیا۔ (ہنسکر) حضور وہان بھی ایسی ہی آبادی ہی جیسی یہان ہی جانور کیسے ــ

ب۔ اور ڈاکو جو وہان پہاڑون مین رہتے ہین۔

آیا۔ حضور ڈاکو کیسے۔ وہان تو ہمنے ان پانچ چھ برسون مین کبھی سوئی بھی چوری جاتے نہین دیکھی۔ سونا اُچھالتے چلے جائیے آنکھ اُٹھا کے نہین دیکھ سکتا کوئی ــ

ب۔ بھلا جب چڑھائی پر آدمی جاتا ہی تو بڑا ڈر معلوم ہوتا ہوگا

آیا۔ ڈر کاہی کا حضور۔ ذرا ذرا سے بچے دوڑتے ہوئے جاتے ہین اونچی اونچی چڑھائیون پر لوگ گھوڑے دوڑاتے جاتے ہین۔

ب۔ وہان کا پانی کیسا ہی ــ

آیا۔ ایسا ہی کہ اللہ کرے سب کہین ویسا ہی ہو۔ دو ناچر گنا کھانا کھائیے اور پانی پی لیجیے فوراً ہضم ــ

ب۔ ہم تو کچھ اور ہی سُنا کرتے تھے ہم سمجھتے تھے کہ وہان ایکدن بھی کوئی ٹک نہین سکتا ڈاکے پڑتے ہین اُدھر کے لوگ وہان زندہ نہین رہ سکتے ــ

آیا۔ ہزارون آدمی نیچے سے وہان جاتے ہین اور خاصے ہٹے کٹے آتے ہین۔ لاٹھ صاحب (لارڈ) وہان رہتے ہین بڑے بڑے صاحب لوگ رہتے ہین۔ سیٹھ ساہوکار مہاجن لکھپتی کروڑپتی رہتے ہین آپ نے جو بات سُنی ہی اُلٹی ہی سنی ہی۔ وہان تو حضور بیمار لوگ جاتے ہین کہ اچھے ہو کے آئین اور حضور نے یہ سن لیا کہ وہان لوگ بیمار ہو جاتے ہین یہان دھڑ دھڑ چوریان ہوتی ہین وہان چوری کا نام نہین ہی اور آپ فرماتی ہین کہ ڈاکے پڑتے ہین ادھر کے جو وہان جاتے ہین خوش ہو کے آتے ہین حضور ــ

ب۔ تمکو وہان رہنا اچھا یا یہان ــ

آیا۔ سردی مین یہان گرمی برسات مین وہان سردی وہان کی ہمنے نہین دیکھی مگر اطراف کے رہنے والے وہان کی سردی برداشت بھی

نہین کر سکتے کیونکہ برف بہت گرتی ہی اور کلیجا ٹھٹھرنے لگتا ہی جن دنون یہان گرمی ہوتی ہی وہان جاڑا پڑتا ہی دیکھنے کے قابل ہی حضور بھی ایک دفعہ چلین —

آپا کی باتین سنکر بیگم صاحب دنگ ہوگئین اور کہنے لگین کہ جو ہمکو یہ معلوم ہوتا تو ہم کاہیکو اتنی بات بڑھاتے ہمتو کچھ اور ہی سمجھے ہوے تھے ہم سمجھتے تھے کہ وہان پانی لگتا ہی اور لوگ اندھے ہو جاتے ہین اور شیر ہرنگے جنگل ہین یہ ہمین کیا معلوم تھا کہ وہان آدمیون کی بستی ہی جب لوگ وہان کسے تبہی جاتے ہین تو کیا حرج ہی۔ تو اب تو ہمنے ناحق اس دن برا بھلا کہا کلثوم النسا مسکرانے لگین اور بولین کہ ہم ایک ایسی بات کہدین اس وقت جس سے تم پہاڑون کے خلاف ہو جاؤگی۔ پوچھا وہ کون سی بات ہی۔ کہا پہلے ہم آپا سے دریافت کرلین کیون آپا جی بھلا وہان جادو ٹونے کا بھی چرچا ہی۔ یہ سنتے ہی بیگم صاحب کانپتی ہوئی بولین اوئی خدا ان جادوگرون کو غارت کرے کلثوم النسا بیگم نے کہا جادوگر تو وہان نہین ہین۔ وہان جادوگرنیان ہین جو مرد کو دن بھر بیل یا بکرا بناکے رکھتی ہین اور شام کو پھر آدمی بنا دیتی ہین مگر اسیکو جو پسند آجاے اور جو پسند نہ آئے اس سے انکو بحث بھی نہین ہی بس پسند آجانا ستم ہی پسند آیا اور قیامت آئی جان عذاب مین پڑ گئی کہین کا نہ رہا ہمنے کئی عورتون کی زبانی سنا ہی کہ پہاڑ پر کی عورتین جادو مین بڑی برق ہوتی ہین۔ اور خوبصورت اور جوان مرد کا تو وہان جانا اپنے اوپر قیامت ڈھانا ہی —

آپا یہ گفتگو سنتی رہی اور جب کلثوم النسا بیگم خاموش ہوئین تو اسنے اپنے تجربے کا حال بیان کیا۔ کہ مین نے تو آجتک کوئی جادوگرنی دیکھی نہین مگر ہان ایک بات ضرور کہونگی وہان کی عورتین بڑی مقبول صورت ہوتی ہین بس سب سے بڑا جادو یہی ہی — اور حضور اس سے بڑھکر جادو اور کیا ہوگا جن صاحب کے پاس ہم نوکر ہین اُن کا کوئی چودہ برس کا سن ہوگا اور بیگم صاحب ایسی صورت پائی ہی کہ مین کیا کہون جو میم دیکھتی ہی پھڑک جاتی ہی عاشق ہوجاتی ہی۔ اور مین تو حضور دن رات انھین کی صورت دیکھا کرتی ہون — دیکھنے کے قابل ہی — اسی طرح اس ملک کی عورتین بلا کی حسین ہوتی ہین کہ مرد دیکھتے ہی ہزار جان سے عاشق ہوجاتے ہین اور دم بھرنے لگتے ہین۔

ب۔ (بیگم) یہ بڑی بُری بلا ہی —

ک۔ (کلثوم) اور پھر عسکری دولھا سے مرد —

ب۔ یہان کی بدصورت عورتون پر تو لوٹ ہو ہی جاتے ہین نہ کہ وہان کی گوری چٹی عورتون پر —

ک۔ اور اگر جادو کیا تو اور بھی غضب ہی

ب۔ وہ بیجادو ہی یہ کب چوکنے والے ہین —

آپا۔ اور کوئی جادو مین نے وہان دیکھا نہین —

ک۔ وہ جادو جس سے آدمی بیل بنجاتا ہی —

آپا۔ یہ تو بیگم صاحب ہمنے نہین دیکھا —

ب۔ بیل اور بکری۔ اور بھیڑ بنا دی —

ک۔ اے ہے یہ آدمی کو بیل کیونکر بنا دیتی ہین —

آپا۔ جی حضور بیل ویل کچھ نہین —

ب۔ یہ سارا حسن کا فساد ہی —

ک۔ نہین ہی تو کچھ ضرور خالی حسن ہی نہین ہے —

ب۔ وہ کچھ ہو الغرض دونون کو ایک نہ ایک دل لگی ضرور ہاتھ آجاتی ہی اور کچھ نہین تو پہاڑ کی عورتین ہی سہی یہ عورتون کے پیچھے دیوانے ہین —

آپا۔ پھر اس سے بڑھکر نعمت انکے لیے اور کیا ہی مردون کو عورتون سے زیادہ پیاری اور کیا شی ہی۔ یہ تو خدا نے جوڑا بنا دیا ہی حضور۔ اور جو حسین عورت دیکھی تو بس گرد گھومتا ہین

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ہمارے صاحب کو الٹی عورتین پسند کرتی ہین -

لاڈو - تمھارے صاحب کی عمر کیا ہو آیا -

آیا - اجی کوئی بیس چوبیس برس کی -

ب - کیون تمکو تو نہین پسند کر لیا صاحب نے -

ک - ہان ہین تو آیا بھی جوان ابھی -

آیا - (جھینپتی ہوئی) سرکار ہم غریب آدمی ہین ہمین کون پوچھتا ہو - سگر ہان صاحب بھی دیکھنے کے قابل ہین -

ک - بھلا پھر ہم کیونکر دیکھ سکین اُنکو -

آیا - حضور کوئی نہ کوئی ترکیب نکالی ہی جائیگی -

ک - اگر ہمکو دکھا دو تو پانچ اشرفیان دین -

آیا - بہت خوب سرکار اور وہ حضور چاہے کچھ بھی ندین تو کیا پروا ہو حضور ہی کا دیا کھاتے ہین یا کسی اور کا یہ سب حضور کی جوتیون کا صدقہ ہو - ہماوے اور ہمارے بال بچون کی پرورشس کون کرتا ہو -

ک - بھلا تمھارے صاحب ہمکو کاہے کو پسند کرینگے -

آیا - اجی واہ کیون نہ پسند کرینگے - ایسی صورتین انھون نے دیکھی کہان ہونگی حضور -

ک - اچھا اُنکو یہان لا سکتی ہو یا کہو تو ہوا کھاتے ہوے ہم ہی چلے چلین -

آیا - اجی نہین بیگم صاحب اُنکو حاضر کر دونگی -

ک - ہم تمکو نہال کر دینگے آیا جی -

آیا - (سلام کر کے) حضور کی پرورشتی ہو -

ک - مگر قول جو ہارا ہی اُسکا خیال رہے -

آیا - سرکار - قول جان کے ساتھ ہو ایسی بات ہو -

لاڈو بیگم صاحب متحیر تھین کہ کلثوم النسا کی سی پاکباز عورت اور یون پھسل جائے انکی نیت بدلی ہوئی دیکھکر انھین بڑی حیرت ہوئی مگر چپ - لاڈو الگ حیرت مین تھی کہ یہ کیا ماجرا ہو -

مگر سب کے سامنے زبان سے کوئی کلمہ نہین نکال سکتی تھی -

ک - دیکھین تمھارے صاحب کو بھی دیکھ لین -

آیا - حضور بھوک پیاس انسان کی بند ہو جائے -

ک - اچھا تو کل تم انکو بلا لاؤ مگر ہمسے ایک گھنٹہ پہلے آن کے اطلاع کر دینا -

جب آیا رخصت ہوئی تو کلثوم النسا نے پردے کے پاس جا کر آیا سے کچھ کہا اور ادھر بیگم صاحب اور لاڈو مین باتین ہونے لگین کہ یہ کیا ماجرا ہو کلثوم النسا بیگم کو یہ کیا ہوا ہو یہ تو ایسی نہ تھین اور نہ انسے اس طرح کی اُمید تھی خدا جانے آج یہ کیا ہو گیا - انسان کی طبیعت کا بھی کچھ ٹھکانا نہین ہو - گھڑی مین کچھ ہو گھڑی مین کچھ ہو ہمکو بھلا کبھی یقین آتا کہ کلثوم النسا بیگم ایسی ہو جائینگی کہ ننگ و ناموس کا خیال نہ رکھینگی -

لاڈو نے کہا بیگم صاحب مین سمجھتی ہون کہ یہ سب انکی دل لگی ہو آیا کے بنانے کے واسطے -

اتنے مین کلثوم النسا بیگم آیا کو رخصت کر کے آئین اور آتے ہی مسکرا کر انھون نے بیگم صاحب سے کہا اس آیا کی باتین سنین - یہ مردار اس قابل نہین ہو کہ بہو بیٹیون مین آنے پائے مین اسکی گفتگو سے پہلے ہی تاڑ گئی تھی کہ یہ کٹنی ہو مجھے جو پہلے سے اسکا حال معلوم ہوتا تو ہرگز ہرگز نہ آنے دیتی مگر خیر - اب سے آنکے گھر سے آکے گھڑی گھڑی مردار اپنے صاحب کا ذکر کرے کہ چوبیس برس کا سن ہو بڑے خوبصورت ہین عورتین ان پر جان دیتی ہین اور دیکھتے ہی عاشق ہو جاتی ہین اور اپنا عشق بھی ظاہر کیا کہ خود بھی صاحب پر جان دیتی ہین ! بعد رے عشق - اور ایکدفعہ نہین بار بار یہی کہتی جاتی تھی کہ ہمارے صاحب بڑے حسین اور گلبدن ہین مگر سچ کہنا مین نے بھی کس کیسے باتون باتون مین اڑایا اور کیسا بنایا کہ وہ بھی سمجھ گئی کہ بی بی ریجھ گئی ہین اب دل لگی تب ہوگی جب صاحب کو لیکے آئیگی اور مین بتا بتا دونگی دل ہی دل مین گالیان دیتی اور کوستی ہی جائینگی ایسی ہو عورتون کو توپ کے مُہرے پر اڑا دوے بس -

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

بیگم صاحب یہ سنکر کھلکھلا کے ہنس پڑین کہا تم نے اچھا غور
چست کیا یہان لاڈو اور ہم آپسمین یہی باتین کر رہے تھے کہ کلثوم النسا
بیگم کو اسوقت سوجھی کیا۔ کوئی ایسا بے قابو ہو جاتا ہے بھلا دین اور
دنیا دونون کو بھول گئین اور سب کے سامنے بے تکلف کہنے لگین کہ
صاحب کو بلاؤ اور مین تو تھر تھر کانپتی تھی کہ جو کہین انکو خبر ہو گئی
تو قیامت ہی کا سامنا ہو گا لینگے اور پیچھلے تو کٹنیون کے ذریعے سے
نامہ و پیام ہونے لگے۔ مگر تم بڑی ہنسوڑ ہو بہن اور سطح سے
چلکے دیتی کہ آدمی دھوکے مین آجاتا ہے مین خود دھوکا کھا گئی
تھی کہ یہ سچ مچ کہ رہی ہین لاڈو میری صورت دیکھتی تھی اور مین اللہ م
کی کر یہ کہہ کیا رہی ہین اب دیکھئے کیسی ن لیکے ضرور اسکی ایسا نہو
فضیحتا ہو مین تو ابتک کانپ رہی ہون۔ اور اسوقت بھی بدن
تھر تھر کانپتا تھا۔ لاڈو نے بھی انکی ہان مین اتفاق کیا اور کہا کہ
میرے تو ہوش اڑے ہوے تھے کہ یہ کیا غضب ہو رہا ہے اور کیسی کفر کی
باتین بیگم صاحب کر رہی ہین یہ انکو اسوقت سوجھی کیا اور اسکی صورت
سے مجھے نفرت ہو گئی ہے بیگی والا ہے حضور مجھ سے کہتی تھی کہ اگر ان دو مین
سے ایک کو راضی کر دو تو جو کہو ہمکو دون مین نے کہا خبردار مجھ سے ایسی باتین
مکرنا مین ان باتون مین نہین پڑتی ہون مجھے بھی کوئی ایسی ویسی بازاری سمجھی تو
یا تمکو رام سمجھی ہے ہم بیٹیون مین جانے والے ہمکو بھلا ان باتون سے
کیا سروکار اگر ایسا کرین تو کسی بھلے مانس کے گھر مین بھلا کاہے کو
جانے پائین لاکھون کروڑون روپے کا ہمارا اعتبار ہے ہمکو
یون کیا کم ملتا ہے کہ ذرا سی بات کے لینے کا لالچ کرین کیا مجال

ب۔ (بیگم) میرا کلیجہ دھک دھک کر رہا ہے۔

ک۔ (کلثوم) مین چھوٹون سے تار گئی تھی۔

لاڈو۔ مین بھی تھر تھر کانپ رہی تھی حضور۔

ب۔ کبھی پہلے ایسی باتون کا چرچا ہوا کہاں تھا

ک۔ تم بیٹھے بیٹھے دل لگی دیکھتی جاؤ بس۔

ب۔ اب زیادہ اس بات کو نہ بڑھاؤ بہن۔

ک۔ اے ہے تم گھبرائی کیون جاتی ہو۔

ب۔ ایسا نہو کہ مردون تک یہ بات پہونچے۔

ک۔ پہونچیگی بھی تو کیا ہرج ہے اسمین۔

ب۔ شاید بدگمانی ہو کہ آج ہنسی ہنسی مین ایسا کہا کل
کو سچ مچ یہ باتین ہونے لگینگی۔

ک۔ نہین بہن ہمکو سب جانتے ہین۔

لاڈو۔ مگر اس وقت تو مین سمجھی تھی کہ خدانخواستہ
دشمنون کی نیت ڈانواں ڈول ہو گئی اور مین اللہ سے
دعا مانگتی تھی کہ آیا چڑیل یہان سے جائے تو مین سمجھاؤن

ب۔ مجھ سے اور لاڈو سے یہی باتین ہو رہی تھین

ک۔ یہ تو مین پہلے ہی سمجھ گئی تھی بہن۔

ب۔ مگر بڑی چھنٹی ہوئی عورت ہے یہ آیا مردار۔

لاڈو۔ اے ہے اسکے کاٹے کا منتر نہین ہے۔

ک۔ بہو بیٹیون کو ایسی ہی شتائین تو خراب کرتی ہین
کس مزے سے تعریف کرتی تھی کہ ایسے حسین اور خوبصورت
ہین کہ عورتین دیکھتے ہی ہزار جان سے عاشق ہو جاتی ہین
اور مرنے لگتی ہین مجھے دل ہی دل مین ہنسی آتی تھی کہ یہ بک
کیا رہی ہے اور کس مزے سے رنگ جماتی تھی کہ توبہ ہی
بھلی۔ بس یون ہی عورتین خراب ہو جاتی ہین مگر مین تو
انکی فر تک سے واقف ہون۔

چہ میگوئیان

ایک روز نواب صاحب نے بیگم کو خوش پا کر مذاق کرنا شروع کیا۔
ن۔ جس طرح ہم لوگون کی عورتون پر نظر پڑتی ہے تم لوگون
کی مردون پر پڑتی ہو گی۔

راوی۔ سبحان اللہ اچھا سوال کیا۔

ب۔ (شرما کر) تمھاری بھی کیا باتین ہین۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ع - مین ایک نہ مانونگا - ایسا ضرور ہوتا ہوگا - چاہے بدی سے نہ دیکھو - مگر حسین مرد اچھا تو معلوم ہوتا ہوگا -

ب - وہ حسین کون شئی ہی جو اچھی نہین معلوم ہوتی - خوشنما پھول کتنے اچھے معلوم ہوتے ہین - عمدہ گھوڑا کیسا اچھا معلوم ہوتا ہی مگر ہملوگون کو نامحرمون کے دیکھنے کا موقع کہان ملتا ہی -

ع - عورتین تو ہوا کھانے نکلتی ہین - گھر کھڑیان چڑھی ہوئین گورے گورے ہاتھ اور پیاری پیاری انگلیان صاف دکھائی دیتی ہین

ب - تمکو سب عورتون کے ہاتھ گورے ہی گورے سوجھتے ہین چاہے کالے کلوٹے الٹے توے ہی کے سے کیون نہون جب کسی عورت کا ذکر کرتے ہو یہی کہتے ہو کہ گورے گورے گال ہین پیاری پیاری انگلیان ہین - گول گول چہرہ ہی - بڑی بڑی آنکھین ہین اور خدا جھوٹ نہ بلوائے تو کالی کو ملاسی ہونگی -

ع - اب سب کی سب تمھارا سا حسن کہان سے لائین -

ب - اوپر کے دل سے کہہ رہے ہو -

ع - کیا مجال - بناوٹ سے ہمین کیا مطلب - ؎

	ای ذوق تکلف مین ہی تکلیف سراسر آرام سے ہین وہ جو تکلف نہین کرتے	

راوی - واہ وا واہ کیسی موقع پر برمحل شعر پڑھ دیا آپ نے آپ بھی اپنے وقت کے فسانہ آزاد کے خوجی ہین -

ب - کہو اب پہاڑ کے سفر کی کبتک تیاریان ہین

ع - یہ تمکو پہاڑ کے نام سے اسقدر وحشت کیون ہوتی ہی

ب - پہلے تو ہم سمجھے تھے کہ پہاڑ کا پانی ادھر کے آدمیون کو راس نہین آتا -

ع - اس الٹو الٹی عقل کے صدقے -

ب - ایک آپا کو کلثوم النسا بہن نے بلوایا تھا وہ اپنی میم صاحب کے ساتھ ہر سال پہاڑ جاتی ہی - بڑی تعریف کرتی تھی اور کہتی تھی کہ کوئی اندیشہ مطلق نہین ہی - ہزارون لاکھون آدمی آتے جاتے ہین ہم کا کام

ع - چلو تمکو بھی پہاڑون کی ہوا کھلا لائین -

ب - (ہنسکر) کیا مین بھی میم صاحب ہون - مگر وہان تمھارے جانے مین ہمین ایک بڑا خوف ہی -

ع - خوف! وہ کیا - کیا شیر لگتا ہی وہان

ب - سنا کہ وہانکی عورتین بڑی جادوگرنین ہین اور سب سے بڑا جادو یہ ہی کہ حسین ہوتی ہین اور تمکو اسکا مرض ہی جب میرے سامنے تمھارا یہ حال ہی تو وہان تمکو کون روکنے والا ہی تنکے کی اوٹ پہاڑ - وہان تو اور بھی کھل کھیلوگے -

ع - تم بڑی بدگمان ہو بیگم - اب وہ ولولہ کہان -

ب - ای ہی - ابھی بڈھے ہوگئے یہ ہمارے بہلانے پھسلانے کی ساری باتین ہین - تم دوسو برس کے بھی ہوجاؤگے تو ہمکو یقین نہین کہ تمھاری بوالہوسی جائے -

ع - اب اس وہم کا کیا علاج کرون -

ب - جس شہر کو ہم اپنی آنکھون دیکھتے ہین اسمین وہم کیسا خالی جھلی سنی سنائی ہوتی تو شاید دھوکا ہو جاتا - مگر جس شہر کو صاف صاف اپنی آنکھون دیکھا اسمین تم کیا اڑن گھائیان بتاؤگے -

ع - قسم تک کھائی مگر تمکو یقین ہی نہین آتا -

ب - تم مردون کی بات کا اعتبار ہی کیا ہی - اور مرد بھی لگے تمھارے سے چھٹے ہوے تماش بین - تم تو قرآن بھی اٹھاؤ تو ہمین ہرگز یقین نہ آئے -

ع - قسم کھا کے کہتے ہین بیگم اسکو صرف گانا سننے کے لیے نوکر رکھا تھا کہ دو گھڑی لطف حاصل ہو - گاتی اچھا ہی -

ب - خاک اچھا گاتی ہی گاتی ہی یا روتی ہی اپنے اگلے پچھلو کو دائن (تھو تھو)

ع - شکل وصورت تو ہی نہین کچھ

ب - یہ سب ہمارے دکھانیکے لیے باتین بنائی ہے ہوا ان دنون تو ہمین لٹو تھے اسکے پیچھے - اب اچھے ہوگانے کے لیے نوکر رکھی تھی یہ اڑن گھائیان

ع - اب اسکو پھر نوکر رکھ لین (ہنسکر)

ب۔ (ٹھنک کر۔ دھمکاتے کسکو ہو۔ انگوٹھا دکھا کر) ہماری بلا سے
ایک نہین ہیں رکھو ہماری قسمت بیجائیگی۔ ای مین سوچتی ہون
انکو تمھاری محبت بھلا کیا ہوتی ہوگی۔ وہ تو روپے کی عاشق
مین جبتک روپیہ پاس رہا ہر تب تک سب کچھ ہر اور کھکھل ہو گئے تو دھتا
بول دی بے زر عشق ٹین ٹین ع۔

زردار سب اڑتے ہین بے زر کا خدا حافظ

تم بسم اللہ کر کے نوکر رکھو۔ شوق سے نوکر رکھو۔
ع۔ (پیار کر کے) اب کسی کے ساتھ نکاح پڑھوا لینگے۔
ب۔ (ہاتھ سے جھٹک کر) ضرور سو کام چھوڑ کر۔
ع۔ تو تم خفا کاہے کو ہوتی ہو بیگم۔
ب۔ ہماری جوتی کی نوک خفا ہو۔
ع۔ ابکی پہاڑ پر سے کسی کو تلاش کر کے لائینگے۔
ب۔ ایک میری خاطر سے بھی ہرج ہی کیا ہر۔ بلکہ ایک نہین
دو سہی۔ یہ تم دھمکی کیا دیتے ہو۔ پہاڑن ہو چاہے کوئی ہو۔
ع۔ سنو بیگم دل لگی تو ہو چکی اب اصل اصل بات کہین ہمارا بہت
جی چاہتا ہر کہ پہاڑون کی سیر کرین۔ مگر پندرہ دن سے کم ہی کم مین
واپس آجائینگے۔ تین چار روز آجانے کے ہوے اور گیارہ
بارہ روز قیام کے۔ اور خدا گواہ ہر وہان ذرا بھی خوف نہین
ہر برسون کی بستی ہر اور صاحب لوگ بہت کثرت سے جاتے ہین
ڈاکٹر صاحب نے بھی مجھے صلاح دی ہر کہ پہاڑ جاؤن ع

چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دو کار

سیر کی سیر اور فائدے کا فائدہ۔
ب۔ جانے مین مجھے صرف یہی خیال ہر کہ تم وہان
کسی پر ریجھ نہ جاؤ۔ کسی سوت مردار کو نہ لاؤ۔ بڑا خوف
تو تم سے یہی ہر اور تم بھی اللہ کے فضل سے ایسے
وضعدار ہو کہ یہ وضع عمر بھر نہ چھوڑو گے تمکو نئے انگے
چین ہی نہین آتا۔

ع۔ اچھا جب سے اسکو چھوڑا اور کسکو نوکر رکھا۔
ب۔ مجھے رتی رتی خبر پہونچتی ہر۔ یہ شاہ چھڑا
کی گلی مین شام سے کہان غائب رہتے ہو۔ بلبل ہند
کٹنا کیون ہر روز آن موجود ہوتا ہر میرا بس چلے تو
کھڑے کھڑے شہر بدر کرادون موے کو۔
ع۔ شاہ چھڑا کی گلی مین ایک مولوی صاحب رہتے ہین۔
ب۔ ہان تو اُنسے سبق پڑھنے جاتے ہو گے۔ ع

کریما بہ بخشاے برحال ما

ع۔ (بہت ہی ہنسکر) سبق پڑھنے کی ایک ہی کہی۔
ہمارے دوست ایک مولوی ہین۔ اُنسے ملنے جاتے
ہین یہ بھی کوئی گناہ ہر سبحان اللہ۔
ب۔ اور یہ بلبل ہند کیون ساتھ رہتا ہر۔ وہ بھی مولوی صاحب
کے ہان سبق پڑھتا ہر کیا۔ مولوی دولوی تو سب کہانی
ہر وہ کسبی خانہ ہی اور ہر جہان حضور جاتے ہین۔
ع۔ یا خدا اس بدگمانی کا کیا علاج کرون۔ اب تمھارے
مارے گھر سے نکلنا چھوڑ دون آخر۔
ب۔ وہ اگر سات پردون مین بھی رہو گے تو اپنے
ہتھکنڈون سے نہ باز آؤ گے مجھے اسمین تمھارا
رتی بھر بھی بھروسا نہین ہر۔
ع۔ اللہ اللہ ایسے ایسے بے اعتبار ہو گئے ہم۔
ب۔ ہو ہی۔ اپنے کرتوتون۔
ع۔ اچھا اب آج سے پردے کی بوبو بنکے بیٹھینگے۔
ب۔ سب کچھ ہو گے مگر ہماری اسوقت کی بات یاد رکھنا کہ
اگر پہاڑ گئے اور وہان سے کسی کو ساتھ لائے تو مین زہر کھا کے سو رہونگی
ع۔ (گلے مین ہاتھ ڈالکر) تمکو یہ کیا ہو گیا ہر۔ مین کہتا ہون
ایک بات ہوئی ہو گئی۔ اب گھڑی گھڑی اسکا ذکر کیا۔ قسم کھائی
کہ اب ایسی بات کبھی نہو گی آزماؤ اور دیکھو کہ قسم کے مطابق چلتے ہین

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

یا نہین ابکی آزمائش تو کر لو۔

ب۔ مین تو آزمائش کرتے کرتے دیوانی ہو گئی۔

ع۔ ابکی پورے اُترینگے دیکھ لینا۔

ب۔ ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہی۔ جو وہان سے ایک صاحب نہ آئی تو مجھے تو بڑا ہی تعجب ہو گا۔ مین تو تمھارے مزاج سے واقف ہو گئی ہون تمنے تو طبیعت ہی اس ڈھب کی پائی ہی۔ اسمین تو تم بے بس ہو کر کیا۔

ع۔ اور تمنے کیسی طبیعت پائی ہی چلبلی۔

ب۔ کیا چُلبلا پن دیکھا تمنے۔ کیا چلبلا پن دیکھا۔

ع۔ اب ایک تو چلبلا پن یہی ہی کہ گردن سے ہمارا ہاتھ جھٹکے دیتی ہو

ب۔ کیون نہ جھٹکین۔ اپنے سہارے نہ بیٹھو گلے مین ہی ہاتھ ڈالنا جسکو پہاڑ سے لاؤ گے۔

ع۔ ہم تو وہان سے ایک پہاڑی مینا لائینگے اور اُسکو سکھائینگے کہ بیگم کو دعا دیا کرے صبح و شام۔ تو پھر ہم سفر کی تیاریان کرین۔

ب۔ ایسے ہی تو ہمارے بس مین ہو۔ تا۔

ع۔ بس یہی بات تو بُری معلوم ہوتی ہی ہمین۔

ب۔ اگر وہان جانے سے کوئی فائدہ ہو تو جاؤ مین تو جانتی ہون کہ اس لون اور گرمی مین جانا مُضر ہی۔ یون شہرون کے اندر رہنے سے تو آدمی جھلسا جاتا ہی۔ میدانون مین تو لون کے تھپیڑے اور بھی تڑپا دینگے۔

ع۔ لون کی ایک ہی کہی۔ صبح کے نو بجے تو ریل سے اترینگے ریل کے اسٹیشن سے پھر پہاڑ پر چڑھنا ہو گا۔ وہان لحاف اور دوشالے اور پوستین کے بغیر انسان رہ نہین سکتا۔ یہ لون کیسی۔ یہ تمکو کس نے گمراہ کر رکھا ہی۔ لون کے تھپیڑے کی کیا کہی ہی اگر مینی تال کو بھی اپنے حساب کیا لکھنو سمجھی۔ وہان فصل مین جاڑا ہوتا ہوگا کیسی

اس روز اسقدر گفتگو ہو کر محمد عسکری ہوا کھانے چلے گئے۔

اور واپس آنکر جب سب جوالی موالی جمع ہوئے تو مرزا صاحب سے کہا کہ آپنے اُس دن کا قصہ ناتمام ہی رکھا۔ وہ جو عورت ملی تھی اور آپ سب اُسپر ریجھ گئے تھے اسکا اور حال نہ بیان کیا۔ ممن نے کہا حضور وہ بہت دلچسپ حال ہی مین بھی کہنے ہی کو تھا بسم اللہ مرزا صاحب۔

مرزا صاحب نے سلسلہ سخن یون شروع کیا حضور غلام نے عرض کیا تھا کہ ہم جتنے تھے سبکے سب فریفتہ ہو گئے۔ جو تھا ہزار جان سے عاشق اور وہ ایسی نڈر بیباک چست و چالاک۔ کہ ذرا بھی لحاظ یا خیال نہین۔ بڑی خرابی یہ تھی کہ نہ ہم اسکی بولی سمجھتے تھے نہ وہ ہماری بولی سمجھتی تھی کیونکہ وہ پہاڑ کے کسی گانون سے آئی تھی اور دیس کی بولی سے واقف نہ تھی۔

اِسکی بات کاٹ کے ایک مصاحب نے جو کہ سفر کوہستان سے بالکل برخلاف تھا نواب صاحب سے کہا۔

حضور حقہ پینے کا وہان لطف نہین۔ تو اپنا تو جانتے ہی نہین سُلفا اُڑا کرتا ہی۔ اور سبب یہ کہ وہان ڈھاک وغیرہ کی لکڑی نہین ملتی۔ اور کوئلے ذرا ہی سے مین بھڑک جاتے ہین بلکہ بھڑکنا کیا معنی ٹھنڈے ہو جاتے ہین سُلفا تو سلگتا ہی نہین توے کی کون کہے۔

محمد عسکری نے کہا یہ بڑی بُری بات ہی۔ اور ابھی آدمیون کے لیے تو موت ہی چاہے پین چاہے نہ پین مگر تواضع کو تو دھرا رہتا ہو ہر وقت سامنے موجود رہے اور جب پینک سے ذرا آنکھ کھلے تو نگاہ کے روشن نظر آئین۔ یہ بڑی خرابی ہی میان ممن تو وہان مر ہی جائینگے

ممن نے کہا خداوند مین اگر دو تین من کوئلے پہلے ہی سے روانہ کر دونگا سارا کھیل روپے کا ہی دو کی جگہ چار خرچ ہوں ساری خدائی کی نعمت موجود ہو گئی۔ کوئلے کی کیا اصل و حقیقت ہی بھلا۔ اگر زیادہ جی چاہا تو فی کوئلہ ایک اشرفی دے دی۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اختر۔ لوٹے ہمین کیا شک ہی اور اگر زیادہ جی چاہا تو فی کوئلہ
ایک گانون ویدیا۔ مرزا صاحب نے کہا بیشک اگر اور زیادہ
جی چاہا تو فی کوئلہ سلطنت ویدی۔ یہان ممن بھی خوب دمی
ہین اور اس فیاضی اور سیر چشمی کو ملاحظہ فرمایئے کہ ایک
اشرفی کوئلہ خریدنے کو موجود ہین۔ یہ بھی اپنے وقت کے
تانا شاہ ہین۔ تو تین من کوئلے ساتھ لیتے جایئے گا اور انکو
کتنے قلی اٹھائینگے تیس سیر سے زیادہ ایک قلی نہین
اٹھا سکتا۔ اب پہاڑ کا سفر تب کرین جب چار پانچ قلی
ہر وقت صرف کوئلے اٹھانے کے لیے مقرر ہون۔ ممن نے
کہا آپ ہین کس خیال مین خدا ہماری سرکار کو حضرت خضر کی
عمر عطا کرے حضور کی بدولت چین کرتے ہین۔ پانچ قلی
کس گنتی مین ہین پچاس قلی ہر دم اور ہر گھڑی ساتھ رہینگے۔
مرزا۔ خدا کرے سو قلی ساتھ رہین آپکے۔
اختر۔ اور کوئلے لے کے جانا اور سفر کرنا کوئی گپ گیا را
کریگا۔ اور کوئی ممن ہی کا سا اغبی تین من کوئلے سفر مین
ساتھ رکھیگا۔
مرزا۔ منحوس ہوتا ہی جناب۔ کالی بلا۔
ع۔ اسمین تو شک نہین تیل اچار کوئلے ہرگز سفر مین
ساتھ نہ لیجانے چاہیین۔ ایسی بھی کیا طلب ہی۔
مرزا۔ ممن کی جو بات ہی دنیا سے انوکھی ہی اکر۔
اختر۔ حضور مینک مین جو ہم خرم فہین ہیگا اسکی یہی کیفیت
ہوگی اسمین چاہیے کسے باشد۔ ع

گویا حسن کے ستم ایجاد کا	اگر گیا رنگ دھوان نکلے سبزہ انکا

ممن۔ حضور جب یہ سب ایک طرف ہو جائینگے تو بندہ سب کا
مقابلہ کر نہین سکتا۔ چوکھا کون لڑتا پھرے اور سبکو کون دشمن
بنائے جو یہ لوگ کہین وہی صحیح ہی۔ بس اور کیا عرض کرون حضور
اگر کوئلے بھیجدیے جائین تو کیا حرج ہی جناب مرزا صاحب

مرزا۔ آپ کے منھ کون لگے خواہ مخواہ۔
ممن۔ سن لیا حضور۔ اب یہ نوبت ہی ہماری۔
ع۔ بھئی ہمکو اس لڑائی جھگڑے سے نفرت ہی۔
مرزا۔ حضور اور انکو اس سے محبت ہی۔
ساجد۔ خداوند یہ سب سے لڑا کرتا ہی۔
ممن۔ عرض کیا تھا نا کہ یہ سب دشمن ہو رہے ہین۔
ع۔ آخر دشمنی کا سبب کیا ہی۔ عداوت تو بے سبب نہین
ہوتی ہی۔ اور یہ کیا وجہ ہی کہ ساری دنیا کو آپ ہی سے دشمنی
ہی۔ اس سے تو ظاہر ہوتا ہی کہ تم ہی لڑاکا ہو۔
ممن۔ جی ہان خداوند۔ (آہ سرد کھینچکر)
ع۔ جی ہان خداوند کیا معنی۔ جی ہان خداوند کیا معنی جو
بات ہی وہی بھونڈے پن کی۔
مرزا۔ اب جانے دین حضور طرح دیجیے
ع۔ ایک بار طرح دین۔ دو بار طرح دین سیری پر چڑھا
جاتا ہی۔
مرزا۔ دربار کا بڑا عیب ہی کہ جھگڑا بکھیڑا ہو۔
اختر۔ حق ہی۔ اسمین کیا شک ہی جناب۔
مرزا۔ ہزار بار کہدیا سمجھا دیا کہ بابا لڑاؤ جھگڑو مت مگر
یہ شخص کسی کی سنتا ہی نہین۔ ہاری مانتا ہی نہ جیتی۔ ع

زنان باردار ای مرد ہشیار	اگر وقت ولادت مار زایند
ازان بہتر بہ نزدیک خردمند	کہ فرزندان ناہموار زایند

ممن کو سب مصاحبون نے ملکے الّو بنالیا اور سرکار
دولتمدار نے بھی خوب ہی آڑے ہاتھون لیا یہانتک کہ ممن
جھلّا کے اٹھ گیا مرزا صاحب نے محمد عسکری کو اب میدان
خالی پاکر اور بھی شہ دی اور جنگ پر چڑھایا کہ حضور سیر کہسار
کرین نظارہ لطف بہار و آبشار کرین۔ اور انھون
نے بھی دل مین ٹھان لی کہ چاہے کچھ ہو ضرور

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

سفر کرینگے دربار برخاست کرکے محمد عسکری محلسرا مین تشریف لیگئے تو کیا دیکھتے ہین کہ بیگم صاحب بستر استراحت پر غافل سو رہی ہین لاڈو نے آہستہ سے پائون ہلاکر کہا حضور اُٹھیے نواب صاحب آگئے ہین بیگم صاحب نے کروٹ بدلکر پھر آنکھیں بند کرکے خراٹے لینے شروع کیے محمد عسکری نے پلنگ پر بیٹھکر رخسار گالون پر ہاتھ پھیر کے کہا بیگم اُٹھو۔ ابھی تو چراغ مین بتی پڑی ہی بیگم صاحب نے ایک ادا شوخی کے ساتھ ہاتھ جھٹک کر کہا سونے دو اب دق نہ کرو۔ کچی نیند مین جاگنا قہر ہی نواب صاحب نے یہ شعر پڑھا ۔

کلیجا کانپتا ہی دیکھکر اسی دوپہری کو	تمہارے گھر مین آئے کہ ہم شمشیر مین اپنے

بیگم صاحب نے ناز دیکھتے ہوئے اشارہ کیا کہ لیٹ رہو۔ یہ بولے کہ ہم چلے جائینگے ذرا آنکھ کھول کے باتین تو کرو ہمسے اس وقت تو بہشت کی لپٹین آ رہی ہین تمہارے پلنگ سے ۔

تو شک ہی اطلس فلک سبزہ رنگ کی	گل تکیے مہر و مہ ہین تمہارے پلنگ کے

ب ۔ کیا رتجگا کرو گے آج ہمین نیند آتی ہی ۔

ع ۔ ایسا نیند کے پیچھے دیوانہ بھی نہ ہونا چاہیے انسان کو ۔

ب ۔ اسمین کیا شک ہی اسوقت کیا جانے کس سوتن کی بغل سے آئے ہو اور اوپر سے باتین بناتے ہو۔ ایسا ہی تو تمھین ہمارا خیال ہی نا ۔

ع ۔ تمھین جو سما گئی وہ سما گئی خدا گواہ ہی اسوقت ایسی بھلی معلوم ہوتی ہو کہ ہمارا ہی دل جانتا ہی دست حنائی چوم کر ۔

کہتے ہین لوگ پنجۂ مرجان کی پھبتیان
کھلتا ہی دست یار مین کتنا حنا کا رنگ
خون شہدا ہاتھ مین قاتل کے رچا ہے
اس رنگ پہ رنگ اپنا جمائیگی حنا خاک

ب ۔ جی مین اس تعریف کے قابل نہین ہون ۔ اُن کالی کلوٹی نگوڑی چھتنون کی تعریف کرو جنپر ریجھے ہو ۔

ع ۔ (مسکرا کر) تم تو آج جیسے لڑنے پر تیار ہو تم اپنی پھبتیان کہتی ہو اور وہ تم گھر گھر ہستون پر ۔

ب ۔ (جھلا کر اور اُٹھکر) وہ موئی چھل پائیان اپنے ہوتون سوتون پھبتیان کہین اپنی ذات نبیاد پر اپنے کنبے والیون پر ۔

ع ۔ (خوب ہنسکر) کیون کس کمبخت نے جگا دیا بہت بگڑی ہوئی اُٹھین ۔

دیکھیے تیوری چڑھائی تو ہی تقصیر معاف	گدگدا کر بھی ہنساتے ہین ہنسانے والے

کیون کیسا فقرہ چست کیا ہی ۔

ب ۔ (آہستہ سے چٹکی لیکر) فقرہ باز یان بہت آتی ہین ۔ چٹکی لیکر بیگم صاحب نے نواب کے زانو پر سر رکھ دیا تو محمد عسکری کی باچھین کھل گئیں اور زلف عنبر بار کی خوشبوے روح افزا جو آئی تو مست ہو کر یہ شعر زبان پر لائے ۔

نیند اسکی ہی دماغ اسکا ہی راتین اسکی ہین	تیری زلفین جسکے بالین پر پریشان ہوگئین

لاڈو مہری ایک ہی عیار و طرار تھی یہ کیفیت جو دیکھی تو ایک رتھی خواص سے جاکے کہنے لگی ای لو انجن اسوقت بڑی دل لگی ہوئی پہلے تو بیگم صاحب ہمسے باتین کر رہی تھین ای بس جہان نواب صاحب کی آہٹ پائی بس مکر کرکے سوتی بنگئین انھون نے جو آن کے دیکھا تو پورا سنگار کیے ہوئے دلھن بنی ہوئی آرام مین ہین پلنگ پر بیٹھکر لگے خوشامدین کرنے کبھی انگلیون کو چوم لیا کبھی گالون پر ہاتھ پھیرے وہ بھی لگین نخرے بگھارنے ۔ اون اون کرکے کروٹ بدلی اور پھر مکر کرکے سو رہین اور مجھے دل ہی دل مین ہنسی آ رہی ہی کہ عورتین بھی کس طرح مردون کو فریفتہ کر لیتی ہین آخر شوہر نے کیا جانے کیا کہدیا کہ جھلا کے اُٹھ بیٹھین مین تو سمجھی تھی کہ ذرا چلبلی مگر کچھ ایسی مزے مین آئین کہ ران مین چٹکی لیکے زانو پر سر رکھکر سو رہین اب سنیے کہ ادھر ان دونون مین لطف اور مزے کے ساتھ گفتگو ہونے لگی

ع ۔ تو بیگم ہمنے پہاڑ جانے کی ٹھان لی ہی ۔

ب ۔ بھلا ہمکو چھوڑ کے کیونکر جاؤ گے جدائی کے صدمے ہمسے سہے جائینگے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

آفت کا زور ضعف پکڑتا ہی ہجر مین	انسان تو کیا ہی دیو پچھڑتا ہی ہجر مین

اور پھر خطرے کی جگہ۔

ع۔ خطرہ کیا ہی۔ خدا سب کہین ہی ؎

اے صبا گلشن و دیر و حرم و بتخانہ
کونسی جا دہ عطا پاش و خطا پوش نہین

ب۔ تمھاری باتون کا کچھ تھل بیڑا نہین۔

ع۔ یہ کاہے سے۔ ہماری باتون نے کیا کیا۔

ب۔ گھڑی مین ماشہ گھڑی مین تولہ۔

ع۔ یہ تو ہمین تمھاری نسبت کہنا چاہیے۔ ؎

حسینون کی کیا بات کا اعتبار	اِدھر تھی طبیعت کدھر ہو گئی

ب۔ اس جھوٹ مین کیا سچ ہی۔ بجا ہی۔

ع۔ یہ اکھاڑ پچھاڑ تمھین عورتون کو آتا ہی۔

ب۔ عورتین ایسی ہی بُری ہوتی ہین تم مردوے بہت اچھے ہوتے ہو۔ جنکے قول و فعل کا کوئی اعتبار نہین کہین کچھ کرین کچھ بازاری عورتون کے پیچھے دوانے ہو رہے ہین ؎

نشاید ہوس باختن با گُلے	کہ ہر بامدادش شود بلبلے

ع۔ نیک اندر بد و بد اندر نیک عورتون مردون سب مین اچھے اور بُرے ہوتے ہین۔

ب۔ مگر مردون مین اچھے لوگ زیادہ ہوتے ہین۔

ع۔ ہان یہ تمنے انصاف کی بات کہی۔

ب۔ کیا خوش ہو گئے مین تمھارا دل لینے کے لیے کہتی تھی مردون کی تو کیفیت یہ ہی کہ ایک درجن بھر بھی عورتین ہون تو اُنکی سیری نہین ہوتی۔ بھلا اس بوالہوسی کا کیا ٹھکانا ہی

ع۔ بڑی چلبلے بازی آتی ہی تمھین۔

ب۔ تم سے بڑھ کر؟ ہم لوگ کیا جانین کہ فقرہ بازی کسے کہتے ہین یہ باتین تم ہی کو مبارک رہین۔

ع۔ پہاڑ کے حالات تمسے آن کے بیان کرونگا دیکھا مین پہاڑ بھی تمھارا ہرج ہی کیا ہی۔ مگر یہ بتاؤ کتنے دن کی چھٹی دیتی ہو۔

ب۔ (ہنسکر) چھٹی کیا مین کوئی مولوی صاحب ہون مگر خدا کے لیے وہان کچھ گل نہ کھلانا۔ مجھے تمھارا اعتبار نہین ہی۔ امید نہین کہ تم جاؤ اور پھر وہان سے خالی آؤ اور پارسا بنے رہو۔ ہمین اعتبار نہین۔

ع۔ اچھا اعتبار آخر کیونکر ہوگا۔ قسم کا بھی تو تمکو اعتبار نہین ہی مشکل تو یہ ہی۔ اور مین سچ کہتا ہون کہ اب مین نے وہ سب باتین چھوڑ دین۔

ب۔ (پھونکی لیکر) اور شاہ چھڑا کی گلی کسکی چاہت سے جاتے ہو کوئی اگلی پچھلی ہوگی۔ آگے آگے خدمتگار لالٹین لیے ہوے پیچھے پیچھے خود بدولت اور کوئی اجرا مصاحب کہان جاتے ہین شاہ چھڑا کی گلی

ع۔ یا الٰہی اب تمھارے مارے دوستون کو چھوڑ دون۔ مین تو عاجز آگیا۔ کہدیا مولوی صاحب کے پاس جاتا ہون۔

ب۔ وہان بہار دانش کا باب پنجم پڑھتے ہوگے۔

لاڈو مہری کا نکھار

یہان کا قصہ تو یہان چھوڑا۔ اب سفر کی تیاری کا حال سنیے محمد عسکری اور بیگم صاحب مین قسما قسمی ہوگئی کہ جس طرح جائینگے اُسیطرح واپس آئینگے۔ مطلب یہ کہ کوئی سوت لا کے نہین بٹھائین گے۔ نواب صاحب نے شرعی قسم کھائی اور کہا کہ اگر اپنے وعدے سے نکلجاؤن تو شریف نہین پاجی سمجھنا۔ چمار سمجھنا۔ قول مردان جان دارد۔ اور قول جان کے ساتھ ہی مگر مجھے ابتک یہ نہین معلوم تھا کہ تمکو میری اسقدر بے اعتباری ہی کہ ہاری مانتی ہو نہ جیتتی۔ جو ذہن مین آگئی نکالے نہین نکلتی بیگم صاحب نے کہا انصاف شرط ہی کہ جس شی کو انسان دس پانچ دفعہ آزما چکا ہو اُسمین کیونکر دھوکا کھا سکتا ہی بھلا اور مین تو بچشم خود دیکھ چکی اور وہ دیکھ چکی جو خدا پھر کبھی دکھائے اور اپنے کانون وہ سُن چکی جو دشمن کو بھی خدا نہ سنائے تملوگ تو اُنکے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ہاتھ بک گئے ہو۔ نواب صاحب نے بڑی منت وسماجت اور خوشامد سے
سمجھایا کہ اب ایسا نہوگا۔ خاطر جمع رکھو۔ اب بے اطمینانی کی بات نہین ہی
ب۔ اور جو کوئی اچھی صورت نظر آ گئی۔
ع۔ تو تم پر سے صدقے کر دونگا۔
ب۔ ای ہی سچ کہو۔ اس خوشامد کے صدقے۔
ع۔ ہم بادشاہ وزیر کی خوشامد نہ کرین۔
ب۔ مگر وزیرن کی خوشامد کرنے مین کیا ہرج ہی۔
راوی۔ نواب صاحب یہ فقرہ سُنکے سُن ہو گئے ع کاٹو تو لہو نہین
بدن مین۔ انھون نے کہا کہ بادشاہ وزیر کی خوشامد ہم نہین کرتے
اسپر بیگم صاحب نے جواب دیا کہ بادشاہ وزیر کی خوشامد نہین کرتے ہو مگر
وزیرن کی خوشامد تو کرتے ہو۔ وزیرن اُن بیگم کا نام تھا جنپر نواب صاحب
رتجھے ہوے تھے اور بیگم صاحب کو اُسکے نام سے نفرت تھی۔
ع۔ تم تو پُرانے مردے اکھیڑتی ہو بیکار۔
ب۔ شرمائے نہو گے دل مین ذری صورت تو دیکھون۔
ع۔ نہین اب صورت کیا دکھاؤن۔ مین تو بالکل شرما گیا ہون۔
ب۔ ہان حیادار کے لیے تو اتنا ہی بہت ہی۔
ع۔ کیون صاحب یہ کیا گفتگو تھی۔ فرمائیے۔
ب۔ مین لگی لپٹی نہین رکھتی کھری کھری کہتی ہون دو ٹوک یا
ادھر یا اُدھر۔
ع۔ تمنے وزیرن کا نام لیکر ہماری طبیعت کو پریشان کر دیا۔
بنو مہری جا کے کسی سے کہو وزیرن کو پھر بلا لائے (مسکرا کر)
بنو۔ واہ حضور ہم تو نہ جانے کے۔
ب۔ جا کے کسی سے کہدے کہ وزیرن کو قبرستان مین
دفنا ئین بڑی اچھی تھی بیچاری۔
ع۔ (ہنسکر) ایسی عورتین کوسے سے اور زیادہ جیتی ہین۔
اب وزیرن سو برس تک زندہ رہیگی۔
ب۔ اب پرسون تیجا ہوگا موئی کا۔

ع۔ دیکھو بیگم۔ ہمکو یہ باتین اچھی نہین لگتین۔
لاڈو۔ تو حضور یہ جھگڑے کی باتین کاہے کو نکالین۔
ب۔ وزیرن کے نام سے کیا نمک مرچ لگتا ہی۔
ع۔ (پیار کر کے) تم تو ناحق ہی بگڑتی ہو۔
ب۔ (پیچھے ہٹ کر) بس بس اپنی وزیرن کو بلاؤ۔ کیا دل کے
(دشمنون کے) چوٹ لگتی ہی اُسکے نام پر۔
ع۔ (خوشامد کر کے) مین تو ہنستا تھا۔
ب۔ (جھلّا کر) ایسی ہنسی ہمکو گوارا نہین اگر یہان ہی سے تمھاری
یہ کیفیت ہی تو وہان جا کے تو تم اور بھی آسمان مین تھگلی لگاؤ گے
جب میری چھاتی پر کودون دلا کرتے ہو تو وہان تو میدان خالی ہوگا۔
ع۔ کیا مجال۔ مگر ہم چاہتے ہین کہ تمھاری تصویر ساتھ رکھین۔ مشکل
یہ ہی کہ تصویر کھچے کس طریق پر۔ یہان تو صاحب لوگ فوٹو گرافر ہین۔ ہان
خوب یاد آیا ایک بوڑھا بنگالی بھی مصور ہی بہت ہی مسن آدمی ہی وہ
سب سے اچھا پٹ جھکے سے لے آؤنگا۔ کوئی کانون کان خبر بھی نہین ہوگا۔
ب۔ اور اگر کہین بات پھوٹی تو بڑی ہوائی جگت ہنسائی ہوگی کہ
لو جناب اب نواب زادیان بھی تصویرین کھچوانے لگین۔
ع۔ تمکو تو وہم ہی بیگم اور وہم کی دوا لقمان کے پاس بھی نہ تھی۔
اسکا تو کوئی علاج ہی نہین ہی۔
ب۔ تو تصویر کی ضرورت ہی کیا ہی۔
ع۔ ہماری خوشی۔
ب۔ تم اونچ نیچ نہین سوچتے اور یہ عیب ہی۔
ع۔ سو برس کا بوڑھا آدمی ہی چپکے سے لے آئینگے۔ بات
کیونکر پھوٹے گی۔ بھلا کیا ڈھنڈورا پٹوا نے
جاتا ہی۔
لاڈو۔ اور حضور لونڈی بھی بیگم صاحب کی کرسی کے پاس
کھڑی رہیگی۔
ب۔ ہان بس تیری ہی تو کسر تھی۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ع - لاڈو اور ہم یہانکے تصویر کھچوائینگے -

ب - (مسکراکر) جیسی سوچ ویسے فرشتے - یہ تو نیت اہر تم لوگون کی اور مجھے تو یقین ہر کہ اگر لاڈو آپ ہی نہ کھچے تو کھچے

لاڈو - (جھیپ کر) مین چلی جاؤنگی حضور -

نبو - ابھی تو ماشاء اللہ سے کم سن نو عمر ہر -

لاڈو - نبو مین اک سو سناؤنگی ہان - اور سنیئے آپ بھی جو کہنے لگین بھینس نہ کودے کودے گون - یہ تماشا دیکھے کون - تمھاری شامتین نہ آئین بہتا -

نبو - تم ایسی قسمت الیسا طالع لاؤ کہان سے -

لاڈو - تم اپنی قسمت اپنے پاس رہنے دو -

ع - لاڈو مہری - ذرا حقہ تو ادھر بڑھا دو -

راوی - لاڈو مہری بدن کو چراتے ہوے لجاتی اور کسیقدر جھیپ کے ساتھ مسکراتی ہوئی حقہ لیگئی تو تھوڑی دور پہ رکھا نواب صاحب نے مسکراکر کہا آگے بڑھاؤ تو جلدی سے آگے بڑھاکر ہٹ گئی -

ب - لاڈو تک کو تمھارا اعتبار نہین ہر -

نبو - منہ لگائی ڈومنی ناچے تال بے تال -

لاڈو - تم میرے منہہ نہ لگنا نبو - واہ وا -

نبو (ہنسکر) اری تو نکتی کیون ہو کوئی تمکو کچھ کہتا ہو کہ اپنے آپ ہی نکتی ہو -

اب سنیئے کہ نوابصاحب اور بیگم صاحب مین تیاری سفر کی نسبت چپکے چپکے کچھ باتین ہونے لگین تب لاڈو اور نبو علیحدہ جاکر خوب ہنسی ہنسین -

لاڈو - تم بڑی نٹ کھٹ ہو نبو - اچھا خیر -

نبو - لو اب کیا پوچھنا ہر - پانچون گھی مین ہین -

لاڈو - تمھارا سر - واہیات بکتی ہو خواہی نخواہی -

نبو - جی مین تو خوش ہو گئی ہوگی کہ مار لیا ہر -

لاڈو - تمھارا سر مار لیا ہر - کیا باتین بناتی ہر -

نبو جب تمھارے سنون ہم تھے تو ہم ایسے لیسونکو چٹکیون پر اڑا یا کرتے تھے تم ابھی اسکی گھاتین کیا جانو - اسکی چالین ہمسے سیکھو لاڈو بیگم صاحب کے سامنے لگین تم اہی تباہی بکنے بڑی ایک ہو -

نبو - کون جو میرے کہنے کے مطابق چلے تا تو آج کے اٹھوارے کے اندر ہی اندر محل مین داخل ہو جائے - لاڈو خانم کہلائے

ذری اپنے کو لیے ہوے کھینچے ہوے رہے -

لاڈو - (کھلکھلاکر) تمھاری باتون پر ہمین ہنسی آتی ہر تم نہ بتاؤگی تو پھر کون بتائیگا -

نبو - اور اسوقت جب نوابصاحب نے حقہ مانگا تو وہ تیری طرف کنکھیون سے دیکھ رہے تھے مین نے بھانپ لیا کہ آگیا دل اب لاڈو کے دن بہورے - اور مردکی کیون نہ آنکھ پڑے ماشاء اللہ سے جوان جہان ہو - نک سک سے درست - بوٹا سا قد جوبن پھٹا پڑتا ہر جب ہم عورتون کی آنکھ پڑتی ہر تو پھر مردون کو کون کہے - اور تو سٹرن ہو اگر راہین معلوم ہوتین تو اتبک کیا جانین کہان کی کہان پہونچ گئی ہوتی -

لاڈو - ہمکو یہ باتین ذرا نہین بھاتی ہین -

نبو - اری چل چلتر باز - ہمسے اڑتی ہر -

لاڈو - کیا تم سچ مچ بیگم صاحب سے لڑوا دوگی کہ پھر یہ جو چھٹ رلیان ملتی ہین یہ بھی نہ ملین -

نبو - چھوڑ پاپریان - چھ رلیون کی تو ڈلی کھا جایا کروگی مین تو اس دھرے پر تمکو چلاتی ہون کہ بیگم صاحب الٹی خوشامد کرین تمھارے سن دن اس قابل ہین کہ کسی رئیس کے ہان ہو - چھ رلی تو یہان کے نواب زادے ایک ایک بوسے کے دیدینگے - اگر حرف گال چو مواؤ تو حیثیت درست ہو جائے -

لاڈو - (قہقہہ لگاکر) تمھاری باتون مین بڑا مزہ آتا ہی نبو - کہنے لگین اگر خالی منہ چو مواؤ تو حیثیت درست ہو جائے تم ہی ایسی لالہ لوٹھ گھر ہستون کو خراب کر دیتی ہین ہاتھ چو مواؤ منہ

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

جو ہوا ؤ یہ چو ہوا ؤ وہ چو ہوا ؤ تم نہ چو ہوا ؤ تم بھی تو ابھی جوان ہو
بنتو۔ ہمارے اب وہ دن لد گئے۔ اب تمھارے دن ہین اب تم
کھیلو کودو دل کھول کے۔ مگر تم گیگلی ہو۔
لاڈو۔ چلو ہم گیگلے ہی اچھے۔ آپکی بلا سے۔
بنتو۔ اب نواب کی تو تم پر آنکھ پڑ گئی۔
لاڈو۔ اللہ کرے تم پر ریجھ جائین مجھے چھوڑ دین۔
بنتو۔ اللہ کرے ایسا ہی ہو آمین میرے اللہ۔
لاڈو۔ مین سچ کہون جسوقت نواب نے حقہ مانگا اور گھورنے
لگے میرا کلیجہ دھک دھک کرنے لگا کہ ہی ہی اب کیا کرون دو
خوف تھے ایک یہ کہ اگر بیگم صاحب کو ذرا بھی شک ہوا تو
کھڑے کھڑے نکلوا دینگی جب وزیرن کو نکلوا دیا تو مین کس
گنتی مین ہون اور دوسرا ڈر یہ تھا کہ مبادا نواب صاحب
ہاتھ ڈال بیٹھے تو نواب اور بیگم مین جوتی چلیگی اور گھوڑے
گھوڑے لڑین زین ٹوٹے موچی کا یہی مثل ہو۔ بیچ مین شامت
میری آجاتے۔ مگر نیت سرکار کی اچھی نہین معلوم ہوتی ایسا
نہو سرکار تک خبر پہونچے تو لینے کے دینے پڑین۔
بنتو۔ تم تو عقل کی دشمن ہو لاڈو۔ اگر ابھی چوک مین ایک
کمرہ لیکے بیٹھو تو لوٹ لو آدھے لکھنؤ کو۔
لاڈو۔ اے اللہ نہ کرے ہمارے دشمن بیٹھین واہ۔
بنتو۔ مین تجھ نادان کو کیونکر سمجھاؤن۔
لاڈو۔ چلو بس اب بہت نہ بکو نہین تو مین جاکے بیگم صاحب
سے جڑ دونگی کچا چٹھا۔
بنتو۔ جب ایسی ہو تب ایسی ہو۔ ہمکو کیا۔
لاڈو۔ چوک مین جاکے اپنے کنبے کی کسی کو بٹھاؤ۔ خود جاکے بیٹھو
جو چوک مین بیٹھنا ہوتا تو یہ چھ روپے اور کھانے پر نہ پڑے رہتے
بنتو۔ ہان ہان مین تو خود ہی کہتی ہون کہ اگر چوک مین بیٹھو تو مالا مال
ہوجاؤ۔ لوٹ لو سیکڑون کو گھائل کر دو ایک ڈیوڑھی کی کون کہے

مگر تم کو اللہ نے عقل ہی نہین دی ہی۔
لاڈو۔ اپنی عقل اپنے ہی پاس رکھے رہو۔
بنتو۔ ایک اٹھوارے مین سونے کا زیور نہ ہوا دون تو سہی۔
ایک اٹھوارے کا ذمہ کرتی ہون۔
لاڈو۔ اخاہ تو آپ ہماری نائکا جی بنینگی۔
بنتو۔ تمکو اس سے کیا مطلب ہی ہمارے کہنے پر عمل تو کرو
دیکھو کیسے کیسے امیر اور رئیس سجدہ کرتے ہین اور ہم کس ڈھب
سے دکان چمکاتے ہین۔
لاڈو۔ اور امان کو چھوڑ دون یہ تو نہ ہونے کا۔
بنتو۔ امان دس دن مین جھک مار کے آپ ہی ملینگی سونے کی چڑیا کو
کوئی چھوڑتا ہی بھلا۔
لاڈو۔ آخر ہم مین وہ کونسی بات ہی جو اورون مین نہین ہی ہم کبھی تو سنین
بنتو۔ اپنے دل مین خوب سمجھتی ہو تم۔
لاڈو۔ ہان دل مین خوب سمجھتی ہون۔
بنتو۔ اچھا اسوقت بیگم صاحب کے بارے کچھ کہہ نہین سکتے نہین تو پھر تم دیکھتین
لاڈو۔ واہ وا ایسی کیا کچھ لوٹ پڑی ہی۔
بنتو۔ ای تم ایسے بھاگ کہان سے لاؤ بی ایک کام کرنا اب۔ اسکی چوکی
سرکار سے باتین ہون یا سامنے کھڑی ہو تو لگاوٹ بازی سے نظر ڈالکر
نگاہ نیچی کر لینا پھر دیکھو کلیجے پہ کیا کیا سانپ لوٹتے ہین مین یہ
لاکھون روپیون کی باتین بتاتی ہون فقر یہی خیال کرکے سنو۔ اور طرف
اسوقت دھیان نہ بٹاؤ اگے تم جانو تمھارا کام جانے بارہ برس کو
قید کیا اور سولہا برس کے بعد کیا۔ اب تم ماشاء اللہ سے سیانی ہو
نیک بد سمجھ سکتی ہو اگر یہان کہنا نہ مانا تو کچھ بھی نہ کیا۔ اور ترکیب مین
بتائے دیتی ہون اسمین جو کو تو تمھارا قصور ہی ہمکو تو سمجھانے سے
مطلب ہی جب مٹھیان بھر بھر کے روپے اور زیور ملیگا تو ہمین پکڑا
نہ دوگی تمھارے ہی کام آئیگا یا تمھاری امان جان کے۔
لاڈو۔ مین گرچہ ہون بغو نواب صاحب پر تو جاتین مگر بیگم صاحب کو بھی

کیا منہہ دکھاؤنگی - چار آنکھیں کیونکر ہو سکینگی -

بنّو - کیا دلہنیون کی سی باتین کرتی ہو جب تم خود دوسری بیگم بنجاؤنگی نواب خرد محل کہلاؤگی پھر بیگم صاحب مین اور تم مین فرق کیا ہوگا

لاڈو - (سیدھے پن کے ساتھ) اے ہٹو بھی -

بنّو - بھلا ہماری بات یاد رکھنا اتنی - بھول نہ جانا -

لاڈو - جیسے ہوا ہی تو جاتا ہے - کتنا بناتی ہو -

بنّو - بنانیوالی کو مین کچھ کہتی ہون - تمھارے بنانے سے مجھے کیا ملجائیگا - راج کروگی تم - اور چین کروگی تم یا تمھاری ماں - ہمنہیں مجھے تم کیا دے دوگی اور کوئی کسی کو کیا دے دیتا ہے - مگر ہان توقعت کی بات یاد رکھنا - اور کچھ نہیں - جب آئین تو ایک ٹکڑا پان کا دیدینا - بس ورہم کچھ نہیں چاہتے یہی آرزو ہے ہماری - باقی تو کون کیسا کسکا ہوتا ہے

بنّو ایک بتجربہ کار جرافت عورت - لاڈو کو ایسی پٹی پڑھائی کہ وہ چکمے مین آگئی اور سمجھی کہ نواب صاحب واقعی دلوجان سے ریجھے ہوئے ہین اور مین بیگم بنونگی اب اپنے دل مین سوچتی تھی کہ کس ترکیب سے چلون کہ بیگم صاحب کو بھی برا نہ معلوم ہو اور مین بھی گھر پڑ جاؤن - اور بنو کی سبقی کہ جب جائیے بیگم صاحب سے جڑ دی کہ حضور آپ نری غفلت مین ہین معاملہ نازک ہوتا جاتا ہے لاڈو کی نیت پھر گئی ہے اور نواب صاحب نے جو ہنسی ہنسی مین کسو ان ذری منہہ لگایا تو بس سر چڑھ گئی ہمسے کہتی تھی کہ آج سے ایک اٹھوارے مین اگر مین نے نکاح نہ پڑھوا لیا تو میرا نام لاڈو نہیں اسکو اب یہ دعوے ہوگیا ہے اور سرکار وہ مردار اس قابل نہیں کہ حضور اس کو یہان رکھین - بڑی بڑی باتین کہتی تھی - مین مارے ڈر کے حضور سے عرض نہیں کرسکتی ہون اب تو غزلین یاد کرتی ہے اور گانا سیکھتی ہے

بیگم صاحب کو سخت حیرت ہوئی کہ لاڈو اور یہ خیال - متحیر ہو کر پوچھا کیا سچ مچ وہ سمجھتی ہے کہ نواب کے گھر پڑ جائیگی ہمین اس سے یہ امید نہیں تھی اور ہم اسکو ایسا نہیں جانتے تھے کایا پلٹ ہو گئی - اور ہمارے سامنے تو کوئی بات ایسی نہیں ہوئی جس سے معلوم ہوتا ہو کہ نواب نے اسکو منہہ لگایا ہے

بنّو نے مسکرا کر ہنسی اور بات کو یون بنایا - حضور اب تو وہ اڑتی چڑیان پکڑتی ہے ایک ہی شستہ ہے اسکی سکر دے نے چھلی کہی - مگر گھر مین گھسنے کے قابل ہے گو ہرگز نہیں ہے آیندہ سرکار کو اختیار ہے - ذری حضور اس بات کی آزمایش کرین لاڈو سے اتنا فرمائین کہ اری ذری کوئی غزل تو گا - بس لونڈی کی یہ آرزو ہے اتنے مین لاڈو آئی تو بیگم صاحب نے بلا کے ادھر ادھر کی باتین کین اور تھوڑی دیر کے بعد کہا لاڈو تمھین کوئی غزل یاد ہو تو ذری گاؤ - لاڈو نے عرض کیا حضور مین گانا کیا جانون اگر حضور کو ایسا ہی شوق ہے تو کیسے بیا بانی کی ڈومنیون کو بلا لاؤن -

بیگم صاحب نے فرمایا نہیں تم ہی کچھ کہو - اب اتنی دور جانا اور آنا اسمین دو گھنٹے کم سے کم صرف ہونگے - کیا تمکو کوئی غزل ہی یاد نہین ہے اچھا کوئی ٹھمری کہو دہے کہ بہو بیٹیان کے اور - کدر پیا آئے نہ نگوری سور) لاڈو کو یہ ٹھمری یاد نہیں تھی - عرض کیا حضور یہ تو یاد نہیں ہے - فرمایا اچھا یہ غزل گاؤ - ع

نشترون سے دل بلبل کو لہو کرتے ہین
کیا ریون مین شجر گل جو نمو کرتے ہین

لاڈو کو یہ غزل بھی یاد نہ تھی - کہا حضور جو لونڈی کو یاد ہے وہ عرض کرتی ہو ع

اثر ایسا کہان ہے نالۂ شبگیر مین آئے
کہ جس سے فرق جو آسمان ہر جنانے

بیگم صاحب کو لاڈو کا گانا بہت پسند آیا - گنواری تو تو چھپی رستم ہے آجتک ہمکو اپنا گانا نہیں سنایا تھا - مگر دل مین بہت ہی برا مانا کہ ایسا نہو گانے سے کہین نواب صاحب ریجھ جائین - پوچھا تم کب سے گاتی ہو - لاڈو یہ کیا جانے کہ بیگم صاحب کے دل مین کیا ہے - اسنے سادگی سے کہا کہ حضور لونڈی گانا کیا جانے مین کوئی ڈومنی نہین کسی گوئے سے گانا نہیں سیکھا - ہان صحبت البتہ رہی ہے -

ب - (بیگم) ہمسے اڑتی ہے تو - خالی خولی صحبت مین یہ واقفکاری کہین حاصل ہوسکتی ہے بھلا -

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

لاڈو ۔ حضور مین صحیح عرض کرتی ہون کہ مین نے جو کسی سے بھی سیکھا ہو تو قسم لیجیے ۔

ب ۔ اری چل دغاباز ۔ تو ایسی ہی چکنی چپڑی باتین کیا کرتی ہو ۔

لاڈو ۔ حضور لونڈی نے تو آجتک یہ گفتگو ہی نہین سُنی تھی مین نے تو کوئی قصور ایسا نہین کیا ہو ۔

ب ۔ مین تو تیری رگ رگ سے واقف ہون ۔

لاڈو ۔ اے تو حضور لونڈی نے کیا گناہ کیا ہو ۔

ب ۔ تیری رگ رگ مین شرارت بھری ہو ۔

لاڈو ۔ (کانپ کرکے) حضور مین نے کیا گناہ کیا ۔

نجبن ۔ ارے اب ہم قبر مین پانون لٹکائے ہوے ہین سو

مین وہ بلبل ہون جسے دونون ہین ایک
باغ ہو یا خانۂ صیاد ہو

ننھو لگے تو گھر نے کے دن ہی ہین لاڈو کے مگر ہر بات مین ان جیسے (چاہیے) کہ ذری سمجھ بوجھ کے کام کرے وہ انسان کیا جو عقل سے کام نہ لے ۔ لاڈو ابھی الّھڑ ہین پس فری اتنا تو البتہ تمنین نقص ہی

نجبن ۔ بلّلی ہین ۔ اتم ایسی سی کو بیچ لے بلّلی ہی ہو ایسی ہی بلّلی دو ایک دن رہون تو بس عم لہ اجڑ جائے بلّلے پن کی ایک ہی کہی ۔

ننھو نے جو دیکھا کہ نجبن نے پھر لاڈو کا جنبہ کیا تو اٹھ کے چلی گئی لاڈو نے اشارے سے کہا کہ روٹھ کے بھاگ گئین نجبن بولی ۔ بھاگ جانے دو ۔ روٹھ کے میرا کیا کر لینگی ۔ راجہ روٹھینگے راج لینگے رانی روٹھینگی سہاگ لینگی ۔ مین ایسی ایسیون کی پروا کیا کرتی ہون بھلا مین نے کہا ہی کیا تھا اور جو باتین اُسنے اُن کے کہین اگر مین کہدون تو لڑائی شروع ہو جائے ۔ مگر مجھے یہ عادت نہین کہ مین ادھر اُدھر لڑواتی پھرون ۔ اس کان سُنا اُس کان اُڑا دیا ۔

اب دل لگی سنیے کہ ننھو نے بیگم صاحب سے جا کے کیا جڑ دی

ننھو ۔ حضور ایک بات عرض کرنے کے قابل ہو ۔

ب ۔ کیا بات ہو ۔ کیا کوئی کفر کی بات ہو ۔

ننھو ۔ حضور کسی کی چغلی کھانا میری عادت نہین ہو مگر کیا کرون بعضی بات ایسی ہوتی ہو کہ بے کہے رہا نہین جاتا ۔

ب ۔ اے تو منع کون کرتا ہو تمھین کہو نا ۔

ننھو ۔ میری تو آنکھون مین خون بھر آیا حضور ۔

ب ۔ اے ہے تو کچھ کہیگی بھی نیکبخت ۔ یا بکتی ہی جائیگی ۔

ننھو ۔ حضور اگر سنین اور شنوائی کرین تو عرض کرون ۔

ب ۔ یا میرے اللہ ۔ اب مین کیونکر کہون اسٹام کے کاغذ پر لکھ دون مہر کر دون ۔

ننھو ۔ نہین سرکار یہ عرض نہین ہو ۔ عرض یہ ہو کہ حضور میری عرض کی تحقیقات کرین اور اُسکو سنین اور اگر مین نے کہا اور آپ نے سُن کے ٹال دیا تو کیا بات رہی ۔ عرض ہی کرنا بیکار اور فضول ہو ۔

ب ۔ تو تیہ ہمکو ابھی سے کیونکر معلوم ہوا کہ ہم شنوائی نہ کرینگے آپ ہی آپ ٹھان لی ایک بات ۔

ننھو ۔ حضور اب لاڈو کا یہان رہنا اچھا نہین ۔

ب ۔ لاڈو کا یہان رہنا ۔ کیون ۔ لاڈو نے کیا کیا ۔

ننھو ۔ بس زیادہ مُنہ نہ کھلوایئے گھر مین رکھنے کے قابل نہین ہو ۔

ب ۔ تو کوئی سبب بھی تو سنین ۔ آخر کار اُسکا گناہ کیا ہو ۔

ننھو ۔ حضور اول تو اتنی کم سن عورت کا نوکر رکھنا نیے حق مین برا ہوتا ہو پھر مردون کے حق مین برا ممکن نہین کہ مرد کی آنکھہ پڑے اور تھوڑی تنخواہ پانیوالی نہ پھسل جائے یہ بھی محال ہو بس جو اپنی جان پر ہر دم سولی ۔ ذری لاڈو کو حضور یاد فرمائین اس وقت کنواری لڑکی اور یہ بناؤ چناؤ بڑے شرم کی بات ہو ۔

ب ۔ اچھا لاڈو کو جا کے بلا لاؤ ۔ کہو ابھی بلایا ہو ۔

ننھو ۔ نا حضور لونڈی نہ جائے گی ۔ میرے ہی پیچھے پڑ جائیگی اور پلچ پڑیگی ۔ بندی درگذری ۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ب۔ لاڈو۔ اِی لاڈو۔ بی منھ سے ذری آواز دو سنتی ہو اور بولتی نہیں جیسے کانون مین ٹھیٹھیان پڑی ہین فیری لاڈو کو پکارا دو مغلانی۔ اِی لاڈو سنتی نہین ہو سرکار پکار رہی ہین ۔

لاڈو۔ حضور ابھی حاضر ہوئی حضور مین نے سُنا نہین تھا ان سب کی دانتا کلکل مین (قریب آنکر) ارشاد حضور حکم

بیگم صاحب نے لاڈو کو دیکھا تو مسکرانے لگین اور دکا سبقند جیسی گو اسوقت لاڈو خوب بنی ٹھنی تھی اور نبو نے چغلی بھی کھائی تھی مگر چونکہ بیگم صاحب لاڈو سے بہت خوش تھین اور لاڈو اپنے کام کاج مین ہوشیار بھی تھی لہٰذا اُنھون نے چندان خیال نہ کیا۔ بیگم صاحب اور لاڈو قریب قریب ہم سن تھین اسی سبب سے اِن دونون مین خوب بنتی تھی اور نبو جلتی اور چاہتی تھی کہ کوئی ایسی تدبیر ہو کہ ان دونون چلجائے مگر چونکہ بیگم صاحب پڑھی لکھی اور عقلمند اور معقول پسند تھین نبو کی ایک نہین چلنے پاتی تھی۔ گو چغلی کھاتی تھی مگر اپنا سا منھ لیکر رہجاتی تھی۔ اب سوچتے سوچتے نبو نے یہ ترکیب نکالی کہ بیگم صاحب سے کہے کہ یہ جوان اور خوبصورت ہے اور نواب محمد عسکری کی اسپر نظر پڑتی ہے ایسا نہو کہ اسکو بھی گھر ڈال لین تو پھر کچھ بنائے نہ بن پڑے

ب۔ لاڈو آج تو تم پر قیامت کا جوبن ہے ۔

لاڈو۔ اے حضور ہم پر جوبن ہو گا تو پھر اور کس پر ہو گا ۔

ب ۔ اری دوائی کنواریان کہین اس طرح بناؤ چناؤ کرتی ہین ۔

لاڈو۔ سرکار یہان اس چار دواری مین کون دیکھنے آتا ہے

ب۔ آج جو نواب کی تجھپر نظر پڑے تو غضب ہی ہوجائے

لاڈو۔ حضور آج مین سرکار کے سامنے تھوڑے ہی جا ہونگی

ب۔ (مسکرا کر) ہان اتنا ہی کل نہ جوبن سے تو آپ واقف ہے یہ بات نہین کہ ع

	اپنے جوبن سے نہین یار خبردار ہنوز	

لاڈو۔ حضور ہم نوکر چاکر آدمی ٹہلے کو سکے دوڑنے والے ہمکو دوڑنے دھونے سے کام ہے۔ جوبن سے کیا کام ہے۔ جوبن تو بیگم صاحب امیرون کے واسطے ہے۔

ب۔ کیون لاڈو بھلا ابتک کسی پر عاشق بھی ہوئی ہو۔

لاڈو۔ آپ تو وہی باتین کرتی ہین بیگم صاحب کہ۔

ب۔ ساری تو کچھ سٹری ہے لاڈو عشق جسکے مزاج مین نہین وہ آدمی ہی نہین ہے

	عشق موقوف نہین ہے دل انسان پر آہ کونسا دل ہے کہ اس عشق سے ہے اسکو نباہ	

لاڈو۔ حضور ہم عشق وشق کیا جانین ۔

ب۔ ایسی نہی ہو ۔

لاڈو۔ آپ سے کوئی بات لونڈی بھلا چھپا سکتی ہے۔ ایسا ہو سکتا ہے اور سوائے اپنی چارہ دیواری کے مین اور نکلتی کہان ہون۔

ب۔ چل جھوٹی بازارون کی پھرنے والی۔ سچ بتا یہ اسقدر نکھری آج کیون ہے۔

لاڈو۔ سرکار اب کل سے منھ مین سیاہی مل لیا کرونگی۔ جو آپکو اچھا معلوم ہو وہی کرون۔

بنون کا جلاپا

اتنے مین نبو آئی۔ دیکھا تو لاڈو نکھری ہوئی بنی ٹھنی بیٹھی ہے اور بیگم صاحب کی فرمایش سے گا رہی ہے ع

	ایسا ترجائین نہ مانگین کبھی پانی عشاق	

اور بھی جل بھن کے خاک ہو گئی۔ کہا حضور معلوم ہوتا ہے لاڈو کہین اندر سبھا مین نوکر تھیں۔ لاڈو تنک کر بولی جی ہان جلنے والی کے یہان تھی۔ پھر کسو کا اجارہ ہے۔ تم ہمکو دیکھ دیکھ کر کیون جلی جاتی ہو اللہ بیگم صاحب کو سلامت رکھے پہننے اوڑھنے گانے بجانے کے تو ہمارے دن ہی ہین۔ ہان بدکام مین اگر کبھی کوئی دیکھے تو چور کی سزا وہ ہماری۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ننھو اور بھی جل مری اور بیگم صاحب نے بھی لاڈو کے کلام کی تائید کی۔ قاعدہ ہی کہ جب کوئی کم سن عورت اپنی طبیعت سے بناؤ چناؤ اور سنگار کرتی ہی تو مست ہو جاتی ہی لاڈو کی اسوقت یہ کیفیت تھی کہ ننھو پے پیستا ہو گئی اور بیگم کو اس سے محبت تھی۔ اول تو ہم سن۔ دو ہی تین برس کی چھٹائی بڑائی۔ دوسرے دونون کی طبیعت کا ایک رنگ۔ تیسرے لاڈو کی اطاعت سے اور بھی خوش تھین۔ گو ننھو نے بہت سی تدبیرین کین کہ لاڈو کسی طرح بیگم صاحب کی نظرون سے گر جائے مگر ایک نہ چلی۔

ب۔ آج لاڈو خوب نکھری ہین۔

ننھو۔ حضور ہمنے یہ بات کسی رئیس کے گھر مین آجتک دیکھی ہی نہین میان چاہے بڑے بڑھو کے جو باتین بناتین کسی اور کی ڈیوڑھی پر ہوتین تو کھڑے کھڑے نکلوا دی جاتین۔ یہ اوبدا کے اسلیے نکھر کر رہتی ہین جسمین نواب صاحب کی آنکھ پڑے۔

ب۔ کیا بکتی ہی۔ ای نواب نواب ایسے گئے گذرے ہوے کہ تم لوگون پر ڈورے ڈالینگے معلوم ہوتا ہی تیری نیت مین خود فتور ہی۔

لاڈو۔ اجی حضور ہمین رخصت کر دین تو اچھا ہی۔

ننھو۔ تمکو کاہے کے واسطے۔ ہمکو تو رخصت کر دین۔

لاڈو۔ جو تم تو بھٹیاریون کی طرح لڑتی ہو بھٹیاریون کا قاعدہ ہی کہ جب لڑائی کو جی چاہتا ہی تو بیٹھے بیٹھے خواہی نخواہی چھیڑ خانی کرتی ہین۔ آؤ پڑوسن ہم تم لڑین۔ دوسری بولی لڑے میری جوتی اسنے کہا جوتی لگے تیرے سر پر۔ وہ بولی تیرے ہوتے سوتون پر چلو بس جوتی دال بٹنے لگی۔

ننھو۔ بھٹیاریون ہی مین رہی ہو نا۔ جب ہی یہ باتین یاد ہین۔ جب ایسی ہو تب ایسی ہو۔

لاڈو۔ اچھی ہو۔ وہ تو صورت سوال ہی۔

ننھو۔ سرائی کی رہنے والی شہدی عورت۔ اور ہمارے منہ لگے اللہ کی شان ہی بس۔

بیگم صاحب نے ننھو کو ڈانٹ بتائی اور کہا یہ سارا تمھارا قصور ہی۔ سراسر تمھاری شرارت ہی تم لاڈو کو دیکھ دیکھکر جلی مرتی ہو۔

ننھو۔ مین کیون جلنے لگی۔ جو بھٹیاریون مین رہی ہو گی وہی جلیگی۔

لاڈو۔ اچھا وہ بھٹیاریون چھوڑ چماریون مین رہی ہون سہی۔ پھر آپ کو کیا تمکو ہم سے کون غرض ہی۔

ب۔ اگر اب تم دونون لڑین تو ہم تم کو بے عزت کر کے نکال دینگے۔ واہ وا گھر نہ ہوا بھٹیار خانہ ہوا جیسے سوتین سوتین ہوتی ہین (ننھو کی طرف) یہ بناؤ چناؤ کر کے آئی ہی تو تجھ کو کیا۔ نواب اسپر ریجھینگے تو تیرا کیا بگڑیگا نقصان تو ہمارا ہی تو بیچ مین کون بولنے والی ہی۔ واہ جہان تک خاموش رہو طرح دو سر ہی پر چڑھی جاتی ہی۔ ہمین یہ باتین ایک آنکھ نہین بھاتین جب دیکھو بھنچی ہوئی ہے۔

لاڈو۔ حضور یہ مجھے دیکھ کے جلی مرتی ہی اور بے سبب۔

ننھو۔ جلے ہمارا دشمن۔ ہم نوکری ہی چھوڑے دیتے ہین۔

ب۔ بسم اللہ۔ اپنے گھر کا راستہ لو۔ دھمکاتی ہی۔

ننھو۔ ہم کیا دھمکائینگے حضور۔ ہم تو غریب آدمی ہین۔

ب۔ نوکری چھوڑ دیگی تو کیا دوسری نہین ملیگی۔

لاڈو۔ سرکار کی سلامتی سے مہریان ہزارون حاضر ہین یہ موئی نچنی کس مین ہی۔

نچنی کے لفظ پر ننھو آگ ہو گئی اور اپنا اسباب اٹھا کے جانے کی تیاری کرنے لگی۔

لاڈو۔ ای تو ہمکو تو بدنام کر کے نہ جاؤ۔

ننھو۔ ایمین بدنامی کیا ہی۔ نوکری خوشی کا سودا ہی۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

لاڈو۔ تو ایسی کیا گاڑھ پڑی ہے کہ بھاگی ہو۔

بنّو۔ تم تو اپنے چین کرو۔ تمکو اس سے کیا۔

لاڈو۔ جنکی قسمتوں میں چین لکھا ہے وہ چین کرتے ہی ہیں۔

بنّو۔ قسمت کا حال معلوم ہو جائیگا تھوڑے دنوں میں۔

لاڈو۔ تم علم غیب پڑھی ہوگی شاید۔ ہونھ!۔

بنّو۔ پڑھے نہیں ہیں تو یوں ہی دیکھ لوگی۔ ۵

لاڈو۔ ہم جیسے ہیں ہمارا اللہ جانتا ہے۔ ۵

کسی کی بدی تو نکر غیب ہے	کہ اُسکا خدا عالم الغیب ہے

بنّو۔ بڑی اللہ والی بنی ہیں بہتر جو ہے کھاکے بلی حج کو چلی

لاڈو۔ اپنی بیتی کہوں کہ پر بیتی۔ یہ وہی مثل ہوئی۔

ب۔ (مسکرا کر) قسم خدا کی اچھی کہی میں بہت خوش ہوئی

بنّو۔ ہاں حضور انکی باتوں سے کیوں نہ خوش ہونگی

یہ تو لاڈلی ہیں۔

لاڈو۔ تم جل مرو خار کھاؤ۔ جل بھن کے خاک ہو جاؤ۔

بنّو۔ چلے ہماری پاپوش۔ ہماری جوتی کی نوک سے

یہ کہکر بنّو نے اپنا اسباب اُٹھایا اور بیگم صاحب کے قریب آنکھیں آبدیدہ ہوکر آہستہ سے کہا حضور آپ اپنی خوشی لونڈی کو رخصت کریں اتنے برسوں حضور کے ہاں میرا آب و دانہ تھا سرکار کی بدولت خوب چین کیے اب جہاں خدا لیجائیگا وہاں جاؤنگی۔ مگر پرورش کی نظر رہے سرکار۔

بیگم صاحب بڑی ملنسار مجتبی تھیں اور رحم دل از حد تھیں اب بنّو کو آبدیدہ دیکھکر بڑا افسوس ہوا۔

ب۔ چلو بکو مت بہت۔ اسباب رکھدو۔

لاڈو۔ (اسباب چھین کر) بس اب نخرے نہ کرو۔

بنّو۔ لونڈی تو حکم کی تابعدار ہے۔ جو حکم ہو۔ مگر روز روز کی دانتا کلکل سے کیا مطلب اور حضور ہمیں پر خفا ہوتی ہیں

لاڈو۔ چلو اب پچھلی باتوں پر خاک ڈالو۔

بنّو نے اسباب بیگم صاحب کے سامنے رکھدیا اور قدموں پہ گر پڑی

نینی تال کا دلربا حال

نواب محمد عسکری صاحب کے پاس ایک دوست منشی بدر صاحب کو ساتھ لیگئے اور کہا حضور یہ میرے شفیق ہیں اور کئی بار نینی تال جا چکے ہیں انسے وہاں کا حال سنیے۔ قابل دید مقام ہے بلکہ دیدہ ہے نہ شنیدہ ہے۔

محمد عسکری نے کہا ہاں منشی بدر صاحب فرمائیے بسم اللہ ع

کان ہیں مشتاق کچھ فرمائیے۔

منشی بدر صاحب نے کہا بہت خوب حضور ضرور نینی تال جائیں اور خادم کو بھی لیتے چلیں۔

اسکے بعد منشی بدر صاحب نے یوں کہنا شروع کیا۔

پلا ساقیا مجھکو اک جام مل	جوانی پہ آیا ہے ایام گل

نینی تال وہ روح افزا مقام ہے جہاں ایام گل ہر فصل میں جوانی پر ہے۔ جہاں پیری جوانی اور شیب شباب سے بدل جاتا ہے جہاں صحت کی فتح و علمداری ہے شکست بیماری ہے اُس آب و ہوا کے صدقے کہ مریض آیا اور چٹکیوں میں چنگا ہو گیا۔ بخار کے لئے اُسکا پانی کونین کی نانی ہے تو تپ دق کے لیے اُسکی ہوا طالبہ کی حق یوں ہے کہ اس جھیل نے دنیا ہی میں بہشت بریں کا نمونہ دکھا دیا اور نہا دخشک سے جو بہشت اور اعراف کے دم اور جہانستوں میں ہم لوگوں کو دنیا کے لطف نہیں اُٹھانے دیتے ڈرکے کہتا ہوں کہ ع

بہشت اک باغ ہے دوزخ بھی اک تنور دھڑکا ہے

وہ چیز جسکے لیے ہو ہمیں بہشت عزیز
سوائے بادۂ گلفام و حور عین کیا ہے

خیر صاحب بہشت اور سرگ لوگ تو مولویوں اور پنڈتوں اور اگلے زمانے کے صوفیوں کے مہاتماؤں کو مبارک رہے ہم لاابالی ان فرضی خیالی باتوں سے درگذرے اپنی ہاں سب بھگت لینگے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

یہ جھیل واقعی نمونہ سلسبیل ہے نینی تال کو اسپر اسقدر ناز ہونا چاہئیے جسقدر ملاؤن کی بہشت کو کوثر پر ناز ہے یہان صبح کو لوگ عموماً پیدل یا گھوڑون پر ہوا کھانے نکلتے ہین صاحب لوگ خاتونون کو ساتھ لیکر اور ہندوستانی سٹرون ٹون۔ یار لشبانیلون کے ہمراہ انکی زندگی یہان بھی بے حظ ہے۔ دن کو اپنے اپنے دھندے سے لوگ لگتے ہین مگر ساڑھے پانچ بجے سے بجز کسی بنگلہ مین انسان کی صورت نہ دیکھنے مین آئیگی۔ بجز ایک آدھ بیرا یا خانسامان کے ادھر بینڈ باجے کی صورت دلکش گھوڑدوڑ کے میدان سے آئی اور طبیعت لہرائی کہ چلئین جھیل پر جھیل کا پانی دو گھڑی مین ہے اور بھی زیادہ سرد اور خنک ہوجاتا ہے اور لب چشمہ سار کھڑے رہنے سے اور بھی سردی معلوم ہوتی ہے یہان کی پاترین نازنین ہوتی ہین۔ اور سیدھی سادی لکھنؤ وغیرہ کے معشوقون کی سی چلتر بازی اور چھل فریب نہین جانتین پہاڑ پر اہل اسلام اور عیسائیون کے ساتھ ہم صحبت ہونے سے اسقدر پرہیز ہے کہ اگر بلائین تو انکے ہان مجرے کے لیے بھی نہ جائین مگر جو پہاڑ مین باہر چلی گئی ہین انکو اسکا کم خیال ہے—

حضور مین نے ایک پاتر سے نینی تال مین پوچھا آپکا اسم شریف کیا ہے تو کس بھولے پن سے جواب دیتی (پانچ روپے) واللہ ہنستے ہنستے پیٹ مین بل پڑ پڑ گئے کہ ہم تو نام پوچھتے ہین اور یہ مول تول کر رہی ہے سرے ہی سے مول تول کرنا شروع کیا اسم شریف کے جواب مین پانچ روپے اچھی رقم بتادی جب ہم پہلے پہل راجہ ہرکشن سنگھ کے ساتھ گئے تھے تو دوسرے روز کوئی پچپن پاترون کا غول کا غول آیا یہ انعام مانگنے جاتی ہین اور حق یون ہے کہ انعام کا بہانہ ہی ہے اصل مطلب اپنا اپنا جوبن دکھانا ہے کہ باہر والے انکو دیکھین چہرہ شاہی لکھنا کمن برسنے لگین گرمی کی انکو برداشت نہین ہے۔ ورنہ اگر پہاڑ سے اُترین تو انکے ہان ہن برسنے لگے۔ واقعی عجب جوبن ہوتا ہے کہ نینی تال یاد آگیا—

بہار آتی ہے دیوانہ ہو نیرنگ گلستان پر
چراغ عقل کو رکھ دے بجھا کر طاق نسیان پر

نواب صاحب نے یہ دلچسپ حال بڑے شوق اور دل کے کانون سے سُنا اور کہا بھئی اب تو چاہیے ادھر کی دُنیا اُدھر ہوجائے بندۂ درگاہ نہین رکینگے—

اس مقام پر پری رخان ماہرو اور مہوشان عنبرین مو کا جمگھٹا رہتا ہے اور جنٹلمین کھڑے ہو کر لطف تماشا اٹھاتے ہین۔ اکثر کشتیون کی دوڑ ہوتی ہے جسکو یہان خواص و عوام عموماً بوٹون یا کشتیون کی گھوڑدوڑ کہتے ہین عموماً دو کشتیان چھوٹتی ہین اور جسوقت ایک کشتی مقام معینہ کی جھنڈی کے آگے نکلجاتی ہے فوراً بندوق سر ہوتی ہے بڑی دل لگی ہوتی ہے۔ اور دونون نوکون کے سوار جان پر کھیل تیزی کے ساتھ چلاتے ہین تماشائیون کو بڑا حظ حاصل ہوتا ہے—

چکر کے میدان مین کوئی پچیس تیس مقام پر برابر لان ٹنس ہوتا ہے اور لیڈیان اس کھیل مین بڑی خوشی سے شریک ہوتی ہین ادھر اُدھر کوہ فلک شکوہ بیچون بیچ مین جھیل بڑا لطف تماشا دکھاتی ہے اور روح وجد کرنے لگتی ہے اور ان پہاڑون کے ہرے ہرے قدرتی درخت اور بھی جوبن دکھاتے ہین—

صاحب لوگون کے بنگلون مین پہاڑی پھولون کے گملے کثرت سے رہتے ہین اور بڑے خوشنما معلوم ہوتے ہین— مگر یہان کی چڑھائی سے خدا کی پناہ الاماں اور خصوصاً ہم لوگون کو جو اسکے عادی نہین ہین اور بھی زیادہ دقت ہوتی ہے تھوڑی ہی دور مین ہانپنے لگتے ہین اور دم ٹوٹ جاتا ہے سب بنگلے پہاڑ پر واقع ہین اور چڑھنا اُترنا کوہ کندن و کاہ برآوردن سے خالی نہین نینی تال بھر مین دو کنوین ہین کنوون کی یہان ضرورت نہین جھیل کے ایک طرف کے پہاڑ مین تو پانی جا بجا کثرت سے ملتا ہے اور اسقدر

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

سرد کہ برف کی کیا حقیقت ہی مگر دوسری طرف کے پہاڑ پر
پانی نہین ہی لہذا ذرا دقت واقع ہوتی ہی۔
نینی تال کی برسات مین عجب دلربا لطف حاصل ہوتا ہی چھوٹا
دن بھر بدلی رہتی ہی اور سردی اعتدال کے ساتھ اور ازبس
خوشگوار اس فصل مین صاحب لوگ برساتی کوٹ اور چھتری
ضرور لیکر نکلتے ہین کہ نہ معلوم کس وقت مینہ برس پڑے مگر ادھر
کھلا اور ادھر زمین صاف کیچڑ کا پتہ نہین۔ اور دھارا کے بہنے مین
بھی بڑا لطف آتا ہی نینی تال کا سب سے بہتر تحفہ یہان کی
پاترین ہین شادی کرنا پاترون کی شرع کی رو سے حرام ہی
اس شرع اور اس رسم کے صدقے الموڑہ اور رام گڈھ اور کماؤن اور زیل
اور نینی تال اور پھرنا اور بھوڑا اور کاشی پور مین انکی کان ہی

قیام کہسار کا ضرر

ممن نے جو دیکھا کہ نواب صاحب کو میرزا صاحب کے دوست
میان بدر کی دلچسپ گفتگو بہت پسند آئی تو بات یون بنائی کہ
حضور نے یہ سب حال تو سنا مگر میرے ایک شفیق کی زبانی بھی
تو پہاڑ کا حال از برائے خدا اور اسکی لیجیے دیکھیے تو وہ کیا کہتا ہی۔
محمد عسکری نے کہا بہتر ہی انکو بھی بلاؤ ہم تو چاہتے ہین کہ جو کام
کرین سمجھ بوجھ کے کرین تاکہ پیچھے ہنسی نہو۔ اور ہمکو حسرت
نہ ہو نئے سفر کرنے مین تو ہمکو کوئی پیش و پس نہین ہی مگر پس و پیش
ہی تو یہ ہی کہ ہمنے کبھی پہاڑ کی صورت بھی نہین دیکھی ایسا نہو کہ
وہان کوئی گل کھلے۔ آپ اپنے دوست کو بھی بلوا لیجیے کیا
مضائقہ ہی۔
ممن نے کہا حضور خاکسار کا دوست یہان حاضر ہی حکم ہو تو
بلوا لاؤن۔ خدمتگار سے کہا میان ذری مولوی صاحب کو
تو بلوا لیجیے۔ مولوی صاحب آئے یہ سکھائے پڑھائے
تو تھے ہی انھون نے پہاڑ کی ہجو کرنی شروع کر دی۔
ع۔ کیے مولوی صاحب آپ پہاڑ پر کتنے دن رہے۔

مولوی۔ حضور سات برس تک جلاوطن رہا۔
ع۔ جلاوطن! کیا پہاڑ ایسا برا مقام ہی۔
مولوی۔ حضور اب مین کیا عرض کرون زبان قاصر ہے
الامان!!!
ع۔ این! لوگ تو وہان کی آب و ہوا کی بڑی تعریف کرتے ہین
مولوی۔ خداوند اول تو جو وہان رہا گھیگھا ضرور ہوگا
یہ تو وہان کا تمغہ ہی۔ اور ہندو لوگ اسکو پرشاد کہتے ہین
ع۔ این! لاحول ولاقوۃ!!!۔ ارے توبہ! ع

خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے

یہ بڑی ٹیڑھی کھیر ہی۔ بندہ درگذرا ایسے سفر سے۔
بدر۔ حضور یہ سب لغو باتین ہین انکی۔
مولوی۔ خداوند جو کوئی میری بات کاٹ دیتا ہی تو مین
آگ ہو جاتا ہون یہ ابھی صاحزادے ہین اور بندہ جہانیان جہانگشت
بدر۔ سرکار انھین ایسے لوگون نے تو۔
ع۔ اچھا صاحب تو آپ کو دخل در معقولات دینے سے کیا واسطہ
ہی خواہ مخواہ آپ ایک شخص کے پیچھے پڑ گئے اور یہ ہمسے کہا ہی
نہین کہ وہان گھیگھے کی بیماری بہت ہی۔
بدر۔ حضور اگر یہ بیماری وہان ہو تو ناک ناک بدتا ہون
مولوی۔ پیر و مرشد یہ خاص لکھنؤ کے بچون کی باتین ہین کہ
ہاتھ ہاتھ بدتا ہون اور ناک ناک بدتا ہون۔ بندہ تو کبھی ایسی صحبت
مین بیٹھا ہی نہ تھا اور نہ اس گفتگو کا عادی ہی لاحول ولاقوۃ!
یا اللہ توبہ۔
ع۔ نہین منشی بدر صاحب بھی تربیت یافتہ آدمی ہین۔
مولوی۔ کیسے کچھ ناک ناک بدتے ہین۔
ع۔ آپ نے اس بیماری کی ایسی سنائی کہ توبہ ہی بھلی۔
مولوی۔ حضور بندہ تو راست راست نہ کہو کا سے غرض کرتا ہی؟
بدر۔ (بہت آہستہ سے) اپنا سر۔ چور اٹھائی گیرا۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ع ۔ بھلا یہ بیماری کیونکر وہان پیدا ہو جاتی ہی ۔
بدر ۔ حضور استاد دریافت کرین کہ صاحب لوگ جو وہان رہتے ہین انکو گھینگھا کیون نہین ہو جاتا ۔
مولوی ۔ وہ لوگ برانڈی پینے کے عادی ہین ۔ ہم اور آپ انکا مقابلہ کر سکتے ہین بھلا ۔ پھر انکا اقبال ۔
ع ۔ ہان یہ دونون سبب ٹھیک معلوم ہوتے ہین ۔
بدر ۔ حضور بھلا برانڈی کو گھینگھے سے کیا واسطہ ہی مارون گھٹنا پھوٹے سر آنکھ ۔ کجا برانڈی کجا گھینگھا ۔ مگر اب کیا عرض کرون
ع ۔ ڈاکٹر نہ تو آپ ہین نہ بندہ ۔ یہ کہتے ہین اور ظاہر سمجھ مین نہین آتا کہ جھوٹ کیون کہینگے ۔
بدر ۔ یہ بہت صحیح حضور نے فرمایا انکو جھوٹ بولنے سے کیا مطلب پھر جانے دیجیے ۔ الگ تیجیے سیر کوہستان کی صورت ہی کیا ہی
ع ۔ نا صاحب ہم تو اب ادھر کا رخ بھی نہ کرینگے ۔
ممن کے دل مین نہایت ہی خوش ہوا کہ مار لیا ہی نواب صاحب کو خوب چنگ پر چڑھایا ۔ اور مولوی نے اچھا فقرہ چست کیا کہ وہان گئے اور گھینگھا ہو گیا ۔ اب کوئی کروڑ روپیہ بھی دے تو نواب صاحب تو نہین جاتے ۔ اور مولوی بھی سنگے سیار بنے ہوے تھے اور پھر کہ مولوی صاحب نے عمر بھر مین کبھی پہاڑ کی صورت بھی نہین دیکھی تھی کہ پہاڑ ہوتا کیسا ہی مگر فقرہ واقعی اچھا چست کیا ۔
مرزا ۔ حضور یہ تو ہمنے ایک نئی بات سنی آج ۔
ع ۔ آپ کبھی گئے بھی ہین پہاڑ پر مولوی صاحب تو سات برس رہ آئے ہین ۔
مرزا ۔ جی اسمین کیا شک ہی خداوند ۔ سات نہین بلکہ چودہ برس حضور بھی ان بھرون مین آجاتے ہین خیر جانے دیجیے اس جھگڑے کو ۔
ممن ۔ حضور اس وقت تو قیامت کی بدلی ہی ۔

بناسو انگنا کے ہین عشق صنم مین	ذرا کوئی دیکھے تماشا ہمارا

ساجد ۔ اسوقت کیا مزے مین آگئے ہین میان ممن ۔
ممن ۔ اجی ہم ہر وقت مزے مین رہتے ہین خدا سرکار کو سلامت رکھے ۔ انکی بدولت ہمکو ہر دم مزہ ہی ۔
ساجد ۔ ہان بھائی کہ بن پڑے کی بات ہی ۔
ممن ۔ خدا مہربان ہی تو کل مہربان ۔
ان بھولے بھالے رئیسون کی بھی عجیب باتین ہین سگاہے بسلامے برنجند گاہے بدشنامے خلعت دہند مرزا صاحب کے دوست منشی بدر صاحب نے جو نینی تال کی تعریف کی تو قسم کھائی کہ چاہے ادھر کی دنیا ادھر ہو جائے پہاڑ کا سفر ضرور کرینگے اور اب جو ممن کے یار مولوی صاحب نے گھینگے کا فقرہ چست کیا تو ڈر گئے اور اپنے عزم بالجزم کو فسخ کر دیا ۔ خوف پیدا ہوا کہ ایسا نہو پہاڑ کا پانی لگے اور گھینگھا ہو جائے اس عقل و فہم کے صدقے نگر واہ رے مولوی ۔ ایسا گرما گرم فقرہ چست کیا کہ پھڑکا دیا ۔ اس سوجھ بوجھ کے قربان ۔ مرزا اور ساجد اور اختر اور جوالی موالی ایک کی نہ چلی نواب صاحب کو یہ خوف تھا کہ اگر وہان گئے اور اتفاق وقت سے گھینگھا نکل آیا تو اول تو بیگم صاحب کو دلی رنج ہوگا ۔ دوسرے کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہ رہینگے تیسرے ارباب نشاط کی صحبت مین نکو ہنسینگے ۔ اور خود اپنی صورت آپ ہی بری معلوم ہوگی ۔ مولوی کو دل ہی دل مین دعائین دیتے تھے کہ خدا نے اسکو خوب بھیج دیا ۔ ان سب نے تواسقدر تعریف کے پل باندھ دیے تھے کہ انہون نے سفر کی نصف تیاری کرا ہی دی تھی بارے خوب شد ۔ ع ۔

رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت

ورنہ بڑی بری ہوتی ۔ جانے اس غرض سے کہ سیر کرینگے اور وہان سے گھینگے کا تحفہ لیکے آتے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ممن کو اس قدر خوشی تھی کہ بیان سے باہر اور جامے مین پھولا نہین سماتا تھا کہ سب کو نیچا دکھایا اس کمبخت کو خدا جانے سفر سے کیا عداوت تھی کہ نام سُنا اور کانپ اُٹھا گو اللہ کے فضل سے صحبت بھر مین کوئی ایسا نہ تھا جسنے سفر کیے ہون مگر ممن ملعون کی تو سفر کے نام سے روح فنا ہوتی تھی گویا نانی مر جاتی تھی۔ مولوی کو خوب پٹی پڑھا کے لایا تھا اور مولوی فقرہ بازی اور کذب بیانی مین برق تھا اور لطف یہ کہ مولوی وولوی خاک نہ تھا کچھ شُد بُد اُردو جانتا تھا و ابجی ہی و ابجی لیاقت تھی مرزا صاحب کی بڑی خواہش تھی کہ کسی طرح محمد عسکری کو دم دے کے پھانس پھونس کے پہاڑ پر لیجائین اور خود بھی لطف اٹھائین مولوی کے اُس جھوٹے بیان سے دل ہی دل مین خوب جھلائے مگر خون پی کے رہگئے۔

ممن کئی دن سے تاک مین تھا کہ کسی ترکیب سے نوابصاحب کو دم دیکے سفر کوہستان سے باز رکھے مگر اور لوگون کے سبب سے دال نہین گلتی تھی آج اچھا موقع ملگیا۔ نوابصاحب نے پوچھا ہان مولوی صاحب یہ تو فرمائیے کہ اور وہان کیا کیا دیکھا۔ مولوی صاحب بولے حضور پانی کا وہان کال ہے۔ کنوان تو ہے ہی نہین۔ پہاڑ کا پانی سب پیتے ہین اور یا جھیل کا سو جھیل کے پانی سے پر لسینڈ کو کھجلی ہوجاتی ہے اور یہ کھجلی بالکل جذام کی سی ہوتی ہے اور انسان مہینون تڑپا کرتا ہے اور پہاڑ کا پانی گندلا ہوتا ہے سیر بھر پانی تو سیر بھر ریت کھانا ہضم نہین ہوتا۔

ع۔ لاحول ولا قوۃ۔ یہ بڑی ٹیڑھی کھیر ہے۔ مولوی صاحب۔

مولوی۔ وہان کے باشندون کے لیے البتہ مساوات ہے۔

ع۔ ہمے ایسے ہمکو کیا بحث ہے جناب۔ وہ تو پیدا ہی وہان ہوے ہے

مولوی۔ اور کھانے کا ذرا بھی پہاڑ پر لطف نہین ہے

ع۔ یہ کیون کیا شے مہیا نہین ہوتی۔ کال ہے؟

مولوی۔ حضور گوشت تو گلتا ہی نہین لاکھ لاکھ جتن کیجیے گوشت سخت ہی رہیگا اور ممکن کیا کہ ہضم ہو سکے۔

ع۔ پھر وہان کھائینگے کیا۔ گوشت ہی نہین تو پھر کھانیکا لطف کیا۔

مولوی۔ اور حضور جان وہان ہتیلی پر رکھنی پڑتی ہے ہر روز جوکھم

ع۔ الٰہی توبہ۔ کیا بیماریون کی بڑی کثرت ہے۔

مولوی حضور آفات ارضی و سماوی دونون موجود۔ ابھی کوئی پانچ برس کا عرصہ ہوا کہ زلزلہ آیا اور پہاڑ پھٹا تو بس یہ لاحظہ فرمائیے کہ آسمان پر سے گویا زمین پر آگیا۔ اور کئی بنگلون اور کوٹھیون اور مکانون کو لیتا ہوا جھیل کو پاٹ دیا۔ ہل صاحب سوداگر کی کوٹھی کا پتا ہی نہین ملا۔ ایک ہوٹل جڑ سے معدوم ہوگیا۔ بہت سے آدمی مرے۔ صاحب لوگون کی جانین تلف ہوئین لاکھون کے مال کا نقصان ہوا۔ وہان کے سیٹھ امرناتھ ساہ اور للہ درگا ساہ کا کوئی ڈیڑھ لاکھ روپیہ کا نقصان ہوگیا اور نینی تال بھر مین ہلچل مچ گئی۔

ع۔ الامان۔ الامان بس صاحب پہاڑ کا حال سُن کے بہت ہی مسرور ہوے۔ کوئی مردود ہی اپنے حساب اُدھر کا رخ کرے اب۔

ممن۔ تعجب ہے کہ مرزا صاحب نے یہ حال مخفی رکھا۔

ع۔ خدا نے بڑی خیر کی ورنہ تو یہ ہی بھلی۔

ممن۔ حضور غلام تو نمک حلال آدمی ہے۔

ع۔ خدا تمکو اجر خیر دے۔ مین تو تیار ہی ہو گیا تھا۔

ممن۔ سرکار خدا مسبب الاسباب ہے۔ ع۔

دشمن چہ کند چو مہربان باشد دوست

ع۔ سچ ہے۔ اللہ اکبر یہ زلزلہ تھا۔ یا قیامت کا نمونہ۔

ممن۔ حضور کیا اتنا جلد بھول گئے ابھی چار ہی پانچ برس ہوے ہونگے اسکو کل کی تو بات ہے۔ صدہا آدمیونکی جان گئی خداوند

ع۔ ایسے مقام سے خدا محفوظ رکھے جانا ہی کیا فرض ہے۔

مولوی۔ خداوند۔ ع۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی

مرزا - حضور لکھو کھا آدمی جاتے آتے اور رہتے سہتے ہین -

ع - واہ وا لکھو کھا نہین کرورون سنکھون سہی - مگر ہمین کیا تباہی آئی ہی کہ ہم اجل کے منہ مین جائین - یہ کون عقل کی بات ہے بھلا -

مرزا - اچھا حضور اپنے کسی دوست صاحب لوگون مین سے تو دریافت کرین -

مولوی - ہمارا اُنکا طرز معاشرت ایک نہین ہی صاحب ہماری انکی کون برابری ہی - وہ لاکھون منزلون سے جو آتے ہین - سلر کا پانچ برس کا ہوا اور اُنھون نے ولایت بھیجدیا ہم آپ بھی ایسا کر سکتے ہین - صاحب لوگون کی بھلی چلائی یہان اتنے وزیر زادے اور نواب زادے رئیس امیر ہین بھلا کسی کو بھی آپ نے سُنا کہ نینی تال گیا ہی - ہمارا اور خمیر ہی صاحب لوگون کا اور خمیر ہی - اور پھر وہان جانے کی ضرورت ہی کیا ہی - صاحب لوگون کی عملداری ہی حکومت ہی - ہم کیون اُنکا تتبع کرین -

جو کی تقلید غیر کی تو کار کو ہین بگڑا	چلا جب چال کو ہنس کی سکا نہ چلن بگڑا

اختر - ہم تو نینی تال کی تعریف ہی سنتے آئے ہین -

ع - اجی آپ سب کچھ سنتے آئے ہین - ع

شنیدہ کے بود مانند دیدہ

صریح ایک شخص تو چشم دید بیان کر رہا ہی اور کہہ رہا ہی کہ ایک ذرا سے زلزلے مین یہ تباہی ہوگئی - آپ سنی سنائی بیان کر رہے ہین -

سفر کوہ کی نسبت مشورہ

نواب صاحب اسی شش و پنج مین تھے کہ یا خدا کسکے کلام کو باور کرون اور کسکے کلام کو غلط تصور کرون - مولوی بدر صاحب سے پہاڑ کے پھٹنے کا حال دریافت کیا - اُنھون نے کہا حضور بارش کے دن تھے - اور سات دن سے موسلا دھار مینھ برس رہا تھا - ایک لمحہ بھی نہ تھما بس دفعتہ ایک پہاڑ کا حصہ پھسل پڑا اور چند

آدمیون کی جان گئی - صاحب لوگ اور حکام انتظام کے لیے دوڑے اور بہت سے ہندوستانی بھی پہونچے - دفعتہ ایک اونچا ٹیلے کا ٹیلہ اڑا اڑ کرکے پھٹ پڑا اور کئی کوٹھیون اور بنگلون اور مکانون کو لیتا ہوا جھیل مین جا رہا آدمی اور لکڑیان اور پتھر سب جھیل مین غرقاب لوگ جان چھوڑ کے بھاگے - خداوند - ایک عجیب ہر لونگ تھا کہ الامان - الامان آجتک کوئی تخمینہ نہین کر سکا کہ کتنی جانین اس آفت مہیب مین تلف ہوئین - حضور بڑی جان جوکھم کا مقام ہی - خدا بچائے - ع -

خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے

ع - اور پہاڑ کا اعتبار کیا -

بدر - اسمین کیا شبہہ ہی حضور - روح کانپتی ہی -

ممن - خداوند اس سال سے بہت کم آدمی جاتے ہین وہان - ع - کسی کو جان دوبھر ہو تو جائے ہتیلی پر جان رکھ کے

مرزا - اور حضور یہ جو لاکھون کرورون آدمی وہان بود و باش کرتے ہین یہ کیونکر زندہ رہتے ہین -

بدر - چہ خوش - تو ضرورت ہی ایسی کیا ہی کہ خواہ مخواہ قسمت آزمائی کرین -

رزق ہر چند بیگمان برسد	شرط عقل ست جستن از درہا
گرچہ کس بے اجل نخواہد مرد	تو مرو در دہان اژدرہا

ع - بس یہ واقعی عقل کی بات ہی - جانے سے فائدہ -

بدر - اور ایک بات سنیے جھیل ایک میل طول مین ہی اور پون میل عرض مین - اور عمق آجتک کسی کو معلوم نہین ہوا زنجیر ملتھاے قعر تک نہین پہونچی - اور ذرا ذرا سی کشتیون پر سوار ہوتے ہین -

ممن - خدا کی پناہ اگر کشتی ٹوٹی تو گئے گذرے -

بدر - کشتی کیا ذرا سا لوٹ ہوتا ہی - ڈونگی بلکہ ڈونگیا اکثر الٹ جاتی ہی -

مرزا - یہ کیا فرض ہی کہ کشتی پر ضرور ہی سوار ہو -

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اختر- خدا جانے- پوچھیے وہان کوئی زبردستی کرتا ہے کہ ضرور ہی سوار ہو جیے صاحب-

بدر- جی کشتی پر سوار ہونا فرض ہے- اگر نہ سوار ہو جیے تو شہر بھر مین مشہور ہو جائیے کہ بڑے بزدلے ہین ڈرپوک ہین لکھنؤ کا نام بدکرو گے-

مرزا- بھلا کبھی ڈونگی کو ڈوبتے بھی دیکھا ہے-

بدر- خداوند ساری دنیا سے دریافت کر لیجیے کہ ایلیٹ صاحب نامی ایک صاحب باہر سے آئے تھے وہ اور ایک آدمی کشتی پر سوار تھے اور ہوا دفعتہً بڑی تیزی سے چلنے لگی اور ڈونگی اُلٹ گئی آدمی تھوڑی دیر مین اُبھرا- مگر صاحب کا پتا نہین پھر حضور کشتیون پر کشتیان بھیجی گئین توپین داغی گئین- صدہا جتن کیے لاش کا پتہ نہ ملا- معلوم ہوتا ہے کہ جھیل مین کھوہ مین ہین اور انھین کھوہون مین لاش کہین اٹک رہی-

مرزا- حضور بیالیس برس سے نینی تال مین صاحب لوگ جاتے ہین اگر بیالیس برس مین کوئی ڈونگی اُلٹی تو بھلا کیا تعجب ہے-

نواب صاحب نے تھوڑی دیر سکوت کر کے فرمایا کہ عنایت ایزدی سے ایک آفت نہین بلکہ ہر قسم کی آفات ارضی وسماوی سے دوچار ہونا پڑتا ہے- پہاڑ پھٹے تو گئے گذرے پانی لگا تو علیل ہو گئے کھڈ مین گرے تو ہڈیون پسلیون کا پتا نہ لگے اور کشتی الٹے تو جسم مچھلیون کی نذر ہوا ایسے مقام پر تو وہ جائے جو گھر سے فالتو ہو- آگے ناتھ نہ پیچھے پگھا-

مولوی بدر صاحب نے کہا- خداوند سیر تو اُس وقت ہوتی ہے جب ذرا سی پگڈنڈی ہوتی ہے اور دو طرفہ کھڈ- ادھر بھی ایک میل کا گڑھا اُدھر بھی- جدھر نظر جاتی ہے روح کانپ اٹھتی ہے کہ ٹھہرانے لگتا ہے انسان کہ خداوند بچائیو- اور ہم پردیسیون کا تو حضور قدم نہین اُٹھتا اور جا بجا پہاڑ پانی کے بہ بہ کے سہتے سہتے بودے ہو گئے ہین اور برسات مین اس طرح گرتے ہین جیسے ہتیا کی فصل مین بودی مٹی کے کچے مکان-

محمد عسکری نے پوچھا اور لوگ دب بھی جاتے ہونگے-

محسن نے کہا- سرکار جب ذرا ذرا سے جھونپڑون کے گرنے سے مکان کے نیچے لوگ دب جاتے ہین تو پہاڑ دن تو خدا ہی پناہ مین رکھے- ایک ذرا سے ٹکڑے کے گرنے سے پرے کے پرے کچُل کے دب کے رہجائین اور حضور پسو اور کھٹمل اور مچھر اسقدر پریشان کرتے ہین کہ الامان- کھانا کھانا بھنگون کی بھن بھن کے سبب سے مشکل ہو جاتا ہے اور کھٹمل کے کاٹے کا تو منتر ہی نہین- دھوپ نکلتی ہی نہین ہے- اب فرمائیے کہ پلنگ اور بستر کو کیونکر گرم کیجیے- اگر دھوپ نکلے تو پلنگ اور بچھونے کو گرم کرے اور کھٹمل بلبلا کے نکل پڑین مگر دھوپ کی تو مہینون صورت ہی نظر نہین آتی اور برسات مین یہ حال ہوتا ہے کہ آفتاب ہفتون نہین نکلتا ہے- اور بدلی کے بعد جب دھوپ نکلتی ہے تو اسقدر تیز کہ کھوپڑی تپ چٹخنے لگتی ہے اور آدمی بلبلا اُٹھتا ہے وہان جو شے ہے اعتدال سے بڑھی ہوئی سردی مین انسان تخ ہو جائے ٹھٹھر کے رہجائے گرمی مین بلبلانے لگے- برسات مین بہیا آئے پہاڑ پھٹ پڑے- آدمی دب کے مرجائین گھوڑے کی سواری جان جوکھم ہے- بگھی وہان چل نہین سکتی- فقط عرش نشین پر کون چڑھے ڈانڈی لیڈیون اور عورتون کی سواری ہے- پیدل چلیے تو ہانپ جائیے- اب فرمائیے انسان کیا کرے- حضور ایسی ہی مجبوری ہو تو آدمی وہان رہے ورنہ خدا ہی انسان کو محفوظ رکھے- ایسی آبادی ہو ایسلیے کیا انسان جائے-

اب سنیے کہ مرزا صاحب سوچتے سوچتے مولوی بدر کے نکالنے کی ایک ترکیب سوچے اور انکو یقین کامل ہو گیا کہ اس ترکیب سے عمرو اور بدر دونون اس دربار سے خارج کر دیے جائینگے-

ادھر مولوی بدر صاحب نینی تال کی ہجو کر رہے تھے کہ چوبدار نے عرض کیا- سرکار نواب جھٹن صاحب تشریف لاتے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ہین۔ اتنے مین چھٹن صاحب آہی گئے مصاحبون نے سروقد تعظیم کی۔ نواب صاحب کے قریب مسند پر تمکن ہوے پوچھا کہیے کیا شغل ہورہا ہی۔ محمد عسکری نے کہا۔ مولوی بدر صاحب سے کوہ نینی تال کا ذکر سن رہے تھے اس مقام پر ناظرین کو یہ سمجھا دینا چاہیے کہ مرزا صاحب نواب چھٹن صاحب کے نفس ناطقے تھے اور اُنھین کی منت و سماجت سے آئے تھے کہ ممن اور بدر کا رنگ پھیکا کرین مولوی بدر صاحب کو یہ حال کیا معلوم تھا۔ نواب صاحب نے کہا ہان مولوی بدر صاحب ذرا پہاڑ کے راستون کا حال تو بیان فرمایئے اُنھون نے کہا خداوند دو میل کی چڑھائی دیکھا اور انسان کے ہوش اُڑ گئے۔ اور بڑی دقت یہ ہو کہ کسی ترکیب سے اس طرف کے رہنے والے چڑھ نہین سکتے گھوڑے پر سوار ہوکے جائین تو یہ خوف ہو کہ اگر گھوڑا بھڑکا تو دو میل کے نیچے کھڈ مین گرے یہ راہ ہی مین دم فنا ہوگیا گئے گذرے اور اگر ڈانڈی پر سوار ہوتے ہین تو جو دیکھتا ہی ہنستا ہو کہ واہ یہ ڈنڑ ڈا اور تین گلے یہ ڈاڑھی مونچھ اور ڈانڈی کی سواری اور پیدل تو دو قدم بھی انسان نہین چل سکتا کلیجہ مُنھ کو آجاتا ہی۔ اور جس مقام پر ذرا سی پگ ڈنڈی ہوتی ہی وہان تو ملک تک کو خدا یاد آتا ہی اور پھر ایسی دقت مصیبت جھیلکے گئے بھی تو ملا کیا بیماری۔ نواب چھٹن صاحب نے کہا سنتے ہین وہان کھینگھا بہت ہوتا ہی منشی بدر کو گویا لاکھون روپے ملگئے۔ کہان کیون خداوند غلام نے کیا عرض کیا۔ لغویات تو غلام کبھی عرض ہی نہ کریگا۔ نواب صاحب کو بھی یقین کامل ہوگیا کہ بدر نے بیشک سچ کہا تھا۔ اور چھٹن صاحب دل ہی دل مین ہنستے تھے۔ اُنھون نے کہا اور وہان کا پانی بڑا خراب ہی۔ ایک چپاتی کھایئے اور پانی پی لیجیے بس دو دن تک بدہضمی رہیگی۔ ترکاری تو وہان کی بس سنکھیا کا اثر رکھتی ہی۔ اور گوشت گل جاے کیا مجال۔ نواب صاحب بہت ہی خوش ہوگئے۔ کہ ممن اور بدر نے اس

مصیبت سے خوب بچایا ورنہ علیل ہوکے آتے۔ لوگ ہلستے نبات کو گئے تھے آب و ہوا کا لطف اُٹھانے وہان سے امراض مین مبتلا ہوکے آئے بارے ع

رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت

ع۔ مرزا صاحب نے یہ حال ہمسے نہین بیان کیا تھا؟۔

ممن۔ حضور مرزا صاحب نے تو اور ہی رنگ آمیزی کی تھی مین حیران تھا کہ یہ ماجرا کیا ہی۔

بدر۔ سرکار غلام سے بڑھ کر اسکا حال بھلا اور کوئی کیا جانیگا

ممن۔ اسمین کیا فرق ہی جناب۔ برسون رہے ہین آپ۔

چھٹن۔ آپ کتنے عرصے تک رہے ہین وہان جناب مولوی بدر صاحب۔

بدر۔ حضور کوئی چار برس تک وہان قیام کا اتفاق ہوا۔

مرزا۔ اور برسون تو ہما۔ برس بتاتے تھے یہ فرق!!!۔

چھٹن۔ آپ کس محلے مین تشریف رکھتے تھے جناب مولوی صاحب۔

بدر۔ (گڑبڑا کر) جی حضور۔ بندہ۔ مین۔

چھٹن۔ چار برس آپ کہان پر رہے تھے وہان پر

بدر۔ حضور دیکھیے عرض کرتا ہون خداوند۔

اختر۔ (مسکراکر) مین عرض کردن۔ حافظ نباشد۔

چھٹن۔ اور کیون صاحب آب وہوا تو وہان کی بالکل خراب ہوگی

مرزا۔ حضور تپ دق۔ بخار کہنہ۔ سل۔ ذیابیطس۔ اسہال کبدی ان سب عوارض کا گھر ہی۔ اللہ پناہ مین رکھے۔

اختر۔ اور خداوند سنا وہان مہینے مین دو چار آدمی ضرور کھڈ مین گرتے ہین۔ یہ بڑی مصیبت ہی جناب۔

چھٹن۔ مہینے مین دو چار!۔ اجی ہر روز دس پانچ گرتے ہین مولوی بدر صاحب بھی تو کئی بار گر پڑے تھے۔

اختر۔ (ہنسکر) حضور یہ تو چھنا پہاڑ سے گرے تھے۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ساجد - مگر بڑی سخت جان ہین میان بدر کی - خوب بچے
دوسرا ہوتا تو پتا بھی نہ لگتا - مگر یہ خوب بچے -
مرزا - کون خوب بچے! مولوی بدر صاحب؟ انکی رسی دراز ہے
اور ایک بار مولوی بدر صاحب جھیل مین بھی تو ڈوب گئے تھے -
اختر - ڈوب چلے بخیریت دار کو چلو بھر پانی کافی ہے - مگر ہمارے
مولوی بدر صاحب کو اثر ہو بچے کیا مجال -
مرزا - کیون مولوی بدر صاحب آپنے یہ نہ فرمایا کہ نینی تال مین
کہان رہتے تھے - اسکو مخفی کیون رکھتے ہو - بھائی جان -
اختر - معلوم ہوتا ہے جنگلے مین جا کے رہے تھے میان بدر
اسپر سب نے بہ استثنائے ممن فرمایشی قہقہہ لگایا -
مولوی بدر صاحب کٹ گئے - ع -

کاٹو تو لہو نہین بدن مین

ممن کا رنگ فق ہو گیا اور کیون نہ اتا جاتا یار رنگ
یار لوگون نے پھیکا کر دیا - نواب صاحب کو ہزار خوبی سیکڑون
حکمی دوے کے راہ پر لائے تھے مگر اب بیڈ ڈھب ہو گئی
سکے سب ملگئے اور نواب چھٹن صاحب کے سبب سے ممن کی
اور بھی دال نہ گلی محمد عسکری نے جو یہ رنگ دیکھا تو بدو ماغ
ہو گئے اور جھلا کر کہا کہ مولوی بدر صاحب آخر آپ یہ کیون
نہین بتاتے کہ نینی تال مین آپ کہان فروکش ہوے
تھے - بدر کی اور بھی نانی مر گئی - کہا حضور یہ سب کے سب
میرے خلاف ہین اور مذاق کرتے ہین -
ع - جناب نواب چھٹن صاحب کی نسبت بھی آپنے ایسا ہی
خیال کیا ہے شاید اور اس سے مجھے اور بھی رنج ہوا -
اختر - سوال تو یہ ہے کہ مولوی بدر صاحب نینی تال مین کہان
ٹکے تھے اسمین خلاف ہونے کی کیا بات ہے -
مرزا - کبھی نینی تال گئے ہون تو بتائین -
ع - کیا! کیا نینی تال کبھی گئے نہین - واہ ہے!

مرزا - حضور اگر یہ نینی تال گئے ہون تو ہزار روپیہ ہارتا ہون
اور بد لیجیے مکان کا قبالہ حاضر ہے -
راوی - مکان کا قبالہ جیب سے نکالکر نواب صاحب کے
قدمون پر رکھدیا -
ع - ہان جناب بدر صاحب حضور کہان رہتے تھے -
بدر - خداوند پہاڑ پر رہتا تھا اور کہان رہتا تھا -
چھٹن - پہاڑ پر کس جگہ مقام کا نام بتایئے نا -
بدر - اب مجھے اتنے برسون کے بعد یاد ہے کہ کہان رہتا تھا
وہین پہاڑ پر رہتا تھا اور کہان رہتا تھا -
اختر - بھلا مکان مٹی کے بنے ہین یا اینٹ کے -
بدر - پتھر کے بھی ہین - اینٹ کے بھی ہین -
راوی - اسپر پھر فرمایشی قہقہہ پڑا -
چھٹن - بھلا لکڑی کے مکان بھی پہاڑ پر آپ نے
دیکھے تھے -
بدر - لکڑی نہین پھوس کے دیکھے تھے - پہاڑ پر لکڑی کہان -
چھٹن - بھائی عسکری واللہ یہ صاحب کبھی نینی تال نہین گئے ہین
اور جو کچھ انھون نے کہا محض غلط اور لغو از سرتا پا مہمل ہے - لاحول تو
وہان کی آب و ہوا کو خراب بتاتے ہین غضب خدا کا نینی تال
کی آب و ہوا اور خراب!! اور مجھے تمھاری سادگی پر افسوس آتا ہے
کہ تمکو یہ کیا نہ سوجھی - ارے میان تم اتنا بھی نہین سوچتے ہو کہ نینی تال
کی آب و ہوا کا شہرہ دور دور تک ہے اور بڑے بڑے حکام ذوی الاقتدار
اور خود نواب لفٹنٹ گورنر بہادر چار پانچ مہینے وہان رہتے ہین اور
گرمی کی فصل مین دور دور سے لوگ وہان جاتے ہین -
ع - بھئی انھین لوگون نے آن کے کہنا شروع کیا -
چھٹن - انھون نے سب کچھ کہا آپکی عقل کیا گدی مین تھی
آپکو کیا ہو گیا تھا - لاحول ولا قوۃ عجب آدمی ہو -
اختر - حضور یہ جناب مولوی صاحب نے بس اب کیا عرض کرون

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ساجد - حضور یہ سب ممن کی کارستانی ہے واللہ۔

ع - ممن کو تو ہم عرصے سے سمجھے ہوئے ہین۔

مرزا - اس شخص کے کاٹے کا منتر نہین ہے سرکار۔

چھٹن - مجھے ہنسی آتی ہے کہ نینی تال اور بیماری کا گھشان خدا اور گھینگھے والا فقرہ سب سے چست ہوا۔

اختر - حضور اسی سے تو نواب صاحب کو اور بھی زیادہ حیران ہوا

چھٹن - آپ کے نواب بھی بچھیا کے تاؤ ہین۔

ع - اب مین کیا جانتا تھا کہ یہ اسقدر لغو ہین۔

مرزا - حضور تو خاکسار سے بد دماغ ہو گئے تھے کہ صاف صاف حال کیون نہ بیان کیا اور مجھے کچھ تو ہنسی آتی تھی اور کچھ رنج تھا کہ مین صاف صاف حال کیا اپنا سر عرض کرون مگر خیر اب تو دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو گیا۔

گر خدا خواہد کہ پردہ کس درد
میلش اندر طعنۂ پاکان برد

خدا مسبب الاسباب ہے ہمارے حضور نواب چھٹن صاحب کو خدا سلامت رکھے اگر حضور نہ آتے تو ممن کا تو رنگ جم چکا تھا جھوٹ کو فروغ ہو سکتا ہے بھلا - کیا مجال - !!!

نواب چھٹن صاحب نے محمد عسکری سے کہا کہ مجھے سخت حیرت ہے کہ آپ سے آدمی اور ان دھوکون مین آجائین۔ تم بڑے بھلکڑ آدمی ہو۔ تمھین اتنا یاد نہین کہ مین تین چار بار نینی تال مین رہ آیا ہون اور ابھی پارسال ہی گیا تھا اور آپکی اس عقل کے قربان کہ نینی تال کو آپ مصدر عوارض سمجھتے ہین اور آپکے جو مشیر ہین انکا بایان قدم لے۔

ع - بھائی مین کیا جانتا تھا کہ یہ ایسے بد آدمی ہین۔

چھٹن - اجی بس جاؤ بھی - آپ بھی کہینگے کہ مین آدمی ہون۔

ع - ہمسے کہا کہ پہاڑ کا پانی بیماریان پیدا کرتا ہے۔

چھٹن - اور آپ نے تسلیم کر لیا۔ معتبر آدمی گھر سے آیا تھا

ع - لاحول ولا قوۃ الا باللہ العظیم !!!۔

چھٹن - لاحول تو آپکی عقل پر پڑھنا چاہیے۔

ع - اب تو حضرت جو فرمائیے وہ صحیح ہے۔

اختر - خداوند جھوٹ کے ایسے چھپر اٹھائے کہ مین کیا عرض کرون تو بہ ہی بھلی ہے گھینگھا اور تپ دق اور خدا جانے کیا کیا زٹل قافیے اڑائے۔

ساجد - اور فدوی نے پہلے ہی عرض کر دیا تھا۔

ع - ہان ہان صاحب آپ سب عقلمند سہی ہم ہی پاگل بنیں

چھٹن - اہاہاہا! پاگل بننے مین بھی آپکو ابھی شک ہے۔

ع - خیر صاحب اب تو سیکھ گئے کچھ کھو ہی کے سیکھتا ہے انسان اب کان پکڑے کہ کسی کے کہنے سننے مین ہرگز ہرگز نہ آئینگے

چھٹن - واہ - ع

چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی

مرزا - حضور ایسا اتفاق اکثر ہو جاتا ہے۔ یہ سب میان ممن کی کارستانی ہے خدا انکے دم کو سلامت رکھے۔

ممن - جی ہان مین تو ننگا لچا شہدا ہون ہی۔

مرزا - اجی تمھارے کاٹے کا تو منتر ہی نہین ہے صاحب۔

چھٹن - اور تو خیر یہ گھینگھے والے فقرے نے پھڑکا دیا۔

اختر - حضور وہ بات بنی ہے کہ اللہ ہی اللہ۔

ساجد - اس طبیعت داری کے تو ہم بھی قائل ہو گئے۔

بدر - اور پہاڑ کے گرنے کا لطیفہ کیا کم تھا۔

ع - تم لطیفہ سمجھتے ہو اور میری آنکھون مین خون اترا آتا ہے لطیفہ اسی چھل فریب دغا کذب کا نام ہے۔

اختر - اس وقت تو حضور الٹے ہم ہی لوگون پر خفا ہوتے تھے۔

ممن - آپ لوگ بدی کیجیے ہمارے ساتھ خیر !!!

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کسی کی بدی تو نکر عیب ہی | کہ اُسکا خدا عالم الغیب ہی

ساجد۔ یہ شعر کئی فاقون مین سیکھا تھا حضور نے۔
اختر۔ رمضان شریف مین۔ ایک شعر انکو بھی یاد ہی۔
ممن۔ جی ہان خوب سمجھے آپ۔ ؎

چون بشنوی سخن صاحب دل مگو خطاست
سخن شناس نہین ہی دلبرا خطا ستا

اختر۔ (قہقہہ لگا کر) ای سبحان اللہ کسقدر موزون شعر سنایا ہی کیون نہو۔
مرزا۔ میان پڑھے لکھے نہین ہو تو شعر پڑھنا ہی کیا ضرور ہی
ع۔ آپانے سُنا نہین۔ ؎

تا مرد سخن نہ گفتہ باشد | عیب و ہنرش نہفتہ باشد

اختر۔ اور سرکار اس فارسی شعر مین (نہین ہی) ذکیا لطف دکھایا ہی
چھٹن۔ اور (چو) کی جگہ (چون) کیا بڑی اصلاح دی ہی
اختر۔ اور اہل دل کے عوض صاحب دل کتنا موزون ہی۔
چھٹن۔ ایرانیون کے غیر موزون کلام کے موزون کرنیوالے ایک ہندی پیدا ہوے شکر نہین کرتے۔
اتنے مین مولوی صاحب اور ممن اُٹھ کھڑے ہوے

باغ مین چہل پہل

یہان کا تو قصہ یہ چھوڑا یہان
سناتے ہین اب اک نئی داستان

نواب چھٹن صاحب بہادر نے ایک روز اپنے شفیق با تحقیق محمد عسکری سے وعدہ لیا کہ ابکی نوچندی جمعرات کو مع احباب بندہ شیخ حضرت عباس کی درگاہ جائینگے اور وہان سے ہمارے باغ مین چلنا۔ وہان چل کے اس امر مین مشورہ کیا جائیگا کہ سفر نینی تال کرین یا نہ کرین۔
اسی اقرار کے مطابق نواب چھٹن صاحب گاڑی پر سوار ہو کر حضرت عباس کی درگاہ چلے۔ اِنکے ایک دوست جو باہر سے آئے تھے اور وکالت کرتے تھے وہ بھی انکے ہمراہ تھے چلتے تو راستے مین بڑا دھکم دھکا بھیڑ بھڑکا۔ دونون سائیس گھوڑیون کے آگے آگے ہٹو بچو اور ہائیٹ ہائیٹ کرتے جاتے ہین شانے سے شانہ چھلتا تھا اور ارباب نشاط کی ڈولیان کبھی کبھی چلی جاتی تھین کسی ڈولی پر ایک اور کسی پر آمنے سامنے دو بیٹھی ہین۔
وکیل۔ آج تو کوئی بڑا میلا ہی۔ آپ کے شہر مین۔
چھٹن۔ جی میلا نہین۔ رجب کی نوچندی ہی۔
وکیل۔ رجب کی نوچندی کیا معنی۔
چھٹن۔ یہ رجب کی نوچندی جمعرات ہی جسکے مقابل مین شب قدر نلے قدر اور ماند ہی۔ سفید پوشون کا جماؤ دیکھیے پریون اور خوبرویون کا بناؤ چناؤ دیکھیے۔ جم غفیر ہی مجمع کثیر ہی زن و مرد کا ہجوم ہی نوچندی کی دھوم ہی۔
وکیل۔ حضرت لکھنؤ بھی عجب دلچسپ و دلربا مقام ہی۔
چھٹن۔ دلچسپ و دلربا مقام ہی۔ یون کہو کہ روضۂ رضوان اسی کا نام ہی۔ ؎

ستار رضوان بھی جسکا خوشہ چین ہی
وہ بیشک لکھنؤ کی سرزمین ہی

وکیل۔ مین تو خوبان لکھنؤ کی چال کا عاشق ہون۔
چھٹن۔ اِنکے خرام ناز کے مقابل مین کبک دری شرماکے تدرو کہسار اپنی چال بھول جائے۔ یہ ناز یہ انداز یہ شوخی و رعنائی یہ چھب یہ سج اداِ کسی نے کہان پائی۔ ؎

سچ انکی ہر پسند جہان گو سجی نہو | معشوق بن نہین اگر اتنی کجی نہو

وکیل۔ کیا یہ چال انکو سکھائی جاتی ہے۔
چھٹن۔ (مسکرا کر) کیا ارشاد ہوا جی یہ کسبی ہی کسی کی لغتا پر قہقہہ لگا اور وکیل نے بڑی تعریف کی اور کہا واقعی کیا لطیفہ فرمایا ہی۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

سڑک ہڑک تو گاڑی پر گئے جب گاڑی آئی تو اتر پڑے اس مقام پر وہ چپقلیش اور کشمکش تھی کہ معاذ اللہ وہ ریل پیل کہ توبہ بھلی۔ اتنے مین نوابصاحب کو دیکھکر ایک کانسٹبل جھپٹکر زیادہ بھیڑ کو ہٹانے لگا۔ آگے آگے کانسٹبل انعام کی طمع سے ہٹو بچو کرتا تھا اسکے پیچھے نواب صاحب اور انکے دوست وکیل انکے بعد دو مصاحب بدر علی اور رشیدی۔ انکے بعد ایک چوبدار اور ایک خدمتگار خدمتگار کے پاس گڑگڑی اور خاصدان اور پانی کی صراحی۔ اب کیا دیکھتے ہین کہ روشنی کی چمک سے درگاہ جگمگا رہی ہے۔ اور دور دیہ کانون کی قطار ہے عجب بہار ہے۔ نوبت کی ٹکور دلکو لبھاتی تھی۔ لکھنو کی شہنائی میان غوثی کی روح کو وجد مین لاتی تھی۔ اب درگاہ معلی کے رفیع پھاٹک پر قدم رکھا تو ایک سپاہی نے وکیل سے کہا حضور لاٹھی یہین رکھ جائیے۔ نوابصاحب نے فرمایا دیدیجیے اس درگاہ مین لاٹھی باندھ کر جانے کی اجازت نہین ہے۔ نواب صاحب کو دیکھکر سپاہی نے جھک کے سلام کیا اور کہا حضور تو واقف ہی ہین۔ خیر۔ درگاہ مین داخل ہوے تو عش عش کرنے لگے اہل لکھنو کی نفاست طبع اور تزک احتشام کا دم بھرنے لگے۔

اتنے مین کیا دیکھتے ہین کہ ایک رئیس باوقار ایک محبوب گلعذار کو ساتھ لیے آتے ہین اور دونون مسکراتے جاتے ہین۔ اس معشوقہ طرحدار نے کسی بات کے جواب مین عجب دلربا ادا سے کہا (نا صاحب) بندی نہ جانیگی بیچ پی ہزار نعمت کھائی۔ کان پکڑے توبہ کی۔ اس دن گئی تو کیا آپنے نہال کردیا کہ اب پھر ہوس باقی ہو۔ تم ہرجگہ چھچھون سے اللہ پناہ مین رکھے رئیس نے جوابدیا واللہ بیوفائی تو تم لوگون کی گھٹی مین پڑی ہے۔ اس ماہ جواب نے تنک کر کہا اچھا صاحب پھر۔ ع۔

	کوئی اہل وفا ڈھونڈھو اگر ہم بیوفا نکلے	

رئیس۔ اچھا عباسی یاد رکھنا چلو اور لاگون مین چلو سیج کھیت چلو۔ ہمین پریون کی تسخیر کا عمل یاد ہے۔

عباسی۔ گھر کی ٹھگی باسی ساگ۔ ہم تمھاری ذات بنیاد سے واقف ہین۔ تانت باجی اور راگ بوجھا۔

رئیس۔ خیر سے آپ کو علم موسیقی مین بھی دخل ہے۔

عباسی۔ اجی ہمین کس مین دخل نہین ہے۔ ع

	ہر فن مین ہین استاد ہمین کیا نہین آتا

رئیس۔ خدا نے یہ حسن نہ دیا ہوتا تو ہم رئیس لوگ کاہے کو آپ کی خوشامدین کرتے۔

عباسی (قہقہہ لگاکر) خیر سے آپ بھی رئیسون مین اپنے تئین شمار کرتے ہین اپنے منھ آپ میان مٹھو۔ اور ہمارے حسن مین کیا شک یار ہے۔ ع

	دھوم ہے آج ہماری بھی پریزادون مین	

اگر تم لوگون کو اللہ نے آنکھین دی ہوتین تو اسکی قدرت کا جلوہ ہم ہی مین پاتے۔ ہم وہ لوگ ہین۔ ؎

	بیجا نہین حسینونکی یہ لن ترانیان اے غافلو یہ حسن امانت خدا کی ہے

رئیس۔ پچھلی نوچندی کو ہمنے درگاہ مین چلا باندھا تھا۔

اتنے مین نواب محمد عسکری صاحب مع رفقا و مصاحبین سامنے نظر آئے اور چھٹن صاحب سے ملے۔

چھٹن۔ آپ سے بغلگیر ہو جیے۔ آپ میرے دوست جناب محمد کاظم صاحب وکیل و رئیس بانس بریلی ہین۔

ع۔ (بغلگیر ہو کر) مزاج شریف۔ کب تشریف لائے آپ

وکیل۔ جناب بندہ کل شب کو حاضر ہوا۔

ع۔ (چھٹن سے) اس وقت ایک معشوق دیکھنے مین آیا ہے واللہ عجب حسن خداداد پایا ہے۔

چھٹن۔ مین دیکھ چکا ہون معشوق گلعذار ہے پاشان قدرت کرگار ہے

ع۔ اللہ اکبر ہمارے سینے پر مونگون کی بوچھیان کیا جوبن

دکھاتی ہین اور کانون کی بجلیان دل پر بجلی گراتی ہین ۔ سہ

تار سنبل سے نہین جعد ہی کم اک سر مو عشق پہچان ہی کہ ہی کاکل پیچان پیچ	بید مجنون کی ہین شاخین گرہ صنم کے گیسو رگ گل سلف کو باندھا تو یہ مہکی خوشبو

باغبان ہوگیا بدمست تو گلچین بیہوش
ہوگیے مرغ ہوا رہگیا صیاد خموش

چھٹن ۔ یار آج کسی طرح باغ مین بلواؤ تو جانین ۔

وکیل ۔ بھلا یہ کیونکر ممکن ہی ۔ امر محال ہی ۔

ع ۔ جی نہین حضرت امر محال نہین ہی ۔

چھٹن ۔ محال تو ضرور ہی ۔ مگر تم کوشش کرو تو ممکن ہی ۔

ع ۔ پھر کرون ہی کوشش ۔ یہی مرضی ہی حضور کی ۔

چھٹن ۔ واللہ بڑا لطف ہو ۔ مگر ہمکو اسکا یقین نہین آتا ۔ بڑی ٹیڑھی کھیر ہی واللہ ۔ آسان امر نہین ہی ۔

ع ۔ اجی تم کو اس سے کیا بحث ہی صاحب ۔ دیکھتے تو جاؤ ۔

محمد عسکری نے ممن کو بلاکر کان مین کچھ کہا ۔ ممن نے کہا ۔ بہت خوب حضور ۔ ابھی ابھی بندوبست کرتا ہون ۔ حضور کا نام سنکر ساری دنیا کو چھوڑ دیگی ۔

ممن نے خدا جانے کیا پٹی پڑھا دی کہ عباسی اور رئیس مین کچھ چل گئی ۔

رئیس ۔ تمھاری گھمنڈ کی باتین ہمین پسند نہین آتین ۔

عباسی ۔ ہاے تو نہین بھاتین تو نہ بھائین چلو چھٹی ہوئی ۔

رئیس ۔ اس دو دن کے حسن پر یہ گھمنڈ ۔ !!! ۔

آپ اس حسن جوانی پہ عبث ہین مغرور
صاف ہو جائیگا دو روز مین جوبن کا فور
جسکا دم بھرتی ہی تو ہو وہی تجھ سے بیزار
آج سے دم مین ترے آئے نہ کوئی زنہار

عباسی ۔ بسم اللہ ۔ بالخیر و شما بہ سلامت ۔

رئیس ۔ تم بے مروتون سے خدا سمجھے ۔

عباسی ۔ چمار کے کوسے کہین بیل مرتا ہی ۔

رئیس ۔ چند ہی روز مین لنگوٹی نہ بندھ جائے تو سہی ۔

عباسی ۔ لنگوٹی بندھے تمھارے ہوتون سوتون کے ۔

اتنے مین ایک سفید پوش نے رئیس کو للکارا اور کہا عجب بے حمیت آدمی ہو ۔ تمکو آج آنا ہی کیا فرض تھا ۔

عباسی اپنی مہری پیاری کو لیکر فٹن پر سوار ہوئی اور چلدی اور ادھر نواب چھٹن صاحب اور محمد عسکری اور وکیل مین باتین ہونے لگین ۔

ع ۔ کیون صاحب کچھ دیکھا آپنے تسخیر اسے کہتے ہین ۔

وکیل ۔ واللہ مجھے اس وقت حیرت ہی ۔ بڑا ہی کام کیا ۔ خدا جانے کیا پٹی پڑھا دی ۔

ع ۔ یہ یارون کے ہتکھنڈے ہین ۔ بائین ہاتھ کے کرتب ۔

ممن تو بی عباسی کی فٹن کے ساتھ ہو لیے اور نواب محمد عسکری اور نواب چھٹن صاحب گاڑی پر سوار ہوکر چلے کہ چلکر باغ مین اس صنم شوخ و شنگ سے ملین اور لطف صحبت اٹھائین ۔ در گاہ کے باہر قدم رکھا ہی تھا کہ کیا دیکھتے ہین ایک مشعل روشن ہی اور تین چار سفید پوش رؤساء کرام ایک عورت کو ساتھ لیے ہوے چلے آتے ہین ۔

وکیل ۔ آپ کے شہر مین یہ بڑی خراب رسم ہی ۔

چھٹن ۔ ہان ہی تو بالکل تہذیب کے خلاف مگر طبیعت

وکیل ۔ محض بد تہذیبی !۔ ع ۔

عیب بھی کرنے کو ہنر چاہیے

چھٹن ۔ ہمکو آپکی راے سے اتفاق ہی ۔ واقعی یہ بڑی شرم کی بات ہی کسی کے ساتھ سر بازار نکلنا اور مشعل روشن یہ کونسی بلیت ہی

ع ۔ اسمین عیب کیا ہی صاحب ۔ یہ تو عین ریاست ہی ۔

وکیل ۔ آپ تو غضب کرتے ہین جناب نواب صاحب

ع ۔ حضرت ہم تو اس بھونڈی تہذیب کے قائل ہین ۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

وکیل - ہان اب تہذیب تو اسی مین رہگئی ہو کہ زنان بازاری
کے ساتھ گلی کوچون مین مارا مارا پھرے -
ع - مارا مارا پھرنا کیا معنی اس ٹھسّے سے باہر نکلنا رئیسون امیرون
کا کام ہی - یا ٹکلچون ٹڈھ گردن کا - دو چار خدمتگار ہمراہ رکاب
ہین دو ایک رفیق ساتھ ہین - مصاحب ہین - مشعلچی ہی -
اور ایک محبوبہ حسینہ ہی - بھلا یہ کسی کو نصیب ہو سکتی ہین باتین
اور ان باتون کو حضور بدتہذیبی قرار دیتے ہین - شان خدا -
چھٹن - بھائی صاحب ہو تو بدتہذیبی ضرور - چاہے آپ
نہ مانین -
ع - خیر جناب آپ اپنی رہنے دیجیے - ؎

حضرت ناصح گر آئین دیدہ و دل فرش راہ
پر کوئی اتنا تو سمجھا دو کہ سمجھائینگے کیا

وکیل - یہان پر ہم بھی قائل ہو گئے جناب نواب صاحب
ع - (مسکرا کر) اجی آپ ابھی دیکھیں کہان کہان قائل
ہوتے ہین -
وکیل - یہ ہمنے اسی شہر مین رسم دیکھی ہی -
ع - کیا اور کہین بھی آدمی بستے ہین سوائے لکھنؤ کے -
وکیل - جی نہین اور تو سب کہین جانور بستے ہین -
چھٹن - ایک بات تو ہی لکھنؤ کا سا علم و فضل اور تو
کہین نہین ہی - بیت العلوم لکھنؤ مشہور ہی ؎

دعوی زبان کا لکھنؤ والون کے سامنے
اظہار بوئے مشک غزالون کے سامنے

اہل لکھنؤ سے دعوائے زباندانی! اہو تری قدرت ؎

بت کرین آرزو خدائی کی | شان ہو تیری کبریائی کی

وکیل - اس سے تو ہمین بھی اتفاق ہی واقعی ایسا ہی ہی
ع - آپ منصف مزاج آدمی ہین جناب وکیل صاحب
چھٹن - پڑھے لکھے عالم و فاضل لائق و فائق آدمی ہین

وکیل - مجھے اس شہر کی گفتگو اور بول چال بہت پسند ہی -
ع - آپ نے یہان کے مشاعرے نہین دیکھے ہین -
وکیل - جی نہین دیکھے - آجتک اتفاق نہین ہوا -
ع - اب کیا شاہی کے عہد مین قابل دید تھے -
وکیل - آپ تو تب بہت ہی کم سن ہونگے -
ع - مجھے تو ہوش نہین ہی مگر لوگون کی زبانی سُنا ہی -
چھٹن - اب شاعر کون ہی استادی تو منشی اسیر صاحب کے
دم سے باقی تھی وہ تو اُنکے مرتے ہی مٹ گئی - قدر بھی اچھا
شاعر تھا - اب ہی کون - ہان منشی صاحب کے خاندان کو خدا سلامت
رکھے اُنکے فرزند اکبر جناب مرحمت الدولہ بہادر الملک منشی
غضنفر علی خان بہادر المتخلص بہ حکیم اور جناب افضل الدولہ
منشی افضل علی خان بہادر متخلص ابن اصغر کے آج جھنڈے
گڑے ہوے ہین اور جناب منشی امیر احمد صاحب امیر مینائی لکھنوی
کا کلام واقعی جواہر نثار ہی - منشی امیر صاحب ارشد تلامذہ
حضرت اسیر بہرور مین سے ہین - ؎

دعوی زبان کا لکھنؤ والون کے سامنے

یہ شعر بھی امیر ہی صاحب کا ہی -
وکیل - شعرائے لکھنؤ کے تو ہم بھی قائل ہین -
چھٹن - ساری خدائی قائل ہی آپ پر کیا فرض ہی -
ع - صبا اور وزیر اور آتش اور ناسخ کہان پائیے
وکیل - ہمکو آتش کا کلام سب سے زیادہ پسند ہی -
ع - ہاے کیا کلام معجز نظام ہی - ؎

مگر اسکو فریب نرگس مستانہ آتا ہے
اُلٹتی ہین صفین گردش مین جب پیمانہ آتا ہے

چھٹن - کیا بول چال اور کیا روزمرّہ ہی -
ع - خواجہ صاحب کی زباندانی اور سلاست
تو مشہور ہی -

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

چھٹن۔ زبان آردو کو انھون ہی نے صاف کیا ہے۔

طالب دنیا کی کرکے زن مریدی ہو نہین سکتی
خیال آبروے ہمت مردانہ آتا ہے

ع۔ اور سلاست کے ساتھ ہی شان بھی ہے۔
وکیل۔ لکھنؤ اور اہل لکھنؤ کا کیا کہنا۔
اتنے مین ایک فٹنس ملی۔ وکیل نے کہا خدا جانے کیس ماہرو کی سواری جاتی ہے چھٹن صاحب نے مسکرا کر جواب دیا جس پری پیکر کی سواری جاتی ہے اسکو آپ ابھی ابھی دیکھنے گئے ابھی ابھی دیکھ بھی چکے ہین وکیل سمجھ گئے کہ بی عباسی ہین ہین۔ الغرض گاڑی باغ مین داخل ہوئی مگر سب کی آنکھین باغ کے پھاٹک ہی کیجانب تھین باغ مین اس غرض سے گئے تھے کہ تخلیے مین سفر کوہ نینی تال کی نسبت مشورہ ہوگا گویا نینی تال کا سفر جر ثقیل تھا۔ اپنے نزدیک لندن کا سفر کرتے تھے بلکہ لندن کے سفر مین بھی لوگون کو اسقدر پس و پیش نہین ہوتا جسقدر محمد عسکری کو اس دس قدم کے سفر مین پس و پیش تھا مگر مشورہ سفر در کنار رہا بی عباسی کی چاہ نے سب بھلا دیا۔ اب نینی تال کا کسی کو ذرا بھی خیال نہ تھا فٹنس کے آنے مین دیر ہوئی تو طرح طرح کے خیال دل مین پیدا ہوے۔ چھٹن صاحب نے کہا بھئی بڑی دیر ہوئی خیریت تو ہے۔ محمد عسکری بولے اتنی ہمارے دل مین بھی کھٹکا پیدا ہوا کہ دال مین کچھ کالا کالا ضرور ہے۔ وکیل صاحب نے کہا ابھی اسی جگہ پر تو فٹنس ملی تھی۔ خدمتگار نے عرض کیا کہ حضور دو گاڑی آگے ہین فٹنس اور گاڑی کا بھلا کیا مقابلہ ہو سکتا ہے آتے آتے آئیگی کچھ گاڑی تھوڑا ہی ہے کہ گھوڑے ہوا ہو گئے
ع نہین بھئی پھر بھی دیر ہوئی۔ دس منٹ کی راہ ہے۔
چھٹن۔ اور ہمکو یہان آئے ہوے کوئی آدھا گھنٹہ ہوا ہوگا
وکیل۔ (گھڑی دیکھکر) ۱۸ منٹ ہوے جناب۔

اتنے مین روشنی نظر آئی اور سب کو یقین ہوگیا کہ فٹنس آتی ہے دو منٹ کے عرصے مین فٹنس باغ کے پھاٹک مین داخل ہوئی اور بی عباسی بصد زیب و تجمل اتریں اور پائنچے سنبھالتی ہوئی اُس روش کی جانب چلین جہان یہ سب انکے انتظار مین کھڑے تھے اسوقت بی عباسی کی چال قابل دید تھی یہی معلوم ہوتا تھا کہ مُرغ لا بن مین پر کھولے رقص کرنے والا ہے۔
ع۔ ایسی مستانہ چال دیکھی نہ سُنی۔ شان خدا ہے۔
عباسی۔ شان کردگار تو ہم لوگ ہین ہی۔
وکیل۔ اُسکے سب بندے تم پر لوٹ ہین۔
عباسی۔ خیر سے آپ بھی ہمارے چاہنے والے ہوے۔ ع

اب تو شودا بھی ہمارے چاہنے والے ہوے

آپ کا دولتخانہ کہان ہے۔
وکیل۔ ہمارا دولتخانہ۔ وہ۔ ہمارا۔
عباسی۔ (قہقہہ لگاکر) ہتے تیے ہتے۔
وکیل۔ کیا (ہکا بکا ہوکر) ہتے کاہے کے۔
راوی۔ اس فقرے پر سبکے سب کھلکھلا کے ہنس پڑے۔
عباسی۔ اللہ جانتا ہے لکھنؤ کو بھی خدا نے وہ شرف دیا ہے کہ روے زمین پر اس شہر کا ثانی دوسرا شہر نہین ہے۔ ع

جام جم پر تف نہین کرتے گداے لکھنؤ

وکیل۔ جی ہان اور ہم دیہاتی ہین شاید۔
عباسی۔ مناصاحب خاص الخاص شہر کے لوگ ہو۔ وہ تو حضور کی قطع ہی کہے دیتی ہے۔
وکیل۔ آپ کی آنکھین کیسی ہین جیسے بچو۔
عباسی۔ اور آپ کی قطع مبارک جیسے مگرمچھ۔
اس فقرے پر محمد عسکری اور چھٹن صاحب اور رفقا اس قدر ہنسے کہ پیٹ مین بل پڑ پڑ گئے اور لوٹنے لگے۔ وکیل صاحب کی قطع بالکل مگرمچھ کی سی تھی وہ بھتنی

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ہوئی کہ چھا گئی۔ اور وہ خود بھی بہت ہی جھینپے —

ع — اتنی دیر مین یہ ایک فقرا ہوا ہی —

عباسی — ای اپنیر تو پھبتی کہنا ہی گناہ ہی —

چھٹن — یہ کاہے سے انھون نے کیا گناہ کیا ہی —

عباسی بھینس کے آگے بین بجائے بھینس کھڑی پگرائے —

وکیل — تو ہمکو یہ بالکل ہی بیوقوف سمجھتی ہین —

عباسی — ای توبہ آپکے دشمن بیوقوف —

وکیل — لکھنؤ کی تعریف بہت سنتے تھے مگر جیسا سنتے تھے —

عباسی — ویسا پایا نہین — اسمین کیا فرق ہی —

وکیل — نہین اُس سے بڑھکر پایا —

چھٹن — بی عباسی صاحب بڑے زور مارنے پڑے جب اس وقت آپ کے دیدار نصیب ہوے اتنو آپ ہم غریبون سے کھٹی کھٹی رہتی ہین آخر اسکا سبب تو بتاؤ اگر کوئی قصور ہوا ہو تو امیدوار ہون کہ معاف فرمائیے۔ آپکی سرد مہری تو ستم ڈھاتی ہی اور ہمکو دیکھیے کہ ادھر آپ کو دیکھا اور جان نکل گئی —

عباسی — چہ خوش — تو ہمین بھی آپ نے ملک الموت کا ثانی مقرر کیا —

ع — یہ بھی بے تکے آدمی ہین — ارے نادان انکا کام جلانا ہی یا قتل کرنا — یہ تو مسیحائی کا دم بھرتی ہین —

خوبرویان کلہان صلح و جفا نیز کنند
غنچہ سازند دل و کار صبا نیز کنند

چھٹن — خدا کی قدرت — آپ اور ہم پر منہ آئین

عباسی — اللہ اللہ بڑا غرور ہی آپ کو —

چھٹن — کیا مجال تمھارے مقابل مین —

حور سے بڑھ کے ہی اس شوخ مین نازک بدنی
گل سے رخسار لب لعل مین لعل یمنی

عباسی — یہ میری شان مین فرمایا آپ نے — بندگی وکیل مین نے آجتک اس چھل بل کی عورت ہی نہین دیکھی چھلاوا ہی — انسان کاہے کو ہی —

عباسی — بندگی — یہ آپکی قدردانی ہی —

چھٹن — بھئی کس لطف کی رات ہی اور شب ماہ نے اور بھی جوبن دونا کر دیا باغ اور چاندنی اور احباب موافق اور معشوق مہ پارہ اس سے بڑھکر اور کیا لطف ہی اور پھر معشوق بھی ایک طرار اور باغ و بہار —

باغمین بوئے گل تر سے معطر ہی دماغ
لالہ رویون سے دل لالہ پہ ہی مشک کا داغ

ہر مکان چرخ ثوابت تو کواکب ہین چراغ
باغ رضوان سے بھی بڑھکر کہین تھا یہ باغ

چاندنی رات مین ہی چاندنی کا فرش تمام
ماہتابی کے مقابل ہی قمر بھی لب بام

عباسی — اسکے آگے کا بند نہ کہا تو صحبت بے لطف ہی —

چھٹن — وہ آپ فرمائیے مجھے نہین یاد ہی —

عباسی — لطف تو سارا اسی مین ہی —

رونق بزم تھا دور مے ناب انگور
اختلاط ایک کو تھا ایک سے عیش و سرور

کوئی مدہوش تھا نشے مین تھا کوئی مخمور
اک نئی زینت خاموش سنی مچی تھی دور

بت کی صورت تھا مگر آفت جان کو سکتا
دل تھا ڈوبا ہوا کچھ ہوش نہ تھے اسکے بجا

چشم نرگس مین کھٹکتی تھی وہ محبوب بہار
سبزۂ خط رخ غلمان تھا تو طوبی اشجار

چہچہے کرتے تھے سر شاخ پہ مرغان ہزار
خضر کے دلکو بہا لیگئی موج انہار

شور گلبانگ ہوا اور صدائے قلقل
دل بلبل پہ ادھر شور نمک خندۂ گل

وکیل اور چھٹن صاحب اور محمد عسکری پھڑک گئے کہ کس نازک آوازی سے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

یہ بند ادا کیے ہین۔

ع۔ کیا شراب خواری کا شوق ہی معلوم ہوتا ہی۔

عباسی۔ ای تو یہ آپ کا کدھر خیال ہی۔

ع۔ نہین ہم سمجھ گئے۔ ہی کچھ شوق۔

چھٹن۔ اچھا پھر ہی تو کیا آپکا اجارہ ہی۔

وکیل۔ اب تو سب پیتے ہین فی صدی شاید دو چار بچ گئے ہون ورنہ رسم عام ہی۔ ہمارے شہر مین بھی یہی حال ہی۔

چھٹن۔ اجی اب سب کہین یہی رنگ ہی۔

وکیل۔ جی اور کیا۔

اس گلزار طرب بار اور باغ ملر پا بہار مین معشوقۂ زرین کمر ماہ سیما صنم جادو نگاہ حور لقا کی عالم فریبیون اور سحر طرازیون نے عجب رنگ اثر جمایا۔ زلف چلیپا نے حاضرین کو دام گیسو مین پھنسایا تو رخ انور کی جھلک نے تجلی کوہ طور کا عالم دکھایا۔ رخسار تابان پر انگریزی عطر بینر بو ڈر نے وہ کام کیا جو کندن پہ مینا اور سونے پر سہاگا کرتا ہی۔ چشم فتان ایک تو یونہی سحر بابل کو مات کرتی تھی سرمے کی تحریر نے اور بھی ستم ڈھایا گویا کسی مخمور کے ہاتھ مین خنجر برّان دیدیا۔ نواب چھٹن صاحب نے کہا اسوقت ہم اپنے طالع فرخ پر جسقدر ناز کرین می زیبد۔ ؎

بتان سیمبر کا وصل دنیا مین غنیمت ہی
یہ وہ دولت نہین جو چھوڑ بیٹھے راہ سے انسان پر

عباسی۔ پھر ہمکو اپنے حسن پر ناز کہانتک نہو۔

چھٹن۔ اجی حضرت ؏

بے فیض اگر یوسف ثانی ہی تو کیا ہے

بیجا ہی ناز دولت حسن شباب پر	حسب اگر کسیکا بھلا ہو تو چاہیے
سنتے ہین مدتو نسے مسیح زبان تھین	کچھ اپنے درد دل کی دوا ہو تو چاہیے

ع۔ ہم تو ان سنگدل بتون کے جور سہتے سہتے تھک گئے۔

عباسی۔ ای حضور ؏

عشق کے صدمے اٹھانے کو جگر بھی چاہیے
جور بتان مین شکر خدا ہو تو چاہیے
دفت قضا نماز ادا ہو تو چاہیے

وکیل۔ باہر کے ارباب نشاط مین یہ بات کہان۔

ع۔ لاحول ولا قوۃ !!! منزلون دور۔

وکیل۔ اور شین قاف کیسا درست ہی۔

چھٹن۔ حضرت یہ لکھنؤ ہی جہان کا چوپا چوپا زباندان ہی۔

وکیل۔ اسمین کیا شک ہی۔ لکھنؤ کی زباندانی مین کیا فرق ہی واقعی عجب دلکش شہر ہی۔

ع۔ اب تو گیا گذرا ہی۔ اب لکھنؤ مین کیا ہی۔

عباسی۔ ہاتھی لٹیگا تو کہانتک لٹیگا۔ ؎

خدا آباد رکھے لکھنؤ کو پھر غنیمت ہے
نظر کوئی نہ کوئی اچھی صورت آہی جاتی ہی

ع۔ اس صورت سے ہم درگذرے۔ ؎

ان بتون سے سوائے نقصان کے	خاک بھی ہم کو فائدہ نہوا

عباسی۔ فائدہ کیا کوئی پرچون کی دکان رکھی تھی۔

وکیل۔ کسقدر حاضر جواب ہین آپ۔ ماشاء اللہ !!!

ع۔ کیون نہو۔ ؏

حاضر جواب تیز طبیعت زبان دراز

عباسی۔ زبان درازی سے تو حضور اللہ نے ہمکو محفوظ رکھا ہی ابھی تک ہم زبان درازی سے بچے ہوئے ہین۔ اور اللہ بچائے

وکیل۔ آپ واقعی بڑی خوش تقریر ہین۔

ع۔ اور وہ جنکے پاس آپ تشریف رکھتی تھین انسے کیون بگڑ گئین۔ بیشتر تو آپ سے اور انسے بڑا تپاک تھا۔ تمھلوگون کا بھی کوئی اعتبار نہین ہی آپ کی طرف کچھ ذرا زیادہ رجوع معلوم ہوتی ہین وکیل صاحب۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

وکیل۔ جی بجا ارشاد ہوا۔ بندہ ایسا ہی ہی۔

ان بتون کو ہم فقیرون سے بھلا کیا کام ہی
یہ تو طالب زر کے ہین اور یان خدا کا نام ہی

ہم غریب آدمی بھلا اسقدر۔

راوی۔ (اسقدر) کا لفظ کہکر وکیل صاحب خاموش ہو گئے

چھٹن۔ این! آپ کو تو جیسے سکتہ سا ہو گیا۔

ع۔ آئینہ رو کے سامنے سکتا کیا خوب۔ یہ بھی لطیفہ ہی

چھٹن۔ آپ تو سکندر طالع ہین۔

ع۔ مرزا دبیر صاحب مبرور کے صاحبزادے میان اَوج نے اپنے پدر بزرگوار کی وفات کی نسبت کیا اچھی رباعی فرمائی ہی۔ ؎

افسوس دبیر نکتہ پرور نہ رہا
روشن ہی کلام کی بقا سے اَوج
وہ قدر فزاے اہل جوہر نہ رہا
آئینہ رہا مگر سکندر نہ رہا

چھٹن۔ سبحان اللہ!!! روشن کا لفظ آئینے کے کسقدر موزون ہی

ع۔ بڑے باکمال لوگ ہین صاحب عجب دلکش کلام ہی سبحان اللہ

عباسی۔ (بلحن داؤدی) ؎

خدا سرسبز رکھے تو سودا دے تری زلف پریشان کا
جو آنکھیں ہون تو نظارہ ہو ایسے سنبلستان کا

ع۔ ہائے کیا دردانگیز آواز پائی ہی۔ واہ واہ سبحان اللہ

عباسی۔ بندگی عرض ہی (مسکرا کر) مگر عطا یونکی تعریف ہی کیا

ع۔ واللہ کیا خوب قدردانی آپ نے کی ہی ماشاءاللہ۔

عباسی۔ آپکی تو تعریف ہی فضول ہی۔

ع۔ بندگی۔ ہم تو آپ کی اس قدردانی کے قائل ہین۔ ماشاءاللہ کتنا خوب آپ سمجھتی ہین آپ کے اس فہم کے صدقے۔ ع۔

برین عقل و دانش الخ

عباسی۔ مین بے سمجھے تو بات ہی نہین کہتی نواب صاحب

نواب چھٹن صاحب نے اُس مہوش نسرین کمر سے دریافت کیا کہ تم بیوفا بتون کو مردون کی کون بات سب سے زیادہ پسند آتی ہی۔ اُسنے مُسکرا کر جواب دیا پہلے تو یہ پوچھیے کہ مردون کی کونسی بات ناپسند ہی سب سے زیادہ کون بات بُری معلوم ہوتی ہی۔ تو مین جواب دون کہ سب سے زیادہ ہمکو وہ آدمی بُرا معلوم ہوتا ہی جو گھر مین گھسا رہتا ہی جب دیکھیے داخل دفتر۔ جورو کی بغل مین دن رات بیٹھے ہین محلسرا سے باہر نکلنے کا نام ہی نہین لیتے۔

محمد عسکری اور وکیل اس معمے کو نہین سمجھے مگر چھٹن صاحب دل مین بہت جھلے کیونکہ یہ فقرہ عباسی نے اُنھین پر چست کیا تھا انکو اپنی بیوی سے کمال عشق تھا اور اکثر اوقات محلسرا مین بیوی کے پاس بیٹھتے تھے۔ عباسی کو اس سے نفرت ہوا ہی چاہیے۔

اس قسم کی عورتین بھلا یہ کب چاہینگی کہ رئیس زادون کو منکوحہ بیوی کی طرف میل ہو۔ اُنکی تو دلی خواہش ہوتی ہی کہ میان بیوی مین کھٹ پٹ ہو اُنکے آشنا اور اُسکی بیوی مین دم بھر نہ ہی نواب چھٹن صاحب ایک حسین اور خوبرو اور نوعمر دولتمند رئیس زادے تھے اور سخاوت مروت علم مین مشہور آفاق مگر بیوی سے اسدرجہ عشق تھا کہ کبھی کسی عورت کی جانب آنکھ اُٹھاکے نہین دیکھتے تھے عباسی انکی فیاضی اور جود و کرم کا حال بخوبی سُن چکی تھی ایک روز جب اُنھون نے عباسی کو صرف دل لگی مذاق ہنسنے بولنے کے لیے بلوایا تو وہ سوچی کہ یہ اچھا موقع ملا ہی کہ انکو پھانس لون سونے کی چڑیا ہاتھ سے نہ جانے پائے۔ شب کو نواب چھٹن صاحب حسب معمول نو بجے تک باہر بیٹھے اور گپ شپ دل لگی مذاق مین مصروف رہے نو بجے کے بعد خدمتگار کو حکم دیا کہ بی عباسی کے کہارون کو حکم دو کہ تیار ہون۔ عباسی بولی۔ کیون کہارون کو تیار ہوتے کیا دیر لگتی ہی کیا یہ کوئی گاڑی ہی کہ باہر نکالتے اور جوتتے اور گھوڑون کے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

لانے میں آدھا گھنٹا صرف ہوگا نواب چھٹن صاحب نے سادہ دلی سے
کہا ہمیں اس وقت نیند آتی ہے آنکھیں جھکی پڑتی ہیں! اس پر انکے
ایک دوست نے دل لگی میں جواب دیا میاں نیند کا تو خیر بہانہ ہی
بہانہ ہے مگر اصل میں ڈر اور خوف بھی کیا بری چیز ہے خدا نکرے
کہ کسی پر بیوی غالب آجائے۔ نواب صاحب مسکرانے لگے۔
کہا خیر آپکی بلا سے ہم زن مرید ہی سہی آپ بڑے مردوے بنے
ہیں بچپنے سے میری عادت میں داخل ہے کہ شب کو ۹ بجے
سے سو رہتا ہوں اور تڑکے منھ اندھیرے گجردم اٹھتا ہوں خلاف
عادت اگر بارہ بجے یا ایک بجے سوؤں تو طبیعت میں ہرج واقع ہو
جاتا ہو فرمائیے ضرور ہو۔ پھر ایسے کام کرنے سے کیا فائدہ جس سے صریحی
نقصان متصور ہے بھلا ہمیں کسی جوانمردی ہے کہ جورو سے مخاطب
نہیں ہوتے برسوں بیوی سے بات چیت ندارد۔ بول چال ترک
مہینوں گذر گئے وہ انکی صورت اور یہ انکی صورت دیکھنے کو ترستے ہیں
یہ کون عقل کی بات ہے مرد زیرک اس سے ضرور اجتناب کریگا۔
عباسی کو یہ جو حال معلوم ہوا تو اسنے آواز سے کسنے شروع کیے
ای ہی مجھے اللہ جانتا ہے نہیں معلوم تھا کہ آپ جورو کے مرید ہیں
بس بس الگ ہی رہیے گا۔ جورو کو جورو کی طرح رکھنا چاہیے یا
اسکا نوکر بنجانا چاہیے۔ جورو تو گھر کی مرغی ہوتی ہے۔ اور گھر کی مرغی
دال برابر۔ گھر کی جورو سے کیا خوف ہے۔ بیوی کو ایک شخص نے
شرعی چڑیل کہا ہے اور چڑیل کا قاعدہ ہے کہ جب پیچھے پڑتی ہے (تھو تھو)
بے ہلکان کیے نہیں ہٹتی اور عمر بھر پیچھا چھوڑتی ہی نہیں بیوی بھی
عمر بھر ساتھ رہتی ہے۔ اور شرع کی رو سے عمر بھر کی ساتھی ہے تو
اسی سبب سے گھر کی جورو کو شرعی چڑیل (تھو تھو م
کہتے ہیں۔

نواب چھٹن صاحب کہ اپنی بیوی کے عاشق جان نثار تھے
عباسی کی اس گفتگو اور تشبیہ سے بد دماغ ہوگئے
مگر آدمی تھے صاحب مروت اور ذی فہم خفگی ظاہر نہیں
ہونے دی اور ہنس کے بات ٹالنی چاہی مگر عباسی کب
چوکنے والی تھی۔

عباسی۔ اے نواب سچ کہنا تمھاری بیوی کا سن کیا ہے۔
ع۔ (قہقہہ لگاکر) ہاں ہاں ضرور دریافت کیجیے۔
چھٹن۔ پہلے نواب محمد عسکری سے پوچھیے پھر ہمسے۔
ع۔ جی تو بندہ زن مرید نہیں ہے۔ بھائی صاحب۔
چھٹن۔ وہ صاحب ہم زن مرید ہی سہی پھر آگے فرمائیے
سبحان اللہ۔
عباسی۔ نواب محمد عسکری صاحب کی ایک بیوی آپکی گرہ
ہو تو ہم عمر دریافت کریں۔ انکا تو یہ مقولہ ہے۔ ؎

زن نو کن ای دوست ہر بہار
که تقویم پارینه ناید بکار

ہر فصل بہار میں ایک نئی ہو۔ تب تو لطف ہے۔
چھٹن۔ ایسے لطف کو بندے کا دور ہی سے سلام ہے
بس خدا محفوظ رکھے۔
عباسی۔ ہاں قدرت کی باتوں سے آپ بھی مجبور ہیں
ع۔ کیا لطیفہ ہوا ہے۔ مانتا ہوں واللہ پھڑک گیا۔

خیر یہ تو کوئی دو تین برس کا ذکر ہے۔ عباسی کو یہ گفتگو بخوبی
یاد تھی۔ اور نواب چھٹن صاحب کو بھی۔ جب عباسی نے کہا کہ جو
مردوے زن مرید ہوتے ہیں انسے ہمیں نفرت ہے تو چھٹن صاحب
اپنے دل میں کٹ گئے۔ اسدن محمد عسکری بھی شریک صحبت تھے
مگر انکو یہ فقرہ نہیں یاد تھا۔ عباسی نے کان میں کہا (کچھ سمجھے ہیں
اسوقت کیا کہ گئی) محمد عسکری ہکا بکا۔ کیا! اس وقت میرا خیال اور
طرف تھا۔ عباسی نے آہستہ سے کہا یہ زن مرید کی پھبتی کس پر ہوئی
محمد عسکری کھکھلا کر ہنس پڑے۔ اور کہا نواب چھٹن صاحب
اب تو یقین ہے آپکے آرام کا وقت آگیا ہوگا۔ اب آپ جائیے
از برائے خدا جاؤ۔ دیکھو ایسا نہو بیوی پچھاڑ دے کے گرہ ہو

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

تو پھر کرتے دھرتے کچھ نہ بن پڑے۔

عباسی۔ (تجاہل عارفانہ) یہ کاہے سے کہا آپنے وہ گھر مین ایسا کون ہی جو ہمارے نواب صاحب کے ساتھ جھاڑو بازی کرتا ہی۔

ع۔ انکو ایک شخص کا اپنے گھر مین بڑا خوف ہی۔

عباسی۔ اخاہ! ہم سمجھ گئے۔ انکی والدہ ہونگی۔

راوی۔ اسپر بڑا فرمایشی قہقہہ پڑا۔ اور محمد عسکری اور وکیل خوب ہنسے۔

وکیل۔ اسوقت تو کچھ عجیب غریب بات سُنائی بی عباسی صاحب

ع۔ بڑی تیز ہوئی!!! (پھر قہقہہ لگایا)

وکیل۔ نواب صاحب۔ ذرا ادھر تو دیکھیے یا الٰہی اسے

کس سوچ مین ہو تبسم لولو ۔ آنکھیں تو ملاؤ دل کہان ہی

عباسی۔ دل لگی ہی ہمسے کوئی فقرہ بازی مین بھلا بڑھ جائے

ع۔ جی ہمین کیا شک ہی بی عباسی صاحب آپ ایسی ہی ہین۔ کیا کہنا آپ کا۔

وکیل۔ (چھٹن صاحب سے) جناب یہ سکوت کیا معنی کوئی بات کیجئے

ع۔ خاموش رہیے صاحب وہ بولتے کم سوچتے بہت ہین۔

عباسی۔ اب چھپے ہوے کو چھپانا ستم ہی خدا کی قسم اب ہم بات کو ٹالے دیتے ہین۔ سے

ملنے سے گلرخون کے کچھ انکار بھی نہین
وین خار اگر ہمین تو یہ درکار بھی نہین

چھٹن۔ لاحول ولا قوۃ! کیا بے تکا شعر ہی۔

ع۔ اس وقت تو جلے بھنے بیٹھے ہین نہ آپ۔

عباسی۔ آپ کوئی چمکدار فرمائیے۔ آپکی شان مین تو یہ شعر کافی ہی۔ سے

طالب دنیا کی گر کے زن مریدی ہو نہین سکتی
خیال آبروے ہمت مردانہ آتا ہی

اس زن مریدی والے شعر نے سب کو پھڑکا دیا وکیل نے بی عباسی کی ذہانت اور حاضر جوابی کی بڑی تعریف کی اور کہا خوبان لکھنؤ کی طراری اور روزمرے کی جو تعریف سنی تھی اُس سے بدرجہا زیادہ پایا۔ سے

می شنیدم کہ راحت جانی
چون بدیدم ہزار چندانی

محمد عسکری نے بھی تعریف کے پل باندھ دیے اسوقت آپنے بڑا ہی محظوظ کیا بی عباسی جان۔ وہ بولین ہین کس قابل ہون یہ آپ سب رئیسون کے فیض صحبت کا اثر ہی کہ خیر اس قابل ہو گئی ہون کہ چار بھلے مانسون مین بیٹھ سکون۔ ورنہ من آنم کہ من دانم مگر نواب چھٹن صاحب کا دم غنیمت ہی اللہ انکو جرأت دے آج انکے سبب سے بڑا دل بہل گیا لیکن اب تو نو کا عمل ہی ایسا نہو دیر ہو جائے۔ توڑے دے ہونے لگے۔ ہم تو خیر خواہ ہین آپکے بدخواہ نہین ہین۔ گھر مین خواہی نخواہی کاہی کو جوتی بیزار ہو

ع۔ آج تو بی عباسی کچھ چھٹن صاحب پر بہت تیز ہین یہ ماجرا کیا ہی۔

وکیل۔ جی ہان برابر انھین پر فقرے آتی ہین۔

عباسی۔ اے آج تمھین یہ کیا ہو گیا ہی۔ برابر منھ کی کھائے ہو گیا عقل کہین گرو رکھدی۔

ع۔ آج صبح کو یہ چھینکتے اٹھے تھے۔ جب ہی یہ حال ہی۔

چھٹن۔ ہمارے لیے بیزبانون کو بھی زبان آتی ہی۔

ع۔ خدا کی شان ہی۔ ہم اور بے زبان! ماشاء اللہ اے تری قدرت۔

چھٹن۔ آج کچھ طبیعت پریشان سی ہی۔ واللہ اعلم کیا سبب ہی پریشانی کا باعث کیا ہی یہ سمجھ مین نہین آتا۔

عباسی۔ اے دشمنون کی طبیعت پریشان ہو۔ سے

روز سیہ نصیب ہو موذی کے واسطے
دنیا مین کوئی ہو نہ پریشان سوائے زلف

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ع - عباسی بھی کتنی مجبتی معشوق ہین واللہ کیون حضرت -

وکیل - اسمین تو شک نہین - اور صاحب تمیز و خوش چلن -

چھٹن - خاک - بد قطع - بھدی - ہرجائی - زبان دراز عقل کی دشمن -

بیگم صاحب پر محمد عسکری کا افشار راز ادھر ناز ادھر نیاز

ادھر تو عباسی نواب چھٹن صاحب پر آوازے کستی تھی کہ زن مرید ہین - جورو کے غلام کے تلام کے چولام ہین - دن آتے گھر مین گھسے رہتے ہین بیوی کا نام سنکے کانپ اٹھتے ہین - تھرا جاتے ہین - اور محمد عسکری اور وکیل وغیرہ قہقہہ لگاتے تھے اور ادھر مجلس مین بیگم صاحب کی عجب کیفیت تھی اُنسے کسی نے جاکے خبر دی کہ نواب صاحب باغ مین گلچھرے اُڑاتے ہین اور کئی ڈولیان شوخ و شنگ رشک پریخان فرنگ بلوائی گئی ہین جھولے پڑے ہین مل ملکے جھولتے ہین عشق کے پینگ بڑھے ہوے ہین - یہ سنکر بیگم صاحب جھلا اٹھین اور دل ہی دل مین برا بھلا کہنے لگین - مہری نے کہا حضور کچھ ان کے لیے یہ عادت چھوٹ گئی تھی - رئیسون کی طبیعت کا کچھ ٹھکانا نہین ہے اُنکے قول کا اعتبار نہ فعل کا اور اصل مین پوچھیے تو عادت تو کوئی بھی نہین چھوڑی تھی - شاہ چھبڑا کی گلی روز پہونچتے تھے - ہان آپکے کہنے سننے سے اتنا ہو گیا تھا کہ چھاتی پر کودون نہین دلتے تھے -

ب - (بیگم) اور وہ ایک کو نوکر رکھ لین تو مین کیا بنا لونگی بھلا -

م - (مہری) ای حضور تو یہ سمجھیے عورت کا کیا بس ہے -

ب - مگر مجھے کیسے تپے تپے کی خبر پہونچتی ہے -

م - حضور یہ سارا فساد اس موئے ممن کا ہے -

ب - اسکا جنازہ نکلے موئے کا تو مین خوش ہون -

م - حضور اس کام کا انجام بد ہے - دیکھ لیجیے گا -

ب - ارے ان موئے خوشامد خورون کو کوسنے سے بھی کچھ نہین ہوتا بحیا کی بلا دور - کوسنے سے اور پنپتے ہین -

م - سنا دہان نواب چھٹن صاحب بھی گئے ہین اور کسی کو ساتھ لے گئے ہین -

ب - چھٹن صاحب لٹاؤ نہین ہین - ہین فیاض مگر ایک قرینے کے ساتھ -

م - ادھر ادھر جانے آنے اور بیسواؤن کی پرورش کرنے کا مرض وہ نہین پالتے -

ب - اور غیر سے تمھارے سرکار - انکو تو چاہیے -

م - ای حضور قارون کی سلطنت ہو تو یہ انھین لچ گون کو دم کے دم مین بخش دین -

ب - آنے تو دو تم - مین ہون اور وہ ہین -

م - ہان ہوگی خوب - مین تو سمجھی ہوئی ہون -

اتنے مین مہری کو کسی نے باہر سے پکارا مہری جھپٹتی ہوئی گئی اور وہان سے آنکر مسکرا کے کہا کہ حضور باغ مین تو بڑے قہقہے پڑ رہے ہین - بڑی چہل پہل ہے - ابھی مالی باغ سے آیا ہے وہ کہتا ہے کہ بڑی دھما چوکڑی مچ رہی ہے - اور ہمارے سرکار کنھیا بنے ہوے بیٹھے ہین - کہتا تھا کہ شاید دو تین دن کا پڑاؤ ہے خوب ہی دھما چوکڑی مچیگی - بیگم صاحب نے کہا ہمین افسوس ہے کہ انھین کھیل کود کی باتون مین یہ اپنا وقت ضائع کرتے ہین اور نہ ریاست کو دیکھتے ہین نہ کاغذ دیکھتے ہین - نہ گھر کا بندوبست کرتے ہین کارندے سب لوٹے لیتے ہین - کوئی دیکھنے بھالنے والا ہی نہین ہے - ایک کارندہ بھی خیرخواہ ہوتا تو خیر - یہان تو جو ہے لوٹنے کھسوٹنے والا ہے - پھر بھلا جاگیر مین ترقی کیونکر ہو - مین سوچتی ہون کہ آخر یہ ٹھیکا کیونکر پار ہوگا - یہ ہوگا کیا - اس طرح کی خر مستیون مین ریاست کتنے دن رہیگی - بڑی تباہی نصیب دشمنان ہونیوالی ہے مگر کیا کرے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

میرا سمین کیا بس ہی کوئی لاکھ کے صلاح دے وہ اس کان سے
سنتے ہین اُس کان سے اُڑا دیتے ہین - اسکا کیا علاج ہی -
مالی نے تو صرف اسیقدر کہا تھا کہ باغ مین عباسی آئی ہی اور
کوئی ایک بجے تک اب وہان ہینگے مامہری نے شوخی سے
بیگم صاحب کی خوشامد مین آکے یہ نمک مرچ لگایا کہ ابھی دو تین دن
قیام ہوگا اور کئی لولیان آئی ہین اور چھپن چھپان بیگم صاحب کو تاب
کہان کہ یہ حال سنین اور خاموش ہو رہین - یہ اور عورتون کی طرح برح
دینے والی نہ تھین - اور محمد عسکری بھی انکو بہت مانتے تھے لہذا انکی
شہ پانے سے یہ اور بھی شیر ہو گئی تھین اور حقیقت حال یون ہی کہ
بیگم صاحب کی فہمایش اور صلاح سے نواب محمد عسکری کا بڑا فائدہ
ہوتا - مگر وہ اُنکی صلاح کے مطابق چلتے ہی نہ تھے بلکہ اُنکی فہمایش پر
ہنستے تھے اور بعض اوقات بُرا مان جاتے تھے - لہذا اُنھون نے ہار کر
اور تھک کر کہنا ہی چھوڑ دیا تھا مگر کبھی کبھی جب یہ نواب صاحب کے
دھمکانے کے لیے روٹھ جاتی تھین تو نواب صاحب بمنت و سماجت
مناتے تھے اور بیگم صاحب کی بات پوری ہو جاتی تھی -

بیگم صاحب کو شک کی جگہ یقین کامل ہو گیا کہ نواب
محمد عسکری بھی تین چار روز تک باغ مین لولیان مہ لقا و زرین قبا کے ساتھ
گلچھرے اُڑائینگے - شب کو کوئی دس بجے خالی پلنگ پر سو رہین اور نواب
صاحب کی بے اعتدالیون اور بیضابطگیون کی فکر مین نیند
آگئی خواب دیکھنے لگین کہ محمد عسکری باغ مین بیٹھے ہین وسط باغ مین
سنگ مرمر کا ایک خوش قطع اور خوشنما چبوترہ ہی اسپر چاندنی کا صاف
ستھرا فرش بچھا ہی - چوطرفہ چاندنی نکھری ہی اور نواب صاحب
کے اردگرد پانچ چھ پری رخ پریزاد پری رو معشوق تمکین ہین اور
دور بادہ گلگون چل رہا ہی - سامنے کئی توڑے چنے ہوئے
ہین - اور نواب صاحب لکھنا لکھن انعام دے رہے ہین
قریب تھا کہ یہ ایک ڈانٹ بتائین کہ دفعتہ ان کی آنکھ
کھل گئی تو کیا دیکھتی ہین کہ انکے گورے گورے
رخسارون پر کوئی شخص ہاتھ پھیر رہا ہے اور موم بتی گل ہی
مارے خوف کے بدن تھر تھر کانپنے لگا رونگٹے کھڑے ہوگئے
تمام جسم لرزنے لگا - سوچین کہ یا الٰہی یہ کیا ماجرا ہی - پہلے تو
سمجھین کہ چور ہی خدا ہی خیر کرے - اس وقت یہان سب
سوتے ہین مین اکیلی کیا کرونگی - بولون تو دم فنا ہوتا ہی کہ ایسا
نہو گلا گھونٹ ڈالے پھر خیال آیا کہ اگر چور ہوتا تو ابتک زیور پر
ہاتھ ڈالتا یہ چھلاوا ہی اس خیال سے اور بھی زیادہ پریشان
ہوئین اور چپکے چپکے زار زار رونے لگین کہ اتنے مین پھر ہاتھ
محسوس ہوا - تو کلیجہ دھک دھک کرنے لگا -

اتنے مین وہ ہاتھ بڑھا اور بیگم صاحب کے اُٹھانے کی کوشش
کی تب تو اُنھون نے غل مچانا شروع کیا مگر گھگھی بندھ گئی
اسپر کسی نے کہا (ارے توبہ - گھبراؤ نہین گھبراؤ نہین مین ہون)
بیگم صاحب کی جان مین جان آئی - کہا - واہ ایسی ہنسی سے ہم
درگذرے - تو یہ جان نکلجاتی تو کیا ہوتا - اللہ جانتا ہی میری جان پر
بن آئی تھی - کلیجہ دھک دھک کرتا تھا اور جو دم نکلجاتا -
(اُف) نواب صاحب نے کہا - افوہ کسقدر پسینا آگیا
ہی توبہ - مجھے اسوقت یہ سوجھی کیا - مین سمجھتا تھا کہ تم سمجھ جاؤگی
مگر تم ہنکی تک نہین - ذرا کلبلائین تک نہین - مین سمجھا
سوتی ہو تب تو مین نے تمکو اُٹھایا - بیگم صاحب نے اُٹھکر
پیش خدمت کو بلایا ٹھنڈا ٹھنڈا پانی پیا - منھ دھویا -
کہا - اُف اب ذرا ذرا تسکین ہوتی چلی ہی - خدا کے واسطے
اب پھر ایسی حرکت نکرنا - یہ کب کی عداوت تمنے نکالی تھی
آج نواب صاحب کو سخت ملال ہوا کہ یہ مجھے بیٹھے بٹھائے
کیا سوجھی بیگم صاحب کی بڑی خوشامد اور منت سماجت کی
اب سُنیے کہ گھر بھر مین کھلبلی مچ گئی - ماما پیشخدمت مہری دوچی
یہ وہ سب دوڑ آئین - کوئی پیشانی پر ہاتھ رکھتی ہی - کوئی تلوے
سہلاتی ہی ایک صندل گھس کے لائی - دوسری عطر سنگھانے لگی -

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اب اسوخیت جتانے کے لیے خوشامد مین آکے ایک
دوسری سے سبقت لیجانے کی کوشش کرنے لگی۔
مہری۔ ای حضور یہ کیا ہوا کیا۔ توبہ توبہ۔
پیشخدمت۔ جیسے ہی بیگم صاحب نے آواز دی۔ مین
گھبرا کے اُٹھی کہ بے وخت (وقت) سرکار کا بیدار ہونا
بے سبب نہین ہی۔ کچھ نہ کچھ ضرور ہی۔
ددا۔ اور تمھاری آواز سنکر مین چونک پڑی۔
مہری۔ حضور اب ذری آرام ہوتا چلا ہی؟
بیگم۔ دل قابو مین نہین ہی۔ کلیجہ بلیون اُچھلتا ہی۔
ع۔ یہ سب ہماری حماقت کا نتیجہ ہی لاحول ولا قوۃ!
مہری۔ حضور نے کیا کیا خدا نخواستہ کیا کہدیا ایسا۔
ع نہین خدا کی قسم کچھ نہین کہا مین کیا ایسا ظالم ہون
ب۔ اور مین اسوقت ایک خواب دیکھ رہی تھی۔ ؎

سحر یعنی شنکر خواب مین نے دیکھا خواب	وہ خواب یوسف مصری کے خواب سے بیتاب
غریق لجہ حیرت ہون دریا عالم ہی	کسیکو گھیرے دریا مین جسطرح گرداب

بقائے ہستی عالم کا ہی بیان بہ نشاط
کہ جیسے دیکھے کوئی عین تشنگی مین سراب

ع۔ یہ خواب ہی یا بحر طویل یا قصیدہ۔ اچھا خواب ہی۔
ب۔ خواب کا حال بڑے جھگڑے کا ہی اور بیان و تم نہین
ع۔ ایسا کون خواب تھا ہم بھی تو سن لین ذرا۔
ب۔ بس بس چپکے ہی بیٹھے رہو صاحب۔ زبان نہ کھلواؤ بہت
ع۔ ہمنے کیا قصور کیا۔ خواب تم دیکھو۔ دھرے جائین ہم
ب۔ اس وقت طبیعت بے مزہ ہو گئی تو سیر دیکھتے۔
ع۔ کیا سچ مچ کوئی بات ایسی ہوئی ہی ہماری سمجھ مین نہین
آتا کہ یہ ہی کیا۔ ؎

ہمسجھ ہی مین نہین آتی ہی کوئی بات ذوق اسکی
کوئی بوجھے تو کیا بوجھے کوئی سمجھے تو کیا سمجھے

تم تو پہیلیاں بجھواتی ہو۔
ب۔ خوب سمجھتے ہو دل مین خوب سمجھتے ہو۔ یہ اُڑان گھائیان
اور ہمسے خدا کی شان!!! بھلا آخر اتنا تو سوچو کہ کیا مین دودھ
پیتی لڑکی ہون۔
ع۔ وہم کی دوا تو لقمان کے پاس بھی نہ تھی۔
ب۔ جی بجا ہی۔ وہم کوئی اور کرتا ہوگا۔
ع۔ اب اس سے بڑھکر وہم اور کیا ہوگا۔ بھلا کیا اسکا نام
وہم نہین ہی۔ وہم اور کسے کہتے ہین۔
ب۔ یہ باغ مین آج کیا دھما چوکڑی مچی تھی۔
ع۔ لاحول ولا قوۃ!!! ہم تھے اور نواب چھٹن صاحب
اور اُنکے ایک دوست اور بس۔
ب۔ انکے سوا جو کوئی اور ہو تو اُسکا جنازہ نکلے۔
ع۔ کیون کوستی ہو بیگم یہ بڑی بُری عادت ہی۔
مہری۔ ای لو اور سنو۔ ای حضور اگر جھوٹ ہی تو بیشک دیکھا ہوتا
نواب محمد عسکری صاحب کے دل مین چور تھا۔ بیگم صاحب نے
جو عباسی کو کوسا تو اُنھون نے ظاہر مین رنج و ملال کا اظہار
نہین کیا گر دل مین البتہ برا مانا کلیجے مین چوٹ لگی کیونکہ اس
صنم پری پیکر رشک قمر کی ادائے دلستان پر یہ ہزار جان سے
عاشق اور اُسکی شمع رخسار انور کے پروانہ تھے۔ بیگم صاحب
کے خوش کرنے کے لیے کہا کہ خدا گواہ ہی ہان صرف چھٹن صاحب
کی خاطر سے عباسی کو آنے کی اجازت دی تھی اور وہ بھی
اس سبب سے کہ انکا باغ ہی اور اُنکے ایک دوست
جو بانس بریلی مین وکیل ہین عباسی کو دیکھنا چاہتے تھے اُنکے
اصرار سے بلانا پڑا مگر ہمکو اس قسم کی صحبت پسند نہین ہی اُسنے
آنے کے ساتھ چھٹن صاحب پر آوازہ کسنا شروع کیا کہ تم تو
نرے مرید ہو دن رات گھر ہی مین گھسے رہتے ہو جب دیکھو اجل فقرہ
نواب صاحب کہان ہین محل سرا مین کس شغل مین ہین بیگم صاحب کے پاس بیٹھے ہین

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کیا کرتے ہین۔ وہ بناؤ کرتی ہین اور آئینہ دیکھتی ہین اور یہ اُنکو دیکھتے ہین۔

روٹھے کو منانا

محمد عسکری نے عمداً و قصداً بیگم صاحب کے چھیڑنے کی غرض سے یہ باتین کی تھین وہ سنتے ہی آگ بھبوکا ہو گئین کہا ان ہیسواؤن پر علم بردار کا علم ٹوٹے اور اللہ انسے سمجھے۔ اِنھین کی بدولت صدہا ہزارہا گھر پلٹ گئے۔ جس گھر مین یہ گھسین اسکو ستیاناس کر دیا۔ اُنکے کاٹے کا منتر ہی نہین ہی اُنکا کاٹا منہ سے بولے نہ سر سے کھیلے۔ باتین تو سنو اگر کوئی بھلا مانس اپنے بال بچون لڑکے بالون مین بیٹھے تو نام دھرین گھر مین گھسے رہتے ہوا چھوتے ہین ہٹتے ہو گھر سے باہر نکلنے کا نام ہی نہین لیتے تو اُنکا تو مطلب یہ ہی تاکہ گھر کی جورو کو مرد دھتا بتائے اور انکے گھر مین ہُن برستا رہے ہیر اُنکا بس چلے تو اُنکو گھڑے گھڑے چنوا دون یہ باتین تو کوئی سُنے جب دو چار بیلر بوالے دوست باہم ملکر بیٹھینگے اور ایک پر آوازے کسے جائینگے کہ جورو کے بندے آگئے بیوی کے غلام آئے۔ یہ دن رات گھر ہی مین گھسے رہتے ہین تو وہ خواہی نخواہی جھیپے گا۔

نواب صاحب نے کہا ہم تو صرف اسکے خواہان تھے کہ غزل سنین ہم تو گانے پر جان دیتے ہین۔ ایک غزل اُسنے بڑے مزے سے گائی تھی۔ خدا سر دے

تو سوداے تری زلف پریشان کا۔

بیگم۔ ای یہ غزل ہی واہ ماشاء اللہ اچھی غزل ہی۔

ع۔ یہ غزل نہین ہی پھر کیا لاؤنی ہی یا ٹھمری۔ تّبا

ب۔ یہ غزل نہین ہی۔ یہ اگلے وقت کے بوڑھے چونچلے ہین۔ غزل اسکو کہتے ہین۔ ؎

ناز کی کہتی ہی تسمہ تو لگا رہنے دے	ناز کہتا ہی لگی میری بلا رہنے دے
اُنکی کیا شان خدا کے لیے چٹکی نہ دے کے	کوئی دم اور تڑپنے کا مزا رہنے دے
دل لیا صبر لیا ہوش لیا جان چھٹی	کچھ تو گھر مین مرے ای دزد حنا رہنے دے
اک کھٹک سی ہی مرے کو ہی مین رکھو ور کا ان	کوئی کانٹا کسی چھالے مین پڑا رہنے دے

سو چمن صدقے کیے دامن گلچین نے امیر
ذکر بچھونون کا یہان باد صبا رہنے دے

ع۔ کیا اچھا اور ستھرا کلام ہی امیر کا کلام مقبول انام ہی اور روزمرہ کتنا صاف ہی۔ منشی امیر احمد صاحب امیر مینائی لکھنوی ہین۔ عجب خداداد طبیعت پائی ہی۔ ع

گویا سلمان ساوجی ہی

محمد عسکری نے کہا یہ ہماری بڑی خوش نصیبی تھی کہ تم ایسی پڑھی لکھی بیوی ملین ہم جانتے ہین کہ اس شہر مین ایسی اور کوئی رئیس زادی نہو گی۔ بیگم صاحب تنک کر بولین بس خوشامد کو بالاے طاق رکھیے۔ یہ چکنی چپڑی باتین نہ کریے جیسے منہ پر دم دل خوش کرنے کی باتین کر دین۔ باہر جا کے موچھون پر تاؤ دینے لگے کہ ہم بیوی کو گھر کی مرغی سمجھتے ہین اور اُن لوگون مین نہین ہین جو دن رات گھر ہی مین گھسے رہتے ہین۔

بیگم صاحب کا یہ قول قابل غور ہی۔ اور سراسر صحیح ہندوستان مین یہ بڑا فخر سمجھا جاتا ہی کہ گھر مین بہت کم بیٹھتے ہین۔ فلان شخص دن رات عورتون ہی مین گھسا رہتا ہی۔ زنان منتری ہے غرض کہ پہر دو پہر بھی اگر مین بیٹھا تو لوگ نام رکھنے لگے۔ اور یورپین کو دیکھیے کہ ہوا کھانے جائینگے تو بیوی ساتھ گرجا جائینگے تو بیوی ساتھ۔ ناچین گائینگے تو لیڈی کے ساتھ میلے ٹھیلے جائینگے تو لیڈیان ساتھ دعوت مین جائینگے تو لیڈیان ساتھ۔ جنازے کے ساتھ تک لیڈیان ہوتی ہین۔ حاشا ہم نہین کہتے کہ عورتون کو ہند کی انتہا کی آزادی اور مطلق العنانی دین۔ ہم یہ نہین کہتے کہ پردے کی

رسم کو دفعۃً اڑا دین۔ یہ خیالات کئی صدی سے انکے دلون مین جاگزین ہین۔ اور پردے کے بعض بعض فوائد بھی نظر آتے ہین مگر بیوی کے پاس بیٹھنے مین کون عیب ہے۔ اسمین کیا فخر ہے کہ دن رات گھر کے باہر رہتے ہین۔ صبح گھر سے نکلے تو دو بجے رات کو داخل ہوے یہ کون عقل کی بات۔

خیر اتنے مین بیگم صاحب نے مسکرا کر پوچھا اچھا جب جانین تمھین ہماری دلی محبت ہے کہ ہمسے باغ کا حال صاف صاف کہدو۔ نواب صاحب نے کہا۔ مین تو کہہ چکا ہون نا کہ وہم کی دوا لقمان کے پاس بھی نہ تھی۔ تمھاری بدگمانی وہم کے درجے سے بھی بڑھی ہوئی ہے۔ اسمین ہمارا کیا قصور ہے ہمنے تو خدا کو گواہ کر کے کچّا چٹھا کہہ سنایا۔

	اب مان نہ مان تو ہی مختار	

تم سے خدا جانے کون واہی تباہی باتین بکدیتا ہے اُکے اب آج مین اسکی تحقیقات کرونگا۔ خدا واسطے بے سبب بیوجہ بدظن ہونے سے ہمارا دل جلتا ہے۔

ب۔ پھر تم ایسی حرکت کیون کرو کہ ہم بدظن ہین۔

ع۔ وہ حرکت کونسی کی مین بھی تو سنون کچھ آخر۔

	ہر دم آزردگی غیر سبب راچہ علاج ما گذشتیم ز لطف تو غضب راچہ علاج	

ب۔ درست اور تمکو شرم بھی نہین آتی ذرا واہ۔

ع۔ خیر صاحب ہم زمانے بھر کے بدمعاش گرگے چھنٹے ہوے سہی۔

ب۔ نہین خدا نہ کرے تم بڑے پاکباز مولوی آدمی ہو۔

ع۔ ہمین نیند آتی ہے اللہ آنکھین جھکی پڑتی ہین۔

ب۔ وہ تو ہم سمجھے ہی تھے کہ یہان آکے نیند بھی آئیگی باتین کرنا بھی ناگوار گذریگا۔ بدن بھی ٹوٹیگا کسی بات سننے کو بھی جی نچاہیگا اور باہر والیون کے ساتھ رات رات بھر بیٹھے رہو تو نیند کا نام نہو۔

بیگم صاحب کا دل اسوقت مسکن نشاط و عشرت اور کاشانۂ انبساط و بہجت تھا یہ سمجھتی تھین کہ نواب تین چار روز تک باغ فرحناک مین قیام فرمائینگے اور آزادی و مطلق العنانی کے ساتھ دھما چوکڑی مچائینگے ٹولیان گلعذار و پریزادیان طرحدار سے صحبت طلب گرمائینگے۔ ان تیریون کے دنگل (جنگل مین منگل) مین ہماری فکر کیا گھر کا ذکر کیجا سیلانی آدمیون کو گھر مثل قفس ہے صحبت گلرخان شوخ و شنگ حظ نفس کے لیے بس ہے جب بغل مین ہمخوابہ پری پیکر ہے۔ تو بیاہتا بیوی گھر کی مرغی دال برابر ہے۔ انھین خیالات پریشان مین آرام فرمایا تو خوابمین بھی باغ کا نقشہ آنکھون کے سامنے آیا نیند مین بھی جھلاتی تھین دانت پیس پیس کر رہجاتی تھین۔ خواب ہی مین کہتی تھین کیا کرون انکا جلتا ہے مگر کچھ بس نہین چلتا ہے ان خیالات کے بعد نواب کو اُسی روز بغل مین پایا۔ ظاہرداری کے لیے روٹھ گیئن مگر نواب نے بلجاجت منایا جب محمد عسکری نے کہا سونے کو طبیعت چاہتی ہے ہمین نیند آتی ہے تو پھر تنک گیئن کہ ہان ہان نگوڑن کو گھنٹون پاس بٹھاؤ۔ ہمکو آتش رشک مین جلاؤ۔ اگر مولوی ٹھیسوائین زانو سے زانو بھڑائے بیٹھی ہوتین یا زانو پر سر رکھکر لیٹی ہوتین تو برسون اٹھنے کا نام نہ لیتے اس تکلیف کے عوض آرام نہ لیتے اب رات بھر کے بعد ہمکو منھ دکھایا تو سونا یاد آیا۔ بس جاؤ جاؤ انھین سے صحبت گرمائو یہ ظاہری اختلاط ہمین ایک آنکھ نہین بھاتا۔ دانا آنکھون سے انکا حال تاڑ جاتا ہے ہمسے ٹھنڈی گرمیان نِسلے خلاط۔ ہمسے ظاہرداری کا پیار اُنسے دلی ارتباط۔ وہ ہرجائی بازاری کسبیان ہم گھر گرہست کی بہو بیٹیان۔ اُنکے سے چونچلے کوئی کہان سے لائے خدا ہمکو اُن بیحیائی کے نخرون سے بچائے۔ انکا حسن فقرہ بازی حیلہ سازی ہے ہمارا حسن پاکبازی ہے۔ اُنکو دن رات بننے ٹھننے نکھرنے سنورنے سے کام ہے یہان پاکدلی کے مقابل مین اس بناؤ

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

پنجاؤ کو دور ہی سے سلام ہی۔
نواب صاحب نے مسکرا کر بیگم صاحب کا دست سیمین اپنے ہاتھ مین لیا اور چوم کر بلون جواب دیا۔ بیگم ہم صرف تمھارا دل لیتے تھے اور تمکو فقرہ دیتے تھے۔ تمھاری زلف عنبر بار کی بوے خوش سے اس وقت دل کی کلی مثل غنچۂ گل کھلی جاتی ہی۔ نیند کس مردود کو آتی ہی جب مقابل مین رخ پرنور ہو۔ تو نیند کیونکر نہ کافور ہو مگر تمکو انتہا کی بدگمانی ہی۔ یہ بار بار کا وہم اسکی عین دلیل و نشانی ہی۔ بات بات مین شگوفہ کرتی ہو۔ ہر گھڑی ہمارا ہی گلہ کرتی ہو۔
بیگم صاحب نے خوش ہوکر تحسین داد دی یہ شعر پڑھا ؎

عرض حال دل بیتاب یہ کہتا ہی وہ شوخ
ہٹ مرے آگے سے بس اپنا گلہ رہنے دے

اتنے مین بیگم صاحب نے گلوری منگوائی اور نواب کے ہاتھ سے کھائی۔ مسی مالیدہ لب اور رنگ پان۔ بقول ناسخ تہ آتش دھوان۔ نواب صاحب یہ شعر زبان پر لائے۔ ؎

مسی اور رنگ گلوری سے گویا ۔ دہان پری غنچۂ زعفران ہی

ب۔ (نواب صاحب کے ہاتھ سے ہاتھ چھڑا کر)
آئے ہو غیرون سے اب مل کر ۔ خاک ارمان نکالون دل کے
ع۔ بیگم صاحب کے رخسار رنگین پر ہاتھ پھیر کر) ؎
باتون کی باتین لذت شب وصل ۔ خاک ارمان نہ نکلے دل کے

بیگم صاحب نے کسی قدر چین بجبین ہوکر کہا ارمان جا کے باغ مین نکالو اور ہمکو فقرون فقرون مین ٹالو یہ کہا رخ انور کو چادر سے چھپایا نواب صاحب بولے بھلا یہ کیا ستم ڈھایا ؎

برمن نظرے فگن خدارا ۔ ای نرگس مست خواب تا کے
اندیدہ نقاب شرم بردار ۔ در وصل آخر حجاب تا کے

یہ اشعار آبدار اس مہوش گلرخسار کو اس قدر بھائے اور ایسے پسند آئے کہ نقاب چہرۂ نورانی سے اٹھایا تو یہی معلوم ہوا کہ ابر سے چاند نکل آیا چار آنکھین ہوتے ہی یون زمزمہ سنج بیان ہوئین۔ نواب اگر تم مین دو ایک عیب نہوتے تو مین اپنے تئین آپکو ساری دنیا کی عورتون سے زیادہ خوش نصیب سمجھتی۔ ایک بڑا بھاری عیب تو تم مین یہ ہی کہ تم ہر دیکھی کے پیچھے ہو۔ ایک گل کے بلبل نہین۔ ایک شمشاد کی قمری نہین۔ اس سے ہمارا دل اور بھی دکھتا ہی درد دل ہی تو یہی ہی اور اسکی دوا یہ ہی کہ تم ادھر ادھر نہ جایا کرو۔ یک در گیر و محکم گیر۔ نواب صاحب نے ہنسکر کہا تو تم چاہتی ہو کہ مین شیطان کا چیلا ہون۔ ؎

رو شیوہ رہروی ز شیطان آموز ۔ یک قبلہ گزین و سجدہ بر غیر مکن

ہان صاحب خیر اور دوسرا عیب کیا ہی۔
ب۔ تم اپنی جاگیر کو نہین دیکھتے بالکل بے فکر ہو۔
ع۔ یہ تو غلط ہی۔ مین ایسا غافل نہین ہون۔
ب۔ جی بجا۔ تمنے کہا اور مین نے دل سے اسکا یقین کر لیا۔
ع۔ اللہ ری بدگمانی۔ اس بدظنی سے تو ہم ہار گئے۔
ب۔ کارندے البتہ خوب مزہ اڑاتے ہین اور تو خیر اللہ اللہ خیر صلاح۔ ؎

ای خوش آن صبح کہ عاشق ز شکر خواب وصال
دست در گردن معشوق حمائل برخاست

جب رات خوب بھیگی اور پچھلا پہر ہوا گھڑیالی نے چار کا گجر بجایا اور مرغان خوشنوا اپنے زمزمۂ روح افزا سے مصروف کر حق ہوئے تو بیگم صاحب نے انگڑائی لیکر کہا کہ اب تو آنکھین جھکی پڑتی ہین نیند کے جھونکے پر جھونکے آتے ہین اب آرام کرو ورنہ طبیعت بے مزہ ہو جائیگی آج تو خاصہ رت جگا ہوگیا۔ دیکھو چڑیان بولنے لگین پو پھٹنے کا سمان آگیا۔ نواب صاحب کہ محو لذت بوس و کنار شاہد عشرت سے دوچار تھے بھلا انکو سونے کی کب سوجھتی

کہا اب نور کا تڑکا قریب ہوا فضل الٰہی سے یہ دن نصیب ہوا کہ ہمنے تمنے میٹھی میٹھی باتون مین شب بسر کی۔ اس سے زیادہ خوش طالعی اور کیا ہو سکتی ہی۔ میان بیوی مثل عاشق و معشوق زندگی بسر کرین۔ ایک دوسرے کی سچی محبت کا دم بھرین یہ عذرا ہو تو وہ وامق۔ یہ لیلی ہو تو وہ مجنون۔ دونون ایک دوسرے پر ہزار جان سے مفتون۔ میان بیوی پر شیفتہ۔ بیوی میان پر فریفتہ۔ اس دو تین پہر کی مفارقت اور جدائی ہجر و تنہائی کا حال ہم جانتے ہین یا ہمارا دل یا ہمارا خدا۔ معلوم ہوتا تھا کہ جیسے برسون سے جدا ہین یہ شعر ورد زبان تھا۔ سہ

بہار آئے آئی وہی سماں پھر ہو کبھی تو ساقی دریا دل آئیگا یارب	پھر ایکجا گل و بلبل کو باغبان دیکھین ہنوز گردش دو تا بکجا روان دیکھین

اس لالہ رخ ملائک فریب پستہ دہن سیم بدن نے بصد ادا نواب صاحب کے اس اظہار عشق کے جواب مین یون سلک بیان مین موتی پروئے۔ نواب یہ وقت اور یہ مزے مزے کی باتین یاد رکھنا۔ مگر اسکی امید کسے ہی۔ تم قرآن کا جامہ بھی پہنو تو ہمکو یقین نہ آئے۔ تو وجہ کیا تمھاری محبت منہ دیکھے کی محبت ہی شاہ چھڑے کی گلی مین جاؤگے تو وہان بھی یہی باتین بناؤگے بھلا اُن ہرجائیون سے تم لوگون کو کیا لطف ہوتا ہوگا۔

نشاید ہوس باختن با گلے کہ ہر بامدادش شود بلبلے

ع۔ اب اس وقت یہ باتین ہمین زہر معلوم ہوتی ہین ۔ہ

منہ پر گرے تیرے منھ پہ ہین ہمدم شب وصال گل تکیے کی جگہ پہ رہا شب بھر آئینہ

اب ہم قسم کھائے لیتے ہین کہ کوئی ایسی حرکت ہمسے ہرگز نہ ہوگی جس سے تمکو گنجایش شکوہ سنجی یا جائے ملال ہو اب بھی اگر تمکو یہی خیال ہو تو مجبوری ہی وہم کی دوا لقمان کے پاس بھی نہ تھی

اب ذرا ہنس تو دو۔ سہ

چل بسی فصل خزان موسم گل آپہونچا اے مبارک ہو ہو ابلبل گلزار پھری

بیگم صاحب نے رو رو کھلکھلا کر کہا یہ تمنے کیا فرمایش کی کہ ذرا ہنس تو دو۔ اب ہم روئے کب تھے۔ روئین ہمارے دشمن جو ہماری طرف دیکھ نہ سکین۔ روئین وہی باغ والی چڑیلین (تھو تھو تھو) ہم الله کے کرم سے ہر وقت خوش رہتے ہین۔ ہان بعض بعض باتین البتہ ہمین ایک آنکھ نہین بھاتین۔ سو تمنے وعدہ کر لیا ہے کہ اب شکوے کا موقع ہی نہ دوگے اسکی بھی آزمایش ہو ہی جائیگی۔ ع

ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے

مگر ہمکو ڈھارس جب ہی ہوگی۔ جب تم اپنے قول سے پورے نکلو۔ بے اسکے کلیجے کو ٹھنڈک اور دلکو خوشی نہوگی۔ نواب صاحب نے پھر قسمین کھائین اور کہا ہمین ذرا بال برابر بھی فرق نہین ہو سکتا۔ اسی ہفتے مین آزما لینا۔

اتنے مین کوّے بولنے لگے اور نوبتی نے نوبت بجائی شہنائی کی لبھانے والی آواز کانون مین آئی مرغ سحر نے بانگ دی تڑکا ہو گیا۔

ب۔ اے لو بالکل سویرا ہو گیا آج تمھاری بکبک مین ذرا سونے نہ پائے

ع۔ لڑنا جھگڑنا کے سو رہنے مین یہ لطف حاصل ہو سکتا ہی بھلا۔

ب۔ یہ تو سچ ہی مگر اب ہم تو بارہ بجے کی خبر لائینگے۔

ع۔ اور ہم دو بجے سوکے اُٹھینگے۔ دن پرایا نہین ہی۔

سوت نہ کپاس کوری سے لٹھم لٹھا

بیگم صاحب نے آدھ گھنٹے کے بعد آرام کیا اور نواب محمد عسکری باہر تشریف لیگئے خدام نے مجرا عرض کیا خدمتگار حقہ بھر لایا۔ ہاتھ منھ دھویا۔ گلوری کھائی تھوڑی دیر خانہ باغ مین سیر کی صبح کی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کھائی حکم دیا کہ سبزہ گھوڑا

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

تیار ہو۔ جب سائیس گھوڑا لایا تو نیند مانع سواری ہوئی کہا کھول ڈالو اب نہ جائینگے۔ نیند کے مارے بڑی تکلیف اٹھائینگے جب سائیس گھوڑے کو اصطبل میں لیگیا۔ تو تھوڑی دیر کے بعد تلون نے پھر رنگ جمایا حکم ہوا کہ گاڑی پر جائینگے ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کھائینگے۔ مگر پلنگ پر لیٹے تو آنکھ لگ گئی۔ قلی پنکھا کھینچنے لگا۔ اس تلون کے صدقے پہلے آرام کو طبیعت چاہی پھر گھوڑے کی سواری کا حکم دیا۔ پھر گاڑی تیار ہوئی۔ اور پلنگ پر جاکے لیٹے تو گویا گھوڑے بیچ کے سو رہے اور کیونکر نہ سوتے تمام شب تو جاگتے گذری تھی۔ غرضکہ دراز تک باغ میں لطف اڑایا۔ وہاں سے پچھلے پہر کے قریب آئے تو بیگم صاحب سے اختلاط کی باتیں شروع ہوئیں۔ پھر نیند کہاں اب صبح کو بھی نہ سوئیں۔

بیگم صاحب کو خواب ناز میں چھوڑ کر محمد عسکری باہر تشریف لائے اور باغ میں کرسی بچھوا کر بیٹھے نظارہ گل و گلبین کرنے لگے بیٹھے یہ سوجھی کہ خدمتگاروں کو موقوف کر کے اُن کی جگہ پر دوشیزگان ماہ سیما حور لقا نوکر رکھیں اس خیال خام کو اُنھوں نے بڑی وسعت دی اور ٹھان لی کہ چاہے جو کچھ ہو ہم خدمتگاروں کے عوض کنواری چھوکریوں کو ضرور نوکر رکھینگے۔ اتنے میں میان ممن آئے آداب عرض کر کے مونڈھے پر بیٹھے اور کہا شناحضور کل بڑی دیر تک باغ میں تشریف رکھتے تھے۔ نواب چھٹن صاحب بھی تھے اور خدا جانے کون کون تھا مگر عباسی کی خبر ہمنے بھی پائی تھی محمد عسکری نے مسکرا کر کہا۔ بھئی تم ٹھہرے ٹوہیے ہو۔ یہ تم لوگوں کو عباسی کے آنے کا حال کیونکر معلوم ہو گیا ہمنے تو سب سے مخفی رکھا تھا اور سیاخنک یہ خبر مشہور ہوئی کہ گھر تک میں لوگوں نے اطلاع دیدی اور بیگم بہت ہی بگڑیں ہمنے لاکھ لاکھ سمجھایا مگر اُنھوں نے ذرا شنوائی نہ کی اور وہی مرغ کی ایک ہی ٹانگ قائم رکھی۔

ممن نے کہا حضور بھلا شنوائی کیونکر کرتیں کیا اُنھوں نے کچھ جھوٹا سنا تھا

ع۔ خیر جی اس جھگڑے سے کیا مطلب ہے ہو گا۔!

ممن۔ سرکار۔ یہ آدمی نوکر جا کر ادھر کی اُدھر لگاتے ہیں۔

ع۔ میں بھی اس ٹوہ میں ہوں کہ یہاں آنکے کس نے خبر دی

ممن۔ حضور دربان سے دریافت کریں اور مہری ماما یا مستحید انھیں میں سے ایک نہ ایک نے اندر جاکے جڑ دی ہوگی۔

ع۔ اور ایک بات صحیح تو ننانوے لغو۔ سراسر غلط۔

ممن۔ گھر میں کہدیا ہو گا کہ نواب صاحب نے نوکر رکھ لیا ہے

ع۔ خدا جانے کیا کیا کہا۔ انسے کہا کہ اب مہینے سوا مہینے یہاں نہیں آئینگے ہمنے فقط عباسی کو بلایا تھا یار لوگوں نے جڑ دی کہ چھ سات لولیاں آئی ہیں اس بہتان کو ملاحظہ فرمائیے۔

> خدا کے غضب سے ذرا دل میں کانپ
> چغلخور کے مُنھ کو ڈستے ہیں سانپ

اور کوئی پوچھے کہ بیگم سے کہہ کے نتیجہ کیا نکلا وہ میری بیوی ہیں یا اتالیق یا کوئی مخدوم ہیں خیال تو کیجیے بھلا وہ تو کہیے مجھے خود ہی اس امر کا خیال ہے ورنہ مجھے بیوی کا خوف ہی کیا تھا بہتیرے ہمارے ہی بھائی بند ایسے ہیں جو بیوی کے کلے پر عورتیں بلوا تے ہیں انکی بیویاں انکا کیا کر لیتی ہیں۔ یہ تو صرف ہمیں کو خیال ہے

ممن۔ حضور کی باتوں اور وضع کو کوئی کب پہونچ سکتا ہے ممکن نہیں کہ کوئی ذرا پاسنگ کو بھی پہونچے۔

ع۔ ارے میاں جو بنہہ جائے وہی ٹھیک ہے۔

> کسکی رہی اور رہے گی کسکی

ممن۔ صحیح ہے سرکار۔ خدا یا آبرو باعزت نباہ دے اس سے بڑھ کر اور کیا نعمت ہوگی۔

ع۔ مگر ہماری بیگم کو بھی ہماری دلی محبت ہے۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ممن ۔ حضور ایک عرض یہ ہی کہ دل کو دل سے راہ ہی اور حضور کو تو اللہ نے رئیس اعظم کیا ہی ۔ کروڑوں روپے کی آمدنی کروڑوں کا خرچ ۔ جو چیزیں حق کی عنایت سے بیگم صاحب کو ہیں وہ اچھی اچھی بادشاہ زادیوں کو تو نصیب نہیں ہو سکتا ۔

ع ۔ خدا پناہ دے ۔ اسی طرح ہم تو اس امارت اور ریاست کے قائل نہیں ہیں ۔ ؎

قسام ازل کا اگر اشارہ بس ہی
انسان وہی ہی جو منکسر مزاج ہوئے

دم بھر میں شہنشاہ گدا ہوتا ہی
ہر ایک سے جھک کے ملنا سخی تو یہی ہی

ممن ۔ کیا بات ارشاد فرمائی ہی حضور ۔

ع ۔ اور دو دن کی زندگی میں کسی سے کیوں لڑے ۔ ؎

دو دن کی زندگی میاں مثل حباب ہے

ممن ۔ حضور یہ بات بات پر مصرع پڑھنا اور شعر خوانی کرنا کسی کا کام نہیں ہی ۔

ع ۔ واہ من آنم کہ من دانم ۔

زیور ہیں نہ دستار کے ذی زیب ہیں سر کے
مثل گل بازی نہ ادھر کے نہ اُدھر کے

ممن ۔ سرکار کوئی دس ہزار شعر تو یاد ہونگے ۔

ع ۔ دس ہزار نہیں تو پچاس ہزار میں تو شک ہی نہیں ۔

ممن ۔ اللہ اللہ ! پچاس ہزار شعر خیال تو کیجیے مرزا صاحب ۔

مرزا ۔ بھائی جان یہ حافظے کی بات ہی کوئی پچاس شعر تو یاد کرلے بھلا نہ کہ آدھے لاکھ ۔

ع ۔ یہ پچاس ہزار چوٹی کے شعر ہیں نہیں تو پورے ایک لاکھ

نام بہرام ترا و پدرت بو جبلہ

ممن ۔ یہ غلام نہیں سمجھا سرکار

ع ۔ دنیا میں سب کے پہلے یہی مصرع موزوں ہوا تھا ۔

ممن ۔ اللہ اللہ یہ کن دیوانوں اور شعروں کے قبلہ گاہ ہیں ذری پھر ارشاد ہو ۔

ع ۔ نام بہرام ترا و پدرت بو جبلہ ۔

ممن ۔ نام بہرام ترا و پدرت ہی چیلہ ۔

ع ۔ (ہنسکر) چیلہ نہیں ۔ بو جبلہ ہی ۔

ممن ۔ حضور کو بھی بڑی تحقیقات ہی علمی اور شاعری ۔

ع ۔ برسوں اسی دھندے میں رہے ہیں میاں ممن ۔

ممن ۔ بجا ہی حضور بے اسکے اور کیونکر انسان یہ باتیں سیکھ سکتا ہی

ع ۔ مشاعرے میں ہمارا ہمیشہ نام ہوا ۔ ؎

ای جنوں گر جامۂ ہستی نہیں ہی بے ثبات
پھر مرا چاک گریباں شکل لا کیونکر ہوا

ممن ۔ شکل لا ہی سبحان اللہ ! کیا کلام ہی ۔

راوی ۔ اور خیر سے خود بدولت اور میاں ممن دونوں میں ایک بھی اس شعر کے معنی نہیں سمجھے ۔

ع ۔ اسکے معنی ذرا بہت دور ہیں میاں ممن ۔

ممن ۔ حضور کا کلام ہر ایک کی سمجھ میں آنا دل لگی نہیں حضور ہی

ع ۔ | شعر گفتن سہل باشد شعر فہمی مشکل ست

ممن ۔ حق ہی حق ہی ۔ بجا ارشاد ہوا حضور بہت مشکل ہی مگر حضور نے کسی سے سیکھا نہ سکھایا اور شعر خوانی میں نام حاصل کر لیا ۔

ع ۔ یہ خدا کی دین ہی اس میں کسی کا اجارہ نہیں ہی جسکو وہ دے جسکو دے مولا اسکو دلائے آصف الدولہ اسکے کروڑوں ہاتھ میں نواب صاحب نے کہا ہمنے ایک غزل تصنیف کی تھی جسکی بڑی دھوم مچی تھی ہے ؎

نکہ گونیں کی ہی رتی نہیں تنخواہ زمیں
دھوم ہی پیرہن یار کی زر دوزی میں

نجم غلط ہو گیا جب بیٹھ گئے یار زمیں
چھپ گیا ان کی تیغ سے کہ خبر دار زمیں

ممن گویا ان ہی شعر بد پڑھا لکھا تھا مگر لکھنو کا رہنے والا تھا صبا کی اسقدر مشہور غزل سے بھلا کوئی اہل لکھنو ناواقف ہو سکتا ہی

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

دل ہی دل مین ہنستا تھا کہ صبا کے مال کو سرکار اپنا مال بنائے لیتے ہین۔ مگر مارے خوشامد کے بڑی ہی تعریف کی۔ کہا خداوند اللہ جانتا ہی آتش کے کلام مین بھی یہ ستھرا پن نہین ہی۔ بارک اللہ کیا کلام ہی۔ ۵

فکر کونین کی رہتی نہین میخوارون مین
غم غلط ہو گیا جب بیٹھ گئے یارون مین

اب سنیئے کہ نواب چھٹن صاحب کے نام انکے ایک دوست کا خط نینی تال سے آیا کہ اگر کوئی ضروری امر مانع نہو تو از براے خدا چند روز کے لیے یہان چلے آؤ۔ آج کل یہان بڑا لطف ہی اور خوب جلسے ہو رہے ہین۔ صحبتین قابل دید ہین اگر اس موقع پر نہ آئے تو عمر بھر پچھتاؤ گے۔ چھٹن صاحب تو نینی تال پر ادھار کھائے بیٹھے ہی تھے ٹھان لی کہ ضرور بالضرور سفر کرینگے اُسی وقت محمد عسکری کے پاس آئے اور کہا بھائی صاحب آپ کو اب ضرور چلنا ہوگا۔ ہمارے ایک دوست نے جو بڑے رنگین مزاج آدمی ہین ہمکو باصرار تمام لکھا ہی کہ نینی تال آؤ۔ یہ خط لیجیے اور اب بس تیاری کیجیے۔

ع۔ اچھا بھئی تو اب تیاری کر ہی دو۔ بسم اللہ چھٹن چلیے ہم تو ہر طرح حاضر ہین۔

در کار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست

ع۔ اور اب گھر مین بھی یہ خیال نہین رہا ہی کہ پہاڑ کا سفر خطرناک ہی مگر یار ہمنے تو پہاڑ کی صورت بھی آج تک نہین دیکھی ہی ہمین تو واقعی چلنے مین بڑا خوف معلوم ہوگا اور سنتے ہین کہ ادھر اُدھر دونون طرف کھڈ ہین اور ذرا پانوؔن پھسلا بس اتنا غفیل ہوگئے گویا پیدا ہی نہین ہوے تھے۔ یہ تو ہمنے بہت سے آدمیون کی زبانی سُنا ہی۔ آپ لاکھ کہینگے تو ہم ایک نہ مانینگے اور کیونکر مانین ہزارون کی زبانی سنا ہی اگر خوف ہی تو بس اسی قدر۔

چھٹن۔ بیالیس برس سے لوگ وہان بود و باش کرتے ہین پورے بیالیس برس ہوے کہ انگریزون نے اس مقام کو پسند کیا ہی اور بنگلے بنوا کے رہنا شروع کیا۔ بھلا کسی سے دریافت تو کیجیے کہ اس عرصہ مین کتنے آدمی کھڈ مین گر کے مرے۔ صرف ایک فوجی افسر تو البتہ گھوڑے سے گرے تھے۔ پہاڑ کا ایک ٹکڑا اسکا تو ٹوٹ پھوٹ کا بس بھڑکتے ہی ٹٹو اور سوار دونون کھڈ مین گر پڑے۔ ہڈی پسلی چکنا چور ہو گئی اور ایسے سانحے کہان نہین ہوتے پہاڑ پر کیا فرض ہی آپکے شہر مین جس سال برسات بہت ہوتی ہی صدہا مکان گر جاتے ہین یا نہین آدمی دب کر مر جاتے ہین یا نہین مر جاتے۔ پچاسون مسکینا ہون کی جان جاتی ہی کہ نہین۔ اس ست کون مقام بچا ہے۔ یہ آفات ارضی و سماوی ہین انسے بچا کہان چھوٹ سکتا ہی۔ نینی تال دیکھو گے تو آنکھین کھل جائینگی۔ بیچ مین جھیل ادھر اُدھر اونچے اونچے پہار جنکی چوٹی آسمان سے باتین کرتی ہی سر بفلک کشیدہ اور ان پہاڑون پر صاحب لوگون کے بنگلے ہین دور سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ ہوا مین ٹنگے ہوے ہین اور جھیل کے قریب جا کے کھڑے ہو جیے تو روح کو فرحت حاصل ہو اور کلیجے کو ٹھنڈک پہونچے۔ ۶

سردی جگر کو بخشتی ہی جھیل کی ہوا

ع سردی تو قیامت کی ہوتی ہوگی۔ برف گرتی ہی نا۔

چھٹن۔ سردی کے دنون مین تو جناب ہم آپ وہان نہین بسکتے

ع۔ اور وہان کے باشندے کیا کرتے ہین۔ انکو مجبوری ہی کہ رہین

چھٹن سردی کے چار مہینے وہان بہت ہی کم آدمی رہجاتے ہین۔ صاحب لوگ نیچے اُترجاتے ہین۔ اور بازار مین بھی اکا دُکا آدمی نظر آتے ہین۔ معدودے چند۔ اکثر آدمی بریلی یا مرادآباد جاتے ہین۔ اور اکثر آدمی منڈی مین ہلدوانی کے پاس۔

ع بھلا سڑک نینی تال سے کس قدر فاصلے سے ہوتی ہی۔

چھٹن - سردی خاص نینی تال مین جاکر شروع ہوتی ہر اور
کچھ کچھ بیر گودام سے نینی تال کی سڑک ان دنون مین بڑی
خوشگوار ہوتی ہر -
ع - بھلا اپنے گھوڑے لیتے چلین یا نہین -
چھٹن - واہی ہو - گاڑیان وہان کہان چل سکتی ہین -
ع - پھر صاحب لوگ کاہے پر ہوا کھانے جاتے ہین -
چھٹن - پیادہ پا - یا گھوڑے پر یا پہاڑی یا بو پر جاتے ہین
پیدل چلنا وہان ازبس نافع ومفید ہر اور سب آدمی ایک یا دو
گھنٹے کے لیے ہوا کھانے جاتے ہین جھیل کے گرد چکر لگانا
بہت فائدہ بخشتا ہر -
ع - کیا جھیل بہت لمبی چوڑی ہر - ہر کوئی ٹکیت راے
کے تالاب کے برابر -
چھٹن - ٹکیت راے کا تالاب آپ لیے پھرتے ہین یہ
نہین کہتے کہ گومتی کے پاٹ سے چوگنا پاٹ ہر - ایک میل
طول ہر - اور ربع میل عرض - اور گہری اسقدر ہر کہ تھاہ
کہین ملتی ہی نہین اس جھیل مین بھی پہاڑ ہین - ڈونگیون اور
بجرون پر صاحب لوگ اور گورے لطف اٹھاتے ہین -
ع - کیون صاحب اور جو پیرنا نہ جانے وہ کیا کرے اسکی
خرابی ہر -
چھٹن - یہ کیا فرض ہر کہ بجرے پر ضرور ہی سوار ہو جیے -
ع - ہمنے سنا ہر کہ اگر کوئی شخص نہ سوار ہو تو اسکو وہان والے
ہنستے اور بناتے ہین اور کہتے ہین چوڑیان پہنو یہ بڑی خرابی ہر -
چھٹن - معقول - آپ جو سنتے ہین سب سے نرالی -
ع - بھئی یہی لوگ آن آن کے کہتے ہین مجھے
کیا معلوم -
چھٹن - عجب بیوقوف واہی آدمی ہو بھی کسی کو کیا پڑی
ہر کہ خواہ مخواہ آپ کو مجبور کرے کہ ضرور کشتی پر سوار ہی جیے

ع - خیر - پوچھنے مین کیا عیب یا گناہ ہر -
چھٹن - آپ کسی کی ایک نہ سنین اور چپ چپاتے چلے
چلین بس - ع

در جنون دیوانہ را ہوئے بس است

ع - بھلا وہان قیام کی کیا صورت ہوگی - ہوٹل مین -
چھٹن - ایک دوست کی کوٹھی مین رہنے کے عزم ہین
ع - اچھا بھلا عباسی کو بھی ساتھ لیتے چلین کیا حرج ہر اسمین
چھٹن - جناب آپ تمام چوک کو ساتھ لے چلین اختیار ہر -
ع - ضرور لے چلینگے - دو گھڑی دل لگی ہی رہیگی -
اچھا معشوق ہر -
چھٹن - اسوقت مزے مین ہین حضور - یہ نینی تال
کے نام کا اثر ہر بھائی صاحب -
ع - چلو دیکھ آئین کوہ نینی تال بھی چلکے - انشاء اللہ -
نواب قمر رکاب اور مصاحبین ندیم و شیخ و حاضر جواب ہین
ایک روز سفر کہسار اور نظارہ آبشار کی نسبت باہم
دلچسپ گفتگو ہو رہی تھی اور چونکہ حاضرین جلسہ کو خوشامد در
چاپلوسی مین طاق اور یگانہ آفاق تھے بخوبی معلوم ہو گیا تھا
نواب چھٹن صاحب محمد عسکری کے شفیق دلی اور
دوست قلبی سفر نینی تال کے ازبس شائق اور
محمد عسکری کے نفس ناطقہ ہین لہذا سب نے سفر کوہستان کی تعریف کرنی
شروع کی تاکہ آقاے نامدار کے دل مین جگہ ہو اور چھٹن صاحب کے میلان طبع
کے خلاف کوئی بات ظہور پذیر نہو - ان سبکو خوف تھا کہ اگر چھٹن صاحب
بگڑ بیٹھینگے تو دم کے دم مین نکلوا دینگے - مگر جو سب مصاحبون مین
پرلے سرے کا کائیان تھا اور جسنے پہلے پہل سفر کوہی مین خندہ اندازی
کی تھی وہ بھی ہان مین ہان ملانے لگا - اب اس صحبت مین کوئی متنفس
ایسا نہ تھا جو پہاڑ کے سفر کو برا کہے یا اسپر حرف دھرے - نواب صاحب
نے اس سفر کے لیے بڑی تیاری کی تاکہ دھوم دھام اور تزک و احتشام

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

سے جو انکی شان کے شایان ہو سفر کرین ایک انگریزی کوٹھی مین جاکر گرم کپڑے خریدے اور اعلیٰ درجے کے پشمینے کے کوٹ پتلون بنوائے سوداگری مال کی خریداری اور لباس گرم کی تیاری مین بیع تک مصاحبون نے خوب مال چیرا اور ہاتھ گرمائے رئیس ممدوح نے صرف بنظر اظہار امارت و ریاست اسقدر کپڑا خریدا جسمین سے دسوان حصہ تمام عمر کے لیے کافی تھا حالانکہ انکے پاس اطلس اور زربفت اور کمخواب اور بانات اور مخمل و کشمیرے اور پشمینے کا اسقدر کپڑا تھا کہ پشتہا پشت کے لیے کفایت کرتا کوٹھے کے کوٹھے بھرے پڑے تھے۔ خدا کے فضل سے کسی شے کی کمی نہ تھی ۔

	ہمہ اسباب شاہی حاصل او	
	نماندہ آرزوئے در دل او	

لیکن جب دولت پاس ہوتی ہے تو انسان کو بلند پروازی کی ضرور سوجھتی ہے اور پھر ہندوستان کے رؤسا کثرت ثروت مین اوج کی خواہ مخواہ لیا ہی چاہین مصاحبون اور رفیقون اور ہمراہیون کے لیے بھی گرم لباس جی کھول کے بنوایا تاکہ مصاحب تکلیف نہ پائین اور خود بھی مثل رؤسائے نامدار کے معلوم ہون تاکہ لوگ دلون مین سوچین کہ جسکے مصاحب اس ٹھسے سے رہتے ہین وہ خود کیسا صاحب ثروت ہوگا۔ سوچے کہ وہان بغیر چاء پیے رہنا محال ہے لہذا موجودہ سامان کے علاوہ ایک ہزار کے برتن نقرئی اور طلائی اور گنگا جمنی اور بنوائے حالانکہ موجودہ سامان بھی از بس مکتفی بلکہ ضرورت سے زیادہ تھا مگر روپے کے جو نچلے ہین ع

	زر دار سبھی اڑتے ہین بے زر کا خدا حافظ	

بعض ایسی مصاحبون نے صلاح دی کہ حضور ڈھاک اور املی کے سچے کوئلے ضرور لیتے چلیے گا۔ اول تو حقے کو ملون کچھ مزہ نہ دیگا۔ اور نے حقے کے بلوون سے رہا نہین جاتا ہم تو خیر برداشت بھی کرینگے مگر سرکار کو سخت تکلیف ہوگی اور حضور بیچین ہو جائینگے بس کوئی چار من کوئلے کافی ہونگے اور پھر چاء کے لیے بھی کوئلون کی ضرورت ہوگی۔ وہان کی آگ بالکل ٹھنڈی ہوتی ہے۔ اور ذرا نہین ٹھہرتی ادھر آگ جلائی اور چلم سر رکھی اور ادھر گل۔ بھلا کھانا کیا پکیگا۔ اور چاء کیونکر تیار ہوگی اس سے بہتر یہی ہے کہ کیل کانٹے سے درست رہین سب چیزین لے چلیں جب کل سامان درست کوئی ایسا ویسا آدمی ہو تو خیر مگر حضور جیسے شہزادون کو تو ضرور اعلیٰ درجے کے سامان کے ساتھ جانا چاہیے تاکہ کسی امر کی تکلیف نہونے پائے اور ایک بات اور بھی غور طلب ہے۔ خداوند۔ وہ یہ کہ واللہ اعلم وہان حضور کے قابل میز کرسی ڈنگل شیشہ آلات ملیگا یا نہین اگر نہ ملے تو یہان سے لیتے چلین اول تو حضور کے ہان خود کرسیان ایک سے ایک عمدہ اور اعلیٰ موجود ہین ایسی کرسیان یہان شہر مین کہان ملینگی نہ کہ وہان پہاڑ پر دوسرے حضور وہ دو آئینے جو حضور پرسون بہرامجی کے ہان سے خریدکے لائے ہین وہ تو ضرور لیتے چلیے گا شہزادہ مرزا فرخ بخت فرماتے تھے کہ ایسے اے بادشاہ کے ہان تھے اور کسی کے ہان شاہی کے زمانے مین بھی نہ تھے جس کوٹھی مین حضور فروکش ہونگے اس کی ان آئینون سے رونق ہو جائے گی ۔ اور صاحب لوگ جو حضور سے ملنے کو آئینگے دیکھکر لوٹ جائینگے کہ ہان لکھنؤ کے کوئی رئیس اعظم آئے ہین ۔ ایک مصاحب نے صلاح دی کہ سرکار کچھی ہتھنی کو ضرور لیتے چلین ۔ ہان کبھی کسی نے ہاتھی کی صورت کاہے کو دیکھی ہوگی جب وقت حضور سوار ہوکر نکلین گے اور گنگا جمنی ہودہ چمکیگا وہ شان نظر آئیگی کہ سبحان اللہ سبحان اللہ ہودے کی ایک نیلی ذرا شکستہ ہے اگر سرکار اسکو درست کروا لیجیے بس جگمگانے لگے ۔ وہ رونق دے کہ جو دیکھے عش عش کر جائے اور رجوالیان ملک مین سے کوئی وہان آیا ہو تو اسکی بھی انگلیان اٹھین کہ یہ کوئی بڑے شہزادہ گردون بلاد آئے ہوے ہین کہ ہاتھی ساتھ ہے اور ہزار ہا کی تیاری کا ہودا ہے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اور وہ کمخواب والی جھول بھی لیتے چلیے گا اور بھی فوق البھڑک ہوجائے اور ایک نقیب ساتھ ہو اور آگے ڈنکا بجتا ہو۔

راوی۔ نواب صاحب کے نکلوانے کی اچھی فکر کی۔ ادھر ڈنکے پر چوب ہوا ادھر پولیس والے ڈنکے والے کو حوالات مین بھیجدین

ممن۔ حضور ہماری صلاح تو ڈنکے کی نہین ہی۔

اختر۔ کیون ہرج کیا ہی۔ شان ریاست ہی یہ بھی۔

ممن۔ انگریزیت کے خلاف ہی ہماری راے نہین ہی

اختر۔ اچھا جانے دو۔ ہاتھی کے گلے مین گھنٹا ضرور ہو۔

ممن۔ یہ مانا۔ ٹھنا ٹھن کی صدا دور سے اطلاع دیدے

مرزا۔ حضور اگر فرمائین تو غلام بھی کچھ عرض کرے۔

ع۔ بسم اللہ بسم اللہ۔ فرمائیے معقول صلاح ہو گی صاحب خیر دیجیئگا

مرزا۔ حضور نوبت خانہ ضرور ہو۔ بڑی شان ہوجائے

اختر۔ ہان خوب ہی بات فرمائی ہی۔ واللہ ہمین بھی اتفاق ہی۔

مرزا۔ ابھی تو وہ وہ باتین عرض کرون کہ پھڑک جائیے

ممن۔ کیا شک ہی۔ زمانہ دیکھا ہی۔ تجربہ حاصل کیا ہی

اختر۔ اور پھر تمام عمر سلطانی ڈیوڑھیون پر رہے ہین۔

مرزا۔ بے اسکے تجربہ معلوم۔ مرزا ولی عہد بہادر کی شادی کا سامان غلام ہی کے ہاتھون ہوا ہی۔ لاکھون روپے انھین ہاتھون سے خرچے ہین۔ وہ کون سامان ہی جو ہم نہین کر سکتے۔

اختر۔ اور اگر ماہی مراتب بھی ساتھ ہو تو کیا کہنا ہی۔

مرزا۔ بھئی کیا بات کہی ہی۔ واللہ جی خوش ہوگیا اس وقت۔ اہ سبحان اللہ۔

ع۔ ایسا نہو لوگ خواہ مخواہ کو ہنسین ہمکو اور مفت کی جگت ہنسائی ہو۔ ہمارے مزاج مین اظہار تحشم نہین ہی۔

ادبار کا ڈنکا حشم و جاہ مین ہی
جاگو جاگو یہ خواب غفلت کیسا

بھاگو بھاگو کہ خود واپس آئین ہی
دیکھو دیکھو اجل کمینگاہ مین ہی۔

اتنے مین مرزا صاحب اُٹھ کے باہر گئے اور وہان سے اپنے ہمراہ ایک صاحب کو لائے اور کہا سرکار یہ بڑے کمال کے لوگ ہین۔ وہ صاحب آداب بجالائے اور باادب بیٹھے۔ نواب صاحب نے نام دریافت کیا تو مرزا صاحب نے کہا۔ حضور یہ مولوی کمال الدین صاحب ہین۔ نواب صاحب نے مسکرا کر کہا اسم بامسمی ہین۔ مرزا صاحب نے عرض کیا حضور یہ چھوٹے حافظ بھی کہلاتے ہین کیونکہ دیوان حافظ حفظ ہی اور بالکل ایرانیون کی قطع سے حرفون کو ادا کرتے ہین۔ حکم ہوا کچھ فرمائیے۔

حافظ۔ حضور ترجیع بند نعتیہ کے کچھ بند حضور کو سناتا ہون۔ ؎

بجسم خلق ازان دم کہ جان رسید خدا
بجنتم گوہر پاک تو چون رسید خدا

کسیکہ مظہر دانش بود ندید خدا
خیان ز صنعت نقش آں جا کہ خود رسید خدا

بصورت تو نگارے نہ آفرید خدا
ترا کشیدہ و دست از قلم کشید خدا

چھٹن۔ نور کا گلا پایا ہی۔ ؎

اہ وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی

جس قدر آپ کی تعریف سُنی تھی اُس سے کہین زیادہ پایا نہایت ہی خوش گلو۔

کمال۔ (استادہ ہوکر) مجرا عرض کرتا ہون خداوند یہ حضور اور نواب صاحب کی قدر افزائی ہی ورنہ من آنم کہ من دانم خدا حضور کو سلامت رکھے

گلے خوشبوے در حمام روزے
بدو گفتم کہ مشکی یا عبیری
بگفتا من گلے ناچیز بودم
جمال ہمنشین در من اثر کرد

رسید از دست محبوبے بدستم
کہ از بوے دلآویز تو مستم
ولیکن مدتے با گل نشستم
وگرنہ من ہمان خاکم کہ ہستم

ممن۔ مین تو سمجھا تھا حضور ساری گلستان پڑھ جائینگے مگر بڑی خیریت ہوئی کہ حضور خاموش ہو رہے۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

راوی - اس لطیفے پر بڑا قہقہہ پڑا اور محمد عسکری بھی زیر لب مسکرائے -

کمال - (برافروختہ ہوکر) بڑی ہمت کہ گھر آدمی کو ہنستا ہو کہ کھا کر

ممن - ابن ابا وحشت! یہ حضور نے کیا وحشت کی لی - آدمی مین حواس ہی حواس تو ہوتے ہین -

ع - یہ کون زبان بولی بھئی

ممن - حضور یہ دیوناگی زبان ہی - ہان میان کمال الدین اب پھر

کمال - لاحول ولا قوة -

ممن - اب کہین بھاگ نہ جائیے گا -

کمال - بندہ رخصت ہوتا ہی -

اختر - این الاحول پڑھتے ہی روانہ باشد - ای حضرت کہین ہفسوا ایئے گا - ابھی تو آپ کو نینی تال چلنا ہی - پہاڑ پر بے آپ کے لطف نہ آئے گا واللہ -

میان کملو عرف میان جملو

حافظ کمال الدین صاحب نے اپنی خوش بیانی اور خوش ادائی سے نواب صاحب کے دل مین جگہ کر لی مگر مصاحبین قدیم و رفقائے دیرینہ کو یہ امر ناگوار گذرا کہ ایک غیر شخص آکے نواب صاحب کے دربار مین رنگ جمائے اور ہمارا رنگ پھیکا پڑ جائے - اتفاق سے ایک روز نواب صاحب نے کمال الدین سے کہا کہ چلیے ہم آپ کو پہاڑ کی سیر کرا لائین آپ اس قابل ہین کہ ہر وقت ساتھ کے ہمراہ رہیے - آپ سے دلبستگی رہیگی ممن اور بھی جل مرا کہا جی ہان ضرور چلیے آپ تو اس لائق ہین کہ نقل محفل بنائے جائیے - کملو نے جھلا کے کہا (مین ایسے بچھڑون کے منہ نہین لگتا مین شریف ہون) ممن ہنسا دبے دانتون جواب دیا حضور مین صحیح عرض کرتا ہون - بچھڑون کی یہ خاص علامت ہی کہ بار بار پاجیون کی ہجو کرینگے اور بار بار کہینگے ہم شریف ہین ایک نٹھو ڈاکٹر صاحب ہین قوم کے نائی وہ بات بات پر کہتے ہین (مین شریف ہون) اور مجھے پاجی کی صورت سے نفرت ہی اور اصل مین پاجی تو وہی ہی - اسیطرح آپ بھی فرماتے ہین - کہ مین شرفا ہون نواب صاحب کی تو دلی خواہش تھی کہ کمال الدین کو ہمیشہ کے لیے نوکر رکھ لین - اور کھانا کھانے کے وقت انسے حافظ کی غزلین اور حملۂ حیدری اور ترجیع بند نعتیہ سُنا کرین - تھوڑی دیر کے بعد کمال الدین نے کہا حضور پھر غلام تیاری کرے - نواب صاحب نے اصرار کیا کہ ضرور چلیے - اسپر ممن کو اور بھی شاق گذرا - اور علیحدہ جاکر دو چار مصاحب باہم مسکوٹ کرنے لگے اسکے نکلوانے کی فکر کرنی چاہیے -

دوسرے روز میان کمال الدین جنکو مصاحب حسد کے سبب سے کملو اور جملو کہا کرتے تھے پھر تشریف لائے اور آتے ہی نواب صاحب پر رنگ جمانے لگے کہ حضور حیدرآباد کے وزیر اعظم بہادر نے مجھے دو سو روپے پر طلب کیا تھا مگر وطن چھوڑ کر جانے کو جی نہ چاہا یہ سوچا کہ جب آپ رئیسون کے بدولت کھانے کو مل رہتا ہی تو کیون ادھر ادھر مارا مارا پھرون خدا واسطے کو - بس ایک روز مین نے ملاقات کی - ایک نواب صاحب نے تقریب کر دی اور کہا یہ بہت بڑے رئیس کے صاحبزادے ہین انکے باپ کے ہان ہاتھی دروازے پر بندھا تھا اور چار خاصبردار ساتھ نکلتے تھے اور سامنے نقیب بولتا تھا - یہ دبدبہ تھا مین نے عرض کیا - ؎

آدمی را بہ چشم حال نگر	از خیال بری وودی بگذر

پھر چلتے وقت ایکہزار روپیہ نقد دیا اور ایک دوشالہ اور ایک رومال اور ایک پیش قبض اور ایک قلمدان ساخت کشمیر اور کہا جب آپکا جی چاہے آپ حیدرآباد چلے آئیے - آپ کا گھر ہی عرض کیا غلام حاضر ہی - اور میان بھی حضور ہی کے بدولت بسر کرتا ہی

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

حضور کا جیسا نام سنا ویسا ہی پایا
ع - وہ بڑے رتبے کے لوگ تھے صاحب - بڑے آدمی -
حافظ - اور حضور غرور ذرا چھو بھی نہین گیا تھا بڑے حلیم بالطبع
ع - اور منکسر مزاج سلیم الطبع مجھے جناب کہتے تھے
حافظ - حضور سے ملاقات ہوئی تھی؟ حضور تو خود رئیس اعظم ہین جناب کہا تو کہا مجھے حضور کی لفظ سے یاد کرتے تھے -
ممن - (آپ گئے تھے) چھوٹے کی ایسی میسی کہو بیش باد -
حافظ - تم کیا جانو تم چھوٹے آدمی ہو چھوٹی اتکے لوگ
ممن - اور آپ شاہ ایران کے پوتے ہین - جو شاہ علیجی چلا ہی رئیس کا وہ بنکے - انکو نواب سالار جنگ حضور کہتے تھے - تم ایسے مگر گدون کا وہان تک گذر بھی تھا کبھی - چور اٹھائی گیرا انکے باپ کے دروازے پر ہاتھی جھومتا تھا -
اختر - کیا عجب ہی - چرکٹون مین نوکر ہونگے -
مرزا - جی نہین یہ اپنی اصطلاح مین گدھے کو ہاتھی کہتے ہین انکے باپ گدھون کے لال تھے - کمسریٹ مین خچر دیا کرتے تھے
ممن - اور نواب سالار جنگ سے بڑا یارانہ تھا -
اختر - آنکے سائیسون چرکٹون سے ہو تو ہو -
ممن - اور کیا ریاست کی لیتے ہین - ؎

آدمی را بچشم حال نگر	از خیال پسر و دی بگذر

کوئی جانے انکے باپ ہی عالمگیر کے وقت مین دکھن کے صوبہ دار تھے
حافظ - جی نہین آپکے باپ صوبہ دار تھے چلیے وہان سے
ممن ہم ڈونگ کی بھی تو نہین لیتے کہ پدرم سلطان بود -
ع - کیا عجب ہی بھئی - انکے باپ شاید رئیس ہی ہون -
ممن - خداوند قسم لیجیے جو انکو معلوم بھی ہو کہ انکے باپ کون تھے کون نہین تھے کبھی انکا نام شیخ ضامن بتاتے ہین کبھی میر ممن
اختر - (قہقہہ لگاکر) چہ خوش آپ ہی کا نام پسند آیا -
ممن - آپ مجھکو ناحق کانون مین گھسیٹتے ہین - مین چرکٹون کا ہ

نہین بنتا کسی اور کا نام لو -
ع - آپکا مکان کس محلے مین ہی میان کمال الدین صاحب
ممن - حضور مجھ سے سنیئن - چک منڈی مین رہتے ہین
ع - کیا وہان چقین بکتی ہین - کیون کمال الدین -
ممن - سرکار وہان انکے بھائی بند چکوے رہتے ہین -
اختر - ہان حضور - ایکہزار چھری بند بھائی ہین یہ -
اسپر بڑا قہقہہ پڑا اور دیر تک حاضرین جلسہ ہنستے ہنستے لوٹنے لگے -
ممن - اس وقت تو سب لوٹن کبوتر بنے ہوئے ہین -
اختر - اور میان کمال الدین خرقہ بند معلوم ہوتے ہین -
ع - یہ کیا ہی کہ آپ ہی پر بوچھار ہو رہی ہی چو طرفہ سے
ممن - حضور انکو سید جانئے سمجھئے - یہ بڑے دور ہین - جسقدر زمین کے اوپر ہین اسیقدر زمین کے اندر بھی دھنسے ہوئے ہین - انکے کاٹے کا منتر ہی نہین - سلتر تک نہ آئے - پانی تک نہ مانگے - یہ وہ ذات شریف کا کیان آدمی ہین جی -
حافظ - تو آپ میرے بڑے خیر خواہ معلوم ہوتے ہین -
ممن - ہم تو خدا لگتی کہتے ہین لگی لپٹی نہین آتی ہمین -
حافظ - جی ہمین کیا فرق ہی ایسے ہی بڑے کھرے ہین آپ
ممن - اب آپ کا مقابلہ تو مین کر نہین سکتا - آپکو تو بڑی بڑی ریاستون کے وزرا حضور کہتے ہین - یہ درجہ مجھ فقیر کو بھلا کہان حاصل ہو سکتا ہی -
حافظ - ایک زمانہ گواہ ہی کہ اسیطرح گفتگو کی تھی -
ممن - سچے مر گئے جھوٹون کو ایکدن بخار تک آیا سچ ہی جھوٹ کے آگے سچا ر مرے - سچ کا تو زمانہ ہی نہین - خدا کی قسم وہ اس مرتبے کے لوگ ہین کہ انکی ڈیوڑھی پر اگر تم ایسے جاؤ تو دو اللہ دھکے مار کے نکلوا دین اور ڈیوڑھی تک تم ایسون کی رسائی کہاں کڑ

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ہانکتے مین آندھی روگ ہو۔

مرزا۔ بعض حضرات کا یہ قاعدہ ہی کہ جب ذکر کرینگے اپنے باپ کے
ہمایون بادشاہ کا وزیر ہی بتائینگے شاہجہان سے شجرہ ملائینگے

ممن۔ اور چاہے آباجان عمر بھر گھی ہی بیچا کیے ہون۔

اختر۔ اور یہ مصرع کسی اُستاد کا سُنا نہین۔ ع

کہ در رین راہ فلان ابن فلان چیزے نیست

ممن۔ خدا کی قسم جسوقت اُس شخص نے اتنے بڑے وزیر اعظم کا نام لیا تو جناب میری آنکھون مین خون اُتر آیا۔

حافظ۔ جی ہان آپ تو ایسے ہی بڑے وہ ہین نا۔

ممن۔ (تھوک کر) الگ ہٹ کے بیٹھو۔ بو آتی ہی منھ سے تمھارے لاحول ولا قوۃ ہا۔

اختر۔ واللہ بھائی مین کہتا ہی تو تھا کہ یہ شخص گندہ دہن ہی

مرزا۔ مجھے تو پیشتر سے معلوم تھا۔ یہ بھی ایک بہت بڑا موذی ہی

راوی۔ نواب صاحب کے بھی دل مین یہ بات جمگئی اور میان کمال الدین نظرون سے گر گئے وہ فقرہ چست کیا کہ جما جمایا رنگ اُکھاڑ دیا فقرہ اسے کہتے ہین کمال الدین اسکو ابھی دل لگی ہی سمجھے ہوے تھے اور یہ خبر ہی نہین تھی کہ یار لوگون کا داؤ چل گیا۔ مارا چارون شانے چت کہین کا نہین رکھا۔ ممن نے فقرہ چست کیا۔ اختر نے گواہی دی۔ مرزا نے تائید کی جھوٹی بات سچی ہوگئی۔ اب باہم ان تینون مین اشارہ بازی ہونے لگی ممن نے مسکرا کر مرزا کی طرف آنکھ ماری۔ مرزا نے اختر کے چٹکی لی تینون دل مین خوش کہ مار لیا پالا ہمارے ہی ہاتھ رہا۔

ممن۔ قطع شریف تو دیکھیے۔ جیسے مگر مچھ۔

اختر۔ (قہقہہ لگا کر) بھئی خدا گواہ کیا پھبتی کہی ہی۔

مرزا۔ چھاگئی۔ مگر مچھ کی ایک ہی کہی ہی واللہ۔

ع۔ اسپر ہمارا بھی صاد ہی میان ممن۔ اچھی ہوئی۔

ممن۔ (آداب عرض کرکے) اے خداوند کوئی جامہ زیب ہوتا ہی یہ پھبتی زیب ہین۔ جو پھبتی کہے انپر چھا جائے گھی والے کی کتنی ہوئی۔

ع۔ میان کمال الدین تم جواب کیون نہین دیتے ہو یہ کیا تم بھی جواب دو۔

حافظ۔ خداوند ان بدمعاش پاجیون کے مُنھ کون لگے۔

ممن۔ دیکھیے سرکار جو اسکے مُنھ مین آتا ہی واہی تباہی بکتا ہی اور ہم حضور کا لحاظ کرتے ہین۔ اچھا بچا باہر تو چلو دیکھو تو کتنے گدّے دیتا ہون۔

اختر۔ بٹیر کے برابر تو قد ہی انکا۔

ممن۔ اجی ٹینی مرغا کہو۔ ع

حضور بلبل بستان کرے نوا سنجی	کہ مرغ ٹینی کا بچہ نکلتے ہی انڈا

مرزا۔ ابتو بیٹا ڈبڈبیان ہونے لگین بھائی کملو

ع۔ آپکا اصلی اسم شریف کیا ہی کیون جناب مولوی صاحب۔

حافظ۔ حضور بندے کو شیخ حاجی حافظ کمال الدین کمال کہتے ہین کملو کوئی اور ہوتے ہین۔

ممن۔ خداوند ذری انسے انکے آبا کا نام تو دریافت کیجیے حضور

ع۔ آپکے پدر بزرگوار کا اسم شریف میان کمال صاحب؟

حافظ۔ خداوند یہ لوگ تو ہین بدمعاش پرلے سرے کے

ممن۔ بس اب حضور خود ہی سمجھ جائین ناگفتہ بہ۔

ع۔ بھئی کچھ دال مین کالا کالا نظر آتا ہی۔

نواب صاحب کے مصاحب بیچارے کمال الدین کو بنا رہے تھے اور رئیس موصوف ممن اور اختر کی باتین سُن سُنکر مسکرا رہے تھے کہ ایک شخص سوارون کی قطع بنائے ہوے آیا آداب بجا لایا اور ادب کے ساتھ بیٹھا۔ ممن نے کہا آپ کسکی تلاش مین آئے ہین تو اُسنے یون جواب دیا عرض کرون حضرت بندہ غریب الوطن

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

بندہ بلکھنڈ کا رہنے والا ہے۔ ایک رئیس نامدار گردون مدار کی سرکار ابد قرار مین منصب ارجمندی پر مامور ہے رئیس بڑی خاطر و تواضع کرتے ہین اور شہسواری کے فن مین غلام کے شاگرد بھی ہین اب تو لوگ مشق کرتے اور صاحب لوگون کے ساتھ اس پھرتی اور صفائی سے چوگان کی بازی جیتتے ہین کہ مین کیا عرض کرون غلام نے انکو بنوٹ بھی سکھائی ہے۔ انکے مین بھی طاق اور برق ہین کوئی فن سپہ گری ایسا نہین جو وہ نہ جانتے ہون اور بڑے شوقین رئیس ہین۔ گھوڑ دوڑ کا بڑا شوق ہے۔ اس وقت کم سے کم کوئی ستر گھوڑے اُنکے پاس ہونگے ہندوستان مین چاہے جہان گھوڑ دوڑ ہو اُنکے گھوڑے ضرور جائینگے۔

ممن نے دریافت کیا کہ آپ اس شہر مین کس غرض سے وارد ہوئے ہین۔ کہا ہمارے رئیس نے ہمین ایک شخص کی تلاش مین بھیجا ہے۔ وہ ہماری سرکار مین نوکر تھا اب وہان سے بھاگ آیا ہے اور غلام نے سرکار سے کہدیا تھا کہ حضور اصل سے خطا نہین کم اصل سے وفا نہین۔ رئیس آپ ہی نہ مانا آخر کو وہی نتیجہ نکلا۔ ایک مشعلچی کے لڑکے کو ہماری سرکار نے لکھنا پڑھنا سکھایا جب لکھ پڑھ چکا تو خواہش ہوئی کہ اسکو دفتر مین کوئی اچھی جگہ دین مگر منشی لوگ اسپر بھڑ اٹھے کہ مشعلچی والا لونڈا اور ہماری برابری کرے آخر کار سرکار کا مصاحب ہوا۔ ایک روز سرکار نے کسی تقریب مین روشنی کرائی اور روشنی کا انتظام اُسکے سپرد کیا۔ اُسنے کوئی چودہ من تیل چرا لیا۔ لوگون نے سرکار کو اطلاع کی۔ جرم ثابت ہو گیا۔ قریب تھا کہ سزا پائے مگر اُسکو پہلے ہی سے خبر ہو گئی اور وہان سے روپوش ہو گیا۔ اُسکا حلیہ میرے پاس ہے ممن نے کہا کس قطع کا آدمی ہے۔ ذرا حلیہ ہمکو بھی سنائیے شاید ہم ہی گرفتار کر لین۔ اُس نے کہا۔ گندم رنگ۔ تنگ پیشانی ہونٹھ موٹے موٹے بال گھنگھرالے۔ مونچھین گھسی ہوئین۔ ڈاڑھی گل مچھے بال لمبے لمبے ماتھے پر ایک زخم کا نشان ہے اور جب گفتگو کرے گا ہمچو من دیگرے نیست اور پدرم سلطان بود۔ اپنے مشعلچی باپ کو کسی ریاست کا دیوان اور ہفت ہزاری ہی بتائے گا۔ اور بابر و ہمایون ہی سے شجرہ ملائیگا۔

یہ تقریر سُنکر سب کے سب کمال الدین کی طرف دیکھنے لگے اور سب کو یقین ہو گیا کہ یہ کمال الدین ہی کا ذکر ہے۔ نواب صاحب نے اُس مجرم مفرور کا نام دریافت کیا تو اُس نے کہا حضور جملو مشعلچی اس کے باپ کا نام ہے اور کملو اُس شخص کا نام مگر سنتا ہون اب کمال الدین نام رکھا ہے اور حافظ شیراز کی غزلین اپنی لہجے مین بہت عمدگی سے گاتا پھرتا ہے۔

یہ پھڑکتا ہوا فقرہ سُنکر کل حاضرین جلسہ پھڑک اُٹھے محمد عسکری نے کہا اللہ اکبر کیا گہرا چکمہ دیا ہے مین خود اسوقت دھوکے مین آ گیا۔

ممن۔ حضور استادون کے چکمے ہین اوچھے پڑے ہین۔

اختر۔ واللہ مین سمجھتا تھا کہ یہ روایت بالکل صحیح ہے۔

مرزا۔ آپ پر کیا فرض ہے مین بھی علی ہذا القیاس

شہسوار۔ تو حضور وہ ملزم ہمکو ملجائے اسی وقت۔

ع۔ میان کمال الدین یہ کیا ماجرا ہے۔ کچھ کہو تو سہی۔

حافظ۔ خداوند یہ ممن اصل مین کسی مشعلچی کا لونڈا ہے اور در اصل کم اصل ہے یہ پلید۔

ممن۔ لے ذری چونچ سنبھالے ہوئے۔ بس کہدیا۔

مرزا۔ واہ وا۔ ممن نے کیا بھُس ملایا ہے صاحب خدا کے واسطے۔

ممن۔ آخر مین نے کیا قصور کیا جناب مجھسے واسطہ ہی کیا

حافظ۔ میان ممن یہ سب تمہارا ہی فسانہ ہے مین سمجھا ہوا ہون

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

تیرا ہی توہی فساد مردار	داماد کو گل دیا مجھے خار

شہسوار۔ حضور یہ زمانے کا انقلاب ملاحظہ فرمایئے کہ مشعلچیون کے لڑکے اور فارسی پڑھین سگروہ لاکھ پڑھ جاہین رہین گے موچی کے موچی۔ پڑھین فارسی اور بیچین تیل یہ دیکھو قدرت کے کھیل۔

حمن۔ میان کمال الدین صاحب اسوقت کتنا دن ہوگا

راوی۔ اس سوال سے سب کے سب زور سے کھلکھلا کر ہنس پڑے۔ مگر میان کمال الدین کی سمجھ مین بات نہ آئی۔

حافظ۔ اسمین کون ہنسی کی بات تھی۔

ع۔ آپ اسقدر بھی نہین سمجھتے۔ کہان رہے ہو۔

شہسوار۔ خداوند مشعلچی کا لونڈا آخر کہانتک سمجھ سکے۔

ع۔ انھون نے کہا نہ تھا کہ پڑھین فارسی اور بیچین تیل۔ تیلی سے جب پوچھو گے ارے تیلی دن کتنا ہوگا تو بہت ہی برا مانیگا۔ اسکو وہ بدشگونی سمجھتے ہین۔

مصاحبون پر عتاب

نواب محمد عسکری صاحب گو صحبت یافتہ اور تجربہ کار فہمیدہ ہوشیار تھے مگر لکھنؤ کے فقرہ بازون اور خصوصًا انکے مصاحبون نے انکو اسقدر چکمے دیے تھے کہ اب سچی بات اور امر واقعی کی صحت اور تسلیم کرنے مین انکو تامل ہوتا تھا جو بات انھون نے اپنے مصاحبون کی زبان سے سنی اسکو یہ فورًا لغو اور مہمل اور پایۂ اعتبار سے خارج سمجھے۔ ایک دفعہ الصاحب نے بیگم صاحب کی طرف مخاطب ہوکر آہ سرد بھر کر کہا ہمین سخت افسوس ہی کہ ہم اپنے رفقا کے ساتھ اسقدر لطف و اخلاق اور جود و کرم سے پیش آتے ہین مگر بایں ہمہ وہ کمبخت اسی پر تلے رہتے ہین کہ ہمکو چکما دین اور فقرہ بازی کرکے کچھ لے مرین۔ اور ایک صحیح کہتے ہین تو ننانوے لغو ان لوگون نے

پہلے ہمسے کہا تھا کہ نینی تال بڑا ابرا مقام ہی۔ آب و ہوا خراب ہی عوارض کا گھر ہی۔ پہاڑ برابر پھٹا کرتے ہین۔ مین نے جو یہ متوحش خبرین سنین تو ڈر گیا کہ مفت مین بیٹھے بٹھائے اپنی جان کو معرض خطر مین ڈالنا کونسی دانائی کی بات ہی۔ جائین حفظ نفس تفریح طبع سیر دل لگی کے لیے اور وہان پہاڑ کے نیچے دب مرین یا گھینگھے کی بیماری ہوجائے یا کوئی عارضہ لاحق حال ہو مگر اب وہی سب کہتے ہین کہ نینی تال کی آب و ہوا ایسی ہی کہ ہندوستان مین کشمیر کے سوا اور کوئی مقام اسکا نقطۂ مقابل نہین ہی۔ اور جو بیمار وہان جاتے ہین وہ چنگے ہوکے آتے ہین اب یہ مثالین دیتے ہین کہ فلان شخص تپ کہنہ کے عارضہ مین اسقدر ضعیف اور لاغر ہوگیا تھا کہ زیست کی امید باقی نہین رہی تھی نینی تال جانے کی ڈاکٹرون نے صلاح دی پندرہ دن مین ڈنڑ پیلنے لگا۔ اور ایک آدمی مختلف عوارض مین مبتلا ہوگیا تھا صرف ایک ہفتے مین نینی تال کی آب و ہوا نے یہ رنگ اثر جمایا کہ کل عارضے رفوچکر ہوگئے گویا تمام عمر کبھی علیل ہی نہین ہوا تھا۔ اور پہلے کہا کرتے تھے کہ دو سو آدمی پہاڑ کے تلے دب کے مرگئے اور ایک کپتان صاحب کا بابو جو بھر کا تو وہ کھڈ مین گر پڑے اور ہڈی پسلی تک چور چور ہوگئی کشتی الٹ گئی چار آدمی ڈوب گئے۔ نواب ہمکو نہ انکی اس بات کا یقین ہی نہ اس بات کا۔ مگر چھبن صاحب نے ہمسے کہا کہ زبردستی لے چلینگے وہ ہاری جیتی ایک نہین مانتے اور کہتے ہین کہ نینی تال کا قیام بڑی خوش قسمتی کی بات ہی اور بڑے خوش طالعون کو نصیب ہوتا ہی اور صاحب لوگ گرمی بھر اور برسات بھر وہان ہی قیام کرتے ہین۔ اور چھوٹے لاٹ صاحب مع دفتر اور اہل دفتر کے سات آٹھ مہینے تک رہتے ہین۔ اگر خطرے کا مقام ہوتا تو ممکن تھا کہ ایسے ایسے جلیل القدر حاکم لوگ جنکی حکومت ہی وہان رہتے بلکہ

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ادہر رُخ بھی نہ کرتے ہم اب اس شش و پنج مین ہین کہ کیا کرین
کیا نہ کرین ۔

وہ خاتون پری چہرہ قمر رخسار نواب نامدار کی اس لمبی چوڑی
کہانی کو کان دھر کے سُنا کی جب یہ قصہ مطول ختم ہوا تو بیگم صاحب
مُسکرائین اور کہا مجھے ہنسی آتی ہے کہ تم لوگون کے مزاج مین سقدر
کا تلون ہے ایک نئے طبیعت رہتی ہی نہین سیکڑون پلٹے کھاتی ہے
گھڑی مین ماشہ گھڑی مین تولہ کبھی کچھ کبھی کچھ اور اس سے
بڑھ کے انسان مین عیب نہین ۔ اگر ایک بات کرنی ہے تو اللہ کا
نام لیکے کرگذرے ہر چہ بادا باد نہین کرنی ہے لعنت بھیجی ۔
چلو قصہ ختم ہوا ۔

بات ہے جسقدر بڑھاؤ بڑھے	طول بھی ہے یہ مختصر بھی ہے

آخر تمھارے اتنے دوست ہین کسی کا بھی تمکو اعتبار ہے یا کوئی
اعتبار کے قابل ہی نہین جسپر اعتبار ہو اُس سے دریافت کرو ۔
چھٹی ہوئی چھٹن صاحب بھی کیا مصاحبون کے سے چکمہ باز ہین ۔
زیادہ بھی اس موے حسن کے بھائی ہین اُنکو تمسے جھوٹ بولنے کی
کیا غرض تھی ۔ کیا لال جاتا مصاحب نگوڑے یا تو اس سبب سے
پہاڑ کی مذمت کرتے ہین کہ اگر نواب صاحب گئے اور ہمکو ساتھ
نہ لیگئے تو پندرہ بیس دن پلاؤ اور زردہ ۔ اور قورمہ اور کباب
نہ ملیگا چانڈو اپنے پاس سے پینا پڑیگا دو گھڑی کی دل لگی
جائیگی گلوریان اور دو سیر تمباکو کہان پائینگے اور یا اس وجہ
سے پہاڑ کی تعریف کرتے ہین کہ تمھارے ساتھ سفر کے مزے
اُٹھائینگے اور سیر کرینگے ۔ بن کوڑی بن دام سفر کر آئینگے ۔ نون
لگے نہ پھٹکری اور پھر رنگ چوکھا ۔ مگر تم اتنا بھی نہین سمجھتے کہ تمھارا
دوست کون ہے اور دشمن کون ہے دوست دشمن مین فرق نہین
کر سکتے کیا سب ایک ہی سے تھوڑے ہوتے ہین ۔ آدمی آدمی
انتر ۔ کوئی ہیرا کوئی کنکر ۔

نہ ہر زن زنست و نہ ہر مرد مرد	خدا پنج انگشت یکسان نکرد

مگر تم سب کو ایک ہی لکڑی ہانکتے ہو سب دھان بائیس پسیری
لگا دیے یہ معلوم ہوتا ہے تمھارے ہان یہ جھلنے ٹکڑ گدے ہین سب کے سب
گرگے ۔ اور چھوٹے بدمعاش ۔ زمانے بھر کے اُٹھائی گیرے جنکے
قول کا اعتبار ۔ نہ فعل کا جب تم جانتے ہو کہ وہ ایسے ہین تو انکو
مُنھ کیون لگاتے ہو ۔ وہ حتابتا و صحبت مین ایسے آدمی رکھو جو تمھارے
خیرخواہ ہون نیک بات کی طرف تمھارا دل لگائین نہ کہ شہدے
لچے ۔ لیکن تم سے کہے کون ضد اور کد کے پتلے ہو آج کیا جانے
کدھر سے آفتاب نکلا ہے کہ تمکو اتنی سمجھ تو آئی ۔ تم ان موے
لچون کو پہچاننے تو لگے ۔ مین پھولے نہین سماتی ہون شاید خدا
اور زیادہ سمجھ دے ۔ اب انصاف کرو کہ مین نے کئی ہزار مرتبہ تمکو
سمجھایا ہوگا مگر تمنے ایک نہ سنی آخر کو خمیازہ اُٹھایا ہی اُٹھایا ۔
خیر اب بھی سوچو تو سویرا ہے ۔ یہ سب دسترخوان کے آشنا ہین کوئی تمھارا
خیرخواہ نہین ہے جبتک روٹی ملے جاتی ہے اور چانڈو چھبی تک
کے آشنا ہین ۔ اور سب کے سب چاہتے ہونگے کہ تمکو بھرا
دے کے اپنا مطلب نکالین ۔

نواب محمد عسکری کو بیگم صاحب کی تقریر بہت پسند آئی بہت
محظوظ ہوے ۔ کہا بیگم واللہ باللہ تمھاری باتین اسوقت جادو کا
کام کر گئین مین ان سب نمکحرامون کو ایک ایک کرکے نکالونگا
یہ میرے بدخواہ ہین انسے امید بہبود رکھنا عقل کی
بات نہین ہے انکے قول و فعل کا جو اعتبار کرے اُس سے بڑھ کر
احمق کوئی نہین ۔ پھر خدا جانے ان لوگون نے کیا جادو کر دیا
تھا کہ مین بالکل انکے بس مین تھا اب چھوٹ گیا ۔ واللہ کیا ایک
کو چن چن کے نہ نکالا ہو تو سہی ۔ جاتے کہان ہین ۔

یہ تقریر کرکے نواب محمد عسکری باہر تشریف لیگئے تو مصاحبون
نے چہرے کا رنگ متغیر پاکر بڑی ہمدردی کے ساتھ کہنا شروع کیا
حسن ۔ حضور کا چہرہ اس وقت تمتمایا ہوا ہے کچھ ۔
اختر ۔ مین کہنے ہی کو تھا ۔ تمنے بات چھین لی مجھ سے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

مرزا۔ حضور طبع اقدس تو درجۂ اعتدال پر ہی نہ۔
ع۔ ہان فضل الٰہی ہی آہستہ سے۔ بے رخ ہو کر۔
مرزا۔ کوئی بات ضرور ہی خداوند۔ مین نہ مانونگا۔
ممن۔ معلوم ہوتا ہی کوئی غصہ کی بات سُنی ہی۔
اختر۔ حق تعالیٰ حضور کو خضر و الیاس کی عمر عطا کرے
ہم وابستگان دامن دولت کو حضور کی صحت مزاج کا
بڑا خیال رہتا ہی۔ ؎

تنت بناز طبیبان نیازمند مباد
وجود نازکت آزردۂ گزند مباد

مرزا۔ آمین ثم آمین۔ یا خدا تو ایسا ہی کر۔
ع۔ میان کمال الدین صاحب کوئی سلام آپ تو سنائیے
حافظ۔ بہت خوب حضور ابھی عرض کرتا ہی غلام ؎

چودھوین شب کو رہی مقتل مین تب بھر چاندنی
تین دن خون شہیدان مین رہی تر چاندنی

ع۔ واقعی نور کا کلام ہی۔ خوش الحانی اسی کا نام ہی۔
اس وقت مین بعض آدمیون سے بڑے رنج مین بیٹھا ہوا تھا
مرزا۔ میان کمال الدین حضور کو کچھ اور سنا ؤ عنایت الٰہی
سے طبع مبارک ذرا بشاش ہو گئی ہی۔
کملو۔ بہت خوب ؎

آج کل فصل بہاری نے دیا ہی اشتہار
پھول پھل کیا خار تک ہی زیر فرمان بہار

نواب صاحب مصاحبون کی جلسازی اور فقرہ بازی
سے بہت بد دماغ ہو گئے تھے مگر کملو کی خوش الحانی اور
سحر طرازی اور لحن بار بدی اور جادو پردازی نے
ایسا رنگ جمایا کہ غصہ دور اور ملال کافور ہو گیا فرمایا
کہ کمال الدین واقعی با کمال آدمی ہین۔ انھون نے
ہمارا ملال رفع کر دیا کمال الدین نے جھک کر

سلام کیا اور کہا خداوند نعمت یہ سب حضور ہی کی جوتیون کا
صدقہ ہی۔ کمال تو بہت ہی مشکل شی ہی۔ کمال کجا۔ مگر حضور کی
قدردانی اور پرورش البتہ ہی۔ اگر حضور جیسے باقبال
رئیسون کی جوتیان اُٹھاؤنگا تو بیشک باکمال بھی ہو جاؤنگا
انشاء اللہ تعالیٰ۔ حضور نے اب پرورش فرمائی ہی۔
آپ کے صرف اسقدر مہربانی فرمانے سے میری وہ قدر
و منزلت ہوئی کہ۔ ع۔

کلاہ گوشۂ دہقان بہ آفتاب رسید

حضور نواب سر سالار جنگ بہادر نے غلام کی اسقدر تعریف
کی کہ اگر ایک شمہ بھی عرض کرون تو خودستائی اور خودنمائی مین
داخل ہوگا اور اپنے مُنہ میان مٹھو بننا اپنے شیوے
کے خلاف ہی کسی کو اپنی آواز پر غرور ہوتا ہی۔ مگر ذرا سی
چکنائی کھائی اور ایک ہفتہ کے لیے غائب غلہ۔ اب
بھین بھین کرنے لگے استاد ہو۔ کلاونت ہو۔ نایک ہو۔
کسے باشد۔ استادی خاک کام نہ آئیگی کسی کو حسن کا غرور
ہوتا ہی چیچک نکلی حسن پر فو چکا سیر بھر قیمہ ہو تو منہ پر چاہیے
کسی کو زور کا غرور ہوتا ہی۔ ڈنگو بخار آیا چلیے سال بھر تک
کانکھ رہے ہین۔ اب لٹھیا کے زور سے بھی نہین اُٹھا جاتا
دو قدم چلے اور ہانپ گئے۔ یا تو ہاتھی کو دم پکڑ کے روک
لیتے تھے یا اب ایک تنکے سے عہدہ بر آ نہین ہو سکتے۔
کسی کو دولت کا غرور ہوتا ہی۔ رات کو چوری ہو گئی صبح
کو بنشاخہ ہاتھ مین ہی نئی سڑک کا پتہ پوچھتے پھرتے ہین
کسی کو لباس کا غرور ہوتا ہی۔ مگر ؎

نازش بخز و سمور تا کے	بریشم دگر غرور تا کے

غلام اگر آواز پر ناز کرے تو اس سے بڑھ کے حماقت نہین
مگر حضور کی پرورش سمجھئے بہت کچھ خوش آواز کوئی نہین کیونکہ حضور نے
شفقت کا ہاتھ رکھا ہی اور اب غلام حضور کے ظل عاطفت مین آیا ہی ؎

چہ غم دیوار امت را کہ باشد چون تو پشتیبان
چہ باک از موج بحر آنرا کہ دارد نوح کشتیبان

وہ مہربان تو کل مہربان ۔ اور جسپر حضور مہربان ہین اُسپر خدا مہربان ہی
جس سے راضی ہین حضور اُس سے خدا راضی ہی

ممن جل بھن کے خاک ہوگیا ۔ اگر بس چلتا تو کمال الدین کو گولی ہی مار دیتا ۔ آخر بھی خار کھا رہا تھا ۔ مرزا کا رنگ فق ۔ چھوٹے درجے کے رفقاء مصاحبین بھی جلے ہوے تھے سبکو حسد تھا ۔ مگر کرتے کیا ۔ نواب صاحب کی نظر پرورش تھی جب سرکار آرام کو گئے ۔ تو ممن نے اختر اور مرزا کو اشارہ کیا اور ایک تخلیے کے مقام مین لیجا کر یون ہمکلام ہوے ۔

ممن ۔ مرزا تمھارا ساگاؤدی کس مردک نے اپنے ہوش مین دیکھا ہوگا ۔ بڑے بیوقوف پرلے سرے کے گھامڑ ہو ۔

مرزا ۔ ارے یار یہ حماقت ہوگئی کہ ہم اس کمبخت کو ساتھ لائے اور اب پچھتاتے ہین بڑا افسوس ہی ۔

ممن ۔ ابے نامعقول ایک خطا ہوئی تھی پھر اب یہ دوسری خطا کیون ہوئی ۔ ایک خطا دوسری خطا تیسری خطا ۔

مرزا ۔ اور وہ دوسری خطا کونسی ہی بھائی صاحب

ممن ۔ اس قابل ہو کہ تمکو چور رنگ کرے کھال کھینچے اور بھس بھرے بس اور کچھ نہ کرے ۔

مرزا ۔ تو آخر معلوم تو ہو وہ دوسری خطا کیا ہی ۔

اختر ۔ ہماری سمجھ مین خود نہین آتا ۔ بتاؤ میان ۔

ممن ۔ گدھون کی سمجھ مین کہین باریکیان آتی ہین

مرزا ۔ یا الٰہی کچھ کہوگے بھی کہ بکتے ہی جاؤگے ۔

ممن ۔ اور ہمارا کیا بگڑیگا ۔ خود ہی پچھتاؤگے

مرزا ۔ اب ہم ٹھونک چلینگے تمکو بس کہدیا ہی ۔

ممن ۔ ابے گدھے جب نواب صاحب مجلس سے منھ پھلا کے آکے بیٹھے تھے اور انھون نے اس باجی کو حکم دیا کہ کوئی غزل گاؤ تو اُسوقت تمکو یہ کیا فرض تھا کہ تم بھی تعریف کرتے ۔ تمنے اور اُلٹی فرمایش کی کہ میان کمال الدین خاموش کیون ہوے کچھ اور کہو نواب صاحب کا ملال اب تمھاری خوش گلوئی سے دور ہوگیا ۔ جا پھٹے سے منھ ۔ تف ہی تیری اوقات پر ۔

اختر ۔ ہان واللہ ۔ سچ کہا مجھے اب یاد آیا بہت بُری ہوئی ۔

مرزا ۔ ارے یار یہ زبان دیکھیے کہان کہان جوتیان کھلوائیگی ۔ لاحول ولا قوۃ !!! بڑی بیڈھب ہوئی ۔

ممن ۔ میری آنکھون مین خون اُتر آیا اُس وقت ۔

اختر ۔ اور اب اُسکا رنگ ایسا جم گیا کہ پھیکا نہین پڑ سکتا

ذکر نینی تال

نواب فریدون حشم خاقان کلاہ ۔ ہلال رکاب ثریا جاہ ایک روز نواب چھٹن صاحب کے یہان جانے ہی کو تھے کہ چوبدار سلیقہ شعار نے جھک کر سات بار سلام کیا اور کہا پیر و مرشد نواب چھٹن صاحب بہادر تشریف لاتے ہین ۔ فٹن آگئی ۔ چمن مین کسی سے باتین کر رہے ہین ۔ محمد عسکری نے حکم دیا کہ گاڑی کھلوا دو اب نہ جائینگے اتنے مین چھٹن صاحب تشریف لائے رفقاء مصاحبین نے سروقد تعظیم کی ۔ آداب بجا لائے ۔ مسند پر محمد عسکری کے پاس چھٹن صاحب بہ تہذیب و تجمل متمکن ہوے محمد عسکری نے کہا بھائی صاحب ہمین ایک روز خیال ہوا تھا کہ خدمتگارون کو موقوف کرکے اُنکی جگہ پر عورتون کو نوکر رکھین کمسن کم سن نوعمر نوخیز خوبصورت خوبصورت حسین زہرہ جبین گلفام نازک اندام چھوکریان اوپر کا کام کرین ۔ واللہ بڑا لطف حاصل ہو ۔ یہ کیا کہ ریش تا بحل مچھا کڑ ابینگ ڈنڑ پیل لڑنتیے خدمتگار

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ہر وقت موجود۔ انکے عوض چودہ چودہ پندرہ پندرہ برس کی
حور وش معشوقین ہون تو روح کو بالیدگی ہو اور طبیعت ہر دم
بشاش ہے۔ پانی کی ضرورت ہوئی۔ آواز دی مبارک قدم
پانی منگواؤ۔ اُسنے آواز دی۔ ای نخھی سرکار کے واسطے آبخاصہ
تیار کراؤ۔ بی تحفی آبخاصہ لیکر آئین صورت دیکھتے ہی جھٹ پٹ
اُٹھے ادھر پانی پی رہے ہین ادھر کنکھیون سے گھورتے جاتے ہین اور
سب خادماؤن کو حکم دے دیا جاے کہ ہر دم عطر مین ڈوبی رہین
کمرے کی طرف سے نکل گئین تو دماغ طبلۂ عطار بنگیا گلوریان
لیکے بی منی کھڑی ہین۔ لال لال گال عنبر آگین بال سرو قطا
سترہ برس کا سن ہرادون کی راتین جوانی کے دن چھاتیان جیسی ہوئین
سینہ اُبھرا ہوا۔ جی خوش ہو گیا۔ پنکھا قلی کے عوض کوئی مہ جبین
پنکھے پر مقرر ہو۔ گدرایا ہوا بدن ہاتھ پانون کی کراری نک سک
سے درست صاف ستھرے کپڑے پہنے ہوے۔ ہر کمرے مین
ایک ایک نوجوان معشوقہ پری تمثال مشتری خصال تعینات
ہو واللہ پرستان کو مات کرے۔ مکان یہ معلوم ہو کہ اندر کا
اکھاڑا ہو یا پریون کا دنگل بھئی مین یہ نہ کر دکھاؤن تو ناک
کی راہ نکل جاؤنگا۔ ٹھان لی ہو کہ نینی تال سے واپس آکر ایک
درجن بھر عورتین بھرتی کر لینگے۔ مگر اُنمین سے کوئی بیس برس
کے سن سے زیادہ نہو گی چودہ برس سے لیکر بیس برس کے سن تک
کی۔ اور سُرخ و سفید نازک بدن۔ غنچہ دہن ادا
شوخ و شنگ۔ رشک پریرخان فرنگ۔ حاضر جواب
تیز طبیعت۔ زبان دراز کیگی عورتین ہمسے نہین
چاہتے۔ لولی جیران رہین۔ ہر دم بنی ٹھنی رہین
بناؤ چناؤ کے ساتھ۔ روز حمام کرین۔ اور روز
کپڑے بدلین۔ تاکہ صورت دیکھنے سے جی خوش
ہو جائے۔ آنکھون کو ٹھنڈک ہو نچے۔ اور روح
کو سرور حاصل ہو۔ آؤ ہم تم دونون نوکر رکھلین

نواب چھٹن صاحب سنتے سنتے بول اُٹھے کہ یہ تو سب ہوا
اور اگر پانون دبوانے کو جی چاہا تو پھر وہی مردوے بلوائے
جائینگے اسپر مصاحب مسکرائے اور محمد عسکری نے کہا بھئی
عورتون سے پانون دبوانے مین کیا حرج ہے۔ انسان کا
دل صاف رہنا چاہیے۔ مقدم تو دل کی صفائی ہے ع

دل بدست آور کہ حج اکبر است	
از ہزاران کعبہ یک دل بہتر است	

چھٹن صاحب نے کہا بھائی یہ ہم نہ مانینگے۔ بڑے بڑے
زہاد کے قدم اس کوچے مین ڈگمگا جاتے ہین۔ ہم آپ کس
شمار قطار مین ہین۔ لاحول ولاقوۃ۔ اجب بی منی پانزدہ سالہ
بن ٹھن کے پانون دبانے آئینگی یا بی مبارک قدم ہفتدہ
سالہ عطر فتنہ مین سر سے پانون تک ڈوبی ہوئی پلنگ پر
بصد ناز و انداز بیٹھکر ہاتھ بڑھائینگی تو ران اور ٹانگون
مین گدگدی معلوم ہوگی یا نہین۔ ابھی تو یہ دل لگی ہے
دل لگی ہے لیکن اگر واقعی عورتین نوکر رکھین اور اسطرح
کی عورتین کہ بیس برس کے سن سے کوئی زیادہ نہو۔ اور
سب کی سب ملیح و صبیح اور نازک بدن و طرار اور خوبرو ہون تو
حضرت اغواے شیطان سے بچنا ذرا دل لگی نہین ہے خواہ مخواہ
بیٹھے بٹھائے معصیت مین گرفتار ہونے سے کیا فائدہ۔ یونہی
گناہون سے نہین بچتے نہ کہ ایک درجن بھر نوعمر طرحدار چھوکریان
ہر دم نظر کے روبرو رہین۔ مگر بھئی سوجھی اچھی اسکے ہم بھی قائل
ہین اور بیگم صاحب کتنی خوش ہون کہ میان نے درجن بھر کر چھوکریان
نوکر رکھین ہین اور یہ تو وہ جانتی ہی ہین کہ میان بڑے پاکباز
نیک طینت صاف باطن آدمی ہین آپکی جانب سے بدظن نہونگی
محمد عسکری بولے سنو بھئی ہم تمھاری طرح زن مرید جورو
کے غلام نہین ہین کہ بیوی سے ڈرین اور بیدی کی طرح تھرائین
جورو گھر مین پڑی رہے عمدہ سے عمدہ اور لطیف سے لطیف

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کھانے کھائے۔ قیمتی لباس پہنے۔ جواہرات اور زیور سے
آراستہ رہے۔ گھر مین ماما آتو چھو چھو دانی کھلائی خواصین منت سماجت
مہری دوا مغلانی پر حکمرانی کرے نہ کہ میان پر حکومت کرے ایسے
میان کی ایسی تیسی۔ میان بیوی بنکے رہے اور بیوی میان بنکے
چھٹن صاحب ہنس پڑے۔ فرمایا خیر صاحب ہم زن مرید
جورو کے غلام بلکہ غلام کے تلام کے چولام ہی سہی ہم تو اپنی
بیوی پر عاشق ہین۔ خیر یہ تو سب ہوا اب یہ فرمائیے کہ سفر
کی تیاری کی یا نہین۔ محمد عسکری نے کہا یار اتنا تو بتا دو کہ
وہان کھانے پینے کی چیزین ملتی ہین یا نہین۔ سوداگرون کی
کوٹھیان ہین یا نہین۔

نواب چھٹن صاحب انکی بھولی بھولی باتون پر بہت ہی
ہنسے کہا یار مین اس حیرت مین ہون کہ تم کو آدمی کون کہتا
ہے۔ تم بھی کہوگے کہ مین آدمی ہون۔ ذرا عقل نہین چھو گئی
ہے بالکل بے بہرہ بلکہ عقل کے پیچھے لٹھ لیے گھومتے ہو۔ اتنا
نہین سمجھتے کہ نینی تال جیسے مقام مین جہان خود لاٹ صاحب
سات آٹھ مہینے رہتے ہین اور جو لوکل گورنمنٹ کا سمر
ہیڈ کوارٹر ہے یعنی برسات کا صدر مقام اور جہان صدہا یورپین
لیڈیان اور جنٹلمین تبدیل آب و ہوا کے لیے جاتے ہین وہان
سوداگرون کی کوٹھیان نہونگی ایک کوٹھی عین لب چشمہ سار
جھیل کے کنارے اس خوشنمائی سے تعمیر ہوئی ہے کہ
باید و شاید۔ یہ مارشن صاحب سوداگر کی کوٹھی ہے
اسمین لکھو کھا روپے کا اعلیٰ درجے کا سامان رہتا ہے
اور ایسا نفیس اور نادر اسباب اور بیش بہا اور قیمتی اشیا
کہ صل وجل نظر نہین ٹھہرتی۔ شام کو بلکہ دو گھڑی دن
رہے سے سات ساڑھے سات بجے رات تک وہ رونق رہتی ہے
کہ مین کیا عرض کرون۔ مہ لقا اور پری چہرہ لیڈیان
جوق جوق جمع ہوتی ہین اور بڑے معزز معزز حکام جلیل القدر
آتے ہین دو گھڑی کھڑے ہو جائیے تو عجب کیفیت نظر آتی ہے
یہ کسکی ڈانڈی ہے حضور لیڈی صاحبہ۔ یہ گھوڑے پر ایک
ایک زہرہ تمثال مس تشریف لائین۔ از سر تا پا دریاے حسن
مین غرق زرق برق۔ اٹھلاتی ہوئی گرجے مین جاتی ہے
پتلی کمر بل پر بل کھاتی ہے۔ وہ سامنے سے نوجوان خوشرو
افسر فوجی وردی پہنے رپ رپ کرتا آیا۔ کسی نے بادۂ طرب خیز
کا پگ اڑایا۔ کسی نے کوٹھی کی سیر کی دل بہلایا ہزارون
لاکھون ہی کے وارے نیارے ہوتے ہین۔ آپ
پوچھتے ہین کہ نینی تال مین کوئی کوٹھی بھی ہے۔ ع۔

بر این عقل و دانش بباید گریست

خدا پیدا کرے تو ذرا ہی سی عقل چاہیے وے مانگے
ضرور ایک کوٹھی لیے پھرتے ہو وہان ایک سے ایک بڑھی
ہوئی کوٹھی ہے مگر یہ سب سے اول ہے۔ ایک قطار کی قطار
برابر کوٹھیون ہی کی ہے جس مقام پر ایسے معزز بالادست حکام اتنے
عرصے تک قیام کرین وہان کوٹھیان نہونگی بھلا۔ بھائی جان
تم میری خاطر سے چلو تو سہی نینی تال قابل دید مقام ہے۔ ایسا
کوہستان تو ہندوستان مین شاذ و نادر ہی کوئی ہوگا۔ گو
اور مقام بھی سرد اور فرحناک ہین مگر نینی تال مین اور ہی
لطف ہے۔ اور اس جھیل نے تو واللہ اور بھی رونق تازہ
بخشی ہے۔ دل کی کلی کھل جاتی ہے۔

اگر کسی کے سامنے کہوگے کہ نینی تال کی آب و ہوا خراب
ہے تو ہنسے گا واللہ ہنسے گا۔ بھلا کوئی بھی ایسا بیوقوف
ہوگا جو نینی تال کی آب و ہوا کو برا کہے۔ اور پھر لکھنو کا
رہنے والا یہان سے قدم بھر تو نینی تال ہے۔ ایک پھلانگ
مین آدمی پہونچتا ہے۔ بات کرے تو یہان سے وہان تک
آواز جائے چپے بھر پر ہے۔ سات آٹھ بجے ریل پر
سوار ہوے صبح بریلی مین منھ دھویا۔ چار پی نو بجے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کاٹھ گدام مین داخل ہوے بارہ یا ایک بجے تک نینی تال مین وندنا رہے ہین اور جھیل اور پہاڑون کی تازی تازی ہوا کھا رہے ہین ہاے کیا مقام ہی۔

این چشمہ و این سبزہ و این لالہ و این گل
آن شرح ندارد کہ بہ گفتار درآید

اور برسات کے دنون مین تو وہ لطف ہوتا ہی کہ کیا گذارش کرون موسم برشکال کی کیفیت نینی تال مین قابل دید ہی۔ بلکہ دید ہی نہ شنید ہی۔ ع

موسم برشکال آپہونچا

شور باران کا ہی یہ صبح و مسا
رحمت حق کی چل رہی ہے ہوا

پہاڑ پر جانے کے لیے مشورہ جلسے کا

ع اتنو بالفعل ہمارا عزم سفر ہی۔ اب ہم زیادہ نہین ٹال سکتے مگر جناب روانگی کے قبل ایک دن جلسہ ضرور ہوگا۔ اور ایسا ویسا جلسہ نہین انشاء اللہ اس دھوم دھام سے جلسہ ہو کہ باید و شاید اس ہفتے مین تو لقول آپ کے سفر ٹل نہین سکتا۔ اچھا تو پھر پرسون جلسہ ہو جائے اور ہم صاحب لوگون کو بھی بلانا چاہتے ہین۔

چھٹن صاحب نے کہا بہتر ہی۔ ایک روز جلسہ دیکھ لو۔ مگر پرسون ہی ہو جائے۔ ورنہ پھر واللہ اعلم کس روز تیاری ہو جائے نرسون ہی شاید کوچ بول دین۔ ــہ

ہوا پُرنور خورشید طرب سے انکا کاشانہ — کیا نواب سنجر منزلت نے جشن شاہانہ
نظر خیرہ ہوئی تھی شیشہ لالے سے قندیل روشن — پری شیشے مین گُم تھی ہو گئی محفل پریخانہ
ہزارون نیم مین جم تھے خوانندہ ان جا تھے — نکل کر گنجانے تھے خت زر آئی بیچا بانہ
یہان تھی عام خوش خوان نعمت انعام تھے — وہ جنت تھی کہ آدم نے جہان پایا نہین دانہ
ہزارون طائفے تھے بزم کا پریہ قرینہ تھا — زنانے مین زنانہ اور مردانے مین مردانہ
زلیخا مریم و بلقیس حور و لیلی و شیرین — یہ سب مہمان بزم عیش تھے ہم صاحب خانہ

نواب سنجر منزلت فریدون مرتبت نے قبل روانگی کہسار اپنے احباب کی تفریح طبع کے لیے ایک بزم فریدونی اور جشن جمشیدی بڑی دھوم دھام اور اہتمام و احتشام سے منعقد کیا جسمین لکھنؤ اور دیہات کے چیدہ چیدہ طائفے تھے۔ کوئی حسن و جمال مین بیمثال کوئی خوش الحانی مین بے نظیر۔ کوئی لگاوٹ اور ادا مین فقید المثل کوئی رقص مستانہ مین لاثانی۔ کوئی بتانے مین طاق الغرض کل طائفے اپنے آپ ہی نظیر تھے۔ شہر کے طائفون سے تو نواب صاحب کہ اس فن کے بانی کار اور ارباب نشاط کے مربی تھے خوب ہی واقف تھے اور دیہات کے طائفون کا اہتمام ٹھاکر گیان سنگھ زمیندار کے سپرد تھا۔ ممن اور خواجہ ضامن علی مصاحبون کے تعلق ناچ کا اہتمام تھا۔ محفل کی نشست و برخاست کا انتظام منشی اختر صاحب کے سپرد تھا۔ میان کمال الدین کو مدریے اور عظیم اللہ خانی اور (ہر دم تازہ) حقون اور چلم تمباکو کو ملون کی دارو غلی دی گئی۔ طائفون اور انکے میراثیون اور سفردائیون وغیرہ کی نشست اور تمباکو اور گھڑے اور الایچی اور ڈلی اور پان اور برف کے لیے لالہ اشرفی لال مقرر ہوے اور ان کی نگرانی چھٹن صاحب کے تعلق تھی۔ یہ سب انکے مددگار اور اسسٹنٹ اور پیشدست تھے اور دو حاکم و ناظم بالا دست یہ سب اہتمام تو آسان تھا مگر نواب صاحب نے بکمال رافت و مہمان نوازی صاحب لوگون کو بھی مدعو کیا تھا۔ اب میان ممن اور اختر بھلا اس قابل کہان کہ یوروپین حکام اور افسرون کی طرز صحبت اور انکی نخوت کے قاعدون سے واقف ہون نواب صاحب کو اسکی بڑی فکر تھی کہ ایسا نہو کہ کوئی امر صاحب لوگون کی رائے کے خلاف ہو لہذا چھوٹے صاحب کو چٹھی لکھی کہ آپ کسی وقت آ کر انتظام کی جانچ کر لیجیے۔

چھوٹے صاحب محمد عسکری کے مکان پر آئے یہ اسوقت

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

آرام مین تھے - گاڑی روک کر کہا نوابصاحب کو سلام دو
خدام بولے حضور نوابصاحب تو آرام مین ہین صاحب
نے متحیر ہو کر کہا سوتے ہین؟ یہ کون وقت آرام کرنیکا ہے -
اب شام مین تھوڑی ہی کسر ہے - لوگون نے بات ٹالنے
کے لیے کہدیا حضور آج دوپہر ڈھلے سے سرکار کی طبیعت
بسبب اعدا علیل اور ناساز ہے - کھانا بھی کم کھایا - مگر
تقلیل غذا سے بھی کوئی فائدہ نہ نکلا - ابھی ابھی آنکھ لگ گئی ہے
چھوٹے صاحب نے کہا داروغہ کو بلاؤ - داروغہ بلوائے
گئے صاحب نے کہا دیکھو صاحب کھانا یہان ہی پکیگا - باورچی
اور بیرا اور خانساماں ہم نے سبکا بندوبست کر لیا ہے - اور
ایک فہرست ہم لائے ہین اسکے مطابق انڈا مرغی دودھ
مکھن اور ترکاری قند سب منگوا لیجیے - مگر کل چیزین اول نمبر کی
داروغہ نے کہا خداوندا نادر سے نادر اور عمدہ سے عمدہ بھیجیے اور ہمارے
ہان تو دن روز مرہ کے کھانے مین بیس روپیہ من کا چانول
خرچ ہوتا ہے اور ایکروپیہ سیر کا قند - بکرے کے عوض دنبے
بھیجے مرغی انڈا بہتر سے بہتر دودھ کے لیے محل مین گائین
موجود ہین لیکن اگر حضور کی اجازت ہو اور سب صاحب
لوگ پسند کرین تو پلاؤ یا زردے یا فیرنی کی قسم سے
کچھ ہندوستانی چیزین بھی ہون مرغ پلاؤ کو تو ضرور ہی حکم
دیجیے یہ سب صاحب لوگ پسند کرینگے - وہ شے ہی ایسی ہے
آیندہ جو حکم ہو - فرمایا اچھا بھاری مرغ پلاؤ پکواؤ اور کچھ نہین
صاحب رخصت ہو کر چلے تو داروغہ نے کہا حضور
اور تو سب سامان حاضر رہیگا - مگر باورچی وغیرہ حضور قدیم بھیجدین
اب سنیے کہ نواب محمد عسکری صاحب کی نسبت انکے
مصاحب باہم کیا گفتگو کرتے ہین -

داروغہ - صاحب اس وقت برا مان گیا ہوگا -
ممن - برا ماننے کی بات ہے - ہم نہ مانتے؟ -
مرزا - اور یہ اچھا فقرہ چست کیا کہ کھانا بھی نہین کھایا -
مانتا ہون استاد - اب اور کیا ہمکو یا مجھکو کھا جاتے -
داروغہ - تو مرغ پلاؤ کی فرمائش کر گئے ہین -
مرزا - ذرا اچھا پکوانا خوب بھاری پلاؤ -
داروغہ - ہمکو سکھاتے ہو خدا کی شان ہے - عمر بھر یہی کیا
کیے یا کچھ اور مرغ پلاؤ پکوانا ہمکو سکھاتے ہو - ایسا پلاؤ ہو
کہ انگلیان چاٹین سب - نواب صاحب کو ذرا ہوش تو
آنے دو - اور سب کو تھوڑا تھوڑا چکھاؤنگا ذرا انصاف
سے رائے دینا -

نواب نامدار کوئی ساڑھے چھ بلکہ سات بجے ذرا اسکے
تو خدمتگار نے آہستہ آہستہ پانوں دبانے شروع کیے تا کہ
بیدار ہو جائین - جیسے ہی انھون نے ذرا کروٹ بدلی خدمتگار
نے دبے دانتون عرض کیا خداوند دونون وقت ملتے سونے
سے سستی آتی ہے اب سرکار نہ سوئین
محمد عسکری آنکھ ملتے ہوئے اٹھے اور ذرا یہ لیٹے رہے
کوئی پانچ چھ منٹ تک کروٹین بدلا کیے ادھر سے ادھر
ادھر سے ادھر - آخرکار داروغہ نے آنکر عرض کیا - سرکار
اب سونے کا وقت نہین ہے چھوٹے صاحب آئے تھے پھر گئے
اور حضور کو ابھی بہت کچھ بندوبست کرنا ہے - وقت قلیل
رہگیا ہے - نواب صاحب نے کہا چھوٹے صاحب آئے
اور تم لوگون نے ہمین نہ جگایا - جرمانے کے قابل کام
کیا ہے سب پر جرمانہ کرونگا ایک سرے سے - داروغہ مزاج
مین بہت کچھ دخیل اور منہ چڑھا بھی تھا کہا حضور اسی مین
خیریت گذری کہ کسی نے جگایا نہین اور اگر کوئی جگاتا بھی تو
غلام کب روا رکھتا آج حضور نے بڑی بے اعتدالی کی اور کوئی
دن ہوتا تو کچھ حرج نہ تھا اپنا گھر ہے! اول تو اس وقت آپکا
جاگنا محال تھا اگر بفرض محال بیدار بھی ہوتے تو ہرگز ملاقات کے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

قابل نہ تھے لہذا مین نے صاف صاف کہدیا کہ آج کچھ طبیعت نصیب اعدا علیل ہی اور سرکار نے اسی سبب سے کھانا نہین کھایا ہی ابھی ابھی آنکھ لگی ہی بہت بیچین تھے سونے سے ذرا سکون ہو گا حکم ہو تو جگا دون فرمایا نہین نواب صاحب کو آرام کرنے دو اب ہم صبح کو آئینگے اور ہمنے سب سامان لیس کر دیا ہی ۔ مین نے پوچھا کہ ہندوستانی کھانا بھی کچھ پکوایا جائے فرمایا اسکا جواب ہم کچھ نہ دینگے لیکن غرض ہو تو کچھ ہرج نہین شاید صاحب لوگ پسند کرین ۔ اب حضور منہ ہاتھ دہو کے ذرا باغ مین بیٹھین تو مشورہ ہو مجھے بڑی فکر ہی کہ خدا کرے سب کام خوبی اور نیکنامی کے ساتھ انجام پائین اور خدا نے چاہا تو ایسا ہی ہو گا حضور کی نیک نیتی سے سب کام درست ہو جائینگے ۔

نوابصاحب نے کہا وہ کام ہی کون ایسا ہی ۔ کام تو انجام پا ہی جائیگا پچاس ساٹھ آدمیون کی دعوت بھی کوئی بڑی بات ہی مگر ہمین اس وقت اسکا البتہ رنج ہوا کہ چھوٹے صاحب آئے اور چلے گئے اور ملاقات نہوئی وہ بھی اپنے دل مین کہتے ہونگے کہ ہندوستانیون کی بات اور وعدے کا کوئی اعتبار نہین ہی وہ بیچارے تو اس محبت سے دوڑے آئے اور ہم پڑے خراٹے لے رہے ہین خیر اب کل عذر کر دینگے کہدینگے کہ طبیعت دفعتہً ناساز ہو گئی لیٹ رہا لیکن میرے آدمیون کی غلطی اور بیوقوفی تھی کہ آپ آئے اور انھون نے مجھے جگایا تک نہین ہین جرمانہ کرونگا اپر انھون نے واقعی جرمانے کا کام کیا ہی ۔ بس فوراً کہینگے کہ نہین نہین نواب صاحب کچھ بات نہین ہی کوئی ضروری کام بھی نہ تھا آپ سے ۔

داروغہ نے کہا حضور یہ دو چار چھپر یہان بڑے برے معلوم ہوتے ہین ۔ انکو اجڑوا ڈالیے مسکرا کر جواب دیا آپ کوئی حاکم ہین یا وہ لوگ آپکے بسے ہین ۔ پرایا مکان ۔ پرایا چھپر آپ خراب اجڑوانے والے کون کیا دور کی سوجھی ہی ۔ اور وہ جو آپ سے کہین کہ آپ اپنا مکان کہدوا کے پھینکدیجیے تو کیسی ہو داروغہ بولا حضور حاکم نہ سہی زور و زر تو ہی ۔ ع

اے زر تو خدا نئی ولیکن بخدا	ستار عیوب قاضی الحاجاتی

زر بر سر فولاد نہی نرم شود

دو دو چار چار روپیہ کے بنوائے ہونگے ۔ ہم دس دس دینے کو تیار ہین ۔

نوابصاحب نے کہا ہان یون تو مکان انکے چاہیے کھدوا ڈالو ہنسو کا مکان ہو ہزار دے دو ۔ ازین چہ بہتر چٹھی اور دو اور یہ چھپر ہمار اکیا لیتے ہین ۔ نہ ہمارے مکان مین ۔ نہ ہمکو انسے کوئی سروکار ہی چھپر پڑے ہین الگ ہمسے مطلب اور واسطہ کیا دوسرے روز تڑکے دھندلکے چھوٹے صاحب اپنے عربی رہوار تیزگام و گلفام پر سوار ہو کر نواب نامدار کے ایوان عظمت بارین داخل ہوے دریافت فرمایا کہ نواب صاحب محل مین ہین یا کمرے سے باہر چلے گئے خدمتگار نے عرض کیا حضور ٹمٹم پر سوار ہو کر ہوا خوری کو تشریف لیگئے ہین مگر کہہ گئے ہین کہ اگر حضور صاحب بہادر تشریف لائین تو انکو گول کمرے مین بٹھانا ہم ابھی ابھی آتے ہین تھوڑی ہی دور ہوا خوری کو جاتے ہین ۔ یہ کہہ ہی رہا تھا کہ داروغہ صاحب نے آنکر کہا ۔ خداوند سرکار آرام مین ہین اگر حکم ہو تو جگا دیے جائین اب صاحب کی عقل دنگ کہ خدمتگار تو یہ کہتا ہی کہ سوار ہو کر ہوا کھانے گئے اور کہہ گئے ہین کہ صاحب کو بٹھانا اور داروغہ کچھ اور ہی بک رہا ہی ۔ خدمتگار کو بلا کر پوچھا نواب صاحب کیا کہہ گئے ہین ۔ وہ لگا بغلین جھانکنے حضور ۔ شاید ۔ حضور ۔ مجھسے بڑی ۔ اتنے مین داروغہ بولے ۔ خداوند یہ لوگ کیا جانین ہمارے سرکار آرام مین ہین ۔ اگر حکم ہو تو جگا دیے جائین کہ اتنے مین میان ممن آئے صاحب کو ادب کے ساتھ سلام کیا اور کہا حضور نواب صاحب کی تلاش مین ہین ۔ نوابصاحب کو ایک دوست نے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کل شب کو اپنے ہان جلسے مین طلب کیا تھا اسوقت نوابصاحب نے مجھے دوڑا دیا کہ اگر صاحب بہادر تشریف لائین تو تم ساتھ ساتھ رہو اور سرکار آج کچہری مین یا حضور کے بنگلے پر کسی وقت حضور سے ملینگے اب صاحب اور بھی چکرائے کہ یہ اسرار کیا ہی۔ جو آتا ہی نیا فقرہ سناتا ہی کسی کے قول فعل کا اعتبار نہین خدمتگار کہتا ہی ہوا کھانے گئے ہین۔ اور کہہ گئے ہین کہ صاحب کو بٹھا رکھنا۔ دارونہ کہتا ہی کہ گھر ہی پر ہین اور آرام فرما رہے ہین۔ اب یہ ایک اور صاحب آئے جو سب سے بڑھ گئے من چہ فش ام برادر فلان من بسیار فش بہت یہ کہتے ہین کہ نہ نوابصاحب آرام مین ہین نہ ہوا کھانے گئے ہین وہ گھر ہی پر نہین بتاتا یہ سب سے بڑھ گئے صاحب نہ ندہ دل اور ہنس مکھ آدمی تھے اس خلاف بیانی پر دل ہی دل مین انکو ہنسی آئی ایک عورت جو محلسرا سے نکلی تھی اس سے پوچھا نوابصاحب اندر کیا کرتا ہی۔ وہ کسی قدر ہراسان ہوئی کوئی دو منٹ غور کرکے کہا کہ ای حضور مجھے کیا معلوم مین کیا گھر بھر کا جائزہ لیتی پھرتی ہون کچھ صاحب نے کہا تمکو ہم حوالات کو بھیجیگا۔ ایکدم سے تم بولو کہ نوابصاحب کہان ہی بینگ آکر جواب دیا۔ ای کیا کوئی دوڑ لائے ہو۔ یہ کہکر محلسرا مین گئی عباسی سے کہا کچھ دال مین کالا کالا معلوم ہوتا ہی۔ الله خیر کرے ایک صاحب گھوڑے پر سوار کھڑے ہین پھاٹک کو گھیرے ہوے اور نوابصاحب کو پوچھ رہے ہین اور دارونہ دربان خدمتگار اور ممن سبکے سب تھرا رہے ہین نجانے کیا سبب ہی عباسی نے دداجی سے کہا۔ انھون نے بیگم صاحب کو خبر دی وہ سنتے ہی کانپ اٹھین اور فوراً نوابصاحب کو جگایا۔ یہ آنکھین ملتے ہوے اٹھے اور پھر لیٹ گئے۔ مگر بیگم صاحب کی گھبراہٹ دیکھکر خود بھی گھبرا گئے اٹھ بیٹھے۔ بیگم صاحب نے کہا۔ ذری دریافت تو کرو آج سویرے سویرے یہ کون انگریز تمھاری تلاش مین ادھر سے ادھر منڈلا رہا ہی

نوابصاحب نے کہا کوئی ہوگا عباسی سے کہو دریافت کرے اتنے مین ایک مہری نے نواب صاحب کو ایک رقعہ دیا اور کہا باہر سے کسی نے بھیجا ہی۔ نواب صاحب نے کھولا پڑھا

حضور پر نور سرکار۔ آج سونیح سے ایک انگریز بہادر حضور کو پوچھتے تے کی حضور جور کہان ہین۔ سو ہم لوگون نے کہا کی ہم نہین جانتے ہینگے اور وہ یہان ہینگے۔ اسپ کے اوپر سوار ہینگے۔ اور دارونہ نے کہدیا کی سرکار آرام کرتے ہینگے جو جو حکم ہوویگا ویسا کیا جاویگا! ور واجب تھا عرض کیا۔ آفتاب جلالت و اقبال درخشان باد۔

عرضی۔ تابعدار عبدی ت نثار ممن علی۔

نواب صاحب نے اسکی پشت پر جواب لکھنا چاہا۔ مگر قلم دوات کاغذ سب ندارد۔ کوٹھی مین آدمی دوڑا گیا مہری نے دربان سے کہا دربان نے خدمتگار سے اسنے کوٹھی کا وہ کمرا کھلوایا جسمین لکھنے پڑھنے کا سامان صرف دکھانے کے لیے رکھا تھا اور کبھی کام نہین آتا تھا۔ وہان سے قلم دوات کاغذ لیکر دربان کو دیا۔ اسنے آواز دے کر مہری کو بلوایا مہری نے اوپر لیجا کر نواب صاحب کو دیا اور حضور نے جواب لکھا۔

ممن تم بڑی تمیز سے پوچھو کے نام یا نے اسمی شریف صاحب بہادر کا کیا ہی اور ہم کو لکھ کھو۔

محمد عسکری عفی عنہ تاریخ چوتھی

الله کی عنایت سے دونون زبردست منشی نکلے۔ ایکتو حضور کو (حضوور) صبح کو (سونیح) پوچھتے (پونچھتے) اور کہ کو (کی) لکھتے ہین۔ آفتاب مین آف الگ تاب الگ عبودیت شعار کی خرابی عبدی ت نثار۔ ماشاء الله۔ خو غلط انشا غلط املا غلط

دوسرے صاحب نے انکے بھی کان کاٹے۔ یہ ممن کو مم من اور لیجنے کو یانے اور لکھو کو لکھ کھو لکھتے ہین دونون چھٹے ہوئے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

صاحب اپنے دلمین ہنستے تھے کہ اتنی دیر ہوگئی ابتک بھی نہین معلوم ہوا کہ نوابصاحب گھر مین ہین یا نہین کیفیت بہر جبتک ممن کا جواب آئے نوابصاحب کو یاد آگیا کہ چھوٹے صاحب آئے ہونگے فوراً مُنھ دھوکر کپڑے پہنے اور باہر آئے۔

صاحب۔ ہمکو نواب صاحب بڑی تکلیف ہوئی۔

ع۔ جی نہین۔ آپ کب سے آئے ہوے ہین۔

صاحب۔ البتہ ایک گھنٹہ تو ہوا ہوگا ہمکو۔

ع۔ ان لوگون نے مجھے ذرا اطلاع نہ دی۔

صاحب۔ یہ آپکا انتظام ہی نواب صاحب!!!۔

داروغہ۔ حضور آدمی سے غلطی ہوگئی اتفاقیہ۔

ع۔ کیا جھک مارتے ہو۔ آدمی سے غلطی کیا ہوئی تم سے خود غلطی ہوئی صاحب ایک گھنٹہ سے صاحب تشریف لائے ہین اور تمکو خبر ہی نہین۔ افسوس کا مقام ہی سخت افسوس کا مقام ہی واللہ۔ اور تم ہی ایسے لوگ مالک کو بدنام کرتے ہین۔ چھوٹے صاحب مین آپ سے معافی چاہتا ہون۔

صاحب۔ ول کچھ پروا نہین۔ مگر آپکی آیا بڑی بگڑی تھی ہمسے بہت خفا ہوئی۔

ع۔ (داروغہ سے) کون آیا تھی میان۔ اور بگڑنے کے کیا معنی صاحب نے گھوڑے سے اُترکر ہاتھ ملایا اور کہا اب آیا کو جانے دیجیے اور ہمارے ساتھ چلیے اُس جگہ پر۔ چھوٹے صاحب نے انگریزی کھانا پکوانے کے لیے یک مقام جو کوٹھی اور باغ سے علحدہ تھا پسند کیا اور باورچیون کو جو نکے ہمراہ آئے تھے تاکید کی کہ عمدہ سے عمدہ کھانا پکے۔

محمد عسکری نے دریافت کیا کہ اگر کسی قدر ہندوستانی کھانا ہو تو ہرج تو نہین ہی۔ اُنھون نے غور کرکے کہا ہندوستانی کھانے مین صرف مرغ پلاؤ ہو مگر وہ ثقیل اسقدر ہوتا ہی کہ صاحب لوگ کم پسند کرتے ہین۔ مجھے تو آپکے ہان کا پکا ہوا مرغ پلاؤ بہت ہی پسند ہی لیکن چھ سات چمچ سے زیادہ مین نہین کھا سکتا۔ یا یون کہو کہ اس سے زیادہ مین نہین کھاؤنگا۔ ہم لوگونکی غذا سادی ہوتی ہی۔ گھی اور شیرہٴ بادام اور بھاری بھاری چیزین ہم نہین کھاتے ہم سوپ کھاتے ہین مرغ کی کسافت یا رشو جسطرح آپکے ہان قورمہ پکتا ہی۔ ہمارے یہان کری پکتی ہی جسکو خانساماں لوگ کاری کہتے ہین۔

کاری بھات۔ مگر ہمارے ہان کی کری آپکے قورمے سے بہت ہی ہلکی ہوتی ہی ہم اُسکو نو ڈائیٹ NODIET کہتے ہین یعنی ہلکی غذا۔ غذاے سبک آپ لوگ شیرمال اور باقرخانی اور پراٹھے کھاتے ہین۔ ہم ٹوسٹ یکا ٹوسٹ ڈبل روٹی کھاتے ہین جو زود ہضم ہوتی ہی۔ مکھن کا البتہ ہم لوگ استعمال کرتے ہین اور مکھن بہت اچھی چیز ہی۔ پلاؤ بہت ثقیل ہوتا ہی اور دیر ہضم۔ ہم لوگ دن بھر مین چار بار کھانا کھاتے ہین آپ لوگ دو مرتبہ کھانے کے عادی ہین۔ ہمارے نزدیک دو بار کھانے سے چار بار کھانا اچھا ہی۔ مگر جو لوگ اسکے عادی ہوگئے ہین انکے نزدیک سادی ہی۔ یہان نیچ قوم کے آدمی صرف ایکبار کھانا کھاتے ہین۔ مگر کیسے قوی اور مضبوط اور جفاکش ہوتے ہین آپکے ہان حقہ البتہ اچھی چیز ہی۔ ہمارے چُرٹ اور سگار سے کہین بہتر ہی یون تو تمباکو اصل مین زہر ہی مگر جب انسان عادی ہوجاتا ہی تو اسکو چندان مضر نہین ہوتا۔ ہان جسطرح آپ لوگ پیتے ہین وہ بہتر طریقہ ہی کیونکہ دھوان پانی سے ہوتا ہوا آتا ہی اور ٹھنڈا ہوجاتا ہی۔ خراب چُرٹ تو گلے کو جلا دیتا ہی۔ ہان اگر تیلا ہو۔ یا سگرٹ تو خیر ان سے بہتر ہی۔

نوابصاحب نے کہا حضور آپ لوگونکی غذا حکمت پر مبنی ہی۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ادہر ہم لوگون کی غذا زیادہ لذیذ ہوتی ہے۔ اور جسقدر لذیذ ہوتی ہے اسیقدر ثقیل بلکہ اثقل سب سے بہتر غذا شور باچپاتی ہی مگر آپ بھلا شور باچپاتی کیون کھانے لگے۔ پلاؤ ہوا اور زردہ ہوا اور قورمہ اور کباب اور انواع و اقسام کی لوزیات اور ثقیل کھانے جبتک نہون تب تک دسترخوان کا لطف ہی نہین آپ لوگون کی غذا کو شراب بھی تو آخر کچھ تحلیل کرتی ہے۔ ادہر کھانا کھایا۔ ادہر دو تین گلاس پیے چلیے سب ہضم ہو گیا۔

چھوٹے صاحب نے کہا نواب صاحب شراب مفید بھی ہے اور مضر بھی اسکی مضرتین بھی بیشمار ہین۔ اسکا تو جسقدر کم چرچا ہو اسیقدر اچھا۔ ہزارون گھرون اور لاکھون خاندانون اور امیرون کو اسنے خراب اور تباہ کردیا اور لوگون کا دوالہ نکلوا دیا بڑی بُری چیز ہے۔ مگر انگلستان مین اسکی کثرت ہے اول تو ملک سرد۔ دوسرے دولت کی کثرت تیسرے لوگون کے مزاج مین آزادی اور مطلق العنانی بہت ہے اور ایک بڑا طبقہ آوارہ مزاج ہے بڑی خرابی وہان یہ ہے کہ عورتین بھی کثرت سے پیتی ہین مگر زیادہ تر چھوٹے درجے کی عورتین طبقہ اعلی کی خواتین بھی پیتی ہین۔ لیکن قلیل سے اعلے قسم کی ہلکی شراب وہان درجۂ اوسط کے لوگ البتہ قاعدے سے رہتے ہین۔

نواب صاحب نے کہا ہملوگون مین بھی یہی قاعدہ ہے درجۂ اوسط کے لوگ سب سے اچھے ہین درجۂ اول کے لوگون مین ذرا عیاشی اور اوباشی اور آرام طلبی و عیش کا چرچا زیادہ ہے۔ بلکہ اسکے سوا دین و دنیا دونون سے کوئی سروکار نہین رکھتے عیش مین سر سے پانون تک ڈوبے ہوے اور خرابی یہ ہے کہ پڑھنے لکھنے سے نفرت۔ صحبت خراب بٹیر بازی۔ مرغبازی۔ پتنگ بازی۔ چاندبازی چرس۔ مدک۔ اسکا بڑا شوق ہے اور بڑھتا ہی جاتا ہے۔ ہم تو صاحب ان سب باتون سے پرہیز کرتے ہین ابتک تو بچے ہوے ہین آگے خدا جانے۔

الغرض چھوٹے صاحب باورچیون کو ضروری باتین سمجھا کر سوار ہو گئے اور ادہر محمد عسکری نے آدمیون کو للکارنا شروع کیا۔ ممن نے نواب صاحب سے باصرار کہا کہ حضور اگر محفل کی رونق منظور ہے تو اُسی دہیاتن کو بلوائیے۔ گو شہر کی سی باتین اور یہان کے محاورات وہ نہین جانتی۔ مگر دیہاتی بولی اسکے منہ سے ایسی بھلی معلوم ہوتی ہے کہ مین کیا عرض کرون ؎

چلتی تو زمین مین سرو گڑتے
باتین کرتی تو پھول جھڑتے

اور حضور آپ کے شہر مین اس صورت کا ایک طائفہ تو ہے نہین اور کپڑے پیشواز زیور کی بھی کمی نہین اسکی مان بڑی مالدار ہے حیثیت دار ہے کچھ کنگال نہین ہے۔ یہ غزل اس طرح پر گاتی ہے کہ ساری محفل لوٹ جاتی ہے ؎

صبا بلطف بگو آن غزال رعنا را
کہ سر بکوہ و بیابان تو دادۂ ما را

نواب صاحب نے متحیر ہو کر فرمایا۔ یہ غلط بات ہے بھلا دیہاتن اور کمسن فارسی غزل سے اسکو کیا سروکار ہے۔ اول تو دیہاتی عورتین کم گاتی ہین اور پھر فارسی کی غزل۔ ممن بولا سرکار ع

ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے

صاحبان یورپین کی دعوت کی نسبت نواب چھمن صاحب اور محمد عسکری مین بحث ہوئی کہ جس میز پر وہ لوگ کھانا کھائین کیا انکو کھانا چاہیے یا نہین۔ محمد عسکری نے کہا بھائی صاحب ہماری رائے تو نہین ہے۔ اول تو شراب اُڑیگی دوسرے بیکن اور پورک اور ہیم ہوگا سو ان سب سے یہان نفرت کلی ہے خواہ مخواہ گرفتار معصیت ہونا کسنے بتایا ہے۔ اول تو جو افعال ہمارے مذہب مین جیسے ہین ظاہر ہین۔ یہی کیا کم ہین کہ بیٹھے بٹھائے اور

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

گناہون مین گرفتار ہون۔ ہماری راے ہو کہ چھوٹے صاحب سے
صاف کہدین کہ ہم لوگ اسوقت تو اضع تکریم مین ہین مگر ہمکو میز پر
کھانا کھانے سے معاف رکھیے چھٹن صاحب نے غور کر کے جوابدیا
کہ میز پر کھانا تو ہمارے بھی خلاف ہو۔ نیچرلے تو ہم ہین نہین کہ
چھری کانٹے سے کھائین یا کھڑے ہو کر شاشیدن کا صیغہ گردانین
یہان تو سیدھے سادے مسلمان ہین تواضع تکریم کا لفظ تو کہیے گا
نہین صاف صاف کہدو کہ ہم اپنے مذہب کے پابند ہین اور ہمارے مذہب
کی رو سے اس میز پر کھانا نہین جائز ہو جسپر شراب ہو۔ اور آپ
لوگون کی دعوت کر کے شراب نہ پلانا یا پورک اور ہیم نہ دینا خلاف
عقل ہو۔ وہ فہیدہ آدمی ہین سمجھ کے جواب دینگے۔ مذہبی امور
مین یہ لوگ کبھی دست اندازی پسند نہین کرتے عیسی بدین خود
موسی بدین خود مانتے ہین چھوٹے صاحب گھوڑے پر سوار
تشریف لائے۔ محمد عسکری نے استقبال کیا۔ چھٹن صاحب نے
گفتگو چھیڑی کہا صاحب ایک بحث کا تصفیہ کیجیے ہم لوگ
اس میز پر نہین کھا سکتے جسپر شراب ہو۔ آپ ہمسے شریک ہونیکا
اصرار نہ کیجیگا اگر ہم شریک ہونگے تو ہمارے علما اور اعزہ کو
برا معلوم ہوگا۔ اور لوگ ہملوگون کو بنائینگے۔ چھوٹے صاحب نے
کہا ہمنے اکثر بار اہل اسلام کے ساتھ کھانا کھایا ہو اور وہ
لوگ پڑھے لکھے شایستہ ہین۔ چھٹن صاحب نے
مسکرا کر جواب دیا جناب مگر مشکل تو یہ ہو کہ جنکو آپ شایستہ
اور پڑھے لکھے سمجھتے ہین اُنکو ہمارے ہان کے علما ناشایستہ
اور بدتر از جاہل سمجھتے ہین۔ چھوٹے صاحب نے کہا اچھا آپ
یہ بتلائیے کہ ہمکو آپ اہل کتاب سمجھتے ہین یا نہین۔ چھٹن صاحب
نے جوابدیا کہ مذہبی دلیلون کو تو جانے دیجیے اسکا سلسلہ بہت
دراز ہو۔ مگر اس بات پر غور فرمائیے کہ ہمارے ملک مین رسم و رواج
کو مذہب پر بھی ترجیح ہو۔ ہندوؤن اور مسلمانون دونون مین یہی
قاعدہ ہو۔ اول تو ہم اسکو جائز نہین کہہ سکتے کہ ہم اس پلیٹ کے

قریب پلیٹ رکھکر کھانا کھائین جسمین پورک یا ہیم ہو یا اُس گلاس کے
پاس ہمارا گلاس ہو جسمین برانڈی یا اور قسم کی شراب ہو چھوٹے صاحب
نے کہا نواب صاحب ایک گلاس کے پاس گلاس رکھنے سے ایک
گلاس کی شراب دوسرے گلاس مین نہین کودجا سکتی۔ انھون نے
جوابدیا کہ یہ صحیح ہو مگر چونکہ شراب ہمارے مذہب مین ناجائز قرار
دی گئی ہو لہذا حکم ہو کہ اسقدر احتیاط کرنا چاہیے کیونکہ ہم ایسے لوگون کے
ساتھ کھائین جو شراب پیتے ہین تو شاید ہم بھی رفتہ رفتہ
وہی فعل کرنے لگین چھوٹے صاحب نے پوچھا اب فرمائیے
کہ روم مین عیسائی اور مسلمان ساتھ ہین یا نہین برابر کھاتے
ہین اور ہمنے خود وہان تجربہ کیا ہو اور کھایا ہو چھٹن صاحب نے
کہا اول تو ہمپر یہ فرض نہین ہو کہ اہل روم کی تقلید کرین
اگر روم کے باشندے کوئی ناجائز فعل کرتے ہین تو کچھ ضرور
نہین ہو کہ ہم بھی اُنکا تتبع کرین۔ ہمنے سنا ہو کہ رومی عورتین
فرنچ لباس زیادہ تر استعمال کرنے لگی تھین۔ اور اب
فرمان سلطانی نافذ ہونے سے اسمین کسی قدر کمی ہو گئی ہو تو یہ
فرض نہین ہو کہ ہم اپنی مان بہنون کو بھی گون اور سایہ پہنائین
دوسرے روم اہل اسلام کی سلطنت ہو وہان جو عیسائی
اہل اسلام کے ساتھ کھاتے ہین وہ قاعدے مین رہتے
ہین نہ شراب پیتے ہین نہ پورک کھاتے ہین۔ چھوٹے صاحب
نے کہا اچھا یہ بھی ہمنے تسلیم کیا اب یہ بتائیے کہ شاہ ایران
نے یوروپ مین عیسائی بادشاہون اور شہزادون اور
شہزادیون کے ساتھ کیون کھانا کھایا تھا۔ اُنھون نے
جواب دیا کہ وہ بادشاہ اور والی سلطنت ہین وہ جو کرین جائز
ہو۔ ہم غریب آدمی اُنکی تقلید کرین تو یہ شعر صادق آئے ہے

جو کی تقلید خسرو کی تو کار کوہکن بگڑا
چلا جب چال کوا ہنس کی اُسکا چلن بگڑا

چھوٹے صاحب۔ اچھا تو آپ لوگ الگ میز پر کھائین

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ع - ہان اسمین کچھ مضائقہ نہین ہی یہ مانا -
چھٹن - اسی کمرے مین دو میزین ہونگی علیحدہ علیحدہ -
ع - ایک میز پر ہمارا کھانا ہوگا ایک پر آپ کا -
چھوٹے صاحب نیچری بھی ہونگے یا ہونگے اس وقت -
ع - ہان ہان ضرور دو ایک کو تو بلوا لینگے -
چھٹن - وہ لوگ البتہ آپ کے ساتھ کھائینگے -
ع - بے دھڑک کھلے بندون کھائینگے صاحب -
چھوٹے صاحب - ہمارے ساتھ کئی نیچریون نے کھایا ہی -
ع - جی ہان انکی جماعت بھی بڑھتی جاتی ہی -
چھٹن - یہ سب انگریزی تعلیم کا اثر ہی -
چھوٹے صاحب - اسکو غنیمت سمجھیے نواب صاحب بہادر -
ع - واہ مذہب کو ترک کرنا بھی کوئی اچھا اثر ہے -
چھوٹے صاحب - جن مسلمان جنٹلمینون نے ہمارے ساتھ کھانا کھایا ہی انسے اور ہمسے بڑی بے تکلفی ہوگئی آپلوگ اگر یہ چاہتے ہین کہ آپکے مدارج اعلی ہو جائین تو ہمارے ساتھ کھانا کھانے کو جائز کر دیجیے پھر دیکھیے ان قومون کی نسبت آپ کسقدر بڑھ جاتے ہین جنہین ہمارے ساتھ کھانا کھانا کسی حالت مین جائز نہین ہی وہ بے تکلفی جو ہم مین اور آپ مین ہونی چاہیے وہ ہرگز اسوقت تک نہین ہوسکتی جبتک ہم اور آپ ساتھ بیٹھ کے کھانا نہ کھائین -
ع - یہ تو ابھی بہت مشکل ہی چھوٹے صاحب -
چھٹن - بے انگریزی پڑھے یہ امر محال ہی -
ع - ابھی دو سو برس تک ایسا نہین ہوسکتا صاحب
چھٹن - دو سو نہین تو پچاس برس مین تو شک نہین -
ع - ہان انگریزی تعلیم کی ترقی کے ساتھ اسکی بھی ترقی ہوگی بغیر اسکے ترقی معلوم -
چھوٹے صاحب - تو اب یہ رائے قرار پائی کہ دو میز پاس پاس ہون - ایک پر آپ کھائین اور ایک پر ہملوگ - اچھا اب ہم رخصت ہوتے ہین -

جب چھوٹے صاحب چلے گئے تو محمد عسکری نے نواب چھٹن صاحب سے کہا یار دونون میزون کا قریب ہونا بھی اچھا نہین مجھے شراب کی بو سے نفرت ہی - شراب کے نام سے نفرت ہی - اور وہان زنازن بوتلین اڑینگی - سوڈا اور لمونیڈ تک تو خیریت ہی مگر یہ برانڈی اور ہوسکی اور پورٹ وائن قیامت ہی چھٹن صاحب نے کہا پورٹ وائن نہین - پورٹ وائن کہا کرو - اور پورٹ تو ہمارے پیتے ہین - برانڈی اور ہوسکی اور شیمپین البتہ اڑیگی - سب سے زیادہ یہ لوگ ہوسکی استعمال کرتے ہین برانڈی بھی آج کل کم پی جاتی ہی - محمد عسکری نے آہ سرد کھینچکر کہا بھائی جان وہ ہوسکی ہو یا پورٹ - چہ ترکی چہ کرد لعنت بھر دو - اس سے کیا مطلب کہ پورٹ پیتے ہین یا برانڈی - شراب تو دونون ہین - جیسی بو دیسی وہ دونون یکسان ہین اسیطرح یہ کہ لحم خوک ہوگا یار ہم تو ہرگز نہ بیٹھینگے ہم صاف انکار کر دینگے کہدینگے صاحب ہمکو معاف کر دیجیے - نیچریون مین آغا صاحب اور مسٹر ریاض اور منصف صاحب کو بلوا لینگے - یہ لوگ اسی میز پر مزے سے چھری کانٹے چلائینگے -
انکو اسکی پروا نہین ہی مسلمان ہو یا عیسائی کسیے باشندے این
میان ممن آئے کہا حضور مین اسلیے آیا ہون کہ آج ناچ ہوگا حضور بانگی دیکھ لین - اگر پسند نہ آئے تو ناچ غلام کے سر -
اختر - معقول گویا انہین کی نوچی ہی -
راوی - اسپر بڑا قہقہہ پڑا - اور ممن جھینپا -
ع - اسوقت تو ممن نے منہ کی کھائی واللہ -

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اختر - حضور اپنے بارہ برس سے اُسکو پالا ہی -
ع - جبھی تو اتنی تعریفین ہوتی ہین صاحب -
اختر - جی اور کیا خداوند - ع

کس نگوید که دوغ من ترش است

ممن - اس وقت تو میان اختر کے ذہن کا بُخار اُکھلا ہوا ہی آ
بڑی تیز لیون پر ہین اور بہت خوش کہ ہین نے بڑی پھبتی کہی
بات کرنے کا تمیز نہین - اور پھبتی کہنے پر آندھی روگ -
کمال - حضور ذرا اس غزل کو سنیے گا - غزل -

فرقت ساقی مین یہ سوم قبر پتھر ٹوٹے	ہین الگ کھونے مین کوئے شیشۂ و ساغر ٹوٹے
پھر بہار آئے الٰہی پھر جنون کا جوش ہو	پھر گلے مین طوق ہو پھر پاؤن مین زنجیر ٹوٹے
کشتۂ عشق اب تہ شمشیر ہین ہو وین آسمان	خاک کے بدلے زبان گور مین شکوہ بر ٹوٹے
رنگ جم جائے مرے قاتل کا روز حشر بھی	کیا تماشا ہو جو چھوٹا خون کا محضر پر ٹوٹے

روز لایا کرتا ہی ہم پر ستون پر حدث
دھول پر دھول آج واعظ پر تمیز پڑے

ع - کیا اچھی غزل ہی واللہ - روزمرہ کتنا صاف ہی اور بول
چال کو دیکھیے -
کمال - روزمرے کے لفظ پر مجھے ایک شعر یاد آیا - ع

گالیون کا ہم پہ چلتا روز چھرّہ صاف ہی
کیا زبان ہی آپ کی کیا روزمرہ صاف ہی

ع - اجی کوئی فارسی غزل سنائو - از حافظ شیراز -
کمال - بہت خوب حضور فارسی سنیے - ع

دوش دیدم که ملائک در میخانه زدند
گل آدم بسرشتند و به پیمانه زدند

ع - اہا ہا ہا - سبحان اللہ سبحان اللہ -
کیا کلام ہی -
اختر - حضور بادۂ عرفان مین ڈوبا ہوا -
کمال - (ایرانی لب و لہجہ مین) ع

شکر ایزد که میان من و او صلح فتاد
حوریان رقص کنان ساغر مستانه زدند

اختر - مستانہ نہین - ساغر و پیمانہ زدند -
کمال - یہ آپ مین بڑا عیب ہی کہ مشیخت جتانے
کے لیے آپ ٹوک دیتے ہین اسی کو حماقت کہتے ہین
بلکہ حماقت نہین بدی پاجی پن -
ممن - پچھوٹا پن تو تمھارے مزاج مین ہی -
اختر - پاجی کیسے صاحب اپ کہیے - پاجی کے بھی
پوتے بلکہ ہزار پاجیون کے پاجی - اپ کہیے -
ع - خدا جانے یہ ان لوگون مین کیا عادت ہی کہ جہان
کوئی نیا آدمی آیا اور یہ سب چل مرے -
ممن - خداوند اب انصاف کیجیے کہ اختر نے -
ع - اچھا صاحب مختصر کیجیے بس اب -
لاحول ولا قوۃ -
چھٹن - یہ آپ کے ہان بڑا ہی عیب ہے
واللہ - لے اب بندہ تو رخصت ہوتا ہی - کل صاحب
لوگون کی دعوت نہوئی تو پرسون سفر کی تیاری
کر دیجیے -

ادھر چھٹن صاحب رخصت ہوے ادھر محمد عسکری نے مصاحبون
کو ڈپٹنا شروع کیا کہ تم لوگون نے میرا کلیجہ پکا دیا اور میرے
دربار کو بدنام کر دیا - مگر یہ سب میری سزا ہی خود کردہ را چہ علاج
مین نے بھی چن چن کے وہ چھنٹے ہوے مصاحب نوکر رکھے ہین
کہ تمام لکھنؤ مین انکے ثانی نہونگے - ایک سے ایک بڑھا ہوا -
اور انمین ایک دوسرے کو دیکھکے جلا مرتے ہین کٹے مرتے ہین گویا جانی
دشمن ہین - اور ہزار بار سمجھا دیا کہدیا کہ یہ سخت عیب ہی
اگر لڑنا ہی فرض ہو گیا ہی تو کسی غیر کے سامنے تو نہ لڑا کرو دیگر
کون سنتا ہی - صریحاً دیکھتے ہین کہ چھٹن صاحب بیٹھے ہوے ہین مگر

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اُنکے سامنے روز سے بھی زیادہ تکرار شروع کر دی - اگر میرا
بس چلتا تو شہر بدر کرا دیتا -
ممن نے کہا خداوند بڑا شہر بدر کروانا تو یہی ہے کہ حضور
کی عنایت کم ہو جائے - بس ہم لوگ اسی مین مر جائینگے -
اس سے بڑھ کر سزا ہمکو اور کیا مل سکتی ہے - شہر بدر کرانا
ہمارے لیے یہی ہے ؎

کلاہ گوشۂ سلطان بہ آفتاب رسد
که سایه بر سر او داشت ہمچو سلطان ست

اس شعر کے سنتے ہی حاضرین جلسہ نے وہ فرمایشی
قہقہہ لگایا کہ کمرہ گونج اُٹھا - اور بڑی دیر تک
ہنسی رہی -
ع - شیخ سعدی کو اچھی اصلاح دی حضور نے -
ممن - خداوند یہ تو گلستان کا شعر ہے -
اختر - مگر کتنی اچھی اصلاح دی ہے - رسید کو رسد کیا -
اور بر سرش کو بر سر او بنایا - اور داشت ہمچو سلطان
ست - یہ ایجاد بندہ ہے شعر پڑھنا ہی کیا ضرور ہے آخر ؎

تا مرد سخن نگفته باشد	عیب و هنرش نهفته باشد
هر بیشه گمان مبر که خالیست	شاید که پلنگ خفته باشد

ع - آپ ایسے بھی بڑھ کے عقلمند نکلے - یہ دوسرا شعر
پڑھنا کیا ضرور تھا - تا مرد سخن نگفته باشد - تک تو خیریت
تھی دوسرے شعر کی ضرورت نہین نظر آتی -
اختر - خداوند جلدی مین مُنھ سے نکل گیا -
ممن - پھر اسی طرح ہمارے مُنھ سے بھی جلدی مین نکل گیا
تھا تو کیون ہنستے تھے پھر خود را فضیحت و دیگران را نصیحت
ع - وہ اور بات ہے یہ اور بات ہے -
اختر - حضور وہ شعر سناؤن کہ محفل پھڑک جائے ؎

مدت کے بعد آئے نظر خیر و عافیت	کیسے مزاج کی تو خبر خیر و عافیت
گر نکہت بہار سے ملجائے پوچھیو	میری طرف سے خوشخبر خیر و عافیت
ادھر صبا ہین زیادہ رضا آئی ہوئی ہین	لیکن جو پوچھیے تو اثر خیر و عافیت

اللہ کیا سرور ہوا انشا سے بزم مین
اکبار یار پوچھے اگر خیر و عافیت

ع - اور بھی ڈھونڈھو غزل دو ہزار برس کی -
اختر - حضور غزل بھی کہین ڈھونڈھو ہوا کرتی ہے -
ع - واللہ میرے نزدیک - ؏

لیکن جو پوچھیے تو اثر خیر عافیت

کیا اُنکا مصرع ہے - لاحول ولا قوۃ -
اتنے مین نواب چھٹن صاحب کا رقعہ آیا -
بھائی صاحب چھوٹے صاحب کی چھٹی آئی ابھی ابھی مین نے
پائی - صاحب لوگون کی دعوت کا جلسہ کل قرار پایا ہے - بڑون
سفر کی تیاری بول دی - آپ بھی تیار رہین - اور سامان
سفر سے لیس -
بھابھی صاحبہ تو مجھ سے بڑی ہی خفا ہونگی کہ یہی بہکا کے
لیے جاتا ہے - مگر جب آپ سفر سے سرخ و سفید ہو کر واپس
آئیے گا تب البتہ ہمین دعائین دینگی - بھائی اس سفر کا
ملتوی یا موقوف کرنا بڑی بُری بات ہے - اول تو لوگ ہنسینگے
کہ واہ اچھے پاگل آدمی ہین - ایک ذرا سے سفر سے گھبرا
جاتے ہین اور پھر تندرستی کو جو فائدہ اس سفر سے پہونچیگا
اُس کے مقابل مین ساری دنیا کی نعمت گرد ہے -
محمد عسکری نے اسکے جواب مین یہ شعر لکھ بھیجا ؎

بہ سفر رفتنت مبارک باد
بہ سلامت روی و باز آئی

حکام یوروپین کی دعوت

صاحبان یوروپین کی دعوت کے روز بڑی چہل پہل اور
دھوم دھام رہی - انگریزون مین صرف چھوٹے صاحب منتظم تھے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اور ہندوستانیون مین دو تین نواب زادے اور چھٹن صاحب
اور محمد عسکری کے چند مصاحب مصروف اہتمام تھے۔ آٹھ
بجے کا وقت قرار دیا گیا تھا دو منٹ کم آٹھ بجے سے آٹھ پر
چار منٹ تک کل صاحبان مدعو کی گاڑیان آگئین ایک
میز پر صاحبان یوروپین کا کھانا چنا گیا دوسری میز پر
محمد عسکری اور چھٹن صاحب اور محمد عسکری کے دو اعزا
نواب منے صاحب اور آغا طاہر بیٹھے۔ اور دو نیچریے
اور ایک منصف صاحب خاص صاحبان یوروپین کی میز پر بیٹھے
یہ تینون تو چھری کانٹے سے کھانے کے خوب مشتاق
ہو گئے تھے اور چھٹن صاحب اور محمد عسکری کو بھی کسیقدر
عادت تھی مگر نواب منے صاحب اور آغا طاہر نے کبھی
چھری کانٹے سے نہین کھایا تھا یہ نئی مصیبت مین پڑے
اگر ہاتھ سے کھاتے ہین تو ہنسے جاتے ہین اور چھری
کانٹے سے کھایا نہین جاتا۔ بڑی کوشش کی مگر کامیاب
نہوئے آخر کار چھری کانٹے کو پھینک کر ہاتھ سے کھانا شروع کیا
ع۔ ہاتھ سے نہ کھاؤ ورنہ ہنسے جاؤ گے اسی سے تو
ہندوستانی بدنام ہین —
منے۔ اسمین بدنامی کیسی اچھی بدنامی ہے لوگون کو ہنسنے دیجیے
ع۔ تو چھری کانٹے سے کھانا کون مشکل بات ہے۔
منے۔ چھری کانٹے سے کس مردود سے کھایا جاتا ہے۔
ع۔ تو پھر یہان صاحب لوگ بنکے آنا کیا فرض تھا ہمکو بھی ہنسواؤ گے
منے۔ تم تو خاصے کرسٹان ہو۔
چھٹن صاحب نے کہا اب اسیوقت اس بحث کا فیصلہ قرار
پایا ہے۔ یہ کیا خوامخواہ کا جھگڑا شروع کر دیا چھری کانٹے سے
کھانے مین کیا عیب ہے اس سے بڑھکر ضعف اعتقاد اور کیا
ہوگا ضعیف الاعتقادی کی بھی انتہا ہے۔ اور روم مین سب
کھاتے ہین مگر یہان ہندیون اور ہندوؤن کی صحبت نے
ہملوگون کو بھی ضعیف الاعتقاد کر دیا عیاشی تماشبینی جائز ہے مگر
چھری کانٹے سے کھانا گناہ ہے۔ بھلا یہ بھی کوئی عقل کی بات ہے لیکن
ہم یہ کہتے ہین کہ اگر کسی مسلمان کو چھری کانٹے سے کھانے کی عادت نہین
ہے تو اسکو نکو بناتا کیا معنی ہملوگون کو چھری کانٹے سے کھانے کا
کب اتفاق ہوتا ہے (محمد عسکری کی طرف مخاطب ہو کر) آپ ہی بتائین
آپکے دسترخوان پر اسپون اور فورک کب آیا ہے ہم تو گھر پر کبھی میز پر بیٹھکر
نہین کھاتے اور نہ کبھی فورک اور اسپون استعمال کرتے ہین۔ مگر
ہوٹل مین البتہ اتفاق ہوتا ہے وہان انکار نہین کرسکتے۔
محمد عسکری نے جواب دیا ہم مین اور آپ مین یہی فرق ہے ہمنے
آجتک ہوٹل مین کبھی کھانا ہی نہین کھایا۔ بھلا ہوٹل کا کھانا
ہملوگ کیا جانین چھٹن صاحب مسکرائے۔ اور کہا کیون صاحب جب
مسلمان کے ہوٹل مین کھانے مین کیا گناہ ہے اور جب کہدیا گیا
کہ برتن ہمارے ہونگے اور لحم خوک اور شراب کا لگاؤ نہو تو پھر
کھانے مین کیا قباحت ہے مسلمانون کے ہاتھ کا پکا ہوا ہو تو
کھانے مین کیا حرج ہے میز کو دھلوا ڈالا۔ اور برتن بدلوا دئے
چلو بس چھٹی ہوئی۔ آپ بڑی مشیخت کی لیتے ہین کہ ہمنے ہوٹل
مین کبھی کھانا نہین کھایا۔ گویا ہوٹل مین کھانا کھانا داخل
گناہ و معصیت ہے اس جہالت کے قربان ہان ایک بات
البتہ ہے کہ ہوٹل کے برتنون مین ہم بھی نہ کھائینگے۔ اس سے
ہمین بھی پرہیز ہے اور اہل اسلام کو ضرور پرہیز ہونا چاہیے
ادھر ہندوستانی جنٹلمینون مین یہ گفتگو ہو رہی تھی اور
اُدھر صاحبان یوروپین باہم سوشل اور پولیٹیکل معاملات
کی نسبت عالمانہ بحث مین مصروف تھے ایک کپتان صاحب
نے اپنے دوست سے جو انکی کرسی کے قریب
بیٹھے تھے کہا کہ افسوس ہے کہ اب ہماری فوجی
قوت کو وہ ترقی نہین ہے جو پیشتر تھی اور خصوصاً فوج بحری مین
وہ ترقی روز افزون نہین ہوتی نظر آتی۔ انکے دوست نے جو

ایک کالج کے پرنسپل نے کہا کہ مجھے آپکی اس رائے سے اتفاق نہین
ہی فوج بری مین تو البتہ تنزل ہی اور اسکا سبب خاص یہ ہی کہ
تخفیف اور کفایت شعاری کی جانب گورنمنٹ کے
ارکین کی توجہ زیادہ ہی اور بعض اوقات یہ کفایت شعاری
نتایج بد پیدا کرتی ہی یورپ کے براعظم مین کل بڑی بڑی
عظیم الشان سلطنتون مین فوج کثیر ہی مگر ہماری سلطنت
مین نہایت ہی فوج قلیل ہی مگر بحری قوت مین کوئی
سلطنت ہمارا مقابلہ نہین کرسکتی اور یہ بھی غلط ہی کہ سابق
کی نسبت ہماری بحری قوت کم ہی مین اسکو ہرگز نہ مانونگا
موقع وقت پر آپ دیکھ لیجیے گا کہ اب بھی انگلستان مین
کتنے نلسن پیدا ہوجاتے ہین برطانیہ اب بھی ملکہ بحر ہی۔
کپتان نے جواب دیا۔ آپکی توجہ امور تعلیم و تدریس اور
علوم کی اشاعت اور سائنس کی جانب زیادہ تر متوجہ
ہی۔ شاید امور متعلقہ سیاست مدن کی طرف توجہ مبذول ہی
پرنسپل صاحب ہنسے۔ کہا آپ میرے سامنے کے
صاحبزادے ہین۔ اور مجھے امور سیاست مدن سکھاتے ہین
میرا سن اکیاسی برس کا ہی اور آپ ابھی کوئی پنتیس سے
زیادہ نہ ہونگے۔ مین نے اپنی زندگی کا ایک معتدبہ حصہ
سیاست مدن کے مطالعے مین صرف کیا ہی آپکے نزدیک
مین صرف لونڈے ہی پڑھانا جانتا ہون؟ لا قوۃ الا باللہ خیر صلاح
- مگر یہ آپکا خیال خام ہی۔
اب سنیے کہ ایک مس اور ایک نوجوان لفٹنٹ مین آہستہ آہستہ
یہ گفتگو ہوتی تھی۔
مس۔ (م) انگلستان کے باشندے جبتک اس ملک کو خود
نہ دیکھین خالی پڑھنے یا سننے سے انکو پورا پورا حال نہین معلوم ہو سکتا۔
لفٹننٹ۔ (ل) ہماری بھی یہی رائے ہی۔
م ہمکو کیا معلوم تھا کہ اس ملک مین قدم قدم پر ایک نئی زبان بولی جاتی ہی

ل۔ بڑے افسوس کا مقام ہی کہ انگلستان کے پڑھے لکھے آدمیون
تک کو ہندوستان کی ذرا ذرا سی باتون سے بھی واقفیت نہین
تمھارا نہ جاننا تو کوئی تعجب کی بات نہین ہی۔ لندن کے ایک
پڑھے لکھے سوداگر نے جرمنی کے پتہ سے ہمارے نام خط بھیجا
تھا مجھے بڑی ہنسی آئی کہ لندن مین بھی ایسے ایسے بیوقوف موجود
ہین جنکو یہ بھی نہین معلوم کہ لکھنو جرمن مین ہی یا ہندوستان مین
اور پھر اتنا بڑا اور مشہور شہر؟ کہ ہندوستان مین پچیس کرور
آدمی رہتے ہین بنگالیون کی اور ہی بولی ہی سندھ مین اور ہی
زبان بولی جاتی ہی۔ مدراسیون کی کچھ اور ہی زبان ہی بمبئی والے
گجراتی بولتے ہین کشمیریون کی زبان سب سے مختلف ہی۔
بریلی سے اگر تڑکے ریل پر سوار ہو تو دو تین بجے نینی تال
پہونچ جاؤ۔ مگر نینی تال اور بریلی کی زبان مین زمین آسمان
کا فرق ہی۔ کوہ نینی تال قابل دید ہی۔ ہم تو یہی صلاح دینگے
کہ اپکی گرمیون مین نینی تال ضرور چلو۔
م۔ تم چلو ہم بھی چلین۔
ل۔ واہ ازین چہ بہتر۔
م۔ ایک ہی ہوٹل مین چلکے رہین۔
ل۔ مجھے اس سے بڑھ کے اور کس بات مین خوشی ہوگی کہ ہم
اور تم ایک ہوٹل مین ہون۔ با ہمہ اور بے ہمہ۔ سب سے الگ
تھلگ اور پھر سب سے مل جل کے۔
م۔ تو مین اپنے باپ سے ابھی سے اجازت لے لونگی۔
تین چار مہینے نینی تال ہی مین رہینگے۔
ل۔ مین کئی بار ہو آیا ہون۔ عجیب مقام ہی۔
م۔ بڑی تعریف سنی ہی۔ سنا سبزہ بہت رہتا ہی اور
عجب راحت افزا مقام ہی۔
ل۔ جب تو لوکل گورنمنٹ کا سمر ہیڈ کوارٹر ہے
(گرمی کا صدر مقام)

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ہم - مین انکی نصیحت پر ضرور چلونگی -

ایک جانب ایک مس جو دو جنٹلمینون کے درمیان بیٹھی تھی کہنے لگی کہ جب مین ولایت سے رسم چھوڑ کر روانہ ہندوستان ہوئی تو سمجھتی تھی کہ مین ایک ایسے ملک کو جاتی ہون جہان کی عورتون کو بالکل اَن پڑھ اور جاہل پاؤنگی اور مرد اور عورت یا تھا ور پاؤن کو رنگتے ہونگے گو مین نے لندن اور اڈنبرا اور ڈبلین مین ہندوستانی دیکھے تھے مگر مین یہ سمجھتی تھی کہ یہ لوگ یہان آکے مہذب ہو جاتے ہین وہان کے باشندون مین فی صدی نوے بالکل جاہل ہونگے مگر یہان جو آئی تو اپنی راے کو مین نے غلط پایا - پہلے بمبئی مین آتری شہر کی صفائی اور باشندون کی تربیت یافتگی اور شائستگی اور دولت و ثروت دیکھکر عش عش کرنے لگی اکثر آدمی تربیت یافتہ پائے اور پارسی لیڈیون کی صحبت مین مجھے بڑا لطف حاصل ہوا اول تو سب کی سب حسین ہوتی ہین اور سُرخ و سفید - دوسرے کپڑے بہت اچھے پہنتی ہین - تیسرے صحبت یافتہ ہوتی ہین اور یوروپین کی لیڈیون کی صحبت سے بھی واقفیت رکھتی ہین مین کئی پارسی لیڈیون سے ملی اُنمین سے دو ایک انگریزی خوان بھی تھین مین نے سُنا جب پرنس آف ویلز آئے تھے تو کوئی چھ سات سو لیڈیون نے ایکہی جلسہ مین اُنپر پھول پھینکے تھے اور بے جھجک شریک ہوئی تھین -

کلکتہ گئی تو وہان بھی ہندوستانی لیڈیون کو تربیت یافتہ پایا - بخصوصاً بنگالی برہمو لیڈیان - مین نے سُنا کہ اس ملک مین دو ایک لیڈیون نے بی اے کا امتحان بھی دیا ہی - مجھے اس سے اسقدر تعجب ہوا کہ مین نے فوراً اپنی بڑی بہن کو لکھا - کہ ہمارا تمھارا جو خیال تھا وہ غلط ہی - یہان کی عورتین بھی پڑھی لکھی ہوتی ہین گو تمام ملک کی عورتین پڑھی نہین ہوتی ہین مگر بڑے بڑے اور خاص خاص شہرون کے تربیت یافتہ بزرگوارون کی عورتین تو عموماً تربیت یافتہ اور پڑھی لکھی ہوتی ہین -

جنٹلمین - (ج) کلکتہ - مدراس - اور بمبئی مین البتہ تعلیم نسوان کا چرچا ہی - باقی اور شہرون مین بہت ہی کم ہے -

کپتان - (ک) ان لوگون کی پردے کی رسم کے سبب سے اُنکی عورتون کا حال اچھی طرح دریافت نہین ہو سکتا - مگر ہمنے سُنا ہی کہ اب پڑھنے کا چرچا عورتون مین زیادہ ہوتا جاتا ہی اور جنکے مرد ہی پڑھے لکھے نہین اُنکی عورتین کیا پڑھینگی -

ج - انگریزی تعلیم نے بڑا عمدہ اثر ڈالا ہی -

ک - ورنہ پہلے تو عورتون کا پڑھنا عیب سمجھا جاتا تھا -

ج - زمانۂ سلف کے ہندوون کی عملداری مین راجاؤن اور مہاراجاؤن تک کی مہرانیان اور رانیان پڑھنے لکھنے مین محنت کرتی تھین -

ک - ہمنے یہ کسی تاریخ مین نہین پڑھا -

ج - ہم بیسیون اسکی مثالین دے سکتے ہین -

ک - کہ ہندی لیڈیان پڑھی لکھی ہوتی تھین -

ج - ہان ہان - یہ تو ایک مشہور بات ہی -

مس - مین بہت چاہتی ہون کہ اس ملک کی پڑھی لکھی عورتون سے ملون - ہندی عیسائی لیڈیون سے تو ملاقات ہوتی ہی مگر ہندو و مسلمانون کی پردہ نشین عورتون کے طرز معاشرت اور علم و فضل کا البتہ اندازہ نہین ہی -

ک - اہل اسلام مین پردے کی رسم سب سے زیادہ سخت ہی -

ج - بڑی بڑی قیدین ہین - تین چار برس کی عمر کے بعد پھر باہر نکلنا گناہ سمجھا جاتا ہی -

الغرض اپنے اپنے مذاق کے موافق سب کے سب پولیٹکل

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

باسوشل گفتگو مین مصروف تھے اور بعض خشک مزاج چپ چاپ سنتے تھے اور خود چھری کانٹے کے سوا اور کسی طرف نہین دیکھتے تھے جب کھانے سے فراغت پائی تو ناچ شروع ہوا سب کے پہلے میان ممن کی پسند سے جو دھیا تن بلوائی گئی تھی اسکا ناچ ہوا اور چار جنٹلمینون نے کمرے کی فرمایش کی اور ایک گھنٹے کے اندر ہی جنٹلمین اور لیڈیان رخصت ہو گئین۔

زمانے کا رنگ

واہ رے ہندوستان۔ ؎

بوئے گل نالۂ دل دود چراغ محفل
جو تری بزم سے نکلا وہ پریشان نکلا

اور واہ رے اہل ہند

جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی
پاپوش مین لگائی کرن آفتاب کی

یہ وہی ہندوستان ہے جو میدان تہذیب مین سارے خدائی سے قصب السبق تیمری لیگیا تھا۔ علم و فضل اور تمول مین تمام عالم پر اس ملک کو افضلیت و اشرفیت تھی مصری اسی کے خوان نعمت سے شیرین کام تھے۔ اہل یونان اسی کے خرمن قابلیت کے خوشہ چین تھے منطق اور علم ادب مین اہل چین تک ہندیون کے سامنے زانوے ادب تہ کرتے تھے مگر اب نہ وہ علم و فضل ہے نہ وہ تہذیب کا زمانہ۔ اب ہندیون کا جاہل قومون مین شمار ہے۔ اور ہندوستان صید ادبار۔ ؎

وحشت پیری شباب کی باتین
ایسی ہین جیسے خواب کی باتین

وہ عروج اب کہان۔ ؏

خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا

اب اہل ہند ایسے غفلت کے خواب گران مین پڑے ہین۔ ؏

کچھ ایسے سوئے ہین سونے والے کہ جاگنا حشر تک قسم ہے

اور خیر سے ہندو اور مسلمان دونون سیہ بخت و تیرہ روزگار۔ جواب زلف پریشان یار۔

ہندوون کا حال تو ہم معرض بیان مین لا چکے کہ جن لوگون کے مقابل مین مصری و یونانی زانوے ادب تہ کرتے تھے وہ اب جہلا مین شمار کیے جاتے ہین۔

قس علی ہذا اہل اسلام۔ انکی حالت بھی قابل افسوس ہے یہ وہی مسلمان ہین جنھون نے ہسپانیہ کو زیر نگین کیا تھا تاتاریون نے تمام روس کو تاخت و تاراج کر دیا تھا اسلام کی عملداری کی رتی بلند تھی۔ ترک و تاجیک ور وہی ایک معتد بہ حصہ یورپ کے فاتح تھے چند صد تیغ اسلام چمکی فتح و نصرت جلوہ دار رہی مگر اب اسلامی سلطنتون کی حالت پر نظر ڈالیے تو بالکل ہٹا ما نظر آتا ہے کابل کا پتلا حال ہے۔ ایران کمزور سلطنت۔ روم تباہ حال خیر روم اور ایران اور مازندران و توران سے تو اب ہمین چندان سروکار نہین۔ مانا کہ اہل ہنود کا اصلی ماوا و ملجا آریا ورت سہی اور اہل اسلام عرب و عجم سے آئے۔ مگر اب تو دونون کی نال ہندوستان ہی مین گڑی ہے اور ہندی ہی کہلاتے ہین۔ روم مین ہُن برسے تو ہمین کیا اور اگر خدا نخواستہ قحط پڑے تو ہمین کیا۔ اب تو ہندوستان ہی کے ساتھ ہمارا حشر ہے مگر ہمارے تلون ہماری کاہلی۔ ہماری غفلت ہمارے تعصب مذہبی۔ ہماری ضعیف الاعتقادی نے در بعض پرانے خیالات خرف کی پابندی اور بعض نئے خیالات کی وارستگی نے ہمین کہین کا نہ رکھا۔ ؎

برا ہو ایسا شعار بد کا کہ ہمکو رکھا نہین کہین کا

ایک شاعر غرّا نے اہل اسلام کی حالت کی نسبت خوب لکھا ہے کہ ؎

کیا یاد نہین تمھین وہ ایام	جب قوم تھی مبتلاے آلام

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

وہ قوم جو جان تھی جہان کی
تھے جسپہ نثار فتح و اقبال
گل کر دیے تھے چراغ جس نے
وہ نیزۂ خونفشان کہ چل کر
روم کے دھوئیں اُڑا دیے تھے
وہ قوم کہ تاج آسمان تھی
اسلام کی جان پر بنی ہے
ماتم تھا یہی کہ آئی ناگاہ
دیکھا تو وہاں بجاے تمکین
نالاں ہے کہ اب سے بھی تو جاگو
تا چند رہو گے مست و سرشار
وہ گشتہ قوم وہ فدائی
ایک ایک سے عرض حال کرتا

جو تاج تھی فرق آسمان کی
کسریٰ کو جو کر چلی تھی پامال
قیصر کو دیے تھے داغ جس نے
ٹھہرا تھا فرانس کے جگر پر
اٹلی کو کنوئیں میں جھونکا دیے تھے
اب کوئی گھڑی کی مہمان تھی
دم توڑ رہا ہے جان کنی ہے
اک سمت سے اک صدا اچانک
آیا نظر ایک پیر دیرین
ہے خواب گران کے سونے والو
اُٹھو کہ سحر ہوئی نمودار
اُٹھا لیے کاسۂ گدائی
در در وہ پھر سوال کرتا

ہر بزم دہر انجمن میں پہونچا
ہر باغ میں ہر چمن میں پہونچا

واقعی مصنف باوقار نے اہل اسلام کی حالت موجودہ و گذشتہ کی تصویر کھینچ دی ہے جو لائق داد اور قابل صاد ہے۔ مگر اس سے اہل ہنود کو بھی عبرت حاصل کرنی چاہیے کہ انکی حالت اہل اسلام سے بھی بدتر اور زیادہ تر قابل اصلاح ہے ؎

با اینہمہ جاہ و شوکت و فخر
ہیئت میں بلند پایہ اس کا
منطق میں ہوا جو گرم جولان

اقلیم سخن بھی تھا مسخر
تھا فلسفہ زیر سایہ اس کا
تھامے تھے رکاب مصر و یونان

میدان سخن جو رو برو تھا
فارس کی زبان پہ طرفوا تھا

سلمنا صحیح مگر یہ غلط ہے کہ ؎

جو فلسفیان ہند و چین تھے
خرمن سے اسی کے خوشہ چین تھے

اہل ہنود کو اپنے دلوں میں غور کرنا چاہیے کہ وہ کیا تھے اور اب کیا ہیں۔ علم و فضل میں تم سب سے بڑھے ہوئے تھے دنیا میں کوئی قوم تمھاری نقطۂ مقابل نہ تھی۔ منطق اور فلسفہ اور صرف و نحو اور علم ہیئت اور شاعری میں اہل ہنود تمام عالم کی قوموں سے بدرجہا فائق تھے اور سب پر فضیلت و اشرفیت حاصل تھی۔ اہل اسلام نے علم و فضل یونانیوں سے حاصل کیا اور یونانی مصریوں کے خرمن قابلیت کے خوشہ چین تھے۔ اور مصری علماے ہنود کے شاگرد ہیں ؎

وقت پیری شباب کی باتیں
ایسی ہیں جیسے خواب کی باتیں

اب ہندوؤں سے بڑھ کر کوئی مبتذل نہیں ہے مگر ہم ڈھیٹا پرشاد ابھی تک یہی ڈینگ کی لیے جاتے ہیں کہ (پدرم سلطان بود) حق یوں ہے کہ ہمارے مذہب نے ہمکو ان دہاڑوں پہونچایا۔ جھٹیانہ ہو تو سیدھے نرک کو جائیں مذہبی قیود نے ہمیں ایسا جکڑ دیا کہ دین و دنیا دونوں کا نہ رکھا۔ ایک آزاد منش دوست کی راے کتنی صحیح ہے کہ بھائی صاحب ہم تو عقبی پر دنیا کو ترجیح دیتے ہیں یہاں ترقی کر لو تو بات ہے عقبی اور بہشت اور دوزخ اور نرک اور سُرگ لوک اور آواگون اور پتروں کو پانی دینا یہ سب شرعی دھڑنگا ہے اس کھڑاگ سے درگذرو اور دیکھو دنیا کا رنگ کیا ہے۔ نعمانی نے خوب کہا ہے واللہ خوب کہا ہے ؎

باطل پہ فدا تو حق سے بیزار
دیندار براے نام تھے ہم
تھے رسم و رواج پر فدا سب
سمجھے نہ ذرا کہ وقت کیا ہے
نیرنگیوں پر نہ کچھ نظر کی
کیا پیش ہے کیسی صورتیں ہیں

تقلید پہ کس بلا کا اصرار
وابستۂ رسم عام تھے ہم
تحقیق سے کچھ غرض نہ مطلب
کس سمت زمانہ چل رہا ہے
یعنی کہ ہوا ہے اب کدھر کی
کیا وقت ہے کیا ضرورتیں ہیں

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

رنگ وردش سپہر گیا ہی | اب طرز خرام دہر گیا ہی

ہین چرخ کی اب نئی ادائین
چلنے لگین اور ہی ہوائین

ارے غافلو وہ زمانہ نہین ہی کہ ہیضہ کا دفعیہ برہمنون سے کیا جائے۔ اب وہ زمانہ نہین ہی کہ چیچک مین مائین بلوائی جائے۔ اب ہیضہ مین سوڈا لیمنیڈ پلانے اور لاڈنم اور ناٹرا ایتھر کی ضرورت ہوتی ہی چیچک کے لیے ٹیکا لگونا فرض ہی اب وہ زمانہ نہین ہی کہ ہندو چیونٹیون کے بل ڈھونڈھتے پھرین بندرون کو گوڑ دھانی کھلائین اور رام رام کی گولیان مچھلیون کے لیے دریا مین ڈالین جاپ اور منتر اور گوبر اور گئو متر سے درگذرو اور دیکھو زمانہ کا رنگ کیا ہی۔ اب سیدھے لندن پہونچو جگن ناتھ جی۔ کاشی جی اور ہردوار جانے سے دنیاوی مطلب نکلنا معلوم۔ اب لندن پاک کا طواف مقدم ہی متھرا بندرابن جاترا کرنے سے موچی کے موچی رہو گے اب لندن کو خالی لندن یا لنڈن ہی نہ کہو اب لنڈن کو سری لنڈن جی کہو بول سری لنڈن جی کی جی۔

اب سٹینر پہونچو اور وہان زراعت کی تعلیم مین مصروف ہو لنڈن کا دھاوا کرو اب قومی ترقی کا ذریعہ یہی ہی اب گنگا کے کنارے بیٹھکر کھنجری بجانے اور یہ گانے سے مطلب نہین نکلیگا کہ۔ ع

گنگا توری لہر ہمارے من بھائی

اب اور ہوا چل رہی ہی زمانے کا رنگ بالکل بدل گیا عقبی کی فکر پیچھے کرو پہلے دنیا کو سنبھالو۔ جاگو۔ جاگو۔ خواب غفلت کے سونے والو۔ اب بیدار ہو۔ اٹھو دیکھو کہ دنیا مین کیا ہو رہا ہی اگر قومی ترقی چاہتے ہو تو سیدھے لندن جاؤ سنا ایک بزرگوار مع کنچ نیچ کے گئے ہین۔

خوب گیا زمانہ بھی ساتھ ہی اور بھی اچھا وہ بڑے دانا آدمی ہین۔ سنتے ہین اب اسوقت تیرہ چودہ ہندو ولایت مین تعلیم پا رہے ہین چشم ما روشن دل ما شاد۔ خانہ احسان آباد۔ ازین چہ بہتر۔ بڑی خوشی کی بات ہی کہ ہندو بھی اب بیدھڑک بے تکلف پہونچتے ہین۔ جزاک اللہ۔ ہماری تو یہی صلاح ہی کہ نوجوانو۔ بڑھے ہوے ای مردان بکوشید۔ ؎

اگر بسیر چمن میردی قدم بردار
کہ ہمچو رنگ حنا میرود بہار از دست

دیکھو بنگالیون نے ولایت کی تعلیم سے کیا پھل پایا کہ اب کوئی قوم انکے پاسنگ کو بھی نہین پہونچتی ہی۔ اب پیچھے ہٹنے کا زمانہ نہین ہی۔ اب وہ زمانہ آگیا ہی کہ آگے بڑھو اور بڑھتے چلو مسجد کے ملاؤن اور محرم کے دنون کے مرثیہ خوانون سے مسلمانون کی حالت ترقی نہین پا سکتی اسیطرح شدت قیانوسی خیالات کے ہندو اپنی قوم کے عدو اور دشمن ہین۔ ہونہار ہندو وہی ہین جو ولایت جاتے ہین اور لوگون کو ولایت جانے کی ترغیب دیتے ہین۔ اب وہ زمانہ نہین ہی کہ گھڑی بھر مین گھر چلے اور ڈھائی گھڑی کی بھدرا اور اب واقعی کوٹ پتلون پہننے کا بہانہ ہی۔ ہماری نصیحت مانو۔ مگر ہان اس نئی روشنی نے ایک غضب البتہ ڈھایا ہی وہ بیشک ستم ہی ارے یارو اس سے ذرا بچے رہو بڑی بلا ہی۔ ؎

یہ شوق ہمنے بڑھائی ہی بادہ خواری کی
بغل مین رہتی ہی بوتل کتاب کے بدلے

خیالات کی آزادی تو نعمت عظمےٰ ہے۔ عقبیٰ کا خیال نہین کچھ پروا نہین۔ بہشت کو نہین مانتے۔ نہ مانو۔

بت پرستی کے خلاف۔ بہتر۔ دانشمند ہو۔
مگر یہ بادہ خواری بری۔ پیتے ہو پیو مگر حکمت کے سات

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

دوا کے طور پر۔ یہ نہین کہ خم کے خم لنڈھانے لگے جب دیکھیے جھومتے ہوے پانون ہین کہ لڑکھڑا رہے ہین بس یہ ایک عیب تو ضرور ہے۔ نواب محمد عسکری نے کئی بار دل مین ٹھان لی کہ ہزار کام چھوڑ کر نینی تال کا سفر ضرور کرینگے مگر ہنوز روز اول ہے۔ نینی تال قدم بھر ہے۔ شام کو سوار ہوجیے صبح کو نینی تال کے پھاٹک پر ریل موجود ہے مگر ہمارے اہل وطن کی عالی ہمتی کے صدقے کہ مہینون تیاریان ہی ہوا کین۔ اس مرتبہ نواب صاحب نے صاحب لوگون اور حکام یوروپین کی دعوت بھی کردی اور سارے شہر مین مشہور ہوگیا کہ نواب صاحب مع مصاحبین و رفقا اور مع احباب روانہ نینی تال ہونیوالے ہین۔ جلسے کے دن مسٹر فریزر صاحب سی۔ اس اسسٹنٹ کمشنر سے جو ملاقات ہوئی تو نواب صاحب سے اور آپ سے وعدہ ہوگیا کہ ساتھ ہی چلینگے اور پرسون ہزار کام چھوڑ کر روانہ ہوجائنگے۔ اور منشی مہراج بلی صاحب منبر میونسپل نے بھی وعدہ کرلیا کہ ہم بھی ضرور بالضرور ہمسفر ہونگے اور آپکے ہمراہ چلینگے۔

پہلے دن یوروپین جنٹلمینون اور لیڈیون کی دعوت کا جلسہ تھا اور چند چیدہ چیدہ احباب رؤسا ے ہندی بھی شریک تھے دوسرے دن خاص ہندوستانیون کی دعوت تھی۔ نواب صاحب کچھ ایسے چوندھیائے کہ شہر کے علاوہ دیہات سے بھی پانچ چھ طائفے طلب کیے ان بیاتون کا انتظام ایک پنجابی صاحب کے تعلق تھا یہ بزرگوار نواب صاحب کے دلی دوست اور اوسط درجے کے زمیندار تھے نشے کی ترنگ مین پہلے تو آپنے نواب صاحب کے باورچیخانے کے ایک گوشہ محل مین بیٹھ کے کھانا چکھا ہر قسم کے کھانونکی تعریف کی مگر قیمے کی نسبت فرمایا کہ (کباب ذرا شگفتہ ہوگئے ہین)

باورچی۔ (ہنسکر) حضور کباب نہین قیمہ ہے۔

پنجابی۔ نہین بائیان جی

باورچی۔ (آہستہ سے) حضور چھپاتے کھالین۔

دوسرا۔ نشے مین ہین۔

تھوڑی دیر کے بعد پنجابی صاحب کا نشہ ذرا ہرن ہوا اور نواب صاحب کو خبر ہوئی تو انھون نے بلوا لیا۔ الغرض مین بجے تک دھماچوکڑی رہی۔ ع

کیون نا امید ہون وہ خدا ہی نہین	فردوس واعظ کو کوئی قارورہ ظہر نہین
وہ مست ناز ہو کہ کسی کی خبر نہین	اپنے بھی حال پر تمھین اب تو نظر نہین
آتا ہی مجھکو یاد سوال و جواب ہے	کہنا کسی کا ہاے وہ منھ پھیر کر نہین
کیونکر یقین ہو کہ کیا وعدہ جبر سے	ہمنے سنی ہے منھ سے ترے تم مگر نہین

ش۔ کوئی پوچھے اس دعوت اور جلسے کی کیا ضرورت تھی

آغا۔ خبط۔ پوچھیے یہ کس تقریب کا جلسہ ہے۔

ش۔ نینی تال کے سفر کا لاحول ولا قوۃ۔ ا۔

آغا۔ ایسے ہی خیالات نے تو ہندیون کو کہین کا نہین رکھا افسوس ع

دنیا مین نیم وحشی و جاہل تو ہو چکے

ش۔ واللہ۔ اس قدر ہنسی آتی ہے کہ مین کیا کہون۔

آغا۔ ہنسی کی تو بات ہی ہے۔

ش۔ نہین اگر کوئی تقریب ہوتی تو خیر۔

آغا۔ ذرا خیال تو کیجیے نینی تال کے سفر کو جلسے سے کیا مناسبت ہے۔

ش۔ سارم چرا نہ پوشم۔ آخر جنون کسے کہتے ہین۔

آغا۔ اچھا ہے ان لوگون کا مجنون ہی رہنا۔ ع

ہوش ہست کہ سرمایہ صد دہشت	فارغ بال آنکہ از جہان بیخبر ست
در قفس نمی کنند مرغان فریاد	ہر چند کہ بیضۂ قفس تنگ تر ست

ش۔ اجی غضب کرتے ہو صاحب ان رئیسون ہی کے سبب سے تو شہر اور ملک کی رونق ہے اگر یہ بیوقوف نہ ہون تو افسوس کا مقام ہے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

آغا - ہمارے ضلع مین ایک تعلقدار صاحب ہین دھوتیا پرشاد
انھون نے ایک روز اپنے باری خدمتگار سے کہا کہ شہد کا بیس آنہ
پیسا دیدے - خدمتگار نے آنکے عرض کیا کہ مہراج سوا روپیہ
دیدیا - بس وہ بگڑ گئے - نہایت برافروختہ ہوکر کہا - سسر
ہم بیس آنہ کہا رہے تیمن سوا روپیہ کا ہے کا دی ہس -
ایک آدمی کو حکم دیا کہ باری کے کان پکڑ - کان پکڑے گئے
بچارے کے رانتے مین نکلے اور نوکر نے کہا - ان داتا بیس آنا
اور سوا روپیہ تو ایک ہی چیز ہے - سولہ آنہ اور چار آنہ بیس آنہ
بھئے کہ ناہین بھئے - دھوتیا پرشاد کی سمجھ مین آگیا - کہا - ارے کوئی
کاہے نہ بتایس - بیرو کے کان اکھیڑ ڈانکی بھی گوشمالی کی گئی

ش - خدا ایسے ہی رئیسون کو روپیہ دیتا ہے - واللہ روپیہ
خدا دے تو ایسون کو جیسے محمد عسکری -

آغا - انکی بھی یہ حرکت فضول ہے - بھلا کوئی پوچھے تو کہ اس
جلسے کا مقصد کیا ہے -

ش - مقصد چہ معنی - تمول ہے یا نہین -

آغا - تو جلسہ آخر کس غرض سے ہوتا ہے -

ش - غرض کیسی امیر آدمی ہین جی چاہا اشارے کی دیر تھی
جلسہ ہونے لگا -

آغا - ارے بھائی اس قسم کا جلسہ تفریح کا ہونا چاہیے - یہ
انگریزون اور میمون اور صاحب لوگون کا بلانا اور دھاچوکڑی
مچانا کیا معنی -

مصری کے ذریعہ سے کہلا بھیجا کہ منشی مہراج بلی آگئے نواب صاحب
گلوری چباتے ہوے باہر تشریف لائے اور منشی مہراج بلی
سے ملے -

نواب - اب کل بندہ کسی طرح نہین رک سکتا -

مہراج - علی ہذا القیاس مین بھی تیار ہون -

ن - اور اب تو اے سفر باعث خندہ زنی متصور ہے -

م - بیشک عزیز رضا صاحب سے بھی وعدہ کر لیا ہے -

ن - لیکن حضرت واللہ قابل دید مقام ہوگا نینی تال -

م - سارے زمانے کی یہی رائے ہے کہ نینی تال بہشت ہے - اور
عجب راحت افزا مقام ہے ؎

بجا کہے جسے عالم اسے بجا سمجھو
زبان خلق کو نقارہ خدا سمجھو

ن - دنیا کی بہشت تو بالفعل دیکھ لین پھر عقبیٰ کی بہشت
کی بھی انشاءاللہ سیر ہوگی - مگر واللہ ہم لوگ بھی کس قدر
پست ہمت ہین کہ گھر سے باہر قدم رکھنا جانتے ہی نہین ای
لاحول ولاقوة توبہ توبہ -

م - ہندوستان - واللہ عجیب ذات شریف ملک کا نام
ہر یہان کے باشندے خوب حضرات ہین - ع

از ہند بجس نجات می خواہم و بس

کوئی شاعر بہت اچھا کہ گیا ہے - کتنا سچا مقولہ ہے - واقعی
اس ملک کے آدمی بھی کسی کام اور کسی مصرف کے نہین بیکار
محض - ٹھوہٹ کے درخت -

راوی - یہ دونون بزرگوار اس وقت تو بہت بڑھ بڑھ کے باتین
بناتے ہین - اور گفتگو سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام ہندوستان
گویا انہی ذات سے بہت بڑی رفاہ پہونچانے والے ہین
اور بہت بڑے ریفارمر ہین مگر سب زبانی داخلہ اس کا
حال آگے چل کے معلوم ہو جائیگا -

ن - مجھے تو جھلا کی اکثر باتون پر ہنسی آتی ہے واللہ -

راوی - بجا ارشاد ہوا پیر و مرشد حضور ایسے ہی شائستہ
خیالات کے آدمی ہین اور علم و فضل تو گویا حضور کی
گھٹی مین پڑا ہے -

م - ہمکو تو جناب ان ضعیف الاعتقادون سے نفرت ہے

راوی - درین چہ شک ضعیف الاعتقادی کے تو حضور دشمن ہین

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ایسے آزاد خیالات کے آراستہ مزاج پیدا کہان ہوتے ہین چشم فلک نے بھی نہ دیکھے ہونگے۔

یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ داروغہ نے آنکر دریافت کیا کہ حضور میان علی بخش باورچی آگئے ہین۔ پوچھتے ہین کہ کیا وہ بھی ہمراہ رکاب چلینگے۔ نواب صاحب نے فرمایا۔ بلالو۔ باورچی حاضر ہوا اور جھک کر سلام کیا اور کہا حضور کیا غلام بھی ہمراہ حاضر ہے نواب صاحب نے فرمایا ضرور اگر تم نہ چلوگے تو ہم کھائینگے کیا۔ اور تمھارے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا اگر نہ ہو تو کھایا کمس ذرک سے جائیگا۔ جنگلی مرغ کی بڑی تعریف سنی ہے۔ ہر روز بلاناغہ دو وقتہ کباب پکے بھئی اور روز نئی قسم کا۔

تھوڑی دیر کے بعد داروغہ صاحب پھر آئے۔ پوچھا خداوند باورچی ٹولے سے میران رکابدار آیا ہے۔ اور عرض کرتا ہے کہ اگر حضور حکم دین تو وہ بھی ساتھ چلے۔

نواب صاحب نے فرمایا ہم اس سے واقف نہین ہین اسپر مرزا صاحب مصاحب بولے پیر و مرشد وہ ہمثیل رکابدار ہے بادشاہ کے ہان نوکر تھا وہان سے اسی مہینے مین چلا آیا ہے یون تو اس فن کا بادشاہ ہے مگر دو چیزون مین تو اسکو خاص کمال حاصل ہے اس شہر مین ایک تو اسکا سا مربا کوئی تیار نہین کرسکتا۔ دوسری شکر قند ہے یہ مین کچھ عرض نہین کرسکتا حضور خدا جانے کس ترکیب سے پکاتا ہے اور کونسا نسخہ ہاتھ آگیا ہے۔ جہان پناہ نے کئی بار خود میرے روبرو تعریف کی کہ ایسی شکر قند کبھی اپنے ہوش مین نہین کھائی نواب صاحب نے بطیب خاطر فرمایا کہ گو ہم مین اسقدر استطاعت نہین ہے کہ بادشاہون کے رکابدار کو نوکر رکھ سکین مگر زبان کو کیا کرین۔

جھمن ۔حضور کھانے کا اسقدر شوق اب اور کسی رئیس کو نہین ہے۔ یا حکیم صاحب کھانے کے عاشق تھے خدا بخشے انکو یا حضور کو شوق ہے۔ بس۔

مرزا۔ بھئی ہمارے حضور سب سے بڑھے ہوے ہین اللہ اللہ

مہاراج۔ کھانا تو واقعی مسلمان ہی کھاتے ہین۔ اور سب باتین ہین ہندو کھانا۔ کھانا کیا جانے۔

مرزا۔ حضور غیرت نے مار ڈالا۔ ہم لوگ خراچ ہوتے ہین غم فردا نہین رکھتے۔

جھمن۔ اس سے بڑھ کر کونسی دنی نہین جو کھانے مین کنجوسی کرے ایسے شخص پر لعنت خدا۔

مرزا۔ خدا گواہ ہے ہماری سرکار کے باورچیخانے کا جو روزمرہ کا خرچ ہے وہ اچھے اچھے والیان ملک کے ہان بھی نہین ہے جنکی کثیر آمدنیان ہین۔

چھمٹن۔ مین واقف ہون۔ بھائی صاحب واللہ بڑا دلی شوق ہے خدا سلامت رکھے حضور کو۔

مرزا۔ شوق!! ای عشق کہو صاحب حضور کو عشق ہے

مہاراج۔ بھلا کوئی دو سیر گوشت آتا ہوگا۔ روز۔

مرزا۔ (اپنے دل مین ہنسکر) ہندو ہین نا۔

جھمن۔ (دل ہی دل مین) یہ آگئے اپنی اصلیت پر۔

نواب۔ دو سیر روز!!! جی نہین۔ اندر باہر ملاکر کوئی سوا سیر روز آتا ہوگا۔ بلکہ اس سے بھی کم کیا کوئی روپے چباتا ہے جناب۔

جھمن۔ (مہاراج سے) دو سیر تو حضور یہ کتے اور چیلین اڑا دیتے ہونگے۔ پانچ چھ مرغ کا تو روز پلاؤ دم کیا جاتا ہے سیر سیر بھر گوشت تو صبح شام ہم دسترخوان پر کھانے والے اڑا دیتے ہین۔ بلکہ اور زیادہ ہی زیادہ۔

مرزا۔ یہ پوچھیے کہ دانہ خوری کے کتنے بکرے روز حلال ہوتے ہین۔ خدا نے رئیس کیا ہے اور پھر نفیس مزاج اس درجے کے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کہ غلام کیا عرض کرے۔

جھمن۔ ایسے لوگ پیدا نہین ہوتے قسم خدا کی۔

مہراج۔ بادشاہ تو اول قسم کا کھانا کھاتے ہونگے

مرزا۔ وہ تو پھر بادشاہی ہین۔ سرتاج

جھمن۔ منشی مہراج بلی صاحب ایک روز ہمین کھانا پکانے باورچی ترکیب بتاتا جاتا ہے آپ کو۔

الغرض اُس روز بخوبی تمام پختگی ہو گئی کہ کل شب کو ضرور روانہ ہونگے۔ اب سفر ملتوی نہین رہ سکتا۔

دوسرے روز کہ روانگی کا دن قرار پایا تھا صبح کو نو بجے مسٹر فریزر صاحب اسسٹنٹ کمشنر کا خط نواب صاحب کے نام آیا انھون نے دریافت کیا تھا کہ آپ ہمارے یہان آئینگے باہم شب کو آپ کو لیتے ہوے اسٹیشن پر چلین۔ نوابصاحب نے جواب لکھوایا کہ آپ خود تشریف لائیے بندہ تیار رہیگا۔ اسٹیشن کا راستہ اسی طرف سے ہے۔

اب سنیے کہ کوئی دو بجے کے وقت چوبدار نے عرض کیا کہ مہری آئی تھی حضور کو بیگم صاحب نے تھوڑی دیر کے لیے بلایا ہے نواب صاحب محلسرا مین گئے تو انکی بڑی سالی عفت آرا بیگم نے کہا مین سنتی ہون عسکری دولھا تمنے سفر کی تیاریان کر دین انھون نے کہا جی ہان۔ آج شب کو ارادہ مصمم کر لیا ہے۔

عفت آرا۔ (عفت) اوئی آج ہی شب کو واہ واہ ایسا نہونے کا مین ایک نہ مانونگی۔ بڑے بھیا کی موچھون کا کونڈا ہونیوالا ہے اور تم نہوگے۔ یہ بھی کوئی بات ہے بھلا

نواب۔ (ن) اگر پہلے سے معلوم ہوتا تو عزم نہ کرتا۔ خدا مبارک کرے مجھے تو ذرا بھی اطلاع نہ تھی۔

عفت آرا۔ اے تو ایسی لاچارگی کی کونسی بات ہے۔

بیگم۔ (ب) ہان ہان اس ہفتے مین سفر نہو تو کیا ہرج ہے کیا ساعت ٹلی جاتی ہے۔

ن۔ سبحان اللہ۔ مین ایک فرنگی اور معزز صاحب سے وعدہ کر چکا ہون۔ ایفاے وعدہ شرط ہے۔

عفت۔ ایسے ایسے وعدے ہوا ہی کرتے ہین ہم نجانیگے

ب۔ موچھون کا کونڈا ہو لے تو چلے جانا۔

ن۔ مین کیا کہون کہ مین کسقدر مجبور ہون واللہ۔

عفت۔ صاحب کی تو آتی خاطر اور ہماری خاطر منظور نہین ہے

ن۔ مین آخر صاحب سے کہون کیا۔ عذر کیا کرون۔

عفت۔ کہدو کہ ہماری بڑی سالی کے بھیا کی موچھون کا کونڈا ہے ہم ابھی ایک ہفتے تک نہین چل سکتے بس چھٹی ہوئی

ن۔ (ہنسکر) بات کیا مختصر کر دی ہے آپنے بس چھٹی ہو گئی ایک ہی کہی۔ ایسا ہو سکتا ہے بھلا۔ ممکن نہین واللہ۔

ب۔ کیون ہو سکنے کو کیا ہوا۔ ہو کیون نہین سکتا کہدو کہ موچھون کا کونڈا ہے۔ وہ نہین گے نہین۔

ن۔ تم لوگ باہر تو نکلتی بیٹھتی نہین ہو۔ صاحب لوگون کے خیالات تمھین کیا معلوم۔

ب۔ اوئی اللہ۔ آخر اُسکے کوئی لڑکا بالا ہے یا تنگوڑا ناٹھا ہے موا جو بات ہے انوکھی۔

عفت۔ اے ہان کہنے لگے صاحب لوگون کے خیالات تمھین کیا معلوم۔ اسمین معلوم اور غیر معلوم کیا معنی تیوہار تقریب ہندو مسلمان سب کے ہان ہوتی ہے

ن۔ اب کچھ کرتے دھرتے نہین بن پڑتی ہے۔

عفت۔ ہم ہرگز ہرگز جانے نہ دینگے۔ کے خاتون جنت کی قسم ہمین بڑا ہی ملال ہوگا۔ تمھین لوگون سے محفل کی رونق ہے ایسی تقریب پر اور چلے جاؤ۔ یہ بھی کوئی بات ہے بھلا

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ن۔ اب تو صاحب کو لکھ بھیجنے کا بھی موقع نہین ہی تین بج گئے چار کا عمل ہی۔ اور میر اسب اسباب بند ہو چکا باورچی اور رکابدار اور خدمتگار اور چوبدار اور مصاحب کل ہمراہیون اور ملازمون کو پیشگی روپیہ دے چکا کہ چلنے کی تیاری کرین۔ صاحب سے وعدہ کرلیا ایک اور دوست ہین مہراج بلی اُنسے وعدہ ہو چکا ہین بڑا لغو ہونگا۔

عفت۔ پھر چاہے جو ہو۔ ہر چہ بادا باد۔ باشد۔ ب۔ جانا تو کسی طرح نہین ہو سکتا۔ یہ تو ممکن ہی نہین اور ایسا کون ضروری کام ہی نینی تال موے مین کون لڈو دھرے ہین ہمنے تو آج تک نام بھی نہین سُنا تھا۔ مگر اللہ جانے یہ کیون دُھن لگی ہی۔

ن۔ آخر نینی تال مین لوگ رہتے ہین کہ نہین رہتے

ب۔ رہنے کو تو دور از حال جہلنی نے (جیلخانے) مین رہتے ہین۔

ن۔ یا الٰہی تو نینی تال جیلخانہ ہی۔ اگر چھ مہینے بھی انسان وہان رہجاتے تو عمر بھر بیمار نہ پڑے کبھی۔ خیر یہ تو دوسری بحث ہی۔ مگر مین کیونکر سفر ملتوی کر سکتا ہون بھلا۔ بڑی بدنامی ہوگی مگر تم عورتون کو سمجھائے کون تمھارے تو جو بات ذہن مین جم گئی بس اُسکا نکلنا مشکل ہی۔ پھر وہ پتھر کی لکیر ہوگئی۔ اللہ گواہ ہی بڑی ہی جگت ہنسائی ہوگی لوگ کیا کہینگے یکے نقصان مایہ و دیگرے شماتت ہمسایہ۔ کئی بار ارادہ کیا اور ابکی تو عزم مصمم کر لیا ہی اچھا اب آپ ہی اپنے دل مین غور کرین اور انصاف کیجیے کہ مین کیونکر ملتوی کر سکتا ہون۔ انصاف آپ ہی کے ہاتھ ہی مگر ہٹ دھرمی نہ کیجیے گا

عفت۔ وہ ہٹ دھرم ہی سہی مگر آپ جانے نہ پائیے گا چاہے جو ہو آپ جانے نہین پاتے اب۔

نواب صاحب بڑے ہی پریشان ہوے کہ بار خدایا اب کیا کرون نہ جاؤن تو مسٹر فریزر صاحب سے وعدہ خلافی ہوتی ہے منشی مہراج بلی صاحب سامان سفر کر چکے ہین مسٹر فریزر صاحب اپنے دل مین کیا کہینگے کہ اچھے لغو آدمی سے سابقہ پڑا ہی اور اگر چلا جاؤن تو بیوی سے جھگڑا پیدا ہو سالی الگ منھ پھلائین اور اعزا اقربا خفا ہو جائین۔ یہ سوچتے ہوے نواب صاحب باہر تشریف لیجانے کے لیے کھڑے ہوے تو عفت آرا بیگم نے روکا اور کہا ہم ہرگز ہرگز نہ جانے دینگے پہلے وعدہ کر لیجیے اور ہماری قسم کھا لیجیے پھر جہان جی چاہے جائیے نواب صاحب نے کہا اچھا ایک گھنٹہ کی مہلت چاہتا ہون۔ بعد ایک گھنٹے کے صاف صاف کہدونگا کہ جاؤنگا یا نہ جاؤنگا۔

عفت آرا بیگم بد دماغ ہو کر بولین کہ جانے کا تو نام نہ لو۔ جانا تو امر محال ہی چاہے صاحب خفا ہون چاہے ادھر کی دنیا اُدھر ہو جائے۔ ہان ایک بات ہی اور معاملے کی بات ہی کہ ایک ہفتے بھر تک نہ جاؤ پھر جہان جی چاہے جاؤ کچھ مضائقہ نہین۔

نواب صاحب نے کہا بجا ہی یہ وہی بھد یسیل مثل ہوئی مگر یہ تو بات لکالا میرے ہاتھ سے ایک ہفتہ تک جانا کیا دل لگی ہی مین صاحب کو کیا منھ دکھاؤنگا۔ منشی مہراج بلی تو خیر ہندوستانی آدمی ہین بیگم صاحب بولین اچھا ایک گھنٹہ تو کچھ دور نہین ہی ایک گھنٹہ کی مہلت سہی۔

نواب صاحب باہر تشریف لیگئے تو چمن نے کہا پیر و مرشد اسوقت نصیب اعدا چہرہ کچھ اُداس سا ہی۔ چمن نے کہا کیون دور از حال کیا کچھ حضور کی طبیعت ناساز ہی۔

ن۔ بھئی کچھ پوچھو نہ۔ عجیب کیفیت ہی۔

داروغہ۔ کیون خداوند خیر باشد فرمائیے تو۔

ن۔ کچھ کہنے کی بات ہو تو کہون داروغہ۔

داروغہ۔ غلام کی سمجھ مین نہین آتا خدا خیر کرے تبک تو حضور

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

فضل الٰہی سے بشاش تھے۔

ن ۔ لاحول ولا قوۃ ۔ چہ گویم بابا ۔ افسوس ۔ ع

عجب دردیست جانم را اگر گویم زبان سوزد
وگر دم درکشم ترسم کہ مغز استخوان سوزد

ممن ۔ اب تو حضور تشویش اور بڑھتی جاتی ہے۔

جھمن ۔ غلام کی بھی سمجھ مین نہین آتا کہ یہ کیا معاملہ ہے

ن ۔ ہندوستان بھی واللہ عجیب ملک ہے واہ ۔

داروغہ ۔ حضور روے زمین پر دوسرا ایسا ملک نہین ہے

ن ۔ اور گو کچھ آدمی اسکو جنت نشان کہتے ہین واللہ اگر سچ پوچھو ۔ تو دوزخ نشان کہنا چاہیے ۔ عقل سے تو یہلوگون کو بہرہ ہی نہین ۔۔

ممن ۔ موٹا لٹھ لیے پیچھے پیچھے پھرتے ہین واللہ ۔

جھمن ۔ تو حضور پھر سفر ۔ مگر ۔ خداوندا ایسی حالت مین اگر سفر ۔ آئندہ جو راے ہو ۔

ن ۔ واہ میان جھمن واہ ۔ ایک اگر ۔ اور ایک مگر ۔ اور ایک بار خداوندا اور اس سب کے بعد ٹیپ کا شعر (آئندہ جو راے ہو ۔)

ممن اور داروغہ خوب کھلکھلا کر ہنس پڑے ۔

نواب صاحب نے مسکرا کر فرمایا کہ ایک قصباتی بھائی جو بڑے پولے سرے کے مسخرے تھے اپنے ایک دوست سے کہنے لگے کہ آپ مدت سے بواسیر کے عارضہ مین مبتلا ہین ۔ مگر افسوس ہے کہ علاج نہین کرتے ۔ اُنھون نے کہا بھائی میرن کچھ نہ پوچھو ۔ صدہا دوا ہزارہا علاج کیے ہون گے لیکن یہ موذی بیماری پیچھا ہی نہین چھوڑتی ہے ۔

میرن میان بولے واللہ بھائی جان وہ دوا بتادون کہ اکسیر کی اسکے سامنے کیا حقیقت ہے ۔ مگر شرط یہ ہے کہ مجھ علاج کرو اور سہل علاج ۔ چھ اجزا ہین ۔ دو نکا یتی ۔ اور دو نکا کی جڑ ۔ اور دو نکا اور دو نکا اور دو جز دیاد نہین ہین ۔

اسپر مصاحبین نے قہقہہ لگایا اور کہا سبحان اللہ چھ جزو کی دوا جسمین دو جز تو ۔ دو نکا اور دو نکا ہوے ۔ اور دو جز دیاد نہین ۔ نواب صاحب نے کہا اسوقت ممن نے اُنکے بھی کان کاٹے ۔ اگر اور مگر اور سفر اور بس ۔ اور چنانچہ اور لہذا ۔ باقی اللہ اللہ خیر صلاح ۔

ممن نے کہا حضور یہ تو یار لوگون کے گر ہین حضور کی طبیعت مین نصیب اعدا ذرا کلفت پائی تو یہ فقرہ سوچا حضور ہنس پڑے یا نہین ۔۔

نواب صاحب نے کہا حضرت ہمارے دوستون مین ایک ہندو صاحب ہین ۔ پڑھے لکھے واجبی ہی واجبی مگر دعوی یہ کہ ہمچو من دیگرے نیست اور شراب کی لت اس درجہ کہ الامان ۔ انکا قاعدہ ہے کہ جب پیتے ہین تو ضرور بیہوش ہو جاتے ہین ۔ قسم کھائی ہے کہ بیہوش ہوے رہین ہی گے نہین ۔ جب پانی چھڑکا گیا اور نخلخہ سنگھایا گیا اور ہوش آیا تو آپ ہنسے اور کہتے کیا ہین کہ کیون تم سب کو ہمنے کیسا اُلو بنایا تھا مین نے ایک روز کہا یہ سچ ہے مگر افسوس ہے کہ اورون کو بناتے بناتے آپ خود بنجاتے ہین اسی طرح میان ممن بھی اورونکو بنانے کی کوشش مین خود ہی بنجاتے ہین ۔

حضرات ناظرین بس اسی کا نام ہندوستانیت ہے ۔ اب ان بزرگوار کو یہ فکر نہیں کہ دن تھوڑا ہے ۔ کوئی دو چار گھڑی اور شب کو سفر کرنا ہوگا ۔ اور مسٹر فریزر صاحب سے وعدہ جتنی ہو گیا ہے لالہ مہراج بلی لدے پھندے تیار ہین ۔ جو کچھ راے قایم کرنی ہو فوراً قائم کرلین یہ سب بالاے طاق مصاحبون کے ساتھ

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

خوش گپیان اُڑ رہی ہین۔ چہل ہو رہی ہی دل لگی مذاق اور بھونڈی دل مین وقت ضائع کر رہے ہین الغرض اس حیص بیص مین شام ہو گئی جانے کا وقت قریب آگیا بیگم صاحب نے مہری بھیجکر نوابصاحب کو محلسرا مین بلوایا اور دروازے بند کرا دیے اور دربان سے کہدیا کہ داروغہ کو حکم دے دو کہ اگر کوئی صاحب نوابصاحب کو بلانے آئین تو کہدین کہ نواب صاحب آرام مین ہین کھانا ذرا دیر سے کھایا تھا طبیعت بعیب اعلا اکچھ یونہی سی کسلمند ہے —

عفت آرا بیگم نے نوابصاحب سے میٹھی میٹھی باتین کرنی شروع کین نو اسی جا کا گجر بج گیا اب سنیے کہ مسٹر فرنزد صاحب عین وقت پر بالکی گاڑی پر سوار ہو کر تشریف لائے سائیس نے اُتر کر کہا صاحب آئے ہین نواب صاحب کو ذرا اطلاع کر دو۔ کہ باہر تشریف لائین داروغہ صاحب بوکھلاتے ہوے آگے بڑھتے آداب عرض کیا اور کہا۔ خداوند نوابصاحب نے کھانا آج کوئی پانچ بجے کھایا تھا سو انکو لگ گئی اور طبیعت کسیقدر کسلمند ہی آج حضور وہ اسوقت باہر نہین آ سکتے صاحب کو سخت حیرت ہوئی کہا تم یہ کیا بولتا ہی۔ نواب صاحب تو آج نینی تال جانے والا تھا۔ داروغہ نے کہا۔ خداوند ہمکو اسکا ٹھیک ٹھیک حال نہین معلوم ہی۔ مگر۔ ہان۔ اون کچھ تو۔ کچھ خبر تو۔ (جھلا کر) کچھ خبر تو تھی

صاحب۔ (ص) بڑا شرم کا بات ہی یہ بڑا شرم کا

داروغہ۔ پیر و مرشد ناگہانی امر کو کوئی کیا کرے —

ص۔ نا ہین۔ نا ہین۔ یہ سب جھوٹ بات ہی —

د۔ حضور اگر جھوٹ ہو تو چور کی سی سزا دیجیے —

ص۔ بڑا شرم کا بات ہی صاحب۔ بالکل لغو بات —

ممن اور چھمن بھی آہستہ آہستہ بڑھے تو صاحب نے فرمایا کہ ہم یہان نیچا یت نہین مانگتا تم لوگ کیون ہمکو گھیر لیا ہی ایک تو جھلائے ہوے تھے ہی دوسرے طرہ یہ کہ ان لوگون کے علاوہ خدمتگارون در

آدمیون نوکرون چاکرون نے بھی اسطرح گھیر لیا جیسے تماشے لے گے ارد گرد آدمی جمع ہو جاتے ہین صاحب نہایت ہی خفا اور برافروختہ ہو کر چلے گئے اور اُنکے جاتے ہی نواب چھمن صاحب آ گئے۔ پوچھا نوابصاحب تیار ہین داروغہ نے کہا حضور گاڑی سے اُترین تو عرض کرون۔ چھمن صاحب بولے کیون خیر باشد کہا حضور غلام کی سمجھ مین کچھ نہین آتا نوابصاحب گاڑی سے اُتر کر کوٹھی مین بیٹھے اور کہا خیریت تو ہی —

داروغہ۔ حضور۔ ۲ بجے تک تو پوری تیاری تھی سب اسباب بندھ گیا ہمراہ جانیوالے حاضر ہو گئے سب لد پھند کے لیس کچھ اسباب ٹھیلون پر اسٹیشن بھی روانہ کیا گیا۔ اور دو خاصے کے گھوڑے بھی ریل پر بھیجے گئے اور جو ضروری اشیا تھین وہ بھی گئین یکایک شام کو نوابصاحب کے نام محلسرا سے وارنٹ آیا (مسکرا کر) بس حضور کے جاتے ہی حکم آیا کہ جو آئے کہدو نوابصاحب کھانا دیر کرکے نوش فرمایا تھا طبیعت خدانخواستہ خراب بے لطف ہو گئی تھی آرام فرماتے ہین اب اسوقت کسی سے نہ ملینگے اور ابھی مسٹر فرنزد صاحب آنکے پھر گئے۔ اور بہت ہی بد دماغ اور برافروختہ ہو کر گئے۔

چھٹن۔ اجی دریافت تو کرو کہ نوابصاحب اب کیسے ہین —

داروغہ مصری سے کہو کہ حضور کا مزاج دریافت کرتے ہین

مہری۔ (ڈیوڑھی سے) کہا ہی حاضر ہوتا ہون —

داروغہ۔ واللہ اعلم اسکا سبب اصلی کیا ہی —

چھٹن۔ بیہودہ ہین۔ لاحول ولاقوۃ۔ بڑا رنج ہوا۔

ممن۔ حضور ہم لوگون کو بڑی ڈانٹ بتائی صاحب نے

داروغہ۔ بڑی بیڈھب ہوئی خداوند۔ کیا عرض کرون بڑا غضب ہو گیا۔

چھٹن۔ انھین باتون سے تو ہندوستانی بدنام ہین —

داروغہ۔ اب حضور ہم تو کچھ عرض نہین کر سکتے ہین —

چھمن۔ کوئی ایسا ہی سبب ہوا ہوگا ورنہ —

چھٹن۔ اجی بس خاموش بھی رہو۔ بیہودہ مین خاصے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

داروغہ - خداوند مین تو کانپ اُٹھا تھا واللہ -
چھٹن - کوئی پلٹن کا افسر ہوتا تو ستم ڈھا دیتا -
داروغہ - بڑی ہی خیریت گذری خداوند - اُفوہ -
چھٹن - ہم لوگ اپنے کو آپ بدنام کرتے ہین -
ممن - بڑے افسوس کا مقام ہے سرکار کیا کیا جائے
چھٹن - پسر محمد عسکری بڑے ہونہار مشہور ہین - ع

بر عکس نہند نام زنگی کافور

داروغہ - حکم ہو تو پھر اطلاع کردون حضور کی -
چھٹن - ہان ہان جی بلواؤ - اچھے گھر مین گھس بیٹھے

داروغہ صاحب نے ڈیوڑھی پر جا کر آواز دی تو ایک کھانائی نے جو وہین کھڑی تھی کہا - سرکار آتے ہین - باتین کر رہے ہین اتنے مین نواب صاحب برآمد ہوے - فرمایا داروغہ صاحب کیا فریز صاحب آ گئے تھے - داروغہ نے کہا خداوند کیا عرض کرون اسقدر خفا ہوے کہ الامان بہت ہی بد دماغ ہوے - پھاڑے کھاتے تھے پاتے تو کچا ہی کھا جاتے -

نواب صاحب نے کہا لاحول ولا قوۃ - سخت شرمندہ ہوئے بخدا - داروغہ نے دریافت کیا - آخر اسکا سبب کیا ہے حضور - اُنھون نے کہا - بھئی کیا کہون لاحول ولا قوۃ - ؎

کیا کہون کچھ کہا نہین جاتا
اور چپ بھی رہا نہین جاتا

مگر میرا ذرا قصور نہ تھا داروغہ صاحب - وہ سبب ہی ایسا ہوگیا - کہ میرا کوئی بس نہ چل سکا - لیکن مفت کی بدنامی ہوئی خیر افسوس - ہزار افسوس -

نواب صاحب اور چھٹن صاحب سے جو ملاقات ہوئی تو محمد عسکری شرمندہ اور چھٹن صاحب برافروختہ - محمد عسکری کی گردن نیچی اور چھٹن صاحب کا چہرہ مارے غصے کے لال بھبھوکا تھا - سب خاموش سکتے کے عالم مین -

بیچھا کی بلا دور

نواب - یار آج بڑا ستم ہو گیا بھائی چھٹن صاحب -
چھٹن - بھائی مجھے آج سے کہنا خبردار !!! -
نواب - تم پہلے کل امور سن تو لو بھائی -
چھٹن - سب سُنے ہوے ہین - سن چکے سب -
ن - ہمارا اسمین واللہ قصور نہین ہے ذرا بھی قصور ہو تو جو چور کی سزا وہ ہماری سزا -

اتنے مین چوبدار نے آکر عرض کیا کہ حضور جمال الدین صاحب آئے ہین - کہا بھئی اسوقت خوب آئے ضرور بلاؤ - اب تو جو ہونا تھا وہ ہوا آؤ علم موسیقی سے دل بہلائین - اسوقت بڑا رنج ہے شاید غم غلط ہو جائے - میان جمال الدین آئے تو نواب صاحب نے فوراً فرمایش کی کہ بس کچھ فرمایئے جمال الدین نے کہا بہت خوب آج بہت عرصے کے بعد حاضر ہوا علیل تھا خداوند ورنہ ضرور یہ خاکسار حاضر ہوتا - ؎

رسید نامۂ نامی ز بلدۂ بغداد
چہ بلدۂ کہ شود باغ داد جملہ بلاد
چہ نامۂ کہ کند کارنامۂ گیتی
چہ کاتبے کہ بود کاتب خجستہ نہاد
نواب حضرت اقبال دولۂ والا
کہ ذات پاک ویش ہست مخزن امداد
توئی کہ دہر بیالد ز فر موکب تو
چنانکہ مرکب حیدر بجنگ اہل عناد

ن - یہ نواب اقبال الدولہ بہادر کی شان مین ہے -
ج - حضور یہ خاکسار نے کچھ اشعار عرض کیے تھے -
ن - ہان شاعر تو ہین ہی میان جمال الدین -
ج - حضور کے تصدق مین کچھ عرض کر لیتا ہون ہند بد ذوق شاعری بہت مشکل ہے -
ن - نہین آپکا کلام بہت پاکیزہ اور عمدہ ہے صاحب -

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ج ۔ حضور عرض کیا ہی خاکسار نے ۔ ؎

سحر چو چہچہہ پرواز گشت مرغ سحر ۔ بیادم بجہ آلت برائے نظم امور
شال مرغ سحر از فرح کشادم پر ۔ کہ روز مرہ چنین میکنیم بوقت سحر

اتنے مین داروغہ صاحب لے جو اس اثنا مین کسی خیال سے اٹھکر چلے گئے تھے آنکر ممن کی جانب اشارہ کیا ممن باہر گیا تو داروغہ نے کہا یار اس وقت جلو حرود کی وہ چوری پکڑی ہی کہ عمر بھر یاد رکھیگا۔ بہت بڑھ بڑھ کر بک رہا تھا کہ یہ میرا کلام اور وہ میرا کلام ہی اور چنین و چنان ۔ مین نے یادگار مصنفۂ جناب نواب اشرف الدولہ بہادر خلف الرشید نواب امیر علی صاحب سابق وزیر حضرت واجد علی شاہ مین یہ کلام پڑھا تھا ۔ اور وہ یادگار یہ حاضر ہی تم وہ کتاب حضور کے روبرو پیش کردو ۔ ممن سنتے ہی خوش ہو گیا ۔ نواب صاحب کے روبرو میان جلو اپنی بہت بڑھ بڑھ کے تعریف کر رہے تھے ۔

جلو ۔ حضور ایرانی لوگ میرا کلام سنکر خوش ہوتے ہین

ممن ۔ جھوٹے کی ایسی تیسی ۔ کمو بیش باد ۔ بولو ۔

ن ۔ اسکا کیا ثبوت ہی کہ انکا کلام خراب ہی ۔

ممن ۔ خداوند انکے باپ نے بھی کبھی شعر کہا تھا ۔

ن ۔ اور یہ کلام جو انھون نے ابھی سنایا ۔ یہ کیا ہی ۔

ممن ۔ حضور یہ کتاب ملاحظہ فرمائین ریس ہی ۔ ؏

چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی

ن ۔ یہ کیا ہی ۔ یادگار ہی ۔ یہ کون کتاب ہی ۔

ممن ۔ حضور مین نے یہ کتاب ابھی ابھی پائی ہی ۔

داروغہ ۔ حضور یہ نواب امیر علی مرحوم کے صاحبزادہ اکبر نواب اشرف الدولہ بہادر کی تصنیف ہی جو ہوگلی کے امام باڑے کے متولی ہین ۔ بڑے ہونہار رئیس زادے اور ذکی الطبع شاعر ہین اور انکے ایک بھائی سراس اور جوائنٹ مجسٹریٹ ہین یہ اشعار جو ان صاحب نے اپنے باپ کی ملکیت بتائے تھے وہ اس کتاب مین درج ہین اور یہ نواب اشرف الدولہ بہادر کا کلام ہے حضور ملاحظہ فرمائین ۔

ن ۔ این ا ۔ ارے میان لفظ بہ لفظ موجود ہی بھئی واہ

ممن ۔ اس جھوٹ پر خدا کی مار حضور ۔ ای توبہ ۔

جھمن ۔ اسکو شرارت کہتے ہین خداوند جھوٹ اور ہی

داروغہ ۔ دروغ کو اسی سے بے فروغ کہا ہی ۔ ؏

کہ کاذب بود خوار و بے اعتبار

نواب صاحب نے بہت کچھ لعنت ملامت کی اور کہا واقعی ہمارے مصاحب تمھاری نسبت جو کہتے تھے وہ سب سچ نکلا تمکو شرم آنی چاہیے اگر کچھ روز ہم ٹک جاتے تو ضرور کوشش کرتے کہ یہ سب نکال دیے جائین مگر ہمکو شیخ کا قول یاد ہی ۔ ؎

قدر میان خود را بیفزا اے قدر
کہ ہرگز نیاید ز پرورده غدر

داروغہ نے کہا خداوند میر ابھی شعر سن لیجیے ۔ ؎

بعزم دلبری گر آن ستمگر نا مسلمان سنگدل بیرحم یار من نگارین جلوہ گر گردد
ز برق حسن عالم سوز او بلبل کباب و سرو دود و خرمن گل آتش و شبنم شرر گردد

اسپر بڑا قہقہہ پڑا اور ممن نے اپنا کلام سنایا ۔ ؎

عجب امروز کی سیر دریا ست ۔ کہ جس سے کل بلا کی و دریان ست
کہے بلبل سے بلبل گل گلون سے ۔ مرادین دل کی ساری پوریان ست

میان ممن کے پڑھنے کے تصدق
کہ گویا بلبلون کی بولیان ست

ن ۔ سبحان اللہ ۔ یہ میان جملو کے باپ کو بھی نہ سوجھیگی دیکھو بڑھ گئے کیون میان جملو ۔

جملو ۔ حضور میرے کلام اور نواب اشرف الدولہ کے توارد ہو گیا

چھٹن - اسمین کیا شک ہی بلکہ غالباً دسکر اکرم نصو ہی ان نے سرقہ کیا ہوگا - میان ذرا تو شرماؤ -

جھمن - حضور خاکسار نے عرض کیا ہی - ؎

ہر شاخ مین ہی شگوفہ کاری	
ثمرہ ہی قلم کا حمد باری	

چھٹن - اور مین نے بھی قلم توڑ دیے ہین حضور شاعری اسکو کہتے ہین - ؎

ما مقیمان کوے دلداریم	
رُخ بدنیاے دون نمی آریم	

نواب صاحب نے کہا بھئی ممن کا شعر واللہ سب سے بڑھ گیا پوریان ست اور سروریان ست - ممن بولے خداوند غور نہین کیا مین نے کوئی رعایت نہین چھوڑی ہی - مثلاً ؎

کہے بلبل سے بلبل گل بجون سے	
مرادین دل کی ساری پوریان ست	

حضور یہ گلگلون کے لیے پوریان - ہاے کیا غرض کیا ہی اسپر بڑا فرمایشی قہقہہ پڑا اور بڑی دیر تک ہنسی رہی داروغہ صاحب کہ طبیعت دار آدمی تھے اُنھون نے اُسیوقت پوریان اور مولیان کے قافیے مین اسی بحر و ردیف مین کچھ شعر موزون کیے اور سنائے - ؎

مزہ کھانے کھانے مین جو پوچھو	ارہر کی کھچڑی اور مولیان ست
تمھارے دشمنون کے سر کے قابل	ہمیشہ لاٹھیان و جوتیان ست
مزہ میلے کا ہم سے کوئی پوچھے	ہجوم عاشقان و لوریان ست
بسنت آتے ہی عالم وجد مین ہی	جدھر دیکھو کبیر و ہولیان ست

جوانی پر فدا ہین ہم تو الفت	
اگرچہ گالیان و گوریان ست	

اسپر لوگون نے بڑا قہقہہ لگایا - مگر ممن نے کہا حضور ان سب شعرون مین میرے اُس شعر کا سا لطف بلکہ مزہ نہین حاصل ہوا جسمین گلگلون اور پوریون کا ذکر تھا - جملو پر گو پھبتیان بہت ہوئی تھین مگر جھلا کر جواب دیا کہ گلگلون اور پوریون کا ذکر کسی کے کلام مین کیونکر آسکے - میان ممن مین کسی قدر ہندو کا میل معلوم ہوتا ہی - اس مذاق کی نواب صاحب نے بڑی داد دی اور میان جملو بھی خوش ہوے کہ پالا ہمارے ہاتھ رہا - ممن نے کہا خداوند یہ تو مسخرے اور بھانڈ الاصل ہین ناگر - مگر کے بعد اور کچھ نہ کہنے پائے بھانڈ الاصل کی لفظ پر پھر قہقہہ پڑا - اور نواب صاحب نے کہا یہ سب سے بڑھ گئے - جھمن نے کہا حضور بندہ بھی ایک اشعار سناتا ہی - سننے کے قابل ہی ؎

چہ خوش گفت است امانت در گلستان	

Thou shall not-steal

نواب صاحب ان اشعار سے بہت ہی مسرور و محظوظ ہوے اور بڑی دیر تک تعریف کی - میان جملو بہت ہی خفیف ہوے نواب چھٹن صاحب کو بڑے رنج مین تھے کہ محمد عسکری نے اپنی حرکت سے سب رئیسون کو خفیف کیا مگر ان اشعار اور اس تذکرے پر وہ بھی مسکراتے جاتے تھے - چونکہ خود بھی باذاق اور صافی مذاق تھے کہا نواب ہمنے جو شعر کلکتے کی نمایشگاہ مین بھیجے تھے وہ تم نے نہین سُنے -

نواب صاحب نے کہا مجھے بہت بڑا افسوس ہی کہ مین نے نہین سنے مگر مین کمال مشتاق ہون - ؎

کان ہین مشتاق کچھ فرمایئے	

نواب چھٹن صاحب نے بڑے اصرار بلیغ کے بعد کہا حضرت دل کے کانون سے سنیے گا - مصاحبون نے جواب دیا خداوند جانین لڑائی ہوئی ہین - نواب چھٹن صاحب نے فرمایا کہ گو بندہ شاعر نہین ہی - اور لیاقت بھی واجبی ہی واجبی ہی - مگر اُستاد کے تصدق مین

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

بک لیتا ہون عرض کیتا ہر مخمس ہی ۔ ؎

تقریر جو ہی تو وہ تقریر ہی بس	تحریر جو ہی تو وہ تحریر ہی بس
گئے کا کوئی اُلٹے کہ پارہ بنجائے	تصویر جو ہی تو وہ تصویر ہی بس

منعم بکوہ و دشت و بیابان غریب نیست
ہر جا کہ رفت خیمہ زد و بارگاہ ساخت

دنیا کی بے ثباتی کا کیا اچھا ثبوت ہی۔ بس اب اس سے بڑھ کر اور ثبوت کیا ہو گا گئے کا کول اُلٹ کے پارہ بنجائے حضرت اسکا سمجھنا دل لگی نہین ہی۔ مگر سمجھ دار کی ہر مقام پر خرابی ہی سمجھا اور گیا گذرا۔ میان جمال الدین غالباً سمجھ گئے ہونگے کیون میان جملو صاحب۔

جمال الدین ایک تو یون ہی ہارے ہسلم لطعن بنے ہوئے تھے اس سوال نے انکو اور بھی پریشان کر دیا بہت شرمندہ ہو کر جواب دیا کہ پیرو مرشد غلام نے وہ صحبتین دیکھی ہین جہان بھلے مانسون کا گذر محال ہی۔ اسپر سب کے سب کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

ممن۔ بھلے مانس وہان کیونکر جا سکتے ہین۔

جھمن۔ بچھڑون کی صحبت اور بھلے مانس کا گذر۔

داروغہ۔ اے لاحول ولا قوۃ۔ کیا مجال۔

جملو۔ حضور یہ سب میرے دشمن جانی ہین۔

نواب۔ تمھاری دشمن تو تمھاری زبان ہی ہی۔

چھٹن۔ آخر میاں آپ نے کہا کیا۔ ذرا تو سوچو میان۔

جملو۔ حضور میرا مطلب یہ تھا کہ اچھے اچھے رئیس اُن صحبتون مین نہین جانے پاتے۔ بادشاہون اور شہزادون کا جن صحبتون مین گذر نہین ہوتا تھا وہان بندۂ درگاہ برسون اور سالہا سال رہے ہین۔

ممن۔ جی کنڈے والیون تک کی صحبت رہی ہی

جھمن۔ پھر وہان بادشاہون کا کیونکر گذر ہوتا۔

چھٹن۔ فرشتون کے پر جلتے ہونگے صاحب۔

جھمن۔ ایسا بے تکا آدمی نہین دیکھنے مین آیا۔

ممن۔ سادہ دعوی یہ کہ ہمچو من دیگرے نیست۔

چھٹن۔ یہ غرور ہی تو انسان کو مار ڈالتا ہی۔ ؎

ہر کہ گردن بدعوے افرازد
خویشتن را بگردن اندازد

داروغہ۔ میان جملو بھی اپنے وقت کے فرعون بے سامان ہین زمین پر قدم ہی نہین رکھتے۔

جھمن۔ مگر ایسا نیچا دیکھا چڈانے کہ عمر بھر یاد ہی کرینگے چچا۔ ؎

سمجھے تھے اب مرا کوئی سرکوب ہی نہین
فرعون کے لیے کوئی موسیٰ نہ آئیگا

حضرات ناظرین۔ نواب صاحب اور انکے مصاحب اس دل لگی اور مذاق مین اس درجہ محو ہو گئے کہ نینی تال کے سفر اور وعدہ خلافی اور اپنی لغویت سب بھول گئے۔ ذرا خیال نہین وہی چہچہے وہی قہقہے طرہ یہ کہ چھٹن صاحب جو حضرت ناصح اور واعظ بنے تھے وہ بھی اسی رنگ مین شریک ہو گئے پند و نصائح بالائے طاق وہ خود پھبتیان کہنے لگے واہ رے ہندوستان ایک بار پھر وہ شعر یاد کیجیے۔ ؎

بوئے گل نالۂ دل دود چراغ محفل
جو تری بزم سے نکلا وہ پریشان نکلا

یہ شعر بالکل اس ملک کے حسب حال ہی سالی کے ڈر کے کی موچھون کا کونڈا اور نواب محمد عسکری کا التوائے سفر باد صف وعدہ حتمی۔ ایک عجیب و غریب اور نادر الظہور واقعہ ہی یارون گھنٹا بھر کے آنکھ یہ وہی مثل ہوئی۔ اور دل لگی یہ کہ مسٹر فونیز صاحب کو چار پانچ گھنٹے پہلے سے اطلاع بھی نہ دی اور خود چھپ رہے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اُنسے ملنے تک نہین۔ افسوس۔ اور مسٹر فریزر صاحب وہ خاک اُڑائینگے کہ الامان۔ ایک میان عسکری ہی کو نہین بلکہ وہ سب ہندیون کو لتاڑنے والے ہین اور سب کی خبر لینگے۔

اب سنیے کہ مسٹر فریزر صاحب نے نواب صاحب سے کہا تھا کہ ہم اور آپ چلکے آلبین ہوٹل مین ٹہرینگے مگر نواب صاحب نے فرمایا کہ نینی تال مین میرے ایک دوست ہین لکھنوی آدمی اور بڑے معزز اور عالی خاندان۔ اُنکی کئی کوٹھیان اور بنگلے ہین۔ اُنکو مین نے لکھا تھا۔ اُنھون نے ایک بہت بڑی کوٹھی سجوا رکھی ہو ہوٹل مین ٹہرنے کی کوئی ضرورت نہین ہو۔ اور منشی معراج بلی نے بھی یہی کہا تھا۔ نینی تال مین گرمی کے دنون مین اس کثرت سے انگریز جاتے ہین کہ ہوٹلون مین بھی جگہ وقت سے ملتی ہو۔ اگر مسٹر فریزر صاحب کو معلوم ہو جاتا کہ نواب صاحب نہ جاینگے۔ تو وہ خط یا تار کے ذریعہ سے ہوٹل کے منیجر سے کچھ نہ کچھ بندوبست ضرور کر لیتے مگر اب سر دست کیا ہو سکتا تھا۔ اگر نواب صاحب اُنکو پیشتر سے اطلاع دیتے تو وہ ایک روز مین تار بھیجکر کل امور طی کر دیتے بڑے غصے کے ساتھ یہ اسٹیشن پر آئے اور ٹکٹ لیکر روانہ ہوے انکے درجہ مین ایک اور یورو پین میجر بارلو تھے اُنسے انسے راستہ مین یون گفتگو ہوئی۔

ہندوستانیون کی نسبت فریزر صاحب اور میجر بارلو کی راے

فریزر۔ (ف) آپکا کہا نتک جانے کا عزم ہو۔

بارلو۔ (ب) مین بخط راست نینی تال جاؤنگا۔

ف۔ ہان تو ہمارا آپکا وہانتک ساتھ ہوگا۔

ب۔ آپ نینی تال مین کہان فروکش ہونگے۔

ف۔ مین خود نہین جانتا اسکا کیا جواب دون۔

ب۔ کیا پیشتر سے کوئی بندوبست نہین کیا ہو۔

ف۔ ایک ہندی مثل یاد ہو۔ مرہٹی رگھس گھس۔ مین نے اُردو مین اعلی درجے کا امتحان دیا ہو۔ لفظ نیک چوالیسی کا کوئی ترجمہ ہی نہین کر سکتا۔ پابندی اوقات اسکا ترجمہ ہو مگر ایک لفظ مین اسکا ترجمہ محال ہو۔ کیونکہ ہندوستان میں اسکے معنی کوئی جانتا ہی نہین مین اپنی بیوقوفی سے اسکی بار چکمہ کھا گیا۔ ایک نواب صاحب نے وعدہ کیا تھا کہ وہ بھی میرے ساتھ نینی تال چلینگے اور ایک اپنے دوست کی سجی سجائی کوٹھی مین فروکش ہونگے مین نے صبح کو اُنکو لکھا کہ آپ اسٹیشن پر مجھ سے ملینگے یا میرے ہان آنکے ساتھ چلینگے۔ لکھا کہ اسٹیشن کا راستہ اسی طرف سے ہو آپ مجھے لیتے چلیے گا مین جو اس وقت گیا تو سُنا کہ نواب صاحب زنان خانے مین ہین۔ اور طبیعت کسلمند ہو کیونکہ دیر مین کھانا کھایا تھا۔

ب۔ آپنے بڑی غلطی کی کہ ہندوستانی کی بات کا اعتبار کیا مین یہ نہین کہتا کہ ہندوستانی عموماً بے ایمان ہوتے ہین مگر یہ ضرور کہونگا کہ ہندوستانی وعدے کے پورا کرنے کو فرض نہین سمجھتے اور بقول آپ کے Punctually وہ نام سے بھی واقف نہین ہین کہ ہو کیا شی اسکے لیے ایک لفظ مین واقعی ترجمہ نکر سکینگے Because the article does not exist

ف۔ مجھے اسقدر غصہ ہو کہ بیان سے باہر۔

ب۔ غصے کی بات ہی ہو۔ غصہ کیون نہ آئے۔

ف۔ مجھے اطلاع تک نہین دی۔ لکھا تک نہیں۔

ب۔ شرابخوار تو نہین ہو وہ نواب۔

ف۔ میرے سامنے تو پی نہین شراب۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ب۔ تو انیم ضرور رکھتا ہوگا۔ یا چانڈو باز ہوگا۔

ف۔ ان لوگون کے قول و قرار کا کوئی کیونکر اعتبار کرے کہین کچھ کرین کچھ۔

ب۔ یہ ان کی تعلیم کا نقص ہی۔ تعلیم پائین تو یہ باتین جاتی رہین۔ یہ سب جہالت کا نقص ہی۔

ف۔ اعلی درجے کی تعلیم کی نسبت آپکی کیا راے ہی۔

ب۔ بالکل خلاف۔ یہ لبرل جہلا کی حماقت ہی کہ ہندوستانیون کو اعلی درجے کی تعلیم دینا اپنا فرض سمجھتے ہین۔ پڑھے لکھے ہندوستانی گستاخ اور زبان دراز اور بے ادب ہو جاتے ہین ہماری رجمنٹ مین چار نو سکھ رسالہ دار ہین اور ایک کانپور کا رہنے والا بھی ہی۔ وہ چارون تو ہمارے مطیع ہین جو کہتا ہون وہ کرتے ہین اور حضور کہتے ہین۔ مگر کانپور کا رہنے والا رسالہ دار بڑا بے ادب ہی اور کبھی حضور نہین کہتا۔ بالکل برابری کا دعوی رکھتا ہی اور وجہ یہ کہ وہ لوگ ان پڑھ ہین مگر کانپور کا رہنے والا اسکول مین پڑھ چکا ہی اور فسٹ آرٹس کا امتحان دے چکا ہی۔

ف۔ اعلی تعلیم سے ہندوستانیون کو بے ادبی بڑھ جاتی ہی اور رفتہ رفتہ اور بھی بڑھ جائیگی۔

ب۔ مگر بعض مدعیان عقل اسکو نہین سمجھتے۔

ف۔ بنگال کی حالت دیکھیے کہ میونسپل کے ممبرون نے گورنمنٹ کی ایک نہ سنی سب فرنٹ ہو گئے۔ دو ایک کے علاوہ اور سب متفق الراے تھے۔ تعلیم کا یہی نتیجہ ہی۔ بس

ب۔ ان لوگون کو اس قدر انگریزی پڑھانی چاہیے کہ یہ کلرک کا کام کرلین۔ ہان عربی فارسی سنسکرت کی تعلیم دیجائے تو خیر ہم بھی خلاف اسکے نہین مگر انکو تاریخی باتین اور پولیٹکل امور سکھانا استھم اور مل کے کلام پر حاوی کرنا البتہ غلطی اور بڑی بھاری غلطی ہی

لبرل فرقے کے لوگ اپنی جہالت سے ہم لوگون کے حق مین کانٹے بو رہے ہین۔ مین نے تو ایک جنرل ممبر پارلیمنٹ سے کہا تھا کہ آپ لوگ ایشیا مین بھی ایک آئرلینڈ قائم کرنے والے ہین جب ہندوستانی تربیت یافتہ ہونگے تو خواہ مخواہ حقوق کے لیے جھگڑینگے اور جھگڑا ہمارے حق مین مضر ہوگا۔ ہمکو اس سے کیا ملیگا۔ خاک۔ ہم تو ان پرانے فشن ہی کے ہندوستانیون سے خوش ہین۔ وہ لوگ جب ملتے ہین جھک کر سلام کرتے ہین جوتا اتار کے آتے ہین ادب کے ساتھ ملتے ہین اور گفتگو کے وقت حضور کے بغیر بات نہین کرتے ان لوگون سے ہم خوش نہین ہین جو ٹوپی اتار کے جوتا پہنے ہوے آتے ہین اور منتظر رہتے ہین کہ ہم انسے شیک ہینڈ کرین۔ ہاتھ ملائین اور ہمسان ان باتون سے نفرت ہی۔

ف۔ بنگالیون نے بڑی ترقی کی ہی

ب۔ کچھ ترقی نہین کی تجارت کام کی نہین۔

ف۔ مگر علم و فضل مین تو ترقی کی ہی۔

ب۔ اسوقت ہندوستان مین اور کوئی قوم انکا مقابلہ نہین کر سکتی لال موہن گھوس کی اسپیچین واقعی قابل تعریف ہین لیکن اگر مسٹر گھوس انگریزی نہ پڑھی ہوتی تو پارلیمنٹ کی ممبری کی کاہے کو سوجھتی یہ انگریزی تعلیم ہی کا نتیجہ ہی۔ از ماست کہ بر ماست۔

ف۔ اگر پچاس برس ادھر کوئی پیشین گوئی کرتا کہ ہندوستانی ممبری پارلیمنٹ کی کوشش کرینگے تو کسی کو یقین نہ آتا۔

ب۔ مگر ممکن نہین کہ کوئی ہندوستانی پارلیمنٹ کا ممبر مقرر ہو سکے اہل انگلستان اسکو ہرگز ہرگز منظور نہ کرینگے۔

ف۔ جسدن ہندوستانی پارلیمنٹ کا ممبر مقرر ہوا بس سمجھیے کہ اسی روز آئرلینڈ کا پارلیمنٹ بھی غلط ہو جائیگا۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ب - مین آپ سے اسمین بالکل اتفاق کرتا ہون -

ف - مین تو خوب غور کر چکا ہون اس معاملے پر -

ب - ہندوستانی بیوجہ ہی بڑے نہین ہین -

ف - نا - نا ہمنے انکو سکھایا ہی کہ ہمسے لڑو - ۵

کس نیاموخت علم تیر از من
کہ مرا عاقبت نشانہ نہ کرد

ب - آزادی اور حقوق رعایا ایسے ایسے لفظ سکھا کر ان لوگون کو ہمنے کہین کا نہ رکھا - زمین کا نہ آسمان کا -

ف - اور یہ اشتہار جو ملکہ معظمہ کا ہی اس سے اور بھی وہ شیر ہو گئے - کوئی بات ہوئی اور انھون نے غل مچانا شروع کر دیا کہ ہم مین اور فرنگیون مین کیون فرق کیا جاتا ہی -

ب - بہت صحیح ہی بڑی بھاری غلطی تھی -

ف - اب پچھتانے سے کیا ہوتا ہی بھلا -

ب - اب یہ لوگ ہرگز سیدھے ڈھرے پر نہین آسکتے

من چہ فش ام برادر فلان من بسیار فش ست -

نواب قمر رکاب محمد عسکری صاحب بہادر تو اپنی پیاری سالی بی عفت آرا بیگم کے بھتیا کے مونچھون کے کونڈے کے سبب سے روپوش ہو گئے - مسٹر فریزر صاحب نے لاکھ اصرار کیا - مانا کہ منشی مہراج بلی صاحب سے بھی وعدہ ہو چکا - ہونے دو بھلا سالی کی بات نہ مانین بیوی کا کہنا ٹال دین استغفر اللہ جبر یہ تو سالی کی پیاری پیاری باتون مین آگئے اس سبب سے سفر ملتوی کر دیا مگر یہ منشی مہراج بلی کہان غائب غلہ ہو گئے اسکا جواب منشی مہراج بلی صرف یہ دیتے ہین کہ - من چہ فش ام برادر فلان من بسیار فش ست نواب صاحب اور منشی مہراج بلی دونون اسکے مصداق ہین - یہ ڈال ڈال تو وہ پات پات -

ریل غائب غلہ

منشی مہراج بلی نے نواب صاحب کے بھی کان کاٹے -

جس روز نینی تال جانے کو تھے صبح کو تیاری کی اسباب بندھوایا جو اشیا ضروری خریدنے کو تھین وہ خریدین اور من کل الوجوہ سفر کے لیے تیار ہو گئے - چار بجے تک سفر سر پر سوار تھا چار بجے ایک محلہ مین بحیثیت ممبر میونسپلٹی موقع کی تحقیقات کے لیے گئے اب وہان زمین پر قدم ہی نہین رکھتے محلے بھر کا ناک مین دم کر دیا - انکے ساتھ اور ایک میونسپل کمشنر بھی تھے مگر فہمیدہ آدمی مولانا تاج الدین صاحب

مہراج بلی - یہ اسقدر کوڑا کیون جمع ہی -

محلہ دار - حضور ہفتے مین دو بار صاف ہوتا ہی -

مہراج - روز روز کیون نہین صاف کیا جاتا -

محلہ دار - اس گلی مین روز روز کیونکر صاف ہو سکتا ہی -

مہراج - برابر ہو سکتا ہی - یہ خوب کہی - ۶ -

شوق در ہر دل کہ باشد رہبرے در کار نیست

راوی - اہی سبحان اللہ کیا موقع پر مصرع پڑھ دیا ہی -

مہراج - ہم ایکدم سے چالان بول دیگا صاحب -

تاج - مطلب یہ ہی کہ صاف رہے محلہ اس مقام پر جو یہ کیچڑ ہی اسکی نسبت داروغہ صفائی کو رپورٹ کرنی چاہیے تھی -

مہراج - اب رپورٹ کرو تو یہ جگہ ہٹ جائے -

داروغہ - آج ہی رپورٹ کرونگا جاتے ہی -

مہراج - کام کو کام کی طرح کرنا چاہیے ورنہ پھر گویا لعبید وہی مثل ہوگی - ۵

عشق کردہ ام رستم داستان
دگرنہ یلے بود در سیستان

راوی - شعر تو ایسے موقع پر حضور پڑھ دیتے ہین کہ گویا اسی موقع کے لیے مصنف نے تصنیف

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کیا تھا ۔

مہراج ۔ کار امروز بہ پس فردا ے مگذار ۔

راوی ۔ یہ فردا ے کی (ے) نے کیا مزہ دیا ہی ۔ اور پس فردا ے اور بھی طرّہ ہی ۔

مہراج ۔ صفائی سے آپ لوگ پرہیز کرین تو حد ہو گئی بس اور کیا ۔ ؎

صفائی مس عیب را کیمیا ست
صفائی کند ہر کہ مرد خدا ست

راوی ۔ ادھر صفائی کا بندوبست اور اُدھر لگے ہاتھون شیخ مصلح الدین شیرازی کے کلام کی اصلاح بھی ساتھ ہی ساتھ ہوتی جاتی ہی ۔ کیون نہو ۔

تلج ۔ (مسکرا کر) خوب خوب شعر یاد ہین آپ کو ۔

مہراج ۔ (اکڑ کر) اب تو سب بھول گیا جناب ۔ ؎

شب چو عہدِ نماز بر بستم
چہ خورد بامداد فرزندم

راوی ۔ پس یہان پر چوک گئے بربستم کے قافیے مین فرزندم چاہیے تھا ۔ تاکہ کوئی نکتہ چین سے صحیح ہی نہو ۔

مہراج ۔ اچھا آج رپورٹ بھیجیے ۔ پرسون کمیٹی مین ہم سفارش کرینگے کہ یہ مقام پاٹ دیا جائے ۔

تلج ۔ ہان ہان ۔ ضرور یہ تو کب کا ہو گیا ہوتا اب تک مگر داروغہ صاحب نے توجہ ہی نہ کی ۔

مہراج ۔ کار امروز را بہ پس فردا مگذار ۔ ؏ ۔

این نصیحت نویس بر بوار

راوی ۔ ابکی اور بھی بڑھ گئے ۔ یک نہ شد دو شد ۔

مہراج ۔ ازین مہتر تاکید کردہ اند کہ صفائی در ینجا خوب نمودہ آید کہ صاحبان اگر گذر کنند خوب باشد چراکہ در عدم موجودگی صفائی و موجودگی غیر صفائی ہر شکاوا ک د کھگر نمودہ آید و آن باعث بد نمائی ہر ہمہ مہرانات نمودہ شد والا نہ انچہ بہتر شود اولی نمودہ آید ۔ ؎

من نگویم کہ این مکن آن کن
من بگویم کہ کار آسان کن

بفہم شما صادق شد یا نہ شد ۔

تلج ۔ قبلہ بندہ قلیل البضاعت آدمی ہی ۔

مہراج ۔ الا زبان پارسی دانی شما ۔

تاج ۔ مین تو اردو بھی اچھی طرح نہین بول سکتا فارسی کجا اور عربی کجا ۔

مہراج ۔ من از مرد مانات ایرانیان گفتگو ے نمودہ شد گفتنا کہ شما ہم ایرانی فصیح ۔ من گفتنا ۔ نا من ہندی ہست فارسی نیست گفتنا ۔ دروغ و جھوٹ ست شما ایرانی ۔

تلج ۔ آپ تو بالکل اہل زبان معلوم ہوتے ہین ۔

مہراج ۔ مین نے لاکھ لاکھ قسمین کھائین کہ مین ہندی ہون وہ برابر یہی کہا کیے کہ نہین تم ایرانی ہو ۔

تلج ۔ وہ آپ کا لب و لہجہ ہی ایسا ہی ۔

مہراج ۔ تسلیم ۔ سب یہی کہتے ہین ۔ اور پہلے مین سمجھا تھا کہ لوگ میری خوشامد کرتے ہین مگر یہ بات غلط نکلی ۔ ایرانی خود میری تعریف کرتے ہین ۔

الغرض محلے مین حکومت جتا کر اور مہترون کو ڈانٹ بتا کر منشی مہراج بلی صاحب اپنے گھر آئے ۔

تاج الدین کہ فہمیدہ آدمی تھے امور متعلقہ تحقیقات کا مناسب انتظام کیا مگر یہ حضرت صرف ڈانٹ ڈپٹ ہی مین لہے ہے ۔ اب سنیے کہ جب منشی مہراج بلی صاحب گھر مین تشریف لیگئے تو کپڑے اُتار کر بیوی کی طرف مخاطب ہو کر یون کہنے لگے ۔

آج ایک مکدمے کی تہکیکات کے لیے گئے تھے ایک ادو کمشنر ہمارے ساتھ تھے ہمارے سوا اور کسو کا کچھ آت جات ہی نہین

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

شدبد بھی جانتے ہین جو چاہا سو کیا۔ داروغہ کو ڈانٹ
بتائی اور اب اسکو ہم موقوف کرا دینگے۔ انکی بیوی نے
کہا۔ تمکو جس کمانا چاہیئے کہ ادرکی لگائی نوکری کسی کی دیدو
فرمایا کہ صاحب جسقدر ہمسے خوش ہین اُسقدر اور کسی کمشنر سے
خوش نہین ہین وہ سبکے سب نہی انہی دلیلین پیش کرتے ہین
اور ہم بجز ہان کے سوا اور کچھ نہین کہتے ہیں سو ہم سے
صاحب خوش ہین اب ہمارا نام کونسل مین لکھا جائیگا ہمنے تو
گلی کا انتظام کیا دوسرے مہتر موقوف کیے تیسرے ایک آدمی پر
جرمانہ کیا اور اب قصد ہے کہ ایک آدمی کو موقوف کر دون
اُنکی بیوی نے انکی پیٹھ ٹھونکی (ای سبحان اللہ) اور کہا
واہ واہ واہ کیا کیا نیک کام تمنے کیے ہین۔ یہ نہوا کہ دس غریب
آدمی کی روٹی تمھاری وجہ سے چلتی۔ کس گھمنڈ سے کہتے
ہین کہ ایک کو چھٹا دیا اور دو پر جرمانہ کیا۔ واہ۔
منشی مہرج بلی بولے کہ بیوی تم سمجھتی تو ہو ہی نہین
تم سرکار دربار کی بات کیا جانو۔
بیوی۔ (ب) تو کسی کا روزگار لینے مین کیا گھمنڈ ہے۔
مہراج۔ (م) یہ تو ہمارا کام ہے کمشنر ہین کہ نہین
ب۔ ایسی کمشنٹری سے تو بے کمشنٹری ہی اچھے۔
م۔ عورت ناقص العقل ہوتی ہے نا۔
ب۔ اچھا بڑے کمشنر بنے ہو ہمارے بھیا کو تو دس
پندرہ کا نوکر رکھوا دو۔ جب جانین کہ کچھ اکھیتار ہے
م۔ ہم تو رکھوا دین دو سو کا مگر۔
ب۔ ای چلو بھی۔ دو سو کا۔ گھر کی ٹکی اور باسی ساگ
ہین دو سو سے درگذری۔ تم دس ہی کا رکھوا دو۔
م۔ اس مین ہماری بے عزتی ہے۔
دس کا ہین۔
ب۔ ای ہے۔ اور تمھارے چچا تو پانچ ہی روپے پاتے ہین
اور مذکوری ہی ہین۔
م۔ ایسی باتین کمشنٹرون سے نہ کرنی چاہئین۔
ب۔ ای ہے۔ لو اور سنو۔ تو اب جورو اپر بھی کمشنٹری چلاؤگے
اچھی کمشنٹری ہے۔ اوچھے ہو ہماری جان ہین۔
م۔ ہمکو صاحب لوگ کرسی دیتے ہین برابر کا۔ ذرا تم
ہم سے سمجھ کے بات کیا کرو۔
ب۔ پھر اس اوچھے پن سے مطلب کیا ہے۔ آدمی کو
اپنی لیاقت کے موافق بات کرنی چاہیے۔
م۔ اوچھا پن نہین۔ سمجھاتا ہون تمکو۔
ب۔ ای تو صاحب تمھین کرسی چھوڑ مچان یا اونٹ پر
بٹھائین ہمکو کیا سناتے ہو۔
م۔ کیا دل لگی بازی ہے بھلا اور کوئی تو جاکے کرسی پر
بیٹھ جائے۔
ب۔ تمکو کُتے کے مغز دیے گئے ہین بک بک بک بک
بک بک زبان ہے کہ کترنی ہے۔
اس تقریر کے بعد منشی مہراج بلی صاحب باہر کے
کمرے مین تشریف لائے تو ایک دوست سے گفتگو مین
کہنے لگے کہ یار آج کل بڑی عدیم الفرصتی رہتی ہے صبح و
شام برابر شہر کا دورہ رہتا ہے مگر سڑکین تو سڑکین گلی
کوچے تک ایسے صاف ہین کہ چاہیے سونا اچھالتے جائیے
اب سنیے کہ سات بج گئے اور وقت قریب آگیا مگر ایک اور
دوست جو آئے تو اُنسے خوش گپی مین خلطا ہوا اور ضائع ہوگیا
اور وہ ایسے بے تکلف کہ بیٹھے تو اس نیت سے کہ مکان کا
قبالہ لکھوا کر جائینگے۔ فرمایا کہ حضرت منشی دلگیر کے مرثیے
آپکو سناؤن اس وقت۔ جناب کیا کلام ہے۔

کاٹ سے تیغ کے آگاہ ہے کچھ دشمن تن
پائے دشمن سے سدا کہتا ہے فرق دشمن

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

برق کا کام نہین یہ نہین کار آہن
کاٹ کے وصف مین ہو جاتا ہو ٹکڑے سخن
سر پہ جب تیغ پڑی خون سے قدم تک تہہ ہی
موم جامہ آئنہ صابون صفت بکتر ہی

مہراج۔ کچھ دن ہمنے بھی مرثیہ کہا تھا جناب۔
راوی۔ درین چہ شک حضور ایسے ہی طبیعت دار ہین آپکا مثل کلمے گو ہی۔

توکار زمین را نکو ساختی — کہ با آسمان نیز سر پرداختی

مرثیہ گو ہو تو حضور کا سبا کیا کہنا ہی۔
منشی مہراج بلی صاحب بیٹھے ہوے فرسٹ دلگیر لکھنوی کے بند سن رہے ہین کسکا سفر اور کیسا نینی تال۔ حضرات ناظرین خود ہی غور فرمائین کہ کجا سفر نینی تال ریل کا وقت قریب کجا دلگیر کے مرثیے اور کجا بیوی سے جمبری مثنو لیسلی کی لن ترانیاں کہ مین ایسا اور مین ایسا اور مدوسا ہی ہیسا ہمچو من دیگرے نیست مین نے یہ کیا اور وہ کیا اور اس وقت کل مثنو لیسلی کی ناک ہون اگر مین علحدہ ہو گیا تو گویا ناک کٹ گئی خیر ان چہ میگوئیون کے بعد حضرت کو یاد آیا کہ ریل گھر جانا اور سفر کرنا ہی اسباب تو بندھا رکھا تھا ہی کرایے کی گاڑی منگوائی۔ اب اتنے مین تو کا عمل ہو گیا ایکبار خدمتگار واپس آیا کہ حضور اول درجے کی گاڑی ملتی ہی سکنڈ کلاس کی نہین ملتی۔ کہا اچھا۔ ریل گھر تک کے دینگے۔ واپس آنکر آدمی نے کہا حضور ۲ (روپیہ) مانگتا ہی۔ کہا اچھا بھئی لاؤ۔ اب سوقت جو کچھ کہیگا دینگے مگر آئندہ فہمیدہ خواہد شد آدمی گیا گاڑی کے نکالنے اور گھوڑون کے جوتنے اور ساز لگانے مین عرصہ ہوا خیر خدا خدا کرکے گاڑی آئی۔ اسباب لادا گیا۔ منشی مہراج بلی مکان کے اندر گئے۔ زنانے مین سے کوئی پون گھنٹے کے بعد تشریف لائے۔ بیوی کے نزدیک گویا میاں بڑی کڑی مہم پر جاتے تھے۔ اعزا اقربا سخت افسوس مین کہ اب یہ بیچارے خدا جانے آئین بھی یا نہ آئین جتنے تھے سب پژمردہ خاطر اور افسردہ دل کہ خدا خیر کرے پہاڑ کا سفر ہی خدا ہی عزت رکھے تو رہے۔

گاڑی پر سوار ہوے تو دس منٹ تک آدمیون کو ہدایت کی کہ یہ کرنا اور وہ کرنا اور چنین و چنان اور این و آن۔ بعد خرابی بصرہ روانہ ہوے اور اسٹیشن پر پہونچے تو پلیٹ فارم پر ٹہل رہے ہین۔ اب نہ یہ معلوم کہ ریل کس وقت جاتی ہی اور کس وقت آتی ہی۔ نہ یہ معلوم کہ اب وقت کیا ہی کے بجے ہین کسی امر سے واقف ہی نہین۔ بالکل کورے تھوڑی دیر کے بعد گھنٹی بجی تو آپنے ایک کانسٹبل سے دریافت کیا کہ نینی تال کا ریل کس وقت جائیگا۔ اسنے کہا نینی تال تو ریل نہین جاتی۔ این نینی تال نہین جاتی!! واہ واہ جاتی کیون نہین ہی۔ اُسنے کہا جاتی ہو گی۔ ایک کلرک سے دریافت کیا۔ بابو صاحب نینی تال کی ریل کس وقت جاتی ہی۔ اُسنے کہا کاٹھ گودام تک جاتی ہی نینی تال نہین جاتی۔ این۔ اور کیون بابو صاحب پھر وہان سے کس سواری پر جاتے ہین کہا وہان سے ٹٹو پر جانا ہوتا ہی۔

بابو۔ (ب) آپ کہان تک جانیوالا ہی یہان سے
مہراج۔ (م) ہم تو اس وقت کی ریل پر نینی تال جائینگے
ب۔ ریل تو گئی۔ بریلی کی ریل تو چلی گئی۔
م۔ ارے! لاحول ولا قوۃ۔ بڑی ہوئی واللہ۔
ب۔ آخر آپ کیا سوتا تھا اب تک۔
م۔ ہمسے کسی نے کہا ہی نہین کہ نینی تال کی ریل چلی گئی ورنہ ہم پہلے ہی سے آجاتے۔
ب۔ نینی تال ریل نہین جاتا۔ کاٹھ گودام تک جاتا ہی پھر آگے نہین جاتا۔ وہان سے ٹٹو یا ڈانڈی پہ جاتا ہی۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

م - تو اب ریل نکل گئی غضب ہوگیا - توبہ -

ب - ریل تو پہونچا دو کوس - بلکہ تین کوس -

م - بھلا اس ریل پر نواب محمد عسکری صاحب تھے -

ب - رنا مین - سُونا مین تھا - ایک ہندوستانی تھا اگجگت کہین کا ڈپٹی ہو وہ - ہم نام نہین جانتا -

م - اور بھلا مسٹر فریزر صاحب اسسٹنٹ کمشنر تھا -

ب - تھا ہمسے بولا نواب محمد عسکری - ہمارے کو دھوکا دیا -

م - بڑا افسوس ہوا - مگر اب پچھتائے کیا ہوت ہو کہ چڑیان چگ گئین کھیت -

منشی مہراج بلی صاحب اپنا سا منہ لیکر اسٹیشن سے بیرنگ روانہ ہوے اسباب دوسری گاڑی پر لاد کر گھر بھیجا - خود بدولت نواب محمد عسکری صاحب کے مکان پر تشریف لیگئے جب گاڑی کوٹھی مین پہونچی تو نواب صاحب سمجھے کہ مسٹر فریزر صاحب آگئے گاڑی کی گڑگڑاہٹ سنتے ہی ایک کمرے مین چھپ رہے اور مصاحبون سے کہدیا کہ کہنا ابھی تک آنکھ نہین کھلی آرام مین ہین - کمرے مین دبکے بیٹھے تھے کہ چوبدار نے عرض کیا حضور منشی مہراج بلی صاحب تشریف لائے ہین مگر نواب صاحب کو یقین نہین آیا انکے دل پر جم گئی کہ مسٹر فریزر صاحب ہی ہین آدمی کو چپکے سے بلا کر کہا بھئی ذرا خدا غور کرکے دیکھو مہراج بلی صاحب ہین یا فریزر صاحب ہین استنے مین مہراج بلی کوٹھی کے اندر داخل ہوے مصاحبون نے آداب عرض کیا - پوچھا نواب صاحب کہان ہین - اب کوئی جواب نہین دیتا - سب خاموش ایک ایک کی صورت دیکھ رہا ہے کہ استنے مین نواب صاحب تشریف لائے - کہا بھئی واللہ مین سمجھا تھا کہ مسٹر فریزر صاحب بھی تمھارے ساتھ ہی آئے ہین مجھ سے وعدہ خلافی ایسی ہوئی کہ اب مین

اُنکو منہ نہین دکھا سکتا بڑی بُری ہوئی - مگر مضی ما مضیٰ گذشتہ را صلوٰۃ - مہراج بلی نے دریافت کیا کہ آپ نے سفر کیون ملتوی کردیا - کہا بس اسکا حال نہ پوچھیئے - ہندوستانیت کو خدا غارت کرے - مہراج بلی نے کہا مین سمجھا نہین کہ ہندوستانیت کے کیا معنی اور ہندوستانیت نے کیا بُرائی کی - کہا بھائی صاحب مین واللہ اسباب روانہ کرچکا تھا اور لطف یہ کہ گھوڑے ریل کے اسٹیشن پر بھیجے اور تراب علی کو ہمراہ اُنکے بھیجا کہ ہمارے آنے کے منتظر نہ رہنا وقت پر ریل پر گھوڑون کو چڑھا دینا اور تم ساتھ جانا ہم فرسٹ کلاس مین ہونگے وہ گھوڑے تو روانہ ہوگئے اور تراب علی اُنکے ساتھ گئے اور اسباب کی ٹھیل اسٹیشن سے واپس آگئی اور ہم یہان بیٹھے دند نا رہے ہین فریزر صاحب اگر مجھے اس وقت پائینگے تو ذبح ہی کر ڈالین واللہ مگر المعذور - وہ سے - وہ المعذور و مجبور - میرا کیا قصور ہے اسمین - اب آپ اپنی سرگذشت کہیے -

منشی مہراج بلی نے اصرار کیا کہ پہلے آپ فرمایئے کہ التوا کا سبب کیا تھا - پھر میرا حال زار سنیے - ایک داستان ہے نواب محمد عسکری صاحب نے التوائے سفر کا سبب اصلی بتا دیا کہ ہماری سالی صاحب تشریف لائین اور اُنھون نے ہمکو مجبور کیا کہ ہرگز ہرگز نہ جاؤ اُنکے بڑے لڑکے کی مونچھون کا کونڈا ہونیوالا ہے - اس تقریب کے لیے اُنھون نے روکا اور لاکھون قسمین دین کہ ہرگز ہرگز نہ جاؤ - اگر تم جاؤگے تو مین عمر بھر نہ بولونگی اور مجھے بڑا ہی رنج ہوگا اور یہ اور وہ -

الغرض مجھے بالکل مجبور کردیا - آخر الامر بندہ گھر مین چھپ رہا اور صاحب آئے اور بہت ہی بد دماغ ہوے مگر آنچہ شدنی بود شد اب آپ اپنا حال بیان کیجیے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

منشی مہراج بلی نے کہا ہم آپکے ہان سے رخصت ہو کر گئے تو ایک کاغذ آیا کہ کل فلان موقع پر جا کر تحقیقات کیجیے ہم اور مولوی تاج الدین صاحب گئے وہان ضروری امور کی تحقیقات کی صفائی کی تاکید کی داروغہ کو بلوایا۔ وہان ٹھائین ٹھائین رہی ہان سے گھر پر آئے تو اسباب بندھوانے اور لدوانے اور کرائے کی گاڑی منگوانے مین عرصہ ہوگیا۔ گھر کی گاڑی کھلی ہوئی تھی اسپر ہوا مین جانا مناسب نہ تھا اسٹیشن پر پہونچے تو سنا گاڑی روانہ ہوگئی۔ اپن چلیے اپنا سا منھ لیکر رہ گئے۔ دریافت کیا کہ نواب محمد عسکری صاحب بریلی کی گاڑی پر گئے ہین سنا کہ نہین۔ پوچھا فریزر صاحب گئے ہین۔ سنا ہان۔ اسباب گھر بھیجا خود یہان آئے کہ آپ سے دریافت کرین کہ آپکی سرگذشت کیا ہے۔ داروغہ نے مسکرا کر دبے دانتون کہا حضور دونون صاحب ایک سے ملے۔ اور فریزر صاحب اپنے دل مین بہت پُرمان گیا ہوگا اور بُرا ماننے کی وجہ ہی ہے۔ اُس سے وعدہ کیا کہ ہمارے دوست کی کوٹھی مین چلکے اُترنا۔ آپ ہوٹل کا ہرگز ہرگز بندوبست نہ کیجیے گا اور اُنکو اطلاع تک نہ دی کہ ہم نہ جائینگے۔ جل بھُن کے خاک ہوگیا ہوگا۔ محمد عسکری نے کہا پھر اب تو جو ہوا وہ ہوا۔ ؎

نو بہار ست بیا تا در خمار زنیم	بر تے از موج قدح در خس ہید ار زنیم
۶ دلم از صومعہ و خرقہ و سالوس گرفت	

داروغہ کھلکھلا کر ہنس پڑا کہا حضور یہ سب صحیح ہے۔ مگر بڑی بدنامی ہوگی۔ نواب صاحب نہ سنا سکے جواب مین یہ شعر پڑھا ؎

گرچہ بدنامی ست نزد عاقلان
مانمی خواہیم ننگ و نام را

مہراج۔ (م) آخر حضرت یہ تو فرمایئے کہ یہ سبب کیا ہوا آپکا تشریف لیجانا کیون ملتوی ہوگیا مین تو اپنی بیوقوفی کیوجہ سے نجا نسکا

نواب۔ (ن) آپ بھی واللہ طرفہ معجون ہین صریح کہہ چکا سمجھا چکا کہ ہماری ساتی آیٔن اور اُنھون نے اصرار کیا کہ لڑکے کی مونچھون کا کونڈا ہے اور آپ ابھی وجہ ہی دریافت کر رہے ہین۔ تو مین اسکو کیا کرون۔

م۔ ہان یہ باعث ہے۔ لاحول ولا قوۃ۔

ن۔ بھائی یہ ہندوستان۔ کون ہندوستان ؎

بوے گل نالۂ دل دود چراغ محفل
جو تری بزم سے نکلا وہ پریشان نکلا

ہزارہا بار یہ شعر پڑھے مگر واللہ سیری ہی نہین ہوتی

م۔ اور صاحب جاتے وہان ٹکینگے کہان۔

ن۔ واللہ اعلم۔ کسی ہوٹل مین جا ٹک جائینگے۔

م۔ مگر دقت تو ہوگی۔ تکلیف تو ہوگی۔

داروغہ۔ حضور کی پاپوش سے۔ آپ تو مزے سے بیٹھے ڈیڑھ خانگاتے گُڑگُڑا رہے ہین۔ بیچارے فریزر صاحب اپنی آپ بھگت لینگے حضور کو کیا لگی ہے ؎

صبح تو جام سے گذرتی ہے آخرت کی خبر خدا جانے	شب دلارام سے گذرتی ہے اب تو آرام سے گذرتی ہے

مگر واقعی ہندوستانی لوگ اسی سبب سے بدنام ہین اور حضور نواب چھیٹن صاحب بہادر خدا گواہ ہے کہ اللہ جو غلام کو ذرا بھی معلوم ہوا اس وقت کہ اس التوا کا سبب کیا تھا۔ ہمارے سرکار تو ایسے جا کے چھپ رہے کہ توبہ ہی بھلی اور صاحب سُنکر سناٹے مین ہوگئے اور چہرہ مارے غصے کے سُرخ اور یہان غ

کاٹو تو لہو نہین بدن مین

اور ممن اور جمن جب سامنے آئے تو غضب ہوگیا۔ آگ بھبوکا ہوگئے بہت ہی بگڑے کہ تم نے کیا ہمکو تماشا سمجھا ہے بھاگ جاؤ یہان سے۔ اور یہ دونون

اُلٹے پانون قفر وہو گئے - یہ باتین ہو ہی رہی تھین کہ داروغہ
صاحب نے آنکر کہا حضور مسٹر فریزر صاحب کا بیرا آیا ہی کہتا
ہی صاحب بڑے خفا تھے - چپراسی جو ساتھ گیا تھا اُسنے
بیرا سے کہا کہ صاحب کو نواب صاحب نے بڑا خفا کر دیا نواب صاحب
نے بیرا کو بلوا لیا - بیرا نے جھک کر سلام کیا نواب صاحب
نے پوچھا کہو تمھارے صاحب گئے - کہا ہان ہجور گئے
مُدا ہجور سے بہت بیجار (بیزار) تھے - چپراسی سے راستہ
مین دو چار بر یا کہا کہ نواب نے ہمکو دھوکا دیا - اب ہم
اُسکے دھوکے مین نہ آئیگا اور اٹی سن (اسٹیشن) پر صاحب
لوگون سے بھی شکایت کی - کہن کہ ہمسے اوادا کر کے
نکل گیا نواب ہم ہوٹل کا کچھ سامان نہین کیا -

نواب - ہماری طبیعت شستہ ہو گئی - ہمین ہمارا
کیا قصور ہی ہمنے تو سامان کر ہی لیا تھا - مگر اتفاق -

بیرا - ہان ہجور راتی بھاگ ہوے گوا ہوئیے -

داروغہ - ارے بھئی گھوڑے نینی تال پہونچے -

نواب - ہان گھوڑے تو ہم بھیج چکے تھے بھئی -

بیرا - ہجور بڑے بھاتے رام دہائی - اور -

نواب - اچھا پھر ہم مجبور رہین - ہمارا کیا بس ہی ع

من نگویم کہ این مکن آن کن
مصلحت بین وکار آسان کن

بیرا - ہان حضور تو یہی سکاؤ کیا جاوے -

راوی - نواب صاحب نے شعر بھی خوب ہی برمحل پڑھا
اور بیرا بھی خوب تہ کو پہونچ گیا - دونون ایک ٹک لگے ملے

داروغہ - تم اس شعر کے معنی سمجھے میان بیرا صاحب

بیرا - ہان ہجور راتی بھاگ ہوے گوا ہوئیے -

حسین - کیا خوب یک نشد دو شد - بہت خاصے -

چھمن - آدمی مذاق کا معلوم ہوتا ہی - واہ بھئی بیرا -

چھٹن - بڑے افسوس کا مقام ہی - لاحول ولا قوۃ ع

شوق ہر رنگ رقیب سر و سامان نکلا
قیس تصویر کے پردے سے بھی عریان نکلا

جو کام ہندوستانیون نے کیا اللہ کی عنایت سے پورا کیا
ہوا اور اس بغویت کو ملاحظہ فرمائیے کہ سالی کے لڑکے کی
مونچھون کا کونڈا ہی اور حضور چمپت - اب صاحب سے ملتے
بھی نہین - تمنے واللہ ڈبو دی - رہی سہی اور بھی ڈبو دی -

نواب - یار ہٹ دھرمی کی سند نہین چھٹن صاحب -

چھٹن - بس خاموش رہو اور دل مین شرماؤ -

ن - اچھا ہمارا کیا قصور ہی - بھائی صاحب اسمین

چھٹن - آپکا نہین صاحب - قصور تو میرا ہی سراسر

ن - آپکا قصور تو خیر مگر ہوئی بیڈھب -

چھٹن - اب وہ سب انگریزون مین ذکر کرینگے -

ن - پھر مضائقہ اب کیا ہو سکتا ہی بھلا -

چھٹن - دن کونسے ملنا تھا آپکو کوئی اور معقول حیلہ
کرنا تھا - بس چھٹی ہوئی - مگر تم تو چلتے بھی گراہ -

ن - اول تو بندہ اب اُنسے ملے ہی گا نہین - واللہ -

چھٹن - یہ نہ کہیے - ملاقات کہین نہ کہین ہووے ہی گی

ن - دور دور کی صاحب سلامت کرلی بس -

چھٹن - خدا کرے ہوٹل مین کوئی جگہ ملجائے -

ن - ہوٹل مین کوئی جگہ ملے ہی گی - اسکا کیا -

چھٹن - بھئی سُنتا ہون گرمی کے دنون مین
وہان ہوٹل مین بھی جگہ نہین ملتی صاحب لوگ جوق جوق
ٹوٹ پڑتے ہین -

ن - خدا خیر کرے - تو تو آگ ہی ہو گیا
ہو گا -

چھٹن - یہی تو بڑا خیال ہی اور خیال کیا ہی -

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ن - تو پھر اب تو کچھ نہیں ہو سکتا بندہ نواز -
م - گذشت آنچہ گذشت اب کیا ہو سکتا ہے - ع

چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی

ن - تو حضرت یہاں عاقل آپ نے کسکو قرار دیا ہے -
عقل تو جاڑو کے جھنیٹے کے ساتھ فقر ہو گئی - عقل کجا ہ

زتو ای خرد ندیدم چو کشود کار خود را
بہ جنون حوالہ کردم ہمہ کاروبار خود را

بس عقل کو رخصت دیدی - برطرف کردیا - ع
واللہ ہوشیار وہی ہے جو مست ہے - ہ

ہوش ست کہ سلسلہ صد در دسر ست	فارغ بال آنکہ از جہان بیخبر ست
در بیضہ نمیکنند مرغان فریاد	ہر چند کہ بیضہ از قفس تنگ تر ست

داروغہ - حضور بےمثل رباعی ہے - خدا گواہ ہے - قلم توڑ دیے ہیں واللہ کیا کہنا ہے ع -

ہر چند کہ بیضہ از قفس تنگ تر ست

م - ایرانیوں کا کلام ہے نا - کیا کہنا ہے -
ن - میں ایسے ویسے شعر تو پڑھتا ہی نہیں -
ممن - حضور میاں جملو کا کلام سننے کو بہت جی چاہتا ہے کیا خوب فرماتے ہیں بڑے شاعر غرا ہیں -
ن - کیا کہنا ہے صاحب مگر حافظ اور سعدی اور شمس تبریز وغیرہ نے انکے کلام کا سرقہ بہت کیا ہے - اور ہمکو واللہ یہ بات پسند نہیں -
ممن - حضور میاں جملو عربی گو بھی ہیں خیر سے -
ن - یہ سب کچھ ہیں شہسوار کیا برے ہیں یہ فیلبانی میں کسقدر دخل ہے کلچلے کتنے اچھے ہیں ہمنے ایک غزل کہی تھی مگر استاد کی اصلاح ابھی اسپر نہیں ہوئی ہے - سنیے گا - جناب مولوی جمال الدین صاحب -

سمند چشم دریا بار کی کیا خستہ حالی ہے	چھپا ہے دشت میں جیحون ادھر میدان خالی ہے

جملو - ای سبحان اللہ کیا بات پیدا کی ہے - اور جیحون کا لفظ خوب فرماتے ہیں آپ -
ممن مسکرا کر خاموش ہو گیا اور نواب صاحب بھی مسکرانے لگے نواب چھٹن صاحب بھی سمجھ گئے کہ دل لگی مذاق ہے - مگر میاں جملو اور منشی مہراج بلی دونوں نے تعریف کی - نواب صاحب نے دوسرا شعر پڑھا - ہ

طرارہ بھر کے پہونچا ایک دم میں لامکانوں تک
سر خفتگان گور بھی کس درجہ عالی ہے

جملو - خدا گواہ ہے کیا بلاغت ہے کلام میں -
مہراج - اب اس سے زیادہ عالی قافیہ کیا باندھیگا کوئی بس انتہا ہے ہاں جناب اور اشعار فرمائیے - ہ

شکار آہوِ چین و ختن گرداب عالم ہے
نہنگ قلزم سیماب بندوق دونالی ہے

م - گرداب عالم ای سبحان اللہ - واہ وا - واہ -
جملو - اور نہنگ قلزم - بہت دقیقہ رس آدمی ہیں واہ وا کیا پاکیزہ کلام ہے -
راوی - آپ دونوں طرف سے دقیقہ رس آدمی ہیں -
ن - حضرت کہنا بہت مشکل ہے - عرض کیا ہے - ہ

رہا آشفتہ و حیران برنگ غنچہ خندان
ہمارے توسن عمر روان کی پایمالی ہے

ممن - حضور یہ بےنظیر شعر ہوا ہے - قلم توڑ دیے ہیں اسکو سمجھیے میاں جملو -
جملو - جی بندہ خوب سمجھ رہا ہے - کیا نے سمجھ ہوں -
راوی - سمجھے اور تبھر کے ہوے اس سمجھ کے صدقے -
ن - شعر تو اسمیں ایک ہوا ہے - ذرا غور کر کے سنیے -

کسی کے نالۂ پرسوز نے طوفان اٹھایا ہے
عجب نیل کے خشک دتر کی برطرفی بجالی ہے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

بہائے ہین دُرِ مضمون شہ ر آتش گل پر
طبیعت اصغر موزون کی دنیا سے نرالی ہے

ممن اور چھٹن صاحب اور داروغہ صاحب نے ملکے ان دونون کو خوب بنایا اور یہ دونون حضرات خاک نہ سمجھے کہ یہ کس پہ ہو رہی ہے بعد اسکے جلسہ برخاست ہوا

حضرات ناظرین مسٹر فریزر صاحب بیچارے تو نینی تال مین جا کر زحمت مین پڑ گئے۔ نہ پہلے سے ہوٹل کا بندوبست کیا تھا اور نہ کسی دوست کو لکھا تھا وہان پہونچے تو انہین ہوٹل مین جگہ نہین۔ ہل کے ہوٹل مین سب کمرے رُکے ہوئے۔ کلن کے ہوٹل مین ایک ایک کمرے مین دو دو مسافر بمجبوری ٹکے ہوئے۔ کمایون ہوٹل مین مسافرون کی کثرت۔ پرس کے ہوٹل مین تل رکھنے کی جگہ نہین۔ فریزر صاحب بیچارے کو آخر الامر بہزار خرابی ایک کوٹھی کے تین کمرے دس گنے کرایے کو ملے اور اسی کو یہ غنیمت سمجھے۔ مگر جو یورپین ملا اُس سے انھون نے ہندوستانیون کی وعدہ خلافی کی شکایت کی۔

موچھون کا کونڈا

بہار آئے الٰہی چمن پری ہو جائے
یہ زرد زرد ہر اک شے ہری ہری ہو جائے

اللہ اللہ۔ آج گلشن مضمون مین وہ روح افزا بہار ہے کہ ماہ فروردین بھی اسپر نثار ہے۔ زہاد صد سالہ کے ہاتھون مین جام مل ہے اور یوسف گل کی بغل مین زلیخائے بلبل۔ حوران بہشتی خلد علیین اور مسیحان ملاء اعلیٰ چرخ برین سے فرش زمین پر بہار کا جوبن لوٹنے آئے رضوان اگر اس بہار طرب افزا کو دیکھ پائے تو بہشت کو بھول جائے باغ بہشت مین یہ بہار جانفزا کہان حورون مین مہ جبینان ہند کا سا ناز و انداز و کرشمہ و ادا کہان ؎

کیسن کیا کیون جنان مین رہ کے ہم گھبرائے جاتے ہین
مسن حورین جوان ہم بوڑھے غمزے کسکو دکھاتے ہین

یہ اُس محفل طرب کا ذکر ہے جسمین ہر معشوقہ زہرہ تمثال رشک حور دور از قصور ہے۔ ؎

این چہ بزم ست کہ لب بر لب جام ست اینجا
بادہ خورشید و قدح ماہ تمام ست اینجا

نواب عفت آرا بیگم کے صاحبزادۂ بلند اقبال و خجستہ خصال کی موچھون کے کونڈون کی تقریب کی دھوم دھام اور زرق و برق احتشام یادگار زمانہ بلکہ بجائے خود ایک دلچسپ و دلربا فسانہ ہے انکی مہری منتی سات سہاگنون بیبی زنون کو جا کے ایک ایک لونگ دے کے کہ آئی کہ جمعرات کے دن بیگم صاحب کے ہان صحنک ہے۔ آپ نور کے تڑکے گجر دم تشریف لائیے گا بیگم صاحب نے تاکید کر دی ہے۔ ضرور ضرور آئیے گا۔ ادھر سنار کو حکم دیا گیا کہ چاندی کی سات ترکاریان تیار کرے ایک سونے کی پیالی بنوائی گئی سات صحنکین تیار کرائی گئین جنمین سچے موتی اور چُنیان تھین کریب کے سرخ سات دوپٹے منگوائے جنمین سچا ٹھپا لگا ہوا تھا۔ چوڑیون کے سات سچے جوڑے آئے۔

جمعرات پیرون کی کرامات کے دن اُدھر صبح کا سپیدہ ظلمت نشان نمودار ہوا اُدھر خاص پز نے آنکر بہ طہارت تمام و احتیاط مالا کلام اچھوتے پانی سے زردہ پکایا لگن اور دیگ کو غلاف دیکر علیحدہ رکھدیا۔ ہاتھ کی بٹی ہوئی سویان پکین بیگم صاحب کی بڑی تاکید تھی کہ ڈھیکلی کی سویان نہون۔ اسپر نیاز نہین دیجاتی۔ خاص پز نے دیگین مجلسرا مین بھیجین اور سات کورے طباق آئے ایک کمرے مین اسی غرض سے فرش بچھا تھا۔ اُس فرش پر نیا دسترخوان بچھایا گیا۔ مہری نے طباق اور دیگین رکھدین سہاگنون نے صحنک کے طباق نکالنے شروع کیے بیگم صاحب

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

نے بشیخند متون کو حکم دیا کہ ساتون ڈوپٹے لے آؤ ساتون تھین مغلانی کو حکم دیا کہ چاندی کی ترکاری کو حوض مین غوطہ دے کر پاک کرے -

چوڑی والی نے کہ بڑی سجیلی نکیلی - بانکی اور شیرین ادا کم سن عورت تھی سات سچے جوڑے چوڑیون کے نکالے مچھلی اور گوکھرو کے بند تھے - اور بانم تک کی کرلی اس لاؤبالی اور جوانی کے نشے مین متوالی چوڑی والی کے ہاتھون مین جو کالی کالی چوڑیان تھین وہ خود بڑا جوبن دکھاتی اور دل کو لبھاتی تھین یہ پری جسم برق دم چوڑی والی نمک سے بھری مین طاق اور اسوقت اس شعر کے مضمون کی مصداق تھی

۵
سیہ چوڑی بدست آن زنگارے
بشاخ صندلی پیچیدہ مارے

خیر - ساتون طباق پر چوڑی کے جوڑے رکھے گئے اور ایک چاندی کی رکابی مین آٹا منگوایا گیا اور اسمین چاندی کی چومک رکھی گئی اور گھی ڈالا گیا - اور ناڑے کی چار بتیان ڈالی گئین اور سہاگ کے عطر کی شیشی رکھی گئی بیگم صاحب نے سیل کا کونڈا منگوایا اور اسمین سے سویان نکالین - اور کونڈے کو بالائی سے بالکل ڈھک دیا اور اسپر قند کا بورا چھڑکا -

صندل کی ٹکیان سونے کی پیالی مین بھیگی ہوئی تھین عفت آرا بیگم نے صندوقچے سے ایک اشرفی نکالی اور پیالی مین ڈالی - اور پانچ اشرفیان چومک مین چراغی کی تھین

بیگم صاحب ست بستہ علیحدہ کھڑی ہوئین سہاگنون نے تھین پہنین اور سرخ کریب کے دوپٹے اوڑھے بیگم صاحب نے نیک نن سے کہا کہ آپ اسپر نیاز دیجیے - جب نیاز ہو چکی تو بیگم صاحب نے کہا بسم اللہ سب نے اپنی اپنی صحنک سے زردہ کھایا اور اپنی اصطلاح کے موافق صحنک کو جھٹلا - اسکے بعد مولوی صاحب بلوائے گئے کہ سیل کے کونڈے پر نیاز دین مولوی صاحب نیاز دی اور پانچ اشرفیان جو بیگم صاحب نے اسپر رکھی تھین وہ مکیر جامے مین پھولے نہ سمائے - پانچون گھی مین - چھڑی اور دو دو مولوی صاحب کے لیے چین لکھتا ہے -

جب سیل کے کونڈے پر مولوی صاحب نیاز دیچکے تو لڑکے کی سگی بہنون اور چچازاد بہنون نے لڑکے کی مونچھون پر صندل لگانے کا قصد کیا مگر نیگ کے بارے مین تکرار کی - بیگم صاحب نے مغلانیون کو حکم دیا کہ کشتیان لگائین ان کشتیون مین بھاری بھاری جوڑے تھے اور سچی چوڑیان اور تھین جب نیگ کی تکرار کی گئی تو بیگم صاحب نے پچیس اشرفیان اور بڑھادین اور کہا بیٹی جلدی لگادو - کوئی چھینک چھانگ نہ دے بہنون نے کٹوری مین منقش کی مونچھین رکھین اور اشرفی مین صندل بھر کر کٹوری مین سے لڑکے کی مونچھون پر لگایا - مان نے سہرا ہٹا کر بلائین لین - اسیطرح پھپھی اور خالہ نے بھی بلائین لین اور سب نے روپیہ پچھاور تار کر میراثنی اور ڈھوبن اور کبڑٹن کو دیے -

مہری باہر دوڑ کر چوبدار کو حکم دے آئی کہ نوبت بجاؤ معاً بادھاری بجنے لگی جھنکے ٹکور سے سامعین کا دل عشرت منزل بنگیا اور روح فرط شادی و وفور طرب سے وجد کرنے لگی - ادھر چوبدارون اور چپراسیون نے متی مہری سے کہا ہماری طرف سے سرکار مین مبارکباد کہدو ہم اسی دن کے منتظر تھے آج خاطر خواہ انعام پائین - خوشی خوشی گھر جائین -

مہری نے آن کر دست بستہ عرض کی سرکار عملے نے مبارکباد کہی ہے - اور کہتے ہین اسی دن کے منتظر تھے بیگم صاحب نے حکم دیا کہ عملے کو پانچ اشرفیان دلوا دی جائین -

اب سنیے کہ کسی ضرورت سے عفت آرا بیگم نے نواب محمد عسکری کو اندر بلوایا تو نواب صاحب اس چوڑی والی کو دیکھ کر لوٹ گئے سے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ہوش جاتا رہا نگاہ کے ساتھ
صبر رخصت ہوا آہ کے ساتھ

باتین تو عفت آرا بیگم سے کرتے ہین مگر نظر اُسی قتالہ کی طرف ہی۔ بیگم صاحب بھی انکی چتونون اور بیقراری اور وحشت کی گفتگو سے سمجھ گیئین۔ ع

رخ میری طرف نظر کہین اور

عسکری۔ (ع) یہ چوڑی والی تو نئی دیکھنے مین آئی۔
عفت آرا بیگم۔ (عفت) مین کیا پوچھتی ہون تم کیا جواب دیتے ہو۔
ع۔ اچھا غور کرکے اسکا جواب دونگا کل تک۔
عفت۔ چوڑی والی سے اور اِس بحث سے کیا سروکار ہی مین کیا کہہ رہی ہون اور تم اُسکے جواب مین اس چوڑی والی کا شجرہ دریافت کرتے ہو۔
ع۔ جی نہین۔ اسکو پہلے کبھی دیکھا نہ تھا۔
عفت۔ یہ تو کوئی پانچ چھ مہینے سے آتی ہی۔
ع۔ بے سمجھے بوجھے ایسی عورتون کا گھر مین بلانا ٹھیک نہین ہی۔ ہماری تو صلاح نہین ہی۔
عفت۔ اے یہ تو محلے کی چھوکری ہی۔ سامنے ہی تو رہتی ہی جانی بوجھی ہی۔
ع۔ ہان تو خیر مضائقہ ندارد۔ اسکا خیال ضرور رکھنا چاہیے اگر جانی بوجھی ہی تو خیر۔
عفت۔ ہمارے یہان بھی اسکا بڑا خیال رہتا ہی۔
ع۔ کیون نہ رہے ضرور خیال رہنا چاہیے۔
عفت۔ لے اب تم جاؤ مگر میری بات یاد رکھنا۔
ع۔ ذرا سا ٹھنڈا پانی پیونگا۔

نواب صاحب کو پیاس تو خیر صلاح ہی تھی شربت دیدار کے البتہ پیاسے تھے چاہتے تھے کہ کسی بہانے سے ذرا اور موقع گھورنے کا ملے بیگم صاحب نے ایک پیش خدمت کو حکم دیا کہ آب خاصہ لاؤ چاندی کے کٹورے مین ڈھکے ڈھکے پانی آیا۔ نواب صاحب نے پی کر کہا افوہ اسقدر ٹھنڈا ہی کہ دانت بجنے لگے گلوری کھا کر باہر چلے مگر قدم نہین اُٹھتا۔ جی چاہتا ہی کہ اس چوڑی والی کے صدقے ہو جائین۔ قربان ہو جائین۔ اپنے کو نثار کر دین دروازے کے پاس پہونچکر پھر کے ایک نظر بھر دیکھا! اس عرصے مین چوڑی والی کہ بلا کی ذی رسان اور شوخ طبع تھی تاڑ گئی کہ نواب صاحب زنجھے ہوے ہین آگیا دل۔ جبتک نواب صاحب عفت آرا بیگم سے باتین کرتے رہے اور اُس مہوش کو گھورتے تھے اُسنے سو ہی کروٹین بدلی ہونگی کبھی ڈوپٹے کے آنچل کو ہٹا دیا کبھی گوری گوری گردن دکھائی کبھی مسکرانے لگی کبھی کھلکھلا کر شوخی کے ساتھ ہنس دی۔ الغرض ہر ادا نے انکی رگ جان پر نشتر کا کام کیا۔ ع

ناز گو اُنکے ہین سب زندہ ہی کرنیوالے
ڈھونڈھ لیتے ہین بہانہ کوئی مرنیوالے

باہر آئے تو آہ سرد بھر کر عفت آرا بیگم کے شوہر یعنی اپنے ہم زلف نواب رونق جنگ کے کان مین کہا بھائی صاحب آج تو بندہ قتل ہو گیا زندہ۔ واللہ وہ صورت دیکھی ہی کہ پرستان کی پری کی کیا اصل و حقیقت ہی سبحان اللہ خدا گواہ ہی سانچے کا ڈھلا ہوا سراپا ہی۔ ہاے کیا صورت ہی۔ رونق جنگ نے جواب دیا کہ تم واللہ بڑے نالائق آدمی ہو بہو بیٹیون کو تکتے ہو۔ کہا بھائی صاحب وہ بہو بیٹی نہین ہی مین آپکے ہان کی چوڑی والی کا ذکر کرتا ہون۔ رونق جنگ ہنسکر بولے یہ کہیے تو آپ اُس چھوکری پر لٹو ہو گئے قیامت کی صورت ہی۔ واللہ اور ابھی۔ ع

برس پندرہ یا کہ سولہ کا سن

اسپر بہتون کا دانت ہی حضور کو بھی اسکی نگاہ ناز نے گھائل کر دیا۔

نگارین دخترے بر داز سرش ہوش
چہ دختر با قیامت دوش بردوش

عسکری۔ کیا شعر پڑھا ہی واللہ عمر بھر یاد رہیگا

رونق۔ اس شعر دلکش کو ورد زبان کرلو صاحب

ع۔ واللہ اسی قابل ہی بس ورد کر لیا بھائی۔

رونق۔ اور شوخی کا تو اس چھوکری پر خاتمہ ہی۔

ع۔ مین کوئی پانچ منٹ سے زیادہ نہین بیٹھا ہونگا۔ مگر اس عرصۂ قلیل مین اُسنے ہزارون کروٹین بدلین۔

رونق۔ کہا نا مین نے کہ شوخی کا اس چھوکری پر خاتمہ ہی ۵

ای کہ در شوخی نداری ہمسرے
می نمائی ہر دمے از منظرے

ع۔ بھئی یہ شعر بھی ورد زبان کرونگا۔

رونق۔ از برائے خدا یہ شعر ایسے موقع پر استعمال کرنا۔ یہ ایک بزرگ کا کلام ہی۔ جناب محامد انتساب زبدۂ کاملین مولانا بالعلم والفضل اولنا محمد ابو الحسن صاحب المتخلص بہ حسن تحصیلدار پنشن خوار کا کلام ہی۔ یہ بڑے مقدس بزرگ ہین انکا کلام اور چوڑی والی کی چھوکری کی شان مین۔

ع۔ بجا ارشاد ہوا۔ شاعر کا شعر مال وقف ہی۔ ہمکو اختیار ہی کہ اپنے معشوق کی شان مین استعمال کرین عام اس سے کہ چوڑی والی ہو یا بھٹیاری یا بادشاہزادی۔ جناب مولانا کے تقدس کے خلاف اسمین کون بات ہی۔ ہم انہی چوڑی والی کی شان مین ضرور بالضرور پڑھا کرینگے۔

ای کہ در شوخی نداری ہمسرے
می نمائی ہر دمے از منظرے

رونق۔ اپنی چوڑی والی کی ایک کہی جان نہ پہچان خالہ جی سلام۔ مان نہ مان مین تیرا مہمان۔ آج ہی دیکھی اور آج ہی اپنی چوڑی والی بن بیٹھی۔ کیا زبردستی ہی۔

ع۔ ہم تو اُسکو اپنی چوڑی والی ہی کہینگے۔

رونق۔ اچھا صاحب مبارک ہو ہمنے استعفا دیا۔

ع۔ آپ کی بھی نظر پڑتی تھی۔ اہاہا۔ یہ کہیے۔

رونق۔ یعنے مجھے آپ کوئی جانور یا ہشو سمجھے ہوے ہین اچھی شی پر سب کی نظر پڑتی ہی۔ مجھپر اور آپ پر کیا فرض ہی۔

ع۔ اب مین اس فکر مین ہون کہ ہتھے کیونکر لگے۔

رونق۔ بھئی روپیہ عجب شی ہی واللہ۔ ۵

ای زر تو خدا نۂ ولیکن بخدا
ستار عیوب وقاضی الحاجاتے

یہ روپیہ عجب شی ہی۔ ۶

زر بر سر فولاد نہی نرم شود

روپیہ خرچ شام کو موجود ہی اور ان نیچ قومون کا ملنا کون دشوار ہی اور پھر وہ جو باہر نکلتی ہین۔

چوڑی والی جو محلہ سے نکلی تو تیلی کمر کو سیکڑون بل دیتی ہوئی ڈیوڑھی مین رک کر دوپٹے کو سینے کے پاس کھینچ لیا تھا ایک تو قدرتی جوبن اسپر بناوٹ نے اور بھی حاشیہ چڑھایا۔ محمد عسکری نے جو دیکھا تو اور بھی لوٹ ہو گئے اور اپنے ایک دوست آغا محمد اطہر کو ساتھ لیکر اس ماہ سیما خورشید لقا کے پیچھے پیچھے چلنے لگے۔ اور یہ شعر بار بار پڑھتے جاتے تھے

ای کہ در شوخی نداری ہمسرے
می نمائی ہر دمے از منظرے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

آغا محمد اطہر نے انسے دریافت کیا کہ آخر چلتے کہان ہو
عسکری - یار یہ جو چوڑی والی جارہی ہے - واللہ
قتالۂ عالم ہے اور مین اسپر فریفتہ ہو گیا ہون -
آغا - بھلا چوڑی والی کے پیچھے پیچھے گھومنا کونسی وضعداری
کی بات ہے - آپ تو مین ٹپکل بندہ واپس جاتا ہے -
ع - اچھا تم ذرا صورت تو دیکھ لو یار
آغا - تو پھر ذرا قدم بڑھا کے چلنا چاہیے -
راوی - آغا محمد اطہر نے جو صورت دیکھی تو قریب تھا
کہ غش آجائے - ابتک تو وضع اور خلاف وضع کی گفتگو
تھی اب دل ہاتھ سے ایسا جاتا رہا کہ کھڑے ہوکر اس
شوخ سے سر بازار باتین کرنے لگے اور کچھ پاس شرافت نرہا
آغا - بی چوڑی والی ذری دو باتین کر لو -
چوڑی والی - (ٹھہر کر) مجھ سے کچھ فرمایا ہے -
آغا - بھلا ہمارے ہاتھ کی بھی چوڑیان ہین -
چوڑی والی - جی ہان ہین - مگر میرے پاس نہین ہین
آغا - پھر کسکے پاس ہین پتا ہی بتا دو -
چوڑی والی - حضور پولیس کے تلنگون کے پاس
راوی - اسپر آغا محمد اطہر بہت ہی شرمائے اور
نواب صاحب مسکرائے کہا بھئی تمھاری سزا اچھی تجویز
ہو بہو بیٹیون کو سر بازار چھیڑو گے تو خواہ مخواہ قید ہو جاؤ گے
ہاتھون مین ہتکڑی پڑے ہی گی -
آغا - ہمارا اس وقت بے اختیار جی چاہتا ہے
کہ تمھارے ہونٹ چوس لین - مگر ڈرتے ہین کہ تم جامے
سے باہر نہ ہو جاؤ -
چوڑی والی - اوئی - الگ رہو تم ابھی معلوم ہوتے
ہو جبھی مٹھاس کے کیڑے بنے ہوے ہو -
آغا - تو آپکے گال شیرین بھی ہین -

چوڑی والی - گال! اگالون کا ذکر تھا یا ہونٹھون کا -
(قہقہہ لگاکر) آدمی ہین حواس ہی حواس تو ہین در ہی گیا
آغا - ہان ہان - وہی ہونٹھ زبان پھسل گئی -
ع - خدا کی قسم کسقدر حاضر جواب ہین -
آغا - اَیّن! ارے میان یہ عورت ہین!! - واللہ!!! -
ع - اور آپ کو کیا دھوکا ہوا کہ مرد ہین یہ -
آغا - مین انکو مرد سمجھا ہوا تھا - اب آنکھین بدلوانی پڑین
کل ہی بدلونگا - بڑی غلطی ہوئی -
چوڑی والی - کسی ٹھٹھیرے کو دیدو - بدل لائیگا -
آغا - ہمارے یہ دوست تمپر جان دیتے ہین -
چوڑی والی - مجھپر تو آدھا شہر مرتا ہے پھر کسی کے جان
دینے سے کیا ہوتا ہے - کیا ہمارے میان ہین موجود ہین
آغا - کیا کئی میان ہین یہ حال اب معلوم ہوا -
چوڑی والی - تو حضور مین آداب عرض کرتی ہون -
ع - یہ بتاؤ کہ اب ملوگی کہان - جان جاتی ہے خدا گواہ
ہے کہ تمنے قتل کر ڈالا -
چوڑی والی - ہم جلا لینگے گھبرائیے نہین مین قتالہ تو
ضرور ہون مگر میرے پاس مُردے کے زندہ کرنے کی
دوا بھی ہے -
ع - اہا ہا - کیا بات کہی ہے - جلا لیا - واللہ -
چوڑی والی - لیجئے آپ جائیے اور مجھے ڈنڈی (لٹنی) بھیجین
ع - تو ملوگی کہان یہ تو تشفی دیدے جاؤ -
چوڑی والی - مسکرا کر - یہ عجلت - گھبرائیے نہین مین
بندوبست کر لونگی -
محمد عسکری اور آغا محمد اطہر صاحب واپس
آئے مگر دونون بیجان مثل ماہی بے آب طپان
دونون والہ وشیفتہ - مجنون و فریفتہ دونون تیر ابرو

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اور تیغ نظر کے گھائل اور واقعی ایسی ہی صورت تھی۔ گویا صانع قدرت نے خود بنائی تھی۔ اور یہ جو اس صنم مشتری خصال نے کہا تھا کہ آدھا شہر مجھپر مرتا ہی اسمین ذرا مبالغہ نہ تھا جس شخص نے ایک دفعہ بھی دیکھ لیا لٹو ہوگیا۔ پری سے چابکتر اور برگ گل سے نازک تر۔ ع

تو از پری چابک تری وز برگ گل نازک تری

اسی کی شان مین کہا گیا تھا۔ نواب صاحب اور رونق جنگ کی چار آنکھین جو ہوئین تو وہ مسکرانے لگے اور بیساختہ انکی زبان پر یہ شعر جاری ہوا۔ ؎

ای کہ در شوخی نداری ہمسرے
می نمائی ہر دمے از منظرے

آغا محمد اطہر نے کہ خود ہدف تیر ادا ہوچکے تھے نواب رونق جنگ کے قریب جاکر آہستہ سے کہا۔ یار خدا گواہ ہی تمھاری چوڑی والی کی سی صورت اور ایسا حسن خداداد واللہ آجتک نہین دیکھا ہائے کیا بھوین ہین اور کیا آنکھین ہین اور نزاکت کی تو واللہ قسم کھانی چاہیئے بس اس سے زیادہ نزاکت خدا کا نام ہی۔ پھولون کی پنکھڑی کی کیا اصل حقیقت ہی۔ اور طرار اور شوخ اس درجہ کہ الامان۔

رونق جنگ نے کہا اسکی شوخی کا حال کوئی مجھ سے پوچھے یہ اس قابل نہ تھی کہ منہار کے ہان پیدا ہوتی اسکے میان کو کسی نے دیکھا ہی ہمنے دیکھا ہی سیہ فام بدقطع آدمی ہی ابھی لونڈا ہی سا ہی سترہ اٹھارہ برس کا لونڈا ہی بس یہ پری تو اس قابل تھی کہ کسی خوبصورت آدمی کی بیوی ہو۔ مگر نڈر اور یہ اسکو ڈپٹ لیتی ہی۔ اسکی تو کوئی حقیقت ہی نہین سمجھتی۔ ادھر اسنے بات کی اور اسنے ڈپٹ لیا اور وہ بھیگی بلی کیطرح دبک رہا۔ مگر یہ تو بتاؤ کہ آغا صاحب کا اسپر دل آیا ہے یا محمد عسکری کا یا دونون لٹو ہوگئے آغا محمد اطہر بولے بھئی سنو

اسمین کوئی شک نہین کہ اگر اس عورت کے پیچھے میرا دو تین ہزار روپیہ صرف ہوجاے تو بلا سے کچھ مضائقہ نہین مگر چونکہ ہمارے بھائی کا دل آیا ہی۔ لہذا اب ہمکو سمجھ بوجھ کے کارروائی کرنی چاہیے وہ کیا صرف دو ایک بار اسکے مکان کی طرف سے جاکر پلٹا گرینگے بس محمد عسکری مسکرا دیے۔ کہا بھئی نکہرامی کی سند نہین یہ پری ہین نے تمکو دکھائی ہی۔ نہ کہو گے۔ اور اب اسکو تم ہمارا مال سمجھو آغا محمد اطہر نے مسکراکر جوابدیا۔ آپکا مال سمجھین اچھا۔ اور تم دوست ہو تو تمھارا مال دوستون کا مال ہے محمد عسکری نے کہا گھنٹا بیگ کی گڑھیا مین جاکے منہ دھو آؤ پہلے۔ دو چار روز کے بعد پھر اگر کوئی شخص اس منہارن کو دیکھ سکے تو جبہی کہنا۔ یہ میرے محل مین ہوگی کیا۔ اور کیونکر۔ اور کیسے۔ اور کس تدبیر سے۔ اور کیون اسکا ایک کا جواب ہم نہ دینگے۔ آپ اور محمد اطہر یہ دو آدمی مہینے مین دو ایک بار دیکھنے پائینگے۔ سو وہ بھی میرے ہمراہ۔ بس۔

ادھر محلسرا مین ڈومنیون کا ناچ شروع ہوا۔ ادھر مہری نے آنکر عرض کیا حضور سات ڈولیان حاضر ہین۔ بی بی زبون نے نئین پشکھو کے نئے رومالون مین صحنکین باندھین اور چوڑی کے جوڑے وغیرہ سامان لیکر بیگم صاحب سے رخصت ہوئین اور کہا اللہ کرے اس بچے کی دلہن آئے اور ہم پھر صحنک کھانے آئین۔ حضور پوتا کھلائین۔ حق تعالے انکو پروان چڑھائے حضور کی مانگ کوکھ ٹھنڈی رکھے اسکے بعد ڈولیان لگائی گئین اور وہ سب رخصت ہوئین

شاہد نستر ن بناگوش
یعنی
دلبر چوڑی فروش

عشق در آمد ز در و گفت سلام علیک	عقل برون شد ز سر گفت سلام علیک

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

شاہد لستر ین بناگوش یعنی دلبر جوڑی فروش نے تھوڑی ہی دیر مین پھر مثل طاؤس طناز با صد ہزار عشوہ و ناز نواب رونق جنگ بہادر کی مجلس اپنے دلکشا کو رشک گلزار فرخار بنایا۔ نواب ہلال رکاب محمد عسکری صاحب کہ دام طرۂ تابدار و مشکبار کے اسیر اور تیر نگاہ کے گھائل تھے اس رشک پری کی دلبری دیکھکر اور بھی خود رفتہ ہوگئے اور اس مرتبہ وہ معشوقہ عاشق کش ستمگر اس درجہ بناؤ چناؤ کرکے آئی تھی کہ رضوان اگر دیکھ پاتا تو حور و غلمان دونون کو اسیر نچھاور کر دیتا ؎

مشک باز لعف او جگر خواری
گل و ریحان ز باغ او خاری
قد برافراختہ چو سرو بباغ
روے افروختہ چو شمع و چراغ
خواب نرگس خمار دیدۂ او
ناز نسرین درم خریدۂ او

رونق جنگ نے کہا بھئی واللہ یہ معلوم ہوا کہ ایک بجلی چمک کر نظر سے اوجھل ہوگئی۔ لونگی اور غائب۔ اگر مشہور ہے خلخ و نوشاد اس پریزاد کو دیکھ لین تو پانو پانی دھو دھو کے پیئین عورت ہی یا چھلاوا۔ اتنے مین ایک شخص صاحب قرات کے ساتھ فرمانے لگے کہ حضرات اس کوچۂ عشق کی ٹھوکرون سے کلیجہ ہلنے لگتا تھا۔ خرد دقیقہ سنج و عقل سلیم اسکی ہدایت نہ کریگی عشق اول تو مقدمہ دفتر خواری ہی اور یہ ایک زن بازاری ہی۔ یہ کیا شی ہی جس سے آپکی آنکھ لڑی ہی۔ دنیا مین ایک سے ایک بڑھکر پڑی ہی۔ رونق جنگ نے جھلاکر کہا واہ کیا حور زن فلاں لونگی بانی ہی۔ اٹلی کی جڑ سے نکلا پتنگ۔ یوسو متوی چھلکت نکر آغا محمد اطہر اور محمد عسکری نے بھی بوڑھے شیخ جی کو بنانا شروع کیا کہ اخاہ بابا آدم کے ہمعصر بھی یہان تشریف رکھتے ہین۔ میان رندون سے نہ الجھا کرو ؎

شیخی اپنی نکر اے شیخ کہ زندان جہان
انگلیون پر تجھے چاہین تو نچا سکتے ہین

شیخ جی نے کہا یہ نوجوانی کا جوش ہی۔ مگر مین آپکا دلی غمخوار ہون۔ مین جب صلاح دونگا نیک اور عمدہ اور ہمیشہ غمخواری ہی کرونگا۔ محمد عسکری نے کہا ؎

گرچہ ہین مونس و غمخوار زمانہ دو مین سبھی
پر مری طبع کو کیا طرز پہ لاسکتے ہین
چارہ ساز اپنے تو مصروف بدل ہین لیکن
کوئی تقدیر کے لکھے کو مٹا سکتے ہین

اتنے مین وہ البیلی نکیلی جوڑی والی اندر سے اسطرح نکلی جیسے چاند گہن سے یا بوے گل چمن سے ایک قہر آلود نظر سے نواب صاحب کو دیکھا اور مسکرادی۔ ایک ادا سے قتل کر ڈالا اور دوسری ادا سے معاً زندہ کر دیا۔ نواب صاحب نے یہ شعر پڑھا۔

تو از پری چابک تری و ز برگ گل نازک تری
بسیار خوبان دیدہ ام الا تو چیزے دیگری

ایک مسخرہ بھی بیٹھا ہوا تھا اسنے کہا پیر و مرشد خیر سے دونون مصرعے کتنے ٹھیک حضور نے پڑھ دیئے لیکن اگر جان بخشی ہو تو غلام بھی کچھ عرض کرے۔ (الا تو چیزے دیگری) کے عوض اگر آتا تو چیزے دیگری کہیے تو کیسا ہی۔ اس لطیفے پر وہ قہقہہ پڑا کہ مکان بھر گونج گیا بڑی دیر تک حاضرین جلسہ لوٹن کبوتر بنے ہوے تھے۔ رونق جنگ نے مسخرے کی پیٹھ ٹھونکی اور محمد عسکری نے کہا بھئی نواب ہٹ دھرمی سے ہماری طبیعت نفور ہی مگر اسوقت اس شخص نے انعام کا کام کیا ہی۔ آپ کے استاد بھی ایسی اصلاح نہ دیتے۔ مسخرے نے کہا قربان جاؤن حضور یہ اصلاح نہین ہی غلام کو شعر و سخن سے کیا سروکار۔ میرے ہان تو کوئی پڑھا لکھا آجتک پیدا ہی نہین ہوا۔ سب لٹھ بلکہ گنوار کے لٹھ

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

جناب والد آنجہانی جاہل مطلق دادا جان اجہل جہالت میں والد مرحوم کے بھی باپ۔ اُنکے آبا بات تحچے کرتے بچّے جانتا پہلے رسید کرتے تھے اسقدر جہل بڑھا ہوا تھا اور غلام کے مورث اعلیٰ کا قول تھا کہ ادھر انسان نے الف بے شروع کی اور اُدھر بے ایمان ہو گیا۔ مگر نماز کبھی قضا نہیں ہونے پائی کیا مجال۔ حکم تھا کہ اگر ہم صبح کو سو جائیں تو پلنگ اُلٹ دو۔ نماز نہ قضا ہونے پائے۔ جی۔

خاندان بھر میں ہمارے چچا صاحب البتہ ایک نالائق ناخلف پیدا ہوئے۔ پوچھیے کیوں۔ یوں کہ انھوں نے الف بے بھی پڑھی۔ اور اپنا نام بھی لکھ لیتے ہیں تو اُنکو اسپر بڑا ناز ہے۔ مگر وہ ننگ خاندان پیدا ہوئے۔ یہ پڑھا لکھا ہونا بھلا کونسی شرافت ہے وہ شریف کیا جو پڑھا لکھا ہو۔

حضور ہمارے دادا صاحب کا شعر ہے۔ کیا کہا ہے خداوند قلم توڑ دیے ہیں۔ خاقانی پھڑک گیا تھا۔

پڑھو گے لکھو گے تو ہو گے خراب
جو کھیلو گے کودو گے ہو گے نواب

تصوف میں ایسا شعر کوئی کہدے تو ٹانگ کی راہ نکل جاؤں اور حضور جناب دادی صاحبہ کھانا ایسا تصنیف کرتی تھیں کہ اگر حضور کھاتے تو انگلیاں چاٹتے۔ اور ایک نئی قسم کا پلاؤ تصنیف کرتی تھیں۔ رات بھر میں وہ پلاؤ پکتا تھا۔ صبح کو وہ خانہ ساز پلاؤ اپنا تصنیف کیا ہوا اور اپنے ہاتھ کا پکایا ہوا سب کو کھلاتی تھیں مسخرہ پن میں یہ مسخرہ بہت بڑھا ہوا تھا۔

نواب رونق جنگ بہادر نے کہ خود شاعر بے بدل اور نغز سخن تھے ہنسکر فرمایا کہ واقعی میں تصوف میں تو یہ شعر آپکے دادا صاحب نے بے نظیر کہا اہل تصوف بھی وجد کرینگے (مسکراکر)

مگر ہم تو آپ کے دادا صاحب کو بھی آپکی دادی صاحبہ کے مقابل میں ہیچ اور گرد سمجھتے ہیں کہ وہ کھانا تصنیف کرتی تھیں اللہ اکبر۔ اس تصنیف کے صدقے۔ اور آپکو الفاظ کی تحقیق میں بھی کسقدر دخل ہے کہ پُلاؤ بضم باے ہندی کبھی نہ کہا جب کہا پَلاؤ بفتح باے ہندی کہا۔ اور کھلانے کے عوض کھَلانے بفتح کاف نے کیا مزہ دیا ہے کہ زبان ہی اسکے ذائقے خوب لوٹ رہی ہے۔

مسخرے نے ہنسکر جواب دیا سرکار نے جو فرمایا یہ سب صحیح اور بجا ہے۔ مگر۔ ع

بسیار سفر باید تا پختہ شود خامے

اول تو حضور نے فرمایا (واقعی میں) واقعی کے خود معنی ہیں (واقع میں) اب واقعی کے بعد (میں) کہنا یہ حضور کی تحقیقات ہے (واقعی میں) کے معنی ہوئے کہ واقع میں۔ میں۔ دو میں۔ حضرت غلام اس تو تو میں میں سے درگذرا۔ خیر اسکو بھی جانے دیجیے اب حضور نے یہ اعتراض جمایا کہ پلاؤ بفتح حرف اول صحیح نہیں ہے پُلاؤ بالضم صحیح ہے۔ لغت منگوا کے دیکھیے۔ بلکہ لغت کے بھی قائل نہیں تو لغتیں منگوائیے اگر پے کو پیش نکلے تو غلام کو چورنگ کیجیے اور اگر پے کو فتحہ ہو تو انعام دیجیے۔ حضور نے یہ بھی ایک اعتراض کیا کہ کھانا پکانے کے لیے کھانا تصنیف کرنا غلط محاورہ ہے۔ سلمنا۔ لیکن غلام تصنیف کے عوض تالیف کا لفظ ہرگز استعمال نہ کریگا کیونکہ جناب دادی صاحبہ قبلہ نے کبھی کسی کے کھانے کی تقلید نہیں کی لہذا لفظ تالیف انکی شان میں استعمال کرنا دلیل بخردی نہیں ہے۔ دیکھیے وہ چچا سعدی کہہ گئے ہیں ؎

کہن خرقۂ خویش پیراستن | بہ از جامۂ عاریت خواستن

جب دادی صاحب قبلہ نے کبھی کسی سے پکانے کی ترکیب پوچھی ہی نہیں۔ وہ شکر قندی پکاتی تھیں اور وہ

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

مرچ کے ساتھ کھائی جاتی تھی۔ بھلا کوئی خاص نزسلطانی تو ایسی شکر قندی تصنیف کر دے کیا مجال۔ فلہذا اونکی شان مین بجائے کھانا پکانے کے بجز لفظ تصنیف کے اور کوئی لفظ آہی نہین سکتا وہ واقعی کھانا خوب تصنیف کرتی تھین۔ اچھا۔ اعتراض کہ کھلانا (بالفتح) مین نے عرض کیا تھا اور مجھے کہنا چاہیے تھا کھلانا بالکسر (سلمنا) مگر ایک بات حضور یاد رکھین دیہاتی لاکھ پڑھ جائے عالم نہین علامہ بھی ہو جائے فاضل بلکہ افضل التفضیل کا صیغہ ہو جائے فضلا ہو جائے۔ کتنا فصیح البیان ہی غلام انصاف شرط ہی۔ خیر مگر دیہاتی پھر دیہاتی ہی۔ وہ کون دیہاتی ہی جو کھلانا نہین کہتا وہ دیہاتی ہی نہین ہی۔

حضور قصباتون مین شعرا ایسے غرا پیدا ہوے جنکو منصف مزاج اہل لکھنؤ بھی مانتے ہین۔ ایسے ایسے تھے کہ اہل شہر جواب نہین دے سکتے۔ اگرچہ دیہاتی تھے۔ مگر دیہاتی پنے کی ہٹ نہین جاتی۔

نواب رونق جنگ بہادر نے ایک دیوانجی متصدی کو حکم دیا کہ ذرا غیاث تو لاؤ۔ غیاث مین دیکھا تو واقعی پلاؤ بفتح حرف اول نکلا۔ بہت ہنسے اور کہا بھئی اس وقت تو پالا تمھارے ہی ہاتھ رہا۔ واللہ۔

گفتگو ہو ہی رہی تھی کہ ایک مرد مسن نے نواب محمد عسکری صاحب کو ایک رقعہ دیا اور کہا حضور تخلیے مین اس خط کو ملاحظہ فرمائین۔ نواب صاحب قمر رکاب نے لفافہ کھولا اور پڑھا اسمین یہ لکھا تھا۔

”پیارے نواب اگر مجھ سے ملنا ہی تو اس پیرمرد کے ساتھ چلے آؤ۔ مگر اتنا یاد رکھنا کہ مین کوئی رن بازاری نہین ہون گھر گرہست ہون تم لاکھ جتن کروگے مگر میری عفت اور عصمت مین فرق نہ آنے پائیگا۔

نواب رونق جنگ بہادر کی سالی تمھاری پیاری چوڑی والی۔

یہ خط پڑھتے ہی نواب محمد عسکری کی باچھین کھل گئین رلشیہ خطمی ہو گئے۔ چہرے پر تازگی آگئی۔

رونق جنگ تاڑ گئے کہ یہ پیام وصل ہی آغا محمد اطہر بھی سمجھ گئے کہ چوڑی والی نے پیام بھیجا ہی۔

نواب صاحب نے اُس محبت نامے کو کئی بار بوسے دیے اور بصد خوشی فرمایا۔ ؎

کہ دارد شوخ وشنگے داد بیدادے کہ من دارم
جواب از لطف سازد خانہ آبادے کہ من دارم
ز افسون نگاہ نرگس سحر آفرین انشا
مرادیوانہ می سازد پریزادے کہ من دارم

مرادیوانہ میسازد پریزادے کہ من دارم۔ ہاے۔ مرادیوانہ می سازد پریزادے کہ من دارم۔ مرادیوانہ می سازد پریزادے کہ من دارم۔

نواب صاحب نے یہ مصرعہ کوئی کم سے کم بیس پچیس بار پڑھا اور اسقدر بیقرار اور بیتاب ہوے کہ الامان والحذر پناہ بذات خدا۔

رونق جنگ کو علحدہ بلا کر کہا بھائی صاحب خدا نے چاہا تو نقش مراد کرسی نشین اور تیر دعا ہدف اجابت قرین ہوگا۔ چوڑی والی کے ہان سے خط آیا ہی۔ ذرا حضور بھی ملاحظہ فرمائین۔

رونق جنگ نے خط پڑھا تو کھلکھلا کر ہنس پڑے کہا اور سنیے ہماری سالی بنی ہین۔ خیر آپ سے ایک اور رشتہ قائم ہو گیا۔

جب کوئی آدھ گھڑی دن باقی رہا اور شام کا وقت بالکل قریب آگیا تو نواب محمد عسکری صاحب اُس پیامبر کے ہمراہ

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

چوڑی والی کے ہان تشریف لیگئے وہان داخل ہوے تو کیا دیکھتے ہین کہ ایک کمرے مین دری بچھی ہوئی اور اسپر غالیچہ ہی اور ایک پانگ دیرینہ روز پیر عجوز بیٹھی گاوریان بنا رہی ہی۔ انکو دیکھکر وہ ضعیفۂ صدسالہ اُٹھی اور انکو غالیچے پر صدر مین بٹھایا اور کہا تمھارا مزاج اچھا ہی بیٹا۔ ہماری عین خوش نصیبی ہی کہ تمسے شہزادے اور ہم غریبون کے جھوپڑے مین آئین گمرہ سے ٥

قدر و شوکت سلطان نگشت چیزے کم | ز التفات بمہانسرائے دہقانے
کلاہ گوشۂ دہقان بآفتاب رسید | کہ سایہ بر سرش انداخت چون تو سلطانے

ماما سے کہا ذری انکو بھیجدو دیکھو کون صاحب تمھاری ملاقات کے لیے آئے ہین۔ تم اچھی طرح سمجھو بیٹا۔ ہم قانع و سنجا پاس کے گھر سے لائین غریبا نہ اپنی بسر کر لیتے ہین۔ سوکھی روٹی چپڑی وہ کھائی۔ گوشت روٹی ملی تو وہ کھائی۔ توکل پر کارخانہ ہی

نواب۔ آپکے پاس اللہ کے فضل سے وہ دولت ہی کہ جواہرات اور روپے پیسے کی کیا حقیقت ہی اُسکے سامنے۔

ضعیفہ۔ تم جوہری ہو۔ اللہ تمھاری صدوسی سال کی عمر کرے کہ تم لوگون سے ہم غریبون کی قدر ہی۔ ٦

قدر گوہر شاہ داند یا بداند جوہری

تم شہزادے ہو کھرے کھوٹے کو خوب پرکھ سکتے ہو۔

ن۔ جسکے اشتیاق مین ہم آئے وہ کہان ہین۔

ض۔ گھبرائیے نہین حضور۔ آتی ہین آتی ہین۔

ن۔ آپ سے اور اُنسے کیا قرابت ہی۔ بی صاحب

ضعیفہ اس سوال پر مسکرانے لگی تو ماما نے جواب دیا حضور انکی پوتی ہین۔ اُنکی مان نے قضا کی۔ دادی ہی نے پالا پروسا۔ مان کی تو شکل بھی اچھی طرح یاد نہوگی۔ اُنکو۔

ن۔ اور اُنکے باپ کا کیا نام ہی ماما جی۔

ضعیفہ نے کہا ماما تم جاکے کھانا کھاؤ (جب ماما چلی گئی) تو نواب صاحب سے کہا مین اس چھوکری کا کل حال آپ سے بیان کیے دیتی ہون مگر از برائے خدا کسی پر ظاہر نہونے پائے مین اسکی دادی ہون یہ چھوکری اصل مین ایک رئیس کی لڑکی ہی مگر اسکی مان میری بہو تھی۔ بس اب زیادہ تشریح کی ضرورت نہین ہی میری بہو بڑی حسین اور قبول صورت عورت تھی۔ مگر بدچلن۔ آج سسرال سے آن کر اس چھوکری نے کہا کہ اماں ہم نواب رونق جنگ صاحب کے یہان چوڑیان پہنانے گئے تھے ہم انکے ہان مونچھون کا کونڈا تھا سو وہان ایک جوان جو ان سے نواب ہمکو بہت گھورتے تھے۔ ہمنے اُنسے کہا کہ ہم آپکو اپنے گھر پر بلوائینگے مین نے کہا تم بھی کتنی سیدھی بھولی بالی ہو بیٹا۔ جان نہ پہچان خالہ جی سلام ای واہ۔ مگر اب ایک رئیس سے زبان ہاری ہو تو لامحالہ بلوانا ہی پڑا ہی چہ باد اباد۔ ای ماما ذری اُنکو بھیج دو۔

چوڑی والی اٹھلاتی ہوئی چمکتی ہوئی بانکپن کے ساتھ آئی تو اسقدر بنی ٹھنی جیسے چوتھی کی دلھن یا چودھوین کا چاند مگر آنکے پٹ کے پاس کھڑی ہوگئی۔

دادی نے کہا آؤ۔ بابا۔ دیکھو شہزادے امیرزادے ہین ہمارے ملک کے شرماؤ نہین بیٹا۔

چوڑی والی بولی امی جان ہمین شرم آتی ہی۔ دادی نے کہا بلا تو خود آئین۔ اور اب شرماتی ہو۔ ایسی ہی حیا دامنگیر تھی۔ تو بلایا کیون۔ اتنے مین چوڑی والی کی بڑی بہن نے کہا امی جان ہم بھی آئین۔

محمد عسکری نے دریافت کیا کہ یہ کسکی آواز ہی ضعیفہ بولی یہ ہماری بڑی پوتی ہی۔ نازو تم بھی آؤ۔ اور انکو بھی لے آؤ۔ نازو نے چھوٹی بہن کا ہاتھ پکڑا اور کمرے مین داخل ہوئی

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

بس معلوم ہوا کہ ایک ہی مرتبہ آفتاب اور ماہتاب دونون نمودار ہوگئے۔ چوڑی والی چھوکری چھریرے بدن کی عورت نوخیز انتہا کوئی سولہ سترہ برس کا سن اور یاقوت رخسار۔ کشیدہ قامت خالی سفید ململ کا دوپٹا اوڑھے تھی کہ نور چھن چھن کے نکلتا تھا۔ نازو اسکی بڑی بہن بھی یاقوت لب۔ سیم غبغب۔ رشک پری۔ مجسم دلبری تھی۔

نواب صاحب نے اس دختر ستمگر و سیمتن سے کہا کہ ہمارے قریب آنکے بیٹھو۔ جب نازو نے کہا جاؤ جاؤ انکو تو اتنی دور سے بلوایا۔ اب اتنی خاطر بھی نکروگی۔ جاؤ اُس ناظورۂ نسرین بدن نے کہا واہ واہ تمھین نہ جانون مامک دیرینہ روز نے ڈانٹ بتائی۔ ہائین۔ بیٹا یہ بڑے عیب کی بات ہے۔ تم رئیسون اور رئیس زادون کی صحبت کے قابل نہین ہو۔ اس خفگی پر چوڑی والی کی آنکھون مین بیساختہ آنسو ڈبڈبا آئے اور رونے لگی۔

ضعیفہ۔ ایئی یہ رونے لگی۔ کیسی پلک تتنی ہے۔

نازو۔ پلک تتنی نہین یہ بڑی دھوتال ہوتی جاتی ہین۔

ماما۔ سویرے کیا کم ہڑدنگا کیا۔ مین تو کھانا پکاتی ہون اور یہ لکڑی چولھے سے نکالے لیتی ہین۔ ایک نہین مانتین۔

چوڑی والی۔ تم ہمارے بیچ مین نہ بولا کرو۔ ماما۔ امی جان ہمین اب تلک آدھی بات نہین کہتی تھین۔ یہ جب سے اس گھر مین داخل ہوئین روز لڑا دیتی ہین۔ بیچ بھیون کے یہان چھتے والے مکان مین رہی وہان دیور بھاوجون مین جوتا چلوایا۔ اسکی ایسی ہی باتین ہین موئی بھُن بیری۔

ماما۔ مین تمھارے بھلے کے لیے کہتی ہون اور۔

چوڑی والی۔ ہان ہان تم بڑی نیک پارسا ہو۔

ضعیفہ۔ اچھا اب اس وقت یہ جھگڑا بکھیڑا اٹھا رکھو

راوی۔ اب دل لگی دیکھیے کہ چوڑی والی خفا ہوکر دوسرے کمرے مین چلی گئی تو نواب صاحب کے کلیجے پر سانپ لوٹنے لگا۔ غضب ہوگیا ستم ہوگیا۔ جان نکل گئی۔

نازو سے کہا خدارا انکو کسی طرح منا کے لاؤ۔ نازو بصد ناز اٹھین اور دوسرے کمرے مین جاکر ہنسنے لگین۔ دونون بہنین ملکر خوب ہنسین اور نواب صاحب کے سنانے کے لیے نازو نے قسمین بھی دینا شروع کین۔

تھوڑی دیر مین آنکے کہا نواب صاحب وہ تو بڑی ضدی ہے اب آپ ہی تکلیف کرکے منائین تو شاید مان جائے ہملوگون کو تو وہ بھونی مونگ کے برابر بھی نہین سمجھتی ہے۔

نواب صاحب تو یہ چاہتے ہی تھے۔ باغ باغ ہوگئے کہ منھ مانگی مراد پائی۔ فوراً اٹھے۔ نازو ساتھ چلین نواب صاحب تو کمرے کے اندر داخل ہوے اور نازو دروازے پر کھڑی ہوکر ماما سے باتین کرنے لگی۔

چوڑی والی کہ اس خرانٹ ضعیفہ کی سکھائی پڑھائی تھی اور خود بھی خلقی شوخ اور آٹھون گانٹھ کمیت تھی۔ پلنگ سے اس طرح اٹھی کہ دوپٹا نہ سنبھل سکا اور گوری گوری گردن اور پورے جوبن کا نواب صاحب نے نظارہ کرلیا۔ نواب صاحب نے چاہا کہ ہاتھ پکڑکر باہر لائین۔ مگر اس شوخ چنچل نے ایک طرارہ بھرا تو وہ پہونچی۔

چوڑی والی۔ دیکھو نواب ہاتھا پائی کی سند نہین۔

نواب۔ کیا مجال مگر ذرا یہانتک تو آؤ۔

ح۔ بس بس دھینگا مشتی مالزادیون سے کرو۔

ن۔ جان جاتی ہے تمپر۔ قتل ہوگیا۔ ہاے۔

ح۔ ایسے بھڑون مین کوئی اور آتی ہونگی۔

ن۔ اچھا اس کمرے تک تو ذرا چلی چلو۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

چ - مین نہ جاؤنگی - ہرگز ہرگز نہ جاؤنگی -
ن - آخر قصور - لڑاؤ تو ما سے خفگی ہم پر - اچھا
وہان تک چلی چلو انعام دینگے قسم ہی -
چ - آپ کے انعام کے جو بھوکے ہون اُنکو انعام
دیجیے مین انعام لیکے کیا کرونگی -
ن - جو کہوگی وہ انعام دونگا سار گئے قول -
نازو - کچھ کہدو بہن - پھر ایسا وقت ہاتھ نہ آئیگا -
چ - اچھا ہمین سونے کے چھڑے بنوا دو -
ن - پرسون تک ضرور ضرور آجائینگے - اسمین فرق
نہ پڑیگا - تمھارے سر کی قسم -
چ - اب ایسا ہو کہ جھانسا دے کے چلدو چلبازی
ہم سے نہ کرنا -
نواب صاحب اب ایسے مزے مین آئے کہ پلنگ پر
بیٹھ گئے نازو بھی آنکے بیٹھی - چوڑی والی بھی
نواب صاحب کے قریب بلا تکلف بیٹھ گئی اور کہا
نواب صاحب اب یہ تو بتایئے کہ آپ مجھ سے
چاہتے کیا ہین مین اپنی عفت مین کسی طرح بٹا نہ لگاؤنگی
آبرو بڑی چیز ہی اور آپکا ہمپر دل آیا ہوا ہی - اور ہماری
شادی بھی ہو گئی ہی - پھر یہ کیونکر بنے گی -
نازو مسکرا کر بولی یہ بڑی ٹیڑھی کھیر ہی - نواب صاحب
نے کہا ہم بتا دین ٹیڑھی کھیر کچھ نہین ہی - اِنکے میان کو
بھرپور روپیہ دیدیا جائے اور اُس سے کہین کہ طلاق
دیدو چھٹی ہوئی لیس - چوڑی والی نے کہ اس کم سنی ہی
مین پختہ مغز ہو چکی تھی کہا یہ بھی نہ ہونے کا ہمارا
اُسپر دل آیا ہی - ہم اپنے میان کو پیار کرتے ہین لیکن
اگر سونے کے چھڑے بنوا دو تو -
اگر چوڑی والی نواب صاحب سے کوئی لمبی رقم مانگتی اور

اس سے زیادہ فرمایش کر بیٹھتی تو بھی ہمارے حضور دیدے نکلتے
کیونکہ اُنکو واقع مین اُس سے دلی عشق ہو گیا تھا - مگر
چوڑی والی کی اوقات کیا! اُسکو سونے کے چھڑے کیا کم
تھے - جس وقت نواب صاحب نے فرمایش منظور
کر لی دونون بہنون کی باچھین کھل گئین - نازو نے
ضعیفہ سے آنکر کہا نواب صاحب نے سونے کے
چھڑے بنوا دینے کا وعدہ کر لیا ہی -
ادھر نواب صاحب نے جو اپنی معشوقہ کو تنہا پایا تو ہاتھ
مین ہاتھ دیکر چاہا کہ اُسکے دست سیمین کو چوم لین مگر وہ ایک
چنچل ایک جھٹکا جو دیتی ہی تو ہاتھ چھٹ گیا - کہا کیون ہمارا
زور دیکھ لیا - تم بھی کیسے مردوے ہو - تم سے تو مین
چھوکری ہی اچھی -
نواب صاحب نے جواب دیا کہ تم چھوکری تو ایسی ہو کہ
مجھ ایسے کو اپنے بس اور قابو مین کر لیا اور خوب یاد رکھو
کہ مین وہ شخص ہون جو قول کے سامنے جان عزیز نہین
کرتا - جان چاہے جاتی رہے مگر قول کا خیال مرتے دم
تک رہیگا - اگر تم میری ہی ہو کر رہوگی تو واللہ ہماری
خدائی کی نعمت تمھارے لیے حاضر ہی - چوڑی والی بولی آئین!
پہونچا دیتے ہی ہاتھ پکڑ لیا - آپنے تو خوب پیٹ سے پانون
نکالے - بنیا تو تھا نہین - آپ کہتے ہین پورا تول - میرا تو نکاح
ہو گیا ہی - اور مین اپنے میان کو پیار کرتی ہون - میری آپسر
جان جاتی ہی - ہان اتنا ہو سکتا ہی کہ تم کبھی کبھی آکے ہمین دیکھ جایا
کرو - اور رونمائی دے جایا کرو بس آتا گیا تھوڑا ہی کرو -
نواب صاحب تو چاہتے ہی تھے کہ کسی طرح آمد و رفت کا دروازہ کھلے
اور اُسکو اور اُسکی ماں ضعیفہ کو کچھ چٹا دون تو پھر رفتہ رفتہ دوبارہ ہی
کہا ہم کو اس سے کیا سروکار ہی - بدنیتی نے تو ہمارے مزاج
مین دخل ہی نہین پایا - ہم تو سیدھے سادے آدمی ہین

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اتنے مین نازو آئی اور کہا حضور اب انکو سسرال جانے کو دیر ہوتی ہی اگر انکی سسرال سے کوئی شخص آگیا تو بڑا فضیحتا ہوگا اب انکو جانے دیجیے ۔

نوابصاحب بھی سوچے کہ پہلا دن ہی آج اسیقدر گفتگو کافی ہی خدا حافظ کہکر اُٹھ کھڑے ہوے تو چوڑی والی نے بڑی عیاری کے ساتھ انکے کاندھے پر ہاتھ رکھکر کہا اب کب تشریف لائیے گا نوابصاحب نے کہا جب حکم ہو ۔ کہا ہم کہلا بھیجینگے مگر ضرور آئیے گا ۔ نازو اور اُس نے انکے زینہ زینہ رو رو کے نواب صاحب رخصت ہوکر باہر تشریف لائے ۔

حضرات ناظرین ! نواب صاحب نے باوصف تیاری اور عہد و پیمان نینی تال کا سفر اِسلیے ملتوی کر دیا کہ سالی کے لڑکے کی مونچھون کا کونڈا ہی اسمین شریک ہونا ضروری امر ہی اور وہان کی محفل چھوڑ کر حضور چوڑی والی کے ہان ڈنڈ نا رہے ہین ۔ جب نواب رونق جنگ کے مکان پر آئے تو یون گفتگو ہوئی

رونق جنگ ۔ کہو آرزو دلی بر آئی ۔

آغا ۔ کامیابی کے دروازے پر پہونچگئے مگر اندر جانا نہین نصیب ہوا ۔ سچ کہتا اُستاد ۔

ن ۔ جلد بازی سے کام بگڑ جاتا ہی ۔

ر ۔ ٹھنڈا کر کے کھانا عقلمندون کا فعل ہی ۔

ن ۔ یہ بات آپ آدمی سمجھدار ہین واللہ ۔

آغا ۔ کیا کیا باتین ہوئین بھئی ہم بھی سنین ۔

ن ۔ بھئی اُسکی مان بڑی حرافہ ہی اوہو ۔

ر ۔ کچھ مطلب کی باتین بھی ہوئین یا غت ربود ۔

ن ۔ ہان ہان ۔ بے مطلب مین بھلا واپس آتا

ر ۔ مال اچھا اور کھرا ہی او بخیل ۔

ن ۔ کیسا کچھ ۔ ایک نایاب شے نظر آئی ہی ۔ ؎

ای کہ در شوخی نداری ہمسرے
می نزائی ہر دمے از منظرے

بس اِس شعر کے مفہوم کی مصداق ہی واللہ ۔

ر ۔ اب آپ کچھ دن مین تنکے چنینگے ۔

ن ۔ اسکا کچھ غم نہین ہی ۔ ع

ہر چہ باداباد ما کشتی در آب انداختیم

ر ۔ غوطے کھائیے گا غوطے ۔ شیخ کہ گئے ہین

درین ورطہ کشتی فرو شد ہزار
کہ پیدا نہ شد تختۂ بر کنار

ن ۔ یہ سب مہمل باتین ہین بھائی جان ؎

یا ہاتھ توڑے جائینگے یا کھولینگے نقاب
سلطان عشق کی یہی فتح و شکست ہی

اس گفتگو کے بعد نواب محمد عسکری صاحب نے کہا بھئی اب ہم رخصت ہوتے ہین ۔ خدا حافظ ان شاء اللہ ۔ کل ملاقات ہوگی ۔

نواب رونق جنگ بہادر کے ہان سے محمد عسکری کوئی آٹھ بجے شب کو روانہ ہوکر اپنی کوٹھی کو تشریف لائے رفقا مصاحبین اور حوالی موالی ۔ داروغہ چمن جھمن میان جبلو ارد گرد بیٹھے اور چہ میگوئیان ہونے لگین کہ تھوڑی دیر مین منشی مہراج بلی صاحب بھی آئے نوابصاحب نے کہ کشتۂ ناز تھے ایک آہ سرد کھینچی اور کہا ۔ ؎

عذاب جان بلائے جان ستان ہی
نہین عورت وہ رشک حوریان ہی

مہراج بلی اول تو گول آدمی اُس پر خبط یہ کہ ہمچومن دیگرے نیست اور پھر ان سب باتون پر طرہ یہ کہ نواب صاحب نے ایک چیستان

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

بجھوائی۔ اُنکی سمجھ مین نہ آیا۔

اتنے مین نواب صاحب نے کہ اُنکے ذہن کا بخارہ کُھلا ہوا تھا دوسرا شعر تصنیف کیا۔ ؎

سیاہی اش لبسان تیرہ ابرے
جواہر سبز رنگ چوڑیان ہر

حضرت ناظرین۔ یہ بے مثل اور بے بدل شعر ذرا غور طلب ہی اور غور طلب کیا معنی بے سمجھائے سمجھ مین نہ آئیگا۔ نواب صاحب نے ایک ایرانی کی زبانی حکیم قاآنی انجہانی کا ایک ایک قصیدہ شگرف وندرت انتما کا مطلع سُنا تھا۔ ؎

سحرگہ بامدادان تیرہ ابرے برشد از دریا
جواہر خیز و گوہر بیز و گوہر ریز و گوہر زا

اب اس سے کوئی بحث اور کوئی سروکار نہین کہ چوڑی کو جوہر بیزی سے کیا تعلق ہی۔ مگر تیرہ ابر کو کالی چوڑی سے کتنی مناسبت ہی۔ ہٹ دھرمی کی سند نہین یہ حضور ہی کا حصہ ہی اور یہ (سیاہی اش) سب سے بڑھ گیا لگے ہاتھون تیسرا شعر بھی کہدیا۔ ؎

ہو بیٹی ہی اور وہ گھر گرستن
نہ ہو زنگہ بازاریان ست

اب مہراج بلی ان مضمونون کو کیا سمجھین۔ پوچھا حضرت آخر یہ کسکی تعریفین ہو رہی ہین۔ کہین رونق جنگ کہان کسی لوری یا ڈومنی پر تو نہین عاشق ہو گئے۔ ہی کچھ ضرور ماراکمیا کسی نے۔ ؎

آگیا جی اجی یہ جی ہی تو ہی

لیکن ایسا نہو کوئی فرمایش کر بیٹھے۔ اسپر حاضرین جلسہ مُسکرائے۔

آخرکار بڑے اصرار بلیغ کے بعد نواب صاحب نے اپنے عشق خود سوز اور چوڑی والی کے جمال عالم افروز کی شیدائی و لچھن پہچان کی چوڑی والی کے غمزۂ دلستان اور ناز و ادا اور کرشمہ و عشوہ اور کم سنی اور شوخی و چابکی کا ذکر عرصے تک رہا اور سب پر ظاہر ہو گیا کہ اُنکا اسپر دل آگیا ہی۔ محمد عسکری کو حسن و جمال کی پرکھ مین ملکہ خاص حاصل تھا اور اکثر کہا کرتے تھے کہ جسطرح کوئی اچھا جوہری جواہرات کو پرکھتا ہی اسیطرح بندہ حسن کے پرکھنے مین جواب نہین رکھتا اس سبب سے حاضرین جلسہ کو یقین کامل ہو گیا کہ چوڑی والی واقعی پری چہرہ عورت ہو گی۔

مہراج۔ بھلا کیون صاحب سن و ن مین کیسی ہی۔

ن۔ تباہی دو دن میان بس یہ شعر سن لو۔ ؎

برس پندرہ یا کہ سولہ کا سن
مرادون کی راتین جوانی کے دن

مہراج۔ معشوق مین اگر شوخی نہو تو کچھ بھی نہین۔

ن۔ شوخی۔ ارے شوخی تو اُس سے خلق ہوئی ہی۔ ؎

ای کہ در شوخی نداری ہمسرے
می نمائی ہر دمے از منظرے

یہ شعر رونق جنگ بہادر نے اسکی شان مین پڑھا تھا مگر وقت اسمین یہ واقع ہو گئی کہ وہ اپنے میان کو پیار کرتی ہی اس سے ذرا ہمکو پریشانی ہو گئی۔ ورنہ کون مشکل بات تھی۔

یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ نواب چھٹن صاحب بھی آ گئے علیک سلیک کے بعد محمد عسکری نے کہا آج ایک بچہ حور نظر آیا ہی۔ بھائی خدا گواہ ہی اگر دیکھو تو بھوک پیاس بند ہو جائے۔ عالم فریب جواب نہین رکھتی ہی۔

چھٹن صاحب نے مسکرا کر کہا مین سمجھ گیا نازو کی چھوٹی بہن تو نہین ہی۔

محمد عسکری سخت متحیر ہو کر بولے کیا تمنے دیکھی ہی۔ انصاف شرط ہی سچ کہنا پری ہی یا نہین۔

چھٹن صاحب نے کہا ایسے موے سنبلین اور عذار عقیقین دیکھے نہ سنے ایک دفعہ مین نے دیکھا بھی قریب تھا کہ دل ہاتھ سے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

جا تا رہے غش آجائے - ع

نہادی ہر کجا پا چست و چالاک	دمید ے نافہ مشک از دل خاک

مہراج - بندہ نادیدہ مشتاق ہو گیا عجب مال ہے -

ممن - نازو کی بہن - نام ہی دنیا سے نرالا ہے - واللہ ایسی پری کا نام تو کچھ اور ہی رکھنا چاہیے تھا -

چھمن - پیار سے کہتے ہونگے -

ممن - اور رہتی کہان پر ہے - دکان کہان ہے -

ن - بجا - آپ کو یہ کل حال بتادین - درست -

ممن - حضور حکم دین تو اسی دم سوار کرلاؤن قسم ہے - بات ہی کیا ہے -

ن - ایسی تیسی آپ کی وہان فرشتون کے پر جلتے ہین وہ کوئی ایسی ویسی چوڑی والی نہین ہے -

ممن - حضور بے اختیار جی چاہتا ہے کہ کسی طرح دیکھ لون واللہ بہت دل بیقرار ہے -

ن - دیکھنے مین روپے صرف ہوتے ہین مشفق -

مہراج - بھئی بلواؤ اس وقت - واللہ بلوا بھیجو -

ن - بجا یہ بھی کوئی زن بازاری ہے -

مہراج - چوڑیون کے بہانے سے بلوا بھیجو بس -

ن - آپ نے کیا سہل ترکیب بتادی بس چھٹی ہوئی

چھٹن - واللہ تمنے اس وقت یاد دلادی - قتالۂ جہان ہے آفت دوران - بلائے جانستان - عاشق کش سرکش قیامت قامت اور رلیعان شباب چودہ پندرہ برس سے ہرگز زیادہ نہین ہے - اور شوخی الامان ایک منٹ کوئی اسکو بٹھا تو لے ممکن ہی نہین -

مہراج - اب مجھے کوشش کرنی پڑی کہ دیکھون تو وہ کیسا مال ہے جسکی ایسی تعریفین ہو رہی ہین

چھٹن - گر پڑوگے - واللہ بیہوش ہو جاؤگے تڑپ جاؤگے کیا دل لگی ہے - ع

شوخی کہ بہ غمزۂ کمینہ	آہوے چشمے بہر زمانے
سفتے ز یکے ہزار سینہ	کشتے بکرشمۂ جہانے

اور لطف یہ کہ گو باہر نکلتی ہے مگر سوائے رونق خبیث بہادر کے اور کسی کے یہان نہین جاتی - مین نے خود بلوانے کی کوشش کی تھی لیکن وہ نہ آئی اسکی ساس آئی - اس سسری سے ہمین کیا سروکار - اسکا آنا نہ آنا دونون یکسان تھا - بلکہ اور بلوا کے پچھتائے - بیالیس برس کی عورت اور بہ قطع کہ مین کیا عرض کرون اگر شام کو کوئی دیکھے تو ڈر جائے -

مہراج - بھئی آتنا تو بتاؤ کہ رہتی کہان ہے -

ممن - ضرور تو پھر اور بتانا باقی ہی کیا رہے بلکہ آپکے ساتھ جاکے وہانتک پہونچا نہ آئین -

مامک دیرینہ رند کے چونگے

نوابصاحب تو اس بھولی بالی چوڑی والی کے میکے سے خندان دفرحان تشریف لیگئے اور سمجھے کہ مار لیا ہے - اور وہ زمانہ قریب ہے کہ یہ ناظورۂ یاقوت لب مہ رخسار و شاہد گلعذار زیب آغوش ہوگی اور ہم شربت وصل سے شیرین کام اور فائز بمرام ہونگے - مگر یہ خبر ہی نہ تھی کہ وہان کیا ہنڈیا پک رہی ہے - اور اسکی مادر ضعیفہ کس منصوبہ مین ہے - یہ پیرزن جہاندیدہ بڑی چالاک عورت تھی - نواب صاحب کے تشریف لیجانے کے قبل اسنے نازو اور چوڑی والی کو اچھی طرح سے پٹی پڑھادی تھی کہ جب وہ آئین تو تم فلان بات پر رو کھڑا نا اور یہ محاورے اُنکے سامنے بولنا اور ناک بھون چڑھا کے یا ما سر خفا ہو کر دوسرے کمرے مین چلی جانا جبتک وہ خود منانے نہ آئین

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

تب تک تم ہرگز اس کمرے سے نہ آنا نہ آنا۔

ناظرین کو یاد ہوگا کہ ماما پر خفا ہو کر چوڑی والی تنگ کر دوسرے کمرے مین چلی گئی تھی اور نازو بھیجی گئی تھی کہ اسکو منا کے سمجھا بجھا کے لے آئے تو دونون بہنین کمرے مین ہنسنے لگی تھین جو اصحاب بالغ خرد ناولون کے مطالعے مین پختہ مغز ہو گئے ہین وہ ضرور سمجھ گئے ہونگے کہ انکی ہنسی کی کہین نہ کہین خبر نکلیگی ورنہ جب تنگ کے مان اور بہن اور ماما سے خلاف ہو کر دوسرے کمرے مین چلدی تو وہان جاکے ہنسنا چہ معنی دارد۔ الغرض یہ پہلے ہی سے سکھائی پڑھائی تھین اور اس عجوز نے سکھا دیا تھا کہ سونے کے چھڑون کا چونگا کرنا۔ نواب صاحب کے تشریف لیجانے کے بعد اُسنے پھر نازو اور اسکی چھوٹی بہن کو سبق پڑھانا شروع کیا کہ بیٹیا انکو تم سونے کی چڑیا سمجھو اور جہانتک ممکن ہو سکے اُنسے روپیہ کھسیٹو۔ یہ مردوا انپر لٹو ہو رہا ہو تم تو تاڑ گئی ہو نازو۔ مگر دیکھو بیٹا تم انسے الگ ہی الگ رہا کرو جب وہ آئے تو بیٹھین تو تھوڑی دیر کے بعد آؤ۔ دو گھڑی بیٹھو اور چلدو۔ پھر ایک جھلکی دکھلاکے چمپت ہو جیکے نہ بیٹھو۔ نہ کوئی بات ایسی کہو جس سے انکو یقین ہو جائے کہ نکاح ضرور ہوگا اور نہ کوئی ایسا لفظ کہو جس سے وہ مایوس ہو جائے کبھی ہان اور کبھی کچھ کبھی اقرار اور کبھی انکار بس یہی بہتر ہی مگر چونگون سے نہ چوکو ولایتی انار۔ انگور۔ اخروٹ چلغوزہ کشمش۔ پستہ۔ یہ فرمایش کر بیٹھو۔ چوڑیان اپنے ہاتھ دس گنے دامون پر بیچو۔ سردی کے کپڑے کی فرمایش کر دو بس اسی کا نام چونگا ہی۔ غرضکہ جہانتک ہو سکے کوشش کرو کہ انکو لوٹ لو۔ اور وہ لٹو اسقدر کا ہو گیا ہی کہ جو کہو گی وہ کر دیگا سونے کے چھڑون کا چونگا تو گیا تمنے اور اُسنے منظور کر لیا اور بھیجیگا بھی۔ اس امر مین نازو کو اپنی ماں سے اتفاق نہ تھا وہ کہتی تھی کہ یہ چھ ساتسو روپیہ کی فرمایش ہی اتنی بڑی فرمایش کا متحمل ہونا سہل بات نہین ہی۔ مگر اسکی اور ضعیفہ کی رائے تھی کہ بھیجے اور کچھ نہ بھیجے۔ اور خود بنوا کے لے آئے تو سہی۔

چوڑی والی سب باتین سُنا کی اور سوچنے لگی کہ ابکی ملاقات ہو تو لوٹ لوں ایسا کا گھر بھر لوٹ لون۔ جاتا کہان ہی۔ دل کا آنا قیامت کا آنا ہی حضرت دل کا آنا دل لگی نہین ہی۔ یہ عشق کا کوچہ ہی۔

دوسرے روز چوڑی والی کی مان نے اُسکو پھر بلایا اور چونگا کرنے کی ایسی ایسی چالین سکھانے اور بتلانے لگی کہ کبھی سُنی ہی نہ پڑین۔ کہ اتنے مین نازو کی منھ بولی بہن آگئی اور نازو اور اسکی چھوٹی بہن اور منھ بولی بہن دھوپ مین بیٹھکر باتین کرنے لگین۔

نازو۔ آج بہت دن بعد دیکھ پڑین دوگانہ۔

دوگانا۔ ہم تو ماندے تھے بہن۔ پھوڑا نکلا تھا مرتے مرتے بچی۔

نازو۔ ہمین اللہ جانتا ہی ذری بھی کسی نے خبر نہ کی۔

دوگانا۔ ہمنے کچھ سنا ہی اور معتبر آدمی سے سُنا ہی۔

نازو۔ کیا کیا۔ خیر تو ہی۔ کیا سنا ہی بہن بولو۔

دوگانا۔ ہمنے سنا ہی کہ۔ کہی والون۔ ع

آج وہ طالع سکندر ہے جسکی بوڑھیا محل کے اندر ہے

نازو۔ بوڑھیا محل کے اندر (متحیر ہو کر) کیا؟۔

دوگانا۔ کیا؟ اب ہمسے نہ بہت اُڑو۔

نازو۔ اللہ جانتا ہی جو ذری بھی ہماری سمجھ مین آیا ہو۔

دوگانہ۔ ہمین نام نہین بتایا بس اتنا کہا تھا کہ ایک چوڑی والی کی آج کل سیکڑون رئیسون کی نگاہ پڑتی ہی۔ بڑی چنچل اور ادماتی چھوکری ہی مستانی ہو رہی ہی۔

نازو۔ اوہ واہ ہی۔ پھر اس سے مطلب کیا نکلا۔

دوگانا۔ اپنی بہن سے پوچھو پوچھی یہ کیا بات ہی سچ ہی یا جھوٹھ

نازو۔ دوگانا تمھارا اڑا ہوائی دیدہ ہی۔

دوگانا۔ پتے کی کہی یا نہین کہی۔ اب لیا ہی سونے کے
چھڑے پہنو منہیار کی چھوکری کے لیے بہت ہی۔
نازو۔ ان ہی جھوٹی گپون سے تو تمھارے چہرے پر پھٹکار برستی ہی
دوگانا۔ ہمین کسی نواب کو صورت تھوڑا ہی دکھانا ہی کچھ
راوی۔ نازو انتہا سے زیادہ حیران تھی کہ اسکو کہان
سے اتنی جلد خبر ہو گئی۔ چوڑی والی ششدر۔

کاٹو تو لہو نہین بدن مین

اور دوگانا کھلکھلا کھلکھلا کر ہنستی تھی۔ نازو کی سمجھ مین
نہین آتا تھا کہ کل شام کی بات اور آج سویرے سویرے
اسقدر مشہور ہو گئی۔ اور سونے کے چھڑون کا جو ذکر آیا
تو اب کوئی شک باقی نہین رہا کہ کسی معتبر آدمی نے اس سے
جا کے کہا ہی۔ اب نازو لاکھ ٹالتی ہی کہ ہم سمجھتے ہی نہین
تم کیا بک رہی ہو۔ تمھارے حواس مین فتور دماغ مین
خلل ہو گیا ہی اپنی بیتی سنا رہی ہو۔ مگر چھپا ہوا آدمی
چھپا رہ سکتا ہی بھلا۔ دونون کی جھینپی ہوئی صورت
سے صاف برستا تھا کہ اس امر کی اصلیت ضرور ہی اسنے کہا
نازو بہن یہ ہمسے تمکو پردہ نہ رکھنا چاہیے۔
نازو نے کہا اچھا بہن ہم بھی سچ سچ بتا دین کہ اصل بات
کیا ہی اور تم بھی سچ سچ کہدو۔ مگر دیکھو جھوٹ بات ہمارے
تمھارے درمیان مین نہ آنے پائے۔ اسنے کہا آج صبح کو
ایک ترکاری والی ہماری طرف سے جاتی تھی۔ ہماری ساس
نے اسکو بلایا اور دو پیسے کے چھینڈے خریدے اسنے
ہماری ساس سے پوچھا۔ کیون بی بی کیا تم لوگون مین
لڑکیون کا نکاح نہین ہوتا۔ وہ خفا ہوئین کہ کیا بکتی
ہی ہم لوگ کیا بازاری عورتین یا مونڈھون پر بیٹھنے والیان
ہین اسنے چھوٹتے ہی کہا کہ واہ ہمنے تو ابھی کل ہی دیکھا کہ
ایک چوڑی والی کے ہان ایک نواب صاحب گئے تھے بھلا

وہان سوائے چوری بات کے اور کسواسطے گئے تھے۔
نازو۔ بہن تاڑ گئی بہن بڑی رسوائی کی بات ہی۔
دوگانا۔ کیا تمھارے محلے مین کوئی ترکاری والی رہتی ہی۔
نازو۔ ای یہ کیا پڑوس مین کبڑلے کا گھر ہی۔
دوگانا۔ وہ ہین کون۔ کوئی رئیس ہین۔
نازو۔ بہت بڑے آدمی ہین اور ابھی کچھ ایسا سن بھی زیادہ
نہین ہی اور ہنس مکھ آدمی۔
دوگانا۔ ایکی آئین تو ہمین بھی دکھا دینا۔ دور سے دیکھ لینگے ہم
نازو۔ بری کی بات بھی چھپی نہین رہتی۔
یہ کہکر نازو نے جا کر اپنی مان سے کہا کہ امی جان وہ تو لو رضا
کے آنے کی دوگانا تک کو خبر ہو گئی۔ مین جانتی ہون کہ اس نئی
کبڑن نے یہ آگ لگائی ہی۔ میرا جی چاہتا ہی آج رات کو اسکا
گھر نگوڑا پھونک دون ذری ساری چنگاری رکھ دون
بس جل بھن کے خاک ہو جائے۔ ماما نے مسکرا کر کہا اور
بی بی پڑوس مین تمھارا مکان بھی تو ہی۔ اس ماما نے دوسرے روز
نے معا پڑوس کی کبڑن کو بلوایا اور کہا ایک روپے
کے پرانے آلو ہم کو چاہیین۔ اسنے کہا تم تو کبھی
ہمسے کچھ لیتی بھی نہین ہو۔ ضعیفہ نے کہا اب ہم مکان
بیچے ڈالتے ہین۔ کلکتے سے ہمارے بہنوئی نے ہمکو
بلایا ہی۔ مکان کا پیغام بھی آگیا ہی۔ کوئی نواب ہین
انکے آدمی کل شام کو دیکھنے آئے تھے۔
کبڑن نے کہا یہ کسی نواب کے آدمی تھے۔ ای لو
مین سمجھی تھی کہ خود نواب ہی آئے ہین۔ بڑا
دھوکا ہو گیا۔
ماما۔ واہ رے تیرے دھوکے۔ اچھا دھوکا ہی۔
نازو۔ اور تم کیا سمجھتی تھین کہ نواب ہین۔
ضعیفہ۔ نواب ہون یا کوئی رئیس ہون انکے مختار کار آئے تھے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کٹنی صبح کو جس جس کے ہان گئی گھر گھر ڈھنڈھورا پیٹ
آئی تھی کہ ہمارے پڑوس کی چوڑی والی کے ہان ایک
نواب آتے ہین اور وہ دونون بہنین ہین مگر مالک ہیرنہ روز
نے وہ تدبیر سوچی کہ سبحان اللہ کلکتہ جاتی ہون اسکے
بہنوئی نے مٹیابرج سے بلوایا ہے اور مکان بیچے ڈالتی ہون
ایک نواب صاحب کے (مختار کار) آئے تھے - کٹنی کے
ذہن مین یہ بات جم گئی کہ بیشک اور بلاشبہہ نواب
یا کوئی رئیس نہین آئے تھے - تو انکے کوئی اہلکار ہی ہونگے -
جب نازو کی مُنھ بولی بہن اپنے گھر چلی گئی تو پیرزن نے
بڑے فخر کے ساتھ کہا کیون مین نے اس بات کو کس
خوبصورتی سے ٹال دیا تم لوگون کو ہم سے سیکھنا چاہیے
یہ گر سیکھنے کے قابل ہین اچھا خیر یہ تو سب ہوا اب
بتاؤ کہ ابکی جو نواب آئینگے تو کیا کہوگی جب جانین کہ ایسا
جوڑ لگاکہ کچھ دن گھر مین بیٹھ کے بافراغت کھائین چوڑی والی
کی چھوکری بولی کہ امی جان تم دیکھتی جاؤ بس کپڑے تک
اُتروا لون تو سہی - آخر لڑکی کسکی ہون اتنے مین گانے
کی آواز آئی - کوئی شخص یہ غزل گارہا تھا -

بہار مین جو ترے گیسوون کی الفت ہے
غضب کا مجکو جنون ہے بلا کی وحشت ہے

نازو نے کہا کہ یہ چھجو خان کا بیٹا ہے -
ضعیفہ - اسکے گانے کی آج شہر مین دھوم ہے - ہان وہ
بات تو رہ گئی - ماما بولی بیوی ہمکو نہ بھول جانا - ہم دعا
مانگ رہے ہین کہ جو دلی آرزو ہے اسکو خدا پورا کردے -
آمین اللہ - اب تمھین چھڑے نہ بھیجتے ہین یا نہین ضعیفہ نے
کہا دو باتون سے خالی نہین - یا تو بڑے فقرے باز جھوٹ
بولنے والے آدمی ہین یا بالکل سیدھے سادے - اور بھلے لوگون
کی یہ اوقات ہے کہ سونے کے چھڑے بہنین کوئی دوسرا ہوتا تو کہتا
اوقات سے باہر سونے کے چھڑے کیسے -

گپ شپ !!!

یہ گفتگو ہو ہی رہی تھی کہ ایک آدمی نے دروازے پر آواز دی
ماما نے پوچھا کون ہے - اسنے آہستہ سے کہا نواب صاحب نے
بھیجا ہے اور کچھ کہلا بھیجا ہے - ماما نے اوپر جا کر چوڑی والی کی
مان سے کہا اُسنے کہا بلالو - آئیے اندر آئیے ہم تو باہر کے
نکلنے والے ہین سب یہ دونون چھوکریان تو البتہ نہین نکلتی ہین
اور اگر گئین بھی تو پاس پڑوس - اور وہ بھی جانے بوجھے
لوگون مین - ایرے غیرے قسم کے یہان نہین بھیجتے - خدمتگار نے
کہا صحیح ہے بجا کہتی ہو نواب صاحب نے مجھے بھیجا ہے اور کہا ہے
کہ چھڑے بھیجے گا یا چھڑون کی قیمت ضعیفہ پھول کے کُپا ہو گئی
باچھین کھلی جاتی تھین - آدمی کی بڑی خاطرداری کی
گلوری بنا کے کھلائی - بی نازو دین کہ الاچی لیے چلی آتی
ہین - چوڑی والی کا چہرہ بشاش - ماما کی رنگت سُرخ
ہوگئی - گھر کا گھر خوش و خرم
ماما - اچھی طرح بیٹھو میان - کھل کے بیٹھو -
خدمتگار - (خ) مین بہت اچھا بیٹھا ہون -
ضعیفہ - (ض) نواب صاحب سے ہمارا بہت بہت سلام کہنا
خ - ضرور کل سے اُنکو دھن ہے اسی کی -
ض - یہ اُنکی مہربانی ہے انھون نے پرسون انکو نواب
رونق جنگ بہادر کے ہان دیکھ لیا تھا بس پھر کیا لٹو ہو گئے -
خ - نواب صاحب کے مجاز (مزاج) مین ایک بات ہے وہ بات
یہ ہے اور اسکو آپ یاد رکھین کہ وہ جو کہتے ہین وہ کرتے ہین انھون
نے چھڑے بنوانے کو کہا تھا اگر چھڑے بنوائیے تو مین چوک جاؤن
اور اگر قیمت لینی ہو تو حاضر ہے - یہ پانچ سو روپے ہین -
ض - کیا کیا ہے نواب صاحب نے جو انکا حکم ہو کیا جائے -
خ - بس یہی کہا تھا کہ جو انکی راے ہو وہ کرو -

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ض۔ اچھا ہم اپنے نواب لینگے تم روپیہ ہی دیدو۔
خ۔ لیجئے حاضر ہی۔ پانچ سو یہ گن لیجیے۔
ماما۔ بڑے رئیس آدمی ہین نواب صاحب۔
خ۔ رئیس۔ رئیس کیسے پوتڑ دن کے رئیس۔
نازو۔ ہمارا بھی سلام کہدینا۔
ض۔ اور انکے واسطے تو یہ اور ہمارے واسطے کیا لائے ہو
خ۔ جو کہدو سا ب ہم جانتے ہین تم کسی دن گھر مین جا کے
جوڑیان پنہا دو اور برابر آتی جاتی رہو۔
ض۔ جس روز کہو۔ جب لے چلو۔ چلی چلون۔
خ۔ اور نازو کو اور انکو بھی لیتی چلنا۔
ض۔ آسمین سے تم اپنا حصہ تو لے لو میان۔
خ۔ اب اسکا آپکو اختیار ہی۔
ماما۔ تم ہی تو لائے ہو۔ تم ہی کو اختیار ہی۔
نازو۔ مگر قول کے پورے ہین۔ اللہ جانتا ہی۔
ماما۔ چلم بھر لاؤن حقہ پینگے آپ۔
ض۔ نواب صاحب کو آج لے نہ آؤ۔ کو رات کو بھیس
بدل کے چپکے سے آجائین۔ آج نازو اور یہ دونون
یہان ہی رہینگی۔
خ۔ ہان! اچھا ضرور آئینگے۔
ض۔ مگر اکیلے ہی آئین بھیڑ بھڑکو نہ ساتھ لائین۔
خ۔ بس وہ اور مین اور ایک آدھ صاحب اور۔
خدمتگار اٹھنے ہی کو تھا کہ پیرزن نے روک لیا کہا
اسقدر جلد بازی۔ ابھی تو آئے ہو اور ابھی چلے جاتے ہو
بیٹھو ایک گلوری اور کھالو۔ خدمتگار نے کہا تمھارے ہان
کوئی مرد بھی ہی ضعیفہ نے کہا ہمارے بہنوئی ہین
ایک لڑکا ہی وہ حیدرآباد مین ایک وکیل کے
پاس نوکر ہی کچھ شُد بُد پڑھا لکھا بھی ہی اور یہ دو
لڑکیان ہین۔ اسکا میان ہی۔ دوسرے تیسرے آتا ہی۔
یہی سب ہماری دولت ہی۔ خدمتگار نے کہا کہ حق تعالی اس
دولت کو برقرار رکھے۔ اس سے بڑھکر اور کون دولت ہوگی
اب مین رخصت ہوتا ہون ضعیفہ نے پھر روکا انھون نے
کہا نواب صاحب میرے منتظر ہونگے۔ ضعیفہ نے پچیس روپے
دیکر کہا یہ تو لیتے جاؤ۔ خدمتگار نے پچیس چپ لیکر کہا بندگی
ہم تو تمھارا [illegible] قسمتی کے خواہان ہین جو تمکو زیادہ ملیگا
تو ہمکو بھی ملیگا اور جو تم ہی کو نہ ملیگا تو ہمکو کیا ملیگا۔ ماما نے کہا
تم ماشاءاللہ سے خود سمجھدار ہو تمکو سکھانا جیسے لقمان کو سکھانا
خ۔ نواب ہم رخصت ہوتے ہین۔
ض۔ امام ضامن کو سونپا خدا حافظ میان۔
خ۔ آج رات کو نواب صاحب کو لے کر آؤنگا۔
ض۔ بھلا آنے کو کہتے تھے۔ ایسا ہو نہ آئین۔
خ۔ آئین اور بیچ کیسے آئین۔ نہ آنا کیا معنی۔ ہان
اگر کوئی ایسا ہی ضروری کام ہو جائے تو شاید نہ آئین
ض۔ تم اپنا پیغام تو کہدو بیٹا۔
نازو۔ ای قمرن وہ جو کہتی تھین کہونا۔
قمرن۔ (قریب) یہ سردی کی فصل جاتی ہی اور نواب صاحب
نے ہمکو انار اور اناور بھی نہ بھیجے۔
خ۔ (مسکرا کر) آج ہی لو ابھی ابھی۔
ق۔ اگر ہمارے کہنے پر بھیجا تو کیا۔
خ۔ وہ تو سونا برساوینگے اس گھر پر۔
ماما۔ ہان ہان میان کیون نہین رئیس ہین۔
نازو۔ کتنی دور ہی نواب صاحب کا مکان
یہان سے۔
خ۔ تھوڑی ہی دور ہی کوئی دو پیسے ڈولی۔
نازو۔ تو پھر ایک روز ہم سب کو لے چلنا۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

قمرن - (ہنسکر) موٹے دو پیسے ڈولی کہ ڈبل -

خ - نہین مدوسا ہی - موٹے دو پیسے ڈولی -

خدمتگار پچیس روپے لیکر خوش خوش رخصت ہوا

نواب صاحب چشم درراہ انتظار تھے ہر گھڑی خدمتگارون سے دریافت کرتے جاتے تھے کہ دیکھو بھئی حسین علی آیا - ازبس بیقرار تھے جب لوگون نے اطلاع دی کہ پیرومرشد حسین علی آتا ہی پھاٹک کے پاس آگیا حکم دیا کہ دوڑکر آئے حسین علی اپنی کوٹھری مین روپیہ رکھنے گئے - تو کوئی چھ خدمتگارون چپراسیون چوکیدارون کو نواب صاحب نے حکم دیا کہ ابھی لاؤ -

حسین علی صاحب تشریف لائے -

ن - کہو صاحب کام بنا کے آئے یا خدانخواستہ بگاڑ کے -

خ - بگڑنا در ازحال حضور کو بلایا ہی -

ن - قریب آؤ - بلکہ علیحدہ چلو - ہان کیا گفتگو ہوئی

خ - روپے جو مین نے دیے تو بڑی خوش ہوئین سیکڑون دعائین دین سب کی سب خوش ہوگئین - اور دعائین دینے لگین -

ن - لاحول ولاقوۃ - اصل مطلب کی بات کہو - اک سو ہی دفعہ کہ چکے کہ دعائین دین -

خ - حضور قمرن نے مجھ سے پوچھا کہ نواب صاحب آج آئینگے - نہ آئینگے تو ہم خفا ہو جائینگے ضرور آئین نہین تو ہم بہت خفا ہونگے

ن - لاحول لاقوۃ - سُن چکے سُن چکے - ایک ایک بات کو ہزار ہزار بار کہتے ہو -

خ - مین وعدہ کر آیا ہون حضور کہ آج انکو لاؤنگا ضرور چلیے گا

ن - ہزار کام چھوڑ کر ہزار کام چھوڑ کر چلونگا -

خ - حضور کی ریاست کی بڑی تعریف کرتے تھے سب - اور قمرن نے کہا ہی کہ ہری کی فصل جاتی ہی ہمکو ولایتی انار اور انگور بھی بھیجدین -

ن - ابھی بھیجو - داروغہ صاحب ذرا یہان آؤ پانچ روپے کے انار اور چار پٹاریان اور سیر سیر بھر کشمش پستے اور اخروٹ اور بیس عدد بڑے بڑے سیب منگواؤ اسی دم -

داروغہ - بہت اچھا - ابھی لیجئے حضور - اسی دم -

ن - (خدمتگار سے) تو قمرن نام ہی - یہ کہیے - یہ نام تو بڑا پیارا ہی - اور نازو تو نئی قسم کا نام سننے مین آیا -

خ - نے دیکھی تھین حضور - اسپر بھی حضور - عرض نہین کر سکتا - وہ بھی اچھی ہی اور (ڈرتے ہوئے) حضور قمرن کا تو پھر کیا کہنا ہے -

ن - سمپٹل ہی - پیدا ہی نہین ہوئی ایسی عورت -

خ - اب غلام میوہ لیکے پہونچا آئیگا -

نواب صاحب کو اسقدر خوشی ہوئی کہ گویا قارون کا خزانہ انکو ملگیا - دن کاٹے کٹتا تھا دعا مانگتے تھے کہ یا خدا کہین جلد شام ہو تو اُس مہ لقا کا دیدار نصیب ہو - اگر آج ناغہ ہوا تو جان پر بن آئیگی - اول تو بے دیکھے ہوئے شب کو نیند نہ آئیگی ممکن نہین کہ نیند آئے - ادھر شام ہوئی اُدھر بندۂ درگاہ روانہ کوے یار ہوئے -

داروغہ نے تھوڑے عرصے کے بعد عرض کیا کہ خداوند میوہ حاضر ہی - حکم ہوا کہ حسین علی کو بلواؤ - حسین علی سے فرمایا کہ یہ میوہ لیجا کے دے آؤ - اور کہنا اور جو ضرورت ہو اُس سے اطلاع دین -

حسین علی میوہ لیکر روانہ ہوا -

چوبدار نے عرض کیا پیرومرشد - آغا محمد اطہر صاحب تشریف لاتے ہین نواب صاحب کوٹھی سے باہر اُن کے استقبال کیلئے گئے - اور دیکھتے ہی کہا -

اگرچہ در شوخی بنداری ہمسرے	می نمائی ہر دمے از منظرے

آغا - این بسم اللہ ہی اس سے ہوتی ہے -
ن - بسم اللہ ہوا چاہیے - رب یسر -

اے کہ در شوخی نداری ہمسرے
می نمائی ہر دمے از منظرے

آغا - بھائی صاحب رب یسر نہیں ہم تو تم بالخیر کی دعا مانگتے ہیں
ن - خدا نے چاہا تو دو ہی چار روز ہیں -
آغا - ہاں ارے یار مانتا ہوں لے آیا راہ پر -
ن - واللہ مجھے اُس سے عشق ہے اور پورا عشق -
آغا - چیز ہی ایسی ہے وہ عشق ہی کے قابل ہے -
ن - ایسی صورت کبھی پہلے بھی دیکھی تھی - ؟
آغا - واللہ نہیں دیکھی تھی - ہٹ دھرمی سے کہو کہ دون حق تو یون ہے - ع

بسیار خوبان دیدہ ام لیکن تو چیزے دیگری

ن - اور اسی مہینے مین نکاح ہو تو سہی -
آغا - یار یہ خبط ہے - نکاح وکاح واہیات بات ہے - ہم اسکو ہرگز پسند نہیں کرتے -
ن - مجھ سے بے نکاح کے رہا نہ جائیگا -
آغا - دور ہی دور کا عشق اچھا - نکاح کی صلاح ہم نہ دینگے اور کوئی دوست نکاح کی صلاح نہ دیگا -
ن - صلاح اور مشورے کی گنجایش اب کہاں ہے -
آغا - نہیں اس قدر جامے کے باہر نہ ہونا چاہیے -
ن - اسمین پند و نصائح سے کام نکلے یہ محال ہے -

این عشق نہ دانم بکجا خاست
کز ہر رگ و ریشہ ام بلا خاست

آغا - اگر اس عشق کی یہی کیفیت رہی تو -
ن - میان یہ اگر اور مگر کے کیا معنی -
آغا - بات انسان وہ کرے جسمین بدنامی نہو اور آبرو ریزی سے انسان بچے - اور اگر بدنامی ہوئی تو لوگون کو ہنسنے کا موقع ملیگا -
ن - اچھا خیر پھر اس بارے مین گفتگو ہوگی -

حضرت ناصح گر آئین دیدہ و دل فرش راہ
پر ذرا اتنا تو بتلا دو کہ بتلائینگے کیا -

خاک !!! -
اتنے مین ممن نے کہا حضور منشی مہراج بلی آئے ہین کہا بسم اللہ - آئین - آئین -
ممن - حضور یہان باغ مین ٹہل رہے ہین -
مہراج - آداب عرض کرتا ہون جناب نواب صاحب -
ن - کورنش عرض ہے - تشریف لائیے حضرت -
مہراج - اخاہ آغا محمد اطہر صاحب بھی تشریف رکھتے ہین -
آغا - آپ نے کچھ اور بھی سنا ہمارے نواب صاحب عاشق ہوے ہین
ن - ہمارا عشق ازلی ہے یہ ہوے ہین کیا معنی -
آغا - ازلی و زلی تو خیر صلاح ہے -
مہراج - وہی چوڑی والی نا -
آغا - ایں - آپ بھی سُن چکے ہین -
مہراج - سن چکا ہون صاحب دیکھ چکا ہون - اسمین شک نہین کہ پری ہے واللہ - از سر تا پا حسن ہو تو ایسا کہ - ع

ہے مگر آپ کی شوخی تو غضب کی شوخی

نواب صاحب کو جو ملتا تھا انھین کا سا خدائی خوار آوارہ و بیکار - کوئی شخص ایسا نہ ملا جو عقل رہنمون سے کام لیتا یا انکو سیدھے ڈھرے پر لگانے کی کوشش کرتا ورنہ ممکن نہ تھا کہ ایسا رئیس زادہ اور پھر وہ شخص کہ جسکے مزاج مین آراستگی اور

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

صلاحیت ہو وہ ایک ادنیٰ چوڑی والی پر اسقدر
لٹو ہو جائے کہ سر بازار صدہا ہزاروں کے روبرو اسکے پیچھے پیچھے
جائے اور اسپر بھی ستم یہ کہ اسکے گھر پر جائے اس سے بڑھکر
آوارگی اور کیا ہوگی۔ بڑے شرم کی بات ہے۔ مگر انکی
صحبت مین تو خیر سے آدمی کا ادان بگڑا ہوا ہے۔

مہراج بلی ان سب کے چچا۔ ان کی حرکتین سب سے
زیادہ تبدل نکلین۔ یہ اس چوڑی والی کی گلی سے دن بھر
مین کوئی چھ سات بار نکلے مگر صرف دو بار دیکھا اور
کھڑے ہو کر اسکی ساس سے گفتگو بھی کی۔

آغا محمد اطہر بڑے مہذب اور شایستہ اور آراستہ
خیالات کے آدمی۔ بڑے زبان آور۔ فارسی زبان کے
محقق عربی کے عالم تبحر۔ مگر یہ خود اس چوڑی والی کی
چھوکری پر لٹو تھے۔

آغا محمد اطہر نے کہا بھئی مین بھی ایک بار ادھر سے
نکلا تھا لیکن اسکو پایا نہین۔ ع

آج وہ جلوہ فرزانہ جو منظر مین نہین
تو چمک ذرہ بھی اس خسر و خاور مین نہین

مسخرہ کہ چپکے سے آنکے ایک گوشے مین خاموش کھڑا
ہو رہا تھا یون بول اٹھا۔ ع

تمہی آج جو سونی پڑا ہے
کل بیہج ایک رانڈ بیٹھے تھے

اَیَن! یہ کون بولا بھئی۔ دیکھا تو مسخر الدولہ!!!
بڑا قہقہہ پڑا۔ مگر اسکے معنی سمجھ مین نہ آئے۔ اسکی
تشریح تو کیجیے۔

کہا حضور قربان جاؤن یہ حیدرآباد کے فصحاؤن اور
بلغاؤن کی زبان ہے تفسیر اور شرح طلب ہے تفسیر آیت
اسکی یون ہے کہ حیدرآبادی شاعر صاحب نے ایک رنڈی ایک
کھڑکی مین ایک عورت (رنڈی) بیٹھی دیکھی تھی دوسرے روز
وہان سناٹا تھا تو شاعر نے یہ شعر موزون کیا۔ تمہی کھڑکی کو
کہتے ہین۔ اور رانڈ کے معنی (رنڈی) اب سمجھ مین آجائیگا
اسیطرح آغا صاحب نے بھی سناٹا ہی پایا۔ لہذا غلام نے
عرض کیا۔ ع

تمہی آج جو سونی پڑا ہے
کل بیہج ایک رانڈ بیٹھے تھے

ن۔ یہ بیہج کیا حضرت

مسخرہ۔ بیہج کے معنی اپنی جگہ پر ہین۔

آغا۔ رانڈ کے لیے بیٹھے تھے کسقدر موزون ہے۔

ممن۔ بیہج بھی عجب لغت بلکہ لغتا ہے۔

ن۔ ایک رانڈ بیٹھے تھے اسنے کیا مزہ دیا ہے۔

مہراج۔ میری کچھ سمجھ مین نہین آتا۔

ن۔ انکا بھی نام لکھ لیجیے۔

آغا۔ لکھا ہوا ہے۔ اور کل حمقا کی فہرست مین سب سے
اول لکھا ہے کیونکہ انھون نے اول درجہ ہی کا امتحان پاس کیا ہے

ن۔ اجی اسمین سمجھنا مشکل ہی کون بات ہے

مسخرہ۔ ہمارے حضور منشی مہراج بلی اللہ کی عنایت
سے ان سے بھی بڑھے ہوئے ہین یک نشد دو شد

ن۔ مجھے رہ رہ کے ہنسی آتی ہے۔ کہنے لگے رانڈ
بیٹھے تھے۔ کتنی عمدہ شاعری ہے۔ اے سبحان اللہ۔

داروغہ۔ اور حضور سونی پڑا ہے اس سے کیا کم ہے

آغا۔ اور ہمکو سب سے بڑھکر لطف بیہج مین آتا ہے
واللہ کیا نادر لغت ہے۔ سبحان اللہ۔ بیہج۔ !!!

مسخرہ۔ یہ رانڈ ہی بیٹھے تھے اور سونی پڑا ہے
اور بیہج سب سے بڑھکر لطف منشی مہراج بلی کی
سمجھ نے حاصل ہوا۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

نواب صاحب کوئی شعر پڑھنے کو تھے کہ داروغہ صاحب نے کہا اخاہ آئیے حضور میان اختر برآمد ہوے۔ کہتے ہین اتنے مین منشی اختر صاحب تشریف لائے۔

آداب بجا لاتا ہون خداوند۔ اور صاحبون سے بھی علیک سلیک ہوئی۔ نواب صاحب کی جانب مخاطب ہوکے پوچھا۔ حضور کا مزاج تو اچھا رہا عرصۂ دراز کے بعد زیارت ہوئی محمد عسکری ایک آہ سرد بھر کر بولے مزاج کی کچھ نہ پوچھو ممن دیکھو یہ تخلیے کی صحبت ہی خبردار کوئی بے اطلاع آنے نہ پائے اسکے بعد کل سرگذشت بیان کی۔ کہا کیا عرض کرون۔ منشی اختر صاحب ایک قتالۂ عالم نے بسمل کر دیا۔ نواب رونق جنگ کے ہان گیا تھا اُنکی بیوی نے (سالی نے) ہمارے تئین اندر ایک ضرورت سے بلوا بھیجا۔ وہان ایک صورت ایسی دیکھی کہ جان نکل گئی ہی ؎

ای نوبہار سوچ مین ہون مین کہ کیا کرون
کس گل کو دون مشابہت اُس گلبدن کے ساتھ

وہان تو بات کرنے کا موقع نہ تھا۔ مخدرات اور خاتون کے سامنے چھیڑ چھاڑ کا کون محل تھا مگر جب وہ باہر نکلی تو مین بھی سایے کی طرح ساتھ ہو لیا اور یہ شعر پڑھا۔ ؎

او جانے والے مڑ کے ذرا دیکھ اس طرف
مانند سایہ ہم بھی ہین تیرے قدم کے ساتھ

اختر نے کہا پیر و مرشد کیا کوئی زن بازاری ہی کہین کسی ماما یا مہری کی چھوکری پر تو حضور فریفتہ نہین ہوگئے یہ باہر نکلی کا فقرہ کیسا فرمایا حضور نے۔ اسپر لوگ مسکرائے مگر آغا محمد اطہر خوب کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

نواب صاحب بولے بھئی عشق مین عقل کو کیا دخل ہی یہ سوال کیسا کیا تمنے۔ اختر نے کہا بجا ہی بندہ نوانہ عشق کو شعرا خرد سوز کہتے ہین۔ ہان اچھا۔ پھر اگر باہر نکلتی ہی تو کیا مشکل بات ہی۔ نواب صاحب نے فرمایا بھئی مشکل اندر مشکل ہست ایک تو اُسکا نکاح ہو گیا ہی۔ دوسرے بڑے غضب کی بات یہ ہی کہ وہ اپنے میان کو چاہتی ہی اور یہان بے صبری ہی ؎

تاب فرقت کی مرے جسم محقر مین نہین
صبر کا دخل کہین اس دل مضطر مین نہین

بس یہی دل چاہتا ہی کہ وہ بغل مین بیٹھی ہو۔ اور اُس زلف عنبر بار کی خوشبو سے ہمارا دماغ ہر دم معطر رہے اختر نے کہا خداوند پھر اب اسقدر تو بندہ ضرور دریافت کریگا کہ کون قوم ہی کہا چوڑی والی کی چھوکری دو بہنیں ہین۔ دونون پری تمثال مگر چھنگی تو واقعی ایک چیز ہی۔ ؎

نسرین بہ چمن بخود گر بدن این است یک دیدہ جلا یافتہ از نکہت یوسف	با غنچہ صبا دم نزند گر دہن این است صد دیدہ جلا یابد اگر پیرہن این است

اور بڑی بھی بڑی کلان ہی اُسکا نام نازو ہی اور چھنگی کا نام قمرن۔ یہ نام مجھے پہلے نہین معلوم تھا۔ کیا پیارا نام ہی نازو انوکھا نام سہی مگر کس پوچ کا نام ہی۔

اختر نے کہا حضور اسکی سند نہین کہ حضور آپ ہی آپ دیکھ لین۔ انکو یہان بُلوائیے اور کہلا بھیجیے کہ چوڑیان پہنانے کو بُلایا ہی۔

آغا صاحب نے کہا وہ علانیہ ہر مقام پر اس طرح سے نہین جاتی ہی۔ مگر ہان رونق جنگ کے ہان چلو وہان آجائیگی اُنکے مکان کے سامنے ہی تو مکان ہی۔

اتنے مین میان حسین علی واپس آئے اور یون ہمکلام ہوے

ح۔ حضور وہ کام کر آیا۔ سلام کہا ہی۔

ن۔ خوش ہوے وہ لوگ۔ اور کیا باتین ہوئین۔

ح۔ حضور پھر عرض کرونگا الگ چلکے۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ن۔ کہو بھی بیان کیا کوئی غیر ہی۔ کہڈا لو۔
آغا۔ ہم لوگون سے کس بات کا پردہ ہی صاحب۔
داروغہ۔ بے تکلفی کے ساتھ کہو ڈرتے کیون ہو۔
خ۔ حضور ایک رقعہ دیا ہی۔ حضور کے نام۔
ن۔ لاؤ لاؤ۔ کیا پڑھی لکھی بھی ہین۔
مسخرہ۔ جی ہان۔ یہ لیلاوتی اور دستور الصبیان اور
انوار سہیلی الخفین کی تصنیف ہی یا کسی اور کی۔ اب تھوڑے
دن ہین وہ لندن جاکے بارسٹری کا امتحان دینگی۔
نواب صاحب نے رقعہ لے کر اسکو کئی بار چوما اور
کھول کر پڑھا تو نورٌ علیٰ نور۔
دو نو واب صاحب۔ آو دور۔ ڈوب حاقم رسلا
مکر رہی ہی اور نو واب صاحب کہا لو مالکو وداہی سکی اور
جو کچھ موسمی ہمن کو بھیج بھس سو وہ سب ہم ل سا اے
علاج حاملکو لے ع ر رع کرکے لوم ہمیسل ما ام محال اور
معر دل دو اعصا س گی اور حسین علی آدس احمد حھاں سگا
قم رکھوری والی۔
کل حاضرین جلسہ منتظر تھے کہ خط پڑھین تو سنین۔
نواب صاحب نے خط پڑھ کر آغا صاحب کو دیدیا۔
آغا۔ اِیں! ارے میان بالکل بے نقط۔
داروغہ۔ حضور واقعی ایک نقطہ بھی قسم کو نہین ہی۔
مسخرہ۔ تو یہ کیسے بالکل بے نقط سنائی دین۔
آغا۔ حضرت ہمسے ہرگز نہ پڑھا جائیگا۔
ممن۔ لائیے غلام زور لگائے۔ شکستہ ہی۔
آغا۔ شکستہ اور نستعلیق دونون سے الگ ہی رنگ ہی۔
چھمن۔ ع عاقلان پیروی نقطہ نکنند ۔

ن۔ غور کرو بھئی اور اسکا مطلب ہمین بتاؤ۔
اختر نے القاب تو پڑھ دیا۔ نواب صاحب بہادر نواب
کی خرابی۔ نواب۔ صاحب کی خرابی صاحب۔ اور یہ دو دو
تو اعلیٰ درجے کا کلمہ ہی۔ یعنی آؤ۔ اور دور مطلب یہ کہ یہ جا
ڈب جا۔ یعنی اپنی آبرو ریزی کر۔ مگر آ۔ اور آکے پھر
دور ہو۔ آگے کسی سے نہین چلتا۔ قم رسلا مکر رہی ہی۔
یہ کسی سے نہ پڑھا گیا۔ بہت غور کیا۔
آغا۔ ہمسے واقعی یہ رقعہ نہ پڑھا جائیگا۔
مسخرہ۔ کیا سنسکرت مین لکھا ہی حضرت۔
آغا۔ حرف تو اردو ہی کے سے ہین زبان خدا جانے۔
مسخرہ۔ لائیے مین کسی مغل کابلی سے پڑھوا لاؤن۔
آغا۔ کیا کابلی سنسکرت خوب پڑھے ہوتے ہین۔
مسخرہ۔ جی نہین خط بیشک پشتو مین
لکھا ہوا ہی۔
اختر۔ اہا ہا۔ کیا پڑھا ہی۔ واللہ۔ قمرن سلام
کر رہی ہی۔ سچ کہیے گا۔
ن۔ بھئی انعام کا کام کیا ہی واللہ۔
آغا۔ خوب پڑھا۔ خوب ہی پڑھا۔ ذہین آدمی ہین۔
ن۔ اب پورا خط میان اختر ہی پڑھ دینگے۔
اختر۔ اور نواب صاحب سا اور نواب صاحب
آگے آیت۔
راوی۔ سب نے ملکر زور لگایا مگر مطلب نہ حل ہوا آخرکار
اختر ہی نے مطلب نکالا اور پورا رقعہ یون پڑھ دیا۔ اور
نواب صاحب کی جان و مال کو دعا دیتی ہی گی۔ دعا کو دوا
لکھا ہی۔ اور دیتی ہی کے بعد (گی) کیا خوب خیر اور
جو کچھ میوے تمنے ہمین (کو) بھیجے تھے سو وہ سب ہمنے
پائے (ہمنے پائے) کی خرابی (ہم ن میا اے) ای سبحان اللہ

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

آج شام کو ضرور ضرور گھر کے تم ہمسے ملنا۔ امی جان اور نازو دونا بھی ہینگی اور حسین علی آدمی (آدمین) اچھا ہوگا۔ قمرن چوڑی والی۔

ن۔ کارے کردہ۔ اور کسی سے نہ پڑھا جاتا۔

آغا۔ عاحا مکو۔ آج شام کو خوب ہی پڑھا۔

اختر۔ اور زرعز زہ ۶ عمر بھر کسی سے نہ حل ہوتا۔

ممن۔ ام سبحان اور لعروں یہ کیا ہے حضور۔ یہ تک اب ہماری سمجھ مین نہ آیا۔

اختر۔ ہجے کیجیے ہجے۔ بی بی امی جان اور نازو ہیں۔

ممن۔ قہقہہ لگا کر۔ واہ رے بے تکے پن۔ حد کر دی

ن۔ حسین علی سے دریافت کرو کہ یہ لکھوایا کس سے تھا۔ منشی مہراج بلی صاحب نے کہ مشہور گول آدمی تھے اپنے عشق کے کا ذکر کیا کہ مین تو اسکی بڑی بہن نازو کے نازو ادا کا عاشق زار ہون۔ نواب صاحب نے کہا خدا کرے کوئی شخص اُس بڑھیا بیچاری پر بھی فریفتہ ہو جائے تو اچھی تگڈم ہو۔

مسخرے نے کہا بھلا نازو کا سن کیا ہوگا۔ آغا صاحب نے جواب دیا یہی کوئی انیس بیس برس کا۔ پوچھا (اور منشی مہراج بلی صاحب کا سن کیا ہوگا) جوڑا اچھا ہے۔ مگر نازو ان بڑھو کی طرف مخاطب ہو کر یہ شعر ضرور پڑھا کرتی ہے ع

کل وہ یہ بولی مجھ سے ہنسکر چاہ ارے کچھ کھیل نہین
مین ہون ہنسوڑا اور تو ہے مقطع میرا تیرا میل نہین

اسپر سب کے سب بے اختیار ہنس پڑے اور منشی مہراج بلی صاحب گو جھینپ گئے مگر مسکرا دیے۔ میان اختر نے کہا حضور یہ ہنسوڑا اور مقطع ٹھیک نہین یون ہونا چاہیے ذرا غور فرمایے ع

نازو یہ بولی اُنسے ہنسکر بیاہ ارے کچھ کھیل نہین
مین ہون جوان اور تو ہے بوڑھا میرا تیرا میل نہین

اس شعر نے وہ لطف دیا کہ پورے پندرہ منٹ تک سبکے سب لوٹن کبوتر بنے ہوے تھے اور دیر تک قہقہہ ہا۔ اکثر حاضرین لوٹنے لگے۔ نواب صاحب نے کہا حضرت مزہ آگیا واللہ ایکبار پھر فرمایے گا اختر نے شعر پھر پڑھا۔ ع

نازو بولی اُنسے ہنسکر بیاہ ارے کچھ کھیل نہین
مین ہون جوان اور تو ہے بوڑھا میرا تیرا میل نہین

ن۔ ارے کی جگہ ابے ہو تو کیسا حضرت؟۔

اختر۔ بہت خوب تسلیمات غرض جا بجا استاد خالیست واقعی مین چھوٹی اچھی چھلا ری

آغا۔ بلکہ نازو یہ بولی ٹیپ لگا کر بیاہ ابے کچھ کھیل نہین چیتیائے بھی ذرا۔

مسخرہ۔ پھر تو پورا شعر ہی نہ بدل دیا جائے۔ ع

جوتا لیکر نازو بولی بیاہ ابے کچھ کھیل نہین
دور ہو نگوڑے بوڑھے نکھٹو میرا تیرا میل نہین

یہ شعر اور سب شعروں سے بڑھ گیا۔ اسکے سنتے ہی وہ قہقہہ پڑا کہ دور تک آواز گئی اور منشی مہراج بلی جھینپ کے اُٹھے اور جوتا پہن کر گھر جانے کا قصد کیا مگر آغا محمد اطہر نے روک لیا اور کہا پہلے ان شعرا کو انعام دیتے جاؤ پھر جانے کا نام لو۔ یہ لوگ تو آپکی شان مین قصیدے موزون کرین اور آپ بے صلہ دیے ہوے یون چلدین۔ ایسا ہرگز نہ ہونے کا بیٹھیے حضرت جانا چہ معنی دارد۔

ممن۔ حضور مرزا دبیر صاحب مغفور کو خدا بخشے کیا بلیغ نکتہ پرور تھے تو انکو خاقانی اور فردوسی سے بہ فضل اشرف سمجھتا ہون فرماتے ہین ع

بجلی گرائی آگ لگائی زردان ہوئی	گرمی کھائی خون مین نہائی زرد اُن ہوئی
سو کے صفائی کر کے صفائی زردان ہوئی	تن مین سمائی دلمین در آئی زردان ہوئی

یان تڑپی وان گری ادھر آئی اُدھر گئی
اس چال مین وہ موت کو بھی مات کر گئی

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اتنے مین میان جملو نے کہا پیر و مرشد آپ صاحبان کو یقین نہ آئیگا جناب نانا صاحبان مرحوم کا بند سناتا ہون حضور بڑے شاعر تھے واللہ پھر ملک جائیگا۔

ممن نے کہا یہ صاحبان کے لفظ نے تو جان ڈالدی آپکے اس سخندان مین۔ یا رچے ہشوان ہو۔

ہان بسم اللہ آپ اپنے نانا صاحبان کے کلام ہم سب دوستان کو سنائیے۔ جملو نے کہا۔ ع

شہ گام اگر چلے کبھی یہ غیرت پری
غیرت سے کھائے توسن دارا سکندری
دم کی رہزنی ہر جنگ اسکی سری
چالن اسکو کون کہتا ہے یہ ہے فسونگری

آئینہ اسکے رخ مین جو دوا اپنا درکرے
یہ اسمین اپنے سایے سے پہلے گذر کرے

ن۔ اور ہے یہ آپ ہی کے نانا کا کلام۔

جملو۔ حضور انکے ہاتھ بیاض مین موجود ہے۔

داروغہ۔ اور جو ہم منشی نولکشور کے چھاپے کی کتاب کھا دین تو کیا ہارتے ہو۔

جملو۔ ناک ناک بدتے ہین۔ آجاؤ نا۔

داروغہ۔ حضور بدلی۔ مار و ہاتھ پر ہاتھ۔ بس۔ مگر مین ناک اڑا دونگا حضور گواہ ہین پیر و مرشد یہ بھی مرزا صاحب کا مرثیہ ہے یہ داروغہ میر واجد علی صاحب کے ہان پڑھا تھا۔ بڑے معرکے کی مجلس تھی۔ ع

گا گوشہ شفق جو ملا حور صبح نے

اسکے کئی بند گھوڑے ہی کی تعریف مین مجھے یاد ہین۔ ع

شیرین لبا داوہ رخ یہ ہر پری رخان
چلنے مین چھوڑ دیتا ہے یہ راہ آسمان
اوڑے کا دھیان لاے جو راکب تو کہان یہ
یعنی کہ تازیانے کی قصور ہے کہکشان

دم بھر بھی آشنا نہین یہ غرب شرق کا
دلسوز ہی ہوا کا ہوا خواہ برق کا

ن۔ لاؤ صاحب منشی نولکشور صاحب کے ایجنٹ کے نام خط لکھکر مرثیہ مرزا دبیر کا منگوا لیجئے نہ۔

داروغہ صاحب نے خط لکھا۔ کرم فرمائے مخلصان منشی نولکشور صاحب زاد لطفہ۔ بعد اشتیاق ملاقات آنکہ یک جلد مراثی حضرت مرزا دبیر صاحب مبرور بزودی ہر چہ تمامتر بدست حامل رقعہ روانہ فرمایند۔ و در حساب یعنی کھاتہ حضور سرکار نامدار درج فرمایند۔ محررہٗ بندہٗ احقر محمد ظہیر الدین داروغہ سرکار نواب محمد عسکری صاحب بہادر صولت جنگ۔

آدمی کو حکم ہوا کہ منشی نولکشور صاحب کے چھاپے خانے دوڑ جاؤ اور کتاب جلد لاؤ۔ کوئی پون گھنٹہ کے عرصے مین کتاب آئی مرثیہ ہائے مرزا دبیر کے آتے ہی سبکے سب اٹھ کھڑے ہوے سبکی یہی خواہش تھی کہ ہمین دکھیین۔

داروغہ صاحب نے کہا حضور غلام کو حکم ہو تو ایک منٹ مین وہ بند نکال دے۔ کہا بہتر۔ انھون نے اختر سے کہا کہ آپ مرثیہ کا مصرع اولی پڑھتے جایئے۔

داروغہ صاحب نے کتاب نواب صاحب کے سامنے رکھدی پڑھتے ہین تو صفحہ ۳۰۹ مین وہ بند موجود ہے۔

شہ گام اگر چلے یہ کبھی غیرت پری
غیرت سے کھائے توسن دارا سکندری

آغا۔ ایش!۔ ارے غضب اسقدر جھوٹ!!!۔

ن۔ ارے بے شرم ذرا تو شرما۔ یہ بے شرمی۔

ممن۔ جو اچھا کلام سنا اپنے باپ دادا کا کہدیا۔

ن۔ یہ ۱۱۷ بند مین یہ کیونکر درج ہے۔ یہ مرزا دبیر صاحب کے مرثیون مین کہان سے آگیا۔

مہاراج۔ بس اب اس سے بڑھکر جھوٹ اور کیا ہوگا

ن۔ اسکا نام جھوٹ نہین ہے اسکو بجوڑاپن کہتے ہین۔

جملو۔ جسکا جو جی چاہے کہے خدا سمجھے گا۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ن - یار تم کبھی نہ جھینپو گے - بڑے بے شرم ہو -

ممن - بے شرمون کے قبلہ گاہ ہین بے شرم کیسے

ن - ہاے کیا رباعی کہی ہی - واللہ قلم توڑ دیے ع

بیکس کا ہی غم نالہ و فریاد کرو	اور دل کو ہر اک فکر سے آزاد کرو
اکبر کو اور اصغر کو کیا تم پہ فدا	شبیر کے احسان ذرا یاد کرو

ممن - ہاے ہاے - ع

شبیر کے احسان ذرا یاد کرو

حضور زندہ کر گئے ماتم کو مرزا صاحب اور میر صاحب
جب جلسہ برخاست ہوا تو نواب صاحب نے حسین علی
خدمتگار کو بلوایا اور تخلیے مین پوچھا کہ کہو کیا کیا باتین ہوئین
حسین علی تو چاہتا تھا کہ نواب مدار اسکے ذریعہ سے
چوڑی والی کو روپیہ اور فرمائشین بھیجا کرین پچیس روپے روز
پائے اور جب میوہ لیکر گئے تو نصف پہلے ہی سے یارون کا مال
تھا اور کسی قدر چوڑی والی کی بوڑھیا نے دیا حسین علی کو
یہ خوب معلوم تھا کہ نہ تو نواب صاحب پوچھینگے کہ سیب کتنے
عدد تھے انار کس قدر تھے چلغوزے تھے یا نہین تھے اور
نہ چوڑی والی کہیگی کہ آپ کے یہان سے بیس سیب اور دس
انار اور سیر بھر پستے اور اسقدر وہ آیا تھا - لہذا آدھی رقم
تو اُنھون نے پہلے ہی گھٹائی -

نواب صاحب سے کہا حضور قمرن بہت ہی خوش
ہوئین مگر خداوند انار کے دانے کی کیا حقیقت اُنکے
رخسارون کے سامنے ایک انار اُنھون نے تراشا تو مین نے
خوب غور کرکے دیکھا کہ انار کا دانہ شرماتا تھا نواب صاحب
نے بہت خوش ہو کر کہا حسین علی ہو تو تم جاہل آدمی -
پڑھے لکھے خاک نہین ہو - مگر تمھاری پرکھ کے ہم بھی
قائل ہو گئے - ایسا جوبن ہمنے آجتک نہین دیکھا ع

کیا خداداد حسن پایا ہی	آپ اللہ نے بنایا ہے

اور نازو بھی بُری نہین ہی مگر اُس پری کے مقابل مین
نازو کیا پرستان کی پری بیٹھ جاے تو اُسکی رنگت اسکے
سامنے ماند ہو جاے - وہ حسن گلوسوز ہی - مگر ایسا نہو کہ یہ
پہلے دے کے دھتا بتائے تو پھر کچھ بنائے نہ بنے
اور ہم اس شعر کے مصداق ہو جائین ع

کیا ملا ہمکو تیری یاری مین	ہے اب تک امیدواری مین

حسین علی نے کہا حضور وہ تو آپ تیار ہین اگر اسکے میان کو
کچھ لے دے کے راضی کر لیجیے تو بات بنجائے اور یون بھی
ممکن ہی مگر عزت دار آدمی کو اپنا فضیحتا نکرنا چاہیے -
مین پڑھا لکھا تو کچھ بھی نہین ہون - لیکن فقیر محمد خان کے
یہان والد نوکر تھے اور اُنکی صحبتین غلام کو یاد ہین حضور بہت
ہاتھ پانون بچا کے اس فعل کو کرنا چاہیے آئندہ حضور
مالک ہین اور تابعدار نوکر اور غلام ہی -

نواب صاحب اس تقریر سے بہت خوش ہوے اور دل مین
سوچنے لگے کہ وہ کونسی تدبیر ہی جس سے مطلب کا مطلب
ہو اور بدنامی بھی نہو اور کسی پر راز بھی ظاہر نہو اور اسکا بھی
پردہ فاش نہونے پائے سوچے کہ آج سے کسی شخص سے
اسکا ذکر نہ کرینگے - ہم اور حسین علی باہم مشورہ کرکے
کل کام انجام دے لینگے اور کسی سے صلاح کی ضرورت نہین ہی

اوچھے کے گھر تیتر

ڈھائی اور ڈھائی پانچ سونے کھن کے چہرہ شاہی
روپے جو چوڑی والی کی بوڑھی مان نے پائے تو سمجھی کہ
قارون کا خزانہ ملگیا - کم ظرف عورت - سنہارن چوڑی والی
پانچسو روپے کا یکمشت پانا تھا کہ جامے سے باہر ہوگئی - ع

ہوا مین بھر کے یہ کم ظرف بھی کتنا ابھرتے ہین

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

جب نواب صاحب کا خدمتگار روپے دے کر روانہ ہوا تو بوڑھی عورت نے قمرن اور نازو دونوں کی پیشانی کو بوسہ دیا اور کہا بیٹا چونگا کرے تو ایسا۔ دو چار روپے ملے تو کیا سو دن کھاؤگی ایک ذرا سے چونگے میں پانچسو کھنکھنانے لگے مگر ابھی اس سے اور لو۔ دونوں ہاتھوں سے رولو۔ ابکی جو آئیں تو قمرن تم خوب نام کرکے انکے سامنے آنا اور تقریر ہم تمکو سکھا دینگے اتنے میں قمرن کی خالہ زاد بہن آئی۔ آنکے چوڑی والی کی ماں کے پاس بیٹھی۔ اسکو ضبط کہاں۔ روپے کی تھیلی میں سے بیس روپے نکالے اور ماما کو دیکر کہا۔ جا اچھا سا گھی شاہ چھجّا کی گلی سے لا۔ مگر اس مارواڑی کی دکان سے لانا جو ہکلا کے بولتا ہے اُسنے کہا کہ بیوی مجھ سے تو اتنی دور نہ جایا جائیگا میں تو راجہ کی بزار کے مارواڑی سے تلوائے لاتی ہوں اسپر ضعیفہ بہت ہی بگڑی۔ روپے بھر تھیلی میں رکھے اور تھیلی کو ذرا زور سے تکیے کے نیچے رکھدیا تاکہ کھنکھناہٹ کی آواز دور تک جائے اور کہا سن ماما ہم چوڑی والیاں ہیں بازار کی آنے جانیوالی اگر ماما نہو تو ہمارا کوئی کام رک نہیں سکتا ہمیں اللہ نے روپیہ دیا ہے ہم ماما چھو چھو مغلانی پیشخدمت سب رکھ سکتے ہیں نہیں تو ہماری سیکڑوں بہنیں ایسی ہیں جنکے یہاں ماما نہیں ہے۔ تو یہ ٹکٹوڑے کیسے کرتی ہے۔ ارے میں نے خدا جانے کیا گناہ کیے تھے کہ تجھ ایسی ماما ملی میں تو اس قابل ہوں کہ وزیروں بادشاہوں کے یہاں ہوتی۔ فارسی شُدبُد میں پڑھی ہوں۔ کامدانی بنانا مجھے آتا ہے۔ کاڑھنا مجھے آتا ہے۔ کوئی منہارن میرا مقابلہ کیا کر سکتی ہے بھلا فارسی پڑھی ہوئی کون ہے۔ اور روپیہ کی کمی نہیں۔ (تھیلی کو کھنکھنا کر) اب بھی اللہ کی عنایت سے ایک ہزار روپیہ دھرا ہے۔

قمرن کی خالہ زاد بہن کو حیرت ہوئی کہ یہ ایکہزار روپے کی تھیلی اسکے پاس کہاں سے آئی اور بیس روپے کا یکمشت گھی منگواتی ہے یہ اسقدر دولت کہاں سے اسنے پائی۔

جب وہ چلی گئی تو ایک شخص نے آکے دروازے پر آواز دی اور کہا کہ بیگم صاحب نے یاد کیا ہے ضعیفہ نے اسکو اندر بلالیا اسکے آتے ہی تھیلی نکالی۔ اور ماما کو آواز دے کر بلایا اور کہا ماماجی ذری لپک کے چلی جاؤ اور یہ بیس روپے ہیں شاہ چھجّا کی گلی سے جاکے گھی لاؤ۔ مگر اچھا گھی لانا۔ ماما تو سکھائی پڑھائی تھی اُسنے کہا بیوی ہاں تب جاتے جاتے تو ہم تھک جائینگے۔ ہم تو یہیں راجہ کی بزار والے مارواڑی سے لیتے ہیں ضعیفہ نے روپے تھیلی میں رکھ لیے اور تھیلی کو زور سے تکیے کے نیچے رکھا یہ دوسرا مرتبہ تھا۔ اس آدمی سے کہا آج تو میرے سر میں درد ہے بیگم صاحبہ سے کہدو کہ اگر ایسی ہی ضرورت ہے تو ڈولی پر سوار ہو کر چلی آئیں تو میں پہنا دونگی۔

آدمی نے جو یہ گرما گرم فقرہ سنا تو آگ بھبوکا ہو گیا اُسنے کہا کیا کہا بیگم صاحبہ یہاں تشریف لائیں۔ صحیح ہے اور ڈولی پر چڑھ کر آئیں تمھارے حواسوں میں فتور ہو گیا ہے چنو کی جورو۔ اور اب تک بچھلے دن معلوم ہوتے ہیں تمھارے بچھلی مت اسی کا نام ہے بیگم صاحب اور یہاں آئیں۔ ضعیفہ اسپر بہت بد دماغ اور برہم ہوئی اور کہا بچھلی مت تیرے ہو تو نوں سو تو نوں کی ہووے۔ چل دور ہو یہاں سے اتنا سننا تھا کہ وہ آگ ہو گیا۔ اُسنے کہا تو عورت ہے تیرے منھ کون لگے۔ کوئی مرد ہوتا تو اسوقت نکال کے جوتا [illegible] اُنسے اُنسے کوئی پانچ چھ منٹ تک تکرار رہی آخرکار وہ چلا گیا تھوڑی دیر کے بعد ایک مہری آئی اور آنکر کہا۔ ہم منشی کے گھر میں نوکر ہیں تو ن چلکے چوڑیاں پہنائے دیو۔ ضعیفہ نے پوچھا کون منشی اُسنے کہا منشی ہم کا ناؤں وا اُن

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

یاد نہین ہے۔ مُدانسی کہتے ہین ۔ بھلا سا نام ہے منشی مہراج دُدن کا مہراج بلی۔ مہراج بلی۔

میان چنو کی بیوی یعنی چوڑی والی کی مان نے نازو سے کہا مجھے پیاس لگی ہے ایک سیب تو تراش کے دینا۔ وہ سیب تراشنے لگی تو کہا سیب مین دیر ہوگی ذری انار کا ٹکڑا دیدو۔ انار تراشا تو بولی اچھا چلغوزے لاؤ۔ چلغوزے لانے ہی کو تھی کہ پھر حکم بدلا کہا کشمش پستے لاؤ۔ اس اوچھے پن کے صدقے اب مہری بیٹھی ہے مگر اس سے کوئی مخاطب نہین ہوتا۔ پھر تھیلی نکالی اور تیس روپے دیکر پھر وہی پرانی کہانی کہی اور ماما نے وہی جواب دیا وہ تو جنہ ٹھی تلی چوٹین تھی ہین۔ مہری سے کہدیا کہ ہمکو کسی کو اس وقت فرصت نہین ہے۔

مہری نے کہا بھئی چلی چلو بڑا ضرورت کا کام ہے جو کہو وہ دینگے۔ ضعیفہ بولی دینے لینے کی بات نہین ہے مگر اتنی دور جایا کس سے جائیگا۔ اُسنے کہا دور نہین ہے نگیچ ہے۔ اور نہین کہو تو مین جاکے گاڑی کرایہ کر لاؤن۔

نازو نے کہا امی جان مین لپک کے ہو نہ آؤن۔ ضعیفہ نے اجازت دی کہ اچھا۔

مہری کے ساتھ بی نازو صاحب بصد ناز چلین تو راستے مین مہری نے متھارنا شروع کیا وہ وہ سبز باغ دکھائے کہ نازو بھی جھانسے مین آگئی۔ کہا جان تم میرے ساتھ چلتی ہو وہ دل کے چالانک (چالاک) ہین لنگا لکھ والا اٹرلونے والا آدمی ہے۔ اور مُچھت (مفت) دیتا ہے۔ اب تمکو دیکھینگے اگر صورت اچھی لگی اور تمھاری کوئی بات کھپ گئی تو بس جیب سے دو چار روپیا نکالے اور تمکا دے دیے۔ اب چلکے دیکھی ہی نہو۔

نازو دل مین دعا مانگنے لگی کہ اللہ کرے تو اچھا جب کے سے ہلون تو پھر لطف ہے۔ اُدھر قمرن اُنکو لوٹے ادھر مین اُنپر کمل ڈالون۔

منشی مہراج بلی نے ایک مکان اسی غرض سے کرایے پر لیا تھا اور وہان محلے کی ایک مفلس غریب ادھیڑ عورت بٹھادی تھی جب نازو مکان مین داخل ہوئی تو اُس عورت کو چوڑیان پہنائین اور دام لیکر چلی تو منشی مہراج بلی صاحب نے باہر کے کمرے مین بلایا اور کہا بی نازو صاحب ادھر تو آئیے مین منشی ہون اور نوابی کے وقت مین نوکر بھی تھا۔ مہری نے بات بنائی۔ نوابی مان اُمر (عمر) کاہتی تھری۔ اس بیچاری کا بن ناہک (ناحق) کا بناوت ہو۔

مہراج بلی سمجھ گئے اور سنبھل گئے ہنسکر کہا ہم بڑے نیسوڑ ہین۔ نازو مسکرائی اور بولی کہ کیون نہین حضور ہنسے ہی گھر بستے ہین۔

کہا نازو مین سچ کہتا ہون کہ مین بد وضع آدمی نہین ہون مگر حسن پرست ہون اچھی صورت دیکھی اور لٹو ہو گیا تم بھی اللہ کے فضل سے خوبصورت عورت ہو تم پر ہمارا دل آگیا ہے۔

نازو دل مین تو خوش ہو گئی کہ مارا کمیلا۔ مگر ظاہرداری کے لیے کہنے لگی حضور مجھ بڑھیا پر بھلا کسی کا دل کاہے کو آنے لگا جوان ہوتی تو سب خریدار ہوتے۔

مہراج بلی رشتہ خطمی ہو گئے۔ نازو سے پوچھا کہ کھانے مین تمکو کون شے پسند ہے۔ اُسکی زبان سے بیساختہ نکل گیا چچینڈے

راوی۔ اہو ہو ہو۔ کیا کڑی فرمایش کی ہے۔

مہراج۔ چچینڈے!۔ اچھا چچینڈے کا بھرتا پکوا کے بھیجینگے اور آج ہی شام کو۔

مہری۔ چچینڈے کا بھرتا ناہین۔ جو منشی کہو کا کچھ چیج (چیز) بھیجت ہے تو اچھی بھیجت ہے کہ تُری۔ انکا ہم بتائے دیئی انکا کلہ پکوا کے بھیجو۔

نازو۔ شیرمال اور کباب ہمکو بہت پسند ہین۔

مہراج۔ اچھا یہ بہتر ہے۔ علی بخش سے پکوا کے بھیجونگا۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

نازو - اور ایک تھان گلبدن کا بھیج دینا -
مہراج - جان حاضر ہی ایک تھان پر کیا فرض ہی -
نازو - تو اب مین رخصت ہوتی ہون آپ سے -
مہراج - ای ہی - یہ ستم - ذرا تو بیٹھو صاحب -
مہری - ای تو جلدی کا ہیکی پڑی ہی بیٹھو نا -
مہراج - انکے واسطے گھر سے گاوریان بنوالا دو جھٹ پٹ
نازو - (کھڑی ہوکر) ہم یہان اکیلے نہ بیٹھینگے -
مہراج - واہ وا - ہم ایسے بھلے مانسون کا اعتبار نہین !
نازو - آگ پھوس کا ساتھ کیا - میان - ہم بھی ماشاءاللہ
سے جوان جہان - آپ بھی جوان - کوئی دیکھیگا تو کیا
سمجھیگا - مین ہرگز نہ بیٹھونگی -
مہراج - یہان پر پرندہ پر تو مار نہین سکتا - مجال ہی
نازو - مفت مفت کی رسوائی اور جگت ہنسائی -
مہراج - مہری تم جاؤ بڑی پھوہڑ عورت ہو تم -
نازو - (مہری کا ہاتھ پکڑ کر) واہ کیا بھاگی جاتی ہین -
مہری - ارے بیٹھو ہم ابہین آتی ہین - دیا - !!!
نازو نے مہری سے کہا دیکھو ابھی آنا دیر نہ لگانا - جب
تنہائی ہوئی تو مہراج بلی ہاتھ جوڑ کے کھڑے ہو گئے
اور کہنے لگے اگر ایک بوسہ دے دو تو جلا دو تمنے مجھے قتل کر ڈالا
نازو نے کہا ہوش کی دوا کرو دوے بوسہ لینا کیا
دل لگی ہی مزے مین آ گئے -
مہراج - اچھا ایک بوسے کا جو کہو دیتے ہین نقد -
نازو - نقد نہین تو کیا ادھار - نو نقد نہ تیرہ
ادھار سنا نہین تمنے -
مہراج - اچھا ایک روپیہ بوسہ دیتے
ہین - کہو منظور -
نازو - گیہون منگواؤ اس روپیہ کے بیس سیر -

مہراج - فی بوسہ ایک روپیہ تھوڑا ہوتا ہی - اور جو
سو بوسے لینگے تو سو روپے ہو جائینگے -
نازو - ادئی ! سو بوسے ! - اب کیا دن بھر بیٹھی منھ ہی
چھوایا کرونگی - الٰہی توبہ -
مہراج - ہائے کیا فقرہ کہا ہی - اب کیا دن بھر بیٹھی منھ ہی
چھوایا کرونگی - اِس بھولے پن کے صدقے -
نازو - (اپنے دل مین مسکرا کر) ع -

مجھ کو نادان نہ سمجھ دور رہو دانا ہون مین

مہراج - اچھا کئی بار منھ چھواؤ گی - بتا دو بس -
نازو - پہلے جا کے منھ بنواؤ لالہ - چونے چلے ہین
مہراج - ہم لالہ نہین ہین ہم تو جاٹ ہین -
نازو - جاٹ - ! یا اللہ میرے اللہ - ارے نئے جیجی
اسقدر کا اجڈ ہی - اللہ تم جاٹون سے بچائے -
مہراج - یہ کیون - تو ہم ان اجڈ جاٹون کی طرح نہین
ہین جو ان پڑھ ہوتے ہین - مین عالم فاضل ہون -
نازو - بوسہ تو نہ لینے دونگی - ہان اگر بیس روپے یا مین
ہاتھ سے گن کے رکھدو تو اتنی بات پر راضی ہو جاؤنگی
کہ دور سے ہاتھ سے گال چھو لو اور اپنے ہاتھ کو چوم لو -
مہراج - اچھا یہی سہی - ہون راجی جسمین توری مرجی -
اب کب تک ترسائے رکھیو جی -
راوی - اتنا اشارہ پانا تھا کہ مہراج بلی نے بڑھ کر
ایک گال سہلایا - اور اپنی انگلیون کو چوم لیا -
مہراج - اس بوسے کا مزہ کوئی ہماری زبان
سے پوچھے - س

بوسہ دو ہمین بغیر مانگے
اتنی ہمت تمھین خدا دے

نازو - اور دہ بیس روپے تو لائیے جا کے - پھر باتین بنائیے گا

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

مہراج - ای ہی - تقاضا کرتی ہو - روپیہ ہاتھ کی ہی - مجسّت عجیب شئی ہی - بیوی -

نازو - خدا حافظ کہکر چلی ہی تھی کہ منشی مہراج بلی صاحب راستہ روک کر کھڑے ہوگئے - بس اتنی ہی بات پر خفا ہوگئیں ناک بھون چڑھا کر چلیں - مین تو تم کو آزماتا تھا اسپر نازو مسکرائی - اور کھڑی ہوگئی -

منشی مہراج بلی بڑے فقرہ باز آدمی تھے وعدہ کر لینے کے حاتم مگر قول پورا اور وعدہ وفا کرنا سیکھا ہی نہ تھا

نازو - اہ اب ہمین دیر ہوتی ہی منشی صاحب -

مہراج - اچھا آج شب کو ہم آئینگے تو دینگے -

ن - السیٹھ کی بی نہ تھنے بسم اللہ ہی غلط ہوئی -

مہراج - اچھا ایک بوسہ دیدو -

بوسہ بمن دادی و رنجیدہ
باز ستان گر نہ پسندیدہ

نازو - بوسے کے بعد یہ دادی کیا کہا - وادی!

مہراج - بڑی شوخ ہو جی چاہتا ہی کاٹ کھاؤن

نازو - این اچکنت دینے لگے کٹو ناکتا ہی کہ آدمی

مہراج - تم اپنے دس روپے لو گی یا کسی کی جان -

نازو - این! دس روپے! یہ دس کیسے -

مہراج - دس روپیہ کا وعدہ تھا یا کچھ اور -

نازو - بڑے اٹھائی گیرے ہو تم - کہکے مکرنا کیا -

مہراج - ارے نیکبخت آخر کیا وعدہ کیا تھا -

نازو - بیس روپے کہے تھے کہ دس نا مکر ہوتے ہو -

مہراج - اچھا بیس ہی سہی - بیش تو تیس لو تیس لو -

الغرض منشی مہراج بلی نے بڑی حجت کے بعد ایک نوٹ بیس روپے کا دیا اور کہا اب ایک نوٹ پر کیا فرض جان تک حاضر ہی سنا نازو خوش ہوگئی - مہراج بلی نے چاہا کہ پھر ایک بوسے کا سوال کرین کہ وہ تیر کی طرح وہ پہونچی اور قسمین دے کر کہہ گئی کہ آج شام کو ضرور آنا -

اب سنیے کہ اس عرصے مین اس ضعیفہ دیرینہ روز نے کم سے کم پچاس آدمیون کو وہ تھیلی دکھا کر مالداری کی لی اور جب نازو بیس روپے لیکر آئی اور کل سرگذشت بیان کی تو اور بھی خوش ہوئی -

مسٹر فریزر تباہ حال
اور
قیام نینی تال

حضرات ناظرین اس قصہ کو چھوڑ کر ذرا فریزر صاحب کا حال سنیے کہ اُنپر کیا گذری -

مسٹر فریزر صاحب اسسٹنٹ کمشنر بڑے خوش تھے کہ دو انعام جب کے ساتھ جائینگے اور مفت کی سجی سجائی کوٹھی مین رہینگے بھنگ لگے نہ پھٹکری اور رنگ چوکھا - مگر یہ معلوم ہی نہ تھا کہ لینے کے دینے پڑینگے - یہ وہی مثل ہوئی کہ گئے تھے نماز بخشانے روزے گلے پڑے - چھبے کا خیال کرتے ہی دوبے ہوگئے چوبے جی - کاٹھگودام کے اسٹیشن پر پہونچے تو لدو ٹٹو لے جواس مثل کے مصداق تھے - نو دن چلے اڑھائی کوس اور گاڑیان سب کی سب پہلے ہی کرایہ ہوچکی تھین - انھون نے اسٹیشن ماسٹر سے کہا کہ ہم بڑی خرابی مین پڑ گئے پہلے سے کوئی اہتمام نہین کیا تھا اب سردست یہان سواری کا کیا بندوبست کرین اُسنے کہا نینی تال ایسے مقام مین جب آیے پہلے سے کل امور کا بندوبست کیے ورنہ بڑی دقت ہوتی ہی اُنھون نے جواب دیا کہ ہم ابکی دفعہ بڑا دھوکا اور جھکما کھا گئے اب ایسا ہونے پائیگا ہم ایک ہندوستانی کے کہنے مین آگئے بس یار بڑے اسنے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ہمسے وعدہ کرلیا تھا کہ ہمارے ساتھ چلیگا مگر عین وقت پر ہمکو دغا دیا۔ اب ہم ہندوستانیوں کے وعدے کو ہرگز ہرگز نہ مانینگے انکے فعل و قول کا ذرا اعتبار نکرنا چاہیے خیر اب ہمارے لیے سواری کا کچھ بندوبست کیجیے آپنے کہا آپ ڈانڈی پر سوار ہوجائین تو بہتر ہی اس سے بہتر اور کوئی ترکیب نہین ہی ان لدو ٹٹوؤن پر آپ سے جایا نہ جائیگا اور بگھی آج اسوقت مل نہین سکتی —

فریزر صاحب نے کہا ڈانڈی تو میمون کے لیے ہی یا بیمارون کے لیے۔ ہمکو ڈانڈی پر جاتے شرم آتی ہی —

اسٹیشن ماسٹر۔ تو اگر آپ ذرا تامل کیجیے۔ تو مین اپنے بھائی کا گھوڑا ابھی منگوا دون —

فریزر۔ بڑا احسان ہوگا مین تامل کرونگا —

اسٹیشن ماسٹر۔ میرے بھائی کے گھوڑے رانی باغ کے ڈاک بنگلے مین ہین ابھی منگواتا ہون —

فریزر۔ اچھا تو مین یہان رفرشمنٹ روم مین جاتا ہون۔

اسٹیشن ماسٹر۔ تو آپ تب تک اپنا اسباب تو روانہ کردین —

راوی۔ صاحب نے کل اسباب اپنے نوکرون کی حفاظت مین قلیون پر روانہ کردیا —

فریزر۔ آپ سے ہمکو بڑی مدد ملی۔ ورنہ پریشان ہوجاتے

اسٹیشن ماسٹر۔ آپ بڑے اطمینان سے جائیگا تیز گھوڑے ہین —

فریزر۔ ہم دوناتگنا کرایہ دینگے۔ مگر جلدی کرو —

اسٹیشن ماسٹر۔ کرایہ کیسا وہ تو گھر کے گھوڑے ہین —

فریزر۔ معاف کیجیے گا۔ ہم سمجھے تھے کہ کرایہ کے گھوڑے ہین

دو گھنٹے کامل صاحب کو ٹھہرنا پڑا اس عرصہ مین انھون نے کھانا کھایا اور چرٹ پیا اور دو پائنٹ (آدھسیر) بہاری بیر شراب کے خالی کیے۔ اور ٹہلے مگر گھوڑا نہ ٹٹو۔ دو گھنٹے کے بعد یابو آیا یہ نہایت ہی بچین تھے کہ اگر اندھیرا ہوگیا تو بڑا ستم ہوگا یابو جاندار تھا پہاڑی جانور اور تیز رو اسٹیشن ماسٹر نے آنکر کہا کہ چلیے یابو آگیا۔ صاحب نے یابو دیکھا تو بہت خوش ہوے

فریزر۔ آپکی مہربانی کا شکریہ ہم ادا نہین کرسکتے —

اسٹیشن ماسٹر۔ نہین کوئی مہربانی نہین۔ آپکا اڈرس کیا ہی

فریزر۔ (جیب سے کارڈ نکالکر) یہ موجود ہی —

اسٹیشن ماسٹر۔ (پڑھکر) آپ سویلین ہین۔ اب آپ سوار ہون۔

فریزر۔ ہم آپکی مہمان نوازی کا شکریہ ادا کرتا ہی —

اسٹیشن۔ اب جب آپ ملینگے تب ہم آپ سے ملینگے —

فریزر۔ بھلا ہم کب تک نینی تال پہونچ جائینگے —

اسٹیشن ماسٹر اب (گھڑی دیکھکر) دو بج گئے ہین آپ کوئی شام تک پہونچینگے۔ اور اگر کہین ٹھہرے نہین تو جلد پہونچ جائیے گا —

فریزر۔ ہم کسی ڈاک بنگلے مین ضرور تھوڑی دیر کے لیے ٹھہرینگے مگر زیادہ نہین فقط چاے پینے کے لیے —

اسٹیشن ماسٹر۔ تیز تیز جائیے جلد پہونچ جائیے گا —

فریزر۔ پہلا ڈاک بنگلہ رانی باغ۔ دوسرا۔ وہ —

اسٹیشن ماسٹر بارٹن کا ڈاک بنگلہ۔ دو کوس ہی وہان سے

فریزر۔ اور اسکے بعد پھر بیر شراب یعنی بیر بھٹی ہی —

مسٹر فریزر صاحب اس یابو پر سوار ہی ہونے کو تھے کہ دو گھوڑے انکو نظر آئے۔ ایک سبزی گھوڑی خاص عربی اور ایک سمند سیاہ زانو گھوڑا۔ سوچے کہ مین نے یہ سبزی گھوڑی تو کہین دیکھی ہی۔ مگر یاد نہین آتا کہ کہان دیکھی ہی سائیس کو اشارے سے بلایا —

فریزر۔ یہ گھوڑا کس کا ہی کہان سے آیا ہی —

سائیس۔ (اس) ہجور یہ گھوڑی نکھلو کے نواب کی ہی —

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

فریزر۔ کون نواب۔ نواب عالی قدر کا ہی۔

س۔ ہجور ناؤن تو نہین آیا دہی۔ ہمکو۔

فریزر۔ کوئی اسکے ساتھ آیا ہی کہ کھالی۔

س۔ ہجور نواب نے ایک آدمی ساتھ کیا تھا۔ وہ وہین رہگیا اور نواب بھی نہین آئے اور ہم گھوڑے لیکے آگئے

فریزر۔ (دل مین) یہ محمد عسکری ہی کے گھوڑے مین

س۔ ہجور کو تو مین نے دیکھا ہی نکھلؤ مین۔

فریزر۔ ہمارے پاس بدھوا اور گھسیٹے اور جگتی در اسندر سائیس نوکر ہی اور آغا کو چمین ہی۔ تم شاید نواب عسکری کا نوکر ہی

س۔ ہجور ناؤن آیا دنہین رہتا۔ یہی ناؤن ہی

فریزر۔ نواب کیون نہین آیا۔ کیا سبب ہوا۔

س۔ ہجور ہمکو گھوڑے لیکے بھیجدیا ٹیشن پر اور ایک آدمی ساتھ بھیجا۔ بس پھر کیا جانے کدھر چلدیے اور نواب صاحب نہین آئے۔

فریزر۔ پھر اب تم کیا کریگا۔ تم چلے نینی تال۔

س۔ پھر جو ہجور کہین۔ نہ ہمارے پاس کھرچ نہ گھوڑے کے دانہ گھاس۔ ہم تو بڑی خرابی مان پڑ گئے

فریزر۔ ہم خرچ دیگا اور دانہ گھاس کا دام۔

س۔ ہجور نواب کو بھی لکھ بھیجین کہ گھوڑے یہان ہین۔

فریزر۔ ہم آج ہی تار دیگا۔ وہان پہونچکر۔

س۔ ہجور کے یہان میرا بھائی بھی نوکر ہی گھسیٹے

فریزر۔ کمیت گھوڑی پر ہی۔ تین برس سے ہی۔

س۔ ہجور چھ روپے طلب بھی تو دیتے ہین اسکو۔

فریزر۔ اچھا ہم اب اس گھوڑی ہی پر جائیگا۔

اسٹیشن ماسٹر کو بلایا اور کہا ہمارے ایک دوست کے گھوڑے آگئے سا۔ اب ہم آپکے بابو کو شکریے کے ساتھ واپس کرتے ہین۔ اب ہم ان گھوڑون پر جائینگے۔

اسٹیشن ماسٹر نے نواب صاحب کے سائیس سے دریافت کیا کہ گھوڑے کبھی پہاڑ پر چڑھے ہین۔

سائیس نے کہا ہجور کنڈیل کالم صاحب کی گھوڑی ہی اور چار برس شمل کے پہاڑ پر رہچکی ہی۔ اور یہ گھوڑا ایک صاحب ہین گھوڑ دوڑ ہی انکے ساتھ نینیا تال ہو آیا ہی

اسٹیشن ماسٹر نے مسٹر فریزر صاحب سے کہا بہتر ہی آپ جائین۔ سائیس نے کاٹھی اور لگام سے گھوڑی کو لیس کیا صاحب سوار ہوے اور چلے بیر کی بھٹی کے پاس اترے اور ڈاک بنگلے مین جاکر ہوسکی اور سوڈا پیا۔ اور تین انڈے ہاف بوائیلڈ۔ اور ایک پیالہ چاہ کا پیا۔ کسیقدر تھکے تھے آرام سے کرسی پر بیٹھ کر چرٹ پیتے ہوے مسٹر جانسن مہتمم ڈاک بنگلہ سے باتین کرنے لگے۔

فریزر۔ (ف) آپ کتنے دن سے ہندوستان مین رہتے ہین

جانسن۔ (ج) مجھے صرف دو برس کے قریب ہوے کہ لندن چھوڑا دو مہینے مصر مین قیام کیا تب سے نینی تال پر رہا ہون۔

ف۔ اس فصل مین تو اچھی بکری ہوتی ہوگی یہان

ج۔ جی ہان۔ خوب بکری ہوجاتی ہی اس فصل مین۔

ف۔ ہندوستانیون کی خو بو سے تو آپ کم واقف ہونگے

ج۔ مین نینی تال کے سوا اور کسی مقام سے واقف نہین ہون دو دو تین تین دن ادھر اُدھر رہا ہون صرف

ف۔ کون کون مقام آپنے ابتک دیکھے ہین۔

ج۔ کلکتہ مین ایک ہفتہ رہا۔ مدراس مین دو دن کشمیر مین ایک ہفتہ۔ بمبئی مین چار روز۔ کرانچی اور آگرہ اور بنارس اور لکھنؤ اور کانپور اور پونا اور شملہ اور دارجلنگ اور لاہور اور امرتسر اور اندور اور جبلپور اور حیدر آباد اور پانڈے چری اور

چندر نگر اور میسور اور بریلی اور ٹرچناپلی اور آلہ آباد اور کٹک اور پوری اتنے شہر دیکھے۔

راوی۔ کیسے خوش ہوے دو برس سے کم زمانے مین تمام ہندوستان کی سیر کرلی اب بتایئے کون مشہور مقام رہ گیا۔ واے برحال ہم ہندیون کے کہ بانس بریلی مین تمام عمر رہے اور نینی تال کی صورت نہ دیکھی متھرا مین پیدا ہوے اور متھرا ہی مین مرے وہین نال گڑی اور وہین لاش پھونکی گئی مگر تاج بیبی کا روضہ نہ دیکھا نہ دیکھا۔ جو دس قدم بڑہ کر ہم پختہ مغز اور تجربہ کار ہون تو کیونکر ہو کجا کشمیر۔ اور کجا میسور۔ ٹرچناپولی کو دیکھیے اور لکھنؤ کو دیکھیے ان لوگون نے اس سیاحی کی بدولت فائدۂ عظیم حاصل کیا اور ہم لوگ بھی کسقدر وضع کے پابند ہین کہ نوازگنج کے رہنے والے نرہی کے محلے سے نہین واقف اور نرہی والون نے نوازگنج کی صورت نہین دیکھی وضع کی پابندی کے یہ معنی ہین۔ ان دونون کا مکالمہ ذرا غور سے سنیے گا لائق سننے کے ہے۔

ف۔ ہمکو ہندوستانیون سے ملنے جلنے کا اتفاق ہوا ہے مگر ہمکو انکی افسوسناک حالت پر سخت رنج ہوتا ہے انکی حالت واقعی قابل افسوس ہے خدا جانے یہ کب ترقی کرینگے۔

ج۔ انگریزی جہان زیادہ ہے وہان ترقی بھی زیادہ ہے۔ مثلاً کلکتہ بمبئی۔ مدراس حیدرآباد مین یہی چرچا ہے۔

ف۔ ان لوگون کو ابھی تہذیب سے پوری پوری واقفیت نہین ہوئی ہے۔ یہ بڑے افسوس کا مقام ہے۔

ج۔ آپ یہان کہان تعینات ہین۔

ف۔ مین صوبۂ اودھ کا اسسٹنٹ کمشنر اور مہتمم خزانہ ہون مجھسے ایک رئیس نے وعدہ کیا تھا کہ ہم اور آپ ساتھ چلینگے اسی سبب سے مین نے اپنے قیام کا انتظام بھی نہین کیا کیونکہ انھون نے وعدہ کیا تھا کہ وہ اپنے ایک دوست کی کوٹھی لینگے ہین اور وہ سج بھی دی گئی ہے۔ مگر چلنے کے وقت جبکہ ریل کے چھوٹنے کو کوئی آدھا گھنٹہ باقی رہا روپوش ہو رہے اور میرے ساتھ نہ آئے۔

ج۔ ریل پر سوار ہوے کہ گھر ہی مین چھپ رہے۔

ف۔ کیا جانے کہان چھپ رہے۔ آدمیون نے مجھسے کہا کہ نواب صاحب نے بیوقت کھانا کھایا تھا تو سو رہے وہ اب نہ جائینگے

ج۔ (مسکراکر) واہ کیا اچھا اور معقول عذر ہے۔

ف۔ اب مین سوچتا ہون کہ مین اپنا کیا انتظام کرون

ج۔ ہوٹل مین جگہ ملجائیگی مگر پہلے سے بندوبست کرنا اچھا تھا لیکن آپ تو انکے بھروسے پر رہے۔ انکو لازم تھا کہ کوٹھی کا بندوبست کردیتے۔

ف۔ گھوڑے یہان آگئے ہین یہ گھوڑی انھین کی ہے

ج۔ یہان کیونکر آگئے۔ کیا پہلے سے بھیجے تھے۔

ف۔ نوکرون کو حکم دیا کہ جاکے اسٹیشن پر گھوڑے روانہ کرادو ہم وقت پر صاحب کے ساتھ آرہینگے۔

ج۔ خود گھر مین رہے اور گھوڑے نینی تال پہونچے

ف۔ (ہنسکر) اسی کا نام مرہٹی گھس ہے۔

ج۔ کیا شراب پیتے ہین۔ شرابی آدمی ہین۔

ف۔ نہین ایک قطرہ نہین چھوتے۔ مگر ہندوستانیت۔

ج۔ کیا سب ہندوستانیون کے یہان یہی حال ہے۔

ف۔ عموماً سب ہندوستانیون کا یہی حال ہے۔ نہ بات کا خیال اور نہ قول کا خیال کہین کچھ اور کرین کچھ احتیاط تو جانتے ہی نہین کہ کسکو کہتے ہین۔

الغرض بعد اس گفتگو کے مسٹر فریزر صاحب روانہ ہوے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اور شام کے وقت نینی تال مین داخل ہوئے پہلے کیلیون ہوٹل کے منیجر سے ملے —

ف - آپ کے ہوٹل مین ایک بورڈ کی جگہ ہوگی —

منیجر (م) افسوس ہی کہ کوئی کمرا بھی خالی نہین ہی —

ف - اور کسی ہوٹل مین جگہ ملیگی آپ کے نزدیک —

م - آج کل تو وقت سے جگہ ملیگی - آلبین ہوٹل جائیے شاید وہان جگہ خالی ہو —

ف - آلبین ہوٹل - اچھا یہ ہوٹل کس طرف ہی —

م - سیدھے چلے جائیے - سائین بورڈ دیکھ لیجیے گا —

فریزر صاحب آلبین ہوٹل آئے منیجر سے ملاقات کی —

ف - ایک بورڈ کی جگہ خالی ہوگی آپ کے ہان —

م - افسوس ہی کہ آج ہم تین جنٹلمینون کو جو بالکل اجنبی ہین یہان نہ ٹکا سکے کئی دن سے مسافر اس کثرت سے بھرے ہین کہ نئے مسافرون کو جگہ نہین دے سکتے —

ف - اور کوئی ہوٹل ایسا ہی جہان غالباً جگہ ملجائے

م - وہ سامنے پیرس کا ہوٹل ہی وہان جائیے —

پیرس کے ہوٹل گئے تو ایک میم صاحب آئین اُنھون نے کہا بڑا افسوس ہی کہ ہم آج آپکے واسطے کچھ نہین کر سکتے ایک ایک کمرے مین دو دو مسافر ہین —

انھون نے کہا ہم بڑی خرابی مین پڑ گئے کسی ہوٹل مین جگہ نہین ملتی میم صاحب نے کہا کلن کے ہوٹل مین دیکھیے یہ وہان سے کلن کا ہوٹل پوچھتے ہوئے چلے - اور کلن کا ہوٹل آسمان سے بھی اونچا - بعد خرابی بصرہ پہونچے تو وہان بھی کلن نے کہا حضور اتنی کثرت ہے کہ دو دو صاحب لوگ ایک ایک کمرے مین رہتے ہین اور باورچیخانہ تک خالی نہین ہی ایک گورا جو باجا بجاتا ہے - باورچیخانے مین اُتر پڑا - اور خیمون مین کھانا پکتا ہی - آلبین ہوٹل گئے تھے آپ - کہا - ہو آیا - کیلیون ہوٹل ہو آیا - آپ ہل صاحب کے ہوٹل جائیے یہان سے ہل صاحب کا ہوٹل پوچھتے ہوئے چلے - وہان پہونچے خانساماں سے دریافت کیا - ہمارے ٹکنے کا ٹھکانا ہے - وہ کانون سے اونچا سُنتا تھا انکا کہنا اُسکی سمجھ مین نہ آیا —

اُسنے استفسار کے طور پر دریافت کیا (ہان صاحب)؟ یہ سمجھے کہتا ہی ہان جگہ خالی ہی - کہا صاحب کو سلام دو - منیجر نے آنکر گڈ ایوننگ کے بعد یہ مژدہ سُنایا کہ ایک ہفتے سے ہمارے یہان تل رکھنے کی جگہ نہین ہی - بڑی کثرت مسافرون کی ہی کل بھی لوگ پھر گئے - پرسون بھی پھر گئے - جگہ ہی نہین ہی - آپ ڈاک بنگلے جائیے —

یہان سے ڈاک بنگلے چلے تو اب صاحب کو اپنے دل مین دعائین دیتے جاتے تھے - ڈاک بنگلے مین بھی ٹکا سا جواب ملا جل جلالہ اب سخت مصیبت مین مبتلا ہوئے سوچے کہ اب بغیر اسکے کہ حکومت کے ذریعہ سے آرام لے اور کوئی وسیلہ کارگر نہ ہوگا ان کی حکومت وہان یعنی چہ نینی تال کے انسپکٹر کے پاس چلیے —

الغرض مسٹر فریزر صاحب پوچھتے پوچھتے نینی تال کے سول افسر اعلیٰ کی کوٹھی پر گئے - کارڈ بھیجا - تو صاحب اسسٹنٹ کمشنر جو سول افسر نینی تال تھے — باہر نکل آئے اور مصافحے کے بعد یہ گفتگو ہوئی —

ف - اس وقت مین آپ کے کسی کام کا تو حارج نہین ہوا —

کمشنر — (ک) - مطلق نہین مین آپ کی ملاقات سے خوش ہوا — جو کام میرے قابل ہو فرمائیے —

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ف - میرے ٹکنے کا بندوبست کر دیجیے بس -
ک - اور آپ کیا آج ہی چلے آتے ہین -
ف - کسی ہوٹل مین مجھے جگہ نہین ملی ایک ہندوستانی دوست کی بدولت مجھے یہ تکلیف ہوئی - خیر اسکا ذکر مفصل پھر کیا جائیگا کہین بیٹھنے کا ٹھکانا ہو جاتے -
ک - ہوٹل مین تو جگہ نہین مل سکتی مگر آپ کو ایک کوٹھی دلوا سکتا ہون اسمین دو جنٹلمین رہتے ہین - اور آپ کی بھی گنجایش ہو جائیگی مین آپ کو چٹھی لکھے دیتا ہون اور میرا آدمی آپ کے ساتھ جائیگا -
ف - مین آپکا شکر گزار ہوا - بڑی پریشان ہی طبیعت

صاحب سول افسر نے ایک چٹھی لکھی اور مسٹر فریزر صاحب کو دی اور کہا کل شام کو مہربانی کر کے آپ کھانا میرے ہی ساتھ کھائیے گا اور مین پانچ بجے آپ سے ملونگا

خط لیکر فریزر صاحب رخصت ہوے صاحب کا چپراسی ساتھ تھا اُسنے کوٹھی مین جا کر مسٹر جیکب صاحب سے کہا کہ صاحب نے ایک صاحب کو بھیجا ہی جیکب صاحب باہر آئے -

جیکب - (ج) گڈ ایوننگ - کیا حکم ہی -
ف - چٹھی پاکٹ سے نکال کر دی -
ج - (پڑھکر) آئیے مین مکان دکھا دون -
ف - مجھے دیکھے پسند ہی ٹکنے کا ٹھکانا ہو کہین
ج - دل ہمین تعجب ہی کہ آپنے پہلے سے بندوبست نہ کیا
ف - مین اسکا مفصل حال آپ سے عرض کرونگا
ج - تو آپ اپنا اسباب اُتروائیے -
ف - اسباب کا تو پتا ہی نہین ہی
ج - (آدمی کو بلا کر) بازار مین جا کر دیکھو صاحب کا اسباب کہان ہے جلدی ڈھونڈھ کر لاؤ -

الغرض جیکب صاحب نے انکو ایک عمدہ جگہہ دی اور فریزر صاحب نے بڑی خوشی کے ساتھ اُنکا شکریہ ادا کیا

دوسرے روز فریزر صاحب اور جیکب صاحب سے جو گفتگو ہوئی تو فریزر صاحب نے نواب محمد عسکری کی وعدہ خلافی اور بے اعتنائی کی بڑی شکایت کی اور کہا کہ اب ہمکو ہندوستانیون کے قول کا عموماً اعتبار جاتا رہا - انکے سبب سے ہمکو سخت تکلیف اور پریشانی ہوئی -

شام کو اُس روز اتفاق سے موسلا دھار مینہ برسا اور صبح تک لگاتار برسا کیا جس مکان مین یہ ٹکے تھے اسکے دو کمرے بے مرمت تھے ایک وہ جسمین انکا بڈ روم تھا دوسرے وہ جو انکا ڈرائنگ روم تھا - کبھی ادھر سے مسہری اُٹھا کر اُدھر رکھی کبھی اُدھر سے ادھر پھر دوسرے کمرے مین گئے وہان بھی خوب بھیگے -

رات بھر سخت پریشانی اور تکلیف مین رہے اور محمد عسکری کی جان و مال کو دعا دیتے رہے -

صبح کو مکان کی تلاش مین پھر سرگردان و حیران چلے -

نواب صاحب کا دُربار دُربار

نواب ہلال رکاب کے دُربار دُربار مین مصاحبین کی خوش گپی اور فقرہ بازی ہوتے ہوتے چار بجے کے وقت نواب صاحب کو یاد آیا کہ معشوقہ قمر طلعت نے پیام بھیجا ہی - ہزار کام چھوڑ کر وہان جانا ہی - اب تو سونے کے چھڑون کی فرمایش بھی پوری کر دی - اب کیا کہنا ہی پو بارہ ہی - مار لیا ہی - پاہ جیت لینگے آج شام کو خوب مزے اُڑینگے -

اتنے مین مسخرہ جو کسی ضرورت سے گھر چلا گیا تھا دوڑتا اور ہانپتا ہوا آیا اور کہنے لگا حضور کچھ سُنا -

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

سب کے سب ہمہ تن گوش ہو کر منتظر تھے کہ سنین کیا
امر نادر الظہور واقع ہوا ہے مسخرے نے کہا خداوند ایک
شخص نے مجھ سے کہا ہے کہ لوہے کا پل بہگیا۔ مین جو
دوڑا ہوا گیا تو کیا دیکھتا ہون کہ دریا کا دریا بھاگا چلا جاتا ہے
اسپر مہراج بلی نے حیرت کے ساتھ کہا کیا؟ دریا بھاگا
جاتا ہے۔ اسکے کیا معنی۔
مسخرے نے کہا حضور اسکے معنی کیا۔ دریا بھاگ گیا
کسی بات پر خفا ہو گیا۔ بس بھاگ کھڑا ہوا دریا ہی تو ہے۔
مہراج بلی بولے بھئی ہماری سمجھ مین نہین آتا۔ لوہے کا
پل بہگیا خیر بہگیا۔ مگر دریا کا روٹھنا اور بھاگ جانا کیا معنی
مہراج بلی گول آدمی تو تھے ہی اس مذاق کو ذرا
نہ سمجھے اور لڑنے لگے۔ محمد عسکری نے انسے بڑی بحث
کی کہ دریا کا بھاگ جانا کون جائے استعجاب ہے۔ اسپر یون
گفتگو ہونے لگی۔

نواب۔ منشی مہراج بلی کو بھی عقل سے دشمنی ہے۔
مسخرہ۔ اگلے وقتون کے لوگ ہین سیدھے سادے
جھمن۔ حضور سنا میان الماس پر زنا بالجبر کا مقدمہ
دائر ہوا ہے۔ نہین معلوم اسکی اصلیت کیا ہے۔
نواب۔ میان الماس کون وہ خواجہ سرا یا کوئی اور
جھمن۔ جی ہان حضور سنا لندن سے بارسٹر
بلوائے گئے ہین۔
نواب۔ بڑا روپے والا آدمی ہے صاحب
لکھ پتی ہے۔
مہراج۔ میان الماس خواجہ سرا ہے اور زنا کا مقدمہ
غلط ہو نہین سکتا۔ کسی نے گپ اڑا دی ہے۔
داروغہ۔ نہین صاحب گپ نہین ہے مین تصدیق کرتا ہون۔
مہراج۔ میان خواجہ سرا ہے اور یہ مقدمہ کتنے عقلمند ہو

راوی۔ عقل کا تو حضور ہی پر خاتمہ ہو گیا ہے بس۔
مہراج۔ ایسا ویسا ہو تو تمہارے چکمے مین آجائے
راوی۔ آپکا سا گھاگ گرگ باران دیدہ اور چکمے مین آجائے
ہر کس بخیال خویش خبطے دارد
ممن۔ یہ عجیب نہین کہ دور دور سے لوگ گواہی کے لیے
بلوائے جائین اور سنا ہے کہ اسمین ٹھاکر بھجن سنگھ کی بھی
گواہی ہوگی۔
اختر۔ وہ تو کل مر گئے۔ انھون نے ہیضہ کیا خداوند
مسخرہ۔ کل مر گئے۔ کل کیونکر مر سکتے تھے بھلا۔
نواب۔ کیون کیا کوئی سرکلر جاری
ہو گیا ہے کہ کل کوئی شخص نہ مرنے پائے ہماری
نظر سے نہین گذرا۔
مسخرہ۔ حضور کل بدھ کا دن تھا بدھ
اور جمعرات کے دن بھی کوئی مرا ہے آجتک اور اب
سرکار کے حکم سے ڈھنڈورا پٹ گیا ہے کہ خبردار جمعرات
اور بدھ کو کوئی نہ مرے اور اگر معلوم ہو کہ کوئی
مرنے والا ہے تو فوراً پولیس کا پہرہ بٹھا دیا جائے
حسین علی خدمتگار نے چپکے سے عرض کیا حضور کو یاد ہوگا
کہ قمرن نے حضور کو بلایا ہے مین نے کہا یاد دلا دون
نواب صاحب نے کہا تم تو پاگل ہو ارے یہ بات بھی بھلا
کہین بھول سکتی ہے۔
مہراج بلی نے نواب صاحب سے اپنے اور زنادو کے عشق کا
حال نہین کہا تھا ادھر وہ اس فکر مین کہ کہین شام ہو تو دیدار
نصیب ہو ادھر یہ دعا مانگتے تھے کہ یا خدا آفتاب غروب اور
ماہتاب طلوع ہو تو چاند سا مکھڑا دیکھنے مین آئے
مہراج۔ اسوقت نواب صاحب کسی فکر مین ہین شاید ان کے
چہرے سے ثابت ہو رہا ہے۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

پاتے ہین ہم کچھ انتظار کے طور	رخ ہی میریطرف نظر کہین اور

ن - میان کچھ پوچھو نہ بس عجب گو مگو ہی -

ممن - حضور یہ کوچہ ہی ایسا ہی -

اختر - مگر ہمارے سرکار اس کوچے سے خوب واقف ہین ۔ ٥

کوچۂ عشق کی راہین کوئی آنسے پوچھے	خضر کیا جانین غریب اگلے زمانے والے

داروغہ - خداوند یہ سب باتین ہین - خوشامد ہی -

مہراج - خوشامد کیسی سچ کہتے ہین میان اختر -

داروغہ - ہان سچ ہی ہوگا بندہ حجت نہ کریگا -

ن - یعنی آپ میں آپکو شک ہی کہ ہم عشق کے کوچے سے واقف نہین ہین ہمسے بڑھکر کوئی دکھاوے جب جانین یہ تو بانی کار ہون اس فن کا

ممن - کوئی شک نہین خدا گواہ ہی کوئی شک نہین -

ن - ہم برسون اس فن کو سکھا سکتے ہین صاحب -

اختر - حق ہی اس سے جو انکار کرے وہ احمق مطلق -

ممن - حضور یہ اللہ کی دین ہی جسکو چاہے دے -

اختر - کیا بات کہی ہی کیا بات پیدا کی ہی -

داروغہ - حضور اس کوچہ کی ٹھوکرین ستم ڈھاتی ہین -

ن - ہان پھر اسمین کیا جاے گفتگو ہی - برا کوچہ ہی -

ممن نے آگے بڑھکر ہاتھ جوڑکر عرض کیا خداوند نعمت ایک خبر سنی ہی واللہ اعلم سچ ہی کہ جھوٹ مگر سنا شہر بھر مین مشہور ہوگئی ہی لوگ کہتے ہین پرسون خواجہ آتش صاحب نے انتقال فرمایا -

مسخرہ - خواجہ آتش صاحب کا انتقال کرنا تو چاہے سننا نہین ہی کیونکہ بوڑھے آدمی تھے کوئی پچیس چھبیس برس کا سن تھا اور سن مرض مہلک مین مبتلا تھے مر گئے مر گئے انکو کہئے ابھی اٹھتی جوانی کم سن آدمی آج صبح کو باتین کرتے کرتے مر گئے -

مہراج - کون کون یار یہ مرنے کی خبرین بری -

مسخرہ - ای ہی نام لیجئے - تو بہ بھولا جاتا ہون -

ممن - ہمنے خواجہ آتش کے مرنے کی خبر سنی تھی آپنے کسکے مرنیکی خبر سنی خدا خیر کرے

مسخرہ - اور عین جوانی کی حالت مین - ۶

این ماتم سخت ست کہ گویند جوان مرد

اختر - تو جناب نام تو فرمائیے - کون صاحب مر گئے -

مسخرہ - اجی یہی شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی علیہ الرحمہ

مہراج - کون! شیخ سعدی مر گئے!!! - کون شیخ سعدی

مسخرہ - شیخ سعدی بھی کئی تھے - کہنے لگے کون شیخ سعدی

مہراج - گلستان والے شیخ سعدی گلستان بوستان کے مصنف؟

مسخرہ - جی - بیٹھے بیٹھے باتین کرتے کرتے دم ٹوٹ گیا

مہراج - آج شیخ سعدی مرے - یہ آج کیونکر مر سکتے تھے

مسخرہ - بجا - کیا آج کسی کو مرنے کا حکم نہین ہی -

ممن - جی ڈھنڈھورا پٹگیا ہی کہ آج کوئی مرے تو اسکو پھانسی دیجائے

اسپر قہقہہ پڑا - مگر مہراج بلی صاحب کو شیخ سعدی کے مرنے اور اس حکم کے سننے سے بڑی حیرت ہوئی -

مہراج - بھئی ہماری سمجھ مین آج کی گفتگو نہین آتی شیخ سعدی نے آج انتقال کیا اسکے کیا معنی - اور یہ ڈھنڈھورا پٹا گیا کہ کوئی مرنے نہ پاوے اور جس کسی کا دم نکل جائے

مسخرہ - تو کیا - فوراً پھانسی ہوگی - حکم حاکم مرگ مفاجات وکیونکر ٹلسکتا ہی کوئی - گورنمنٹ کے حکم کے خلاف کوئی کچھ کر سکتا ہی

مہراج - تو موت سے بھی گورنمنٹ لڑ سکتی ہی بھلا؟

مسخرہ - موت کے باپ سے لڑ سکتی ہی - گورنمنٹ ہی کہ کھلونا

ممن - یہ شیخ سعدی کے مرنے کا ہمین بڑا رنج ہوا -

ن - انا للہ وانا الیہ راجعون ٥

ہر انکہ زاد بناچار بایدش نوشید ز جام مرگ مے کل من علیہا فان

ممن - کیون حضور جو لوگ کہا کرتے ہین کہ انسان فانی ہی اور موت سب کو آنی ہی کیا یہ صحیح ہی کیا سب کے سب مر جائینگے اس دنیا کو خالی کر جائینگے

اختر - اجی سنا کرو یہ سب گپین ہین موت کی ایسی تیسی -

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

مہراج - یہ کیسں نہیں ہین کہین گپ کے بھروسے بھی نہ رہنا -

ن - تو شہر بھر کے آدمی آپ کے نزدیک مرجائینگے -

مہراج - (مسکراکر) تم لوگ واللہ جاہل سے بدتر ہو -

نواب - سارے تو عالم تو تو کہتا ہی کہ سبکے سب مرجائینگے -

مہراج - کتنے سیدھے اور پاگل ہو مرجائینگے نہیں تو کہان جائینگے - آپ ابھی تک موت کے قائل ہی نہیں ہین ماشاءاللہ

اختر - موت تو لوگون کو آتی ہی اور آتی رہیگی - مگر آپ تو ایک سرے سے تمام دنیا کو مارے ڈالتے ہین -

مہراج - افسوس کا مقام ہی واللہ غفلت کا پردہ پڑا ہوا ہی ایک متنفس ایسا نہین ہی جو بچ جائیگا -

نواب - آپکی ایسی تیسی آپ خود مرجائینگے -

مہراج - اور آپ کیا بچ جائینگے - بجا یہ بہرے والے اور داروغہ اور میان ممن آپکو موت سے بچا لینگے یہ خیال دل سے دور کیجئے حضور

ن - موت موت واہیات ہاڑ مچا دیا ہی -

مہراج - اچھا جب آئیگی تو قدر عافیت معلوم ہوجائیگی موت برحق ہی ایک دن مرنا ضرور ہی -

اختر نے ممن کے کان مین کہا سچ کہتا اتنا بڑا گو کھا بھی کہین دیکھا ہی - آپ لڑ رہے ہین کہ انسان ضرور فانی ہی اور حجت کر رہے ہین کہ دنیا کے سب آدمی مرینگے اس عقل کے صدقے

ممن - فرمائشی پاگل ہی لاکھون مین ایک -

اختر - پوچھیے یہ کون نہین جانتا کہ آدمی فانی ہی -

ممن - اور شیخ سعدی کے مرنے پر کیا چونکے ہین -

اختر - جی ہاں بہت حیران تھے کہ یہ کیا ہوا -

ممن - جس وقت عقل تقسیم ہوئی تھی یہ غیر حاضر تھے -

اختر - منزلون انکا پتا نہ تھا بالکل گول آدمی

مسخرہ - حضور ایک شعر مجھ کو یاد ہے امانت نے کہا ہی - ۵

ابر و باد و مہ و خورشید و فلک در کارند	تا تو نانی بکف آری و بغفلت نخوری

مہراج - یہ امانت کا کلام ہی سبحان اللہ امانت کا کلام نہیں ہی شیخ سعدی نے کہا ہی

داروغہ - جی ہان یہ تو گلستان مین موجود ہی جناب

مہراج - کہتا کیا ہون - امانت کی تو اندر سبھا ہی -

مسخرہ - اندر سبھا ہی کا تو شعر ہی یہ سبز پری کے بیان مین

مہراج - کچھ پاگل ہو گئے ہو -

ہمہ از بہر تو سرگشتہ و فرمانبردار
شرط انصاف نباشد کہ تو فرمان نبری

ن - ہان ہان یہ گلستان کا شعر ہی ہمنے پڑھا ہی -

مسخرہ - تو شیخ سعدی فارسی کیا جانین وہ تو اردو گو تھے

ن - ہان یہان پر ہم بھی قائل ہو گئے یہ بات مانی -

مہراج - یہ شیخ سعدی فارسی نہین جانتے تھے - آپ پاگل ہین انسے بڑھکر شیراز مین کوئی پیدا نہین ہوا -

مسخرہ - بھلا مادھورام کے برابر تھے یا کم و بیش -

یہ خوش گپی ہو رہی تھی کہ نواب صاحب نے حکم دیا کہ فٹن تیار ہو اور حاضرین سے کہا ایک صاحب کی ملاقات کو جاتا ہون معاف فرمائیے

دیدار یار کی تیاریان

قمرن چوڑی والی کی مادر دیرینہ روز نے اپنی طرار اور یاقوت رخسار دخت گلعذار کو یہ پٹی پڑھائی کہ آج جو نواب صاحب آئین تو انکو رنگنا چاہیے

چھوکری نے کہا امی جان رنگنا کیا معنی - ہولی نہ نوروز نہ ہندوؤن کا تہوار نہ مسلمانون کا اگر ہولی ہوتی تو باجی سے کہتی کہ منشی مہراج علی سے پچکاری کھیلین اور اچھی خاصی ترمتھین نوروز ہوتا تو ہم نواب کو رنگتے ہولی نہ نوروز یہ رنگنا کیا معنی ضعیفہ نے مسکراکر جوابدیا بیٹا ان باتون کو کیا جانو ابھی ماشاءاللہ سے جمعہ جمعہ (جعبہ) آٹھ دن کی پیدائش رنگنے کے معنی یہ کہ نواب کو اس ڈھرے پر لاؤ کہ شراب پئین -

قمرن فقرہ سنکر از بس متحیر ہوئی کہا کیا مسلمان بھی کالا پانی پیتے ہین

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

چرس کے دم تو لگاتے دیکھا ہی مگر یہ ہمنے آجتک نہین سنا کہ مسلمان اور کائستھ بھی پیتے ہین پیرزن نے کہا بابا ۔ تماشبینی مین انسان کو سبھی پاپڑ بیلنے ہوتے ہین۔ شراب کی کیا حقیقت ہی آدمی تنکے چننے لگتا ہی۔ تم ان سے یہ کہنا کہ جبتک شراب پیوگے ہم ایک نہ مانینگے گلے مین ہاتھ ڈال کے بھولے پن کے ساتھ کہنا۔ دیکھو پیتے ہین یا نہین مگر بہت اصرار نکرنا۔ وہ بات کرنی چاہیے کہ دوسرے کو ناگوار نہ گذرے اک خوبصورتی کے ساتھ اگر تمھارے کہنے سے پی لین تو بس سمجھ لو کہ بس مین آگئے۔

نازو کو بھی یہی ہدایت ہوئی کہ تمھارے منشی مہراج بلی جو آج آئین تو انکو شراب پلانے کی کوشش کرنا۔

ان دونون بہنون نے کہا امی جان اگر وہ دونون اس بات پر راضی ہو جائین کہ ہم شراب پینگے تو شراب کہان سے آئیگی اور اگر آبھی گئی تو ہم تو جانتے بھی نہین کہ شراب کسے کہتے ہین۔ جو انھون نے ہمسے کہا کہ تم بھی پیو اور ہمارا ساتھ دو تو ہم پھر کیا کرینگے۔ ذرا ذرا سی پی لین۔ نشہ نہ ہونے پائے۔

حضرات ناظرین اس بوڑھی شفتہ سے خدا بچائے پھانسنے اور لوٹنے اور بلبلانے کی سیکڑون تدبیرین یاد ہین اس کے پھندے مین انسان پھنسا اور گیا گذرا۔ بچ ہی نہین سکتا کسی صورت سے نہین بچ سکتا۔ یہ وہ کالی ناگن ہی جسکے کاٹے کا منتر ہی نہین سونگھتے تو زہر معارگ و پے مین پیوست ہو جائے جوانی مین اسنے صدہا گھر کھائے اور بڑی نیکنامی مگر بہت عرصے سے چھٹی ہوئی تھی۔ اسکی لڑکیون کو نہین معلوم تھا کہ یہ شراب پیتی ہین مطلب اسکا یہ تھا کہ اگر نواب صاحب اس ڈھرے پے آجائینگے تو پھر ہزارون روپے لوٹ لگی نشے مین دس کی جگہ بیس دے نکلینگے۔

ایک تو عشق کا نشہ ہی کیا کم ہے اسپر طرہ شراب بس پھر کیا ہی۔

نازو نے کہا امی جان یہ اور دفعہ پر رکھو ایکی ایکا شراب کی فرمائش کر بیٹھنا ٹھیک نہین ہی۔ پہلے ایکدن ہم اور قمرن گھر پر پی لین اور ذری عادت ہو جائے تو پھر دونون کو رنگنا کتنی بڑی بات ہی۔

قمرن بولی نا باجی جان ہم تو اس موئی شراب کو ہاتھ سے نہ چھوینگے پرسون ہماری سسرال کی طرف سے پانچ چھ آدمی جاتے تھے اور دھوبی تھے شاید اسقدر پیے ہوے کہ اپنے آپے مین نہ تھے اور مار پیٹ کرنے لگے۔ دو تین مرتبہ گر گر پڑے ہوش ٹھکانے نہین تھے آپس مین وہ گالی گلوج کرین کہ اللہ کی پناہ۔ بہت سے لوگ جمع ہو گئے ایک کی ناک سے خون بہنے لگا تھا پھر پولیس کے لوگ آگئے اور ایک تلنگے نے انکو گرفتار کر لیا پھر کیا جانے انکا کیا حشر ہوا۔ مگر بڑی بُری چیز ہی تم چاہے پیو باجی ہم چھونے کے بھی نہین بیٹھے بٹھائے ہوش سے بیہوش ہو جانا کس نے بتایا ہی۔

چنو کی جورو یعنی وہ ضعیفہ بولی کہ بیٹیا جتنا جو کہا کرین وہ کیا کرو تا کہ تم بڑی عقلمند ہو مگر ہمارا سا تجربہ کہان سے لاوگی جو تم سے کہین بس وہ کرو۔ بات کی بات مین پانچ سو روپی ٹھگ لیے کہ نہین گھما لیے اب جا کے ذرا خوب بناو چناؤ کر کے آو۔ مگر وہی جو ہمنے کہا ہے ذرا جھلکی دکھائی اور گھٹ سے الگ۔

نازو۔ اور مہراج بلی بھی تو آئینگے آج۔

ضعیفہ ۔ (ض) انکو الگ بٹھلائینگے انکو الگ۔

قمرن ۔ تو ہم نواب صاحب سے مہراج بلی کا ذکر نہ کرین۔ کیون امی جان۔

ض۔ نہین نہین ہرگز ہرگز ذکر نہ آنے پائے۔

نازو۔ اُسکی باتون سے معلوم ہوتا ہی کہ پاگل ہی۔

قمرن۔ بس پوڈ کھٹ سے نکال کے دے دیے اور پھر بھی

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

بیچارہ پاگل ہے۔؟

نازو۔ اللہ جانتا ہے ہمیں جو گول آدمی معلوم ہوتا ہے

ض۔ اب ہم آج دیکھیں تو معلوم ہو جائے گا کیسا آدمی ہے۔ بس ہمارے دیکھنے کی دیر ہے۔

نازو۔ دیکھ ہی لوگی امی جان۔ ؎

ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے

قمرن۔ شکل وصورت کیسی ہے۔ نواب کے سے ہیں؟

نازو۔ اے نہیں کالا کوا جنگل کے روز۔

قمرن۔ تم باجی انکے منھ پر نہیں کہدینا۔ اے ہاں۔

نازو۔ منھ پر تو کہونگی کہ ہمیں تمھارا ایکا رنگ پسند ہے اور سمجھتے ہیں کہ میں بارہ ہی برس کا ہوں۔ اور خدا جھوٹ نہ بلائے تو بابا آدم کی عمر کے ہونگے خضاب لگاتے ہیں۔

قمرن۔ نواب تو ابھی جوان آدمی ہیں ماشاء اللہ سے اور صورت بھی اچھی ہے۔

ض۔ بوڑھے کا جب دل آتا ہے تو جوانوں سے زیادہ دے نکلتا ہے دل آنا شرلیطہ (شرط) ہے۔

اب سنیے کہ ادھر تو چنو کی جورو اپنی نوخیز پوتیوں کو عشقبازی کی گھاتیں سکھاتی تھی ادھر نواب صاحب نے حسین علی کو بلا کر یون تقریر شروع کی۔

ن۔ تو اب ہم چلیں۔ انھوں نے بلایا ہے۔؟

ح۔ حضور ضرور کرکے چلیے تاکید کردی ہے۔

ن۔ اچھا تو اب کے بجے ہونگے اس وقت۔

ح۔ پہرے پر کون ہے۔ اب کے بجے ہیں۔

پہرے والا۔ ساڑھے پانچ بجے ہیں۔ چھ کا عمل ہے۔

ن۔ چھ کا عمل ہے۔ خیر آدھے گھنٹے کی کسر ہے۔

ح۔ حضور پورے ایک گھنٹہ کے اندر ہی میں چلیے

ن۔ اچھا جمال الدین کو بلاؤ یہ ایک گھنٹہ کاٹے نہیں کٹتا۔ حکم دو کچھ سنائیں۔

حسین علی نے میاں جملو کو آواز دی اور میاں جملو نے آنکر ایک غزل چھیڑی۔

گانے کی آواز سنکر ممن اور جھمن اور اختر اور داروغہ سب جمع ہوگئے۔

ن۔ میں تو مہراج بلی کے ٹلے کو اٹھا تھا۔

ممن۔ غلام پہلے ہی سمجھ گیا تھا حضور۔

اختر۔ اب کیا یہ لوگ اتنا بھی نہیں سمجھتے۔

ممن۔ مگر وہ بھی جب آنکر بیٹھتے ہیں تو جم ہی جاتے ہیں

اختر۔ بس انکی تو ترکیب یہ ہے کہ مکان کا قبالہ حوالہ کردے۔

جھمن۔ حضور اب اس وقت کہاں کی تیاریاں ہیں

ن۔ تمکو اس غرض سے کیا بحث ہے۔

جھمن۔ خداوند۔ وضان (وضع) کے خلاف کوئی امر نہو۔ اسکا خیال رکھنا ضرور ہے۔

ممن۔ یہ وضان کیا خوب۔

ن۔ جی ہاں وضع نہ کہینگے۔ وضان۔

داروغہ۔ حضور بہتر تو یہ ہے کہ اسکو یہاں ہی بلوائیے

ن۔ ارے بھئی سوت نہ کپاس کوری سے لٹھم لٹھا

جھمن۔ حضور کا خدا نے بہت بڑا رتبہ کیا ہے وہاں جانا ذرا۔ مگر ہاں شام کے بعد جائیے تو مضائقہ ندارد

داروغہ۔ اجی حضور خود اللہ کے فضل سے سمجھدار ہیں نگوڑوں کا آنا بھی کیا برا ہوتا ہے۔ اور لطف تو جب آتا ہے کہ ؎

دونوں طرف ہو آگ برابر لگی ہوئی

ح۔ (حسین علی) سرکار چھٹی تو حضور کے نام پر شوق ہے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کہتی ہی کہ مجھے ایک نظر کوئی ایسا دکھا تو دو۔ ایک دفعہ جو حضور کو آنکھ بھر کے دیکھا تو پھڑک اُٹھی۔ مگر خداوند غلام انعام بھرپور لیگا۔ یہ حضور یا درکھین انعام خاطر خواہ نہ ملیگا (خانہ زاد)

ن۔ حسین علی ہم تمکو مالا مال کردینگے۔

ح۔ حضور مالک ہین۔ میرے آقا۔

ن۔ مگر سانپ مرے نہ لاٹھی ٹوٹے۔

ح۔ حضور سب معاملہ لیس ہی خداوند۔

ن۔ قمرن ہاے قمرن۔ پری ہی واللہ۔

ح۔ حضور اسمین کوئی شک بھی کر سکتا ہی۔

ن۔ جمال۔ جلال۔ حسن۔ آب وتاب۔ پری کی کیا اصل وحقیقت ہی۔

ح۔ اور حضور پر اسکا دل بھی آیا ہی۔

ن۔ کیا وہ بھی ہم پر جان دیتی ہین۔

ح۔ اَین! یہ حضور کو معلوم ہی نہین ہی۔

ن۔ بھئی اب مجھے کیونکر معلوم ہو بھلا۔

ح۔ ہے حضور پھر اب تشریف لیچلین۔

ن۔ بہتر مگر واللہ ہمکو بڑی خوشی ہوئی کہ وہ سب کی سب ہم پر عاشق ہوگئی ہین۔

ح۔ خداوند چھٹکی تو جان دیتی ہی۔

ن۔ شکر ہی۔ یہ بھی خدا کی شان ہی کہ ہم پر اور ایسی ایسی پریان عاشق ہون۔

ح۔ حضور یہ نہ کہین۔ جو کہ ہین وہ کون ایسی ہی جو حضور پر جان نہین دیتی۔

ن۔ ارے میان ہم تو اپنے تئین سب سے بدتر سمجھتے ہین۔ یہ اُن لوگون کی مہربانی ہی۔ ورنہ ہم تو سب سے بُرے ہین۔

تھوڑی دیر کے بعد نواب صاحب میان حسین علی کو ہمراہ لیکر اپنی معشوقہ گلعذار کے پریخانہ کی طرف چلے۔

معشوقۂ شمع قد کی ہم آغوشی

اب قہر ہی انتظار ساقی
آتی ہین جمائیان برابر
دے بادہ کہ روح کو ہو راحت
دے بادۂ خوشگوار ساقی
بھاری ہی خمار سے مرا سر
اللہ رکھے تجھے سلامت

اے پیر مغان ترا بھلا ہو
تو روے زمین کا بادشا ہو

ادھر خاتون شب نے اپنے جمال گیتی فروز سے تمام عالم کو نورانی کیا۔ اُدھر خانہ برانداز پارسائی قمرن چوڑیوالی سج دھج کے طیار ہو بیٹھی۔ غرور حسن سے اتراتی اور دل ہی دل مین سوچتی جاتی تھی کہ آج اپنے چاہنے والے کے خرمن صبر وشکیب پر بجلی گراؤنگی صورت دکھاؤنگی۔ اور نظر سے اوجھل ہو جاؤنگی لمعۂ برق کو بھی مات کیا ہو تو سہی۔ دن کو ہاتھ پاؤن مین مہندی جو لگائی تھی اُسنے جوبن کی آگ کو اور بھی بھڑکا دیا تھا۔ ایک تو ہاتھ اور کلائی اور پاؤن قدرتی ہی سیمین اور نگارین تھے یہ بناوٹ اور بھی لے اُڑی۔

عجب رسائی قسمت ہی اے حنا تیری
چمن جو چھوٹ گیا دست نازنین ہی ہی

ایک دفعہ چاند کی طرف دیکھ کے بھولے پن سے کہنے لگی امی جان دیکھو یہ چاند موا ہمکو گھورتا ہی۔ آدمی تو آدمی اب ان بیجان چیزون کی بھی ہمپر نظر پڑتی ہی۔ کیا جانے یہان سے چاند کی صورت کیسی نظر آتی ہی۔ دور سے تو اچھا معلوم ہوتا ہی مگر ہمارے مکھڑے کا سا گورا مکھڑا نہوگا۔ ادئی امی جان کچھ اور بھی دیکھتی ہو۔ ہاے یہ تو داغی ہی! اللہ جانتا ہی اسمین تو داغ ہی

باجی ذری ایک آنکھ بند کرکے دیکھو - اہو واہ اچھے آئی سے مقابلہ کرنے چلے تھے - جب چاند سے مقابلہ ہو چکا اور اپنے حسن کے زعم مین چاند کو ہرا چکی تو ماما کی خوشامد کرنے لگی میری اچھی ماما ذری غنی خان کے باغ سے ایک گلاب کا پھول تو توڑ لاؤ جب ماما گلاب کا پھول توڑ لائی تو گالون پر رکھکر کہا اے تیری قسمت کھل گئی کہ میرے گالون کے پاس تجھ کو جگہ ملی - ہمارے گورے گورے گالون کے سامنے پنکھڑی کی کیا حقیقت ہے - گلاب کے پھول کو یہ شرف بخش کر آئینہ اٹھایا تو اپنی صورت پر اپنے آپ فریفتہ و شیفتہ ہو گئی اتنے مین میان حسین علی خدمتگار برآمد ہوے اور چندی کی جورو یعنے مالک دیرینہ روز سے کہا سرکار آگئے - قمرن تو سنتے ہی چمپت ہوئی - نازو بھی ٹل گئی نواب صاحب تشریف لائے تو ضعیفہ نے غالیچے پر بٹھایا اور نئے پاندان سے جو اُسی روز خریدا تھا سفید و ساوری پان کی گلوریان بنانے لگی - پاندان کا کُل سامان لیس اور فرسٹ کلاس تھا - کتھا بسا ہوا - ڈلی چکنی چھ گھڑے کی چھوٹی الائچی بڑے بڑے دانون کی - چونا صاف شفاف دو گلوریان بڑی صفائی سے بنا کر نواب صاحب کو دین اور پوچھا تم تمباکو تو نہین کھاتے ہو اُنھون نے کہا ہان کھاتا ہون مگر بنا ہوا - اُسنے منشی نثار حسین نثار کو کے کارخانے کی بنی ہوئی گولیان دین -

ن - بی قمرن صاحب کہان ہین -

ض - اے بیٹا آؤ دیکھو کون صاحب آئے ہین -

قمرن - امّی جان کنوان پیاسے کے پاس جاتا ہے یا پیاسا کنوئین کے پاس جسکو غرض ہوگی یہان آکر سر ی ٹیک کر لیگا -

ض - وہ تو اتنی دور سے تمھاری چاہ مین آگئے ہین

قمرن - اوئی - تو کیا کچھ ہمپر احسان کیا ہے -

ن - اللہ ری بے مروتی - کوئی اسقدر بے مروت ہوتا ہے -

ض - آؤ بیٹا بہت حجت نہین کرتے ہین - چلی آؤ -

قمرن کہ اس وقت واقعی رشک قمر غیرت پری تھی بصد شان دلبری اٹھلاتی ہوئی آئی اور نواب صاحب کو ایک جھلک دکھا کر اس طرح نظر سے اوجھل ہو گئی جیسے سچ مچ بجلی کوند کے بادل مین چھپ گئی نواب صاحب کہ کشتۂ تیغ ادا تھے بولے کہ اے صاحب اندر آؤ - یہ دروازے کی آڑ مین کھڑے ہونا کیا معنی قمرن نے جواب دیا ہمکو شرم آتی ہے جو کوئی غیر محرم ہمکو نظر ڈالتا ہے یہ موا چاند آج سر شام سے ہمارے پیچھے پڑا ہے بے پردہ پکارے آسمان پر چڑھ آیا اور ندیدون کی طرح آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر گھورتا ہے - نواب ہلال رکاب یہ گرما گرم فقرہ سنکر ایسے محظوظ ہوے کہ جامے مین پھولے نہ سمائے کہا اگر کسی انسان پر حضور کی خفگی ہوتی تو خیر اُس سے بس بھی چل سکتا تھا مگر آپ تو سورج اور چاند اور ستارون اور ہوا سے لڑتی ہین اسکا تو کوئی علاج ہی نہین ہے - الغرض بہزار خرابی کمرے کے اندر قدم رکھا تو نواب صاحب کے ہوش پیترا ہوا اس فقرہ ہوگئے بس یہ معلوم ہوا کہ چاند آسمان سے اُتر کر اس کمرے مین آگیا ہے

نکھار نگہ ہوش ہے سراپا ۔ عشوہ غمزہ ادا کرشمہ
ہے فرق سے تا قدم برستی ۔ شوخی چنچل بل ترنگ مستی
آواز ملی ہے کیا رسیلی ۔ آنکھین پائی ہین کیا نشیلی
ہین چشم و چراغ دیدۂ حور ۔ ماشاء اللہ چشم بد دور
آنکھون نے سفیدی سیاہی ۔ کس حسن کی پائی ہے الٰہی
پایا ہے غضب کا خوشنما فرق ۔ سر دفتر حسن ہے ہوا و فرق

عارض کی صفت ہے اور ہر بار
دو پھول گلاب کے ہین نکھار

نواب صاحب ایک سکتے کے عالم مین تھے -

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اور سوچ رہے تھے کہ جب انسان کی صورت دیکھکر ہماری یہ کیفیت محویت ہے تو اللہ کا جمال اور اُس قادر مطلق کا نور دیکھکر کلیم اللہ کی کوہ سینا پر کیا حالت ہوئی ہوگی۔ پورے دو گھنٹے بھی نہین بیٹھی اٹھلاکر چلی۔ اُسکا اُٹھنا تھا کہ نواب کلیجہ پکڑکے بولے۔ کہان کہان ذرا سُنئے تو سہی۔ یہ آپ بھاگی کہان جاتی ہین۔ ہم آپ کے پاس آئے اور آپ کی یہ بے اعتنائی۔

قمرن بڑے اصرار کے بعد بیٹھی تو ابکی نواب کے زانو سے ذرا ذرا زانو بھڑایا اس ادا نے انکو مار ڈالا ستم ڈھایا قیامت کا سامنا تھا سونے کے چھڑون کی کیا حقیقت ہے کہ اگر دس بارہ ہزار کا زیور بنوا دیتے تو بھی کم تھا۔ اُس شوخ و شنگ رشک پریخان فرنگ نے عمداً اور قصداً زانو سے زانو بھڑایا اور معاً انگ۔ اس ادا نے نواب صاحب کے دل مین وہ گدگداہٹ پیدا کی کہ اُنھین کا دل اُسکے مزے لوٹتا تھا۔ یون تو از سرتا پا حسن مین ڈوبی ہوئی تھی مگر نواب صاحب کو اس غیرت حور کی پیاری پیاری کلائی اور گوری گوری گردن زیادہ پسند تھی اور ع۔

اُبھری اُبھری کچون کا جوبن

سب پر مستزاد تھا۔ ع

سر و قد حسن و ناز و انداز
خوش لہجہ و خوش گلو خوش آواز

اتنے مین بی نازو بھی لعبت ناز کمرے مین آئین۔ نواب صاحب نے اسکو بھی سر سے پانون تک دیکھا اُسکا بھی ایک عالم تھا کہا ہمکو تم سے بھی عشق ہے۔ اور کیون نہو ہماری سالی ہو سالی کا رشتہ بھی کتنا پیارا رشتہ ہے۔ نازو حاضر جواب عورت بولی ہمکو بھی تم سے بڑی محبت ہوگئی ہے۔ نواب دولھا جو خوش۔ سوت نہ کپاس کوری سے لٹھم لٹھا۔ نواب دولھا بنکے تھے نواب بھا

تھوڑی ہی دیر بیٹھے تھے کہ آسمان پر ابر گھر آیا اور کئی بار بجلی کوندی بارش کے آثار صاف نمودار ہوئے قمرن نے اپنی مان کی طرف مخاطب ہوکر کہا امی جان آج کا دن تو اس قابل ہے کہ کسی باغ مین رہے اور وہان خوب اچھے اچھے کھانے پکین نواب صاحب یہ فقرہ سُنکر کھل گئے۔ کہا یہ کون بڑی بات ہے تمھارا باغ موجود ہے۔ کہو تو گاڑی منگاؤن۔ اپنی مان سے اجازت لے۔ بڑھیا بولی۔ مین تم دونون کے بیچ مین نہ بولونگی اب تم جانو اور یہ جانین۔ قمرن نے کہا اچھی تم اپنی بگھی منگواؤ ہم چلینگے اور ضرور چلینگے۔ نواب صاحب نے حسین علی کو بلایا اور علحدہ لیجا کر یون سمجھایا۔ سنو جی تم سیدھے کوٹھی پر جاؤ اور کوچبین سے کہو فٹن لے کے ابھی ابھی آجائے سبزی جوڑی جوتے اور بڑی فٹن لائے اور لالٹین وہ ہون جو پرسون فور وزی کی کوٹھی سے خریدی ہین۔ اور علی بخش باورچی کو باغ بھیج دو۔ کہدو جو کھانا پکا ہو وہ باغ مین لے چلے اور دو مرغ اور پلیلے اور کچھ انڈے اور رجبن اور اختر کو حکم دو کہ فوراً باغ مین جاکر دو تین کمرے صاف کرا دین اور فرش بچھا دین۔ لیمپ روشن کر دیے جائین یہ حکم دیکر نواب صاحب آن کے بیٹھے

قمرن نے کہا ہمین کچھ گلبدن کے تھان بھیج دو نواب۔

نواب۔ سبحان حاضر ہے تھان کیسے جو کہو بھیج دون

ضعیفہ۔ (ض) حق تعالے تم ایسے رئیسون کو سلامت رکھے۔

ماما۔ آمین انکے بچے (نزدیک ہوکر) کون بات ہے بیوی۔

ض۔ قمرن کی کوئی بات رایگان نہ جائے نواب۔

ماما۔ اے نہین خدا نے انکو رئیس کیا ہے بیوی۔

ض۔ لڑکے کسکے ہین یہ تو دیکھو کتنے نامی آدمی کے لڑکے ہین اور اللہ کی عنایت سے باپ کیا معنی خود نواب صاحب کے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

نام سے کون واقف نہین ہر ۔

نواب ۔ اجی ہمکو تو قمرن کا عشق ازلی ہر ۔

ص ۔ اللہ کرے تمھارے انکے عمر بھر نبھی چلی جائے

نواب ۔ خدا نے چاہا تو ایسا ہی ہوگا انشاء اللہ ۔

نازو ۔ اس صورت کی چھوکری شہر بھر مین نہ پاؤ گے اور اگر کوئی ہو تو تم ہی بتادو ۔ یہ ہماری شہزادی ایک ہر اس شہر مین اللہ نظر بد سے بچائے ۔

نواب ۔ ہمکو تو انسے زیادہ تم پسند ہو نازو ۔

نازو ۔ بہت چل نکلے ہو ۔ ہم پسند ہین ہم مین کیا بات ہر جو پسند آگئی تمکو ۔

نواب ۔ تمھارا حسن تمھارا جوبن تمھاری جوانی ۔

نازو ۔ لو اور سنو ۔ اجی مجھ بڑھیا کو کوئی کاہیکو پسند کرنے لگا بھلا ۔

نواب ۔ بجا ہر ۔ ابھی کوئی انیس برس کا سن ہوگا

ص ۔ چودھوین مین قمرن ہر اور پانچ برس نازو مین اور اسمین چھٹائی بڑائی ہر ۔

نواب ۔ تو وہی انیسواں برس ہوا نا ۔

ص ۔ تمھاری کیا عمر ہوگی بیٹا یہی کوئی تئیس برس

نواب ۔ مجھکو تئیسواں سال ہر ۔ ایک مہینا سالگرہ کو باقی ہر بس اور بیس برس کا سن ہماری بیوی کا ہر

ص ۔ ہمکو اپنی بیوی تو دکھا دو کسی دن ۔

نواب ۔ جب ہمارا نکاح قمرن کے ساتھ ہوجائیگا تو تم دیکھ ہی لوگی ۔

نازو ۔ انکی سی حسین ہین ۔ گوری چٹی تو ہو وین ہی گی

نواب ۔ گھر کی مرغی دال برابر ۔ جورو چاہے حسین ہو چاہے بدقطع پھر جورو ہی ہر ۔

نازو ۔ ہان تو جوروا کی یہ بیقدری !

قمرن ۔ بس اب ہم تمھارا ساتھ نہ دینگے ۔

نازو ۔ اجی ہان جو جوروا کی بیقدری کرتے ہو تو ۔

نواب ۔ یہ جوروا بنیگی نہین رنڈی رہیگی جورو کیسی ۔

قمرن ۔ (ہنسکر) پھر کیا انا بناکے رکھوگے ۔

اس فقرے پر قمرن کی مان بہت برافروختہ ہوئی کہا جو جو تم بڑھتی جاتی ہو بے عقل ہوتی جاتی ہو ۔ پھوہڑ پنے کے سوا اور کوئی بات نہین ۔ یہ کیا بھونڈی بات کہی تم عقل سے ذرا بھی کام نہین لیتین

نواب ۔ اوہ ۔ کچھ پرواہ نہین زبان سے نکل گئی ایک بات ککڑی کے چور کی گردن نہ مارنی چاہیے ۔

نازو ۔ یہ بھونڈی بات زبان پر نہ لانی چاہیے ۔

ماما ۔ روز بروز دن بدن وہی ہوتی جاتی ہین ۔

ص ۔ لاکھ سمجھاؤ بجھاؤ ۔ انکی سمجھ ہی مین نہین آتی ہر بات ۔ اب یہ ناسمجھ تھوڑی ہی ہین ۔

نازو ۔ اور اوپر سے ہنستی ہر بجیا ۔

ق ۔ اچھا ہمنے جو کچھ کہا انہے نواب صاحب کو کہا ۔

ص ۔ بیٹا کسی کو نہ کہنا چاہیے کوئی ہو چاہے ۔

ق ۔ کیا نواب تم برا مان گئے سچ سچ بتاؤ ہم سے ۔

ص ۔ وہ کبھی نہ کہینگے اپنے منھ سے ۔ مگر عقل کیا کہتی ہر

ق ۔ سنو پھر تم کون ہو ہمارے انکے بیچ مین بولنے والی لو اور سنو جب سے جان طمار کھی ہر ۔

ص ۔ اچھا تم جاؤ یہ جائین ۔ اب باغ مین جا کے مالیون سے نہ بھگڑ تا لڑانا ۔ وہان نچلی بیٹھنا

نواب ۔ آپ خاطر جمع رکھیے ہم تو ساتھ ساتھ ہین ۔

ق ۔ جانے کے ساتھ ہی مالیون کے چودھری کے ایک چپت

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

رسید کرونگی تڑسے —

خ ص - وہان رات کو درختون کو نہ چھونا -

ق - کون ہین انواب کوئی مولسری کا درخت بھی ہے -
بس اُسی درخت کی پھننگی پر چڑھ جاؤنگی -

نواب - اچھا وہ تم سب کچھ کرنا چلو تو سہی -

ق - (نواب کے کان ہین) ہمین چھیڑنا نہین وہان -

نواب - نہین ہرگز نہ چھیڑینگے کیا مجال -!!!

ق - ارے تم مردون کی بات کا ٹھکانا نہین ہے یکھو ہم کہے دیتے ہین خبردار - ایسا نہو کہ اکیلا پاکے چھیڑو -

نواب - نہین تم بڑی بدظن و بدگمان ہو -

ق - اور چھیڑوگے تو اپنا ہی نقصان کروگے -

نواب - ہان اسمین کیا شک ہے - وہ ہم چھیڑنے ہی کیون لگے کیا ہمارا سر پھرا ہے -

ضعیفہ نے اپنے تجمل اور ثروت کے اظہار کے لیے وہ نوٹ نکالکر نواب صاحب کو دیا جو مہراج بلی نے بوسہ کے عوض مین بی نازو کو دیا تھا -

نواب صاحب نے نوٹ دیکھکر کہا پانچ روپی کا ہے سب وہ سب متحیر ہوئین کہ یہ پانچ روپی کا کیسا ہم سے تو بیس روپی کہے تھے کہا ذری غور کرکے پڑھو -

نواب صاحب نے کہا پانچ روپی مین تو کوئی شک نہین ہے - اور طرہ یہ کہ آدھا نوٹ ۱۲۷۹۹ نمبر کا ہے اور آدھے کا نمبر ۱۲۷۹۸ ہے دو ٹکڑے الگ الگ نوٹون کے ہین - یہ نوٹ چل نہین سکتا - یہ کسی شخص نے دھوکا دینے کی فکر کی ہے نواب صاحب کو یقین ہوگیا تھا کہ یہ نوٹ ثمرن کے کسی چاہنے والے نے دیا ہے لہذا انھون نے پیش بندی کی کہ اُسکی جڑ کھودین -

ضعیفہ نے نازو سے کہا بہت بڑا بے ایمان ہے وہ ہندوا اُجڑا نوٹ دیا ہے کہ ہمارے جعل مین پھنسانے کی تدبیر کی ہے -

بیس کا کہا اور پانچ کا دیا اور وہ بھی جعلی - وہ تو نگوڑا بات کرنے کے قابل نہین ہے - صورت نہ دیکھے ایسے مونڈی کاٹے کی موا بے ایمان زمانے بھر کا - اور سنو کوئی اُسکی خوشامد کرتا تھا -

ق - اب اسکو پھاڑ کے پھینکدو -

یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ وہی مہری آئی - اور نازو کو علٰحدہ بلا لیگئی اور کہا منشی مہراج بلی آئے ہین -

نازو نے اشارے سے اپنی دادی کو بلایا اور کہا وہ آیا ہوا ہے ضعیفہ نے کہا تیچے جا کے نوٹ اسکے منہ پر پھینک دے اور کہدے دور ہو یہان سے -

نازو جلی بھنی تو تھی ہی نوٹ دیکر کہا کیا آنکھون کے اندھے ہو - یہ بیس کا نوٹ ہے کہ پانچ کا - اور وہ بھی اجڑا جعلی - بس ٹھنڈے ٹھنڈے ہوا تو کھا ئیے -

منشی مہراج بلی بڑے کاذب دروغ گو جھوٹ بولنے والے آدمی تھے اور بخیل اس درجہ کہ جس روز گھر مین کسی کو بدہضمی ہوتی تو خوش ہوتے کہ آج ایک آدمی کا کھانا بچ رہا لیکن اگر گلاب یا سکنجبین منگوانی پڑی تو بس غضب کا سامنا ہے - جہانسے چھلانے مین بوسہ لے لیا اور جان بوجھ کر مختلف نمبرون کے نوٹ دیے کہ پھر واپس ملجائینگے - اور بوسہ بازی گھاتے مین - اگر ضعیفہ نوٹ کے نمبر نواب صاحب سے نہ پڑھوائے تو مہراج بلی کا چکمہ کارگر ہو جائے نوٹ لیکر کہا اوہ بڑی غلطی ہو گئی مگر تمنے کیون نہ دیکھ لیا -

نازو جھلائی ہوئی تو تھی ہی اس خرافات بات پر سکو اور بھی غصہ آگیا - جھلا کے زور سے ایک ٹیپ سید کی کہ مہراج بلی کی کھوپڑی ہی جانتی ہوگی - اور ٹیپ لگا کر کہا مونڈی کاٹے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

تیرا منہ جھلسون مین کیا پڑھی لکھی ہون - مین کیسے جانون
کہ نوٹ کس کھیت کی مولی ہے - دور ہو یہان سے - جا ہو ے
بے ایمان - جا ہمنے اپنی خیرات مین بوسہ دیدیا -

اب مہراج بلی کے ہوش پران ہوے کہ آتے تھے ٹھمارنے
اُسکے عوض مین چپت کی چپت کھائی اور ذلیل کے ذلیل
ہوے انکا آدمی جو انکے ساتھ تھا اُسنے میان پر ٹیپ پڑتے
جو دیکھی تو منہ پھیر کر مُسکرایا اور مہری کونے مین کھڑی ہوکر
ہنسنے لگی -

اب سنیے کہ مہراج بلی کی آواز سُنکر نواب صاحب بھی
کوٹھے پر سے جھانک رہے تھے - نازو نے جو چپت جمائی
تو یہ بے اختیار ہنس دیے اور کہا ایک اور - مہراج بلی نے
اُس بدحواسی مین آواز تو پہچانی نہین مگر ایک اور کا
جملہ البتہ سُنا - اب ٹیپ کھاکر یہ ششدر کھڑے ہین
ہلتے تک نہین -

نازو نے ڈانٹ بتائی اب کھڑا کیا سوچ رہا ہے - اب
جوتا کھانے کا امیدوار ہے کیا - جوتی خور - تماش بین آشنائی مین
آشنا کو کیا کچھ دیدیتے ہین - یہ تماش بینی کرنے چلا ہے - اللہ
جانتا ہے میرے سامنے سے دور ہو نہین مین جوتون سے پیٹونگی
اری ماما - ذری دس پناہ (دست پناہ) تو گرم کرکے لانا -
یہ دست پناہ کا گرم گرم فقرہ جو سُنا تو اُنکے ہوش اُڑ گئے اور
نوک دُم بھاگے - راستے مین خدمتگار سے یون گفتگو کرنے لگے -

مہراج - (م) معلوم ہوتا ہے اسوقت پیے ہوئے تھی -
خدمتگار - (خ) ہان مالوم (معلوم) تو ہوت رہا ہے ہجور -
م - مگر جیسے ہی سنے چاہا کہ ہاتھ بڑھا کر ٹوپی اُتارے
ویسے ہی سچ کہنا ہمنے کیسی کیلی کی ہے -
خ - ہان ہجور مدا آداج (آواز) کھوب چٹک دینی بھئی -
م - اُنکا ہاتھ تو جا کر دروازے پر پڑا اس سے آواز آئی -
خ - دروا جے پر ناہین وہ پر پڑا ہبت تمبانہ بتاو ہم تو
دیکھت راہین - کھوپریا پر مارس دوہتھڑ -
م - چھپکرا - اچھا بس بک بک نہین بہت نامعقول -
خ - ارے ہمکا کا - اوئی ہمکا نہین سے مارے ہمکا کا
کرے کا ہے -
مہری - بڑا بیچارا ہے تین - ٹکان سے کوؤ اس کہت ہے
م - اچھا بس اب یہ گفتگو ختم کرو مضیٰ ما مضیٰ -
راوی - مہری اور خدمتگار سے حضور عزلی مین
گفتگو کرتے ہین -؏-

ماشاء اللہ چشم بندوق

خیر نواب صاحب کی مارے ہنسی کے عجب حالت تھی
بے چین ہو گئے جب چپت یاد آتی تھی بے اختیار کھلکھلا کر
ہنس پڑتے اور لوٹنے لگتے تھے -

نازو کی مان نازو سے بہت خوش ہوئی کہ ایسے موے کے
ساتھ ایسا ہی کرنا چاہیے - یاد کریگا عمر بھر کہ کسی سے پالا پڑا
تھا ہمین شک نہین کہ مہراج بلی کبھی ایسی مصیبت مین گرفتار
نہوے تھے کہ ٹیپ کھائین آج یہ بھی مرحلہ طے ہو گیا -

حسین علی بموجب حکم نواب صاحب کے گاڑی لایا اور
سڑک پر ٹھہرائی - نواب صاحب سے آنکر اطلاع دی کہ
حضور گاڑی حاضر ہے -

نواب صاحب نے کہا کون کون چلیگا ضعیفہ بولی کون کون
کیا معنی بس قمرن اور نازو - نواب صاحب انتہا سے
زیادہ خوش ہو گئے اور جامے مین پھولے نہ سمائے -

ق - سرکار نواب دیکھو وہی شرط ہے ہمارے تمہارے
نواب - ہان ہان قول جان کے ساتھ ہے -
نازو - اور مین نہین ساتھ ہون - دل لگی ہے -؟
نواب - تو کیا ہمارا اتنا بھی اعتبار نہین ہے -

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

نازو - (ناخنون کے اشارے سے بتا کر) آنا بھی نہین

ق - آگ پھوس کا ساتھ کیا - تم عورت ہم مرد -

نواب - آپ مرد ہین - اور مین عورت ہون - ؟ -

ق - تم چھوکری اور مین چھپتا مرد -

نواب - تو پھر چلو رات زیادہ آگئی ہی - اور مینھ برسا ہی چاہتا ہی - اگر برس پڑا تو رک جانا ہوگا -

ضعیفہ - اور آؤ گی کتنی دیر مین - کوئی بارہ بجے تک -

ق - آنا کیسا - اور جانا کیسا اجی جان -

نازو - اب کل سویرے آئینگے بس -

نواب - اور نہین تو کیا اب آنے کا موقع کہان ہے -

قمرن اور نازو اُٹھ کھڑی ہوئین اور نواصاحب اُٹھے تو ضعیفہ نے کہا نواب صاحب تمھارے سپرد ہین یہ دونون - دیکھو ہمین شکایت کا موقع نہ آنے پائے یہ یاد رکھنا لڑکیون کی طرف مخاطب ہو کر کہا امام ضامن کی ضامنی بیٹا - گاڑی پر بیچ مین خود بدولت بیٹھے اور ادھر اُدھر نازو اور قمرن -

بیرے دونون بیٹھے جیسے ہی فٹن چلی نواب صاحب نے ہاتھ بڑھا کر قمرن کو اپنی طرف کھینچا اور بغل گرمائی -

پہلے ہم آغوشی تو فٹن ہی سے شروع ہوئی -

کاوش سے گرا گُہر یہ الماس
غنچے نے بجھائی اوس سے پیاس

اب طبع بہت ہی کند ساقی
آتی ہی گھٹا امنڈ کے ہر بار
ڈیرے لبِ نہر بے سخن ہین
دریا کیسے بڑھے ہوئے ہین
اب قہر ہی انتظار ساقی

دے بادۂ تیز و تند ساقی
پانی پڑتا ہی موسلا دھار
جھیلین تالاب موج زن ہین
ندی نالے چڑھے ہوئے ہین
دے بادۂ خوشگوار ساقی

پانی برسے تو یون جھما جھم
محروم رہین شراب سے ہم

اس وقت تو نواب محمد عسکری صاحب کے دماغ عرش پر ہین اور کیون نہون دو جوان طناز سرمست حسن محو ناز پریون کو اغل بغل بٹھائے فٹن پر ہوا کھاتے جاتے ہین - گھوڑیان ہوا سے باتین کرتی ہین - کالی گھٹا اُمڈی چلی آتی ہی اور بجلی اس چمک کے ساتھ کوندتی ہی کہ الامان - رات اندھیری اور اندھیری بھی کون ساون بھادون کی - اور ہوا زناٹے سے چل رہی ہی اور میدان مین ہو کا عالم پھیلا ہے دور دریا کا کنارہ آدم زاد کا پتا نہین - جب بجلی کوندتی تو نواب صاحب کی روح محظوظ اور خوش ہو جاتی - یہ برابر دعا مانگتے تھے کہ یا خدا بجلی تمام شب چمکتی رہے تو وجہ کیا ؟ ادھر بجلی کوندی اور اُدھر قمرن ایک جانب سے اور نازو دوسری جانب سے انکو لپٹ جاتی تھین ہائے کیا مزے کا وقت تھا -

ناظرین فسانہ خود ہی سمجھ سکتے ہین کہ محمد عسکری کا دل اُسوقت کسقدر خوش ہوگا اس فرخ طالعی کو دیکھیے کہ اغل بغل دو نوخیز معشوق - ع

اٹھتی کونپل نئی جوانی

اور بن کے بار بار از خود لپٹ رہی تھین - دونون معطر بعنبر - دونون بنی ٹھنی - دونون بناؤ کیے ہوئے جس وقت بجلی کے کوندنے سے ڈر کر یہ دونون نواب صاحب سے لپٹ جاتی تھین خود بدولت بھی زور سے دونون کو چمٹا لیتے تھے - اب منشی مہراج بلی اور نواب محمد عسکری کی قسمت کا تو ذرا مقابلہ کیجیے کہ وہ چیت کھا کر اور ذلیل ہو کر اپنا سا منہ لیکر رہ گئے اور نواب صاحب کیا مزے اُڑا رہے ہین -

رعد کے گرجنے کی آواز اور بجلی کی چمک دیکھکر قمرن

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

بھولے پن کے ساتھ کہتی تھی - باجی بُرے پھنسے اسوقت
کلیجا بلیوں اُچھلتا ہی اسپر نواب صاحب چمٹا کر بوسہ لیکر
تشفی دیتے تھے نہین جانی گھبراؤ نہین ڈر کیا ہی -
قمرن - سُنا کالی شی پر بجلی اکثر گرتی ہی -
نازو - ہی ہی ہمارا تو دم فنا ہوتا ہی -
ق - الله بچائے تو آج بچین - بُرا سامنا ہی -
نازو - اے اب باغ کتنی دور ہی نواب -
نواب - بس اب وہ کیا ہی ذرا دیر مین داخل ہوے
ق - (رعد کی گرج پر) یا خدا بچائیو - میرے الله -
نازو - امّی جان اس وقت بہت ہی بیقرار ہونگی (رعد کی گرج پر کانون مین اُنگلیان دے کر) ہی ہی - کیا ہوگا اب - اے باغ کتنی دور رہگیا ہی -
نواب - بس اب مار لیا ہی - داخل ہوے سمجھو -
ق - (بجلی کی چمک پر نواب سے لپٹکر) اے کہین گھوڑیان نہ بھڑکین نواب -
نواب - نہین صاحب گھوڑیان اصیل اور شائستہ ہین -
نازو - اب باغ کتنی دور ہی الله - بُری ہوئی -
نواب - قاعدہ ہی - جلدی اور مصیبت کے وقت ایک منٹ ایک گھنٹے کے برابر معلوم ہوتا ہی -
ق - ایک گھنٹے کے برابر نہین - ہماری تو جان بن آئی ہی -
نواب - خدا نہ کرے تمھارے دشمنون کی
نازو - (نواب صاحب کے پاس گھس کے بیٹھکر) اب باغ کتنی دور کر
نواب - بس اب آ گئے سامنے دکھائی دیتا ہی -
ق - سامنے تو بڑی دیر سے دکھائی دیتا ہی - یا الله ہم آ کیا کرین اس لق و دق میدان مین -

نواب - گھبراؤ نہین جانی بجلی تو نکلا ہی کرتی ہی -
نازو - اے ہی لو اُنکے نگیچ (نزدیک) کوئی بات ہی نہین رات اتّی کالی ہی - اور کالی ہی چیز پر زیادہ گرتی ہی -
نواب - (ہنسکر) تو کیا رات پر بجلی گر پڑیگی - والله کتنے بھولے پن کی باتین کرتی ہو -
ق - انکو دل لگی سوجھتی ہی - یہ ہنسی مین اُڑاتے ہین اور یہان جان پر بنی جاتی ہی -
نواب - (بوسہ لیکر) تو جانی ہنسین نہ تو کیا کرین پھر آج ہی تو ہماری مراد پوری ہوئی ہی -
راوی - یہان پر ہم بھی قائل ہو گئے - سچ ہی ہنسین نہ تو کیا کرین - ایک منشی مہراج بلی کم بخت جنکی قسمت پھوٹ گئی کہ ٹیپ کی ٹیپ کھائی اور نکالے کے نکالے گئے -
الغرض خدا خدا کر کے باغ کا پھاٹک آیا - پھاٹک پر گاڑی روک لی گئی اور سائیسون نے اُتر کر پھاٹک کھولا - اور گاڑی گھڑگھڑاتی ہوئی اندر گئی - قمرن نے کہا اوہ جان مین جان آئی - نازو بولی دوبارہ زندگی پائی -
باغبانون نے نواب صاحب کو جھک جھک کر سلام کیا - ممن اور اختر آگے بڑھے - بی قمرن اور نازو گاڑی پر سے اُترین - قمرن نے کہا چلو پہلے باغ کی سیر کرین - نازو نے کہا واہ ہم تو اس وقت سردی کے وقت باغ مین نہ جانے کے پہلے اندر چل کے بیٹھو جلد بازی بہت آتی ہے -
ممن اور اختر نے جو قمرن کو دیکھا تو کلیجے پر سانپ لوٹنے لگا ایک نے کہا یار کیا صورت ہی - دوسرا بولا صورت ! - بھئی چھلاوا ہی والله - سحر ہی جادو ہی سحرِ بابل کی کیا حقیقت ہی - کیا مکھڑا ہی والله حورون کو صدقے کر دے اس پر سے -

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

نواب صاحب نے ممن سے کہا کیون کیسی صبح رتین ہین سچ کہنا۔ ممن نے کہا پیر و مرشد بلائے جانستان ہے صورتین ہین کہ بلائے بے درمان۔ زلف چلیپا افعی ہے۔ تو رخ زیبا سانپ کا من کیا صورت پائی ہے۔ کیا کلائی ہے حضور یہ تو پان کھاتی ہونگی تو واللہ رنگت نمودار ہو جاتی ہوگی۔ حضور کی پرکھ اور پسند کے ہم بھی قائل ہو گئے۔ واللہ معتقد ہو گئے حضور جی چاہتا ہے دن رات انھین صورتون کو دیکھا کرین۔

کیا خداداد حسن پایا ہے
آپ اللہ نے بنایا ہے

یہ حسن نہین ہے خدا کی دین ہے۔

قمرن نے کہا اب زیادہ بناؤ نہین ہم حسین نہین برے سہی جیسا اللہ نے جسکو بنایا ہے ویسا وہ ہے کسی کے کہنے سے کیا ہوتا ہے۔ اچھا خیر ایک بات سنو نواب۔ ہمارا دل چاہتا ہے جھولا ڈالو باغ مین۔ بڑی بہار ہوگی میرے اچھے نواب۔

نواب صاحب نے کہا یہ کون بات ہے ابھی بندوبست ہوا جاتا ہے۔ اسی دم جھولے پڑ گئے۔ اور قمرن اور نازو بصد ناز دلربایانہ جھولنے لگین۔

جھولون پہ برس رہا ہے کہ نور
ہر ایک حسین ہے غیرت حور
ساون جھولون پہ گا رہی ہین
ہر تان مین دل اڑا رہی ہین
برسات کی فصل کیا پری ہے
جو چیز ہے وہ ہری بھری ہے

کرتی تھی جہان تلک نظر کام
تھا دامن باغ سب خضر فام

قمرن نے ایک تان لگائی۔

جھولا کن ڈالو رے امریان

ایک تو فراخ میدان۔ دوسرے باغ سنسان گانے والی رشک حور اسپر طرہ شب دیجور۔ ہاتھ کو ہاتھ نہین سوجھتا اور بجلی کی چمک اور رعد کی کڑک مستزاد۔ قمرن کی نازک آوازی نے لطف طرب کو دوبالا کر دیا۔ نازو نے بھی مست ہو کر گانا شروع کیا۔

رہے بجری چمک مورے آنگن مین

دونون مست تھین مستی کی بھری ہوئی۔

نازو۔ نواب اب تم آؤ۔ اکیلے جھولنے مین مزہ نہین مگر خدا کے واسطے پینگ اس سے زیادہ نہ بڑھنے پائین۔

قمرن۔ دیکھو جو ذرا بھی پینگ بڑھا تو میرا دم ہی فنا ہو جائیگا۔ خدا کے واسطے پینگ نہ بڑھانا۔

نواب۔ مین خود ڈرتا ہون جی مالش کرنے لگتا ہے

نازو۔ نواب صاحب کو گوائینگے ہم۔

قمرن۔ تم تو گاؤ گی فقط۔ اور ہم انکو نچائینگے بھی۔

اختر۔ تم انگلیون پر تو نچا رہی ہو۔ اب اور کیا نچاؤ گی حضور اس وقت کی بے ادبی معاف۔

نواب۔ بے ادبی کیسی جو چاہے وہ کہو۔

ممن۔ ہان حضور اس وقت بالکل آزادی ہے۔

نواب۔ سب معاف ہے اس وقت۔ بی نازو گاؤ تو

نازو۔ آئے بدرا کارے کارے۔ رہے بجری چمک مورے آنگن مین۔ رہے بجری چمک مورے آنگن مین۔

قمرن۔ (کچھ شرما کر)۔

سیان موری بہیان پکڑ لے رے۔ ڈوبتا ہون منجھدار۔ سیان موری بہیان پکڑ لے رے۔ ناؤ نہ بیڑا ندیا گہری۔ مولا لگا دے بیڑا پار۔ اے سیان موری بہیان پکڑ لے رہے۔

نواب۔ کیا مزے کا وقت ہے۔

نشے کے پینگ خوب بڑھینگے بہار مین
بوتل بغل مین ہوگی تو ہم سبزہ زار مین

ممن ۔ حضور آج تو وہ دن ہی کہ واللہ کافر ہو جائے ۔

اختر ۔ ہی تو ایسا ہی کافر کرنے والا دن ۔

نواب ۔ بھلا تم دونون مین سے کسی نے کبھی پی بھی ہی ۔

قمرن ۔ کچھ گھانس تو نہین کھا گئے ہو ۔

نازو ۔ بھلا ہم پینا کیا جانین ۔ ہان پیو تو پلائین ۔ اس فقرے پر قمرن کھلکھلا کر ہنس پڑی ۔ اور ممن اور اختر مسکرانے لگے ۔

نواب صاحب نے کہا اب آپ بہت بڑھ چلین بی نازو صاحب ایک ہوئی ۔ ذرا یاد رکھیے گا ۔

نازو بولی بیسیون ہونگی ایسی ایسی ایک دو کے کیا معنی ایسی ایسی اوکھی آؤن کہ یاد کرو مین بڑی طرار اور حاضر جواب عورت ہون ۔ ممن نے کہا جی ۔ حضور ہین کس بھروسے کیا کوئی نمو ہی سمجھے تھے ۔ یہ بی نازو جان ہین ۔

نازو نے تنک کر جواب دیا ۔ جان پڑی سوتی ہونگی ہم خالی خولی نازو ہین ۔ نواب صاحب بہت خوش ہوے کہ ممن کو بھی ایک چلی کٹی سنادی ۔

اتنے مین بوندین پڑنے لگین اور کمرے کے اندر سب آ کر بیٹھے ۔ نواب صاحب نے میان اختر سے کہا بھئی اس وقت تو مینھ اور بہار اور باغ اور شراب کے اشعار سناؤ ۔ اختر نے کہ شاعر غرّا اور سخنور نے ہنستا تھے کہا بہت خوب حضور ۔ کہتا ہی ؎

ساقی بریز بادہ بہ پیمانۂ بلور
فصل بہار آمد و ہنگام عیش و سرور

راوی ۔ نواب صاحب کو یہ شعر بہت پسند آیا ۔ مگر سور کے معنی نہین سمجھے اور نہ میان ممن سمجھے ۔ ؎

صحن چمن ز لالہ و ریحان مزین ست
گلہا شگفتہ در چمنستان بصد سرور

نواب صاحب نے اس شعر کی بھی تعریف کی ۔ ؎

بادِ بہار مے وزد و ابر ژالہ بار
مانند دُر بعارض گلہا فشاندہ نور

نواب ۔ ٹھہر جائیے گا ذرا شعر تو بے نظیر ہوا ہی ۔ مگر ع ۔

بادِ بہار مے وزد و ابر ژالہ بار

فصل بہار کے لیے تو وزیدن ٹھیک ہی ۔ مگر ابر کے لیے وزیدن کیا معنی ۔

اختر ۔ حضور ابر ژالہ بار کو دوسرے مصرعے مین ملائیے ابر ژالہ بار بعارض گلہا مانند دُر نور فشاندہ ۔ ع

مانند دُر بعارض گلہا فشاندہ نور

قمری بشاخ سرو بآہنگ دلربا
بلبل بنغمہ ہاے دلاویز و دلکشش

بر عاشقان بیدل محزون فگندہ شور
غلغل فگندہ در ہمہ گلشن چو نفخ صور

حضور یہ شعر ملاحظہ فرمائیے گا ۔ فرماتے ہین ۔ ؎

ساقی بیار بادہ کہ ما مست و سرخوشیم
با عاشقان غمزدہ چندین مکن غرور

نواب ۔ کتنا بے لگاؤ اور صاف ہے ۔ خوش گفتہ است ۔ ؎

زان بادہ کہ از جم و کی ماندہ یادگار
ساقی بیار آن مے گلگون کہ سر بقتل

لبریز کن کہ چشم بد از عیش ما بدور
در شاہراہ خویش ہمی میکند عبور

لبریز کن لبِ ساغر ما تا کہ در کشیم
زیرا کہ بودہ ایم بعشق بتان صبور

قمرن ۔ اے اب یہ آلھا کب تک گایا جائیگا ۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ممن ۔ حضور شعر شاعری کو استغفار کیجیے اِس وقت ۔

نازو ۔ ہماری تو سمجھ مین خاک نہین آتا ۔

ممن ۔ نہین بس اب دل لگی کی باتین ہون ۔

نواب ۔ قمرن تم تو ہماری بغل مین آن کے بیٹھو ۔

قمرن ۔ حاضر حضور (قریب بیٹھ کر) فرمائیے حکم ۔

نواب ۔ کوئی عمدہ چیز سناؤ جس سے دل پھڑک اُٹھے

قمرن ۔ سا ہے تو کیا مین کوئی ڈومنی یا طائفہ ہون ۔

نواب ۔ نہین تمھاری آواز بڑی پیاری ہے ۔

قمرن ۔ مورا دن دن بڑھت سُہاگ سیان نہین آتے رے ۔

نواب ۔ ہاے کیا چیز ہے واللہ مست کر دیا ۔

ممن ۔ اور سیان کی تو بغل مین بیٹھی ہو ۔

اتنے مین مینھ خوب زور سے موسلا دھار برسنے لگا اور نواب صاحب نے ساقی نامۂ عیش کے اشعار متفرق لہرا لہرا کر پڑھنے شروع کیے ۔ ؎

شکر کوئل کی دور سے کوک ۔۔۔ اٹھتی ہے مرے جگر مین اک ہوک

آتی ہے گھٹا امنڈ امنڈ کر ۔۔۔ نکلی ہے دھنک بھی آسمان پر

ہر ایک پپیہے کی وہ پی پی ۔۔۔ لیتی ہے مرے جگر مین چٹکی

مورون کا وہ غل وہ تلملانا ۔۔۔ گھر گھر کے وہ بادلون کا آنا

بجلی کی چمک وہ رعد کا شور ۔۔۔ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کا وہ زور

ساون بھادون کی ہے اندھیری ۔۔۔ کالی شب ہجر جیسے میری

آتی ہے گھٹا امنڈ کے ہر بار ۔۔۔ پانی پڑتا ہے موسلا دھار

نواب صاحب مثنوی کے اشعار بہت ہی اچھے لہجے مین پڑھتے تھے ۔ ان اشعار سے قمرن اور نازو کو بھی لطف حاصل ہوا ۔ اور ممن اور اختر تو وجد کرنے لگے ۔

ممن ۔ حضور اس شہر مین تو کوئی آپکا جواب دینے والا نہین ہے طبیعت وجد کرنے لگی ۔

اختر ۔ واللہ حضور اس مثنوی کے پڑھنے مین یکتا ہین اے سبحان اللہ کیا عمدہ طرز ہے ۔

ممن ۔ بس انتہا یہ ہے کہ یہ دو پڑھی لکھی نہین ہین مگر انکو بھی لطف حاصل ہو گیا پڑھنے کی یہ تعریف ہے ۔

اتنے مین قمرن نے خوش الحانی کے ساتھ یہ ٹھمری گائی ۔

آج اُن بن من ترسے ۔ آج اُن بن

رین بھیئی کاری اندھیاری کوئل کوک رہی دئی ماری

چلت پون دامن دمکے ۔ بوندن گھن برسے ۔

آج اُن بن من ترسے

نواب ۔ (گلے مین ہاتھ ڈال کر) یہ من کسکے واسطے ترستا ہے ہم تو موجود ہین ۔

قمرن ۔ (ہاتھ جھٹک کر) واہ ہمین یہ باتین نہین اچھی معلوم ہوتین ۔ لو اور سنو ۔ خدا راس لائے ۔

نواب ۔ ہاے اس تیکھے پن کے صدقے ۔ واللہ اسوقت مینھ کا جھما جھم برسنا ۔ ہوا ے سرد کا چلنا ۔ مور کا شور پپیہے کی پکار دل بیچین کیے دیتی ہے ۔ اسپر تمھارا لٹک کر گانا کلیجا کھینچے لیتا ہے اسوقت اپنے عاشق پر ترس کھانا فرض ہے ۔ انکار قہر ہے ۔ اور انسانیت سے دور ہے (گالون پر ہاتھ پھیر کر) کہا ۔ ؎

بوسہ دو ہمین بغیر مانگے
اتنی ہمت تمھین خدا دے

قمرن ۔ اللہ جانتا ہے بڑے نِلے شرم ہو تمھین کسی کا خیال بھی ہے ۔ واہ سبحان اللہ ۔

نواب ۔ ہونہہ ۔ کچھ پروا نہین ہے یہ سب لوگ اپنے ہین انسے کوئی پردے کی ضرورت نہین ۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

قمرن ۔ واہ تم تو خوب ہو ایسی بے تکی ہنسی دل لگی ہمین نہین بھاتی ہی ۔

نواب ۔ زور سے گلے لپٹا کر ۔ ان بھولی باتون کے صدقے ہاے انھین اداؤن نے مار ڈالا ہی ۔

نازو ۔ واہ نواب یہی اقرار کر کے وہان سے لائے تھے کول (قول) کے پورے ہو ۔

اختر ۔ واللہ ۔ اس کول (قول) نے کیا مزہ دیا ہی ۔

نواب بھی بے اختیار ہنس پڑے اور کہنے لگے کہ واہ بی نازو (کھوب کول) خوب قول نباہا ۔

نازو نے جھینپکر کہا ۔ ہم لوگ یہ باتین کیا جانین جبتک آبا زندہ تھے ہم لوگ گھر کے باہر نہین نکلنے پاتے تھے ۔ اب قمرن کی ساس کو اسکا ذری بھر بھی خیال نہین ۔ وہ کہتی ہین کہ اب نہ نکلین اور دس دن مین نکلین ہی گی ۔ ہمارا تو اب لے یہ کار ٹھہرا کب تک پردے مین رہینگے ۔

نازو ابھی اپنی گفتگو ختم بھی نہین کرنے پائی تھین ۔ کہ حسین علی خدمتگار نے دست لبستہ عرض کیا ۔ حضور ایک بگھی آئی ہی اسپر زنانی سواریان ہین ۔ اور گاڑی والا کہتا ہی کہ نواب صاحب کو ذری یہانتک بھیج دو بیگم صاحب آئی ہین ۔

نواب صاحب یہ سنکر متحیر ہوے کہا بھئی اندھیری رات مینھ موسلا دھار برس رہا ہی ۔ اور اتنی رات آئی ہی اس وقت کون بیگم صاحب تشریف لائی ہین ۔

اختر ۔ بڑے تعجب کا مقام ہی

نواب ۔ تعجب کا مقام ہی ہی ۔

ممن ۔ حضور کہین نازو اور قمرن کی امی جان تو نہین آئین

اختر ۔ واللہ خوب سوچے ۔ بیشک ۔ بہت ٹھیک ۔

نواب ۔ بھئی ہمکو بھی اس سے اتفاق ہی سیوچی ہونگی کہ اس اندھیری رات مین نہین معلوم قمرن اور نازو پر کیا کچھ بنگتی ہوگی چل کے خبر لینا چاہیے ۔

نازو ۔ لو اور سنو امی جان کو کیا پڑی تھی کہ اس مینھ مین دوڑی آتین نہین معلوم یہ کون لوگ ہین ۔

قمرن ۔ ای باجی امی جان سے کچھ دور بھی نہ سمجھو ۔ انکا بڑا شکی مزاج ہی ۔

نازو ۔ کچھ ہوش کی دوا کرو ۔ عقل بھی کوئی شی ہی ۔ اب دل لگی سنیے کہ یہان بیٹھے ہوے سب باتین بنا رہے ہین اور گاڑی تک کوئی نہین جاتا ۔ اتنے مین گاڑی بان نے چلا کے کہا ۔ حضور ہمکا دیر ہوت ہی ۔

نواب ۔ ممن ذرا جا کے دیکھو تو کہین گھر ہی سے تو نہین آگئین مگر یہ امر غیر ممکن ہی ۔

ممن نے لالٹین روشن کرائی اور موم جامے کی چھتری لیکے جیسے ہی صحن باغ مین پہونچے کہ یکایک بادل گرجا اور بجلی اس شدت سے کوندی کہ میان ممن کی آنکھین بند ہوگئین اور پانون جو پھسلتا ہی تو اڑاڑا اڑا دھڑ ٹیم ۔

نواب ۔ ارے میان یہ کون گرا ممن ۔

ممن ۔ حضور مین ۔ آہے رے اُفوہ بہت چوٹ آگئی دکانکھ کرم یا علی عباس ۔

اختر ۔ ارے میان ممن کیا تم گر پڑے ۔

ممن ۔ یا میرے خدا ۔ کس کس سے کہون ۔ اُفوہ بڑی چوٹ آگئی ۔

نواب صاحب اور چھمن جلدی سے دوڑے آکے کیا دیکھتے ہین کہ میان ممن گر پڑے ہین ۔

نواب صاحب اور اختر ممن کو کمرے مین لائے اور حسین علی سے کہا جا کے دریافت کرکہ آخر

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ہے کون۔

حسین علی نے گاڑی کے پاس جا کے پوچھا کون صاحب تشریف لائی ہین۔

کو حسین نے کہا کہ بیگم صاحب فرماتی ہین جب تک نواب صاحب نہ آئینگے ہم کسی سے بات نہ کرینگے۔

حسین علی نے پوچھا سواریان کہان سے آئی ہین کہا اُنکی ٹولے سے جو بجھیی گنج کے پچھواڑے ہی۔ حسین علی نے کہا اچھا گاڑی کو یہین برآمدے ہی مین روکے رہو۔

مین سمجھتا تھا کہ پھاٹک پر کھڑی ہی۔ ہم نواب صاحب کو اطلاع کرتے مین۔ جا کر عرض کیا سرکار اُنکی محلے سے ایریان آئی ہین اور حضور کو بلا رہی ہین۔ برآمدے مین گاڑی کھڑی ہی۔ نواب صاحب دنگ کہ یاالٰہی اس وقت کون تباہی زدی دوڑی آئی ہی۔ کچھ دال مین کالا کالا ضرور ہی۔

نازو اور قمرن کو بھی حیرت تھی۔ کہا کہیے تو ہم دوسرے کمرے مین جا کے چھپ رہین۔

اختر۔ نہین بیٹھی رہو خدا جانے کون مارا پیٹا آیا ہی جیسے ہی نواب صاحب گاڑی کے قریب گئے اور آپ کہان سے تشریف لائی ہین ویسے ہی ایک قہقہہ پڑا اور گاڑی سے آغا محمد اطہر اور نواب چھٹن صاحب اُترے پھر ایک قہقہہ پڑا۔ اختر نے کہا مین جا کے دیکھون تو ذرا کون لوگ ہین بھئی اتنے مین سب صاحب اُس کمرے مین خود ہی آ گئے۔

قمرن کہ چوتھی کی دلھن بنی بیٹھی تھی ان لوگون کو دیکھکر ذرا لجائی۔ تو نواب چھٹن صاحب نے قریب جا کے کہا۔ ارے ظالم مار ڈالا۔ ایک عسکری پر کیا فرض ہی۔ ہم سب لٹو ہین۔ مگر بھائی عسکری یار تمنے بڑا گہرا مارا۔ اچھا خیر۔ جی۔ انکا کیا نام ہی۔

ممن کہ ان لوگون کے سامنے اپنے گڑبڑنے کا حال کھل جانے کے لحاظ سے کچھ پہن پہنا کر بن سنور کے بیٹھے تھے کہنے لگے حضور انکا نام نازو ہی۔

راوی۔ مگر میان ممن کے دل کا حال خدا ہی پر روشن تھا جو سختی اور تکلیف گذر رہی تھی۔

چھٹن صاحب نے کہا بی نازو صاحب آپ ادھر ہماری بغل مین آن کے بیٹھیے۔

آغا محمد اطہر بولے۔ اور بھئی ہم کہان جائین۔ قمرن اُنکی یہ آپ کی بغل گرم ائین۔ ہم کیا کرین۔

چھٹن۔ آغا صاحب آپ انکی بڑھیا کو پھانسیے۔

راوی۔ اسپر بڑا فرمایشی قہقہہ پڑا۔ اور دیر تک رہا۔

نازو۔ ماشاء اللہ سے کتنے بھلے مانس ہین آپ۔

قمرن۔ ای امی جان کو کہتے ہین!۔ واہ واہ واہ۔

یہ بھی قمرن کی شوخی تھی۔ یہ پہلے ہی سمجھ گئی تھی کہ بڑھیا کس سے مراد ہی۔ مگر جب نازو نے تنک کر جواب دیا تو کس بھولے پن کے ساتھ پوچھتی ہین وا ای امی جان کو کہتے ہین جی اور آپ کیا سمجھی تھین قمرن نخرہ کر کے اور ناک بھون چڑھا کر اُٹھی اور کہا گاڑی منگوائیے۔ ہم اب گھر جائینگے۔ کوئی اپنے مان باپ کو گالیان کھلوائے تو تمھاری صحبت مین بیٹھے۔

نازو۔ ہم جانتے کہ یہان اسقدر شہدپن ہوتا ہی تو ہرگز ہرگز نہ بیٹھتے۔

قمرن۔ سب تیچے ہی لچے بھرے ہین یہان۔

چھٹن۔ اللہ اللہ۔ یہ خفگی۔ معشوق ہی تو ہین۔ لیے آپ بیٹھیے ہم جاتے ہین۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

نواب - ایئن! یہ کیا - نواب - نواب - میاں سنو تو

چھٹن - (برآمدے مین ٹھہر کر) واللہ مین نہ ٹھہرونگا -

اتنے مین آغا محمد اطہر اور ممن اور اختر بھی باہر گئے

نواب - اور سنا آپ نے چھٹن صاحب بگڑ گئے -

ممن - ای حضور یہ تو معشوق لوگ ہین -

اختر - معشوق لوگ کیا خوب واہ صاحب واہ -

نواب - بھئی ازبرائے خدا بیٹھو ورنہ بڑی بدمزگی ہو جائیگی بھائی جان -

ممن - حضور اب جانے بھی دیجیے - انکی بات کا برا کیا ماننا -

چھٹن - منہارن چوڑی والی اور یہ گفت گو - ع

گر حفظ مراتب نہ کنی زندیقے

نواب - بھئی چوڑی والی کی چھوکریاں ادب اور تمیز اور داب گفتگو کیا جانین ممکن ہے بھلا - انکے گھر جو گیا تو کل چیزین بے جوڑ پائین - گلوری مین زعفران کھاتے سنا ہے کسی نے - یہ صرف اظہار تجمل کے لیے مشک کے عوض زعفران - پان کیا کھلایا گویا پان پلاؤ ایجاد کیا -

ممن - حضور سلونے کے ساتھ زعفران اور میٹھے کے ساتھ مشک کا میل ہے اوسا سکا پیسا ؤ -

نواب - اجی اب پسا ؤ اور مزعفر کا ذکر چھوڑو - انکو مناؤ کہین - انکا روٹھنا غضب ہے -

چھٹن - یار سچ کہون - واللہ وہ صورت ان دونون نے پائی ہے - کہ جی چاہتا ہے صبح سے شام تک مچھیان لیا کرون - مگر یہ ہمسے کیا حماقت ہوئی کہ ہم خواہ مخواہ تنک کر چلے آئے اب جاتے ہین تو جھیپتے ہین اور نہین جاتے تو محمد عسکری صاحب کے خلاف ہوتا ہے -

آلغرض بڑے اصرار کے بعد نواب چھٹن صاحب کمرے مین تشریف لائے - تو قمرن نے شوخی کے ساتھ کہا ای باجی سچ کہنا اللہ نے ہمین کیسی صورت دی ہے کہ اچھے اچھے شہزادے ہم پر عاشق ہین -

نازو بولی - بہن ہمکو اپنی قدر ہی نہین ہے - ای خالی خولی شہزادے ہی نہین - بلکن اونچے اونچے گھرون کی شہزادیان تک تم پر عاشق اور فریفتہ ہین -

ایک نواب چھٹن صاحب ہین - ان ہی کی بیوی تم پہ جان دیتی ہین - چھٹن صاحب اس فقرے پر مسکرائے -

محمد عسکری نے ہنسکر کہا - جی - یہ تو آج معلوم ہوا نواب چھٹن صاحب کی مخدومہ بھی تماش بین ہین -

اس لطیفے پر بڑا قہقہہ پڑا - نازو اور قمرن اسقدر کھلکھلا کر ہنسین کہ لوٹتے لگین اور محمد عسکری کی بڑی تعریف کی -

اتنے مین چھٹن صاحب نے کہا بھئی سردی معلوم ہوتی ہے نازو ذرا اپنا چادرا تو ہمکو اڑھا دو -

نازو نے کہا چہ خوش اچھی کہی - اور مین سردی کھاؤن کہا ہم تم دونون اسی مین دبک رہین - وہ فورا راضی ہوگئی اور نصف انھون نے اور نصف اس پری جمال نے اوڑھا اور زانو بزانو بھڑ کے بیٹھے چھٹن صاحب نے کہا - ~

ہمنشین جب مرے ایام بھلے آئین گے
بن بلائے وہ مرے گھر مین چلے آئین گے

نواب - آپ کے ایام - ہان کیسے ایام ہین -

اختر - (مسکرا کر) حضور کی بذلہ سنجی کی واللہ دھوم ہے -

نواب - قمرن آج بڑی خنکی ہے - ذرا کھسک تو آؤ -

قمرن - تم خود ہی نہ کھسک آؤ کیا پانون کی مہندی چھٹ جائیگی

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ہم تو نہ آئینگے۔

نواب محمد عسکری نے اپنے معشوق برقدم کو اپنی جانب کھینچکر چاہا کہ گود مین لین تو قمرن فوراً تڑپ کر وہ ہو رہی اور کہا بڑے مزے مین آئے۔

محمد عسکری جھینپکر یہ شعر پڑھنے لگے۔ ع

اے کہ در شوخی نداری ہمسرے
می نمائی ہر دمے از منظرے

چھٹن۔ بی قمرن۔ کیون راضی کیون نہین ہو جاتی ہو۔ نواب محمد عسکری تمکو گود بٹھانا چاہتے ہین۔

گود بٹھانے کے فقرے پر سب ہنس پڑے چھٹن صاحب نے کہا کیون اس وقت کا کیسا بدلا لیا۔ نہ کہو گے ہمسے اور مذاق ہمسے اور فقرہ بازی کیا دل لگی ہے۔ ہونھ۔

اتنے مین قمرن جھپ سے آن کے محمد عسکری کی گود مین بیٹھ گئی اور قریب تھا کہ یہ کسی قسم کی دست درازی کرین کہ وہ چمک کر پھر الگ ہو گئی۔ میان اختر نے کہا الٰہی خیر۔ عورت ہے یا چھلاوا۔ اللہ ری پھرتی۔ گویا اسکی شوخی رگ و پے مین خون کے ساتھ ہی ساتھ شوخی بھی دوڑتی ہے۔

محمد عسکری نے کہا خون کے ساتھ ساتھ نہین بلکہ یون کہو کہ خون کے عوض شوخی ہماری رگ و پے مین دوڑتی ہے۔

اس عرصہ مین قمرن دو تین بار تو برآمدے مین ہو آئی دو ایک مرتبہ شیشے کے دروازے سے باغ کی بہار لوٹ آئی اور ایک بار نواب صاحب کے رخسارون پر بھی سبکے سامنے بے جھجک بے دھڑک ہاتھ پھیر آئی۔

نواب صاحب نے کہا برآمدے مین نہ جاؤ خدا کے لیے کہین بجلی نہ شرما جائے۔

چھٹن صاحب بولے بی نازو تم جب سے باغ مین آئی ہو پھول مارے غیرت کے عرق عرق ہو گئے ہین۔ اب ان دونون مین تکرار ہونے لگی۔ وہ کہین ہمارا معشوق اچھا ہے اور یہ کہین ہمارا معشوق اچھا۔

چھٹن صاحب نے کہا ایک یہو دن کلکتہ سے لکھنؤ صرف بی نازو کے دیکھنے کو آئی تھی۔ اور کون یہو دن وہ یہو دن جو تمام کلکتہ کی ناک تھی۔ محمد عسکری نے کہا۔ بس۔ اور بی قمرن وہ حسین ہین جنکا جواب تمام فرنگستان مین نہین ہے۔ ایکمرتبہ دیانا مین حسن کی نمائشگاہ ہوئی تھی اور ہماری ملکہ معظمہ کے ولی عہد حضور شہزادہ ویلز حکم بدے گئے تھے اور انھین کی جانچ پر کل امور کا دار و مدار تھا کہ جسکو وہ منتخب کرین وہ پہلا انعام پائے اس نمائشگاہ مین بی قمرن کی تصویر بھی گئی تھی اول انعام ہماری بیوی قمرن ہی نے پایا تھا۔

اختر۔ اسمین کیا فرق ہے خداوند پری ہے پری۔

قمرن۔ بچہ حور ہے۔ واہ ری شکل۔ اہو ہو ہو۔

چھٹن۔ بی نازو جان صاحب۔ نواب نازو بہو صاحب۔

نواب۔ حضور نواب قمر النسا بیگم صاحب مزاج شریف

اختر۔ حضور۔ منشی مہراج بلی صاحب سے اور نواب چھٹن صاحب بہادر سے اب تخت چلیگی۔ انکی نازو پر جان جاتی ہے۔

نازو۔ ایک انپر کیا فرض ہے ہم پر آدھا لکھنؤ مرتا ہے۔

قمرن۔ بس ہم پر سارا ملک جان دیتا ہے۔

نازو۔ گھر کی ٹھیکی باسی ساگ ذری صورت تو بنواؤ۔

قمرن۔ اے باجی ہماری تمہاری شکل مین فرق ہے۔

نازو۔ اے کیون نہین ایسی ہی صورت ہے۔ ماشاء اللہ

قمرن آکے نواب صاحب کی بغل مین بیٹھی۔ اور بی نازو

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کشتۂ ناز چھٹن صاحب کی زیب آغوش تھین کچھ دیر تک محفل طرب گرم رہی کوئی ایک بجے کے وقت مینھ ذرا تھما تو آغا محمد اطہر اور نواب چھٹن صاحب اور میان اختر اسی گاڑی پر سوار ہوکر اپنے اپنے گھر گئے۔ اور منشا گرد پیشے مین سو رہا۔ بی نازو نے کہا۔ اور ہم کہان سوئینگے۔ نواب صاحب نے شہ نشین کی طرف اشارہ کرکے کہا تم اسمین آرام کرو۔ وہ بولی اوئی مین تو ڈر ڈر کے مر جاؤنگی اکیلی۔ نیا مکان۔ اندھیاری رات۔ اکیلی کیونکر سوسکونگی۔ انھون نے مالی کی بیوی کو بلایا اور حکم دیا کہ تم انکے قریب سو رہو۔

نواب فلک رکاب کے بخت رسا نے یہ رسائی دکھائی کہ مُنھ مانگی مراد پائی صنم آرزو سے ہم آغوش ہوے جب کمرا بالکل سونا ہو گیا۔ تو قمرن نے نواب صاحب سے کہا کہ اب بس نچلے بیٹھے رہیےگا اور اگر ذرا بھی تم نے چھیڑ چھاڑ کی تو مین بھاگ ہی جاؤنگی۔

نواب صاحب نے کہ اس وقت شراب محبت کے نشے مین چور تھے بہت چپت آغوش مین لیکر ایک بوسہ لیا مگر ہاتھ ذرا ڈھیلا تھا کہ قمرن تڑپ کر زن سے نکل بھاگی اور فوراً ایک دروازہ کھول کر باہر ہو رہی۔ ہاے آفت نواب صاحب کی بیتابی اور بیقراری اور قمرن کی شرارت اور شوخی قابل دید تھی۔ نواب صاحب کے کلیجے پر سانپ لوٹنے لگے۔ ع

میرے آغوش سے کیا ہی وہ تڑپ کر نکلے
اُنکا جانا تھا الٰہی یہ کہ جانا دل کا

نواب۔ دیکھو قمرن عاشق کا دل دکھانا اچھا نہین

ق۔ اوئی عشق کرنے چلے ہو۔ اور آتا بھی نہین جانتے۔

نواب۔ عاشق نواز ہونا چاہیے نہ کہ عاشق کش۔

ق۔ پانچ سو کے سونے کے چھڑون پر پھسلائے لیتے ہو۔

نواب۔ (ہاتھ جوڑکر) کیون ستاتی ہو۔

ق۔ ستانا تو نہ چاہیے (مسکرا کر) دل دکھانا برا ہوتا ہی انسان کو چاہیے کہ کبھی کسی کا دل نہ دکھائے۔

نواب۔ آپ ہی تو قتل پر کمر باندھے ہوے ہو اور آپ ہی کہتی ہو قتل کرنا برا ہی۔ ع

جور بھی کرتے ہو اور کہتے ہو یہ بھی ہنس کر
سچ ہی اچھا نہین ہوتا ہی دکھانا دل کا

اور پھر اُسکا دل دکھاؤ جو یہ دل تمھاری نذر کر چکا ہی۔

ق۔ اپنے مطلب کی بات نہین چھوڑتے اور ہم نے جو کہا اُسکو کیسا اُڑا دیا۔

نواب۔ ایک سونے کے چھڑون کی کیا حقیقت ہی جان تن جان تک حاضر ہی واللہ۔ مال کیا شئ ہی۔ اگر جان سے دریغ کردون تو سزا دو۔

ق۔ لاؤ اچھا لاؤ اس وقت کیا دیتے ہو۔ لاؤ۔

نواب۔ اب اس وقت بھلا ہمارے پاس کیا ہی جانی۔

ق۔ واہ نہ ہونا کیسا کسی بات کی کمتی ہی۔

نواب۔ وہ کمتی نہ سہی اللہ کا دیا سب کچھ ہی مگر سر دست مین کیا کر سکتا ہون یہان پر۔ گھر پر آدمی بھیجون تو خزانہ کون کھولے گھر مین بدنامی ہوگی۔

ق۔ اچھا ایک بات بتا دین تمھارے پاس یہان ہی موجود ہی یہ باغ ہمارے نام لکھدو (قریب آنکر ایک بوسہ لیا)۔

نواب صاحب پکڑنے ہی کو تھے کہ وہ طرارہ بھر کر مولسری کے درخت کے پاس پہونچی۔

نواب۔ خدا گواہ ہی۔ یہ باغ ہمارے گھر کے لوگون کے نام ہی۔ یہ بیگم کے نام ہی اُنکے باپ نے جہیز مین دیا

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ہی۔ اور ملکیت بھی اُنھین کی ہی۔

رادی ۔ واہ قمرن کیون نہو اچھا کیا مارا تھا۔ اور کیا مارنا کیا معنی باغ گوم جاتا ۔ مگر نواب صاحب مجبور تھے ورنہ ایک بوسے پر بی قمرن باغ گھما لیتین ۔

ایک مہاراجہ صاحب نے ایک بائی جی کو صرف ایک بوسے پر پانچہزار چہرہ شاہی کھنا کھن گنوا دیے تھے ۔ نوابصاحب کی ریاست کب اسکی مقتضی ہوتی کہ باغ کی نمائش سے منھ موڑین مال ہاتھ کا میل ہی۔ رخسار شاہد گلعذار کا بوسئہ روح پرور کہان ملے ۔

ق ۔ اچھا نواب سنو ادھر آؤ۔ مگر چھیڑ چھاڑ سے مین بہت گھبراتی ہون ۔

نواب ۔ (قریب جاکر) یہان خنکی ہی۔ اندر چلو جانی

ق ۔ ہمین تو گرمی معلوم ہوتی ہی۔ نواب ۔ سردی کیسی ۔

نواب ۔ ہاے یہ جوانی بھی کیا شی ہی۔ اور پھر اٹھتی کونپل

ق ۔ (ہاتھ مین ہاتھ دے کر ٹہلنے لگی) اچھا نواب ایک بات کہین مانو گے ۔

نواب ۔ جو چاہو وہ کہو۔ مگر ایک بات نہ کہو بس ۔

ق ۔ اچھا ہم مین اور تم مین ایک شرط (شرطی) ہوجاے ۔

نواب ۔ تمسے شرط یہی ہی کہ جو ہم کہین ۔ اسکے جواب مین تم نہین نہ کرو۔ اور جو تم کہو اُسکے جواب مین ہم نہین نہ کہین

ق ۔ (ہاتھ پر ہاتھ مار کر) منظور ہے کہہ ڈالو ۔

نواب ۔ تم ہمارے دل کی خواہش پوری کرو (ہاتھ جوڑ کر) ؏ ۔

دل بہت بیقرار ہی اسوقت

قمرن نے نواب صاحب کا ہاتھ پکڑ کر کہا۔ چلو کمرے مین اب ہمین نیند آتی ہی۔ اور ہاتھ پکڑ کر کمرے مین لے گئی۔ مولسری کے درخت سے کمرے تک جاتے جاتے کوئی بیس جگہ پر کمرنے بل کھایا اور بیس ہی مرتبہ اس طرح کا جھونکا دے کے چلی کہ نواب صاحب کو سنبھالنا پڑا ۔

اتنے مین کمرے کے دروازے بند ہو گئے ۔

صبح کو جب شاہ خاور تخت زرنگار سپہر پر جلوہ گر ہوا تو عروس چاردہ سالی بی قمرن صاحب خواب ناز سے بیدار ہوئین اور منھ ہاتھ دھو کر جانے کے لیے تیار ہوئین آنکھین نیچی کر کے لجاتی ہوئی نواب صاحب سے کہا نواب قول پورا کرو گے ۔

نواب صاحب نے کہ شربت وصال کا ذائقہ جان بخش چکھ چکے تھے اور بفحواے ؏ ۔

وصال یار سے دونا ہوا عشق
مرض بڑھتا گیا جون جون دوا کی

پیشتر کی نسبت صنم عربدہ جو وشاہد قوس ابرو کی تیغ محبت کے اور بھی گھائل ہو گئے تھے ۔ کہا قول جان کے ساتھ ہی ۔

قمرن نے گلے مین باہین ڈال کر ایک بوسہ لیا اور کہا یہ باغ ہمارے نام لکھ دو میرے اچھے نواب ۔ نواب صاحب نے بوسہ لے کر کہا (ہمارے نام لکھ دو) کیا معنی ہم وہ تدبیر سوچ رہے ہین کہ باغ تمھارا ہو جاے اور صرف باغ ہی نہین بلکہ ہماری جائداد کی تم قابض ہو جاؤ گی۔ باغ کون بڑی کائنات ہی۔ قمرن باغ باغ ہو گئی اور بولی جاؤ بس دیکھ لیا۔ دمڑی کی ہنڈیا گئی کتے کی ذات پہچان لی نواب صاحب نے بڑے زور سے قہقہہ لگایا اور کہا پس دمڑی کی ہنڈیا ہی کا نقصان ہوا نا اس فقرے پر قمرن اسقدر جھینپی کہ سیدھی ناز کے کمرے مین بھاگ گئی اور دروازے بند کر لیا نواب صاحب

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

لاکھ لاکر منتین کرتے ہین وہ ایک نہین سنتی۔

اتنے مین نازو نے قریب آنکر ایک سوال کیا واللہ علم کیا پوچھا جسکے جواب مین قمرن نے گردن نیچی کر لی اور خاموش ہو رہی نازو نے گدگدانا شروع کیا۔ کہا بتاؤ نہین۔ بولو بولو قمرن۔ اوئی یہ نگوڑی حیا کا یہان کون کام ہے پھر وہی سوال کیا تو قمرن نے کہا (نہین باجی جی۔ نہین باجی تم) نازو نے پھر وہی امر دریافت کیا تو قمرن نے کہا یا میرے اللہ وہان سے بھاگ کر یہان آئی۔ یہان انھون نے ناک مین دم کر دیا۔

نازو نے کہا اچھا تم اتنا بتادو کہ ہان یا نہین۔ قمرن بولی ہم نہین جانتے۔ بن ناحق کو چھیڑتی ہو باجی۔

بڑی دیر کے بعد نازو نے دروازہ کھول دیا تو نواب صاحب نے نازو کو سلام کیا اور کہا اب تمھارا لحاظ کیا کرینگے۔ تم ہماری بڑی سالی ہو۔

سلے دے

نازو اور قمرن اور نواب صاحب کو تو ابھی باغ ہی مین مزے لوٹنے دیجیے۔ اور اب منشی مہراج بلی صاحب کی حالت زار کا حال سنیے کہ گھر کے رہے نہ گھاٹ کے بوڑھوتی وقت یہ تُبڑا بھس لگا کہ چلے نازو چوڑی والی سے اختلاط کرنے عشق چڑایا کہ اس نوخیز منہارن سے بغل گرم کرین اور یہ خبر نہ تھی کہ کوچۂ عشق کی راہین کیسی ٹیڑھی ہین عاشقی معشوقی کھیل اور خالہ جی کا گھر نہین ہے۔

محمد عسکری اول نوجوان آدمی دوسرے دولتمند تیسرے دس کی جگہ بیس خرچنے مین بند نہین۔ پھر حسین اور خوش پوش ان سب پر طرہ یہ کہ پانچ سو چہرہ شاہی ذراسی بات مین گن دیے اب قمرن اپنے ہزار جان سے عاشق ہو یا نہو۔ آپ اول تو خیر سے پیر فرتوت خضاب کے بھروسے عاشق ہوے دوسرے پرلے سرے کے بخیل ٹکا خرچا نہ چاہین تیسرے جعلساز فریبیے دھوکے مین کلم نکالا اور دھتا بتائی اور سب پر مستزاد یہ کہ گول آدمی اور بدقطع ہاتھ پانون کھڈر کا داک۔ بھونڈے بھونڈے۔ تو ند بے ایمان کی قبر نازو پر عاشق ہوے تو دیتے وقت نوٹ کی وہ چھیچھالیدر کی کہ توبہ ہی بھلی۔ مگر واہ ری نازو جھلّا گے وہ زناٹے کی ٹیپ رسید کی کہ عمر بھر نہ بھولینگے چوبے جی چھبے ہونے گئے تھے دوبے ہی رہ گئے بوس وکنار کے عوض کھوپڑی ہی پلپلی ہو گئی راہ مین انکے خدمتگار نے کہ ایک ہی اجڈ آدمی تھا خوب ہی جلی کٹی سنائین اسپر اور بھی جھلّائے مگر قہر درویش برجان درویش چپت کھانے سے انکا عشق اور بھی بڑھ گیا۔

پیرے کہ دم ز عشق زند بس غنیمت است
دز شاخ کہنہ میوۂ نو رس غنیمت ست

چپت کھا کر خود بدولت تو ایک دوست کے یہان چلے گئے اور خدمتگار اور مہری کو رخصت کر دیا۔

اب سنیے کہ انکا خدمتگار ایک بڑا اجڈ اور جھلّا بوڑھا آدمی تھا اور پرلے سرے کا دشمن عقل اسنے گھر جا کر ایک مہری سے جو اندر آتی جاتی تھی کچا چٹھا کہ سنایا کہ آج منشی منہارن کی بگھری گئے رہین تو وہ ساس کو دیکھیں نہ تاؤ جاتے ہی کھیر بھس اوچ ایک وہس کھوپڑی پا اُس چپا کا بھوا کہ کا کہی تم سے رہکا تو ن ہلسی چھوٹی بھائی کمر یا بڑا چپائی مار رہیون۔

مہری نے چپ چاپ سب حال سنا اور گھر مین جا کر مہراج بلی کی بیوی سے بیان کر دیا اس سے اور مہراج بلی سے نہین بنتی تھی اب قدرت خدا سے موقع ہاتھ لگا تو بھلا کب چوکتی دھرا دیا مہراج بلی کی بیوی نے اُس مہری کو بلایا جو پیا مہر تھی اور جو

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

تازہ کو جھانسا دے کر مٹھار کے لائی تھی۔ اس سے پوچھا کہ یہ کس چوڑی والی کے ہان گئے تھے وہ ایک ہی کلان کار سوچی کہ اگر صاف صاف کہے دیتی ہون تو انکے ہان آنا جانا موقوف ہو جائیگا صاف مکر گئی۔ کیسی منہارن کون چوڑی والی کا کوئی پہیلی بجھوا دیت ہو مین کا جانون بہکا کا گھر۔ لگی ہوا بتانے۔

مہراج بلی کی بیوی نے کہا اگر صاف صاف کہدے تو چار آنے انعام کے دون۔

اللہ اللہ چار آنے۔ یہ لمبی رقم۔ اب کیون نہ بتادیگی مگر وہ غریب عورت بیچاری رکھیگی کہان۔ اب تو ضرور ہی بتا دیگی کیونکہ عمر بھر کے کھانے کا سہارا ہوا جاتا ہی۔ انھون نے مہراج بلی کے بھی کان کاٹے۔ چار آنے انعام کی کیا کہی ہی مہری نے چھاؤن تک نہ دی۔ اور لگی اُڑان گھائیان بتانے مہراج بلی کی بیوی کو یقین نہین آتا کہ یہ چوڑی والی کے ہان گئے ہون وہ سوچتی تھین کہ جوانی مین تو انھون نے یہ حرکتین کبھی کی نہین بڑھاپے مین بھلا کیا کرتے اور پھر چوڑی والی اور انکو مارے۔ یہ کہین ہو سکتا ہی بھلا لیکن بارن نے کہا کہ مین نہ سنوا دون تو کھڑے کھڑے نکال دی جاؤن اور تدبیر یہ کی کہ مہری کو اشارہ کر دیا کہ خبردار بتانا نہین اور جب مہراج بلی کی بیوی کسی کام کو اُٹھ گئین تو خود بھی انکے پیچھے پیچھے گئی اور کہا تم آڑ مین سے سنو مین اس سے سب قبلوائے دیتی ہون جب وہ آڑ مین بیٹھ گئین تو اسنے مہری سے کہا خبردار بتائیو و تائیو ناہین۔ مدّا یہ اُنکا سوجھی کا۔ کوئی اس ناہین کرتا ہی مہری سمجھی کہ یہ بھی مہراج بلی کی ہمدرد ہی۔ کہا جون بُرا ہوتا ہی تون ہوت ہی۔ بوڑھے ہُئی اور پھر رئیس اور منہارن انکا مارے۔ رام رام!!!

بارن کا مطلب تو پورا ہو گیا۔ اب بیوی کو یقین کامل ہو گیا کہ میان پر چوڑی والی خوب ہی برس پڑی۔ مہری نے کہا بھلا بیوی للکارن کہ ناہین کہ سسری یہ کا کرت ہی اسنے کہا ای تن سے نہی چھوڑ کے بھاگ آئے۔

مہراج بلی کی بیوی بھی یہ سب سنکر یہان آکے بیٹھی مہری کی صورت سے نفرت تھی۔ کہا اچھا تو جا اب بس کام نکل گیا۔ رہا اب آج سے اگر آئی تو منہ جھلس دونگی تیرا مہری تو جمیت ہوئی۔ اور بارن نے اور بھی چمکانا شروع کیا۔ عجب ہوے گوا بڑا عجب ہوے گوا۔ منہارن سے بیاہ کرے گئے راہین۔

مہراج بلی کو کیا خبر کہ گھر مین خبر ہو گئی۔ یہ اپنے ایک دوست کے پاس گئے اور انسے کہا بھئی ہمین ایک امر مین مشورہ دو ہم ایک عورت پر عاشق ہوے ہین اور وہ بے اعتنائی کرتی ہی کوئی تدبیر بتا دو۔

انکے دوست نے انکی اول جلول تقریر سنکر کہا آپ پاگل ہو گئے ہین۔ یہ سن اور عشق عقل کے ناخن لو صاحب۔ ؎

شوہر ہزار لولی گیتی نے چٹ کیے
عقد نکاح باندھ نہ اس بیوہ زن کے ساتھ

مہراج بلی نے اپنے دوست میان عاقل سے کہا۔ یار ہنسی دل لگی کی سند نہین ہی تدبیر بتاؤ۔ اب تک تائب رہے مگر اب تائب نہین رہا جاتا دل نادان ایک پری پر آگیا۔ ؎

مے سے تائب تھا ولیکن آج پی
ہاتھ لگ جائے تو چھوڑون کس طرح

عاقل۔ ای تو مجبتی اس سن مین اور عشق و معشوق

مہراج۔ اسمین بندے کا کیا بس ہی عجیب صورت ہی۔ ہاے کیا آنکھین پائی ہین۔ ؎

مرے ہوے تری آنکھون پہ یار ہم بھی ہین
شہید گردش لیل و نہار ہم بھی ہین

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

واللہ اس وقت تصویر آنکھوں کے نیچے پھر گئی۔ ع

کسی معشوق کا بوٹا سا قد آنکھوں میں پھر جاتا ہے

عاقل۔ (ع) ہمکو دکھا تو دو۔ یہاں بلواؤ ایک روز

مہراج ۔ (م) بھئی تم کسی تدبیر سے بلواؤ میرے بلانے سے نہ آئیگی۔ ھ

ہر ظلم اسکو یار کیا ہم نے کیا کیا
کیا جبر اختیار کیا ہم نے کیا کیا

ع۔ اور آپ کے معشوق کا سن شریف کیا ہے۔

م۔ کوئی اُنیس برس کا سن ہوگا بس۔ ارے یار۔ آنکھیں لڑانے ہی تیر سا کلیجے میں لگا۔ ھ

گئی آنکھوں سے بجلی سی اک کوند	سمند ناز نے ڈالا اسے روند
کہا دل نے مرنے کا ہیچ ہی تاک	کہ ہر یک آدمی کچھ عانگ
ہم آنکھوں سے آنکھیں لڑا کر ہیں خبر	عجائب نرگستان کی ہوئی سیر

ع۔ خیر یہ تو شاعرانہ خیالات ہیں اب۔

م۔ شاعرانہ خیالات نہیں بخدا۔ اس سے بڑھکر ہے میں میں اور تعریف کر سکوں۔

جان لکھنؤ ہے۔ سارے لکھنؤ کی ناک۔ بینی شہر لکھنؤ گفتہ شدن مبالغہ۔ مبالغہ۔ مبالغہ۔ نمودن نتواند خصوصاً بستان وے واہ واہ۔ چہ گفتم۔ وکسی چہ گفتہ شود۔ کہ ہر دو دست دی چوری ست بر شاخ مروارید۔ سرخ و سفید۔ دید نہ شنید از عقل بعید۔ ھ

جبکہ یاد آتا ہے وہ دل اسکا وہ گدرایا ہوا
ہر طرف پھرتا ہوں میں اے دوست گھبرایا ہوا

ع۔ منشی مہراج بلی صاحب اب تو آپ بیچ کی لینے لگے فارسی کتنی اچھی بولتے ہیں آپ۔

م۔ من فارسی بیان گفت۔ صاحب ایران۔

راوی۔ اے سبحان اللہ۔ خراسان کے ہو۔ یا یہیں اودھ کے

ہم بھی فارسی بولتے ہیں۔ دست دی کہ چوری ست بر شاخ مروارید ع

بزن پٹیے کہ کوہستان بلرزد

فہمیدی بابائے شما۔ برفرقدان عاشق خود کہ عبارت از مہراج بلی گول مول ست آن زود کہ از نام اودر روئی مشہور ست چیست کہ چپاتی از وے زائد۔

م۔ سگیا اُس ظالم ستم شعار کی جانب سے ہمیں مایوسی ہوئی جاتی ہے۔

ع۔ نہیں نہیں مایوس نہ ہونا چاہیے۔ ھ

روپا برسائینگے روپہلے بادل	سونا برسائینگے سنہلے بادل
امید نہ توڑ حق سے انشاء اللہ	آ ہو بچے وہ دیکھ اُلے گہیلے بادل

یہ دو رباعیاں روز بست سے اٹھنے کے قبل پڑھ لیا کرو ایک یہ اور ایک اور۔ ھ

یا بار آلہ مصطفےٰ کا صدقہ	اولاد بتول و مرتضیٰ کا صدقہ
بر سادے بینہ پھر بھی بھری ہو خلقت	یارب شہدائے کربلا کا صدقہ

م۔ یہ رباعیاں لکھ دو۔ مگر بھائی خالی خولی ان رباعیوں سے کیا مطلب نکلیگا ہائے۔

وہ ظالم کی مسی آلودہ رنگ	نجھلاک میں موتیوں سے بھی چھدیں
لگا کر ناخن پاسے وہ تا فرق	سراسر حسن کے دریا میں تھی غرق

تو بھائی صاحب کوئی تدبیر سوچیے۔

مہراج بلی کو اُنکے دوست اور اُن کے احباب نے خوب چٹکیوں پر اُڑایا اور بنایا۔

۱۔ کہیے بی نازو سے کیسی نبٹی۔ ہو خوش قسمت یار۔

۲۔ کہیے منشی مہراج بلی صاحب خوب مزے رہے۔

۳۔ اس وقت تو آپکا دماغ ہی نہیں ملتا جناب۔

۴۔ واللہ کیا خوش نصیب آدمی ہے ہمارا یار مہراج بلی۔

م۔ (اپنے دل میں) خدا تم کو بھی یہ خوش نصیبی دکھائے۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

۵- اجی حضرت زبان سے کچھ تو ارشاد فرمائیے۔
۶- (وہی شیدی) مین نے کہا مین بھی آداب عرض کرتا ہون کرتا ہون۔ اجی مہراج صاحب۔

اسکے آتے ہی حاضرین جلسہ اسقدر ہنسے کہ پیٹ مین بل پڑ پڑ گئے۔

مہراج بلی نے صد ہا مغلظ گالیان دین اور انتہا سے زیادہ جھلائے۔ جسقدر زیادہ یہ جھلاتے تھے اسیقدر انکے دوست انکو بناتے تھے اور اسپر یہ اور بھی جھلاتے تھے۔

الغرض ان سب سے بگڑ کر مہراج بلی گھر پہونچے۔ نواب دروازہ نہین کھلتا۔ کھولو۔ دروازہ کھولو۔ (دھم دھما کر) ارے دروازہ کھول دو کوئی ہے۔؟ (کنڈی کو بجا کر) ارے رامدنوا (رام دین) ادھری گبھرے کی مہرارو۔ یہ کیا ماجرا ہے بھئی سب کے سب مر گئے ایک سرے سے سب کو سانپ سونگھ گیا (دروازے کو زور سے ہلا کر) توڑ ڈالونگا۔ ارے کھولو۔

صدائے برنخاست۔ کوئی جواب ہی نہین دیتا۔ بالکل سناٹا۔ یا مرے اللہ۔

مہراج بلی اسقدر جھلائے کہ سڑک پر سے ڈھیلے چن چنکر پھینکنے شروع کیے۔ دو چار ڈھیلے ادھر ادھر کے مکانون مین پہونچے انھون نے ڈپٹنا شروع کیا۔

ابے یہ کون ڈھیلے پھینکتا ہے سر توڑ ڈالونگا آکے۔ نامعقول بھلا اب تو پھینک۔

آخرکار دروازہ کھلا اور گھر مین تشریف لائے۔ تو بیوی منھ پھلائے ہوے۔ باران بات نہین کرتی۔ گھر کی مہری چپ سب کے بشرے سے خفگی اور ناراضی کے آثار نمودار تھے۔ ابھی انکی سمجھ مین نہین آیا کہ اسکا سبب اصلی کیا ہے۔

مہراج۔ کتنے بجے ہونگے باران اس وقت۔؟
باران۔ ہم کا جانی جو بجے ہون۔
مہراج۔ مہری کچھ سُنا تو نہین کہ بجے ہین۔
مہری۔ ہمرے پاس کا کچھ گھڑی رہت ہے۔
بیوی۔ گھڑیالی سے پوچھو جاے کے کہ بجے ہین۔
مہراج۔ (جورو کی طرف دیکھکر) یہ آج سُست کیون بیٹھی ہین۔
باران۔ ہمکا ناہین معلوم اُنھین سے پوچھو جاے کے۔
مہری۔ ارے ہان لے ہم ترنج کا جانی کاہے سست (سست) ہین۔
باران۔ منہارن کا بلوائے بلوائے پچھتیا (فضیحتا) اُڑادت ہو۔
راوی۔ یہ سنتے ہی۔؟

	کاٹو تو لہو نہین بدن مین	

مہراج کے چہرے کا رنگ فق ہو گیا۔ ہاتھ پانون مین رعشہ۔ مارے شرم کے گردن نیچی غصے کو ضبط کرکے کہا کیا۔ منہارن کیسی۔ بس اسپر انکی بیوی نے ڈانٹ بتائی۔ منہارن وہ جون کھڑی سہلائس رہے۔ اب سمجھیو کہ کون منہارن کہ ابہو ناہین سمجھیو۔ تمکا سرم نہین آت ہے۔ کہ لڑکا کی لڑکی۔ پوتا پوتی۔ ناتی نواسی موجود۔ اور حرکتین اس کرت ہو۔

الغرض اپنی زبان مین ایک گھنٹے تک وہ وہ بے نقط سنائین کہ مہراج بلی عرق عرق ہو گئے۔ مہری اور باران کے سامنے کبھی ایسے کاہے کو ذلیل ہوے تھے۔ اُسنے کہا اگر تمکو ایسا ہی کرنا ہے تو مجھے زہر دیدو۔ یہ تمھاری عمر اور یہ لچر حرکتین تم رئیس آدمی اور چوڑی والی کے گھر جاؤ۔ بو ہمرے پھرس (فرش) پر نہین بیٹھ سکت ہین۔ ڈوب مرنے کی بات ہے۔ بڑی گیرت (غیرت) کا کام ہے۔ یہ تمکا ہوے کا گوا۔ اور یہ بڑھوتی دو

(دقت) !!! اے بھرے پوتی پوتا نیتیا ناتن سُنہیں تو کا کیئین
مہراج بلی نے جھینپتی ہوئی آواز مین کہا۔ یہ سب غلط ہی خدا جانے تمسے کس نے آ کے جھوٹی باتین کہدین۔ اور تم کو یقین آگیا مین تو جانتا بھی نہین کہ کون منہارن اور کیسی منہارن یہ سب غلط اور جھوٹ ہی۔

بارن۔ تو کھجمت دار (خدمتگار) جھوٹ بولت ہی۔

مہراج۔ خدمتگار کون ہے ذرا تو سامنا کراؤ۔

بارن۔ وہی کہت رہا ہے ہم کا جانی۔

مہراج بلی نے دروازے کے پاس سے جھلا کر خدمتگار کو بلایا۔ کہا کیون بے وہ منہارن کون ہی اور یہ تو نے یہان آن کے کیا آگ لگا دی۔ طوفان باندھتا پھرتا ہی۔

خدمتگار۔ ارے اب جون بھوا تون بھوا۔

بارن۔ لے سنت ہو۔ جون بھوا تون بھوا۔

مہراج۔ (جھلا کر) اب تو جوتے کھائیگا۔

خ۔ ارے صاحب جب تم پٹیو تو ہم کو آہین۔

مہراج۔ (دو تین گھونسے لگا کر) اور لیگا۔

خ۔ منہارن کا گُسّا (غصہ) ہم پر نکاست ہین۔

مہراج۔ (اور پیٹ کر) اب تو ہٹ جا ہمارے سامنے سے۔

خ۔ اب ہم نوکری نہ کرب۔ بس اب جائت ہی۔

مہراج۔ دور ہو مردود نمکحرام دور ہو یہان سے۔

راوی۔ بارن اور اس خدمتگار مین بھی چشمک تھی اس ترکیب سے اُسنے اسکو بھی نکلوایا۔

اُس دن سے مہراج بلی اور اُنکی بیوی مین نفاق شروع ہوگیا یہ بات بات پر انکی لے دے کرنے لگین۔ اور روز جوتی پیزار ہونے لگی۔ بارن شیر ہوگئی۔ مہری انکو بھونی

سونگ کے برابر نہین سمجھتی تھی (انکا اعتبار بالکل جاتا رہا۔ با این ہمہ نازو کا عشق انکے دل مین اسقدر جاگزین تھا کہ ہر دم اُسی کی یاد مین سر دھنتے تھے اور اُسی کے عشق کے جنون مین تنکے چنتے تھے۔

دوسرے روز جب مہراج بلی اپنے اُسی دوست کے ہان پھر گئے تو انکو دیکھتے ہی انکے دوست نے مسکرانا شروع کیا کہا بھئی لاکھ ضبط کیا مگر ہنسی ضبط نہ ہوسکی۔

مہراج بلی بگڑ گئے کہا آپ دوستی یارانے کے قابل ہرگز نہین ہین لاحول ولا قوۃ ہم درد دل سنائین اور آپ سے اسکے علاج کی تدبیر دریافت کرین اور آپ اسکے جواب مین ہنسین اور ہمکو بنائین واہ کیا دوستی ہی بس جاؤ بھی اب آج سے تمھارے یہان آئے تو آپ پر لعنت۔ انکے دوست نے انکو للّو پتو کر کے بٹھایا اور یہ مژدہ سنایا کہ بی نازو اب تھوڑی دیر مین آیا ہی چاہتی ہین۔ ہم چاہے لاکھ تم سے دل لگی مذاق کرین مگر تمھارے شریک حال تو ضرور ہونگے لیکن بھائی صاحب ایک ٹیڑھی کھیر ہی پوچھیے وہ کیا۔ وہ یہ کہ نازو کا قول ہی کہ بغیر ایک شرط کے مین کسی ہندو کو صورت نہ دکھاؤنگی اور وہ شرط بڑی کڑی ہی وہ کہتی ہی کہ جس شخص کو مین نے ایک ایک دفعہ چپت لگا دی اُسکو نہال کر دیا اور اگر دو بار چپتیایا تو پھر تمام عمر اسکو نہین چھوڑتی۔ تو ہماری صلاح یہ ہی کہ آپ ایک چپت اور کھا جائیے اسمین کوئی عیب نہین ہی۔

عاشقان کشتگان معشوق اند ‏ ‏| برنیاید ز کشتگان آواز

مہراج بلی دل مین بڑے ہی خوش ہوے کہ مار لیا ہی خدا کرے ایک مرتبہ اور چپت جاوے بلکہ ابھی اس زور سے لگائے کہ بڑی ہی چوٹ آئے تو پھر کیا پوچھنا ہی۔

مہراج بلی نے کہا یار آج ہی بلواؤ تو لطف ہی انھون نے کہا

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

آج ہی بلکہ ابھی ابھی - گھر مین چوڑیان پہنانے گئی ہو -
آلے مگر شرط یہ ہی کہ آپ کی آنکھون پر پٹی باندھی جائیگی
اور اندھیری چڑھائی جائیگی - اور ایک یا دو ھین لگا کر
چلی جائیگی - کل تم اور وہ ہم بستر ہو گے مگر اسمین بھی
یہ شرط ہی کہ کل بارہ بجے تک رہیگی - تب تک تم مست
مارے پڑے رہنا جب اندھیری ہو جاے تو بس گڑ ع

قرص مہتاب در سیاہی شد

اسکے بعد تھوڑی دیر مین منشی مہراج بلی کی آنکھون مین
پٹی باندھی گئی اور کہا اب تھوڑی دیر مین بی نازو آنیوالی
ہین انکے دوست احباب بھی دو چار جمع تھے اور سب کے
سب چھپ چھپکر ہنستے تھے کہ اچھا گاودی پھنسا ہی -
غرض جب مہراج بلی صاحب کی آنکھون مین پٹی بندھ
چکی تو سب نے کہا بھئی واللہ اسوقت تو یہ معلوم ہوتا
ہی کہ محلسرا مین ایک در آفتاب جلوہ فگن ہی رخ زیبا کا
یہ نور ہی - اہ سبحان اللہ -
مہراج بلی آہ سرد کھینچکر بولے - ع

بھول کر ای چاند کے ٹکڑے ادھر آجا کبھی
میرے ویرانے مین بھی ہو جاے دم بھر چاندنی

اتنے مین انکے دوست نے کہا (ہشیار - مے آید)
چوڑیان جھنکین اور ان کی چندیا پر ایک ٹیپ پڑی
تو حضرت فرماتے ہین -

مہندی مالیدہ ہاتھ کی چوٹ سے	درد کافور ہو گیا سر کا

راوی - ایک چپت کی ابھی کسر ہی - رہا سہا درد بھی
کافور ہو جاتے چلو چھٹی ہو -
مہراج بلی نے دوسرا شعر پھر موزون فرمایا - ع

کھا کے چوٹین ہوا وصال نصیب
خیر لکھا مرے مقدر کا

دوست - میان بوسہ تو اب اسکے عوض انکو محنت کی
راحت تو ملے -
مہراج - (آہ سرد بھر کر) بس اس سے بڑھکر بوسے کا
بھی مزہ نہو گا - ع

تہ خنجر گلا رکھا ہی خود شوق شہادت مین
بھلا کس منھ سے مانگین خونبہا ہم اپنے قاتل سے

دوست - اب شب کو آپ آج یہان ہی آرام فرمائیگا -
مہراج - ہزار کام چھوڑ کر - لے اب آنکھین تو کھولو - واللہ
دم گھبرا رہا ہی - اف وہ -
انکی آنکھین کھول دی گئین تو یہ رخصت ہوے اور
اپنے دوست کا شکریہ ادا کیا -
دوست - تو مین تمھارا انتظار کرونگا ضرور آنا
ایسا نہو کہ تم نہ آؤ -
مہراج - نہ آنے کی ایک ہی کہی - چاہے طوفان آئے -
چاہے آندھی - چاہے بھونچال آئے - زمین اور آسمان
ایک ہو جاے - آفتاب سوا نیزے پر آجائے قیامت
آجاے بندہ ضرور آئیگا - گھر جا کے بیوی سے کہا آج
شب کو ہمین ایک موقع کی تحقیقات کو جانا ہی - ذرا دیر کر کے
آئینگے - اور سر شام ہی سے اپنے دوست کے ہان جا بیٹھے
نو بجے کے قریب ایک کمرے مین بھیجے گئے جہان پلنگ
بچھا تھا - اور روشنی کا نام نہ تھا مگر انسے کہدیا گیا تھا کہ
جب چاندنی چھپ جاے تب آپ نازو سے گفتگو
کیجیئے گا - کمرے مین جا کر پلنگ پر لیٹے اور ذرا ٹٹولا کہا نازو ع

بتا تو مجھکو کہ بے واسطہ خفا کیون ہی
یہ اختلاط مین ای کج ادا جفا کیون ہی

بولو نازو مین ہاتھ نہ لگائیے گا - مگر - ع

شب وصال مین کیا وجہ منھ چھپانے کی	جو ساتھ سوئے تو عاشق سے پھر حیا کیسی

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ارے جانی بولنے نے کیا گناہ کیا ہی - باتین تو کرو یا خدا چاندنی کہین جلد غائب ہو تو مین اپنے چاند کی صورت دیکھون اس چاند کی کیا حقیقت ہی میرے چاند کے مقابل مین اس چاند کی بھی کوئی اصل و حقیقت ہی -

جب اُنھون نے دیکھا کہ نازو خراٹے لینے لگی تو آہستہ آہستہ ڈرتے ڈرتے پانؤن دبانے لگے اور بار بار یہ شعر پڑھتے جاتے تھے - ع

وہ سوتے بے حجابانہ رہے رات
نگاہِ شوق کام اپنا کیا کی

جب چاندنی چھپ گئی تو اُنکی بیقراری اور بھی بڑھی کہ اتنے مین ایک شخص نے آواز دی حضور لمپ گل ہو گیا ہی لمپ جلادون اُنھون نے کہا ہان اندھیرے مین جی اُلجھتا ہی آدمی نے آنکر لمپ جلا دیا منشی مہراج بلی نے یہ شعر پڑھا - ع

تمام رات گئی کر گیا کنارا چاند
لو اترو بام سے تم نے جیتے اور ہارا چاند

یہ کہکر اُنھون نے نازو کو آہستہ سے جگایا اور آہ سرد بھر کر پھر یہ شعر پڑھا - ع

گھونگھٹ کو اُٹھا کر مری چھاتی سے لپٹ جا
عاشق سے شب وصل مین پردا نہین کرتے

شانہ پکڑ کر چاہتے تھے کہ اپنے نازک بدن نازک اندام نازک کمر معشوق کو اپنی جانب کھینچین مگر شانے مین اور جسم مین نزاکت وہ ملائمت نہین پاتے پہلوانون کے سے خم پیچ پھر اُنھون نے زور کیا اور کہا جانی دیکھو دست نازک مین چوٹ نہ لگ جائے شانے کی طرف جو اُنھون نے ہاتھ بڑھایا تو نازو نے ہاتھ پکڑ لیا ماپ دھر دھر کے زور کرتے ہین نازو ہاتھ نہین چھوڑتین - مگر چادر سے اپنے کو اسطرح لپیٹے ہوے کہ مہراج بلی کو کچھ نظر ہی نہین آتا ایکدفعہ اُنکا ہاتھ اس زور سے دبایا کہ یہ چیخ اُٹھے - اُنکے چیختے ہی نازو نے ہاتھ ڈھیلا کر دیا اُٹھ کر چادر ہٹاتے ہین تو چیخ کر بھاگے مہراج بلی سمجھے تھے کہ چاند کے چھپتے ہی اس پلنگ پر ایک چاند نکل آئیگا اور حسن عالم افروز نظر آئیگا - مگر حسن عالم افروز خرد سوز کے عوض کالا بھجنگا ہفتے کا روز نظر آیا - اس ٹنڈ بیل گران ڈیل پہلوان کشتی گیر حبشی کی صورت دیکھتے ہی فوراً غل مچایا اور مارے ڈر کے کانپتے ہوے بھاگے کہ اُنسا پکڑ لے باہر آئے تو وہ فرمائشی قہقہہ پڑا کہ اُنکے ہوش اُڑ گئے اور احباب نے چٹکیون پر اُڑایا -

۱- کہیے بی نازو سے کیسی ہنٹی -

۲- کہیے منشی مہراج بلی صاحب خوب مزے رہے -

اتنے مین اُس شیدی نے آکے کہا مین بھی آداب عرض کرتا ہون - اسکے آتے ہی حاضرین جلسہ اسقدر ہنس کے لوٹ کر پیٹ مین بل پڑ پڑ گئے مہراج بلی نے صدہا مغلظہ گالیان دین اور انتہا سے زیادہ جھلّائے -

الغرض ان سب سے بگڑ کر مہراج بلی گھر پہنچے تو اب دروازہ نہین کھلتا - دروازہ کھونو (دھمد ھاکر) ارے کھولو کوئی ہی - ؟ -

صداے برنخاست - کوئی جواب ہی نہین دیتا بالکل سناٹا اور لطف یہ کہ اُنکی بیوی اور مہری مین کوٹھے پر یہ آواز بلند باتین ہوتی جاتی ہین اور جواب ندارد - اسپر یہ اور بھی جھلّائے -

اب اُنکی بیوی اور مہری کی باتین سنیے -

بیوی - کوئی کہانی سناؤ مہری -

مہراج - ارے کہانی گئی چولھے مین دروازہ تو کھول او مہری -

مہری - ایک گانؤن مان ایک سارس رہا ہے -

مہراج - (جھلاکر) اری او سارس کی نانی دروازہ تو کھول -

مہری - جیسے کوئی کواڑ کھٹکھٹاوت ہے -

بیوی - ارے کوؤ منوارا ہوئی -

مہراج - اری منوا لا نہین مین ہون -

مہری - سارے بھائی کو آئے نسی گھرانا ہین ہین

مہراج - اری نسی تو مین ہی کمبخت ہون -

یہ کہکر مہراج بلی دبک رہے - پڑوس مین ایک دفتری رہتا تھا اُسکی جورو کی آنکھ کھل گئی اُسنے اپنی پڑوسن کو پکارا اور یون کہنے لگی -

ای ممتاز دلھن - ای ممتاز دلھن - اہربی ہمسائی (ڈھیلا پھینک کر) کواڑے کے پاس چرپائی پر پیر پھیلائے سو رہی ہین بے غافل - ای اُٹھکے ذری ان منشی کے گھر مین پکار دو - وہ بیچارے بڑی دیر سے کھڑے ہین ہمارے مکان سے آواز وہان تک نہین جاتی -

مہراج - ارے یہ مہری بڑی حرام زادی ہو گئی سنتی ہے اور دروازہ آکے نہین کھولتی -

مہری - ارے صاحب ہمار کون کسور - (قصور) ہے بنا چینھے لے بھلا کس کس کھول دیئی -

مہراج - تو مجھکو نہین چینھتی - اچھا ٹھہر جا -

مہری - (چڑاکر) ٹھہر جا - ٹھہر جا - جا نولیں جھین ہے

مہراج بلی کی بیوی بھی کوٹھے کے کمرے مین دروازے کے پاس کھڑی تھین انھون نے کسیقدر بلند آواز سے کہا (پوچھو کہان سے آئے ہو) مہراج کھڑے سُن رہے تھے اور انکے سنانے کے لیے تو کہا ہی گیا تھا -

مہراج - این ایک سرے سے سبکے سب دیوانے ہو گئے معاملہ کیا ہ

بارن - کہان سے آئے ہو نسی نا ہین ہین -

مہراج - کیا مر گئے نسی ہیضہ کیا - ڈوب گئے -

بارن - نا ہین - ڈگر بان بیٹھے چرت راہین - تو ن سپاہی پکڑکے کانجی ہوس لگوا -

اس فقرے پر کانسٹبل ہنس پڑا - اور وہان سے چل دیا مہراج بلی اُسکے سامنے بہت خفیف ہوے لیکن قہر درویش برجان درویش -

مہراج - نسی کانجی ہوس بھیجے گئے - آخر تم اُنکی کون ہو - پہلے یہ بتاؤ -

مہراج بلی نے کئی بار اصرار کیا کہ اب دروازہ کھول دو مگر اُنکی بیوی اور مہری نے ایسی مسٹ ماری کہ جواب ندارد آخر کار تڑکے حسب معمول دروازہ کھولا گیا تو ڈیوڑھی مین جوتا اُتار کے آدمی کی طرف دوڑے -

آدمی دروازے سے باہر یہ جا وہ جا - اندر گئے تو بارن کے پیچھے جھاڑو لیکر دوڑے وہ جاکے کوٹھری مین چھپ رہی -

مہری کی طرف جھلاّ کے چلے تو اُسنے اُنکی بیوی کی پناہ لی یہ آگ بھبوکا تھین -

بیوی - رات تھے کہان - دو بجے آئے -

مہراج - کہہ تو گئے تھے صاحب نے کمیٹی مین بلایا تھا وہان گئے - پھر پوچھتی ہو کہان گئے تھے -

بیوی - بس ہمکا چلتر باجی نہ بہت بتاؤ - راتو کا کمیٹی ہوت ہے -

مہراج - لے سچ سچ کہہ دون - ایک جگہ مشاعرہ تھا -

بیوی - سارہ کا - تیرح تھا پڑیا ناچت رہا ہے اور تم مجے (مزے) لوٹت راہو - سارہ تھا -

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

مہراج - نہین مشاعرہ مشاعرہ - یہی مشاعرہ جو ہوتا ہے ٹھیلا
تم سے جھوٹ کہینگے - یقین مانو مشاعرہ تھا -
راوی - معقول کس آسانی سے مطلب سمجھاتے ہین آپ
مشاعرہ مشاعرہ - یہی مشاعرہ جو ہوتا ہے -
بیوی - تم جھوٹن کے سردار ہو - تلنگے سے کہیو صاحب
کے یہان سے آوت ہون - اور ہم سے کہیو کمٹیا تھا -
(کمیٹی تھی) اب کہت ہو مسارہ تھا -
مہراج - تمھارے سر کی قسم مشاعرہ تھا یقین سمجھو ہم
جھوٹ ای سچ کہتے ہین -
بیوی - دیکھو نا حال کھل گوا - زبان سے نکس گوا کہ
ہم جھوٹ بولت ہین - ارے ہم تو پہلے ہی کہت راہی -
مہراج - مگر تمھار اس حرکت ہمکا نیک ناہین لاگت
ہی محلہ بھر جاگ اٹھا اور تم نہ بولیو -
بیوی - (ڈانٹ کر) کاہے کا بولی (انگوٹھا دکھاکر)
ہمار یو بولت ہے - جہ کے پاس حرام جادی کے رات رہیو
وہی سے کھلواؤ - بس ہمار جبان نہ کھلواؤ اب -
بارن - دوئی بجے آئے نسی جی تم -
راوی - ناظرین سمجھے ہونگے کہ منشی مہراج بلی گھر مین بیوی پر
خفا ہونگے کہ رات بھر غل مچایا گیے اور کسی نے نہین
سنا مگر اسکے برعکس الٹا انکی مخدومہ ہی نے
ڈانٹنا شروع کیا -

بی قمرن خدا جانے کہان غائب ہو گئین

باغ سے صبحدم بی نازو صاحب گاڑی پر سوار ہو کر اپنے
بنگلے آئین اور آتے ہی بہ آواز بلند کہا - امی جان لو
مبارک جو بات چاہتے تھے وہ حاصل ہو گئی - یہ نواب تو
بڑا امیر آدمی ہے کیا باغ ہے کیا بیان کرون جی نہین
چاہتا تھا کہ باغ سے قدم باہر رکھون گئی اور
نواب زادے تھے - بڑی دل لگی رہی - ایک نے اپنے
ہمکو اپنی بغل مین بٹھایا تھا - مینھ برستے وقت کیا مزہ
آتا تھا کہ کیا کہون - اللہ قسم امی جان بڑا بھولا نواب ہے -
ضعیفہ نے کہا اس وقت بڑی خوشی حاصل ہوئی - چلو
محنت ٹھکانے لگی اب چین ہی چین ہے - اتنے مین ماما نے
جو نیچے کھانا پکا رہی تھی - کسی سے کہا آئیے آئیے - نازو
نے پیچھے دیکھا تو کہا قادر ہین -
میان قادر کوٹھے پر آئے - دریافت کیا وہ کہان ہے -
نازو نے پوچھا کون - کہا تمھاری بہن - نازو نے بے اعتنائی
کے ساتھ کہا کیون - یہ کیا - قادر نے کہا پرسون سے یہان ہے
یہان کیا چھاؤنی ڈالیگی کیا - نازو بولی اے کون - تم کہتے
کیا ہو - قادر نے کہا وہ پرسون سے یہان آئی ہے - نازو
نے کہا کچھ خیر ہے یہان سے تو کل ہی چلی گئی - قادر کو حیرت
ہوئی مگر سمجھا کہ دل لگی کرتی ہے کہا بس اب دل لگی
ہو چکی بتاؤ ہین کہان -
نازو نے قادر کے سر پر ہاتھ رکھکر کہا ایسی سر کی قسم
یہان سے کل ہی چلی گئی - کیا سچ مچ وہان نہین ہے - یا
اللہ خیر کرنا بڑا غضب ہوا -
ضعیفہ بولی اے یہ کیسی باتین ہو رہی ہین - نازو نے
اٹھکر کہا ہے امی جان قمرن کا پتا نہین ہے - یہ کہتے تھے
پرسون سے غائب ہے اور یہان کا کہکے آئی تھی کہ وہان
جاتی ہون - ہے ہے امی جان یہ کیا ہوا ضعیفہ لگی دوہتڑ پیٹنے
اور رونا شروع کیا - نازو بھی روئی اور قادر کی آنکھون
سے بھی اشک جاری ہو گئے -
نازو نے کہا کوئی پھسلا تو نہین لیگیا ہاے کیا جانے
کسکے پالے پڑی ہے - کوئی چھل دے کے لیگیا ہوگا - وہ
تو ایسی بھی نہین - کسی کی طرف آنکھ اٹھاکر دیکھتی تو تھی نہین

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

مگر مین جانتی ہون کسی کٹنی کے دم مین آگئی۔ اب کہان جا کے تلاش کرون۔

ضعیفہ۔ ہی ہی میری بچی۔ اوڑین کہتی تھی کہ اس چھوکری کی کوئی غور نہین کرتا۔

قادر (ق) ہم سمجھتے تھے یہان ہی۔ بڑا دھوکا ہوگیا۔

نازو۔ کیا جانے تم لوگون نے کیا کر دیا اُسکو۔

ق۔ اب یہ تم مخنت مخنت (منفت) مین لڑائی مول لیتی ہو۔

خص۔ ارے لڑائی کیسی میری لڑکی کو کیا کر دیا۔

ق۔ تمھاری تو لڑکی تھی مگر میری بھی تو کوئی تھی۔

خص۔ تیری کون تھی۔ تو ہی اس قابل ہوتا تو وہ بھاگ کیون جاتی۔ وہ روز کہا کرتی تھی کہ امی جان اس سے تو بہتر تھا کہ ہمارا کسی میان صاحب کے یہان نکاح کیا ہوتا کہ روپیہ تو ہوتا۔

ق۔ ہان تو یہ چھنڈا ہم پر ہی۔ ہان!!!

نازو۔ اے نکھٹو ایسا نہوتا تو چوروا بھاگ کیون جاتی مردوے شرماتا نہین اور اوپر سے آنکھین دکھاتا ہی۔

خص۔ میری بچی کو جیسا تمنے تباہ کیا اللہ تم کو تباہ کرے۔ ہائے اب مین اُسکو کہان پاؤنگی۔

نازو۔ (روکر) یہ کیا معلوم تھا امی جان کہ۔

ق۔ اب کہان جا کے ڈھونڈھون اللہ۔

خص۔ یہ قمرن کو ہوا کیا۔ ارے وہ تو ایسی تھی نہین

نازو۔ امی جان ہائے۔ یہ ہوا کیا۔ جوان جہان اُٹھتی کونپل میان مونڈی کاٹا نکھٹو۔ پھر کیا کرے۔

خص۔ ارے ایسا ہی بھاگ جانا تھا تو ہم سے تو کہہ جاتی۔

ق۔ اب مین جا کے تھانے پر رپٹ لکھوائے دیتا ہون

خص۔ اچھا یہ آخر کل کہان رہی۔ پرسون کہان رہی

ق۔ وہان سے تو کہکے آئی تھی کہ میکے جاتی ہون۔

نازو۔ امی جان۔ آپ پوچھتی کیا ہین۔ وہ کسی کے ساتھ بھاگ گئی ہین۔ کوئی جوان پھانس لیا ہوگا۔ چھوکری تو ہٹی ہی آگئی دم مین۔

خص۔ تو اب قمرن کی شکل ہم نہ دیکھینگے نازو؟۔

نازو۔ اللہ مالک ہی۔ ہمارے گھرانے کا نام بدکر گئی۔

ق۔ مین تو اب سنکھیا کھا کے سو رہونگا۔

خص۔ ایک اٹھوارے تک راستہ دیکھو شاید کوئی پھسلا لیگیا ہو کون تعجب ہی۔ مگر قمرن تو ایسی تھی نہین۔

ق۔ تھی نہین ہونہہ۔ وہ پڑوس کا جو لونڈا ہی وہ پان والے کا لونڈا اس سے دن بھر ہنسی دل لگی ہوا کرتی تھی۔ کہنے لگین ایسی تو تھی نہین۔

خص۔ اور تو دیکھا کرتا تھا۔ شاباش ہی تیرے جگرے کو۔

نازو۔ اسی کے کرتوتون تو وہ خراب گئی۔ امی جان۔

خص۔ ہماری قسمت ہی مین یہ لکھا تھا بابا۔ ہائے!!!

ق۔ کیا جانے کہان چلدی اور ہم اس دھوکے مین تھے کہ یہان ہی دو دن تک مسٹ مارے بیٹھے رہے۔

نازو۔ اب یہ دریافت کرو کہ جاتی آتی کہان تھی اور مردون مین کس کس سے ملاقات تھی تو شاید پتا لگ جائے۔

ق۔ مردون مین بس اُسی پان والے کے لونڈے سے ہنستی بولتی تھی۔ کیا جانے کیا ہوا۔

نازو قادر کو علحدہ کمرے مین لے گئی اور پوچھا کہ کیا اُس لونڈے سے۔

قادر نے کہا یہ تو نہین معلوم مگر سانٹھ گانٹھ کچھ تھی ضرور

پوچھا اُس لونڈے کی عمر کیا ہے۔ کہا۔ ہوگا یہی کوئی سترہ اٹھارہ برس کا۔ پوچھا کیا کچھ خوبصورت ہے۔ کہا نکلتا ہوا لونڈا ہے اور ہاتھ پانوٴن بھی اچھے ہین۔ نازو نے کہا بھائی پھر کوئی صورت سے اُسکی خوشامد کرو اور قدمون پر گر کر کہا خدا کیواسطے ہماری بہن کو کہین سے ڈھونڈھ نکالو قادر کی آنکھون مین آنسو بھر آئے اور رو کر کہا۔ میری تو آبرو گئی کہین کا نہ رہا۔ نازو نے کہا بھائی دیکھو اب یہان اسوقت ہم ہین اور تم ہو کوئی غیر نہین۔ کیا تم سے وہ سچ مچ خوش نہ تھی۔

قادر یہ سنکر اور بھی رویا اور کہا مجھ سے تو وہ کہا کرتی تھی کہ مین تم پر جان دیتی ہون میری جان جاتی ہے اور یہ اور وہ مگر کیا جانے یہ کیا ہوگیا۔ اتنا تو مین بھی جانتا ہون کہ گئی اُسی لونڈے کے پھیر مین۔ اُس سے بدنام بھی ہوگئی تھی۔ اب مین جا کے چوکی پر رپٹ لکھا دون اور ڈھونڈھون۔ ابّا سُنینگے تو کیا حال کرینگے۔ بڑی بدنامی ہوئی گئی آبرو خاک مین مل گئی۔ مگر ایسی بد تو تھی نہین۔ ایک فقط پان والے کے چھوکرے سے تو ہنستے ہوئے دیکھا۔ بس باقی اور کسی سے نہین۔ اب مین سوچتا ہون کہ مین کرون کیا۔ اگر کسی سے کہتا ہون تو شرم آتی ہے اور نہین کہتا ہون تو شرم آتی ہے اور نہ کہون تو کیا بات چھپی رہیگی۔ توبہ کر بندے محلے بھر مین معلوم ہوجائیگا بڑی ٹیڑھی کھیر ہے۔ بڑا جبر کر گئی۔ ہم پر مگر کیا کرین۔ اب کوئی چارہ ہی نہین۔ اللہ مالک ہے۔ اُس پر محلے بھر کا دانت تھا۔ مگر دیکھو اُسکا پیٹھ پیچھا ہے کسی سے پھنسی نہین —

قادر کی آنکھون سے اشک جاری ہوگئے اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا —

نازو نے بڑی ہمدردی کے ساتھ اپنے ہاتھ سے آنسو پونچھے اور سمجھانے لگی کہ بھائی اب یہ فکر کرنی چاہیے۔ کہ کسی طرح قمرن کا پتہ لگے نہین تمہاری عزت جائیگی اور امّی جان کی جان وہ زہر کھا لینگی۔ مگر لوگون کے یہ طعنے نہ سُنینگی کہ انکی لڑکی کسی کے ساتھ بھاگ گئی بدکارہ تھی آوارہ تھی۔ تم اُس موئے پان والے کے لونڈے سے ٹوہ لگاوٴ —

ایک دن مجھ سے بھی کہتی تھی کہ باجی ہماری سسرال کے سامنے ایک دکان ہے اُسمین ایک پیرزادہ لونڈا رہتا ہے نہ بولی ہے مگر گھورنے اور چومنے کے قابل اور ہم سے اُس سے دل لگی ہوا کرتی ہے۔ مین نے رکھائی کے ساتھ ڈپٹ بتائی کہ چل چپ لونڈا گیا اپنی ایسی تیسی مین خبردار پھر یہ نہ کہنا تجھے شرم نہین آتی شرم حیا سب بھون کھائی۔ بس چپ ہو رہی۔ مین جانتی ہون اسی لونڈے کے سبب کرتوت مین اُس پر قمرن بہت ریجھی ہوئی تھی اُسی سے پتہ لگیگا —

قادر نے کہا اچھا جا کر ٹوہ لیتا ہون۔ اگر محلے مین ہوگی تو کہان چھپ سکتی ہے۔ مگر ہماری آبرو مین اب فرق آگیا اب کسی کو صورت دکھانے کے قابل نہ رہے۔ جی چاہتا ہے جا کے کنوئین مین ڈوب مرون اور جان دے دون ہمارے گھرانے مین کبھی ایسا فضیحتا نہ ہوا تھا۔ مگر اللہ کی مرضی اسکو کوئی کیا کرے۔ واہ قمرن واہ۔ اچھا چل دے کے چل دین عمر بھر داغ رہیگا۔ یہ کہکے رونے لگا۔ نازو نے پھر سمجھانا شروع کیا ابھی دیکھو تو اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے سائین کے سو کھیل۔ گھبراؤ نہ آتا۔ نہین تو ہاتھ پیر پھول جائینگے۔ پھر کچھ نہ ہوسکیگا۔ کام انسان وہ کرے جس سے کچھ مطلب حانصل (حاصل) ہو۔ اور جو کام ہی بگڑ گیا تو کیا فائدہ نکلا بھلا —

قادر نے کہا اچھا تو مین اب جا کے تھانے پر رپٹ

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کرتا ہون آگے پھر دیکھا جائیگا جو مرضی خدا کی ـ
نازو ـ بھائی ذری سمجھ بوجھ کے کام کرنا چاہیے تھا نئے کا معاملہ ـ اور تم ابھی کم سن ہو ـ
قادر ـ (آنکھوں مین آنسو بھر کر) ہائے قمرن نے بڑی دغا دی ـ مجھ کو جب اُنکی باتین یاد آتی ہین تو بیساختہ جی چاہتا ہی کہ چیخین مار کر رو دون ـ ابھی تھوڑے ہی دن کی بات ہی کہ گلے مین ہاتھ ڈال کر کہنے لگی کہ ہمین جڑاؤ کرن پھول بنوا دو ہمارا بہت جی چاہتا ہی ـ ہائے قمرن یا یہ باتین یاد لیکا یکی ایسا دل سخت کر لیا ـ ارے ظالم کوئی ایسا بھی کرتا ہی ـ اب کبھی کا ہے کو وہ نظر آئیگی ـ یہ کہکر بیقرار ہو کے رونے لگا ـ
نازو ـ بھائی خدا کے واسطے ایسی باتین نہ کرو میرا کلیجہ منھ کو آتا ہی ـ ہائے میرے اللہ ـ
قادر ـ یا میرے اللہ یا تو قمرن کو مجھ سے ملا دے یا زمین پھٹ جائے اور مین سما جاؤن (سینے پر زور سے ہاتھ مار کر) ہائے کیا کرون
نازو ـ (ہاتھ روک کر) ہائین ہائین خدا کے لیے یہ کیا بچہ پن کرتے ہو ـ گھبراؤ نہین ـ قمرن کو خدا تم سے ملائیگا ـ وہ ایسی تو نہین ہی ـ خدا جانے کیا بوگ پڑا
قادر ـ ہائے میرے اللہ قمرن تو ایسی آنکھوں کے نیچے سے غائب ہو جائے اور مین زندہ رہون ـ
راوی ـ نازو کی مان تو ایک شستہ تھی اُسنے جو دیکھا کہ اسقدر دیر تک قادر اور نازو مین باتین ہوئین تو گھبرائی کہ ایسا نہو نازو کی زبان سے کوئی امر خلاف مصلحت نکلجائے تو لینے کے دینے پڑین ـ
پکار کر کہا نازو یہان آؤ بیٹا ـ میری تو بُری حالت ہی اور تم وہان جا کے بیٹھ رہین ـ مین اب کسی کو کیا منھ دکھاؤن میرا بڑھاپا جیسا خراب ہوا ـ اللہ کرے

کسی کا ہو ـ لڑکپن ہین وہ چین کیسے کہ اللہ سب کو نصیب کرائے ـ اور جوانی مین ہاتھی ہمارے دروازے پر جھومتا تھا ـ اب اس بڑھاپے مین بھی اللہ کی عنایت سے روٹی مل جاتی تھی سو قمرن نے یہ گل کھلایا ـ
قادر ـ امان سنینگی تو بہت بُرا حال کرینگی ـ
نازو ـ ای ہی وہ بات ہی ہی ایسی ـ
ق ـ مین تو کسی کو منھ دکھانے کے قابل نہین رہا ـ
نازو ـ ہی ہی قمرن یہ کیا کر گئی تو ـ
ق ـ ایسی اولاد سے تو بے اولاد ہونا اچھا ـ
نازو ـ سچ ہی امی جان ـ خدا نہ دے اولاد مگر دے تو ہونہار دے ـ
ق ـ بات چیت شکل صورت سے تو نہ معلوم ہوتا تھا کہ ایسی ہی ہی ـ
نازو ـ وہ گئی اسی پان والے کے پھیر مین ـ
ق ـ ہان مین جانتا ہون نہ اب ـ
نازو ـ ہر طرح سے یقین ہی کہ اُسی موئے کی اُستادی ہی ـ اللہ اسکو غارت کرے اور کہین کا نہ رکھے بیٹھے بٹھائے زہر کھانے کا وقت پہونچا دیا
ق ـ گھر مین سمجھتے ہونگے کہ میان بیوی دونون ساتھ ہی ساتھ آتے ہونگے ـ
قادر کے دل پر نازو نے جما دی کہ یہ کُل کارروائی اور ساری کارستانی اُسی تنبولی کے لونڈے کی ہی ـ لونڈا ہی گبھرو اور گورا چٹا اور پٹھا اور ہاتھ پانون کا اچھا ہی ـ وہ لونڈیا تو تھی ہی پھنس گئی ـ نازو نے اس طرح پر پٹی پڑھائی اور ایسے ایسے سبز باغ دکھائے کہ قادر کے دل پر نقش ہو گیا کہا جاتے ہی

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

سالے کے ٹپے پاپڑ کے سٹپنا شروع کرونگا —

نازو نے کہا بس یہی تو بیوقوفی ہی - پہلے تو وہ تو جب خوب اچھی طرح سے دریافت ہو جائے تو چوکی پر رپٹ لکھاؤ اُسکے گھر کی تلاشی لو - اگر گھر مین نہو گی تو کوئی اور گھر لے گیا ہو جو اُسکے یار دوست ہون اُنسے کہو کہ تلاشی لین اپنے طور پر پوچھین اور دریافت کرین کیا بات چھپی رہ سکتی ہی - تو یہ کر بنبے - بات پھوٹنے کی خبر در اور میری جان مین قمرن کو دم دیا ہی - دم جہانسے مین اُڑا لیگیا - وہ بیچاری ان کٹھنون کو کیا جانے پان لینے کبھی گئی ہوگی ہنسی بولی ہوگی لونڈا اگبھرو ہی مگر تمھاری مان کو بھی عقل سے دشمنا گی ہوا ہی - لے بھلا اُس سن کی چھوکری کو اس طرح کوئی چھٹے ساندٹکی طرح چھوڑ دیتا ہی اور پھر ایسی گوری چٹی قبول صورت عورت کیا معنی چھوکری تمنے تو اپنے آپ اُسکو سکھایا کہ تو ایسی ہوجا - اب بھگتو بس اب پچھتانے سے کیا ہوگا بھلا - مگر ہان تلاش کرو اور ہم بھی ادھر اُدھر پتہ لگائینگے کوشش کرینگے —

ماما - اری ماما ذری یہان آؤ - بھلا قمرن کو کسی سے ہنستے بولتے تمنے کبھی دیکھا تھا سچ سچ بتانا - کبھی یہان پر یا سسرال مین یا کہین اور - یا بازار مین —

ماما نے کہا نہین بیوی ہمنے تو ہمیشہ ان ہی دیکھا کہ گردن نیچی کیے ہوے چلی جاتی تھین اور چلی آتی تھین مُدا ہان ایک دن انکی سسرال کے محلے مین جو تنبواڑی رہتا ہی وہ انکی دوکان پر بیٹھا تھا اور اس سے کچھ اشارے ہو رہے تھے —

نازو نے کہا تمھارا بیٹا جیسے میان مین کہتی تھی کہ اسی لونڈے کے پھیر مین یہ سب ہوا دیکھو دُگانا کو تو بلائین ماما جاکے ذری دوگانا کو تو بلا لاؤ کہو ذری میرے سامنے ہی چلی

دوگانا آئین تو نازو نے نیچے جاکر کوئی آدھ گھنٹے تک گفتگو کی اور جب اوپر چھت پر دونون آئین تو دوگانا نے ضعیفہ کو سلام کیا اور بیٹھی اور بیٹھتے ہی پوچھا اری قمرن کہان ہین ذری بلاؤ تو - کئی ایک دن سے نظر نہین آتین —

نازو - ہونہہ تمکو بلایا کس کام کے لیے ہی —

دُگانا - کیا کچھ روٹھی ہوئی ہین - اری قمرن - اری قمرن —

نازو - اُئی کیسی نگلی ہو - پہلے سن تو وہ ہمسے —

ض - بیٹا غضب ہوگیا - اب کیا کرین - (رو رو کر)

دُگانا - خیریت تو ہی - اری دُگانا یہ کیا معاملہ ہی —

نازو - پرسون قمرن آئی تھی - کل سسرال گئی آج آئے (قادر کی طرف اشارہ کرکے) کہتے ہین پرسون سے وہان نہین ہی پاؤن تلے کی مٹی نکل گئی —

دُگانا - اری تو یہ کیا پتہ ہی نہین ہی کہین ہی ہی یہ کیا ہوا

ض - (رو کر) بیٹیا بڑھوتی وقت کر کھا گیا - ہائے!

قادر - آج تیسرا دن ہی نہ یہان ہین نہ وہان ہین —

دُگانا - تھانے پر رپٹ لکھائی محلے مین تو کسو پر شک نہین ہی کسو سے ہنسی دل لگی تو بیجا نہین ہوتی تھی - یہ تو سسرال کے لوگون کو معلوم ہوگا یا تم لوگون کو —

ماما - بس اُسی تنبولی کے لونڈے سے سانٹھ گانٹھ تھی

دُگانا - ارے سچ کہا - وہ جو قادر کے مکان کے سامنے رہتا ہی کیا کٹیلی آنکھین ہین ظالم کی - بس بس ہو نہو وہی ہو —

نازو - تمکو کہان سے معلوم ہو گیا یہ - کیا تمھارے سامنے کبھی کوئی ایسی بات ہوئی تھی —

دُگانا - بہن پہلے تو قمرن بڑی بھولی بھالی سیدھی سادی چھوکریا تھی - تین پانچ نہین کچھ جانتی تھی گردن جھکائی اور راہ راہ چلی گئی - مگر تم لوگون نے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

بہت ہی چھوٹی عمر مین اسکو نکلنے دیا۔ اب کچھ دن سے مین دیکھتی تھی کہ راہ چلتے بوٹی بوٹی پھڑکاتی جاتی تھی اور اگر کسی نے آوازہ کسا تو جھٹ سے (حاضر جواب تو تھی ہی) جواب دیا اور جھگڑا لڑنے لگی۔

امین آباد مین ایک دن کوئی آٹھ دس جگہ رک رک کے جھکی اور جھگڑا لڑنے لگی۔ اور ہاتھ پھیلا پھیلا کے گرتی اُٹھا اُٹھا کے تب مجھے معلوم ہوا کہ ایک تنبولی کے لونڈے پہ اسکا دل آیا ہوا ایک دن مین نے اپنی آنکھون دیکھا کہ اُس لونڈے نے اشارہ کیا اور اُسکے سنکارتے ہی قمرن کمر کو لچکاتی ہوئی اسکی دکان پر گئی تو اُسنے ایک گلوری بنائی ادھر اُدھر دیکھکر جھپ سے اپنے ہاتھ سے کھلائی اور جب قمرن چلنے لگی تو پھر ادھر اُدھر دیکھ کے گال پہ ہاتھ پھیرا اور قمرن شوخی کے ساتھ مسکراتی ہوئی چلی آئی۔

نازو۔ بس اب چاہے کوئی کہے ہمکو پورا یقین ہے کہ اُسی موے کے پھیر مین ہے قمرن۔

دگانا۔ اسمین کیا تاجب (تعجب) کی بات ہے بہن ہزار بسوے تو اُسی کے پھیر مین ہے۔

قادر۔ تو مین جاکر ٹوہ لگاؤن نا۔ پہلے ٹوہ لگاؤن پھر تو ہم ہین اور وہ ہے۔ گھر مین رہنا مشکل نہ کردون تو سہی سارا محلہ میری طرف ہو جائیگا ایسی بات ہے بھلا۔

دگانا کی یہ گفتگو سنکر ضعیفہ اور نازو بہت ہی خوش ہوئین اور قادر کو کامل یقین ہوگیا کہ قمرن اُسی تنبولی کے لونڈے کے ساتھ بھاگ گئی یہان سے رخصت ہوے تو سیدھے گھر گئے وہان جاکر پانی پیا اور اپنی مان سے کہا اماں بڑا ستم ہوگیا۔ انکا پتا نہین ہے کہین کچھ سراغ نہین لگتا بیکلے سے کل رخصت ہوگئی۔ خدا جانے بیچ مین کہان رہگئی۔

اُسکی مان نے جو سنا بدحواس ہوگئی۔ کہان کہین بھاگ گئی ارے اب مین کیا کرون۔ ہاے یہ بدنامی بھی قسمت مین لکھی ہوئی تھی۔ ارے یہ ہوا کیا۔ قادر اور کہین تلاش کرو ہاے قمرن دغا دے گئین۔ قادر نے کہا اماں اب وہ نہ ملینگی۔ بڑے افسوس کا مکام (مقام) ہے۔ لُٹا گیا کیا جاے ہماری تو اجت (عزت) گئی ہم تو اب کسو کو منھ نہین دکھا سکتے مدا اتنا سنا ہے کہ یہ جو سامنے تنبولی کا لونڈا رہتا ہے اُس سے پھنسی ہوئی تھی اور اُسی کے ساتھ بھاگ گئی ہوگی۔ اُسکی مان نے بھی اُسکے کلام کی تائید کی کہا کئی مرتبہ مین نے بھی اس لونڈے سے ہنستے بولتے دیکھا تھا بیشک اسی کے پھیر مین چلدی۔ اسکے بعد قادر کی مان اُٹھی اور کہا تم بیٹھو بیٹا مین جاکے تیہ لگاتی ہون۔ یہ کہکر وہ تنبولی کی دکان پر گئی۔ دیکھا تو تنبولن اور اُسکی لڑکی بیٹھی ہے۔ کہا چھ دام کے بنگلے پان تو دے دو کلّو۔ کلو نے دمڑی کے بنگلے پان دیکر کہا اب تم بڑی کنجوس ہوگئی ہو دمڑی کے پان لینے لگین۔ کہا نہین اسوقت (اسوقت) پیسا نہ تھا۔ اور پان کھانے کی لت۔ ہمنے کہا چھ دام ہی کے سہی۔ دو گلوریان تو بنینگی۔ تمھارا لڑکا آج نہین نظر آتی دیا۔ کلو نے کہا کانپور گیا ہے۔ پوچھا کب آئیگا۔ کہا ابھی بارہ دن مین۔ پوچھا کیون گیا ہے۔ کہا یہی رجگار (روزگار) کرنے اسکے دل مین کھٹک گئی کہ بس یہی لونڈا قمرن کو لے اُڑا پان لیکر واپس آئی تو لڑکے سے کہا بیٹا بس یہی لونڈا پھسلا لیگیا اسکی مان نے کہا وہ کانپور رجگار کرنے گیا ہے اور دس بارہ دن مین آئیگا اب تم دو تین اپنے مسٹنڈے مسٹنڈے دوستون کو لیکر کانپور جاؤ اور وہان اُسکو گرپتار (گرفتار) کرلو۔ مین نے کئی مرا تبے اس چھوکری کو ٹوکا تھا کہ

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

تو اس لونڈے کے پاس نہ جایا کر مگر اُسنے نہ مانا اور
یہ گل کھلایا اور ہماری آبرو مٹی مین ملادی اور دو کوڑی
کی کردی کسی کو صورت دکھانے کے کابل (قابل) نہ رکھا
خیر قادر نے اپنے دوستون سے بھی ذکر کیا اُن سبکو
افسوس ہوا اور خصوصاً اُن دوستون کو جو دو گھڑی جاکے
آنکھیں سینکتے تھے اور قمرن سے ہنس بول آتے تھے سبکی
صلاح ہوئی کہ کانپور جاکے اُس لونڈے کو مع قمرن کے
گرفتار کرین اور قید کرادین ۔

قادر ۔ یار اب اِسوقت ہمکو اچھی اچھی صلاح بتاؤ ۔

دوست ۔ اجی چلو ہم ساتھ ہین ایسی تیسی اُسکی

قادر ۔ دل لگی ہو جو پکڑا جاوے یاد کرے عمر بھر

دوست ۔ کون اُستاد کی قسم اتنا ٹھوکون کہ تنبولی پنا
سارا بھول جاوے دل لگی نہین ہے ۔

قادر ۔ یار تم اپنے اکھاڑے کے بھی کچھ لوگ لے چلو

دوست ۔ ہان ہان لے چلینگے جتنے کہو ۔

قادر ۔ تو پھر اب کی ریل پر شام کو چلو ۔

دوست ۔ تو دوست ہم جاتے ہین ۔ ریل آٹھ بجے
جاتی ہے ہم سر شام لے شن (اسٹیشن) پر ڈٹین جاکے
امین آباد مین گوری ساقن کی دکان پر دم لگائینگے اور
سیدھے ٹے شن پر جا ڈٹینگے بس تم ہمکو وہین ملنا ۔

قادر ۔ مگر خنگے خنگے لے چلنا ۔ ساتھ ۔ مرچیل آدمی نہون
ذری اتنا کھیال (خیال) رہے ۔

دوست ۔ ابے واہی ہوا ہے ۔ ہمارے
اکھاڑے کے آدمی اور مرچیل ۔ ایسے ایسے لمبے
تڑنگے جوان ہین ۔ اور وہ چھپے دھرے ہوئے
ہین کہ آدمی دیکھ کے ڈر جائے ۔

ا ۔ واللہ ایک پہاڑیے کی صورت دیکھ کے
تو تنبولی کے لونڈے کا دم نکلجائیگا ۔

۲ ۔ واللہ بڑا تنگڑا جوان ہے اور ٹھین تو اُسکی ایسی
ہین کہ اکھاڑے پر ایک کی بھی نہین ہین ۔

۳ ۔ ارے ماد ہی تو نہین ہین جنھون نے کانپور
کے دنگل مین روم گھوم کے سکر ٹیسمٹے پر نتھے
پنجابی کو مارا تھا ۔

۴ ۔ ہان ہان وہی ۔ کیون کتنی پیاری کشتی نکالی ہے ۔
اور داؤن (داو) کتنا صاف اور پھرتی کے ساتھ کیا ہے

قادر ۔ ہان بس جو ہو سیدی لندھور کا بھائی ہو یا اسد
دوست بڑا احسان ہوگا ۔

دوست ۔ سیدی لندھور کا بھائی نہین بلکہ چچا ہے تم
دیکھ تو سہی کیسا مجا (مزا) ہوتا ہے ۔

کانپور مین تلاش

الغرض قادر اُسی روز ریل پر سوار ہو کر کانپور گیا
اور اسکے ساتھ اکھاڑے کے تین ڈنڈپیل لڑانیتے
جوان بھی گئے یہ تینون قادر کے دوست اور قمرن
کے چاہنے والے تھے ۔

بلبلیا چوبے اور شیدی قاسم اور آغا ۔ اور فقد کو
کچھ کام ہو گیا اس سے قادر کے ہمراہ نہ گیا ۔

بلبلیا ۔ (ب) وہ تنبولی والا لونڈا اچھے ڈنڈپیل ہے

شیدی ۔ (ش) ارے نہین ایک چپت کا آدمی ہے

ب ۔ تو پھر ہماری ایک ڈانٹ مین آجائیگا ۔

آغا ۔ وہ ڈنڈپیل کا باپ ہو تو کیا ڈر ہے

ب ۔ ایک رگڑ مین بول جائیگا ۔ جی ۔

آغا ۔ سبھ کے پہلے ہم ہی کو بھڑوا دینا ۔

ب ۔ اچھا جا کہان سکتا ہے ۔ کوئی بھڑے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

شیدی ۔ اور جا ہے ہماری شکل دکھا دو۔

ب ۔ منہ بھائی بڑا گجب (غضب) گر گوا۔ یہ بھوکس کس

قادر ۔ بھوا کس کس ہم تو دن بھر نوکری پر جاتے تھے اور وہ اُس سے یہان ہنسا بولا کرتی تھی ۔ بس کیا جانے کیونکر پھسلا لیا ۔ بھائی بڑا ستم کر گیا۔

ش ۔ تو یہان تو ڈھونڈھا ہوتا مردآدمی۔

ب ۔ ارے ہان یہ کیا ضرور ہی کہ وہی لیگیا۔

ق ۔ ای بھائی لوگون نے آن آن کے بیان کیا ہم کو تو اچھی طرح معلوم بھی نہ تھا ہماری سالی نے ہم سے کہا۔

ب ۔ وہ ناجو (نازو) وہ بھی اچھی عورت ہی۔

ق ۔ ملے تو بس پھر دل لگی ہی ۔ میرا جوتا اور اُسکا سر اور دھڑا دھڑ وہ پھر مار کی مار دھاڑ ہو کہ یاد کرے کبھی کبھی کو جیسا کیا ویسا بھگتے ۔

ش ۔ اجی بس میرے سپرد کر دینا سمجھے ۔

ق ۔ پہلے تو ہم ہی لگا لگا دینگے بھائی صاحب ۔

کانپور ہو نچکر ایک سرا مین اُترے اور تھوڑی دیر کے بعد تلاش کو چلے تو ایک اور سرا مین معلوم ہوا کہ لکھنؤ سے ایک تنبولی آن کے ٹکا ہی اور اکا کرایہ کر کے اپنی عورت کو لے کر شہر کی سیر کو گیا ہی ۔ اسقدر پتا پایا تو سب کو شک کے عوض یقین ہو گیا کہ وہی لونڈا ہی اور یہ عورت قمرن ہی ۔ بھٹیاری نے پوچھا میان تم لوگ کانا پھوسی کیون کرتے ہو کیا وہ چور ہی وہ کل سے یہان آیا ہی اور بڑا اُجلا کھرچ ہی اور ایک عورت اسکے ساتھ ہی ۔ پوچھا عورت کیسی ہی ۔ کہا گوری گوی ہی اور ابھی کم عمر ہی اور دُبلے دُبلے ہاتھ پانون ہین پوچھا اور لونڈے کی قطع کیا ہی کہا اس عورت سے بھی عمر مین کم معلوم ہوتا ہی اور بڑا نگین لونڈا ہی اسپر شیدی نے کہا تم تو نہین رنجھی ہو اُس لونڈے پر ۔ کیا لونڈا بڑا فرے دار ہی بھٹیاری چمک کر بولی میان ہین بھی لکھنؤ کی رہنے والی ہون کمپو کی چھاؤنی کی نہین ہون ہین اُسپر نہ رنجھی ہونگی تو کیا تم پر رنجھی ہونگی سنیچر کی سی صورت کیا جانے کہان پر عذاب کیے گئے تھے جو صورت ہی پر سے پھٹکار برستی ہی منہ ہی اللہ نے کالا کر دیا۔

شیدی بہت جھیپا اور اب باہم ہنڈیا پکنے لگی کہ جتبک وہ لونڈا نہ آئے تب تک یہان ہی رہنا چاہیے ۔

بلبلیا نے کہا ایک آدمی جا کے چوکی پر رپٹ تو لکھا دو قادر اور شیدی چوکی پر گئے اور وہان رپٹ لکھائی کہ للتوا تنبولی ساکن لکھنؤ قمرن نامے ایک جوڑی والی کو کہ منکوحہ زوجہ قادر ہی دم دیکر پھسلا لایا اور سرا مین آن کر ٹکا ۔

تھانے سے ایک کانسٹبل سرا مین گیا اور للکار کر کہا کا ہے ری اب تم پرانی ہوئی بھٹین کا پھسلا وت ہو ۔ یو کو بدمس (بدمعاش) ٹکا ہی آئے کے ۔ بھٹیاری نے کہا اب ہمکو کیا معلوم کہ بدماس ہی یا نیک ماس ۔ دو دن سے ٹکا ہی ہم نے تو کوئی بدمعاشی نہین دیکھی ایک عورت البتہ ساتھ ہی سو یہ کوئی بدمعاشی کی بات نہین ہی ۔ ہان اگر کوئی واردات ہو جائے تو چالان کر دو ۔ ابھی سے کیون دھمکاتے ہو ۔

کانسٹبل نے کہا اچھا جیسے ہی آتے ویسے ہی ہمکو اطلاع دو للتوا تنبولی کی گرفتاری کے لیے اسقدر آدمی سرا مین جمع تھے اور سب منتظر کہ آئے تو پھانس لین قادر نے کانسٹبل کو دو روپے بھی دیے تھے کہ مع عورت اُسکو گرفتار کر دو ۔ ہیڈ کانسٹبل سے بھی وعدہ تھا کہ آپ کو کچھ نذر دینگے اُسنے کہا یہ جو دو تین پہلوان تمھارے ساتھ ہین اُنکو ہماری

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

چوکی پر بٹھادو۔ بہت بھیڑ کروگے تو بلوے مین دھر لیے
جاؤگے۔ بلکہ ہماری صلاح اگر مانو تو تم سب چوکی ہی پر
رہو راستہ تو یہی ہی جائیگا کدھر سے چوکی عین سر کے بیچا ایک
تھی لہذا ہیڈ کانسٹبل کی صلاح کے مطابق یہ سب چوکی پر
بیٹھے للتوا کے آنے کے منتظر تھے۔ قادر دل مین بہت ہی
خوش تھا کہ بے محنت مشقت پتا لگ گیا۔ خوب ہی درست
ہوگا جاتا کہان ہی۔

ہیڈ کانسٹبل۔ اور جورو کسکی ہی تمھاری ہی قادر
سے مخاطب ہو کر۔

قادر۔ جی ہان میری بیاہتا جورو ہی۔

ہیڈ۔ بھلا اب اسکو رکھوگے یا طلاق دوگے۔

بلٹیلیا۔ اب جیسی صلاح ہوگی ویسا کریگا۔

ہیڈ۔ ایسی عورت کا رکھنا کیا۔ سن کیا ہی۔

ق۔ کوئی چودہ پندرہ برس کا ہوگا بس۔

ہیڈ۔ اور وہ تنبولی کا لونڈا کیونکر لے بھاگا۔

ق۔ محلے ہی مین اسکی بھی دوکان ہی۔ وہان جایا آیا
کرتی تھی ہنسا بولا کرتی تھی۔ وہ لونڈا ذرا نمکین ہی۔
عورت ذات اور پھر کم عمر۔ بس اسکے بس مین آگئی
دم دیکر یہان بھگا لایا۔ اصل اصل بات یہ ہی۔

ہیڈ۔ میان دل ماننا عجب بات ہی۔

جب ملے دو دل مخل پھر کون ہی
بیٹھ جاؤ خود حیا اٹھ جائے گی

نگوڑی جانے کہاں ہین چچا دو برس کی ٹھونک دیجاویگی
لیکن یہ یقین ہی کہ وہی بھگا لایا ہی۔

ق۔ کئی آدمیون نے ان دونون کو ہنستے بولتے دیکھا تھا
اور دو ایک نے یہ بھی کہا کہ وہ بھاگنے والی ہی تھی اسکی
مان سے جو پوچھا تو تنبولن نے کہا کانپور گیا ہی یہان سنا کہ وہ

اور ایک عورت ساتھ ہی۔

رشیدی اور قادر دونون ٹہلے ہوے بیٹھے تھے کہ للتوا
تنبولی آئے تو شکار ہاتھ آگئے۔ بلٹیلیا اپنے ایک پہلوان دوست
کو لیکر بازار کی سیر کو گیا اور راستے مین باہم یہ گفتگو ہوئی۔

ب۔ یار وہ کمرن (قمرن) تھی بُری عورت۔

دوست۔ وہ بُری ہو یا بھلی مگر وہ تنبولی والا لونڈا کیسا ہی
کہ جسپر قمرن جان دیتی ہی۔ بس موقع پا کے بھاگ آئی بھائی
بُری صحبت مین یہی ہوتا ہی۔ ہمکو دیکھو پڑھے لکھے بھی ہین
کچھ کچھ بھلے مانس بھی ہین مگر صحبت بُری تھی کسی کام کے نہ رہے۔

ب۔ آج للتوا بھیج دیا جائیگا دو برس کو۔

د۔ یہ نہ کہو وہ بڑا کوہ لونڈا ہی۔ ایسا ویسا نہین ہی۔

ب۔ ہمکو دس روپے دے تو ہم اسی کی سی گواہی دیدین
اور مجے (مزے) سے ڈنڈ پیلین اور دودھ پیین۔

د۔ ہمکو پانچ ہی روپے دے تو ہم گواہی دیدین۔

ب۔ جو رستے (راستے) مین ملجائے تو ٹری سیر ہو یار۔

د۔ اور وہ روپے والا بھی ہی دے نکلیگا۔

ب۔ پھر ڈھونڈھو بھی کانپور سے کچھ کماہی کر کے لیجائین
ارے ہان اتی دور آن کے کچھ تو ہاتھ آئے۔

د۔ جو پکڑا گیا تو بس گیا گذرا پھر کہین کا نہ رہیگا۔ مگر پکڑا
ضرور جائیگا۔ وہ چھوکری بھی ستم ہی بھیا۔

ب۔ یہ کدرا (قادر) بھی اُلو ہی رہا۔

د۔ اُلو نہوتا تو جورو کیون بھاگ جاتی۔

ب۔ یار کہین چل کے دم تو لگاؤ۔ ہے
کوئی دکان۔

د۔ ہان ہان۔ اتا بڑا شہر یہ تو چھاؤنی ہے بھائی
مگر وہ لکھنؤ کی سی ساقنین یہان کہان۔ وہ بات
کہان پایئے۔ یار وہ لکھنؤ ہی پر ختم ہی۔ نہ وہ بات چیت

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

نہ وہ بناؤ چناو۔

ایک سا قن کی دُکان پر دم لگا کر یہ دونون سپاہی چوکی گئے وہان سُنا کہ ابھی تک للتوا تنبولی نہین آیا ہی شام تک یہ سب کے سب اُسکا راستہ دیکھا کیے۔ شام کو کانسٹبل نے وہ بھٹیاری بلوائی جسکے ہان للتوا ٹکا تھا اور بلا کر پوچھا کہ وہ کب باہر جاتا ہی اور کب آتا ہی اُسنے کہا میان اب آتا ہی ہوگا۔ شرابی آدمی اُسکا کیا ٹھیک ہی۔ مگر ہی روپے والا یہان بہت روپیہ لٹا چکا ہی اور وہ جو عورت اُسکے ساتھ ہی۔ وہ اس لونڈے پر جان دیتی ہی وہ اُسکو مارتا ہی گالیان بھی دیتا ہی۔ مگر وہ سب سہتی ہی قادر نے جو یہ فقرہ سُنا تو اُسکی آنکھون مین خون اُتر آیا مگر قہر درویش برجان درویش خاموش چپ چاپ بیٹھا رہا۔ ہیڈ کانسٹبل نے کہا اُس عورت کی عمر کیا ہوگی کہا عمر ہوگی برس سترہ اٹھارہ ایک کی۔ مگر ہی اچھی۔ دونون نمکین ہین اور وہ تو بڑی گوری چٹی ہی سا ور آنکھین تو اس غضب کی ہین کہ حضور مین کیا عرض کرون۔

قادر دل مین اور بھی کھٹکا۔ کیونکہ قمرن کی آنکھین واقعی ایسی ہی تھین۔ بھٹیاری نے کہا کل شام کو نشے مین کچھ بی بیس پچیس مچھیان تو مُ اُسنے اُس عورت کی آنکھون ہی کی لین۔ مگر وہ نہین ہنتی ہی۔

قادر کو اب شک کے عوض کلی یقین ہو گیا کہ قمرن ہی ہی دل ہی دل مین جھلاتا تھا۔ مگر خاموش سا اسکا علاج ہی کیا تھا۔ درد دل کہئے تو کس سے کہے۔

اتنے مین سطرسے ایک تنبولی باہر جانے لگا تو بھٹیاری نے کہا یہ اسکا بڑا دوست ہی۔ اس سے ڈوہ لو۔ ہیڈ کانسٹبل نے اُسکو بلایا اور یون تحقیقات کی۔

ہیڈ کانسٹبل۔ (ہ) تمھارا مکان کہان ہی میان تنبولی

تنبولی۔ (ت) ہمارا مکان یہان ہی ہی۔ گھمبو مین۔

ہ۔ اس وقت یہان کہان آئے تھے سرا مین۔

ت۔ ہمارا ایک بھائی یہان ٹکا ہی۔

ہ۔ للتوا تنبولی۔ وہ کہان کا رہنے والا ہی۔

ت۔ وہ لکھنؤ مین رہتا ہی۔ اور آج کل یہان آیا ہوا ہی اور ایک عورت بھی ساتھ ہی۔

ہ۔ وہ اُسکے ساتھ عورت کون ہی۔

ت۔ (ہنسکر) اب لے کیا جانئے کون ہی۔ ہمکو دوست کی دوستی سے کام اور گرج (غرض) ہی کہ اُسکی باتون سے وہ جانے اور اُسکا کام جانے۔

ہ۔ ہم تم سے پوچھتے ہین۔ کوئی مقدمہ تو ہی نہین تمنے کل اُس عورت کو دیکھا تھا۔

ت۔ ہجور (حضور) وہ بڑے جُلم (ظلم) کی چھوکری ہی اور اُسی محلے مین رہتی ہی۔ اُسپر اُسکی جان جاتی ہی اسی کے ساتھ یہان بھی چلی آئی وہ تو کھراب (خراب) عورت ہی۔ لکھنؤ بھر اُسکو جانتا ہی۔ اور کیا۔

ہ۔ تو تمھارا یار ہے کہان اس وقت۔ کیا چلدیا۔

ت۔ نہین ہجور (حضور) ابھی تو کل اسباب ہی یہان رکھا ہی اسکا کیا اسباب چھوڑ دیگا۔

ہ۔ بھلا ہمسے اور اُس سے یارانہ کرا دو گے۔

ت۔ (ہنسکر) ہجور تو دل لگی کرتے ہین صاحب۔

ہ۔ ارے بھئی اسمین دل لگی کی کون بات ہی۔

ت۔ وہ عورت ہجور (حضور) اُس لونڈے پر جان دیتی ہی وہ نا ہین مل سکتی ہی۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ہ - اور سنو - ارے عورت سے کیا بحث ہے بھئی

ت - تو حضور اب مین جاؤن نا - دیر ہوتی ہے -

ہ - ذرا دیر بیٹھو چلے جانا جلدی کیا پڑی ہے - بھئی انکو چلم تو پلاؤ ذرا -

ت - حضور - (حضور) کا بھی کیا مجاز ہے -

ہ - یار یہی رہجائیگا بس - دو گھڑی ہنس بول لیے ہ

غنیمت جان اس مل بیٹھنے کو
جدائی کی گھڑی سر پر کھڑی ہے

بھلا کیون جی اس عورت کا میان بھی ہے یا نہین - یہ بھی کچھ جانتے ہو کہ نہین -

ت - ہان حضور ہے میان - کیا جانے ہے کہ نہین -

ہ - بھئی یہ کیا پہلے کہا کہ میان ہے - اب کہتے ہو کیا جانے میان ہے کہ نہین ہے -

ت - حضور کچھ معلوم نہین - ہم تو یہ جانتے ہین کہ اتنو للتوا کے پاس ہے بس -

ہ - مگر اچھی صورت ہے - ع

ہے وہ بت نازک ادا نازک بدن نازک کمر

سیدی - کیا تنبولن ہے میان یا کوئی اور قوم -

ت - تنبولن نہین ہے کنجڑن یا شاید منہارن -

راوی - اس منہارن کے لفظ پر قادر آگ ہوگیا اور مارے شرم کے ماتھے پر پسینا آگیا -

سیدی - بھئی اب ہمکو بھی تنبولی کی دکان رکھنی پڑیگی چین لکھتا ہے - مہریان تو سب اپنے بس مین ہوجاتی ہین واللہ گھنٹون بیٹھی مصاجت کیا کرتی ہین - اب ہم تنبولی کی دکان کھول دینگے جاکے -

ہ - یہان کان پور مین کھولو تو ہمارا ابھی مطلب نکلے -

ت - ای حضور آپکی حکومت یون کیا کم ہے

سیدی - یہان وہ بات کہان - یہان مہریان کہان وہ لجت (لذت) ہی اور ہے -

ہ - مہریون کی فکر ہے یا منہارن کی -

سیدی - منہارن تو ایک تاکی ہے ہمنے واللہ بڑی مزیدار ناز و -

ہ - نازو کون ہے بھئی - اس بیچارے قادر کی مان تو نہین ہے اب کچھ بھی نہ چھوڑوگے -

راوی - قادر چپ چاپ پھبتیان سنا کیا -

ہ - میان قادر یہ تمہارے یار دوست کیسے ہین -

قادر - تھانہ دار صاحب - اللہ نہ کرے کسو پر تیرا وقت پڑے - اب ہمکو سب سننا پڑتا ہے -

سیدی - تھانہ دار صاحب تو لڑواتے ہین ہمکو تم کو اور تم تو ہو پاگل - ابے دو گھڑی ہنستے بولتے ہین -

ہ - اور کیا میان یہی تو دنیا مین ہے یا کچھ اور -

ق - ہماری تو جان پر بنی ہے اور آپ لوگون کو دل لگی سوجھتی ہے اپنے اوپر پڑے تو معلوم ہو -

سیدی - تم تو ہو پاگل - ارے - ہ

دنیا دو رنگی مکارہ سرا ہے
کہین کھوب کھوبا کہین ہائے ہائے

اتنے مین ایک اکا سرا کی جانب جانے لگا - اور قادر اور بھٹیاری نے کہا یہی للتوا ہے -

ہیڈ کانسٹبل نے للکارا - اکا روک لے - اکے والے نے اکا روک لیا - ہیڈ کانسٹبل آگے بڑھے دیکھا کہ پردہ پڑا ہوا ہے اور پردے کے باہر للتوا بیٹھا ہے سفید بگلے کے پر کی سی دھوتی بہت قیمتی ولایتی ساری - اور شربتی کا گلابی رنگا ہوا انگرکھا اور جالی لوٹ کا کرتا اور کامدانی

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کی نکّے دار ٹوپی اور چھوٹے پنیچے کا ٹاٹ بانی بوٹ اور
عطر مین ڈوبا ہوا۔ گلوری منھ مین دبائے ہوے۔
کانسٹبل نے کہا تم کون ہو اور کہان سے آئے ہو
للتوا بونڈا تو تھا ہی ڈر گیا۔ کہا ہجور (حضور) ہم تنبولی
ہین اور لکھنؤ سے آئے ہین ہمارا کسور (قصور) کیا ہی
ک۔ یہ تمھارے پاس اور کون بیٹھا ہی۔ مرد ہی یا کوئی
عورت ذات۔
للتوا۔ (گھبرا کر) ہجور کسکے پاس میرے پاس مرد بیٹھا ہی
کانسٹبل نے کہا تو پردہ کیون پڑا ہی۔ مرد ہی تو پردہ
اٹھا دے کہا ہجور مرد نہین ہی۔
ایک اور کانسٹبل بولا۔ آپس جھوٹ بولت ہے
سارے۔ دیکھو اب معلوم ہوت ہی۔
للتوا کانپنے لگا۔ مگر دل کو قابو مین کر کے کہا۔ تو
معلوم کیا ہوگا۔ کیا کچھ کسی کو مار ڈالا ہی۔ یا ڈاکا مار کے
آئے ہین۔
ہیڈ کانسٹبل نے مسکرا کر کہا نہین بھئی گھبرو خفا نہ ہو
بگڑتے کیون ہو اتنا بتا دو کہ عورت کون ہی۔
للتوا۔ ہجور یہ عورت ہماری آسنائ ہی۔
آسنائ کے لفظ پر ہیڈ کانسٹبل ہنسا۔ پوچھا
اسکا میان کہان ہی۔ کہا ہم ہی اب تو میان ہین اسکے
ہیڈ کانسٹبل نے کہا اچھا اگا ادھر بڑھاؤ انکا چالان
ہوگا اب یہ نہ بچینگے۔ چوکی کے بائین طرف ایک درخت کے نیچے
انکا گھر لا کیا گیا۔ اور ہیڈ کانسٹبل نے ایک اور کانسٹبل کو
تعینات کیا کہ گے والا بھاگ نہ جائے اور نہ سواریان اتُرنے پائین
کانسٹبل نے للتوا کو پٹی پڑھانی شروع کی کہ اب تم
بہت ہی بُرے پھنسے بھیج دیے جاؤگے کالے پانی۔
للتوا کے ہاتھ پانون پھولے تو تھے ہی خوشامد کرنے لگا

بھیّا ہمکو بچاؤ۔ دو روپے جیب سے نکالکر اُسکو دیے۔
اُنھون نے ہاتھ گرم کئے دو چہرے شاہی پائے۔
اب سُنیے اس عورت نے للتوا کو ڈانٹ کر کہا ڈرتا کیون
ہی کہ کیون نہین دیتا کہ ہان ہمارے ساتھ بھاگ آئی ہی
جو مین جانتی کہ تو اسقدر ڈرپوک ہی تو ہرگز ہرگز تیرے
ساتھ نہ آتی۔ مین ہمیشہ بانکون کے ساتھ رہی ہون۔
جو بات پیچھے کرتے لپٹ پہلے جاتے ہین۔ کیا کیا ہی کسو کے
یہان چوری کی۔ ڈاکہ مارا۔ کسو کو مار ڈالا۔ کچھ جعل
کر کے بھاگے۔ پھر اب آخر ڈر کاہے کا ہی۔
ہیڈ کانسٹبل نے للتوا سے آن کے کہا کہ بچہ پرائی
جورو کو بھگا لائے ہو سیدھے کالے پانی بھیجے جاؤگے
للتوا ہاتھ جوڑ کے کہنے لگا صوبہ دار صاحب مالک
ہین آپ۔ اب تو میری کھتا (خطا) کو معاف کیجیے
ہ۔ تو بھئی اسمین میرا بس کیا ہی۔ یہ ہے
کسکی جورو۔
ل۔ اجی ہجور اب تو ہماری ہی اور کسکی ہی۔
ہ۔ اس عورت سے پوچھو اس لونڈے سے خوش ہی
عورت۔ (ع) مین خوش میرا خدا خوش۔ یہ مجھے
چاہے جوتون سے مارے مین اس سے خوش ہون
اور میرا میان چاہے سونے کا لقمہ کھلائے مین اُس
نکھٹو منڈی کاٹے کی صورت نہ دیکھونگی وہ موا ہی کس مرض کی دوا
ہ۔ واہ بھئی گبھرو خوب رنگ جمایا ہی تمنے۔ اور تمھارا میان
تو یہان آیا ہی کانپور مین ہی۔
ع۔ اللہ کرے اسپر بجلی گرے۔ جنازہ نکلے اُسکا۔
للتوا۔ ہجور ہمارے پاس یہ پانچ روپے ہین۔
ہ۔ (روپے لیکر) اس سے کیا ہوگا۔ پانچ تو سپاہیون ہی
مین بٹ جائینگے اس عورت کے پاس کچھ زیور ہی

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ع - جی ہان ہی - اس لونڈے کے دم کے لیے سب کچھ موجود ہی جان تک حاضر ہی -

عورت نے پھر للتوا کو ڈانٹ بتائی کہ تو بڑا احمق ہی رے تو آخر ڈرتا کیا ہی - مین روبکاری کر لونگی جب اوکھلی مین سر دیا تو موسلون سے کاہے کا ڈر ہے - تھانہ دار کو بلوا کے مین سمجھا دونگی -

ہیڈ کانسٹبل اکے کے پاس آیا تو ذرا سا پردہ اٹھا کر اس پری جمال نے اپنا جمال حسین دکھایا دیکھتے ہی کانسٹبل لوٹ ہو گیا - اس حسین نے شوخی کے ساتھ تیکھی چتون کر کے کہا کیا کوئی شہر شملہ ہی یا کوئی نمو ہی مقرر کیا ہی - کیا ہمارے منہ مین زبان نہین ہی ہم روبکاری کر لینگے - کانسٹبل نے کہا - مگر یہ بتاؤ کہ تمھارا میان آیا ہی - اسکو کیونکر ٹال دین کوئی تدبیر بتاؤ -

عورت نے گلوری دے کر کانسٹبل سے کہا میان اجڑا کون ہی کہا ایک شخص آیا ہی وہ کہتا ہی کہ اس شخص کی بیوی کو للتوا بھگا لایا ہی - اسنے کہا (جھوٹا ہی موا)

للتوا - ہجور لیے مرتے ہین مجھ کو بن ناہک (ناحق)

عورت - ہم روبکاری کر لینگے جی - واہ وا -

ک - اور اس لونڈے کے پاس کب سے ہو تم -

ع - میری اسپر جان جاتی ہی میرا دل آیا ہی اسپر مین نے ساری دنیا کو اسکے پیچھے چھوڑ دیا ہی یہ بھلا اب مجھ سے چھوٹ سکتا ہی چاہے ادھر کی دنیا ادھر ہو جائے

ک - تم اسکو کھلاتی ہو کہ یہ تمکو کھلاتا ہی -

ع - یہ بھڑوا بھلا کیا کھلائیگا ہمکو منھ تو بنوائے پہلے - ہم ہی اسکو کھلاتے ہین -

ک - تو اب کچھ ہاتھ تو گرائین - پانچ روپے تو فقط سپاہی لینگے اور ہم -

للتوا - پہلے ہمارا پیچھا تو چھڑواؤ -

ک - تمکو کھائے کون جاتا ہی میان -

ل - تو گرفتار تو ہین چور کی طرح -

ک - پرائی بہو بیٹی بھگا لاؤ اور اوپر سے غراؤ اچھا انصاف ہی جانتے ہو کیا سزا ہی - سیدھے جہنم کو بھیج دیے جاؤگے بڑا سنگین جرم ہی -

ع - اب تو کسی طرح للتوا کو بچا دیجیے - اللہ جانتا ہی بڑا احسان مانینگے - اگر یہ بچ جائے -

ک - (ہنسکر) کچھ مطلب بھی نکلیگا - یا خالی خولی فقط احسان ہی مانو گی -

ع - یا میرے خدا اس گھبراہٹ کے صدقے مطلب کی پہلے ہی سے فکر پڑ گئی -

ک - مقدم تو یہی ہی پہلے ہمسے مضبوط وعدہ کر لو پھر کام نہو تو ہمارا ذمہ

ع - (ذرا پردہ اٹھا کر اور حسن گلوسوز دکھا کر) اچھا گھبراتے کیون ہو للتوا کسی طرح بچ جاتے -

خوش گپی

ایک روز نواب محمد عسکری صاحب مع رفقا و مصاحبین کے کوٹھی مین بیٹھے تھے کہ منشی مہراج بلی صاحب تشریف لائے اور ہانپتے ہوئے کمرے مین جا کر کہا یار نواب ارے بھئی کچھ سنا بھائی صاحب غضب ہو گیا اور تم سنو گے تو تمکو بھی رنج ہوگا اور عجب نہین کہ تم سن چکے ہو بڑا ہی ستم ہو گیا - واللہ - کان مین کہونگا کان مین - یار قمرن ایک تنبولی کے لونڈے کے ساتھ نکل گئی نواب صاحب نے کہا غلط ہی آپ سے کسنے کہا ابھی پرسون تک تو تھی - اور تنبولی کے لونڈے کے ساتھ نکلجانے کی خبر لیا میان حسن ذرا یہان آؤ منشی مہراج بلی خبر لائے ہین کہ قمرن کسی کے ساتھ نکل گئی مین کو بھی استعجاب ہوا اور فوراً سے ساتھ کہا حضور پرسون تو تھی ہی - مگر تعجب ہی کہ حضور سے جانے والے کو

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

چھوڑ کر بھاگ گئی۔ ہمین یہ خبر صحیح نہین معلوم ہوتی دریافت کرائیے نواب صاحب نے حسین علی کو بلایا اور حکم دیا کہ جا کر دریافت کرو کہ قمرن اسوقت کہان ہین حسین علی نے تھوڑی دیر مین آن کر کہا خداوند مین اُسکی دادی کے پاس گیا تھا بس مجھکو دیکھکر رونے لگی قمرن پرسون یا نرسون کسی تنبولی کے لونڈے کے ساتھ بھاگ گئین سُنا اس لونڈے کو چاہتی ہین اور اُسپر جان دیتی ہین۔ نواب صاحب نے یہ بات سنی اور جب سُن چکے تو کہا چلو خس کم جہان پاک ۔

بلبل برداشت آشیان را
گل گفت کہ خس کم وجہان پاک

اگر ہماری ہوکے رہتی تو ہم مالا مال کردیتے تنبولی کا لونڈا بھلا کیا دیگا۔ یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ آغا محمد اطہر اور نواب رونق جنگ تشریف لائے رونق جنگ نے آتے ہی کہا میان جاؤ بس دیکھ لیا تمکو بھی۔ وہ آپکی معشوقہ ایک لونڈے کے ساتھ بھاگ گئین بی قمرن۔ اُسکے گھر مین ماتم ہو رہا ہے۔ اور اُسکا میان قادر کانپور گیا ہے۔ نواب صاحب نے کہا اب اس خبر کی اور بھی تصدیق ہو گئی منشی مہراج بلی نے ہمین خبر دی تھی یار جو صدمہ گذرا اسکا حال بس دل ہی جانتا ہے۔ قمرن عورت نہین پری ہے بلکہ پریون سے بھی بڑھکر ہین دن تک سک چال ڈھال آنکھین کمر شانے بازو دانت رخسار سراپا سلیقے کا ڈھلا ہوا اور شوخی ہائے رے شوخی۔ شوخی بھی اسکی شوخی کی قسم کھاتی ہے ؎

اے کہ در شوخی نداری ہمسرے
می نمائی ہر دمے از منظرے

مگر واللہ تنبولی والا لونڈا بڑا خوش نصیب ہے۔ ؎

وہ پری لیکے ساتھ سوتا ہے | جو جس کا پلنگ کستی ہے

آغا محمد اطہر نے کہا بھئی جو ہمکو یہ معلوم ہو کہ وہ بھاگ جاینگی تو ہم زبردستی گھر ڈال لیتے۔ واللہ کیسی حاضر جواب ہے بھائی محمد عسکری نے جب چھیڑ خانی کی کہ ہمارے ہاتھ کی چوڑیان بھی ہین تو کس شوخی کے ساتھ جواب دیا کہ آپکے ہاتھ کی چوڑیان پولیس والون کے پاس ہین۔ مگر واللہ ہم اُس تنبولی کے لونڈے کو دیکھنا چاہتے ہین ۔

اتنے مین مسخرہ بھی آیا آداب عرض ہے حضور۔ کورنش عرض کرتا ہون حضور۔ غلام نے کل رات کو ایک خواب دیکھا تھا بیان کرنے کے قابل ہے اگر حکم ہو تو عرض کرون حکم ہوا کہ بے تکلف بیان کرو مسخرے نے خواب بیان کیا کہ خداوند مین نے یہ خواب دیکھا۔ خواب کیا دیکھا کہ یہ خواب دیکھا۔ دیکھتا کیا ہون خواب مین کہ مین ایک خواب دیکھ رہا ہون اور وہ خواب بھی خواب جو غلام نے کل شب کو دیکھا تھا کہ غلام ایک خواب دیکھ رہا ہے خداوند۔ تو اس خواب کے بیچ مین بلکہ بین اس خواب کے درمیان کے بھیتر کے بیچون بیچ مین ہین خواب دیکھ رہا ہون۔ اور وہ خواب وہی خواب کہ جو مین دیکھتا تھا۔

مہراج۔ آخر وہ خواب معلوم ہو تو کچھ کیا خواب دیکھا کچھ بیان تو کرو

ممن۔ بس یہی خواب دیکھا کہ وہ اب مین خواب دیکھا۔

مہراج۔ (سوچ کر) خواب مین خواب دیکھا یہ ہماری سمجھ مین نہین آیا خواب مین خواب دیکھنا کیا معنی۔

نواب۔ ہان صاحب تو آپ نے کل خواب مین خواب دیکھا۔

مسخرہ۔ یعنی وہ جو خواب آپ نے دیکھا تو کیا دیکھا آپنے یعنی اپنے آپ نے یعنی مین نے حضور کے غلام بلکہ غلام کے غلام کے جو آلم کیا خواب مین دیکھتا ہون کہ ایک خواب ہے اور خواب مین یہ دیکھ رہا ہون کہ ۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

مہراج بلی اُٹھ کھڑے ہوے کہا بھائی یہان فشار بگڑا جاتا ہو مجھے الجھن ہوتی ہو اور کس مردود کی سمجھ مین آیا ہو کہ یہ کیا بک رہے ہین۔

ممن۔ای حضور صاف تو ہو اسمین مشکل کیا ہو۔

اختر۔مطلب یہ کہ شب کو خواب کو دیکھا۔ بس۔

مہاراج۔ای تو کیا خواب دیکھا۔ معلوم تو ہو۔

نواب۔تو بھئی کہتے کہینگے۔

مسخرہ۔ہان پیر و مرشد۔ تو مین کیا کہتا تھا۔ ہان یاد آیا۔ مین نے ایک خواب دیکھا اور اُس خواب مین کیا دیکھتا ہون کہ ایک خواب دیکھ رہا ہون اور وہ خواب یہ تھا۔

آغا۔آپ ہو گئے ہین پاگل۔ اور اب مین چپتیا چلو لگا دا لبعد مین دھپ لگاؤنگا۔ اور زنّاٹے کی دھپ لگاؤنگا۔

مسخرہ۔تو حضور بس۔ مین خواب دیکھ چکا جائیے نہین دیکھیئے بس خواب دیکھا کہ ایک خواب ہو۔

مہاراج۔(جھلاکر) ارے تو وہ خواب کیا ہو۔ خواب کا حال تو کچھ معلوم ہو۔

مسخرہ۔خواب دیکھا کہ ہم ایک عورت پر عاشق ہین اور عاشق کیا معنی بس اُسپر لٹو ہین جان دیتے ہین اُسپر۔ اُسنے ہمکو اپنے ہان بلوایا مگر دہلیز پر قدم بھی نہ رکھنے پائے تھے کہ اُسنے زنّاٹے سے ایک چپت جمائی۔ اور چٹاخے کی آواز کوسون بھر تک گئی۔ اور حضور ایک دفعہ یار لوگون نے اُسی کے دھوکے مین ایک شیدی کے پاس لٹا دیا۔ اب ہم چومتے بھی ہین اور بوس و کنارا ور پیار بھی کرتے ہین مگر یہ معلوم ہی نہین کہ یار لوگون کا گہرا چکمہ چل گیا اور ہم اُلّو بنگئے۔

مہراج بلی کا رنگ فق ہو گیا سخت حیرت تھی کہ یا خدا یہ اسکو کہان سے معلوم ہو گیا مگر اور لوگ نہ سمجھے کہ یہ کیس پر پھبتی

نواب محمد عسکری بولے۔ یار یہ ملاحی کچھ سمجھ مین نہ آئی۔ یہ چپت بازی اور شیدی اسکے معنی۔ مسخرے نے مہاراج بلی کی طرف دیکھ کر کہا حضور انسے دریافت کرین۔ کیون منشی مہراج بلی صاحب آپکو کچھ اسکی اصلیت معلوم ہو۔ مہراج بلی نے کہا جی نہین مجھے نہین معلوم لوگ چتون سے تاڑ گئے کہ یہ انھین کی سرگذشت ہو نواب صاحب نے بڑا اصرار کیا اور مسخرے کو علیحدہ لیجاکر کہا کہ صاف صاف بتا دو۔ مسخرے نے انکی قلعی کھولی تو محمد عسکری کھلکھلا کر ہنس پڑے اور فوراً رونق جنگ اور محمد اطہر اور کل حاضرین سے کہا۔ اور وہ قہقہہ پڑا کہ مکان گونج اُٹھا۔

ممن۔لاحول و لاقوۃ۔ کیا خاکہ اڑا ہو۔

مسخرہ۔حضور وہ شیدی والا لطیفہ خوب ہوا۔

نواب۔منشی مہراج بلی صاحب مزاج اقدس حضور کا۔

مسخرہ۔مین بھی آداب عرض کرتا ہون حضور والا۔

مہراج۔(جھلاکر) آپ جھک مارتے ہین۔ بس اب زیادہ مسخراپن اچھا نہین معلوم ہوتا۔ ع

اصل بد از خطا خطا نکند	

مسخرہ۔سرکار ایک ہوئی۔

مہراج۔ایاز قدر خود بشناس۔ یہ نواب صاحب نے گستاخ کر دیا۔

مسخرہ۔ ع

گر حمایت تو مارا کرد گستاخ	

ممن۔(ہنسکر) ع

چون پیر شدی حافظا از میکدہ بیرون شو رندی و ہوسناکی در عہد شباب اولی

آغا۔آخر شیدی والا مضمون کیا ہو بھئی۔ ہم بھی تو سنین یہ معاملہ کیا ہو۔

نواب بھئی اسکی اصلیت کیا ہو آخر وہ شیدی کون

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

تھا اور تمھاری آنکھیں کہاں چلی گئی تھیں ـ

مہراج ـ اجی سب لغو ہے ـ اور محض جھوٹ ـ آپ بھی مسخرے کی باتوں پر جاتے ہیں ـ

نواب ـ یار تو تم جھینپتے کیوں ہو اسکی وجہ کیا ہے ع

آنکھیں نہیں ملاتے ہیں شرمائے جاتے ہیں

مسخرہ ـ حضور اتنا بتا دیجیے کہ نازو نے چپت کیوں لگائی کیا قصور کیا ہوا تھا ـ

نواب ـ نازو تو لڑنے بھڑنے والی نہیں ہے ـ اُسکا تو مزاج بہت ہی اچھا ہے ـ

مسخرہ ـ حضور غالب کہہ گئے ہیں ـ ے

دھول دھپّا اُس سراپا ناز کا شیوہ نہ تھا
ہم ہی کر بیٹھے تھے غالب پیشدستی ایک دن

نواب صاحب نے مہراج بلی کو ہزار ہا قسمیں دیں کہ آپ صاف صاف بتا دو ـ تمکو نازو کے سر کی قسم ـ

مہراج بلی کو مجبور ہو کر اصل حال کہنا پڑا اور اس انداز اور بیساختہ پن کے ساتھ بیان کیا کہ سامعین نے اختیار انکی حماقت پر ہنس پڑے ـ

انھوں نے اپنی پوری سرگذشت کا نقشہ کھینچ دیا ـ اور سامعین کو سب سے زیادہ لطف انکی شعر خوانی میں آیا کہ شیدی کے گالوں پر ہاتھ پھیر کر فرماتے تھے ـ ے

بھول کر اے چاند کے ٹکڑے ادھر آجا کبھی
میرے ویرانے میں بھی ہو جائیگی پھر چاندنی

اور ایکبار بلی جب یہ کہتا کہ ـ ے

شب وصال میں کیا وجہ منھ چھپانے کی
جو ساتھ سوئے تو عاشق سے پھر حیا کیا ہے

مہراج بلی نے کہا بھائی صاحب اب چاہے بناؤ چاہے اُڑاؤ سمجھو ہم تو بنینگے ـ

اتنے میں میاں اختر آئے اور کہا خداوند آج ایک خبر مشہور ہوئی ہے خدا کرے غلط ہو ـ

نواب ـ ارے ما خیریت تو ہے خدا خیر کرے آج جو صاحب آتے ہیں ایک نئی بات بیان کرتے ہیں ـ

مہراج ـ میاں اختر صاحب خدا کا واسطہ جلدی کہو طبیعت کو وحشت ہوتی ہے ـ

اختر ـ سنا ہے کہ وہ چوڑی والی کسی کے ساتھ بھاگ گئی اور بہت معتبر ذریعہ سے سنا ہے ـ

نواب صاحب نے ایک آہ سرد کھینچی ـ افسوس ـ مگر از برائے خدا ایں ذکر نہ کرد ـ کچھ شعر شاعری کا چرچا ہو بھئی ـ

اختر ـ نے کہا حضور تبرکاً ایک شعر سناتا ہوں خواجہ وزیر کا شعر ہے یہ شیخ صاحب مرحوم کے ارشد تلامذہ سے تھے فرماتے ہیں ـ ے

ترچھی نظروں سے نہ دیکھو عاشق دلگیر کو
کیسے تیر انداز ہو سیدھا تو کر لو تیر کو

اتنے میں حسین علی نے عرض کیا خداوند ایک بوڑھی چوڑی والی آئی ہے نواب ممدوق جنگ بہادر سے کچھ عرض کرتا ہے اُنھوں نے کہا بلا لو ـ اُسنے سامنے آکے آداب عرض کیا اور کہا خداوند ہم لوگ شہر چھوڑے دیتے ہیں ـ حضور کے زیر سایہ پشتینوں سے رہتے ہیں کبھی آدھی بات کسو نے نہیں کہی اب ہماری بہو بیٹیوں پر لوگ ہاتھ صاف کرنے لگے وہ جو ہماری دو دو شرکت کی بہن ہے ـ اسی ہی نے یہ گل کھلایا کہ میری بہو کو اس تنبولی کے لونڈے سے اللہ اسکو غارت کرے ملا کے بھگوا دیا ایسا بہر لگا کے سو رہینگے سوا اسکے اور کیا ہو سکتا ہے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

عزت گئی آبرو گئی کہین کے نہ رہے —
رونق - اس لونڈے کو گرفتار کرا دو -
بوڑھی - اجی تو سرکار گیا تو ہی کانپور -
رونق - چھوکری وہ شریر اور حسین بھی ہی -
بوڑھی - آفت کا پرکالہ ہی سرکار مگر ہماری تو عزت آبرو سب خاک مین ملگئی اب ہم زہر کھا کے سو رہینگے - حضور مہربانی کرین ہمارے حال پر -

نواب رونق جنگ نے للتوا تنبولی کے باپ کو بلوایا اور قمرن کی ساس سے کہا تم بیٹھو ہم ابھی ابھی فیصلہ کیے دیتے ہین - تھوڑی دیر مین حسین علی خدمتگار نے آکے کہا حضور وہ اس لونڈے کا باپ آیا ہی - کہا سامنے بلاؤ - دیبی تنبولی نے جھک کر سلام کیا اور کہا حضور غلام حاضر ہی -

رونق - ارے تیرا لڑکا للتوا کہان گیا ہی -
دیبی - ہجور وہ تو کھراب (خراب) ہو گیا - اب مین کیا کرون ہجور بس وہ اسکے پیچھے پڑا ہی -
رونق - کیا اسکو لیکے بھاگ گیا کہین - ؟
دیبی - سرکار وہ اسپر لٹو ہی اور یہ اسپر -
رونق - اور اس چھوکری کا میان کہان ہی -
دیبی - اسکا میان کانپور گیا ہی - اور لونڈا ابھی پکڑ جائیگا - جو اسکے کرمون کا بدا ہو گا وہ ادا ہو گا - ہجور (حضور) اب لے اسکو گلام (غلام) کیا کرے بھلا
رونق - اچھا اب للتوا ہی کہان - کانپور مین
دیبی - ہجور کوئی کہتا ہی کانپور کوئی کہتا ہی ڈلی - اب لے ہم کیا کہین سرکار کچھ بنائے نہین بنتی -
رونق - کچھ پتا معلوم ہو تو ہم تدارک کرین اچھا تم جاؤ محلے مین ایسا نہ ہونا چاہیے -

دیبی رخصت ہوا تو رونق جنگ نے قمرن کی ساس کو بلوایا اور کہا ٹھنڈا کر کے کھانا اچھا - جلدی مین کام بگڑ جاتا ہی اب مین اسوقت دو سو جوتے اس تنبولی پر پڑوا سکتا تھا مگر فائدہ کیا - اسکا کیا قصور ہی - قادر کو کانپور سے آ لینے دو - اگر کانپور مین ملگیا تو سبحان اللہ - قمرن بھی ملجائیگی اور وہ بھی گرفتار ہو جائیگا اور اگر نہ ملا تو پھر کوئی اور تدبیر کیجائیگی -

قمرن کی ساس نے انکو دعائین دین اور رخصت ہوئی - آغا محمد اطہر نے محمد عسکری سے کہا یار تمھارا دو گھڑی کا شغل گیا مگر دل کا ملجانا بھی کیا بری بلا ہی لے غضب خدا کا تم ایسے سے ملاقات ہو اور ایک تنبولی کے ساتھ بھاگ جائے —

نواب محمد عسکری جواب دینے کو تھے کہ حسین علی نے تین بار سلام کر کے عرض کیا سرکار ایک ڈولی آئی ہی اور وہ عورت کہتی ہی کہ سرکار سے ملنے کو بہت جی چاہتا ہی اور کچھ عرض کرنا ہی بہت ضروری بات ہے —

نواب - ایک ڈولی آئی ہی کون ہی بھئی —
ممن - خدا کرے قمرن ہو - یا خدا قمرن ہی ہو -
اختر - حضور بسون بسوے قمرن ہی ہونگی -
آغا - اچھا بلواؤ نا - کہو تشریف لائیے -
نواب - بلالو مگر ذرا پردہ کر دو - اور اس کمرے مین لے جاؤ - کہو نواب صاحب آتے ہین -
آغا - اجی یہان ہی بلواؤ - تم تو واہی ہو -

حسین علی نے دروازے کے پاس ڈولی لگائی اور ڈولی سے ایک پری اتری اور چھما چھم کی آواز نے کل حاضرین کو از خود رفتہ کر دیا - رونق جنگ کے منہ سے یہ کلمہ بیساختہ نکلگیا

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

(آنے والی) جماعت کو دیکھکر ذرا جھجکی تو محمد عسکری نے کہا یہ سب بے تکلف دوست اور راز دار ہین آپ کچھ خوف نہ کیجیے بے تامل تشریف لائیے ــــ

یہ پری پیکر منھ کو دوپٹے سے چھپائے ہوے اٹھلاتی ہوی شوخی کے ساتھ ایک کمرے مین چلی گئی اور وہان جاکر دروازہ بند کرلیا اب سب حیران کہ یا الہی یہ کون ہی حسین علی سے نواب صاحب نے پوچھا ارے یہ کون ہین۔ اُسنے کہا سرکار مین نے صورت بھی دیکھی کیا جانے کون ہین مگر ہاتھ پانون البتہ دیکھے کوئی پری چہرہ قبول صورت عورت ہی اور ابھی بہت کم سن معلوم ہوتی ہی ـــ

محمد عسکری کو شوق دیدار چرایا۔ آغا محمد اطہر اور محمد عسکری اُٹھے اور دوسرے راستے سے کمرے مین گئے تو کیا دیکھتے ہین کہ ایک چاند کا ٹکڑا جلوہ افگن ہی۔ نواب کو دیکھکر کہا کیون حضور یہ بیہوشی اسقدر کا بے غافل ہونا آپکو زیبا نہین ہی۔ پان کے لاکھے نے ان دونون کا خون کیا محمد عسکری نے کہا صاحب ہمین ہمارا کیا قصور ہی یہ سب تم لوگون کی سمجھ کا قصور ہی۔ وہ رشک پری بولی بس بس خاموش رہیے قیل وقال بے سود ہی اپنی اس سمجھ پر رائی نون اتروا ڈالیے آپ بھی ماشاء اللہ سے کتنے سمجھدار ہین۔ ہمین ہمارا کیا قصور ہی۔ آخر کچھ معلوم بھی تو ہو۔ آغا محمد اطہر کی سمجھ مین نہ آیا کہ یہ کیا گفتگو ہو رہی ہی اور یہ بلاے بے درمان آفت جان آشوب دوران کون ہی۔ کان مین کہا نواب یار یہ کون ہی۔ اسکا نام تو بتاؤ۔ انھون نے کہا یار (ٹھنڈی سانس بھرکر) نام نہ پوچھو

کسی کی محرم آب روان کی یاد آئی ہی
حباب کے جو برابر کوئی حباب آیا

ہاے کل رات کو کسی مرد وہی کو کل آئی ہوگی۔ واللہ تمام شب جاگتا اور تڑپتا رہا ــ ؎

شب فراق مین مجھ کو سلانے آیا تھا
جگایا مین نے جو افسانہ گو کو خواب آیا

آغا محمد اطہر نے اس رشک حور سے پوچھا حضور کا نام کیا ہی اُسنے تیکھی چتون کرکے کہا ہم نامحرم سے بات کرنا حرام سمجھتے ہین نواب کے ملاحظہ سے ہمنے یہ بھی گوارا کیا کہ آپ یہان آ بیٹھین ورنہ ہم بہو بیٹیان کہین نامحرم کو صورت دکھاتے ہین۔ مگر آپ بھی ماشاء اللہ سے کسقدر بیباک ہین کہ جان نہ پہچان خالہ جی سلام۔ یہ خالہ جی کا لفظ سنکر محمد عسکری کے پیٹ مین مارے ہنسی کے بل پڑ پڑ گئے آغا محمد اطہر بہت ہی جھینپے ــــ

نواب صاحب نے کہا بھئی یہ فقرہ بندہ پورے جلسے کے سامنے کہیگا چاہے آپ بگڑ ہی کیون نہ جائیے کچھ پرواہ نہین کیا کہی ہی واللہ ــــ

آغا محمد اطہر بہت جھینپے۔ کہا کیون بی صاحب بے وجہ بے سبب کسی بھلے مانس پر پھبتی کہنا کونسی بھلمنسی ہی تب رشک حور نے قہقہہ لگاکر جواب دیا جب سے انگریزی ہوئی جسے دیکھو بھلے مانس بنا جاتا ہی۔ نائی بھی اپنے آپکو بھلے مانس کہتا ہی اور چمار بھی ــ

نواب صاحب نے کہا یہ دوسری ہوئی بھئی تم ان سے جیت نہ پاؤگے یہ بڑی طرار ہین۔ یہ نوک جھونک ہین کیا جانے کیا کیا کہہ جائینگی ــــ

آغا۔ بھائی صاحب ہم تو اچھی صورت کے عاشق ہین۔ انکی دوگالیان بھی سہہ لینگے

عورت ــ جی ہان دودھاری گاے کی دولاتین بھی انسان سہہ لیتا ہی کہ دولاتین کھاکے دودھ تو پینے مین آئیگا۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

نواب - (قہقہہ لگاکر) لو اور تیسری ہوئی -

عورت - اب ذری خاموش ہورہے آپ -

آغا - بھئی واللہ قافیہ تنگ کر دیا اس عورت نے

نواب - ابھی تمنے سُنا ہی کیا ہو - یہ بڑی زبان دراز ہین جواب مین تو کبھی چوکتی ہی نہین ہین -

نواب رونق جنگ اور مہراج بلی اور حاضرین جلسہ دنگ تھے کہ یہ کون عورت ہو اور یہان کیا کرنے آئی ہو - اور یہ اتنی دیر تک محمد عسکری اور آغا کیا کر رہے ہین -

مہراج بلی نے دروازے کے پاس جاکر کہا ارے میان کیا سو رہے - بھلا یہ کون بجل ضسی ہو - کہ دو چار رئیسون کو چھوڑ کر چلا جاتے - ع

طاقت مہمان نداشت خانہ بمہمان گذاشت

نواب صاحب نے کہا بھئی عجیب قسم کے آدمی ہو - زنانے مین چلے آتے ہو -

مہراج بلی نے ہنسکر جواب دیا کہ مجھے نہین معلوم تھا کہ آپ کے یہان کی عورتین ڈولی پر چڑھ چڑھ کر اس آزادی سے ساتھ گھوما کرتی ہین -

نواب صاحب نے اُس پری پیکر سے کہا اب تم گھر مین جاکے ٹھہرو مین تھوڑی دیر مین آتا ہون سا سنے کان مین کہا تم بھی کتنے سیدھے آدمی ہو - مین یہان اس وقت کیا تم سے چہل کرنے آئی تھی مین اسلیے آئی ہون کہ سب کے سامنے لوگون کو معلوم ہو جائے کہ (یہ کہکر کچھ کان مین چپکے سے کہا) نواب صاحب نے کہا مین سمجھ گیا - کیون جی آغا مہراج بلی اور رونق جنگ سے کیا پردہ ہو بلا بھی لو - آغا محمد اطہر نے ان دونون کو بلایا - رونق جنگ تو اُس قمر طلعت کو دیکھکر مُسکرانے لگے - مگر مہراج بلی کا خون خشک ہوگیا -

نواب - ارے ہان واللہ خوب یاد آیا (قہقہہ لگاکر) منشی مہراج بلی صاحب حضور انسے واقف ہین -

مہراج - جی نہین مجھ سے انسے کبھی کی ملاقات نہین ہو - مین انکی صورت سے بھی واقف نہین -

عورت - کیا منہ بنائی بنے بیٹھے ہین - سوا دغا باز آ

رونق - بھئی یہ تو کچھ اور ہی گفتگو ہونے لگی واللہ یہ تو کچھ اور ہی معاملہ ہو -

نواب - ارے میان ذرا گل خیرو کو تو بلاؤ -

آغا - (دروازہ کھولکر) چل ذرا گل خیرو یہان آؤ

مسخرہ - حاضر ہوا خداوند - آداب عرض کرتا ہون -

نواب - میان اس عورت کو بھی پہچانتے ہو - بی نازو یہی ہین -

مسخرہ - (ذرا غور سے دیکھکر) اخاہ ہمارے منشی مہراج بلی صاحب کی زوجہ مکرمہ -

نواب - جی ہان منشی مہراج بلی صاحب کی بیوی ہین -

نازو - مین صدقے کرون اسکی جورو کو اپنے اوپر سے -

راوی - اس فقرے پر محمد عسکری اور آغا محمد اطہر اور رونق جنگ اپنے اپنے دل مین سوچنے لگے کہ ہم لوگون کی آوارگی اس درجہ بڑھی ہوئی ہو کہ یہ بازاری عورتین اس گستاخی اور توہین سے ہماری بیوی کی نسبت بیہودہ بکتی ہین اور ہم سنتے ہین بڑی شرم کی بات ہو -

نازو نے صاف صاف کہدیا کہ مجھ کو اُنھون نے اپنے مکان پر بلایا تھا اور وہان ایک بوسے کے عوض مین مجھے بیس روپے کا نوٹ دیا مگر وہ نوٹ جعلی تھا بس مین جھلائی ہوئی تو تھی ہی جیسے ہی یہ دوسرے دن آئے مین نے دم

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ٹیپ جمائی کہ یاد ہی کرتے ہونگے۔
مہراج بلی انتہا سے زیادہ جھیپے مگر چپ تھے ورد لیش بر جان درویش۔
اختر نے کہا سرکار حضور کو یاد ہوگا کہ کچھ شعر منشی مہراج بلی کی شان مین موزون کیے گئے تھے۔ ؎

ٹیپ لگاکر نازو بولی بیاہ ابے کچھ کھیل نہین
مین ہون جوان اور تو ہے بوڑھا میرا تیرا میل نہین

اب نہ کہیے گا کہ شعرا نلا مذالرحمن نہین ہین جو کہا وہی سچ ہا ٹیپ پڑ ہی گئی۔ مسخرے نے کہا خداوند ٹیپ تک تو خیریت ہے شعر ہوا اچھا ؎

جوتا لیکر نازو بولی بیاہ ابے کچھ کھیل نہین
مین ہون جوان اور تو ہے بوڑھا میرا تیرا میل نہین

مہراج ۔ نہین ؎

دور ہو لنگوڑے بوڑھے نکھٹو میرا تیرا میل نہین

راوی ۔ اے سبحان اللہ واللہ بے غیرت ہو تو ایسا۔ اپنے آپ بتاتے ہین کہ این جانب کی شان مین یہ کہا گیا تھا بیوقوفی اور بے غیرتی کی انتہا ہو گئی۔
رونق جنگ نے مہراج بلی کو بنانا شروع کیا کہ ہم تو ایسے ہی دوستون سے خوش ہوتے ہین جیسے یہ مہراج بلی ہین کہ صاف صاف کل حال بیان کر دیا۔ دوستون سے چھپانا کیا معنی اب ہمکو لازم آیا کہ نازو کو اور انکو میان بیوی کرا دین۔
مہراج بلی نے رونق جنگ کے قدمون پر ٹوپی رکھدی یار جو کہے خرچ ہین اس سے اقرار نامہ لکھوا لو اور ہم بھی اقرار نامہ لکھ دینگے کہ عمر بھر ہم بنا ہینگے۔ یہ ہم سے بے وجہ بے سبب ناراض ہین (نازو کے قدمون پر ٹوپی رکھکر) پیاری جانی ذرا تو رحم کر۔ نازو نے ٹوپی کو ٹھوکر دی چل ہٹ موا جلیا نہ فیل کرنا بہت آتا ہے۔ کیا دودھ پیتے بچون کی طرح مچل گیا۔ رونق نے کہا کیسٹرا سنیت میت کا بھترا۔ مین آئی تھی اپنا درد دکھ کہنے اس مونڈی کاٹے کو کس نے بلایا۔ نواب صاحب اب ہم کیا کرین قمرن کو کسی طرح سے ڈھونڈوائیے ہماری تو ناک کٹ گئی عزت آبرو گئی کہین کے نہ رہے۔ تمام برادری مین بدنامی ہوئی۔ یہ بھی تقدیر مین بدا تھا۔
رونق ۔ اس لونڈیا کی چتون ہی سے آدمی تاڑ جائے کہ بد وضع اور خراب ہے۔
نازو ۔ حضور کہنے کو جسکا جو جی چاہے کہے مگر آج تک کبھی کسی کو آنکھ اٹھا کر نہین دیکھا۔ مگر اس تبنولی والے لونڈے سے اللہ سمجھے۔
آغا ۔ کیا کچھ خوبصورت لونڈا ہے۔ ہوگا حسین ضرور۔
نازو ۔ حضور نمکین بہت ہے۔ اور ابھی گبھرو ہیگا۔
آغا ۔ تمہاری بھی اسپر نظر پڑی تھی کبھی۔ کیون نازو۔
نازو ۔ (ٹنک کر) آپ تو دل لگی کرتے ہین۔
آغا ۔ اچھا اس بات کا جواب دیدو تو پھر دل لگی نکرینگے بولو کیا گونگی ہو۔
مہراج ۔ ان لوگون سے کیا ہنستی بولتی ہین مگر ہم سے ہمیشہ خفا ہی رہتی ہین اسکا کیا سبب ہے۔
نازو ۔ تم اسی قابل ہو۔ موا جلیا۔
نواب ۔ بھئی یہ آخر تمنے لوٹ بدل کے کیون دیا۔
مہراج ۔ بھائی صاحب مین انگریزی وانگریزی تو جانتا نہین بس دھوکا کھا گیا۔
نواب ۔ ایسے نادان بھی نہین ہو بھولنا کیا معنی۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

مہراج ۔ بھئی واللہ بھولے سے اور دھوکے سے دے دیا ۔ ان ہی کے سر کی قسم ۔

نازو ۔ ای چل جھوٹے موئے چلبلے ۔ ایسے ننھے ہین بھولے سے سو کا نہ دیدیا ۔ ہم سے اُڑتے ہو ۔

نواب ۔ تریا چلتر سنتے تھے ۔ مگر یہ مردون کا چلتر آپ ہی کا حصہ تھا ۔ ع

زنان را کید ہاے بس عظیم ست

مسخرہ ۔ خداوند یہ نازو ہی سی سیدھی سادی عورت تحمل کر سکتی ہی ورنہ دوسری ہوتی تو معاذ اللہ توبہ ہی بھلی لیکے جوتا ایک بیس لگاتی ۔

یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ نازو کی آنکھون مین آنسو بھر آئے نواب محمد عسکری نے آنسو پونچھے اور کہا گھبراؤ نہین ہم کوئی ایسی تدبیر بتا دینگے کہ بہتر بہبود ہوگی قمرن کے بھاگ جانے اور نکل جانے کا ہمکو بھی بڑا رنج ہی ۔ قادر کانپور سے آجائے تو پھر ہم اپنے طور پر کوشش کرین ۔ بڑا غضب کر گیا ظالم ۔ اور قمرن کی عقل پر یہ کیا پتھر پڑ گئے کہ تنبولی کے لونڈے نیچ قوم پر ریجھی اور ایسا ریجھی کہ گھر بار عزیز اقارب میان تک کو چھوڑا اور دھتا بولایا ۔ عورت کی عقل کیا ۔ جھانسے مین آگئی ۔ ہم تو اس فکر مین تھے کہ اسکے واسطے کوئی عمدہ فکر کرین سنتے ہین کہ آپ چلدین دشمن عقل اچھا تم جاؤ ہم فکر سے غافل نہین ہین ۔ مگر ایک شرط سے جانے دیتے ہین مہراج جی سے ذرا ہنس بول لو نازو نے انگوٹھا دکھایا اور ڈولی بلوا کے سوار ہوگئی ۔

مسٹر فریزر اور ہندی

اس سین کو یہان ہی پر چھوڑ دیئے ۔ اب سنیے کہ نواب قمر رکاب محمد عسکری صاحب بہادر صولت جنگ فرحان و شادان خانۂ باغ مین صبح کے وقت ٹہلتے تھے اور مصاحبون مین صرف داروغہ ساتھ تھا اور کوئی نہ تھا ۔

اتنے مین ممن آیا ۔ آداب عرض کیا کہا حضور نینی تال سے میرے ایک دوست آئے ہین اُنکی زبانی معلوم ہوا کہ مسٹر فریزر صاحب نے حضور کے دشمنون کا بڑا خاکہ اُڑایا ہی اور سب صاحب لوگون سے ہجو کرتے تھے اور کئی ہندوستانیون سے آپکا نام لیکر شکایت کی ۔

حضور غلام کو بڑا رنج بلکہ صدمہ ہوا خداوند ۔ مگر قہر درویش بر جان درویش ۔ ان لوگون کے سامنے کسی کی کاہے کو چلنے پا دیگی یہ تو بڑے غضب کی بات ہی ۔

نواب صاحب کو یہ خبر سنکر بڑا رنج ہوا ۔ کہا اپنے دوست کو ذرا یہان لا سکتے ہو ہم اُنسے کچھ پوچھینگے ۔

ممن ۔ حضور ابھی بڑے معقول آدمی ہین ۔

یہ کہکر ممن جا کے اپنے دوست شیخ مبارک علی کو بلا لایا ۔ اُنھون نے نواب صاحب کو سلام کیا اور کہا حضور کے دیکھنے کو بہت جی چاہتا تھا ۔ نینی تال مین حضور کا نام سُنا تھا اور حضور کے گھوڑون پر فریزر صاحب کو سوار دیکھا تھا مگر بڑا خاکہ اُڑاتے ہین ۔ توبہ ہی بھلی ہی ۔

ایک اخبار نے بھی حضور کے خلاف مضمون لکھا تھا وہ اخبار بندہ لیتا آیا ہی (اخبار نکال کر دیا ۔

نواب صاحب نے داروغہ کو دیا اور کہا پڑھکر سناؤ ۔ مضمون اخبار سننے کے قابل ہی ۔ وہو ہذا ۔

ہندوستان اور یوروپین

چو از قومے یکے بیدانشی کرد	نہ کہ را منزلت ماند نہ مہ را
نمی بینی کہ گاوی در علف زار	بیالاید ہمہ گاوان دہ را

یہ سچ مگر انسان کو افراط و تفریط کا خیال رکھنا چاہیے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ماحصل اس تمہید کا یہ ہی کہ آج کل مسٹر فریزر صاحب ایک یوروپین جنٹلمین یہان تشریف لائے ہوئے ہین اور وہ علانیہ فرماتے ہین کہ انکو اب ہندیون کے قول و فعل اور وعدے اور اقرار اور عہد و پیمان کا بالکل اعتبار نہین ہی اسکا سبب صاحب بہادر یہ بتاتے ہین کہ محمد عسکری نامے کسی نواب صاحب نے انسے وعدہ کیا تھا کہ صاحب کے ہمراہ نینی تال آئینگے اور یہ بھی وعدہ کیا تھا کہ اپنے دوست کی کوٹھی صاحب بہادر کے لیے سجوا دینگے چنانچہ اسی قول پر بھروسا کر کے صاحب بہادر نے اپنے قیام نینی تال کا بندوبست نہین کیا مگر جب شام کو روانہ ہوے تو نواب صاحب مسٹر فریزر صاحب سے نہ ملے اور نہ مکان کا کچھ انتظام کیا اس سے صاحب بہادر کو نینی تال مین پہلے روز ذرا تکلیف ہوئی اسی بنیاد پر صاحب بہادر کو کل ہندوستانیون کے قول کا بھروسا جاتا رہا ہمین نہین معلوم کہ یہ امر کہانتک صحیح ہی کہ نواب صاحب نے انکو دھوکا دیا۔ مگر کیا یہ ممکن نہین ہی کہ نواب صاحب اس روز علیل ہو گئے ہون یا کوئی خاص سبب مانع روانگی ہوا ہو اور اگر واقعی انسے غلطی بھی ہوئی تو کیا اس سے کل ہندوستانیون کے چال چلن پر دھبا لگتا ہی ہمنے سنا کہ نینی تال کے ایک ہوٹل مین مسٹر فریزر صاحب بیٹھے کھانا کھا رہے تھے اتفاق سے ایک بنگالی بابو صاحب بھی وہان پہونچے اور حکم فرمایا کہ ہمارے واسطے مرغ کے کٹلس تیار ہون اسپر صاحب ممدوح نے ہوٹل کے منیجر کو کہ وہ بھی یوروپین ہین بلوایا اور کہا کہ اگر ہم جانتے کہ اس ہوٹل مین ہندوستانی بھی آتے ہین تو ہم ہرگز یہان نہ آتے یا تو انکو اٹھا دو یا ہمکو۔ منیجر نے کہا آپ خود انصاف فرمائیے کہ ہم دکاندار آدمی بھلا یہ کیونکر ممکن ہی کہ ایک شریف رئیس جنٹلمین آئے اور ہم اسکو کہین کہ تو یہان

سے نکلجا۔ یہ غیر ممکن ہی ہمارے نزدیک آپ اور وہ دونون برابر ہین۔ یہ بابو بڑا نامی وکیل ہی۔ اور ہزار بارہ سو روپے کی آمدنی ہی۔ ہمکو جو شخص روپیہ دیگا اسکو ہم کھانا پینا شراب برف جو مانگیگا وہ دینگے مگر ہان ایک تو میلے کچیلے آدمی کو نہین آنے دے سکتے دوسرے کسی اور فاحشہ بازاری عورت کو۔

یہ گفتگو بابو صاحب نے سنی اور منیجر سے مسکرا کر کہا کہ مین کلکتے مین برابر ہوٹلون مین کھاتا ہون۔ سپنسر کے ہوٹل اور ہوٹل دی یورپ اور گریٹ ایسٹرن ہوٹل اور فرنچ ہوٹل بڑے بڑے نامی ہوٹلون مین ٹکا ہون اور کھانا کھایا ہی اور بڑے بڑے جلیل القدر عہدے دارون کے ساتھ کھانا کھایا ہی مگر یہ اعتراض کسی نے نہین کیا تھا۔

فریزر صاحب نے کہا اول بابو ہم ہندوستانیون کا بہت بڑا دوست تھا اور انسے ملتا جلتا بہت تھا۔ مگر اب ہمکو معلوم ہو گیا کہ ہندوستانی اس قابل نہین ہی کہ ہم ان سے ملے ہم نے بڑا دھوکا کھایا ہی۔

بابو۔ مین جانتا ہون آپ کو تربیت یافتہ ہندیون سے سابقہ نہین پڑا ہی۔

ف۔ ہمین خود نہین منظور رہی کس واسطے کہ تربیت یافتہ ہندی ذرا سرکش ہوتے ہین۔

ب۔ کیا آپ بھی اعلے درجہ کی تعلیم کے خلاف ہین۔

ف۔ بالکل آپ لوگ تعلیم پاکر گالیان دینے لگتے ہین۔ البرٹ بل اور لوکل سلف گورنمنٹ کے لیے جھگڑتے ہین۔

ب۔ ظاہرا معلوم ہوتا ہی کہ آپ کنسرویٹو ہین اسوجہ سے اعلی درجہ کی تعلیم نہین پسند کرتے۔

ف۔ بیشک۔ ہم گلیڈاسٹون کی جماعت کے نہین ہین ہم

بری فرقہ کو بہت بُرا سمجھتے ہین—

ب—مین گلیڈاسٹون نہین ہون وہ ہمارے ہندوستان کے بڑے بہی خواہ ہین—

ف—ہندوستان کا نام بھی ہم لوگ کبھی پارلیمنٹ مین نہین لیتے تھے مگر اِس بوڑھے برائیٹ اور فاسٹ نے ہندوستان ہندوستان ہندوستان غل مچانا شرع کیا۔

ب—اب تو مسٹر گھوس پارلیمنٹ کی ممبری کی کوشش کر رہے ہین—

ف—یہ پاگل پنا ہے۔کبھی نہین ہوسکتا—

ب—ہان ابھی تو نہین ممکن ہے۔مگر ہوگا ضرور—

ف—ہزار برس تک نہین ممکن ہے ہرگز نہین—

ب—راجہ رامپال سنگھ صاحب کالے کانکر والے بھی کوشش کرتے ہین اور مسٹر گھوس بھی کوشش کرتے ہین—

ب—جب آپ جلال الدین اکبر شاہ ہونے کی درخواست دینگے تب ہم بھی پارلیمنٹ کے ممبر ہونے کی کوشش کرینگے—

ف—دیکھو صاحب یہ کلمہ آپ نے بہت سخت کہا لیکن اگر انگریزی خوان نہ ہوتے تو کبھی آپ کو اسقدر جرأت نہوتی۔آپ ایم۔اے ہین—

ب—مین۔بی۔اے۔بی۔ال ہون کلکتہ یونیورسٹی کا—

ف—ہم سمجھ گئے تھے۔جو اعلےٰ تعلیم آپ نے نہ پائی ہوتی تو ہرگز آپ اسقدر سخت جواب نہ دیتے—

ب—تو اِسی سبب سے آپ نے یہ راے قائم کی کہ ہندوستانیون کو اعلیٰ درجہ کی تعلیم نہ دی جائے—

ف—بیشک۔بس آپ لوگون کو ریڈر نمبر ۳۔تک پڑھنا کافی ہے زیادہ کی ضرورت نہین ہے بس کرانی خانے کا کام—

ب—اگر آپ کا اختیار ہو تو ہندوستانیون کے ساتھ یہی برتاو کرین!۔افسوس—

ف—بھلا آپ ریل کے کس درجہ مین سفر کرتے ہین—

ب—فرسٹ کلاس مین—یہ کیون پوچھا آپ نے—

ف—اچھا آپ ہی انصاف سے کہین کہ یوروپین اگر آپ کے درجہ مین بیٹھا ہو تو آپ کو کسقدر تکلیف ہو—

ب—مین اُس درجے سے بھاگ جاؤن—مجھے خوف ہو کہ ایسا نہو کہ کہین شراب پی کے بگڑ جائے—

ف—(ہنسکر) آپ لوگ ڈرپوک ہوتے ہین—

ب—ڈرپوک نہین ہوتے۔بلکہ یہ وجہ ہے کہ حرامزادے سے سب ڈرتے ہین—

ف—(قہقہہ لگاکر) اُردو خوان آدمی یا پرانے فشن کا آدمی کبھی اِس بے تکلفی سے بات نہ کرتا—

ب—مجھے ہمیشہ انگریزون ہی سے صحبت رہی ہے اور مین بالکل مثل یوروپین کے بسر کرتا ہون—

مسٹر فریزر نے اور بھی کئی باتین ہندوستانیون کے خلاف بیان کین اور کہا ہمارے اُن احباب کی راے واقعی صحیح تھی جنھون نے ہمسے کہا تھا کہ ہندی اور اہل یوروپین کا میل جول ہرگز نہین ہوسکتا ممکن نہین کہ ہندوستانی آدمی اور یوروپین باہم ملکر رہ سکین ممکن نہین کہ جس بنگلے یا کوٹھی مین انگریز رہتا ہو اُسمین ہندی رہے اور یوروپین کے خلاف نہ گذرے آپ لوگون کا قاعدہ ہے کہ ایک شخص اخبار خریدیگا تو سو آدمی اُسکو پڑھینگے اور ہم اگر تین انگریز ایک کوٹھی مین رہتے ہونگے تو تینون کے پاس علحدہ علحدہ پرچہ آئیگا—

بابو صاحب نے جوابدیا ہم لوگون کو اخبار بینی کا اسقدر

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

شوق نہین ہی جسقدر آپ لوگون کو ہی لیکن تربیت یافتہ ہندیون مین البتہ مطالعۂ اخبار کا چرچا اور شوق ہے کوئی ہندوستانی ایسا نہین جو اخبار نہ پڑھتا ہو - ہر شہر اور اکثر قصبون مین ایسے ایسے جلسے قائم ہوے ہین جنہین اخبار آتے ہین اور لوگ جمع ہوتے ہین اور بڑے شوق سے پڑھتے ہین اُن لوگون مین ابھی بہت چرچا نہین ہی جو انگریزی نہین پڑھے ہین - ورنہ انگریزی خوان جتنے ہین وہ سب پڑھتے ہین - شاذ ہی ایسے ہونگے جو نہ پڑھتے ہونگے - مگر آپ نے تو ایک نواب صاحب کی حرکات پر سب کو قیاس کر لیا اور یہ صحیح نہین ہی اگر مین اپکی کوٹھی پر رہون تو آپ کو ذرا فرق نہ معلوم ہو کہ ہندی رہتا ہی یا انگریز یہ ممکن نہین اگر تربیت یافتہ ہندیون سے ملاقات ہو تو یہ خیال دور ہو جائے -

مسٹر فریزر صاحب نے کہا ایک روز بدقسمتی سے ہمارا اور ایک ہندو کا ریل گاڑی مین ساتھ ہوا امیر آدمی تھا مگر ہمارا جی چاہتا تھا کہ ہم گاڑی سے پھاند پڑے - اُسکے کپڑون سے بو آتی تھی اُسنے عطر لگایا تھا - مگر چھچھوندر کی سی بو آتی تھی شاید حنا کا عطر تھا - ہماری طبیعت بہت گھبرائی - بابو صاحب اس فقرے پر بہت ہنسے کہا میری سمجھ مین نہین آتا کہ آپ لوگ ہندوستانی عطر کو اسقدر بُرا کیون سمجھتے ہین - آپکے عطر کی بھلا اس عطر کے سامنے کیا حقیقت ہی - مگر کیا معلوم کیا سبب ہی کہ آپ لوگ عموماً اس عطر سے نفرت کرتے ہین -

ف - اور کھٹمل کا بو آتی ہی سر گھومنے لگتا ہی - بڑی بُری چیز ہی بالکل خراب - چکنائی ہوتی ہی -

ب - جی ہان کھٹمل سے بھی بُری بو آتی ہی -

ف - بابو ہمنے چنبیلی اور حنا اور برگ حنا اور موتیے کا عطر سونگھا کوئی عطر باقی نہین رہا مگر سب بدبودار کسی مین اچھا بو نہین آیا -

ب - آپ اپنی قوت شامہ کا علاج کرین -

ف - دل ہم نہین جانتے کہ عطر کا قصور ہی یا ہماری قوت شامہ کا قصور ہی -

ب - نہین عطر ہی کا قصور ہی - افسوس ہی کہ آپ لوگون کی قوت شامہ ہم لوگون کی قوت شامہ سے بالکل مختلف ہی ہم جب کبھی اپنے یہان کا عطر سونگھتے ہین تو جی خوش ہو جاتا ہی اور طبیعت بشاش ہو جاتی ہی -

ف - بابو صاحب ہمکو اگر کوئی لاکھ روپیہ بھی دے تو بھی ہم نہین سونگھ سکتے -

ب - (دل مین ہنسکر) بھولے سے بھی نہ سونگھے گا بدبودار چیز ہی -

ف - آپ نے کبھی پنیر کا استعمال کیا ہی کس قدر عمدہ اور خوشبودار شی ہی -

ب - ای ہی - اُس سے بڑھکر بدبو کی چیز کوئی نہین ہم ہوٹلون مین برسون سے کھاتے آتے ہین - مگر پنیر سی بھی بدبودار شی کبھی نہین دیکھی -

ف - پنیر اور بدبودار شی - بس انتہا ہی - آپکے حقے کی خوشبو کتنی اچھی ہوتی ہی -

ب - ہان !!! - اب آپ کو حقے پر بھی اعتراض ہی آپ کے چرٹ مین خوشبو آتی ہی - اور ہمارا حقہ بدبودار چیز ہی آپ نے یہان کا تمبا کو سونگھا ہی نہین بڑے بڑے علما کی رائے ہے کہ تمبا کو فی نفسہ سنکھیا ہے مگر استعمال کے سبب سے نہین معلوم ہوتا اور چرٹ کو حقے پر ترجیح ہی -

ف - ہم اس گفتگو کو ہر گز نہین سمجھ سکتے نہین معلوم آپ یہ کونسی تقریر کرتے ہین -

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

بابو صاحب نے کہا افسوس ہی کہ آپکو کسی تہذیب یافتہ ہندوستانی کی صحبت نہین ہوئی ورنہ آپ ہم لوگون کو اسقدر ذلیل وخوار ہرگز ہرگز نہ سمجھتے - آپکے نزدیک تو نزدیک تو کوئی ہندی اعتبار کے قابل نہین ہی مگر یہ آپکی غلطی ہی - ہندوستانیون مین ایسے آدمی بھی بہت سے پایئے گا جو انگریزی داب وآداب سے بخوبی واقف ہین

فریزر صاحب مسکرائے اور مُنھ بنا کر بولے - ول ہمسے اور نواب محمد عسکری سے بہت دن کی ملاقات ہی اور ہم اُس کو بہت اچھا سمجھتے تھے - مگر اب ہمنے اپنی راے بدل دی - ہندوستانی اپنے وعدے کو کوئی چیز نہین سمجھتے ہم سے وعدہ کیا کہ ہم ساتھ چلینگے اور اطرا کیا کہ ہمارے دوست ہی کی کوٹھی مین ٹھکنا ہمنے دس گیارہ بجے دریافت کیا کہ آپ کسوقت جائینگے - آپ ہمارے یہان آئینگے یا ہم آپ سے ملین یا ریل کے اسٹیشن پر ملاقات ہوگی - کہلا بھیجا کہ راستہ اسی طرف سے ہی آپ آئیے تو ہم اور آپ دونون ساتھ چلین ہم عین وقت پر گئے بلکہ وقت کے آدھ گھنٹہ پہلے کیونکہ ہم خوب جانتے تھے کہ ہندوستانی آدمی کا ساتھ ہی - وہان لوگون نے کہا کہ نواب صاحب نے آج کھانا دیر مین کھایا اس سبب سے طبیعت ذرا سُست ہوگئی ہی حکم ہی کہ ہمکو ہرگز ہرگز نہ جگاؤ - ہم آگ بھبھوکا ہو گئے اور لگے انکے آدمیون نے آن کے ہمکو گھیر لیا - اسوقت ہمارے مزاج مین بڑا غصہ تھا مگر ہمنے بڑا ضبط کیا - نہین تو ہم دو چار کو مار بیٹھتے ہمنے کہا وہ تو آج جانیوالے تھے - اُنکا قصد تو نینی تال جانیکا تھا کہا حضور سامان تو سب تیار ہی مگر سرکار کی طبیعت بے لطف ہی ہمنے پوچھا کیا بیماری ہی ہیضہ ہوا ہی - کہا کھانا دیر کرکے کھایا تھا اس سبب سے بیمار ہو گئے

مگر یہ سب واہیات بات ہی فقط ہندوستانی پن ہی بالکل ہندوستانی پن - صاحب آپ لوگ لاکھ پڑھ لکھ جائین پھر ہندوستانی ہین - آپ ابھی وہ طرز معاشرت سیکھے ہی نہین جو انسان کو سیکھنا چاہیے ---

ب - ہم لوگ آپ کے نزدیک مثل جانورون کے ہین - مگر ! - افسوس ہزار افسوس -

ف - آپ لوگون نے - آپ لوگون سے میرا مطلب صرف بنگالیون سے ہی - آپ لوگون نے بیشک بڑی ترقی کی ہی - واقعی آپ لوگ بہت اچھی اچھی اسپیچین دیتے ہین - مگر خط لکھنا نہین جانتے اسمین بالکل کورے -

ب - وجہ یہ کہ انگریزی غیر زبان ہی -

ف - آپکا زعم خط مین ذرا بھی نہین چل سکتا -

ب - غرض کیا نہ کہ غیر زبان ہی - اہل زبان اور ہم مین ضرور فرق ہوگا - آپ اُردو کیسی بولتے ہین اکثر ایسے یورپین ملے ہین جو برسون سے اس ملک مین رہتے ہین اور اس ملک کی زبان نہین بول سکتے -

ف - ہم سچ کہتے ہین کہ آپ لوگون کا طرز معاشرت بہت ہی خراب ہی -

ب - مگر یہ یقین جانیے کہ تربیت یافتہ ہندوستانی اس سے بالکل بری ہین -

ف - تربیت یافتہ اور غیر تربیت یافتہ دونون یکسان ہین میز ہی تو کرسی نہین اور کرسی ہی تو میز نہین اور مکان ایسا کہ شاید ہم اپنا باورچی خانہ بھی نہ بنائین - کرایہ تو آپ لوگ کبھی پانچ چھ روپیہ سے زیادہ نہ دینگے آپ غور کرین ہم شاید نو سو اسی روپیہ سب ملا کر پاتے ہین اور ایک سو روپیہ کی کوٹھی مین رہتے ہین مطلب یہ کہ ہم جس کوٹھی مین رہتے ہین اسکا کرایہ سو روپیہ

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ہے بھلا کبھی ہندوستانی جس کی آمدنی آٹھ نو سو روپیہ ہو سو روپے کے کرایہ کی کوٹھی میں رہیگا۔

ب۔ ہرگز نہ رہیگا سو کیا پچاس بھی نہ دیگا۔ مگر تربیت یافتہ ہندوستانی اگر جج ہوجائے یا اسسٹنٹ کمشنر تو ضرور عمدہ سے عمدہ کوٹھی میں رہیگا۔ ہم لوگ بھی اب آدمی بنتے جاتے ہیں آپ کیا فرماتے ہیں۔

ف۔ صاحب انگریزی لباس سے آدمی نہیں بن سکتا ہے انگریزی کپڑے پہن لیے تو وہ بات کہاں۔

ب۔ میں تو خود تسلیم کرتا ہوں۔ مجھے کب انکار ہے۔

ف۔ پھر بھلا آپ لوگ اپنے ملک کا انتظام اپنے آپ کیا کر سکتے ہیں اور اسی پر لڑتے ہو کہ ہم لوکل سلف گورنمنٹ ہوں اور ہم میونسپل کا انتظام اپنے آپ کریں کچھ نہیں کر سکتے۔

میرے ویرانے میں بھی ہوجائے دم بھر چاندنی

دوسرے روز نواب قمر رکاب محمد عسکری صاحب بہادر صولت جنگ اور اُنکے رفقا و مصاحبین چانڈو کے شغل سے فارغ ہوکر خوش گپیاں اُڑا رہے تھے کہ نواب چھبن صاحب اور رونق جنگ اور آغا محمد اطہر آگئے اور نواب صاحب سے کہا کہ منشی مہراج بلی کو بلوا لیجئے۔ اتفاق سے منشی مہراج بلی بھی آگئے پیر لدے ہوئے تشریف لائے آغا محمد اطہر نے اُنکے پیر دیکھا تو ہنسکر کہا (لداہی) اس فقرے پر رونق جنگ اور نواب محمد عسکری نے جھانک کر دیکھا تو منشی مہراج بلی سے جلیک سلیک ہوئی۔ آپ کوٹھے پر جہاں نواب صاحب بیٹھے تھے تشریف لائے اور نواب صاحب سے ڈیڑھ آنہ اکے وانے کے لیے طلب کیا وا روغہ نے فوراً ڈیڑھ آنہ دے دیا۔

منشی مہراج بلی نے بیٹھتے ہی قہقہہ لگایا اور کہا یار تم لوگ خواہ مخواہ ہمکو دق کرتے ہو۔ بھائی ہمنے آخر تمھارا کیا بگاڑا ہے ارے یار میں لڑکپن سے تیرا دوست ہوں۔ نواب مگر واللہ تو مجھے ذلیل کرتا ہے۔ محمد عسکری نہیں سمجھے کہ انکا مطلب کیا ہے پوچھا آخر آپ فرماتے کیا ہیں مجھ سے کون سی خطا سرزد ہوئی کہا یار اب اُڑو نہ بہت۔ یہ کیا حرکت تھی آپکی ایک دفعہ تو پھر چپت پڑوائی۔ خیر اسمیں تو کچھ ہرج نہیں ہے دوسری دفعہ اُس شیدی سے مُڈھ بھیڑ ہوئی۔ ابکی آپنے ایک اور گل کھلایا محمد عسکری واقعی نہیں سمجھے کہ اُس شخص کا کیا مطلب ہے۔ کہا بھائی کے سر کی قسم (سر پر ہاتھ رکھکر) واللہ جو میں ذرا بھی سمجھا ہوں کہ تم کہتے کیا ہو۔ کیں مردود کو معلوم ہو کہ نازو نے آپکو چپت لگائی تھی یا شیدی کے پاس آپ آرام کرنے گئے تھے اگر آپ کو میری بات کا یقین نہیں آتا تو مجبوری ہے۔ بس اب میں اور زیادہ نہ کہونگا مہراج بلی نواب صاحب کی خوشامد کرنے لگے۔ یار مجھے اب یقین آگیا مگر یہ کل کسکی شرارت تھی میں آپ سے صاف صاف عرض کردونگا میرے پاس ایک عورت آئی اُسنے کہا آپ مجھے جانتے ہیں میں نے کہا ہاں جانتا ہوں کیوں؟ کہا حضور میرے گھر تک چلے چلیں۔ میں نازو کو بلا لاؤنگی اور اُس سے کہونگی کہ ایک بیگم کو چل کے چوڑیاں پہنادے۔ مگر وہ اسقدر پردہ نشین ہیں کہ عورتوں تک کو بے جانے بوجھے اندر نہیں جانے دیتیں میں بھی راضی ہوگیا اور اُسکے گھر گیا۔ وہاں ایک کوٹھڑی میں بیٹھا تو چوڑی والی آئی اور مجھ سے اُس عورت نے کہا لیجیے لیجیے آپکی نازو آگئیں (آپکی نازو) اس فقرے نے وہ مزا دیا کہ

دل من داند و من دانم و داند دل من

پھڑک گیا۔ ہائے آپ کی نازو۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

نواب - ہائے ریشہ خطمی ہو گئے مہراج بلی —
آغا - یہ کیا گفتگو ہو رہی ہی نواب صاحب —
مہراج - دیکھو نواب یار کسی سے ذکر نکرنا بھائی جان —
نواب - آپ پاگل ہین مین کچھ بیوقوف ہون —
مہراج - بس بھائی صاحب مجھے ایک کوٹھری مین بٹھایا اور کہا بیگم صاحب کے واسطے چوڑیان نکالو اور مجھ سے کہا حضور ہاتھ نکالیے —
نازو بولی حضور مین تو عورت ہون مجھ سے آپ کیون پردہ کرتی ہین مگر اُس عورت نے اشارہ کیا کہ ہرگز ہرگز باہر نہ جانا خبردار اب مین کیونکر باہر جا سکون - مین دروازے کے پاس جاکر بیٹھا اور ہاتھ باہر نکال دیا نازو جو نے چوڑیان نکالکر پہنائین مین نے ایک روپیہ اُس عورت کو دیا اور آہستہ سے کہا کہ کوئی تدبیر ایسی کرو کہ ہم اور نازو پاس بیٹھین ورنہ ہمین بولین اُسنے کہا جب سیٹی کی آواز آئے تو آپ باہر نکل آئیے گا تھوڑی دیر مین کسی نے سیٹی بجائی اور بندہ فوراً باہر آیا تو کیا دیکھتا ہون کہ ایک بوڑھی عورت آصف الدولہ کے وقت کی چوڑیون کا ٹوکرہ لیے بیٹھی ہے - ارے لاحول ولا قوۃ !!! اور اُسپر طرہ یہ کہ کانی - پوچھا کہ تم ہی نے چوڑیان پنھائی تھین اُس نے پوپلے منھ سے کہا جی ہان ابھی دام بھی نہین ملے اور اُس عورت کا کہین پتہ نہین گھر بھر مین کہین نہین مین نے جوتا پہنا اور چلا - چلا کیا معنی بھاگا —
نواب - بھئی واللہ جو مجھے اس امر کا ذرا بھی علم ہو - یہ آخر کون شخص آپ کے پیچھے پڑا ہی —
آغا - ارے یار اب یہ بحث ختم بھی ہوگی یا نہین —
نواب - ابھی آئے - ذرا تخلیے مین ان سے باتین ہولین

مہراج - ابھی سُنیے تو اس سے بڑھ کر دل لگی ہوئی وہ کیا؟ وہ یہ کہ ہم بگٹٹ بھاگے تو بوکھلائے ہوئے گلی سے نکلکر جب بازار یعنی سڑک پر پہونچے تو داروغہ سرپٹ ملے - اخاہ منشی مہراج بلی صاحب ہین - مزاج اقدس - اَین! ارے میان یہ کیا بات ہی —
مہراج - بات کیسی - کیا بات کیا - مین سمجھا نہین —
داروغہ - آپ اسوقت اپنے ہوش مین ہین بھئی واہ —
مہراج - یہ کیون - کیا بیہوشی کی کیا بات ہی —
داروغہ - تم بالکل مسخ ہو گئے - واللہ مسخ ہو گئے - بڑے افسوس کی بات ہی —
مہراج - آخر یہ کاہے سے کچھ کہو گے بھی —
داروغہ - بس اب کیا کہین - بڑے رنج کا مقام ہی تمکو آخر یہ ہو کیا گیا ہی —
مہراج - ارے بھئی کیا ہوا کیا - رنج کاہے کا ہی —
داروغہ - ارے کمبخت تجھ کو یہ ہو کیا گیا ہی - یہ آپ کے ہاتھون مین کیا ہی —
مہراج - ہاتھون مین - ارے! لاحول ولا قوۃ -
مہراج بلی نے اپنی یہ سرگذشت اپنے آپ بیان کی کہ چوڑیان پہنکر مکان کے باہر نکل آئے - یہ ہوش نہین کہ چوڑیان ہاتھ مین پہنے ہوے ہین —
نواب صاحب کو اسقدر ہنسی آئی کہ لوٹنے لگے آغا محمد اطہر اور رونق جنگ اور کل حاضرین جلسہ سے کہدیا اور سب کی لوٹن کبوتر کی سی حالت ہو گئی مگر یہ کسی کو نہین معلوم تھا کہ یہ کن حضرات کی کارستانی تھی - مہراج بلی نے کہا بھئی مین واللہ یہ سمجھے ہوے تھا کہ نازو ہی ہی اور مین اسقدر خوش تھا کہ بیان سے باہر - مگر باہر آتا ہون تو بوڑھی کھپٹ عورت اور یہ پنشر بھی

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

طرہ ہوا کہ وہی چوڑیاں پہنے ہوے باہر نکل آیا۔ اب سنیے کہ مین داروغہ پرمیٹ سے باتین کر رہی رہا تھا کہ پیشکار صاحب اور مولوی محمد نور صاحب اور لالہ گور سہاے اور وہ وکیل نام لیجیے اُنکا۔ خیر۔ یہ گاڑی پر سوار اُدھر سے جاتے تھے اُنھون نے گاڑی روک لی اور اُترے اور کہا اِیں! یہ رنگ بدلا اب آپ سکھی بنے ہین۔ میان یہ چوڑیان کیسی۔ کیا معاملہ کیا ہی۔

پیشکار۔ بھبتی کمال کیا واللہ۔ ؎

ہی حکم شہنشہ کوئی تلوار نہ باندھے
سب اوڑھنی اوڑھین کوئی دستار نہ باندھے

مولوی۔ واللہ اس شخص کو خبط ہو گیا ہی۔ خدا کی قسم

لالہ۔ اب اس سے بڑھکر خبط اور کیا ہو گا۔ آپ ملاحظہ تو فرمائین۔ لاحول ولا قوۃ۔

مولوی۔ ارے آخر یہ کیا جنون ہی۔ چوڑیان پہنے ہوے بازار مین کھڑے ہو یہ تمکو ہو کیا گیا ہی۔

پیشکار۔ میری سمجھ مین نہین آتا ہی کہ یہ معاملہ کیا ہی۔

اتنے مین ایک چوبدار نے آنکر عرض کیا کہ خداوند پار سے ایک منشی جی تشریف لائے ہین گاڑی پر سوار ہین۔

نواب صاحب نے ممن سے کہا جاکے لاؤ۔ ممن کے ساتھ منشی فیض صاحب تشریف لائے شاعر غرا سخنور یگانہ نواب صاحب نے بڑے تپاک سے استقبال کیا اور کہا آئیے منشی صاحب حضرت یہ آپ کہان غائب ہو جایا کرتے ہین کوئی ایک صدی کے بعد آج دیدار نصیب ہوے۔ کہا حضرت مجھ سے اور آپ سے نیکالن کے نیلام مین ملاقات ہوئی تھی اسکو کوئی ڈھائی مہینے ہوے۔ ۱۵ تاریخ کو میرے ہان مشاعرہ ہونیوالا ہی اور طرح کا مصرعہ یہ ہی۔ ؎

میرے ویرانے مین بھی ہو جائے دم بھر چاندنی

اختر نے کہا حضور یہ خواجہ صاحب کا شعر ہی۔ ہاے آتش واے آتش۔ خواجہ صاحب خداے سخن تھے پیغمبر سخن نہین۔ خداے سخن۔ یہ اُنھین کا شعر ہی۔ ؎

بھولکر اے چاند کے ٹکڑے ادھر آجا کبھی
میرے ویرانے مین بھی ہو جائے دم بھر چاندنی

نواب۔ اہاہاہا۔ نور کے مصرعے ہین سبحان اللہ۔

اختر۔ حضور کوئی کہ تو دے بھلا کیا مجال۔

مسخرہ۔ حضور آپ لوگ نام کی قدر کرتے ہین کلام کی قدر نہین کرتے۔ سن لیا کہ خواجہ صاحب کا شعر ہی بس تعریف کے پل باندھ دیے۔

ممن۔ ہان تو کیا آپ کو خواجہ صاحب کے خداے سخن ہونے مین شک ہی۔ آپ پاگل ہین۔

مسخرہ۔ مجھے معلوم ہی کہ آپ کے والد بھی شاعر تھے اور جان صاحب تخلص کرتے تھے۔

ممن۔ چپ۔ تمھارے والد ہونگے نامعقول۔

نواب۔ (ہنسکر) اخاہ تو آپ بڑے شخص کے لڑکے ہین

ممن۔ حضور یہ مسخرے ہین۔ گالیان بکتا ہی نالائق بس اور کیا کہون۔ بیہودہ ہی۔

مسخرہ۔ حضور ایک مطلع غلام نے بھی عرض کیا ہی بڑے معرکہ کا مطلع ہی۔

نواب۔ فرمائیے فرمائیے مگر آتش کے مطلع سے کم نہو۔

مسخرہ۔ حضور بس اب نہ پڑھونگا۔ آتش اور میر مقابلہ کہنے لگے۔

حباب آسا مین دم بھرتا ہون تیری آشنائی کا
نہایت غم ہی اس قطرے کو دریا کی جدائی کا

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اختر - بارک اللہ دوسرا شعر ہوا ہی نہین ایسا -
مسخرہ - ہان اپنی اپنی راے ہی ورنہ اس شعر مین غلطی ہی
رونق - بھئی وہ اپنا مطلع تو سناؤ اس جھگڑے سے کیا فائدہ ہی بھلا -
مسخرہ - حضور ذرا غور سے سُنیئے گا سب صاحب میری طرف متوجہ ہون - خواجہ صاحب نے فرمایا ہی - ؎

بھول کر ای چاند کے ٹکڑے ادھر آجا کبھی
میرے ویرانے مین بھی ہو جائے دم بھر چاندنی

اور غلام نے عرض کیا ہی - ؎

یہ عجب اندھیر ہی جیتی ہے مر کر چاندنی
ہر کوئی سب جج کوئی ڈپٹی کلکٹر چاندنی

کل حاضرین دربار لوٹنے لگے محفل الٹ گئی - پورے ایک گھنٹہ تک قہقہہ رہا - ڈپٹی کلکٹر چاندنی - کیا قافیہ چمکا ہی - خواجہ صاحب ڈپٹی کلکٹر کا لفظ کہان سے لاتے انکے وقت مین ڈپٹی کلکٹر تھے کہان اور (جیتی ہی مرکر چاندنی) اس تلاش کو تو ملاحظہ فرمائیے - یعنی ایک رات چاندنی ہی کل اندھیری رات ہی تو چاندنی مرگئی اور مر کے پھر زندہ - مسخرے نے کہا خداوند انصاف شرط ہی سب جج اور ڈپٹی کلکٹر دونون ایک ہی مصرعے مین آگئے -
اختر - اور حضور ردیف اور قافیے مین کسقدر مناسبت ہی ذرا یہ تو ملاحظہ فرمائیے - ؎

ہر کوئی سب جج کوئی ڈپٹی کلکٹر چاندنی!

کوئی سب جج ہی اور کوئی ڈپٹی کلکٹر اسکے بعد چاندنی کا لفظ خیر سے کسقدر موزون ہی -
مسخرہ - بس قابلیت عالم بالا معلوم شد میان وہ شعر کیا جسمین ردیف اور قافیے مین لگاؤ ہو

نہین بالکل الگ کوئی بحث ہی نہین اور شعر سنیئے گا -
اختر - فرمائیے فرمائیے -
مسخرہ - سنیئے کہتے ہین -

چھپ جائے دن مین گر ہو سامنے اُس مہر کے
رات کو آئی تو کیا آئی نکھر کر چاندنی

اختر - بھئی اس شعر نے تو واللہ لطف دیا کو کچھ ترمیم کی ضرورت ہی - مگر -
راوی - مگر کے بعد کچھ کہنے کو تھے کہ مسخرہ بگڑ گیا اور کہا اگر دنیا مین کوئی اس شعر کا جواب دے سکے تو ٹانگ کی راہ نکلجاؤں دل لگی ہی اس کوچے مین کوئی قدم دھر سکتا ہی دن کو چاندنی نہین ہو سکتی ہی یہ ظاہر ہی - اچھا اور مہر یعنی آفتاب یعنی یہی (ہاتھ کے اشارے سے) آفتاب دن ہی کو نکلتا ہی اچھا چاندنی اگر رات کو نکھر کر آئی تو کیا - قاعدہ ہی کہ صورت اور حسن کا اصلی حال دن کو معلوم ہوتا ہی - چاندنی کو خوب معلوم ہی کہ دن کو اس مہر یعنی معشوق کا مقابلہ نہین کر سکتی لہذا رات کو آتی ہی - اور چاندنی کا نکھرنا خاص محاورہ ہی - خداوند غرض کیا ہی - ؎

اُس پری کو کیا غرض ہی اُبٹن اور صابون سے
بھونڈی صورت ہی جبھی ملتی ہی پوڈر چاندنی

Powder

ممن - یہ پوڈر کیا شی ہی - یہ نیا لفظ ہی کوئی
نواب - پوڈر میمین لگاتی ہین - مشہور لفظ ہی -
ممن - او - ہم سمجھے تو خداوند پوڈر لگانا محاورہ ہی - پوڈر ملنا محاورہ نہین ہی -
مسخرہ - (بہت بگڑ کر) آپ کی ایسی تیسی محاورہ ہی - تو کیا جانے محاورہ - تو جا صدر بازار

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ہین - انڈے بیچ - حضور غلام نے ایک شعر عرض کیا ہی (انڈے کے بھیتر چاندنی) کہ بہت مشکل ہی -
نواب - اَیں! کہان - انڈے کے بھیتر چاندنی؟
مسخرہ - جی حضور کوئی کہے تو خون تھوکنے لگے -
رونق - انڈے کے بھیتر چاندنی - (ہنسکر) معقول -
مسخرہ - حضور سنین تو - ابھی سے اعتراض جڑنے لگے ؎

ساتھ زردی کے سفیدی بھی ہی ہمین جلوہ گر
یا خدا کیونکر گھسی انڈے کے بھیتر چاندنی

آدھ گھنٹہ تک پھر قہقہہ رہا - بھئی یہ کمال کیا ہی - انڈے کے بھیتر چاندنی - بڑی اُپج کی سے لینے لگے اور ثبوت کیسا اچھا ہی -
نواب - بھئی کہان جا کے چاندنی کو گُھسا دیا -
ممن - انڈے کے بھیتر چاندنی - واہ استاد واہ -
رونق - واللہ نمبر اول کا مسخرہ ہی فرسٹ کلاس -
مسخرہ - غلام تو ننگ خاندان پیدا ہوا ہی چچا صاحب جس مشاعرے مین گئے اُلٹا دیا - محفل کی محفل اُلٹ گئی لوگ اسقدر ہنسے کہ دو دو دن تک پیٹ مین درد رہا اور ایک شاعر کے پیٹ مین حمل رہگیا -
اسپر اور بھی زور سے قہقہہ پڑا اور نواب صاحب ہنستے ہنستے اُٹھ کھڑے ہوئے مسخرے نے کہا حضور عرض کیا ہی ؎

وہ پری خواجہ ہے اور یہ ہے غلامانِ غلام
اُسکے گھر کی ہے کنیزک اور قنبر چاندنی

اور خداوند ایک شعر اور عرض کرونگا - دیوان آتش اور کلیات مرزا نوشہ اسپر نثار کر دیجیے ؎

اوس مین سوتا نہین ہرگز ہون وہ عالی دماغ
میری تربت پر بنی رہتی ہی چھپر چاندنی

اس چھپر کے لفظ نے پھڑکا دیا - عالی دماغ کا ثبوت کتنا اچھا ہی - چاندنی بلندی سے آتی ہی نا - پھر اب عالی دماغ کا اور کیا ثبوت ہوگا -
مسخرہ - ہائے کیا شعر عرض کیا ہی - نہ کہیے گا خداوند ؎

چودھوین کا چاند بھی ہی ماند کیا صورت ہی اُہ
اُسکے مکھڑے کے مقابل ہی دَلدر چاندنی

اور حضور ملاحظہ فرمائیے گا ؎

ایک بھی چلنے نہین پائی کیے لاکھون جتن
گو ہزارون سال سے آتی ہی گنگر چاندنی

ممن - یہ گنگر کیا معنی یہ کون لغت ہی -
اختر - ہان ہان لفظ صحیح ہی - بن گہنا چاند مشہور ہی ؏

ٹکھہ دن جس طرح کہ گہنا رہے انور چھوٹے

ممن - اخاہ یہ گہن سے چھٹنے سے مراد ہی -
اختر - میان ممن کا نام بھی فہرست مین داخل کر لیجیے حمقا کی فہرست مین انکو بھی شامل کر لیجیے -
رونق - شامل! پہلا نمبر انکا ہونا چاہیے -
نواب - جی ہان - آپ شاعرانہ اعتراض کرتے ہین -
داروغہ - حضور کوئی فارسی شعر نہین فرمایا انھون نے
مسخرہ - وہ ہزار کہون دو ہزار اور چکیون مین لے سنیے گا ؎

ساقیا ابر ست دبرتے جلوہ گر شد واہ واہ
جام آور جام آور جام — دختر چاندنی

اس تکرار نے اس شعر مین جان ڈال دی جام آور جام آور جام - یہ بیتابی - لا شراب - جام - یکمنی -
داروغہ - واہ وا - خاص ایرانی محاورہ ہی -
نواب - جی ہان قاآنی کے ہان بھی آیا ہی -

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اختر۔ یہ دری زبان کا لفظ ہی خداوند (مسکرا کر)

مسخرہ۔ دری نہین پہلوی کہو چلیے وہان سے دری زبان ہی تمھاری دُم مین نمدا۔ باندھ دیا کہ نہین۔

ممن۔ بھئی یہ دری کے لیے نمدا اچھا لائے۔

رونق۔ اور دختر کا لفظ کس ستم کا ہی اور بالکل بے ڈھنگا شعر کے الفاظ سے کوئی سروکار ہی نہین۔

ممن۔ الفاظ بھی موزونیت مین بے مثل ہین۔ مگر کسقدر جلد فرماتے ہین اس صنعت مہملہ مین تو انکا جواب نہین ہی حضور۔

مسخرہ۔ جواب کیا مین اپنے وقت کا گمندے ہوا ہون۔

نواب۔ یہ کیا خوب۔ آپ اپنے وقت کے گمندے ہوا ہین بلکہ اُنسے بھی بڑھ گئے

مہراج۔ کون ہی گمندے ہوا کوئی آدمی تھے۔

مسخرہ۔ اور سنیے گا۔ اور اسپر دعویٰ یہ کہ مین فارسی بولتا ہون جس شخص کو خواجہ گمندے ہوا کا نام نہین معلوم وہ شعر کیا سمجھیگا خاک۔

مہراج۔ خواجہ گمندے ہوا۔!!! کیا کوئی شاعر تھے

نواب۔ کوئی کی ایک ہی کہی۔ ارے میان بڑے نامی شاعر تھے۔ دیوان گمندے ہوا چھپ گیا ہی۔ منشی نولکشور صاحب کے مطبع سے منگوا لیجیے جناب۔

مہراج بلی گول آدمی تو تھے ہی سوچے کہ یہ دیوان ضرور منگوایا چاہیے۔

قلم دوات کاغذ منگوا کر مطبع کے نام خط لکھا

جناب مخدومی بندہ سلامت باشند۔ دعائے خیر ست اور باد از راہ مہربانی قدیم دیوان خواجہ گمندے ہوا بقیمت ہر انچہ کہ صحیح صحیح باشد از خادم گرفتہ نمودہ آید۔ اور دیوان محتشم الیہ نزود زود بفرستند شود۔ زیادہ چہ برطراز دوچہ قلمبند نمودہ آید فقط راقمہ۔ منشی مہراج بلی متوطن کچوری والے کی دوکان کے پاس۔ اندرون جوہری ٹولہ عُفی عنہ۔ فقط۔

اہو ہو ہو۔ کیا فارسی لکھی ہی۔ خط کیا لکھا کہ شیخ سعدی کی روح کو شرما دیا۔ گلستان بوستان دونون گرد۔ اول تو مخدومی کے بعد لفظ (بندہ) کسقدر با محاورہ ہی۔ اور سلامت کے بعد باشند کی اشد ضرورت تھی اور دعا کے بعد ہمزہ اور یے ایجاد بندہ ہی مگر ان سب سے یہ فقرہ بڑھ گیا خیر ست اور باد) (اور) کا لفظ بھی فارسی ہی یہ سب صاحب یاد رکھین۔ اور دیوان کے لیے لفظ محتشم الیہ نے کیا جوبن دیا ہی اور نزود زود تماکیداً لکھا گیا ہی یعنی بہت ہی جلد بفرستند کے بعد شود خاص محاورۂ شیرازی ہی۔ متوطن کچوری والے کی دوکان کے پاس) ای سبحان اللہ عرب اور عجم دونون کو اسکے صدقے کر دے یہ کچوری والے کی دُکان بھی رشک شیراز ہی جہان ایسے ایسے بلغاؤن رہتے ہین۔

غرضکہ خط کا خط مرصع ہی۔ خط کیا زعفران زار ہی۔ ہم تو منشی مہراج بلی کے انکسار کے قائل ہین کہ مرد ہو کر اپنے کو عورت ہی سمجھتے ہین۔ جب لکھینگے راقمہ۔ راقم نہین راقمہ۔ اور اپنے آپ میان مٹھو بنتے ہین مہراج بلی کے ساتھ منشی ضرور لکھینگے۔ خالی مہراج بلی کیا معنی۔ مہراج بلی کون بھکوا ہی۔ نہین منشی مہراج بلی واللہ حضرت کا بھی عجیب دم ہی۔

نواب۔ یہ کیا لکھ رہے ہو بھئی۔ نازو کے نام خط۔

مہراج۔ خدا کرے وہ دن بھی آئے ازین چہ بہتر۔ اور اگر خدا نے چاہا تو بہت جلد وہ دن آیا ہی چاہتا ہی۔ یا دو اجل

یہ خط مہراج بلی نے نواب صاحب کے آدمی کو دیا اور چپکے سے کہا منشی نولکشور صاحب کے مطبع جاؤ اور یہ دو روپے لو جو کتاب کے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

رام ہون وہ دوا ور کتاب لے آؤ۔ ہمنے کتاب کا نام لکھدیا ہی خدمتگار نے ایک سپاہی کو خط دیا۔

اودھر مسخرے نے اپنے چچا کی تعریف کرنی شروع کردی کہ جناب چچا صاحب فن شعر گوئی مین بے بدل تھے اور جب مشاعرے مین گئے وہان محفل کو اُلٹا دیا۔

ایک مرتبہ رائے دلارام کی بارہ دری مین مشاعرہ ہوا تھا اور بڑے معرکے کا مشاعرہ تھا تمام شہر کے نامی نامی اساتذہ موجود تھے۔ اور طرح تھی۔ توڑا سانپ کا۔ اور جوڑا سانپ کا۔ حضور سنگلاخ ہی واللہ۔ کوئی کہے تو بھلا۔ خواجہ صاحب کا دھوم دھامی شعر مجھے یاد ہی۔ فرماتے ہین۔ ؎

دونون زلفین اُنکی ہلتی ہین مرے نالون پہ آج
وجد کرتا ہی صدائے نَے پہ جوڑا سانپ کا

مصرعہ اولی اچھی طرح نہین یاد ہی۔ مگر کیا کہا ہی لیکن جناب چچا صاحب کا اس سے بدرجہا بڑھا ہوا ہی فرماتے ہین

زلف کو اسکی بنایا ہمنے کوڑا سانپ کا
ہی سیستان فارسی ہندی لسوڑا سانپ کا

نواب۔ کیا خوب ردیف اور قافیے مین کسقدر مناسبت ہی واہ ہی سیستان فارسی ہندی لسوڑا اسکے بعد سانپ کا۔

ممن۔ واہ اُنکے بھی چچا تھے۔ حضور کیا لطیفہ ہوا ہی۔

رونق۔ بھئی خوب کہا ہی واللہ اور بے ساختہ۔

اختر۔ واہ انکے بھی چچا تھے خوب سوجھی۔

مسخرہ۔ خداوند نشتیتنی شاعر اور استاد اور ہمیشہ اُستاد ایسا ویسا نہین ہون۔ جی دل لگی ہی مجھ سے مقابلہ کرنا کیا کھاکے کوئی مقابلہ کریگا۔ ع

ہی سیستان فارسی ہندی لسوڑا سانپ کا

خواجہ صاحب کا رنگ فق ہوگیا۔

اب سنیے کہ نواب صاحب کا خدمتگار رقعہ لیکر مطبع پہنچا وہان دفتر مین جو لوگون نے پڑھا تو قہقہہ لگایا۔ بھئی یہ دیوان کمندے ہوا کہان چھپا ہی سب متحیر کہ دیوان کمندے ہوا ہیچ معنی دارد اور خالی کمندے ہوا بھی نہین خواجہ کمندے ہوا ہی ایک ظریف نے اسکا جواب لکھکر خدمتگار کو دیا۔ جب خدمتگار نواب صاحب کی کوٹھی مین داخل ہوا تو منشی مہراج بلی صاحب کو خط دینے ہی کو تھا کہ نواب محمد عسکری نے اس سے خط چھین لیا اور پڑھا تو کھلکھلا کر ہنسے کہا۔ بھئی کچھ اور بھی سنا منشی مہراج بلی صاحب نے دیوان خواجہ کمندے ہوا منشی نولکشور صاحب کے مطبع سے منگوایا تھا اسپر یہ جواب آیا ہی۔ جواب سننے کے قابل ہی لوگون نے قہقہہ لگایا اور منشی مہراج بلی صاحب نے چھیپے جواب خط سنیے۔

مکرم خاکسار۔ تسلیم۔ دیوان خواجہ کمندے ہوا مطبع کریمائی واقع رفوچکر نگر مین طبع ہوا ہی۔ وہان سے طلب فرمایئے۔

مسخرہ۔ بھئی واللہ کوئی ظریف آدمی معلوم ہوتے ہین جی خوش ہوگیا اس وقت۔

نواب۔ مطبع کریمائی نے پھڑکا دیا اور محلے کا نام بھی خوب لکھا ہی تو اب مطبع کریمائی کی تلاش کیجیے۔ اور یہ رفوچکر نگر کہان پر ہی پہلے یہ دریافت کرنا چاہیے۔

ممن۔ حضور نفر و بازار کے پچھواڑے ہی۔

مسخرہ۔ ہان ہان جی۔ رفوچکر نگر ہی مین تو ہماری نال گڑی ہی۔ اینجانب کی پیدایش وہین کی ہی۔

منشی مہراج بلی پہلے تو ان لوگون کے قہقہہ لگانے سے سمجھے تھے کہ انکو دھوکا ہوا مگر اب انکو یقین ہوگیا کہ نہین اسکی کچھ اصلیت ہی۔ رفوچکر نگر مین مطبع کریمائی کوئی ضرور ہی اور نفر و بازار کا نام بھی انکو

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

نے یاد رکھا۔

مسخرہ۔ یہ بہت پرانی کتاب ہی۔ مگر کیا دیوان ہی۔

مہراج۔ ہمنے تو آجتک نام بھی نہ سنا تھا واللہ۔

مسخرہ۔ آپ نے ابھی سنا ہی کیا ہی۔ ع

بسیار سفر باید تا پختہ شود خامے

ابھی آپ کی عمر ہی کیا ہی۔ کی آدمی دگی ہیر شدی دیوان کمندے ہوا بڑھکر تو ہیر استاد ہوگیا۔ یہ بڑے مرتبہ کا آدمی تھا شعرا کان پکڑتے ہین اسکا نام سنکر۔

منشی مہراج بلی صاحب اپنے دل مین سوچے کہ انسے کون سے کہنا تو بیکار ہی۔ مگر رفوچکر نگر کا پتا لگاکر مطبع کریمائی سے خواجہ کمندے ہوا کا دیوان ضرور لینا چاہیے نواب صاحب سے رخصت ہوکر کاب گنج پہونچے اور وہان دُکانداروں سے پوچھنے لگے کہ رفوچکر نگر کہان ہی۔ ان سب کو ایک دل لگی ہاتھ آئی۔ بوڑھے اور متین اور سیدھے سادے دُکانداروں نے تو کہا ہمکو نہین معلوم مگر ذرا ظریف طبع دُکانداران کو گاول آدمی سمجھکر دل لگی کرنے لگے۔ رفوچکر نگر تو گھسیاری منڈی کے پاس ہی نہین نہین ہمسے پوچھیے گھسیاری منڈی کے پاس نہین ہی نوبستے کے پل کے پاس ہی۔ منشی مہراج بلی نے یہان سے نوبستے کی راہ لی اور دل مین سوچتے جاتے تھے کہ اب چلکے نواب صاحب کے سامنے دیوان خواجہ کمندے ہوا کے اشعار پڑھونگا تو سبکے سب جھیپ جائینگے۔ نوبستہ ایک مشہور محلہ ہی۔ ع

پل نوبستہ بزیر قدم پاک رسول

کسی نے نوبستہ کے پل کی اچھی تاریخ کہی ہی حضرات ناظرین اس مصرعے کا لطف صرف اہل لکھنؤ ہی کو حاصل ہوتا لہذا یہ عرض کرنا لازم آیا کہ نوبستہ لکھنؤ کے ایک محلے کا نام ہی جو اشرف آباد کے پاس ہی۔ اس محلے مین ایک پل بنایا گیا تھا اور پل کے قریب قدم رسول ہین ایک شاعر نے اُسکی تاریخ کہی ہی۔ ع

پل نوبستہ بزیر قدم پاک رسول

غالبًا یہ تاریخ اُسی شاعر کی ہی جسنے میان مٹھو نامے ایک شخص کی وفات کی یہ تاریخ کہی تھی۔ ع

میان مٹھو جو ذاکر حق تھے | رات دن نام حق رٹا کرتے
گربۂ موت نے جو آدابا | کچھ نہ بولے سوائے ٹے ٹے کے

ٹے ٹے تاریخ ہی۔ ۱۲۳۰۔ ہجری۔

منشی مہراج بلی صاحب اپنے دل مین بڑے خوش تھے کہ نوبستے مین رفوچکر نگر کا پتہ پوچھکر دیوان خواجہ کمندے ہوا لینگے اور اُسکے اشعار نواب صاحب کے دربار مین پڑھینگے اور سب کو جھپائینگے کہ آپ لوگ تو دل لگی کرتے تھے اور ہمکو دیوان ملگیا۔ خدا خدا کرکے نوبستے پہونچے۔ اب ایک ایک سے پوچھتے ہین کہ رفوچکر نگر کون محلہ ہی اور فقرو بازار کہان ہی۔ فقرو بازار تو لوگ نہ سمجھے مگر رفوچکر نگر سنکر اپنے دل مین سب سمجھ گئے کہ یہ سیدھے اور گول آدمی ہین اور کسی نے انکو بہکا دیا ہی ایک لالہ نے انکو بلایا اور کہا آپ کسکی تلاش مین ہین اُنھون نے کہا مین کسی کی تلاش مین نہین ہون مجھے آپ صرف اتنا بتادیجیے کہ رفوچکر نگر کون محلہ ہی اور کہان ہی پوچھا آپ وہان جاکے کیا کیجیے گا کہا مجھے ایک دیوان مطبع سے خریدنا ہی۔

لالہ۔ کون مطبع؟ مطبع کریمائی!!!۔

مہراج۔ ہمسے لوگون نے فرمایش کی ہی کہ دیوان خواجہ کمندے ہوا جو مطبع کریمائی واقع رفوچکر نگر مین طبع ہوا ہی۔ اُس کے اشعار سنائین سو اگر

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

آپ کی مہربانی سے ملجائے تو سبحان اللہ۔

راوی ۔ لالہ صاحب سمجھ گئے کہ یہ کوئی پاگل آدمی ہین عقل سے انکو بہرہ نہین ہی ۔ خواجہ کمندے ہوا کا دیوان اور محلے کا نام رفو چکر نگر ۔ بولے حضرت مطبع کریمائی تو رہن ہوگیا اور رفو چکر نگر رفو چکر ہوگیا ۔

مہراج ۔ رفو چکر نگر رفو چکر ہوگیا ۔ اسکے کیا معنی ۔ مین سمجھا نہین بتائیے تو ۔

لالہ ۔ اب اسکے معنی مین کیا سمجھاؤن ۔ آپ عقلمند آدمی ہین خود ہی سمجھ گئے ہونگے ۔

مہراج ۔ خدا کے واسطے بتا دیجیے ۔ مین آپ کا نہایت درجہ ممنون اور شکر گزار ہونگا ۔

راوی ۔ آپکی سمجھ کے قربان کہنے لگے مین سمجھا نہین ۔

مہراج ۔ تو دیوان خواجہ کمندے ہوا کے کچھ شعر یاد ہین ۔ یاد ہون تو بتاؤ ۔

لالہ ۔ ایک شعر یاد ہی کیا کہا ہی واللہ ۔ ع

دطامہ ما کیسی ہی خالہ یزید کی پہونچی جو کربلا مین تو جھجری شہید کی

مہراج بلی یہ شعر سنکر پھڑک گئے ۔ کہا اگر تکلیف نہ ہو تو قلم اور دوات کاغذ دیجیے مین اسکو ٹانک لونگا ۔

لالہ ۔ (مسکرا کر) ٹانک دیجیے گا ۔ ٹانکا تو جوتا جاتا ہے ۔ شعر کا ٹانکنا نئی بات ہی قلم دوات کاغذ حاضر ہی ۔

مہراج بلی نے وہ شعر لکھکر جیب مین رکھ لیا اور راستے بھر مین بار بار جیب سے کاغذ نکالکر پڑھتے جاتے تھے دل مین بہت خوش کہ پالا جیت گئے ۔ صاحب چل کے نواب صاحب کو خوب بنائینگے ۔ کہ خواجہ کمندے ہوا کا دیوان مل گیا اور شعر بھی پڑھ دینگے مگر شام ہوگئی تھی اور نواب صاحب کا مکان دور تھا جی کڑا کرکے انھون نے اکا کرایہ کیا اور اسپر سوار ہوکر چلے ۔ تو دو چار لونڈون نے جو کھیل رہے تھے آوازہ کسا (لداہی بھئی لدا ہی) نواب صاحب کے مکان پر جا کر اُنکے خدمتگار سے دو آنے پیسے اکے والے کو دلوائے اور کوٹھی مین داخل ہوے ۔

نواب ۔ ہیلو ۔ کہان گئے کہان تھے یار ۔

آغا ۔ ارے میان تم بڑے وحشی ہو ۔

ممن ۔ حضور گئے گیا اور آئے گیا ۔ بی ناز و بلا گئی تصبیح

آغا ۔ اخاہ ۔ یہ شوق چرایا ہوا ہی خدا خیر کرے ۔

مہراج ۔ آپ لوگ تو ہمکو سمجھتے ہین پاگل اور ہم آپکو پاگل نہ سمجھتے ہین ۔ دیوان خواجہ کمندے ہوا ہمکو مل گیا اور ہمنے پڑھا بھی نے نظیر شعر ہین جو غزل ہی مرصع ہی ۔

مسخرہ ۔ جی کہین ملا نہ ہو ۔ دل لگی نہین ہی ذرا دیوان کمندے ہوا کا ملنا آسان نہین ہی ۔

مہراج ۔ ارے مین بڑا کھوجی ہون ٹرا ٹوہی ۔

مسخرہ ۔ وہ دیوان ٹوہی کے باپ کو بھی نہین ملیگا ۔ آپ ہین کس خیال مین ۔ ہونھ ۔

مہراج ۔ (ہنسکر) اور اگر شعر پڑھ دون بھئی تمکو معلوم نہین ہی کہ مین کس قماش کا آدمی ہون مین بہت دور ہون مجھ سے سیانا سو دوانا جی ۔ بندہ یہان سے سیدھا رکاب گنج گیا وہان دکانداروں سے پوچھا کہ رفو چکر نگر کہان ہی معلوم ہوا نولستے کے پاس ہی ۔ نولستے گیا ۔ وہان ایک لالہ صاحب کی زبانی معلوم ہوا کہ رفو چکر نگر اب کوئی محلہ باقی نہین رہا اور مطبع کریمائی کا نام و نشان باقی نہین ۔ مگر دیوان خواجہ کمندے ہوا کتب فروشون کے پاس ہی تلاش کیے سے ملیگا

ایک شعر اُنھون نے سنایا۔
نواب۔ ہان وہ شعر ہم بھی سنینگے بھئی ضرور سناؤ
رونق۔ ہم مشتاق ہین دیوان خواجہ کمندسے ہوا اب چھپتا نہین ورنہ ہم ضرور خرید لیتے۔
ممن۔ ہان حضور وہ شعر تو سنائیے۔ ہم بھی مشتاق ہین بس اب دیر نہ کیجیے ہان بسم اللہ۔
مہراج۔ بھئی واللہ شعر کیا کچھ عجیب دل لگی کا شعر ہے خواجہ کمندسے ہوا فرماتے ہین۔

قطامہ ماما کیسی ہے خالہ یزید کی
پہونچی جو کربلا مین تو چھچھری شہید کی

نواب۔ آہین واہ ہنستے ہنستے اُٹھ کھڑے ہوے
مسخرہ۔ حضور کیا مطلع ہوا ہے کوئی کہ تو دے۔

گھر کی مرغی دال برابر

ایک روز نواب محمد عسکری اور رونق جنگ مہراج بلی اور آغا محمد اطہر کو ساتھ لیکر نواب چھٹن صاحب کے ہان گئے ادھر اُدھر کی باتین ہونے لگین۔ قمرن کا بھی تذکرہ آیا۔ چھٹن صاحب نے پوچھا آخر وہ چھوکری غائب کہان ہوگئی اور اُس تنبولی والے لونڈے کا کیا حشر ہوا محمد عسکری نے کہا بھئی تم لوگ بھی بڑے بھوہڑ ہو تمکو خوب معلوم ہے کہ میری اُسپر جان جاتی ہے اور وہ اُس لونڈے کے ساتھ بھاگ گئی اور آپ لوگ میرے سامنے اُس کا تذکرہ کرتے ہین۔ مجھے رنج ہویا نہ ہو مین چاہتا ہون کہ قمرن کو دل سے بھلا دون بالکل اور آپ لوگون کے نزدیک ایک دل لگی ہے۔ اور یہان جان پر بنی ہوئی ہے۔ بھائی صاحب خیر سب صاحبون کی خدمت مین یہ عرض ہے کہ میرے سامنے قمرن کا نام بھی نہ لیجیے۔ بس آیندہ آپ کو اختیار ہے واللہ میرے دل پر عجیب صدمہ گذرتا ہے۔

چھٹن صاحب نے اُنکو سمجھانا شروع کیا بھائی ہم اِس فکر مین ہین کہ وہ تمھارے گھر پڑ جائے اور تم ہم سے بگڑتے ہو خواہ مخواہ۔

نواب محمد عسکری نے آہ سرد کھینچی اور کہا بھائی جان ہملوگ آوارہ اور بدکار ہین ورنہ خیال توکرو کہ یہ بازاری عورتین اور ہماری بیبیون کو ہمارے روبرو برا بھلا کہین اور ہم سنین یہ ہمارے ادبار کی دلیل ہے عین ذلیل واللہ۔ نے خیال توکرو کہ جو محبت اور دلی محبت بیاہتا جورو کو ہوگی وہ اُن مالزادیون کو ہوسکتی ہے۔ ممکن نہین بھئی۔ یہ تو لوٹنا جانتی ہین۔ اُنکو محبت سے کیا سروکار ہے۔ اُس دن نازو نے یہ کلمہ کہا کہ واللہ غیرت ہوتی ہے بڑے افسوس کی بات ہے۔ چھٹن صاحب نے کہا منشی مہراج بلی صاحب یاد ہے آپ کو وہ کلمہ مین عمر بھر نہ بھولونگا۔

مہراج بلی نے بھی آہ سرد بھر کر کہا نواب میرے دل پر وہ نقش ہوگیا ہے کس حقارت کے ساتھ کہا ہے کہ مین کیا گھر کی جوروا ہون۔ ہے ہے واقعی ہملوگ بڑے نالائق ہین کہ ان بازاری عورتون کے ایسے ایسے کلمے سنتے اور سہتے ہین۔ اب ملاحظہ فرمائیے کہ نازو نے صرف اِس خطا پر لوٹ دھوئے سے بدل گیا تھا کس بیرحمی کے ساتھ چپت رسید کی کہ میری کھوپڑی جانتی ہے۔ واللہ بھنا گئی۔ اچھا اب سنیے کہ کل مین حقہ پی رہا تھا اور بیوی سامنے بیٹھی کچھ سی رہی تھین کوئلے چٹخے نیچے کوئلے تھے اور ایک چنگاری میرے انگرکھے پر گری بیوی نے فوراً اپنے ہاتھ سے بجھائی اور اصرار کرکے مجھ سے انگرکھا اُتروایا کہ کہین کرتے پر وہ چنگاری نہ پہونچی ہو

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اب اِس محبت کو دیکھیے ۔ بھائی ہملوگ واللہ بڑے ناشکرے ہین ناز وصرف روپی کی طالب ہی اگر اُسکو یہ معلوم ہوجائے کہ ایک چمار مجھے ہزار روپیہ دیدیگا تو چاہے مہراج بلی ہون چاہے محمد عسکری وہ اُسی کو شُنہ لگائیگی ہمکو اور آپ کو دونون کو دھتا بتائیگی ــــ

چھمن صاحب نے مہراج بلی کی راے سے اتفاق کیا کہ واقع مین ہملوگون کی عورتون کی حالت افسوس بلکہ رحم کے قابل ہی کہ ہم لوگ اُنکی ذرا قدر نہین کرتے اور باانہمہ وہ ہماری اطاعت کرتی ہین میرا ایک یار ہی ٹھاکر دیبی سنگھ پنجابی آدمی ہی ۔ اور ان پڑھ ۔ بالکل لٹھ ۔ وہ ایک عورت پر عاشق ہوا مگر تھوڑے دن کے بعد اُنمین اُنمین کھٹ پٹ ہوگئی ۔ ایک روز مجھ سے ٹھاکر صاحب نے کہا کہ بھئی اِس جلسے مین وہ بھی ہی ذرا اسکو مناؤ مین نے اُس سے کہا تم تو بڑی ظالم ہو کہ ایک شخص تو تمکو چاہتا ہی اور پیار کرتا ہی اور تم اُسپر ظلم ڈھاتی ہو ۔ میرا کہنا مانو ٹھاکر کے پاس جاکر بیٹھ جاؤ اور اُسپر ظلم ڈھاتی ہو ۔ میرا کہنا مانو ٹھاکر کے پاس جاکر بیٹھ جاؤ اور اُسکو مناؤ ۔ بس یہ سنتے ہی بگڑ گئی اور معاً جواب دیا کہ منائے میری پیزار ۔ منائیگی گھر کی جورو اُنکی ۔ جورو اُنکی پابند ہی ۔ میری جوتی کو کیا غرض ہی جو مین منانے جاؤن ــ گھر کی جورو اُنکو تو وہی وہ ہین اور میرے ہان اُنکے سے سیکڑون روز جھک مارا کرتے ہین ۔ یہ نکتوڑے بیاہتا جورو ہی سیکی ہمکو کیا غرض ہی ہم اُنکی اصل حقیقت کیا سمجھتے ہین ۔ یہ نہین اور سہی یہ نہین کیا بیچارے (بیچارے) یہ فقرہ بھائی صاحب مین تو عمر بھر نہ بھولونگا ۔ واللہ اُسکا نقش میرے دل پر مرتسم ہوگیا ۔

ممن ۔ ہی ہی کیا غضب کا فقرہ کہا ہی سمجھنے کے قابل ہی

رونق ۔ ہمتو حضرت اسی سبب سے اس فرقے سے الگ رہتے ہین ــ

۶	دردادن و درد سر خریدن	

نواب ۔ اچھا اب یہ سوچنا چاہیے کہ ہماری حالت کیونکر ترقی کرسکتی ہی ۔ آوارگی مزاج مین برھی ہوئی ۔ چوڑی والی کو دیکھا اُسی پر لٹو ہوگئے ۔ گھسیاری آئی ذرا جوان سی گدبدی اُسی پر ڈورے ڈالنے لگے ۔ مہری کوئی طرار سی آئی اُسی پر عاشق ہوگئے یہ ہماری وارفتگی اور حماقت ہی بلکہ بھوڑا پن

چھٹن ۔ بھوڑا پن واللہ بھوڑا پن ہی مگر ہم کم بخت نہین سنبھلتے اور جورو کو گھر کی مرغی کے برابر بھی نہین سمجھتے افسوس صد افسوس

رونق ۔ وہ ہمپر جان دیتی ہی جان نثار ہی ــ

مہراج ۔ وہ چاہے مرجاے اسکو اپنے مرنے کا رنج اسقدر نہوگا جسقدر میان کے مرنے کا صدمہ ہوگا ــ

نواب ۔ اور ادھر ہملوگون کی یہ حالت ہی ــ

مہراج ۔ ہمارے رشتے کی ایک ہین وہ اتفاق سے دیوانی ہوگئین کوئی علاج کارگر نہوا اور دوا کے نام سے نفرت تھی کسیطرح پیتی ہی نہ تھین ــ ڈاکٹر ہوشیار آدمی تھا اُسنے کہا میان کا پلنگ بھی یہان ہی بچھوا دو اور اُنکے میان سے کہا کہ تم بیمار بنجاؤ اور یہ ظاہر کرو کہ سر سے پانون تک پھکے جاتے ہین مارے بخار کے ــ واللہ اُس مجنونہ کی یہ کیفیت تھی کہ اُٹھ کر ہاتھ پانون دباتی تھی اور برف کے ٹکڑے سر پر رکھتی تھی اور چونکہ دماغ مین خلل ہوگیا تھا شرم وغیرہ کجا ۔ مچھیان لیتی تھی اور جب میان بیقرار ہوتے تو وہ بھی بیچین ہوجاتی گھنٹون اسی فکر اور تشویش مین بیٹھی رہتی اور میان کی صورت دیکھا کرتی تھی اور میان کی تیمارداری اس طرح کرتی تھی گویا وہ دیوانی ہی نہ تھی جب میان ۔ بیماری کے صدمہ اور درد اور تکلیف سے کراہتے تھے تو روتی تھی ــ دوسرے روز ڈاکٹر صاحب آئے تو اسی حالت مین پایا کہا اُنکے میان سے کہو کہ دوا اپنے ہاتھ سے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

پلائین اور انکی کیفیت یہ کہ دوا کا نام لیا اور بگڑ ٹھکری سو ہین بس انکے میان نے دوا گلاس مین انڈیل کر اپنی طرف اشارے سے بلایا فوراً آ پی لی۔

ممن۔ جی خوش ہوگیا واللہ کیا بات ہے۔

رونق۔ یار اب ہملوگون کو راہ راست پر آنا چاہیے۔

نواب۔ آچکے۔ واللہ اگر ابھی ادھر کوئی جوان اور پری جھم دھوبن بھی نکل جائے تو ضرور جی چلے کہ دو گالی ہنس بول لین۔ پھر کسی بات کا خیال نہ رہے۔

رونق۔ اور کچھ نہین تو جھپی ہی لے لین ہاے ستم۔

نواب۔ اب یہ پاجی پنا نہین تو کیا ہے۔

مہراج۔ پاجی پنا۔ ارے اصل پاجی پنا اسکا نام ہے۔

چھٹن صاحب نے کہا یارب اس وقت سے عہد کر لو سبکے سب کہ اب آج سے ان باتون سے اجتناب کرینگے۔ ہمنے تو قسم کھالی بس۔ اب آپ لوگون کو اپنے فعل کا اختیار ہے۔

ممن۔ خداوند اول تو حضور اس جگہ مین کبھی آئے نہین دوسرے اس کوچے کی ہوا نہین لگی ہین سرکار سے کیا عرض کرون میرے ایک دوست ہین انکے لڑکے کی پارسال شادی ہوئی تھی دلھن واللہ پری چاند کا ٹکڑا ہے۔

مکھڑا ہے چاند کا ٹکڑا کہ پری کا ٹکڑا

واللہ گھورنے کے قابل بن دن قد قامت بات چیت چال ڈھال بانکپن اور اسکے ساتھ ہی بھولاپن کرورون مین ایک لاکھون مین ایک اسکے میان کا حال سنیے وہ بھی کم سن آدمی جوان مگر بیوی کے نام سے نفرت۔ محلے مین ایک چڑیل رہتی ہے اسپر عاشق ہوے اور بیوی کو یہ کہنا چاہیے کہ طلاق دے دیا بیوی سے کوئی بحث کوئی سروکار ہی نہین واللہ چاند کا ٹکڑا ہے۔ وہ ہینڈلی ہے کہ بادہ و شاید زبان نہین کہ تعریف کی جائے۔

ہوا ہے جب سے کہ ساقین یار کا سودا
زیادہ تر مجھے ہیرے سے ہے بلور پسند

ہاے حضور دنیا مین ایک ہی عورت ہے حسن کا تو اسپر خاتمہ ہوگیا ہے اور نیک پارسا جسے عورتین کہتی ہین۔ اگر ایک دفعہ صورت دیکھ لیجیے تو ناز و ادا قمرن کو بھول جائیے ہاے کیا کرون ہے قدرت خدا نظر آتی ہے۔

کیونکر نہ جھکے آگے ترے حور کی گردن
بجلی کی کمر شعلہ کا منھ نور کی گردن

اور واللہ ہونٹھ ہاے مین کیا عرض کرون۔

لب ہین تمھارے وسط سرخ لاجواب ہین
دو لعل ہین بندھے کمر آفتاب مین

اور پلکین ہین کیا عرض کرون حضور۔ پری کی کیا اصل اور حقیقت ہے وہ صورت پائی ہے۔

کب کسی کے قتل کو نکلی تری تیغ نگاہ
ایک جنبش دی اگر پلکون کو سو خنجر چلے

میرے محلے کی جو کری ہے مگر غضب کی لونڈیا ہے۔ واللہ مین قسمیہ کہتا ہون کہ مین نے ایسی پری پیکر اپنے ہوش مین نہین دیکھی اور مجھے اس سے ایک قسم کا عشق ہے مین اسکی صورت دیکھنے کے لیے بیقرار رہتا ہون اور سچا اور پاک عشق ہے بدی کا مطلق خیال نہین وہ بچپنے سے میرے ہان آتی تھی اور میری لڑکیون سے کھیلتی تھی اب اپنی سسرال کے ڈر سے علانیہ سامنے نہین ہوتی۔ مگر مجھے مثل اپنے بزرگون کے سمجھتی ہے ہاے ہاے کیا شکل ہے۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

قابل دید پریرو ترے رخسار سے ہین
جنپہ آنکھون کو مین سینکون وہ انگارے ہین

اور خداوند گال پر ایک خال ہی۔ مین کیا عرض کرون که وہ خال کیا مزہ دیتا ہی ؎

چہرۂ محبوب پھیکا ہی جو خال اُس مین نہ ہو
خوان نعمت پر مقرر اک نمکدان چاہیے

جب مجھے اسکا میان یاد آتا ہی تو واللہ جی چاہتا ہی کہ چورنگ کرون جتنے جی چینوادے۔ ایسی پری پیکر بیوی پاکر اور یہ بے اعتنائی پری بھی اگر دیکھ پائے تو قربان ہو جائے حورین گھورین۔ واللہ اندر کے اکھاڑے کی پریان اُسکے حسن کی تعریف کرین اور ہائے ہائے زلف چلیپا مین کیا عرض کرون خداوند ؎

وہ زلف ہوا سے مجھے برہم نظر آئی
اُڑتی ہوئی ناگن قد آدم نظر آئی

اور حضور افشان کی بڑی شائق ہی۔ حالانکہ افشان کے باپ کی بھی ضرورت نہین ہی وہ مکھڑا پایا ہی ؎

مین بھی تو دیکھون چاند مین تارے جڑے ہیٔے
افشان چھڑک کے یار دکھاتا جبین مجھے

نواب۔ یار ممن بھئی صورت تو دکھا دو خدا کے لیے واللہ تمنے تو اس وقت طبیعت بیچین کر دی۔

ممن۔ حضور یہ بیڑھی کھیر ہی بہو بیٹیون کی حرمت اور ہی وہ محلے کی چھوکری ہی۔

اختر۔ ارے تو صورت دکھانے مین کیا عیب ہی یار عجب طرح کے آدمی ہو۔

آغا۔ بھئی ہم بھی دیکھینگے۔ تنہا خوری اچھی نہین

اختر۔ لیجیے اور سنیے۔ بھینس نہ کودے کودے گون۔ یہ تماشا دیکھیے کون۔

نواب۔ اجی جناب پہلے مجھ کمبخت کو تو دیکھ لینے دیجیے پھر آپ سب صاحب تو دیکھا ہی کرینگے۔

ممن۔ خداوند مین نہ دکھاؤنگا۔ یاد آگیا۔

نواب۔ کیا یاد آگیا۔ یاد کیا آگیا ہی تم تو مجذوبون کی سی باتین کرتے ہو۔

ممن۔ حضور وہ یہان آ نہین سکتی اور آپ جا نہین سکتے اور بازاری عورت وہ ہی نہین پھر بھلا کیونکر ملاقات ممکن ہے ہان ایک بات ہے خداوند۔

نواب۔ وہ کیا۔ بھئی خرچنے کو تو ہم تیار ہین۔

ممن۔ سرکار خرچنے کا کیا ذکر ہے حضور کا سا فیاض آدمی اب شہر مین دوسرا نہین ہی۔ فرد ہین حضور۔

اختر۔ اسمین کیا فرق ہی۔ ہر کہ شک آرد کافر گردد۔ واللہ ثانی نہین رکھتے۔

ممن۔ خداوند حضور کی فیاضی روم و روس تک مشہور ہے۔

نواب۔ ارے میان جو دم گذرتا ہی غنیمت ہی۔

اختر۔ حق ہی ؎

ہر وقت خوش کہ دست دہد مغتنم شمار
کس را وقوف نیست کہ انجام کار چیست

نواب۔ اب مین کیا کہون یارو۔ ریاست لٹ گئی ہماری روپیہ ہمارے پاس نہین۔ مگر اب بھی واللہ وہ دل ہی کہ اچھے اچھے والیان ملک کا نہ ہوگا۔

اختر۔ حق ہی واللہ صحیح ہی۔ اچھے اچھے بادشاہ مقابلہ نہین کر سکتے حضور کے سامنے۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ممن - بھئی یہ بھی تو شہنشاہ ہین - ہاے یہ دل کہان -

نواب - میان ہم کس قابل ہین یہ سب تم لوگون کی عنایت اور مہربانی ہی - دوست ہو ہمارے -

رونق - اسمین شک نہین کہ نواب بڑے حوصلے کے آدمی ہین اور بڑے فیاض -

چھٹن - یہ تو سب کچھ ہی مگر بھائی صاحب اب یہ بتائیے کہ وہ چھوکری کب دکھائیےگا میان ممن صاحب -

ممن - حضور اب ایک چھوکری اور دس گاہک بات بنے تو کیونکر بنے - وہ بازاری عورت تو ہی نہین -

نواب - یہ سب بکتے ہین - تم مجھکو دکھا دو بس -

ممن - حضور اب اس امر کی نسبت غلام پھر عرض کریگا اب اس وقت اس تذکرے کو تہ کر رکھیے -

رونق - بھائی ہمکو بھی ایک جھلک دکھا دینا ہم بھی مشتاق ہین واللہ بڑا احسان مانینگے -

نواب - جی بجا ہی - یہ بھی خوب ہوئی - آپ پاگل ہو گئے ہین - انکو بھی دکھا دینا کیا خوب -

چھٹن - بھئی وہ چھوکری ہمین نہ دکھائی تو ایسا عمر بھر شکایت رہیگی -

ممن - خداوند سب پہلے - ایسی بات ہی بھلا کہ حضور ہی نہ دیکھین - مگر

چھٹن - یہ اگر مگر مین نہین جانتا آپ کو وہ چھوکری دکھانی پڑیگی - ارے یار ایسی تعریف کی کہ بغیر دیکھے دل ہاتھ سے کھو بیٹھے اور آنکھون کی تعریف جب سے سنی ہی دل بیقرار ہو رہا ہی - کیون میان ممن وہ کون دن ہوگا اور کب آئیگا کہ ہم بھی اُن آنکھون کو دیکھینگے اور کہینگے -

مرے ہوئے تری آنکھون پہ پارہم بھی ہین	شہید گردش لیل و نہار ہم بھی ہین

آغا - مین کہتا ہون یہ تمکو ہو گیا گیا ہے تمھارا تو شوق دید ہم سب سے بڑھ گیا -

رونق جنگ نے ہنسکر چھٹن صاحب کے ڈنڈ مل دیے اور کہا ماشاءاللہ ہمت مردان مدد خدا -

چھٹن صاحب نے کہا بھئی یہ ڈنڈ ملنا کیا معنی ہم سے کونسا ایسا کار نمایان سرزد ہوا کہ تمنے ہمارے ڈنڈ مل دیے -

رونق جنگ نے کہا یار تم ہی تو سب کے ناصح مشفق بنے تھے اور تم ہی نے وہ ذکر پھر چھیڑا بڑے بھلے مانس آدمی ہو واللہ ارے ظالم ابھی تو تو نصیحت کر رہا تھا کہ ہم لوگ بڑے پاجی ہین کہ بیوی کے ہوتے ساتھی بدمعاشیان کرتے ہین اور ابھی یہ اصرار ہی کہ وہ چھوکری دیکھنے مین آئے -

چھٹن - ہاے ارے بھئی اس دل کو کیا کرین تم ہی بتاؤ کہ دل پر کسکا اختیار ہی -

رونق - جاؤ بھئی - ناصح بنے ہین چوٹے زمانے بھر کے -

نواب - جی ہان تہذیب کا بڑا دعوی تھا آپ کو -

چھٹن - ارے نواب زبانی داخلے سے بھی گئے گذرے بڑے بیوقوف آدمی ہو واللہ -

مہراج - تو حضرت سنیے یہ ہر دیگی چمچا ہونا ٹھیک نہین یا تو قمرن کو پیار کیجیے یا نازو کو یا اس ممن والی لونڈیا کو -

مسخرہ - (قہقہہ لگاکر) یہ ممن والی لونڈیا کی کیا کہی ہی -

ممن - مین ایک تختی بنواؤنگا اب اور ٹنیےگا ہم سے اور مسخرہ پن منشی مہراج بلی صاحب نے جو کہا وہ ہمارے سر آنکھون پر وہ مالک ہین جیسے سرکار ویسے وہ مگر آپکی باتین ہم نہ سہینگے -

مسخرہ - درست - آپ اور شیخی بتائین شانِ خدا -
ممن - اُٹھون پھر -
مسخرہ - ہان اگر شامت آئی ہو تو بسم اللہ -
چھٹن - کون ممن تم سے کرارا ہی بھیئی گل خیرد -
مسخرہ - لڑوا کے دیکھ لیجیے نا - بسا دیجیے ایک اشرفی -
نواب - اچھا ہم ممن کی طرف سے بساتے ہین -
چھٹن - ہم بھی ممن کی طرف ہین -
مہاراج - ہم گلخیرد کی جانب ہین - یہ دے مارے گا -
نواب اچھا آیئے ہاتھ پر ہاتھ ماریے -
مہاراج - اُٹھو میان چڈا گلخیرو - بس اب اُٹھیے -
راوی - ممن اُٹھ کھڑا ہوا تو گلخیرو کیا کہتے ہین -
مسخرہ - ابے جا کیون قضا کے منہ مین جاتا ہے ایک لپوٹے مین تو تیرا کام تمام ہو جائیگا چلا ہے لڑنے چور اُٹھائی گیرا -
نواب - وہ مارا - (مہاراج بلی سے) بس ہار گئے -
مہاراج - اُٹھو میان خم ٹھوک کے سامنے کھڑے ہو -
مسخرہ - حضور یہ بالائی - اور دودھ اور انڈے کھا کھا کے اسلیے ڈنڑ انہین تیار کیے تھے - جی اور ممن تو کیا شی ہے ممن کے باپ سے لڑ پڑون مگر میرے بچے کے برابر ہے ممن اس سے کیا لڑون -
نواب - ابے جا - بس - رہگیا لڑنے چلے ہین -
مسخرہ - حضور اگر حکم دین تو ایک لپوٹے مین ہاتھی کو بھگا دون کیا کوئی وہ سمجھا ہے -
نواب - اجی وہ ہاتھی تو در کنار رہا ممن سے کیون نہین لڑتے -
مسخرہ - تو حضور کوئی برابر والا ہو تو اُس سے لڑ پڑون ان پنچ قوم دھنیون جلاہون کے منہ کون لگے -
نواب محمد عسکری نے ٹھنڈی سانس بھر کر کہا حضرت یہ باتین تو ہوا ہی کرینگی اب کوئی معاملے کی بات کیجیے وہ کیا کہ آج سے ہم اور آپ سب صاحب یہ عہد کرلین کہ چاہے ادھر کی دنیا اُدھر ہو جائے ہم لوگ کبھی بھولے سے بھی کسی عورت سے رسم نہ کرینگے - سوا اپنی منکوحہ بیوی کے - ارے وہ ہمارے رنج اور غم اور افلاس اور بیماری سب مین شریک ہے - بازاری عورت مردار آج آپکی بغل مین ہے - کل دوسرے کی بغل مین ہوگی - جو دو پیسے زیادہ دیگا اُسکی بغل مین ہوگی - اگر دیجیے تو آپکی ہے ورنہ دھتا بتلائیگی -

	چون در بر دیگرے نشیند	
	خواہد کہ ترا دگر نہ بیند	

ہم لوگون کی آنکھون پر غفلت کے پردے پڑے ہوے ہین ارے غضب خدا کا جورو کو برسون صورت دیکھنے کو ترسائین اور ان مالزادیون پر لٹو ہو جائین مگر عمر بھر اسکا خیال ہی نہین آتا جب سوجھتی ہے یہی سوجھتی ہے کہ -

	زن نو کن اے دوست در ہر بہار	
	کہ تقویم پارینہ ناید بکار	

نت نئی ہو - اور گھر کی جورو کو طلاق - اور دیکھتے جاتے ہین اور تجربہ کرتے جاتے ہین کہ اس پلید فرقے سے وفا کی امید فضول ہے مگر پھر بھی کچھ نہین - اتنے مین چڈا گلخیرو کہ باہر کسی کام کے لیے گئے تھے تشریف لائے اور فرمایا خداوند قطع کلام تو ہوگا لیکن (چقندر چاندنی) بھی لگے ہاتھون سن لیجیے کہان کا جھگڑا - ع -

	لگی رہی اور رہے گی لگی	

لوگون نے قہقہہ لگایا کہ یہ چقندر چاندنی خوب ڈھونڈھ کے نکالا بھئی بندر اور مچھندر اور جلندھر تو ہو چکے قافیے - بس چقندر باقی رہگیا تھا مسخرے نے کہا - ع -

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

جب مزہ کھانے کا حاصل ہو کہ اپنے ہاتھ سے
کھیت مین مہتاب کے توڑے چقندر چاندنی

نواب - واہ بھئی واہ چقندر چاندنی نے اور بھی قافیہ کو چمکا دیا - کیا خوب - کیا خوب - سبحان اللہ -

ممن - حضور چقندر توڑے نہین جاتے چقندر کھودے جاتے ہین - چقندر توڑنا محاورہ نہین ہے -

رونق - ہان بھئی اعتراض تو صحیح ہے کیون گلچھرے -

مسخرہ - حضور مین شاعر آدمی شعر کہنا جانون - کبڑیا نہ کبڑیے کا پڑوسی - اب مجھے کیا معلوم کہ چقندر توڑتے ہین یا کھودتے ہین -

نواب - بھئی یہ جواب بہت ہی بڑھ گیا کبڑیے کی ایک ہی کہی - نجھیے میان ممن کہ نہین -

ممن - حضور یہ کبڑیا ہمکو لاکھ دفعہ کہے ہم کبڑیے کے کہے کا برا نہین مانتے -

داروغہ - جنگلی کبوتر چاندنی ابھی باقی ہے حضرت -

مسخرہ - ابھی لو کیا کہین ڈھونڈھنے یا لینے جانا ہے - ع

اُڑتی پھرتی ہے در و دیوار و سقف و بام پر
بنگئی ہے کب سے یہ جنگلی کبوتر چاندنی

رونق - اچھا رہبر چاندنی تو لاؤ مگر ثبوت ہو -

مسخرہ - ہائے ہائے ابھی آپ لوگون نے مجھے پہچانا نہین رہبر کا باپ لیجیے - لبر چاندنی - لبر طوطا ہوتا ہے -

نواب - واللہ کیا سوجھی ہے لبر کا لفظ بہت دور کی سوجھی ٹوئیان کا بھائی لبر -

مسخرہ - لا کی طبیعت پائی ہے مجھ شخص نے سینے - ع

داغ دل ہو جائیگا ہمکو درد لداز تک
ہر مسافر کی شب غربت مین رہبر چاندنی

اور اب لگے ہاتھون لبر بھی سُن لیجیے -

آغا - بھئی اب دوسری طرح ہونی چاہیے چاندنی کو تو خوب چمکایا آپ نے اب بہت سے قافیون کا قافیہ تنگ کر چکے کہان تک زور طبع دکھایئے گا -

اتنے مین داروغہ نے عرض کیا حضور جمال الدین کی ایک عرضداشت آئی ہے بڑا غضب ہو گیا اُسکے جوان بھائی کو کسی شخص نے زہر دیدیا اور کل شب کو وہ نوجوان چل بسا نواب صاحب نے انا للہ وانا الیہ راجعون کہکر بڑا افسوس ظاہر کیا نواب چھٹن صاحب اور رونق جنگ اور مہراج بلی کو بھی بڑا رنج ہوا حکم ہوا کہ جو آدمی عرضداشت لایا ہے اُسکو بلاؤ اُس نے جھک کر آداب عرض کیا اور کہا پیر و مرشد غلام سید ہے اور میان جمال الدین کے مکان مین رہتا ہے یہ بڑا سانحہ ہو گیا اور مفت مین اُس بیچارے کی جان گئی نواب صاحب نے کہا آخر زہر دینے کا سبب کیا کوئی کسی کو بیوجہ تو مار نہین ڈالتا کہا خداوند اُس نوجوان گبھرو کو ایک بیاہتا پیار کرتی تھی اور بھی کئی آدمیون سے اُس سے رسم تھا اُنکو ناگوار گذرتا تھا اور ایک ہی شہر کے رہنے والے بس کل کوئی دو بجے اُس بیچارے نے نہا کے کپڑے پہنے اور اُس عورت کے ہان گیا وہان خدا جانے کیا ہوا بس بیہوش ہو گیا - ڈولی پر لاد کے اُسکے گھر لائے زہر کی سب علامتین پائی گئین اُنکے ہان کوئی دوڑنے دھوپنے والا نہ تھا جمال الدین نواب صاحب کے ہان تھے جبتک اُنکو خبر ہو اور وہ آئین یہان اُس بیچارے کا کام تمام ہو گیا -

نواب - داروغہ یہان آؤ (کان مین کچھ کہا) اور ممن تم بھی جاؤ اور تکیے تک ساتھ جاؤ -

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ممن ۔ بہت خوب حضور ۔ کہان دفنائے جائینگے

کیون ۔؟ ۔

میر صاحب ۔ حضرت حاجی نصرت کے تکیے مین جائینگے

چھٹن ۔ واللہ عبرت کا مقام ہی ہم لوگ عیاشی کے پیچھے کیسی کیسی زکین اٹھاتے ہین مگر نہین چھوڑتے اگر وہ عیاش ہوتا تو اس درجے کو کاہے کو پہونچتا ۔

نواب ۔ واللہ سچ کہتے ہو کیا غضب کا پردہ پڑا ہی کوئی اس کمبخت تماش بینی کے پیچھے اپنی جان اور عزت کا بھی خیال نہین کرتا ۔ افسوس ہزار افسوس ۔

آغا ۔ اسکا انجام ہی یہ ہی ۔ برا کام ہی نا ۔

نواب ۔ بھئی کان پکڑے اب سے آئے گھر سے آئنے اب کبھی نام بھی نہ لینگے

آغا ۔ جی یہ سب باتین ہین ۔ تھوڑی دیر تو عبرت ہوتی ہی اور بس اسکے بعد سناٹا ۔

اختر ۔ گھر کی مرغی دال برابر ۔ مگر واللہ ہم لوگ سال برابر بھی گھر کی جورو کو نہین سمجھتے ۔

چھٹن ۔ بھلا کبھی کسی نے یہ بھی سنا ہی کہ جورو کے سبب سے زہر دیا گیا جورو کی کیا بات ۔ لیکن ابھی کوئی شخص اپنی بیاہتا بیوی کا کہنا مانے اور جو دور اندیشی کی بات وہ سکھائے اسکا تتبع کرے تو زن مرید کہلائے

اختر ۔ مین کہنے ہی کو تھا یہ تو عقل کا حال ہی ۔

نواب ۔ عقل کا حال کیا بس مسخ ہو گئے ہم لوگ ۔

چھٹن ۔ لیجیے اک ذرا سی دیر مین کسی رقیب نے زہر دیدیا دم نکل گیا اب چاہے اس عورت کو گرفتار کرو چاہے لو اسکے ہان کے آنے جانے والون کو اس بیچارے کی تو جان گئی ۔ اور مفت مین ۔

بجرم عشق توام میکشند و غوغائیست
تو نیز بر سر بام آ کہ خوش تماشائیست

اور دل لگی اسمین یہ ہی کہ اگر وہ عورت بچ گئی اور اس پر کوئی آنچ نہ آئی تو وہ مشہور ہو جائیگی ۔ ایک شخص کی جان گئی اور اسکی شہرت ہوئی ۔

نواب صاحب نے کہا بھئی اب اس بارے مین ایک کمیٹی ہونی چاہیے کہ اسکا تدارک کیا جائے ۔ اب یہ ضروری اور لازمی ہی ۔ دو چیزون کا تدارک چاہیے ایک بادہ خواری کہ کیسے کیسے نوخیز اسکی بدولت مرے ہین اور یہ مردار دختر رز کیا کیا ستم ڈھا رہی ہی کہ تو بہی بھلی ۔ اور دوسرے یہ آوارگی ۔ اس سے بڑھکر گناہ اور کیا ہوگا کہ بیوی کے ہوتے ہم لوگ اسکی چھاتی پر کودون دلین اور اسکو جلائین ۔ اور پھر فخریہ کہتے پھرین کہ ہم کچھ جورو کے غلام نہین ہین یہ بات تو انگریزون مین خوب ہی کہ اگر کسی سلطنت انگریزی کے ملازم سے کوئی اس قسم کا عیب سرزد ہوتا ہی تو وہ سوسائٹی سے خارج کر دیا جاتا ہے دیکھو میجر صاحب جواب پنشن پاتے ہین ۔ انھون نے بیوی کو ولایت بھیج دیا اور یہان ایک عورت کو نوکر رکھ لیا ۔ بس اب کسی صاحب لوگ کے ہان کھانے اور دعوت مین شریک نہین ہونے پاتے کوئی انسے ملتا ہی نہین بالکل علیحدہ کر دیے گئے اور ہم لوگون مین فخریہ بیان کیا جاتا ہی کہ فلان نواب صاحب اور فلان عورت سے رسم ہی اور انکے اس سے آشنائی ہی یہ انتہا کی بیحیائی ہی اور ہم لوگ بعوض اسکے کہ اس نقص کو دور کرین اور اسکی صلاح کی جانب توجہ کرین اسی کو سرمایۂ فخر سمجھتے ہین ۔ افسوس صد افسوس ۔ اور یہ ایک آدمی پر کیا منحصر ہی سبکا یہی حال ہی ۔ سب ایک ہی فیشن کے ہین صلاحیت مزاج سے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

نسرلوں دور ورنہ اگر غور کر کے دیکھیے تو ہوس سے بڑھکر اور
کون عزیز ہی کوئی نہین مگر باتین کرنے کو کہیے ساری خدائی کی
باتین کر ڈالین اور اصل مین کرنا کرانا کچھ نہین زبانی داخلے
سے بھلا کیا مطلب نکلیگا خاک نہین ایک کمیٹی ہونی چاہیے اور
اسمین سب سے حلف لینا چاہیے اور جو اسمین شریک ہون
اُنکو مجبور کرنا چاہیے اُنکے چال چلن پر غور کرنا چاہیے اگر
خلاف معاہدہ اُن سے کوئی کارروائی ظہور پذیر ہو تو
سرزنش کرنی چاہیے سو سائٹی پر فرض ہی کہ انکو تنبیہ کرے
اور سمجھادے اگر ایسا ایک جلسہ قرار پاجائے تو فہو المراد
ازین چہ بہتر یہ جلسہ واقعہ ادیب اور اتالیق کا کام دے

حضرات ناظرین! نواب محمد عسکری صاحب کے
خیالات فی نفسہ بُرے نہین مگر صحبت بُری پائی اور لڑکپن
سے خراب صحبت مین رہے کہ ترقی دماغی کے عوض اور
دماغ خراب ہوگیا اور اکثر حضرات نے اُنکو ایسا شکنجے
مین کیا تھا کہ اُنکے قابو مین ہو گئے اب جدھر کل موڑ دیتے ہین
اُسی طرف یہ مڑ جاتے ہین تعریف کر دی کہ حضور کا سا سخی
کوئی نہین اب نواب صاحب بھول گئے کہ حاتم کے بعد اب ہم اس
صدی مین پیدا ہوے اور چار نے آ کے کہدیا کہ خداوند فلان
نواب صاحب کا کوئی صبح کو نام نہین لیتا وہ بڑے کنجوس ہین
چلیے نواب صاحب اکڑ گئے کہ ہم شہر مین فیاض اور
حاتم مشہور ہین اگر ایک شخص کو ایک روپیہ دینا ہوگا
تو انکھ بند کر کے دس دینگے ورنہ فیاضی مین بٹا لگتا ہی
یہ نہین سوچتے کہ یہ لوگ اپنے مطلب کے یار ہین کھایا
پیا اور الگ ہوگئے آج آپ کے دسترخوان پر کھاتے ہین آپ کی سی
کہتے ہین کل اور کے ہان گئے سب کے پہلے آپ ہی کی
ہجو کرنے لگے انسے بڑھکر دشمن اور کون ہوگا۔ اگر محمد عسکری
اچھے لوگون کی صحبت ہوتی ہوتی تو سبحان اللہ یہ بھی کچھ کر دکھاتے

ابھی تک تو نواب صاحب تہذیب ادب شایستگی اور صلاحیت
باتین کرتے تھے ایک دفعہ جو کچھ خیال آیا تو حسین علی کو بلایا اور
حکم دیا کہ جاکر دیکھو تو کہ قمرن کا میان وہ لونڈا جو کدرا کدرا (قدرا)
مشہور ہی آیا ہی کہ نہین اور قمرن کہان ہی اُسکا کچھ پتا لگا
کہ نہین حسین علی حکم کے مطابق گیا اور واپس آکے عرض کیا
خداوند قمرن اور کدرا اور للتوا کا تو ابھی کچھ حال نہین معلوم
ہوا مگر اتنا سننے مین آیا ہی کہ للتوا کو کانپور مین کدرا اور اُسکے
اکھاڑے کے لوگون نے بڑی بودی ماردی ور دغہ (داروغہ)
صاحب کے اُس آدمی کے گھر مین کوئی آیا ہی اُسکو بلا کے
دریافت کرلین حضور۔ اُسی وقت داروغہ صاحب کا آدمی آیا
اور یون نواب صاحب نے حال دریافت کیا۔

نواب۔ کیا تم کانپور سے آتے ہو۔ کب آئے وہان سے
کچھ کیفیت کدرا کی جانتے ہو۔

آدمی۔ ہجور (حضور) کل آیا۔ وہان تو بڑے گجب
(غضب) کی مار پیٹ ہوئی۔

نواب۔ ہان ہان حال تو بیان کرو کون کون تھا۔

آدمی۔ سرکار کدرا کو لوگون نے بھکا دیا کہ تیری
عورت کو للتوا بھگا لیگیا اور تو کھوڑا دیکھتا ہی ہم ایسے
ہوتے تو آؤ دیکھتے نہ تاؤ ٹھونک چلتے بلا سے جیسر مانہ
(جرمانہ) ہوجاتا۔ بس ہجور کدرا کو بھی گسّا (غصہ) آگیا
ایک تو لڑانتیا۔ دوسرے جوان آدمی تیسرے
یہ آنچ بُری ہوتی ہی۔ بس کدرا نے لپک کے ایک
لوٹا جایا وہ لونڈا بھلا پہلوان کا مکابلہ (مقابلہ)
کیا کرسکتا مگر جھلا کے وہ بھی جھپٹ گیا۔ کدرا نے
اُٹھا کے دے مارا۔ پولس والون نے دونون کو ڈانٹا
مگر ہجور وہ عورت اُسپر ایسی لٹو ہی کہ کچھ پوچھیے نہین
بیان دیتی ہی۔ حان۔ اکے مین سے دھاردن دھار روتی تھی

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اور اُس سے کہتی جاتی تھی کہ تو جلدی سے آگے مین بھاگ کے آجا اسی کے سبب سے برقنداز دن نے کندرا کو لاکارا اور کہا ہم حالا ان کر دینگے تیرا سیر

ہی سویرے سے مرے جی مین گنڈیری ٹھانی
مر گئے کیا یہ موے آج گنڈیری والے

ایک محاسرا ے فلک رفعت سپہر توامان مین ایک خاتون مہ لقا اور محبوب پری چہرہ لب بام کھڑی ابر کے ٹکڑون کی سیر کر رہی تھین اور ٹھنڈے ٹھنڈے ہوا کے جھونکے چل رہے تھے اور درختون کے پتے قدرتی پنکھا جھل رہے تھے جلو مین کنیزان قمر طلعت رشک حور پریشچہرہ مست نشہ جوانی سے معمور مغلانیان طرحدار مہریاین حاضر جواب وطرار۔ خواصین گلبن ریاض حسن وجمال قلماقنین پری تمثال۔ ـ ہ

خلد گو ہندوستان سے دور ہو
لیکن اسمین شک نہین تم حور ہو

اور لطف یہ کہ سب کم سن جوانین خوش گلو خوش ادا مجسم خوبی سراپا ناز گو سب مہر سپہر حسن اور پری پیکر عورتین تھین مگر خاتون یاقوت لب ان سب مین کالبدر فی النجوم تھین اور آس پاس ارد گرد ادھر اُدھر دہنے بائین جو یہ کھڑی تھین بعینہ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ چاند اور یہ ستارے ہین۔

خاتون ماہ طلعت سے کسی قدر دور فاصلے پر ایک بوڑھی مغلانی نے ایک اُدھیڑ مہری کی طرف مخاطب ہو کر کہا۔ مہری! یہ سب تو ابھی کم سنین جوانین ہین انکو کیا معلوم کہ اچھا کسے کہتے ہین اور برا کسکو کہتے ہین انکے نزدیک تو وہی نیک ہے جو انسے ہنسے بولے۔ اس طرح پر انکے ساتھ چلے کہ انکو معلوم ہو جیسے گرا پڑتا ہے۔ چاہے مرد ہو چاہے عورت ہنسی دل لگی مین ڈوبا ہوا ہو۔ مگر ہم تم سمجھ سکتے ہین کہ انکی بات چیت اور چھچھورے پن سے پایا جاتا ہے کہ یہ کوئی نیچ قوم کی چھوکری ہے۔ اول تو گفتگو کی قطع ہی محل خانے کی سی نہین اور پھر آتا چھچھورا پنا بھی اچھا نہین ہوتا ہر شے کی کوئی حد ہوتی ہے۔

ادھر تو یہ گفتگو ہو رہی تھی اُدھر خاتون سیم تن نے ایک فرقند جو بھری تو دونون ہاتھ دیوار پر اور گردن کسیقدر باہر نکلی ہوئی مغلانیان خواصین غل مچانے لگین۔ اَئی اِئی حضور یہ کیا اندھیر ہے سرکار اگر سُن لینگے تو ہم نا تم مچائینگے یہ بے پردگی کیسی۔ خاتون سیمین ساق نے زور سے قہقہہ لگایا اور ان سب کو چٹکیون پر اُڑایا۔

اب سنیئے کہ اس محاسرا کے پچھواڑے ایک تکیہ تھا آصف الدولہ کے وقت سے بھی پیشتر کا پندرہ بیس قبرین اُسمین باقی رہگئی تھین باقی اللہ اللہ خیر صلاح اور وہ بھی بوسیدہ اور دھسی ہوئین اور ٹوٹی پھوٹی۔ اِس تکیے مین باغ کی دیوارون سے ایک ایسی آڑ ہو گئی تھی کہ بجاے خود ایک قلعہ بنگیا تھا اور اُسمین جواری جمع ہو کے جوا کھیلا کرتے تھے ان جواریون مین شہدے زیادہ تر تھے اور دو چار چور اور نامی ڈاکو بھی کھیلا کرتے تھے ایک شخص اشتہاری مجرم بھی تھا ایک قید خانے سے بلا اختتام میعاد بھاگ آیا تھا اور ایک اس درجہ بانی کار کہ کالے پانی سے بھاگ نکلا ان چھٹے ہوے بدمعاشون اور خونیون اور جواریون اور شہدون کا تو مجمع اور یہ بے تکلف سر کھولے ہوے کھڑی ہین اور چونکہ کالی کالی گھٹا خوب گھر کے آئی تھی اور طبیعت بشاش بھی تھی لہٰذا لہرا کے گانے لگین۔ ـ ہ

موراون دن بڑھت سہاگ سیان نہین آئے رے

ان لوگون نے پہلے تو قہقہے کی آواز سُنی پھر دن دن بڑھت سہاگ کی آواز آئی بس لٹو ہو گئے۔ چند

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کال جواریون کے سوا کہ انھون نے سر اٹھا کر بھی نہ دیکھا
اور سب کے سب گھورنے لگے۔ ادھر گھر کی خواصین اور
عورتین سر پیٹتی ہین کہ یہ حضور کیا غضب ڈھا رہی ہین بہو
بیٹی کے لیے یہ بڑا عیب ہے۔ سرکار۔

اتنے مین آواز آئی (گنڈیریاں پونڈے کی) یہ صدا
سنتے ہی وہی خاتون لالہ رخ اسقدر بیقرار ہو گئی کہ کوٹھے
سے دھم دھم کرتی ہوئی دوڑی اور زینون پر سے اچھلتی
اور دو دو زینے پھاندتی ہوئی نیچے آئی اور یہان سے
طرارا بھرا تو ڈیوڑھی مین داخل ڈیوڑھی سے ذقند بھرتی
ہے تو بازار مین پہونچی اور غل مچاتی جاتی تھی کہ گنڈیری والے
او گنڈیری والے موا سنتا ہی نہین۔

گنڈیری والے نے پیچھے پھر کر دیکھا اور آیا۔ انھون نے
ڈیوڑھی پر گنڈیریاں خریدین اور مہری سے کہا لے چل
گنڈیری والے نے دل لگی سے گنڈیریون کے ساتھ
گٹھلائین بھی تول دین۔

اب سنیے کہ گنڈیریاں تو کم کھاتی ہین گانٹھین چن چن کے
زیادہ کھاتی ہین۔ اور مہری ہنستی جاتی ہے۔ بوڑھی مغلانی
اور ایک مہری مین باہم یون گفتگو ہونے لگی۔

مغلانی۔ یہ تو بہن کوئی ساتھن یا کٹرن ہے۔
دیکھو تو کس قسم کی حرکتین ہین۔

مہری۔ باتین تو بالکل بھنگڑنون کی سی ہین۔

مغلانی۔ پھیرے والے کسقدر خوش
ہوے ہونگے۔

مہری۔ ہم تو نواب صاحب سے آج
کہینگے بہن۔

مغلانی۔ اے ہاں دلہن کہ جیسی انکی بدنامی ویسی
ہماری بدنامی بہت سی نوکریاں کین مگر ایسی بیگم صاحب
نہین ملین اچھا تو ہر کام کاج نہ کرنا پڑیگا۔

مہری۔ جب یہ ڈیوڑھی پر کسی کام کو گئی تو وہاں پہرے والے
اور چوبدار اور اور آدمی بھی یہی باتین کرتے تھے۔ چوبدار نے
ہنستے ہوے پوچھا۔ مہری یہ کون ہین۔ ہم لوگ سب
کٹ گئے چھم چھم چھم چھم کرتی ہوئی بازار تک ٹپک گئین اور
گنڈیری والے کو کس مزے سے پکارا۔ او گنڈیری والے
او گنڈیری والے۔ ڈیوڑھی پر بڑا قہقہہ پڑا۔

مہری نے کہا اور گنڈیریاں کم کھاتی ہین گانٹھین چن چن کر
بہت کھاتی ہین۔ نہ معلوم کون ہین۔

سپاہی بولا گانٹھین تو بہت سی لے گئین تھین جب
مہری نے پیشتر کے واقعے سے اطلاع دی کہ دیوار پر ہاتھ
رکھ کے تکیے کی طرف جھانکنے لگین اور لہرا لہرا کر
گاتی تھین۔

(مورا دن دن ٹرھت سہاگ سیان نہین آئے رے)

اسپر اور بھی زور سے قہقہہ پڑا۔

مہری اندر آئی تو اس خاتون ماہ وش نے حکم دیا کہ باہر
جو کھانا پکے اسمین ہمارے واسطے لچی کی روٹی اور دھوئی
ماش کی دال بگھار دار ضرور پکے اور ہان مٹھا منگوا لو
اور سالن مین چھچھنڈے کی ترکاری ہو۔ جتنی خادمائین وہان
اس وقت موجود تھین بے اختیار مسکرا دین کہ پلاؤ
زردے شیرمال اور باقرخانی کا نام ہی نہین یاد ہے
لچی کی روٹی اور مٹھے کی ایک ہی کہی۔ ماشاء اللہ

ادھر انھون نے مغلانی کو حکم دیا کہ آرٹی بیل
کے نینو کے دو دو ٹپے ہمین کل تک تیار کر دو یہ سب
حیران تھین کہ یا اللہ یہ کون ہین شکل صورت تو
اللہ نے ایسی دی ہے کہ واہ وہ سراپا سانچے مین
ڈھلا ہوا مگر حرکتین ایسی اور گنڈیری کی خریداری

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

سے تو یہ اور بھی نظروں سے گر گئین یہ تو ایسی خفیف حرکت سرزد ہوئی کہ توبہ ہی بھلی —

اتنے مین پہرے کے سپاہی نے مہری کو آواز دی اور کہا سرکار نے بھیجا ہو کہ جاکے خیر صلا (خیر صلاح) پوچھ آؤ —

مہری نے اوپر جاکے عرض کیا۔ حضور سرکار نے آدمی بھیجا ہو کہا ہو کہ خیر صلاح دریافت کر آؤ —

بیگم صاحب نے کہا آدمی کو بلا لو —

مہری — اے حضور کہان بلا لون محل خانے مین —

مغلانی — حضور کیا فرماتی ہین سرکار سنینگے تو کیا کہینگے وہ بھلا یہان آسکتا ہو —

خاتون — (خ) اچھا اچھا تو ہم خود آتے ہین نیچے

مہری — اوئی یہ ہو کیا گیا ہو حضور —

خ — اس نگوڑے پردے سے تو ہمیشان (ہمیشہ) سے ہمین نفرت رہی ہو — اچھا کہدو کہ نواب صاحب کو بلایا ہو کہا ہو جو نہ آئینگے تو ہم خفا ہو جائینگے —

مہری نے جاکے کہا میان سرکار سے عرض کر دینا کہ آپکو اسی وقت بلایا ہو اور کہا ہو کہ ہمارا بہت جی چاہتا ہو کہ آپکو دیکھین آنکھین ترستی ہین۔ ضرور ضرور آئیے —

آدمی نے جاکر عرض کیا کہ پیر و مرشد حضور کو یاد کیا ہو اور کہا ہو مین بہت تڑپتی ہون جلد آئیے —

جھپٹتے وقت نواب صاحب چلے پیچھے خدمتگار آگے دستی روشن۔ ڈیوڑھی پر پہونچے لوگ کھڑے ہو گئے اور جھک جھک کر آداب عرض کیا۔ اور مؤدب کھڑے رہے نواب صاحب محلسرا مین تشریف لے گئے اب مہریان اور مغلانیان وغیرہ آپس مین کہنے لگین کہ بیگم صاحب کو ذرا بیٹھنے تک کا سلیقہ نہین ہو —

مہری — اے بالکل پھوہڑ ہین۔ ذرا بیگم صاحب کی قطان (قطع) تو دیکھیے۔ اتنے مین خاتون نے پانی مانگا ایک خادمہ نے پانی دیا —

مغلانی — اب یہ کل تک پانی ہی پیا کرینگی —

راوی — پانی پی کر بیگم صاحب یون مخاطب ہوئین —

خ — (ہنسکر) یہ اب تک تم غائب کہان رہے کیا کہین اور دل لگا لیا —

نواب — ہم آزماتے تھے کہ تم کو ہماری محبت ہو یا نہین واللہ اور کہین دل لگانے کی ایک ہوئی —

خ — اے سُنا للتو کی بڑی لے دے ہوئی بیچارے کی تمنے بھی کچھ سُنا کیا یہ خبر ٹھیک ہو —

ن — اب تم اس تذکرے کو جانے دو مشہور ہونے پائے

خ — اور اُس موے کا کیا حشر ہوا — اُس موے کمبخت قدر اکا خدا غارت کرے موے کو —

ن — خدائی خوار کو لوگون نے کانپور دوڑا دیا —

خ — اب تم اُس لونڈے کو نوکر رکھ لو للتو کو —

ن — (چہرہ سرخ ہو گیا) یہ کیون للتو کیا کریگا —

خ — (مسکرا کر) ہمارے محلے کا ہو ساتھ کھیلا ہوا ہو چھوکرا — جانا بوجھا —

ن — بھلا تمھارے محلے والون پر ہم یہ ظاہر کر سکتے ہین کہ تم یہان ہو — کبھی نہین —

خ — اے تو وہ کیا کہتا پھریگا یہ ہمارا ذمہ —

ن — تو اُسکے نوکر رکھنے کی ضرورت ہی کیا ہے —

خ — اچھا ہماری ڈیوڑھی کا دروغہ (داروغہ) کردو اُسکو میرے اچھے نواب —

ن — واہ! ہندو اتنبولی اور داروغہ !!!

خ - مجاز تو اچھا ہی آپ کا یہ روز روز غرّہ دے جانا کیا معنی اسی لیے لاتے تھے -

نواب - (گلے مین ہاتھ ڈال کے) کیا مجال ہم تو یہان ہی رہا کرینگے غرّہ کرنا کیا معنی -

خ - ہان! جھوٹے! بیا اتنے (اتنے) دن تک کیون غائب رہے جھوٹون کے بادشاہ -

ن - بتا ہی دون مگر دیکھو کسی سے کہنا نہ خبردار دو باتین یاد رکھو جانی - ایک یہ کہ کوئی دھوکے سے بھی ہمکو دیکھنے نہ پائے یہ بات پھوٹنے - دوسرے یہ کہ ان لوگون مین کسی کو نہ بتانا کہ تم کون ہو خبردار نہین تو وہ نالش معاً جڑ دیگا پھر تم کو اسی کے پاس رہنا ہوگا - اور ہماری عزت مین فرق آئیگا اور فوراً ہمپر جرمانہ ہو جائیگا

خ - جرمانہ ہو جائیگا - یہ کاہے سے ہم کہدینگے اُس نگوڑے سے راضی نہین ہین - بس -

نواب - (مسکرا کر) ارے نہین تم سمجھتی تو ہو نہین کچھ اور خواہی نخواہی بحثتی ہو -

خ - اچھا اچھا جو کہوگے وہ کرینگے مگر اتنے (اتنے) دن تک کیون غائب رہے -

ن - اب ہم تم سے کاہے کو چھپائین - ہمسے لوگون نے کہا کہ ابھی ذرا الگ رہو - دیکھو اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہی - بس یہ بات ہی اور کچھ نہین -

خ - اوئی نواب ایسا کیا نگوڑا ڈر پڑا ہی -

ن - بہت سنبھل کے چلنا چاہیے - مجھ سے تو لوگون نے کہا تھا کہ ایک مہینے تک خاموش رہنا چاہیے (بوسہ لیکر) ہمسے نہ رہا گیا اب آج شب کو یہان نہین رہینگے - ابھی ذرا بہت سمجھ کے کام کرنا چاہیے -

خ - کیا! - آج شب کو!!! - اب مین جانے بھی دونگی ذرا مجھ سے نخرے کی نہ لینا (ران کو ران سے دبا کر) تو ابھی اب مین نہ جانے دونگی -

نواب - ہائے اس وقت کا مزہ عمر بھر یاد رہیگا نہ بھولونگا - جانی سچ کہتا ہون تڑپتا تھا -

راوی - اتنے مین وہ شوخ مہ لقا ران ہٹا کر اٹھ کھڑی ہوئی دوسری چھت پر ہو رہی اور نواب صاحب نے ہنسکر کہا - ؎

	ای کہ در شوخی نداری ہمسرے	
	می نمائی ہر دمے از منظرے	

اب سنیے - بیگم صاحبہ چھت پر سے نیچے اترین - نواب صاحب پکارتے جاتے ہین - ہم اتنے دن کے بعد ملے ہین تم یہ بھاگی کہان جاتی ہو یہان آکے بیٹھو - وہ ڈیوڑھی پر پہونچین اور خاص ڈیوڑھی مین کھڑے ہو کر پہرے کے سپاہی سے کہا جا کے فالودے والے کو تو بلا اُسنے کہا سرکار اب شام ہوئی اس وقت نہ ملے گا - جھلا کر کہا (تو جا تو) اُس نے کہا سرکار اس وقت کوئی اور آدمی نہین ہی اور مین پہرے پر ہون -

اتنے مین ایک مہری اور ایک خواص حسب الحکم نواب صاحب ڈیوڑھی مین آن کر کھڑی ہو گئین جیسے ہی سپاہی نے کہا کہ مین ڈیوڑھی پر پہرا دیتا ہون - خاتون مہ لقا نے کہا - (اچھا تو جا ہم پہرا دینگے) سپاہی دنگ ہو گیا اور مہری اور خواص نے گو لاکھ ضبط کیا مگر ہنسی آہی گئی نہ ضبط ہو سکی - اسپر یہ بد دماغ ہو کر کوٹھے پر گئین اور کہا نواب اس پہرے والے سپاہی کو نکال دو نہین تو ہم کھانا نہین کھائینگے چاہے ادھر کی دنیا اُدھر ہو جائے نواب صاحب نے سبب خفگی دریافت کیا کہا اُسنے بھی

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

نہین - موے سے مین نے کہا ذری فالودے والے کو جاکر بلا لا - پہلے تو یون ٹالا کہ اس وقت شام ہو گئی ہی اب نہ ملیگا مین نے کہا تو جا تو آکا دکا شام کو بھی پھیری دینے نکلتے ہین کہنے لگا مین پہرے پر ہون مین نے کہا اچھا تو جا مین پہرا دونگی —

یہ فقرہ سنتے ہی نواب اور مصری اور خواص سبکے سب نے زور سے قہقہہ لگایا اور نواب صاحب نے علٰحدہ لیجاکر کہا قمرن تم ہماری ہنسی کراؤگی - ارے غضب خدا کا ہم تو تم کو رئیس زادی اور بہو بیٹی بناکر رکھنا چاہتے ہین اور تم کہتی ہو کہ ہم نے جاکے سپاہی سے کہا کہ پہرا ہم دینگے تو جاکے گلاب فالودے والے کو بلا لا - ای سبحان اللہ اول تو یہ شام کے وقت گلاب فالودے کھانے کے کیا معنی - یون ہی خنکی ہوتی ہی اور پھر تمھارا جاکر پہرا دینا (ہنسی کو ضبط کرکے) آخر ہو نہ منہارنی وہ چوڑی والی کی بو کہان جائے - قمرن نواب کی اس تقریر پر بہت ہی تنگی - کہا اچھا امی جان کو بلوا دو ذری - نواب صاحب تو خود ہی چاہتے تھے کہ انکی والدہ مکرمہ آن کے اپنی ہونہار لڑکی کی حرکتین دیکھین کہا اچھا منظور - ہم جو کہتے ہین جنیا تمھارے ہی بھلے کے لیے کہتے ہین اول تو ان سب کے روبرو تم خفیف ہوئین دوسرے اگر کوئی پہچان جائے تو تمھارا میان ہم پر نالش داغ دے اور ہمکو مجبور ہو کر تم سے جدا ہونا پڑے ہمارا کچھ نہ بگڑیگا اور تم پھر اسکے پالے پڑ جاؤگی ایکی دہ اور اسکی مان تمکو سخت قید مین رکھینگے اور محلے والے نام رکھینگے کہ کیسی خراب عورت ہی یہ کہکر نواب صاحب نے حسین علی کو بلوایا اور حکم دیا کہ جاکر ناز دار قمرن کی مان کو بلا لا - مگر سمجھا دینا کہ چوڑی والیان بنکے نہ آنا -

حسین علی نے چپکے سے نواب صاحب کے کان مین کہا کہ سرکار ایک بات غلام عرض نہین کر سکتا مگر بے عرض کیے ہام بھی نہین جاتا سنا حضور قمرن بازار مین نکل کے کھڑی ہوتی ہین اور گنڈیری والون سے گنڈیریان چکاتی ہین ہمین تو حضور بدنام ہو جائینگے - نیکی برباد گناہ لازم - نواب صاحب نے سر نیچے لٹکا لیا کہا بھئی اسکی صورت ایسی قیامت کی ہی اور وہ حسن پایا ہی کہ مین اسپر واقعی لٹو ہون اور اب تم سے کیا کہون کچھ تو جی چاہتا ہی اور کچھ افسوس ہوتا ہی — ابھی ابھی ڈیوڑھی مین جاکر پہرے والے سپاہی کو حکم دیا کہ گلاب فالودے والے کو بلا لا تو جا ہم پہرا دے لینگے حسین علی منہ پھیر کر مسکرانے لگا اور آداب عرض کر کے رخصت ہوا - تھوڑی دیر مین دو ڈولیان آئین نواب صاحب نے اور سب عورتون کو ہٹا دیا اور ناز دار ضعیفہ کو علٰحدہ لیجاکر کل سرگذشت بیان کی ضعیفہ خاموش سنتی جاتی تھی اور دانت کٹکٹاتی تھی اور اکثر کہہ اٹھتی تھی کہ ہاے مجھ بخبتون کی جلی کے کرم نہ پھوٹ جاتے تو یہ دن کاہے کو دیکھتی بلاؤ تو قمرن کو —

قمرن - (ق) ای کیا اتی دیر سے کانا پھوسی ہو رہی ہی

ضعیفہ - (ض) تیرا سر - مردار بلٹی - ادھر تو آ —

ق - امی جان تم تو بن ناحق کو کوسنے کاٹنے لگتی ہو - بڑی کانون کی کچی ہو اللہ جانتا ہی —

ض - اور اوپر سے آنکھین دکھاتی ہی شرماتی نہین -

ق - شرمائین کیون کیا کسی کا باپ مارا ہی یا مال مارا ہی کسو کا - تم بھی آئین تو ہمین ڈانٹتی ہوئی —

ض - یہ چھوکری ایک ہی جھاڑ کا کانٹا ہی - ادھر آ -

ق - (پاس جاکر) لو آئی - جانو کھا ہی تو جاؤنگی -

ض - (کان مین کچھ سمجھا کر) بڑے شرم کی بات ہی قمرن -

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ق - امی جان یہ سب جھوٹھ ہے یہ اس گھر کی نوکرین بڑی لُتری ہین - ادھر کی اُدھر اور اُدھر کی ادھر لگانے بجھانے مین اُستاد -

یہ بُری بات ہے بیٹا (نواب کی طرف پھیر کر) مُنھ پر کچھ پیٹھ پیچھے کچھ مین اسکو ڈانٹے دیتی ہون - تم اُلٹو ڈانٹ دو یہ حرکتین بُری ہین -

ن - مین نے تو اپنی آنکھون دیکھا مجھ سے خود اُنھون نے کہا کہ سپاہی سے ہمنے کہا تھا کہ تو جا ہم پھرا دے لینگے

ق - اجی تو ہمنے یہ کہا تھا امی جان کہ پھرے پر مہری کو بٹھا دینگے اچھا الزام ہے -

ن - یہ لیجیے اور سنیے پھرے پر کہین مہریان بھی بیٹھتی ہین اور پھر محل مین نہین ڈیوڑھی پر - جو کوئی گورا شرابی گھُس آئے تو مہری کیا بنا لیگی سوائے چیخ کے بھاگ نکلے -

ق - گورا نہین ایک وہ گھُس آئیگا (کھڑی ہو کر اور جھک کر) اچھا ہمکو پھرے پر بٹھا دو - دیکھین تو گورا کیسے گھُس آتا ہے مجال ہے مونڈی کاٹے کی -

ض - چل بیٹھ اُدھر - اتنی بڑی ہوئے آئی سلیقے کی بات نہ سیکھی چلی ہین گورے سے کشتی لڑنے - بھینس نہ کودے کودے کون - یہ تماشا دیکھے کون ہنسوائی ہے اپنے تئین -

ق - امی جان سُنا نہین آپ نے کہ ہنستے ہی گھر بستے ہین - (ذرا جھک کر) اور کیا -

ض - سائیں کرے تم آباد رہو سلامت رہو پھلو پھولو

ق - یہ چنی ہوئی چبر قناتیان انکے ہان بھری ہین سب آنو کی بھرتی - سن مین دو غا بغل مین فرید چھوٹی سے لے کے بڑی تک حقاقہ دقاقہ -

ضعیفہ نے نواب صاحب کو علٰحدہ لیجا کر کہا بیٹا تم کو طرح دینی چاہیے بن مان کی لڑکی ہے اسپر ترس کھاتی ہون اسکو سمجھا دونگی - مگر تم اپنے گھر کی کسی بوڑھی جہاندیدہ عورت کو بلاؤ تو مین اسکو سمجھا دون - نواب صاحب نے مغلانی کو بلوایا اور کہا یہ ہماری خوشدامن ہین - مغلانی زمانہ دیکھے ہوئے بہت جھک کے آداب عرض کیا تو ضعیفہ نے کہا بی مغلانی ہماری لڑکی بڑے نازون کی پلی ہے - اسکو آج تک کسو نے آدھی بات نہین کہی پچھلے پہرے مچل گئی کہ مونگ کے لڈو کھاؤنگی - اسی وقت مونگ کے لڈو حلوائی سو جگا کے بنوائے گئے اور ابھی بچہ ہے اسکے عقل تو آتے ہی آتے آئیگی کوئی مان کے پیٹ سے تو لے کر آتا نہین ہے - اور ہمارے لاڈ کا یہ سب قصور ہے نہ ہم لاڈ کرتے نہ یہ اتنی بے ادب ہوتی - مگر میری عادت ہی کمبخت کی ہے - مین بچون کو گھڑکتی جھڑکتی نہین ہون - بس بیوی لاڈ کا مُنھ ٹیڑھا -

نواب - بی مغلانی گنڈیری لون والا حال تو کہ چلو -

مغلانی - اے حضور اب آگے دہرانے سے کیا فائدہ اور پھر پوچ بات -

ض - نہین نہین ضرور کہو چھپانے کی کوئی ضرورت نہین ہے تم کو ہمارے نمک کی قسم -

مغلانی - اے حضور پونڈے کی گنڈیری کا نام سُنکے زینے پر سے پھاندی پڑتی تھین -

نواب - یہ پھاندی کیا خوب ضلع جگت مین آج تمھارا بھی نام ہے جواب نہین رکھتی ہو -

مغلانی - (جھک کر آداب عرض کر کے) حضور کی قدر دانی ہے اور حضور ہی کے زیور سے گونی کی طرح بیگم صاحب ماشاء اللہ لدی ہوئین - حق تعالٰے اور اس سے زیادہ دے - دشمنون کی آنکھون مین خاک - جو انکی

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

طرف دیکھ نہ سکین اور پور پور چھلّے اور گنڈیریان چکانے لگین۔

راوی۔ نواب صاحب پھڑک اُٹھے واللہ اس پور کی لفظ نے کیا مزہ دیا ہی۔ پونڈے کے لیے پور۔

مغلانی۔ (پھر آداب عرض کر کے) یہ حضور ہی کی جوتیون کا صدقہ ہی کہ دو باتین کرنا سیکھ گئی۔

ض۔ نہین بی مغلانی تو بادشاہون اور بادشاہزادیون کی صحبت اُٹھائے معلوم ہوتی ہین۔

مغلانی۔ لونڈی نے تو حضور سے بھی اسکا ذکر نہین کیا تھا مگر یہ میری ایک ہی بس کی گانٹھ ہی۔

نواب۔ اہاہا۔ پونڈے کے لیے گانٹھ اہا سبحان اللہ۔

مغلانی۔ یہ جتنی (جتنی) خدمتی عورتین یہان ہین مچھ چھٹ سب چربانک ہین۔

نواب۔ (کھڑے ہو کر) واہ واہ واہ بانک چربانک!!!

راوی۔ گنڈیری والے چاقو سے پونڈا نہین چھیلتے بانک سے چھیلتے ہین۔ چربانک کا تلازمہ قابل تعریف ہی حکایت لڑانے مین مغلانی حکایت استاد ہی

نواب۔ تمنے تو اس وقت قلم توڑ دیے واللہ جی خوش ہو گیا۔

قمرن۔ ای امی جان ای امی جان لے اب یہان آؤ کبتک وہان بیٹھی رہو گی۔

ض۔ آئی بیٹا آئی۔ ذری دو دو باتین کر لون۔

قمرن۔ ای اتنے دنون پیچھے تو ملی ہو۔ اور جاکے بیٹھ رہین ذری یہان تو آؤ۔

ن۔ آتی ہین۔ آتی ہین۔ یا الٰہی یہ گھبراہٹ توبہ توبہ میرے اللہ!

ق۔ اب تمہارے مارے کوئی اپنے ان باپون کو چھوڑدے یہ نئی زبردستی ہی۔

مغلانی۔ حضور لونڈی کی طرف سے نشان خاطر رہیے

ض۔ اے لو مجھ سے کیا کہتی ہو بڑی بوڑھی ہو تم مجھے تمہارا بڑا اعتبار رہی۔

نواب۔ اپنر ہمکو بڑا بھروسا ہی واللہ۔

ض۔ کیون نہین کیون نہین۔ ضرور ہونا چاہیے۔

مغلانی۔ میری گودون کے کھلائے ہوے ہین۔

ض۔ کیون نہین۔ کیون نہین۔ بچے ہین ابھی اللہ رکھے

مغلانی۔ مین نے بڑے نواب صاحب سرکار کے باپ کو گود مین کھلایا ہی۔

ض۔ کیون نہین۔ کیون نہین۔ گھر ہی تمہارا تم بڑی نیک ہو اور دیرینہ عورت۔

قمرن سے ضعیفہ نے تخلیے مین کہا بیٹا تم سے بڑھکر بیوقوف کوئی نہوگا۔ ایسے گھر مین بہو ہو کر بھی جو تم سے چلتے نہ بن پڑے تو بس حد ہو گئی۔ ہا!!! بڑی شرم کی بات ہی۔ پونڈے کی گنڈیریان لینے کے لیے بازار مین نکل جانا اس سے بڑھ کے چھچھوراپن اور کیا ہوگا بچپنے سے محلون مین جاتی ہی کبھی کسی بیگم یا شریف زادی کو سر بازار نکلتے دیکھا تھا اور تو اتنا نہ سوچی کہ اس محلسرا کی تو مین مالک ہون اور اتی عورتین میری خدمت کو ہین اور دروازے پر پہرا اور سپاہی اور چوبدار رہتیون کی ڈیوڑھی ہی مجھے یہ زیبا ہی بھلا کہ مین باہر نکلون وہی اپنی اصلیت پر آگئی اور گنڈیری ایسی کونسی نعمت ہی پھر اگر جی چاہتا تھا تو مری سے کہنا تھا یہ اپنے آپ جاتا کیا معنی تجھے عقل نہ آئیگی۔ ایسی تو تو تھی نہین مگر دولت دیکھکر

تو اپنے آپکو بھول گئی۔ ہم سمجھے تھے کہ بوڑھی ہوتی وقت قسمت کھل گئی۔ نواب تجھے گھر ڈال لینگے مگر یہ قسمت کہان جو ایسی ہی حرکتین رہین تو بس روٹی کپڑے کے سوا اور کچھ نہ دینگے بسم اللہ ہی غلط ہوئی نا۔ اور مین نے سمجھا دیا تھا کہ دیکھ قمرن ایسے اونچے گھر مین ہو تجکو ذری دیکھ بھال کے اور سنبھل کے چلنا۔ مگر قمرن کسکی سنتی ہی۔ لے اب ایک کام کرو نازو کا میان تو گیا کلکتے اور نازو کی ساس آج کسمنڈی جاتی ہی۔ وہان سے کوئی مہینے سوا مہینے مین آئیگی تب تک نازو یہان ہی رہیگی۔ قمرن بڑی خوش ہوئی کہ باجی یہان ہی رہینگی ضعیفہ تو ڈولی پر سوار ہو کر چلی گئی مگر نازو کو یہان ہی چھوڑ گئی کہ قمرن کو ڈانٹتی رہے۔

نواب صاحب نے نازو کو پاس بلا کر بٹھایا اور کہا خدا کے لیے انکو سمجھاؤ۔ یہ انکو ہو کیا گیا ہی۔ پہرے والے سے کہتی ہین کہ تو جا ہم پہرہ دے لینگے۔ خیر یہان تک بھی خیریت تھی۔ گھر ہی مین بات رہی۔ گنڈیری والے کے پیچھے پیچھے بازار تک دوڑا جانا یہ سب سے بڑھ گیا مجھے رورہ کے خیال آتا ہی کہ بازار والون نے کیا کہا ہوگا کہ یہ کون ہٹو نکلی ہی۔

قمرن نے کہا تو اب اب ہم بگڑ جاینگے بس ایک بات آئی گئی ہو گئی۔ تمکو تو رٹ لگ گئی ہی بس اور بازار والون نے دیکھا تو ہوا کیا۔ ان نگوڑون کی بہو بیٹیان نہین ہین وہ نگوڑے نلکھٹے ہین۔ ایک بات کے پیچھے پڑ گئے کہہ تو دیا کہ خطا ہوئی تقصیر ہوئی۔ گناہ ہوا۔ اب ایسا نہ ہوگا۔ اب ہمارا سایہ تک ہم کو نہ دیکھ سکیگا۔ بس اب کیون بک بک لگائی ہی حق ناحق کو اور نہین تو کیا ٹر ٹر ٹر ٹر۔

نواب کو یہ ادا پسند آگئی بس کھب گئی دل مین۔ کہا اے اچھا ذرا ادھر کھسک آؤ۔ اور بڑی گرما گرمی کے ساتھ پیار کیا کہا از برائے خدا ایک مچھی دو اور ایک لو۔

قمرن نے کسیقدر رکاوٹ کے ساتھ کہا بس بس الگ رہیے گا یہ دکھانے کی محبت ہمین نہین بھاتی یہ ٹھنڈی گرمیان رہنے دو۔

نواب صاحب نے اپنے ہاتھ سے ایک گلوری قمرن کو کھلائی اور ایک نازو کو۔ اور رخسار تابان کا بوسہ لیکر کہا خفا نہو جایا کرو ہم تو تم پر جان دین اور تم ہم سے کشیدہ رہو۔ یہ کیا۔

ق۔ اور تم باجی کے سامنے مچھیان لیتے ہو۔ ذرا شرم نہین آتی بڑے وہ ہو۔

نواب۔ شرم کاہے کی۔ نازو کی تو خود مچھیان لینگے ہم یہ عیب نہین ہی۔

نازو۔ بڑے مزے مین آئے ایک بہن تو تمھارے سپرد کر دی ہی ہم نے۔

نواب۔ اے تو آدھی جورو تو تم بھی ہو صاحب کہ نہین یا اسمین کچھ انکار ہی۔

ق۔ تو اس وقت تمھاری اغل بغل ڈیڑھ جورو بیٹھی ہی۔

نواب۔ اسمین کیا شک ہی۔ ایک تم اور آدھی یہ (نازو کی طرف اشارہ کر کے)۔ کیون نازو۔

نازو۔ اجی تم ہم دونون بہنون کو گھر ڈال لو بس۔

نواب۔ شرع کی رو سے حرام ہی۔ ہو نہین سکتا ورنہ پھر کیا تھا چیڑی اور دو دو۔

نازو۔ (قہقہہ لگاکر) ہان ہان (پہلی ہان کو بڑھا کر) اور کسی کی بیاہتا جورو کو بھگا لانا یہ تو حلال ہی۔ کیون بولو اب نہ جواب دوگے۔

نواب۔ (مسکرا کر) اسکا تو کہین شرع مین ذکر نہین ہی۔

نازو۔ (گال مین آہستہ سے چٹکی لیکر) ہان کیا من مانی باتین ہین کیون نہو

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

نواب۔ اس وقت اِس چٹکی نے کیا مزہ دیا ہے۔ واللہ جلا لیا قمرن کی تیکھی چتونوں نے تو مار ہی ڈالا تھا مگر انکی اِس ادا نے شیرین نے جلا لیا۔

نازو۔ تو ایک بہن ملک الموت ہے دوسری مسیحا۔

نواب۔ نہیں دونوں ملک الموت اور دونوں مسیحا۔

نازو۔ یہ تمھارے ہاں کی عورتیں تو ہم سے جلتی ہونگی

ق۔ اے باجی بڑی دقافہ ہیں اور ہمیں چاہتی تھیں کہ چھکیوں پر اُڑا دیں۔ بھلا ہم کب انکی باتوں میں آنے والے تھے۔ ہمیں بنانا کیا دل لگی ہے۔ ہم خود سیکڑوں اور ہزاروں کو بنا ڈالیں۔

نازو۔ نہیں نہیں قمرن تم نے بڑی زیادتیاں کیں بیسان گنڈیری لینے باہر دوڑی گئیں۔ توبہ توبہ!!!۔

ق۔ اب آج سے لنڈیریاں کھانی ہی چھوڑ دیں جا فنہ کھائینگے

نواب صاحب کے ساتھ بی نازو اور قمرن کھانا کھانے بیٹھیں تو مہریاں دل ہی دل میں ہنستی تھیں ان بیچاری منہارنوں کو یہ کیا معلوم تھا کہ امیر زادیوں کے کھانے کا کیا طریقہ ہے جب مٹھا دستر خوان پر آیا تو نواب صاحب نے گھر کی ماما اور خواصوں کی جانب نظر قہر سے دیکھا مگر انکے خاموش کھڑے رہنے سے اور بشرے کی وضع سے سمجھ گئے کہ کوئی قمرن کی فرمایش ہوگی بوڑھی مغلانی کو جا نادیدہ اور خرانٹ تھی تاڑ گئی کہ نواب صاحب بد دماغ ہو گئے تو اُن کا دل خوش کرنے کے لیے دور ہی سے کہتی کیا ہے کہ حضور جب ٹیا برج میں تھی تو ایک دن جہان پناہ ٹہلتے ٹہلتے پری منزل کے قریب جو ہو بچے تو ایک سپاہی اُس وقت ماش کی دال بگھار رہا تھا اسکی خوشبو سے بادشاہ ایسے خوش ہوے کہ فوراً حکم دیا کہ دستر خوان پر یہ ہنڈیا بھی چن دیجائے جب طعام سنا دل فرمانے لگے اور خاصہ چنا گیا تو حکم ہوا کہ اس سپاہی کو بلاؤ گی یہ تاب دیدو۔ سپاہی اپنے دل میں دعا مانگنے لگا کہ خدا کرے روز جہان پناہ کی سواری ادھر سے اسیوقت نکلے جب میں دال بگھار رہا ہوں تو میں ہی چین لکھتا ہے حضور کھانا طبیعت پر ہے۔ اکثر رئیسوں کو ہمنے دیکھا ہے کہ پلاؤ کے دو ایک نوالے کھائے مگر تلی اروپوں پر جان دیتے ہیں بیسم کے بیج کھانے کا عشق ہے۔ کھاتے من بھاتا اور پہننے جگ بھاتا۔ نواب صاحب کو اس سے ڈھارس ہوئی اور نازو بھی سر ہو گئی۔ کیونکہ قمرن میٹھے ہی کی طرف زیادہ جھکتی تھیں کھانا کھانے کے بعد نواب صاحب اپنے آرامگاہ میں تشریف لیگئے اور نازو دوسرے کمرے میں گئیں۔

ادھر مہریوں وغیرہ نے میدان خالی پاکر قہقہے لگانے شروع کیے۔

مہری۔ وہ تو کہیے گجی کی روٹی نہیں پکوائی تھی۔

مغلانی۔ یہ ساری شرارت اسکی تھی۔ (ہنسکر)

ماما۔ میرا کیا قصور ہے ہمیں باہر سے جو کھانا پک کے آیا اسمیں مٹھا بھی تھا اب میں چکھنے اور سونگھنے تو بیٹھی نہیں ہوں جو پک کے آیا چن دیا۔ گھر میں پکا ہو خواہ باہر۔

مہری۔ نواب صاحب کو بہت ہی برا معلوم ہوا

مغلانی۔ مگر سچ کہنا ہمنے کسی بات ٹالی ہے کیوں۔ نہ کہو گی۔

خواص۔ ہاں اللہ گواہ ہے۔ تو وجہ کیا سرکار کو اب اگر خیال ہے تو یہ خیال ہے کہ ہم لوگ ہنسینگے۔

مغلانی۔ بس بس۔ بس تم سمجھ گئیں۔ اب تنہائی میں چاہے بیگم صاحب جھاڑو دیں۔ چاہے چلمیں بھریں۔

مہری۔ اے آخر یہ ہیں کون۔ مگر میں جانتی ہوں شہر بھر میں تو ایسی عورت دوسری نہو گی۔ کیا شکل پائی ہے۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

مغلانی - جب ہی تو سرکار ریجھے چاند کا ٹکڑا ہی -

مہری - نتھی کتنی اچھی ہی - نواب بڈھن صاحب نے جو وہ عورت گھر مین ڈال لی تھی - نام تو - یہی بڈھن صاحب تو بسنتے والے سڑکے پاس جنکی ڈیوڑھی ہی - یا انکی ہنسی دیکھی یا اُسکی - مگر وہ اِتنی گوری چٹی نہین ہین - ہی خبصورت (خوبصورت) وہ بھی مگر یہ بات کہان - یہ چیز ہی اور ہی -

مغلانی - اور کتنا چلبلا پن ہی کہ افوہ - نچلی تو بیٹھتی ہی نہین ایک جگہ - اور اِسی کا نام معشوق پنا ہی بس -

خواص - گات کتنی پیاری ہی - کلائیان کیسی گوری گوری ہین ہمنے تو اِتنی عمر مین ایسی عورت نہین دیکھی -

مغلانی - ہمنے بھی نہین دیکھی - دیکھو ہم جھوٹ کیون بولین

ادھر یہ باتین ہو ہی رہی تھین کہ اس خلفشار مین اُدھر آغا محمد اطہر اور رونق جنگ اور چھٹن صاحب نے باہم صلاح کی کہ نواب محمد عسکری کا حال دریافت کرنا چاہیے - داروغہ اور ممن کو بلا کر سمجھایا کہ دیکھو زمانہ بیڈھب ہی اگر اسکے میان نے نالش کردی تو غضب ہو جائیگا ٹھنڈی کرکے کھانا اچھا ہوتا ہی - محمد عسکری کو سمجھا دو کہ ہاتھ پانون بچائے رہین ہم دوست ہین انکے حق دوستی کا ادا کردیا - آئندہ انکو اختیار ہی انکو لازم تھا کہ بالکل الگ رہتے - آخر سوچو تو کہ وہ اسکا نتیجہ کیا سمجھے ہین اور ہم سے بڑھ غضب خدا کا ارے نہین کیا نہین معلوم ہی آوارگی بہتون کی دیکھی مگر یہ آوارگی بھی نرالی آوارگی ہی انکو خوب سمجھا دو کہ ظالم اسمین بدنامی کے سوا ہتک عزت بھی ہی -

ممن اور داروغہ چپ چاپ سنتے رہگئے اور دونون اپنے اپنے دل مین سوچتے تھے کہ کوئی تدبیر ایسی ہو کہ یہ دونون صاحب یہان نہ آنے پائین - اگر یہ آگئے تو ہماری دال انکے سامنے نہ گلنے پائیگی اور ہمارا رنگ پھیکا پڑ جائیگا - آغا محمد اطہر نے کہا بھئی رونق جنگ تم تو ابھی ابھی آتے ہو ہم اور چھٹن صاحب گھٹنون سے یہان ایڑیان رگڑ رہے ہین مگر ہم دونون سے زیادہ تمکو فکر ہونی چاہیے - واللہ نواب ہاتھ سے جاتا ہی اسکی فکر کیجیے -

حضرات ناظرین! چھٹن صاحب اور آغا محمد اطہر اور رونق جنگ گو سب آوارہ مزاج تھے - مگر محمد عسکری ان سب کے گرو گھنٹال نکلے مہراج بلی نے جو ان لوگون کی تقریر سُنی تو جھلا اُٹھے - کہا خدا جانے تم لوگ کیون اسقدر نواب کے خلاف ہو - وہ رئیس کیا جو مردہ دل ہو - ریاست کے معنی ہی یہ ہین کہ کھائیے اچھا - پہنیے اچھا - اور معشوق اچھے اچھے ہون اگر گھر مین گھُس کے دال چپاتی کھالی تو رئیس کیا ہمارے نزدیک سائیس ہی - رئیس وہ جو دل چلا ہو - ع

اُسکی رہی اور رہے گی کسکی

آغا محمد اطہر بہت ہی جھلائے - آپ تو اپنی فصد کھلوائیے آپ کو ہو گیا ہی خبط - آپ پاگل ہین - ریاست کے یہی معنی ہین کہ دو دو دن گھر سے غائب رہے - واہ اچھی ریاست ہی - ایسے رئیس کی ایسی تیسی ہم تین حرف بھیجتے ہین ایسے رئیس پر -

رونق - تم انسے اُلجھتے کیون ہو آغا صاحب -

آغا - انکے پاگل پنے کی گفتگو سُنی آپ نے -

رونق - جی خوب سُنی یہ تو لاعلاج ہین بھائی -

چھٹن - لاعلاج کیا معنی - مسخ ہو گئے ہین یہ -

مہراج - جب دل آتا ہی بھائی صاحب تو پھر کچھ قابو نہین چلتا - آپ لوگ کیا جانین - ع

کھینچا تا ہی دل کوئے بتان مین
مری تقدیر مین ہو ای خدا کیا

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

آغا - آپکی تقدیر مین نازو کی جوتیان کھانا ہے -

اسپر تینون آدمی ہنس پڑے اور تینون نے مہراج بلی کو بنانا شروع کیا - اس زمانے کے جعفر زٹلی میان مہراج بلی ہین جعفر زٹلی نہین بھئی یہ اپنے وقت کے مجنون ہین نازو پر عاشق ہوے ہین اور وہ انکو بھونی مونگ کے برابر بھی نہین سمجھتی -

مہراج بلی نے کہا سنیے - ؎

در دلم عشق ز لیلی کافی ست
خواہش وصل زنا انصافی ست

آغا - جی - خواہش وصل زنا انصافی ست سا گر بوڑھے نہوتے تو یہ شعر نہ پڑھتے مگر - ؎

از شاخ کہنہ میوۂ نورس غنیمت ست

داروغہ نے کہ فہمیدہ اور شایستہ آدمی تھا آغا محمد اطہر کی بڑی تعریف کی حضور آپ نواب صاحب کے بڑے دوست ہین واللہ اور جتنے آتے ہین سب مخرب - ایک آپ اور دو صاحب یہ تو انکے دوست ہین باقی یاران نامی ہین - روٹی کے ٹکڑے کے لیے خوشامد کرتے ہین - مگر حضور پوتڑون کے رئیس ہین نازو نعم پروردہ - آپ کا کیا کہنا - نواب صاحب مے بہنک بڑا کیا کوئی اس طرح کھل کھیلتا ہے بھلا کچھ تو بدنامی نیکنامی کا پاس چاہیے - اب سارے شہر مین بدنام ہونگے ایسا فعل کیا - پھر یہ کوئی اچھی بات ہے - لاحول ولا قوۃ - مگر ہم لوگون کے سمجھانے سے سمجھ سکتے ہین بھلا ---

یہ گفتگو ہوتی ہی تھی کہ ایک رونا آیا اور سلام کرکے داروغہ کو ایک رقعہ دیا - داروغہ نے پڑھا اور بڑھکر چھٹن صاحب کو دیدیا - رقعے کا مطلب یہ تھا ---

داروغہ صاحب - دو مینڈھے کانپور سے بکنے آئے ہین گھوڑے کے سوداگر کے پاس ہین جو آغا میر کی سرا مین ٹکا ہے - اس سے دو نون مینڈھے خرید لو - یہ بڑے نامی مینڈھے ہین جو دام مانگے دے دو -

عسکری -

چھٹن - (رونق جنگ سے) خوش ہوے آپ -

رونق - (رقعہ لیکر) این + - اب یہ شوق چرایا ہے - بھئی جو سوجھتی ہے انوکھی -

آغا - کیا - کیا شوق چرایا ہے - ہمکو تو بتاؤ -

چھٹن - جی مینڈھے لڑانے کا شوق ہے -

آغا - این - انہین نہین - سچ سچ بتاؤ بھئی -

چھٹن - یہ رقعہ پڑھ لو نا - موجود ہی ہے -

آغا - (پڑھکر) اب انسے کہیے کہ انڈے لڑائین -

چھٹن - جی یہ سب کچھ کرینگے نمبر بڑھ گیا انکا - یہ سب سے بڑھ گئے بھائی -

آغا - مینڈھے لڑانے کی کیا دور کی سوجھی ہے داروغہ جی قلم دوات کاغذ منگواؤ -

راوی - آغا محمد اطہر نے نواب صاحب کے نام خط لکھا -

ابے نامعقول تیری ایسی تیسی کردن - مردک تجھے خبط ہو گیا ہے جنون ہو گیا ہے - دو دن سے آپ غائب کہان ہین بڑے پاجی ہو اور اب آپ جوتے کھائینگے - ان لوگون نے تم کو بالکل خراب کر دیا ہے - افسوس ہے واللہ افسوس کا مقام ہے مگر یہ وہی مثل ہے کہ بارہ برس کے کو بید کیا اور اٹھارہ برس کے کو قید کیا - تمکو سمجھائے کون - ارے کمبخت تجھکو یہ کیا ہوا ہم لوگون سے صلاح تو لے لیا کر بھائی یاد رکھو پچھتاؤ گے اور اگر ایسی ہی آوارگی رہی تو بچہ خراب ہو جاؤ گے --- اور ہو جاؤ گے کیا معنی اب تم ہمارے ہاتھ سے گئے - ؎

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

بُرا کہے جسے عالم اُسے بُرا سمجھو
زبانِ خلق کو نقارۂ خدا سمجھو

مہاراج بلی کا سا گول آدمی اگر ایسا ہو جیسے تم اب ہو گئے ہو تو مقام حیرت نہین - مگر تم کو ایسا نہونا چاہیے یہ بڑے عیب کی بات ہی بھائی - ارے تم مین کچھ بھی انسانیت باقی ہی تو ہم سے ملو اور قسم لے لو کہ تمھارے مُنھ پر ان امور کا تذکرہ بھی نہ کرینگے کیونکہ بھائی ناصح کو لوگ اپنا دشمن سمجھتے ہین ایسے پردے آنکھون پر پڑ جاتے ہین کہ دوست کو دشمن اور دشمن کو دوست سمجھنے لگتا ہی انسان - ہی ہی واللہ ستم کا سامنا ہی -

اب اگر آج تم ہم سے نہ ملو گے تو واللہ ہم لوگ تمھاری صورت پھر نہ دیکھینگے - بس اسکو یاد رکھنا - اب تم کو اختیار ہی بھائی - ارے ہم تیرے بھلے کے لیے کہتے ہین - اور تو ہمسے دور دور رہتا ہی - اب یہ تو بتاؤ کہ بی قمرن کہان ہین - یار صورت تو دکھا دے ظالم ہم تو ترس گئے واللہ - قمرن ہائے قمرن - وائے قمرن - بھائی کہو تمھارے قدمون پر ٹوپی رکھون - ایک دفعہ تو صورت دکھا دے واللہ تم کو نصیحت کرتے کرتے خود ہی مبتلائے مرض ہو گئے ٥

تو بھی ای ناصح کسی پر جان دے
ہاتھ لا اُستاد کیون کیسی کہی

یہ داغ کا شعر ہی مگر میرے حسب حال - بڑے ناصح بنے تھے مجھے قمرن اِس وقت یاد آئی صرف دور دور کی بات چیت چاہتا ہون اور بس - دل قابو مین نہین ہی - ٥

سنبھالتا ہی نہین دل کو ہو گیا کیا	خدا جانے کہ ہی یہ ماجرا کیا
نئے آزار کا ہی سامنا و زرا	مریضِ عشق کو ہو گی شفا کیا

راقم محمد اطہر عفی عنہ

رونق - ہمکو بھی خط سناؤ کیا لکھا ہی بھئی -
آغا - آپ کوئی قاضی ہین جو جی چاہا وہ لکھا -
رونق - (خط چھینکر) اب کہو اچھا نہ سناؤ -
آغا - بھئی چھینا جھپٹی اچھی نہین - دیکھو اُستاد -
رونق - (خط پڑھکر) ہان!!! یہ کہیے - ع -

خوب گذریگی جو مل بیٹھینگے دیوانے دو

چھٹن - یار ہم بھی دیکھین - یہ خوب گذریگی کیا معنی کیا آغا بھی لٹو ہوے کسی پر -
رونق - (خط دیگر) پڑھیے تو اِسے یہ نئے بگڑے -
چھٹن - بہت ہی خاصے - اچھے ناصح ملے یک نشد دو شد
داروغہ - حضور یہ خط بھیجے گا کس طرح - پتا تو ہی نہین
رونق - (جھلا کر) میان بوڑھے ہونے آئے اور جھوٹ بولنا نہین چھوڑتے کشمیری ہو نہ آخر -
داروغہ - حضور جو چاہین سو کہ لین مگر کشمیری ہونا بھی اگر کوئی عیب ہی تو مجبوری ہی - خدا گواہ ہی جو مجھ کو یہ معلوم ہو کہ اس وقت نواب صاحب کہان ہین -
رونق - پھر کشمیری پیچ چلا - اس وقت کی ایک ہی کہی -
داروغہ - حضور تو نہ ہاری مانتے ہین نہ جیتی -
رونق - ارے کاشو - مین خوب سمجھتا ہون - ع -

برائے پختن شلجم گر بختہ کاشو

یا یون کہیے کہ - ع -

کاشو برائے پختن شلجم گریختہ

داروغہ - حضور شلجم تو نعمت ہی - واللہ - ع -

شلجم پختہ بہ کہ لقمہ خام

شلجم تو وہ ترکاری ہی کہ گوشت کی اسکے سامنے کوئی حقیقت

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

نہین ہی شبدیگ سے بڑھکر اور کیا ہی ۔
داروغہ ۔ بھئی واللہ شبدیگی تو ہمنے ایک دفعہ کھائی تھی
باریک استعمال چاولون کے ساتھ ہمارے ایک دوست
ہین عبدالستار کشمیری ہین اور نینی تال مین رہتے ہین
پہاڑ کی چوٹی پر جلسہ تھا ۔ مین کیا کہون ۔ حضور ہم لوگون
سے بڑھ کر شبدیگی نہین پک سکتی ۔ کوئی پکا تو دے ۔
چھٹن ۔ یہ تو صحیح ہی بھئی کشمیری ہوتے خوش خور ہین ۔
داروغہ ۔ خوش خور ۔ جو غذا کشمیری کھاتے ہین وہ آپ
کہان سے لا سکتے ہین دنبہ کہان پائیے ۔ زعفران یہان کہان
بکری کے گوشت مین وہ لطف کہا جو دنبے کے گوشت مین ہوتا ہی
یہ خط آغا محمد اطہر نے داروغہ کو دیا اور کہا بھئی کشمیری
اپنے کی تو ہمسے تو نہین ۔ داروغہ ہنسا ۔ حضور تو سر بات ہین
کشمیریون نے ہی کی پھبتیان کہتے ہین عالمگیر تمام عمر اسی
فکر اور تلاش مین رہا کہ اچھا آدمی اسکو ملے لائق آدمی
ملکر نہ ملا ۔ اگر کسی قوم کو مانتا تھا تو کشمیریون کو ۔ آدم خوب
بدست نیاید کشمیری درین صوبہ بسیت کہ ما شقر میکنیم حضور
ہین کس گھمنڈ مین کشمیر کا سا ملک روے زمین پر نہین ہی ۔
طغرائے کشمیری نے جو تعریف کی ہی از سر تا پا صحیح ہی ۔
حافظ نے کیا کہا ہی ۔ ع ۔

سیہ چشمان کشمیری و ترکان سمرقندی

حسن آب و ہوا ۔ فضا ۔ سبزہ زار ۔ چشمہ سار ۔ فطرت ۔
اخلاق کشمیریون پر ختم ہی ۔ کیسے کیسے خوشرو جوان ہوتے ہین ۔
دیدار وکرو اہ وا ۔ آپ کشمیریون کے خلاف گویان ہین بے قدر ۔
آغا نے کہا مین دل لگی کرتا تھا ورنہ اکثر کشمیری میرے
دوست ہین اور دلی دوست ۔ یار تم لوگ گھمنڈ کی تو خبر
لیتے ہو ۔ داروغہ نے کہا اجی وہ ہم دنیا بھر سے بڑھی
اک دو ہزار ہندوستانی جہل کی علت ۔ مین

کالے پانی بھیج دیے گئے کسی کشمیری کا تو نام بتائیے اور
یون زبردستی کی اور بات ہی ۔
اتنے مین داروغہ کو ایک شخص نے رقعہ دیا اور
انھون نے مسکرا کر نواب رونق جنگ کو وہ رقعہ
دے دیا ۔
رقعہ ۔ بھائی صاحب آپ لوگ تو ہو گئے ہین پاگل
اس وجیہہ (وجہ) سے کی (کہ) آپ لوگ سمجھتے ہینگے
کہ عسکری قمرن پر لٹو ہی ۔ قمرن تو للتو اتبنولی کے ساتھ
بھاگ گئی اور آپ لوگون کو یعقین (یقین) ہی نہین آتا
پھر بے اسکو کوئی کیا کرے بھئی اگر قمرن کا پتا لگے تو ہمکو
ضرور اطلاع دینا ۔ ہم اسکے جمال کے مشتاق ہین ۔ کس غضب
کی چال ہی کبک دری کی کیا مجال ہی کہ اسکا مقابلہ
کر سکے ۔ دل لگی ہی ۔ سارے لکھنؤ کی ناک ہی ۔
کیہیے بی نازو اور مہراج بلی مین میل ہوا یا نہین
واللہ بڑا خوش نصیب آدمی ہی ۔ بھئی میرا احوال
کیا پوچھتے ہو ۔ س

وہ پری ساتھ لیکے سوتا ہون
جور جیکا پلنگ کستی ہے

مین نے چلہ کھینچا ہی چالیس دن کے بعد ملونگا ۔
آغا صاحب اور مہراج بلی اور انکی والدہ مکرمہ بی نازو اور
رونق جنگ اور سب کو سلام ۔ محمد عسکری عفی عنو د عنہ
رونق ۔ اسکو بھی لکھنا کبھی نہ آئیگا واللہ ۔ عفی عنہ کو نون
اور واو سے لکھتے ہین ۔
چھٹن ۔ دیکھون لاحول ولا قوۃ ۔ پاگل ہی رہا ۔
آغا ۔ اور رونق جنگ ہی کے نام خط اور انھین کو سلام
رونق ۔ جی ہان اس سے کیا بحث ہی یقین کو آپ
یعقین لکھتے ہین ۔ عین سے ۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

آغا۔ لاحول ولاقوۃ۔ بد املا بھی ہو تو اسقدر۔ واللہ۔
چھٹن (قہقہہ لگاکر) اور کاف بیانیہ یعنی (کہ) کو آپ کی لکھتے ہیں
آغا۔ اور شاعری کا دعوی۔ داغ اور امیر کو اصلاح دیتے ہیں جو ذوق اور آتش کے سرمایۂ ناز ہیں۔
رونق۔ تو اب اس سے ثابت ہو گیا کہ کہیں قریب ہی چھپے ہوے ہیں یار تلاش کرنی چاہیے۔ میان مہراج بلی آپ بھی واللہ کہینگے کہ مین بھی آدمی ہون۔ مینونسپل کے کمشنر بنے ہین۔ ایسے ایسے کمشنر بہت دیکھے ہین۔ ذرا پتا نہین لگا سکتے کہ نواب صاحب کہان ہین۔
مہراج۔ یہ کون بڑی بات ہی۔ ابھی ابھی لو۔
آغا۔ آپکا رعب نہین ہی کچھ۔ واللہ ذرا رعب نہین۔
مہراج۔ کون۔ چالان کرا دون آپ کا۔ ؟
آغا۔ جی چالان کرا دونگا۔ بس دوستون ہی پر شیر ہین نازو سے ایک نہ چلی۔

برف کے کوزے جو شب انشا کو بھیجے یار نے
اسکے یہ معنی کہ لو نقشہ تمھارا جم گیا

ایک روز سر شام معشوقہ گلبدن بی قمرن صاحب نام محلسرے بری منزل پر اٹھلا رہی تھین۔ اور بی مغلانی کو بتا رہی جاتی تھین کہ دیکھو ہم کو ڈھیلی آستینون کی کرتی سے نفرت ہی پھنسی آستینون کی کرتی سیو اور پیچکے اور گوٹے اور بنت اور پیچھے سے لدھڑ نہ کردیا کرو۔ سادگی عجب شے ہی مغلانی مغلانی ہان مین ہان ملاتی جاتی تھی۔ ای حضور جو لطف سادگی مین ہی وہ اس لدھڑ پنے مین بھلا کہان ہو سکتا ہی توبہ کیجیے جو بن سادگی ہی مین ہی۔ حضور لونڈی سات پیڑھیون سے یہ کام کرتی ہی اور ایسی ویسی کبھی بھولے سے بھی نوکری

نہین کی۔ جب کی اونچے گھر ہین۔ ۶

خاک از تودۂ کلان بردار

اپنی سوکھی چپاتی نمک کے ساتھ کھا کے سو رہنا اچھا ہی اور نیچ قوم کی بات سننا نہین اچھا۔ آبرو عزت کے ساتھ جو کی روٹی ملے جائے۔ للو اور جگدھر جائین اپنی ایسی تیسی مین قمرن کی بڑی خواہش تھی کہ انکی دوگانا انکے ہان آئین اور انکے ٹھاٹھ دیکھین مگر نازو چونکہ انسے سن مین زیادہ تھین سمجھاتی جاتی تھین کہ دیکھو قمرن ایسی کوئی حرکت نہ کر بیٹھنا کہ یہ گھر چھوڑکر پھر وہی چوڑی والی۔ موچی کی موچی بنجاؤ۔ انھون نے نازو کی چوری سے مغلانی سے کہا۔ بی مغلانی ایک بات کہین کسو سے کہو گی تو نہین ہماری دوگانا کو ذری بلا لاؤ یا بلوا لو ہمنے انھون نے دوہر یا بادام توڑکر ایک انھون نے ایک ہمنے کھایا ہی۔ انکے دیکھنے کو ہمارا بہت جی چاہتا ہی۔ اس اجڑے پردے کو خدا غارت کرے پردہ کیا قیدخانہ ہی کہین جاؤ نہین کہین آؤ نہین۔ واہ قیدی بنے رہو جیسے اچھے خاصے بند ہوے ہوتے ہین۔ انکے بے دیکھے جی ندھال رہتا ہی۔ باجی آج گھر جائینگی۔ یہان میدان خالی ہوگا۔ تم ڈولی پر چڑھ کے چلی جانا۔ ہم پتا بتا دینگے
مغلانی۔ ای حضور دم مارنے کی تو مہلت نہین ملتی۔
قمرن۔ اچھا جاؤ ہمنے چھٹی دیدی۔ بس۔
مغلانی۔ حضور تو سلی سلائی کو ادھیڑ ڈالتی ہین۔
قمرن۔ اور جو ہمارے بدن پر ٹھیک نہ ہو تو کیا کرین۔
مغلانی۔ کیسے ٹھیک نہو حضور۔ مجال ہی جو ٹھیک نہو
قمرن۔ اوئی تو اچھا ہمین کیا انکار ہی ادھیڑ ڈالا ادھیڑ ڈالا جی کی خوشی ہمارے تمھارا کیا حرج ہی۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

مغلانی۔ کس محلے مین رہتی ہین وہ حضور کی دوگانا۔

قمرن۔ اچ خان کے میدان مین۔ ای یہ اچ خان کون ہین

مغلانی۔ حضور بادشاہی مین رسالدار تھے بڑی نمود کے آدمی۔

قمرن۔ لکھنؤ کے بعض بعض محلے بھی اُجڑے نئے نام کے ہین گاما کا پل۔ سر کٹا نالا۔ اچ خان کا میدان ٹھٹھا بیگ کی گڑھیا۔ دو گوتان۔ اٹکی محلہ۔ دھنیا مہری کا پل نوبستہ

مغلانی۔ سرکار دھنیا مہری نے بڑے لطف بڑے چین کیے ہین۔ بادشاہ کے مزاج مین بڑا دخل تھا اور اب تلک اُسکا نام مشہور ہی۔ اور راجہ جھاجھا کو بادشاہ نے خطاب دیا تھا۔ قسمت ہی اپنی۔ بہت سے مرگئے۔ کوئی جانتا بھی نہین کہ کون تھے کون نہ تھے۔ دھنیا مہری کا نام تب تلک رہیگا جب تلک لکھنؤ باقی رہیگا۔

قمرن اس شہر کا نام لکھنؤ ہی یا نکھلئو۔

مغلانی۔ (ہنسکر) لکھنؤ حضور۔ نکھلئو گنوار کہتے ہین

قمرن۔ اللہ کرے باجی جلدی جائین کہین تو دوگانا کو بلوائین ہم اور جشن رہے۔ آج کھانا اچھا پکوانا ابھی سے حکم دے دو کہ جیمین پک کر تیار رہے۔

کوئی پانچ کے عمل مین نازو ڈولی پر سوار ہو کر اپنے میکے گئی تو قمرن نے دوسری ڈولی منگوا کر جلد مغلانی کو اپنی دوگانا کے ہان بھیجا اور کہا ساتھ ہی سوار کرالاؤ اچ خان کے میدان مین اُسکی دکان ہی۔ دُکان کی لفظ پر مغلانی کو حیرت ہوئی۔ پوچھا کاہے کی دکان ہی۔ کہا کبڑن کی۔ مغلانی مسکرائی۔ حضور کبڑن اور حضور کی دوگانا۔ یہان اگر مین اُسکو لاؤنگی تو سب حضور کو ہنسینگے۔ ایک کام کیجیے مین اُسکو بلوائے دیتی ہون مگر اُسکے کان مین کہہ دیجیگا کہ سب کے سامنے برابری کا دعوی نہ کرے سمجھین حضور۔ یہ کہکر مغلانی نے محل کی ایک عورت کو جسپر اُسکو بڑا اعتبار تھا بلوایا اور کہا کہ تم اچ خان کے میدان مین جا کے کالو کبڑن کا مکان پوچھو مکان پر نہو گی تو دکان پر ہوگی کہنا کہ آپ کی دوگانا نے بلایا ہی ڈولی پر سوار کرلاؤ۔ مگر یہ یہان کسی سے ذکر نہ کرنا خبردار تھوڑی دیر کے بعد ڈولی آئی تو قمرن نے مہریون وغیرہ کو بازار کام کو بھیج دیا اور خواصون کو نیچے بیٹھنے کا حکم دیا۔ کلو کبڑن آئی۔ تو دنگ رہی عالی شان مکان۔ کمرے آراستہ۔ خدمت کے لیے خواصین مستعد بیٹھین۔ کام کاج کے لیے مہریان اور قمرن فوق البھڑک کپڑے پہنے ہوے کھڑی ہین اور زیور سر سے پاؤن تک اسکو دیکھتے ہی قمرن لپٹ گئی۔

قمرن۔ دوگانا آنکھین ڈھونڈھتی تھین تمکو۔

دوگانا۔ بہن تمھارے بھاگنے کا ہلڑ تو مچا ہوا ہی۔

قمرن۔ اچھا بتاؤ ہمنے اچھا کیا یا بُرا کیا۔

دوگانا۔ خوب کیا۔ بُرا وہ جو بُرا کہے۔

قمرن۔ وہان اچھے تھے یا یہان۔؟

دوگانا۔ توبہ کرو بہن وہان وہی لکھو کی چوڑیان۔

قمرن۔ اور یہان اچھے سے اچھا کھانا۔ اچھے سے اچھا گہنا اچھے سے اچھا کپڑا۔ خدمت کے لیے آدمی۔

دوگانا۔ بڑی خوش نصیب ہو بہن۔ اچھے گھر آئین۔

قمرن۔ اور نواب ہم پر جان دیتا ہی۔ دوگانا۔

دوگانا۔ تمھاری صورت ہی ایسی ہی ہین۔ تم بادشاہون وزیرون کے محل کے قابل ہی تھین۔ چوڑی والے موے کا یہ منہ کہان۔

قمرن۔ روز ہمارے ہاتھ جوڑتا ہی اور غلام بنا ہوا ہی

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

دگانا - ٹوٹو ٹوٹو - دونون ہاتھون سے ٹوٹو جانے نہ پائے -
قمرن - ٹوٹون کیا سب بیر ہی مال ہی سیا کسی ورکا -
دگانا - ہان ہان - تمھارا تو ہی ہی - مزے کرو بس -
قمرن - مین تڑپتی تھی تمھارے دیکھنے کو دگانا -
دگانا - جب ہمنے خبر پائی کہ قمرن بھاگ گئین تو بڑا رنج ہوا یہان تو خبر تھی کہ للتوا تنبولی بھگا لیگیا - مجھے افسوس ہوتا تھا کہ یہ کیا سوجھی - مگر اب کلیجے مین ٹھنڈک پڑی کہ اچھے گھر آئی ہو - یہ چین کہان نصیب ہو سکتے ہین کیا تمھاری مان کو بھی معلوم ہو گیا ہی کہ یہان ہو -
قمرن - ای ابھی ابھی تو باجی گئی ہین یہان سے -
دگانا - شہر بھر مین ہلڑ ہو گیا کہ قمرن چوڑی والی کو للتوا تنبولی بھگا لیگیا - اور اسکا میان اب کانپور گیا ہی یہ خبر کیونکر مشہور ہوئی -
قمرن - ای جتے (جتنے) منھ اُتی (اتنی) باتین -
اتنے مین ایک ملائی کی برف والے نے آواز دی اور قمرن نے فوراً مہری کو دوڑایا کہ جا کے ملائی کی برف والے کو بلالے - وہ دو کٹوروں مین دو دو قفلیان لائی اور کہا حضور یہ فضلے برف والا ہی - شہر بھر مین اسکی برف کی دھوم ہی بیگم صاحب نے برف کھائی اور اپنی دگانا کو کھلائی اُسنے کہا بہن تم اسکو جانتی نہین ہو - مین خوب جانتی ہون اگر اسکی صورت دیکھ لو تو غش آجائے - قمرن کو اُس برف والے کے دیکھنے کا اشتیاق ہوا - پوچھا کیا للتوا سے اچھا ہی اُس نے کہا للتوا کی کیا اصل و حقیقت ہی اسکے سامنے - چیتے کی سی کمر اور ہرن کی سی آنکھین - مین کہا کہون بہن - اب تم سے تو کوئی پردہ نہین ہی مین اسی کے ساتھ بھاگ گئی تھی قمرن نے کہا - اخاہ وہ جو ان دنون مین مشہور ہوا تھا تو یہی کر کیا بہت خوبصورت ہی - انکی دگانا نے اُس برف والے کی اسقدر تعریف کی کہ قمرن اُسکے دیکھنے کے لیتے تڑپنے لگی کہا بہن ہم کیونکر دیکھین اُسنے صلاح دی کہ تم ایک ایسی عورت نوکر رکھو جو رازدان ہو - اسوقت یہ جو اتنی عورتین بھری ہین اُنمین سے ایک کو رازدان کر لو قمرن نے ایک جوان سی مہری کو اشارے سے بلایا اور علیحدہ لیگئی اور وعدہ کیا کہ اگر تم کسی ترکیب سے اس برف والے کو یہان بلا دو تو ہم تمکو بہت کچھ انعام دین وہ بولی بیگم صاحب یہان آنا دشوار ہی سب پر بات کھل جائیگی - ایک کام کیجیے پچھواڑے کے دروازے کی طرف اُسکو بلائے لیتی ہون اُدھر تکیہ ہی اور گلی ہی - راستہ بھی نہین چلتا - کوئی کانون کان خبر بھی نہوگا - قمرن نے بڑی خوشی سے یہ بات منظور کرلی مہری نے برف والے کو قفلیون کے دام دے دیے اور رخصت کیا اور خود بھی کسی بہانے سے بازار گئی - تھوڑی ہی دور گیا ہوگا کہ مہری نے اشارہ کیا - برف والا رک گیا -
مہری - تمھارا کیا نام ہی میان گبھرو -
برف والا - ہمارا نام فضلے ہی - کیون -
مہری - یون ہی پوچھا - چلو ہم تمھاری برف بکوا دین تمھارا کہار مارے بوجھ کے مرا جاتا ہی -
برف والا - واہ اس سے کیا بہتر ہی بڑا احسان کروگی -
مہری - مگر ایک شرط (شرط) کرینگے ہم - ایک گنڈا روپیہ ہمارا بھی ہوگا -
برف والا - دینگے - اگر زیادہ بکوا دو تو مفت مین برف کھاؤ
مہری - ارے ہم تو وہ لوگ ہین کہ تم یون مفت کھلاؤ گر فقط خالی خولی باتون باتون مین -
برف والا - (مسکرا کر) ہمین کیا فرق ہی ایک تونگ تکسے سے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ورستا دوسرے جوان پھٹی پڑتی ہی جوانی۔

مہری۔ ایئن! بڑے مزے مین آ گئے۔ ہم جوان ہا ہین خواہ بڑھیا۔ اپنے میان کے لیے۔ تم کون ہو۔

برف والا۔ دور دور سے جوبن لوٹنے والے ہم بھی ہین۔

مہری۔ ایسے مفتخورے جوبن لوٹنے والے بہتاسے مارے مارے پھرتے ہین۔

مہری نے بچھواڑے کے دروازے کے پاس ملائی کی برف والے کو روکا اور کہا ٹھہر جا مین آتی ہون۔ محلسرا مین جا کر دیکھا تو مغلانی اور دو مہریان نیچے باورچیخانے کے پاس بیٹھی باتین کر رہی ہین اور خواصون کو قمرن نے کچھ حکم دیا ہی وہ اُسکے بجا لانے مین مصروف ہین۔ جھپ کوٹھے پر گئی اور قمرن کو دوسرے زینے سے اُس دروازے کی جانب لیگئی اور کہا آپ بےکھٹکے رہین ادھر کوئی نہ آئیگا پچھواڑے کا دروازہ کھولا اس دروازے مین لوہے کی سلاخین لگی ہوئی تھین۔ شمع لائی اور کہا لے اب آپ برف والے سے باتین کیجیے۔

قمرن نے جو برف والے کو دیکھا تو للتوا کو بھی بھول گئی کوئی سترہ برس کا سن سبزہ آغاز۔ گھونگھر والے بال اور گال سُرخ و سفید۔ دیکھتے ہی عاشق ہو گئی۔ اور اُدھر نفضلے کی یہ کیفیت کہ اُس مہ پارہ کا حُسن گلوسوز دیکھکر دنگ کہ یا الٰہی یہ انسان ہی یا پری۔ اسکو شک کی جگہ یقین تھا کہ مین یہ سب باتین خواب مین دیکھ رہا ہون ورنہ ایسی پریچہرہ امیرزادی اور اسطرح بیحجاب میرے سامنے آ کھڑی ہو۔

قمرن۔ اے برف والے تیرے پاس شربت کی برف بھی ہی۔

برف والا۔ ہان سرکار ہی نکالون۔

قمرن۔ اچھا دو قلفیان نکال۔ مگر شربت کی ہون۔

برف والا۔ حضور ہمارے پاس کلپھی (قلفی) نہین کلپھے ہین۔

قمرن۔ قلفی قلفے کیسے۔ دل لگی کرتا ہی موئے شامتین آئی ہین تیری۔

مہری۔ نہین حضور دل لگی نہین کرتا۔ دل لگی کیا کریگا۔ مجال ہی اسکی۔ یہ سچ کہتا ہی قلفی چھوٹی ہوتی ہی۔ اور قلفا بڑا ہوتا ہی۔

برف والا۔ حضور یہ دیکھیے۔ یہ ٹکے کی کلپھی ہی اور یہ اس سے بہت بڑی ہی۔ یہ دو آنے کا کلپھا ہی۔

قمرن۔ اسی مین سے دیدے ایک الگ ایک الگ۔

برف والا۔ میرے تو ہوش اُڑ گئے حضور نے ڈانٹ بتائی مین نے کہا امیرون کی ڈیوڑھی ہی کہین پیٹ نہ جاؤن اور لینے کے دینے پڑین۔

قمرن۔ ارے برف والے تیری مونچھین نہین نکلین ابھی۔

برف والا۔ حضور ابھی کہان سے نکلین کچھ کچھ نکل چلی ہین۔

قمرن۔ اور تیری شادی ہو گئی ہی جورو کہان ہی۔

برف والا۔ حضور کئی لڑکیان مجھے پیار کرتی ہین مگر مجھے کوئی جنچتی نہین۔

راوی۔ واہ میان برف والے کیون نہو۔ سرے سے رنگت جمانی شروع کی بی قمرن کی گفتگو سے سمجھ گیا کہ رنگین طبیعت ہین۔ لہذا خود بھی اسی دھرے پر چلنے لگا۔

قمرن۔ کئی لڑکیان پیار کرتی ہین تجھکو گھر کی ٹہلکی اور یا بیاہی۔

برف والا۔ اب حضور مین حضور سے بچتا تو ہون نہین۔ رہا میری صورت کا ایک جوان تو دکھا دیجیے شہر بھر مین۔

قمرن۔ اے دور موے۔ نگوڑا کلمُنہا۔

برف والا۔ حضور۔ ابھی اس چھ ہی مہینے کے اندر دو عورتین میرے ساتھ بھاگ چکی ہین۔

قمرن۔ بھاگی ہونگی۔ ہونگی کوئی موئی گھٹر گنجیان۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

برف والا۔ دُر گنجیان ۔ گھر ٹ گنجیان نہین ۔ وہ کبوال صورت کہ آدمی کی بھوک پیاس بند ہو جائے ۔

قمرن ۔ (قریب آن کر) ذری ادھر سامنے آ۔

برف والا ۔ (قریب جاکر) اللہ کرے حضور بھی آسک (عاشق) ہو جائین ساری میرے اللہ میری سُن لے ۔

قمرن ۔ (سلاخون مین سے ہاتھ نکالکر اور برف والے کے گال پر آہستہ سے تھپڑ لگاکر) مونڈی کاٹا ۔

برف والا۔ ایک اور ۔ اور بھی ۔ جانی مار ڈالو۔

قمرن ۔ ایّن ! ۔ اب تو یہان سے کچھ لیکے جائیگا ۔

برف والا ۔ بہت کچھ لیکے جاؤنگا ۔ اور اللہ نے چاہا تو تمھین کو لیکے جاؤنگا ۔

قمرن ۔ مُنھ دھوا رکھ گڑھیا مین ۔ بھلا ۔ اسکو بھی پہچانتا ہی ۔

برف والا ۔ (غور سے دیکھکر) کون ۔ ارے کلّو ۔ یہ کٹنی یہان کہان ۔

کلّو ۔ اللہ تجھے گارت کرے ۔ اللہ کرے میرا صبر پڑے ۔

قمرن ۔ نہ بہن ۔ کیون کسی کو کوستی ہو ۔ کوسا نہ کرو ۔

کلّو ۔ جیسا اِسنے مجھے کھراب کیا ویسا ہی یہ بھی کھراب ہو ۔

قمرن ۔ (اپنے دل مین) اللہ نہ کرے ۔ خراب ہون اسکے دشمن ۔ اسکے بُرا چاہنے والے ۔

کلّو ۔ اللہ کرے اِسپر بجلی گر پڑے ۔ یہ جل بھُن کے خاک ہو جائے ۔

قمرن ۔ (کلّو کے منھ پر ہاتھ رکھکر) کیون کوستی ہو بہن ۔

کلّو ۔ جو مین جانتی کہ اسکی برف ہی تو ہرگز ہرگز نہ چھوتی ۔

قمرن ۔ (ہنسکر) چلو اچھا ہوا دھوکے مین کھالی ۔

برف والا ۔ باجی اور بھلے مانس مین بس یہی فرق ہی ۔

کلّو ۔ باجی تو تیری سات پیڑھی ۔ اب کچھ سُنیگا تو ۔

قمرن ۔ ای کاہے کو لڑتی پڑتی ہو بن ناحق ۔

مہری ۔ اور جو کہین گھر کی ان عورتون کو خبر ہو گئی تو بس کیا کرایا سب برباد ہو جائیگا ۔

مہری نے کہ چالاک عورت تھی کہا اچھا اب ادھر آیئے یہ کہکر کلّو کا ہاتھ پکڑا اور کہا کیا انکو یہان سے نکلواؤگی اگر اس برف والے نے تمھین چھُل دیا تو تم اسکی صورت نہ دیکھو باتین کرتی ہوئی اسکو کوٹھے پر لیگئی ۔ بوڑھی مغلانی نے کہا سرکار کہان ہین ۔ کلّو نے کہا کہ کمرے مین دروازے اندر سے بند کرکے وظیفہ پڑھ رہی ہین ۔

اب ادھر کا حال سُنئے ۔ مہری اور کلّو کا جانا تھا کہ قمرن نے سلاخون مین سے ہاتھ ڈال کر برف والے کو اپنی طرف گھسیٹا اور گال ملنے شروع کیے ۔ لونڈے نے جب یہ کیفیت دیکھی تو وہ بھی شیر ہو گیا ۔ اب قمرن کی بیقراری کا یہ حال تھا کہ لوہے کی سلاخون کو توڑے ڈالتی تھی اور اگر قابو ہوتا اور بس چلتا تو توڑ ہی ڈالتی ۔ کہا ارے تو چاہے مجھ سے آٹا پسوا مگر کسی ترکیب سے مجھے لیچل ۔ اب تیرے بغیر میری زندگی تلخ ہو جائیگی دُگانا نے بیٹھے بٹھائے میری جان کس عذاب مین مبتلا کر دی ۔ مجھے کہین کا نہین رکھا ۔ برف والے کے گالون پر ہاتھ پھیر کر کہا اب تو ایک کام کر لونڈے چاہے ہم ہون چاہے نہون تو ایک پھیرا روز کر جایا کر ۔ اور بس اسی جگہ پر چپکے کھڑا رہا کر تو ہم کسی بہانے سے آ جایا کرینگے ۔ اُسنے جواب دیا کہ روز روز کا آنا تو مشکل ہی کیونکہ اور بہت سی عورتین ایسی ہین جو مجھپر جان دیتی ہین باری باری آیا کرونگا ۔ وہ کیا باری ۔ ای تو کیا اتنی عورتین تجھپر فریفتہ ہین کہ تو باری باری آئے گا ۔ اوئی اللہ سب کو تونے چھیل کر دیا ہے ۔ تو سلامت رہ مری جان ۔ مگر ایک دفعہ ہر روز پھیرا کر جایا کر ۔

اس لونڈے نے کئی بار دست اندازی کی اور اپنے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

دل مین سوچا کہ آج قسمت کھل گئی سونے کی چڑیا ہاتھ آئی خوب گلچھرے اُڑاؤنگا اسپر چھوکری کا دل اس قدر آیا ہوا ہو کہ یہ میرے ساتھ نکل آئیگی۔ اور اسکا سارا زیور ہتھے چڑھیگا چین لکھتا ہو۔ قمرن نے کچھ سوچکر کہا اچھا ایک بات سُن۔ (گالون پر ہاتھ پھیر کر) ہمنے تیرے دو روپئے روز مقرر کردیے جب ذرا آئیگا اس روز دو روپے پائیگا۔ ہاے مین اس وقت اس موے جھگڑے کو کیونکر ہٹاؤن ساب کل اسکی تدبیر کرونگی نواب سے کہونگی کہ یہ لوہے کی سلاخین بدقطع معلوم ہوتی ہین انکی جگہ پر دروازہ ہی دروازہ رہے تو بہتر ہوگا۔ میری بات کو وہ ڈولینگے نہین۔ بس اپنا مطلب نکل آئیگا بے کھٹکے۔

مہری۔ سرکار۔ بس اب چلیے نہین بات پھوٹیگی۔

قمرن۔ مہری مین تو چھوکرے پر جان دیتی ہون۔

مہری۔ (مسکراکر) کس کام کا ہو موا۔

برف والا۔ ہان ہا اور ابھی تو کہہ رہی تھی کہ ہمکو برف مفت کھلایا کر تو یہ ہو وہ ہو۔

مہری۔ اُٹھو! اُٹھو۔ آئے بڑے وہ بن کے۔

قمرن۔ ہٹ دھرمی نہ کر۔ مہری ہٹ دھرمی اچھی نہین ہوتی ایمان سے کہو ایسی صورت کا کوئی لونڈا اور بھی لکھنؤ مین ہے عورت کا حسن بھی گرد ہو اسکے سامنے۔

مہری۔ حضور تو اسکا دماغ اور آسمان پر چڑھائے دیتی مین۔

قمرن۔ ارے میری تو جان اسپر سے صدقے ہو جائے تو کون مردار دریغ کرے۔

مہری۔ اے حضور یہ کیا کہہ رہی ہین آپ۔

قمرن۔ اللہ جانتا ہو جان تک تو حاضر ہو۔

برف والا۔ مہری دو ایک گلچھا تمکو بھی کھلائے دیتے ہین

مہری۔ نا صاحب ہم تقلا وقلا نہین کھاتے۔ آپ اپنا تقلا اپنی ہنڈیا مین رہنے دین۔

قمرن۔ وہ تو بچارا (بیچارہ) نیکی کرتا ہو۔ اور مہری بڑی سمجھتی ہو کیا ہرج کیا ہو۔

مہری۔ اے حضور ہم اس موے کا کیون احسان لینے لگے ہمکو خواہش ہوگی تو آپ سے نہ مانگ لینگے۔

برف والے کو قمرن نے زبردستی رخصت کیا کہا ایسا نہو کوئی دیکھ لے۔ اب تو کل آنا۔ جب وہ لونڈا چلا گیا تو اوپر جا کے مہری سے کہا ہمنے ایسی صورت دیکھی ہی نہین تھی۔

بی قمرن جان

نواب محمد عسکری صاحب کے یار دوست احباب آشنا رفقا ملاقاتی عملے والے صبح سے اپنے اپنے معمول کے وقت آنے لگے مگر جو آتا ہو یہی سُنتا ہو کہ نواب صاحب تو سوار ہو گئے ارے بھئی کہان گئے ہین صاحب ہمکو یہ نہین معلوم سب کے پہلے داروغہ نے پہرے کے سپاہی سے پوچھا شیر محمد خان۔ سرکار برآمد ہوے۔ اُسنے کہا حضور سوار ہو گئے سوار ہو گئے! ابے یہ آج خلاف معمول سوار ہو جانا کیسا؟"

" ابے یہ تو اُنھین سے پوچھیے ہم پیادے آدمی کیا جانین ای ہان" اس وقت تو وہ کبھی سوار ہوتے ہی نہین۔ " آج کچھ دل مین آ گئی ہو۔ رئیس آدمی تو ہین ہی!!

انکے بعد میان ممن آئے۔ داروغہ صاحب بندگی۔ داروغہ صاحب نے کہا بندگی (بن کو بڑھا کر) آج تو یار اکٹھا ہو تمہیر " پھر روز ہی کٹھاؤ رہتا ہو۔ جوان آدمی ہین کہ نہین یا کچھ تمھارے سے بوڑھے ہین۔ کہو سرکار کہان مین

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

سرکار تو سنتا ہون سوار ہو گئے ہین "کیا! سوار ہو گئے ابھی نہین ہنستے ہو۔ بھلا اسوقت اور وہ سوار ہون استغفراللہ کوئی اور وہ کی بادشاہت بھی دیے تو بے چاند دیے ہوے وہ گھر سے باہر نہ نکلینگے۔ آپ دل لگی کرتے ہین کہان ہین کہان بتاؤ میان "جناب امیر کی قسم سپاہی کہتا ہی سوار ہو گئے" ممن نے سپاہی سے پوچھا شیر خان سرکار کہان ہین "جی وہ تو ابھی ابھی سوار ہو گئے" ہان کس سواری پر گئے بھئی کہا حضور عربی پر گئے ہین۔ داروغہ کو یقین نہ آیا اُنھون نے جا کے اصطبل مین دیکھا تو واقعی عربی نہین تھا سائیسون سے دریافت کیا۔ ارے اس عربی پر سوار ہو کر کس وقت گئے تھے کہا بجور یو تو کال سے نا ہین ہر۔ تب تو داروغہ بھی چکرائے کہا بھئی کچھ دال مین کالا کالا ہی ممن نے کہا ہو گا آتے ہونگے۔

تھوڑی دیر مین میان اختر آن موجود ہوے کیون کیون بھئی یہان کیون جماؤ ہین "سرکار کہین سوار ہو گئے" اختر ہنسا۔ ہان ضرور سوار ہو گئے ہونگے آپ نے کہا اور ہمین یقین آیا مجھ سے اڑتے ہو۔ نکالے گئے ہو تم دونون آج جب ہی۔ مین بھی کہون یا اللہ یہ کیا ماجرا ہی "داروغہ نے اختر کو یقین دلایا کہ نواب صاحب کا واقعی کہین پتا نہین ہی" ہان کہان چل دیے۔ آج سویرے سویرے "ہمین یار کچھ بھوگ ہی ضرور۔ دیکھو ہم کھوج لگا لینگے۔ ارے مین بڑا کھوجی ہون جتنا نیچے ہون اُتنا ہی اوپر ہون یہ کسی پھیر مین ہین۔ میان ہان خوب یاد آیا ممن سنو تو وہ جن دو چھوکریون کو تم کہتے تھے وہ دراصل صحیح بات ہی یا دل لگی بازی تھی "دل لگی بازی کیسی۔ آپ واہی ہین" وہ صورتین ہین کہ بھوک پیاس بند ہو جائے آدمی کی جی۔ دل لگی نہین ہی قبلہ اتنے مین دس بجگئے گیارہ بجگئے بارہ بجگئے۔ بارہ بجے منشی مہراج بلی کمانی دار آگے پر آئے۔ کانکھتے ہوے اُترے۔ داروغہ اور ممن آداب بجا لائے۔ کیا کرتے ہین آپ کے نواب صاحب شغل کر چکے یا ابھی چھینٹے ہی اُڑ رہے ہین۔

ممن۔ حضور وہ تو سوار ہو گئے۔

مہراج۔ سوار ہو گئے۔ وہ مہین آدمی اور یہ کڑاکے کی دھوپ۔ بتاؤ تو آخر کیا ہو رہا ہی۔

ممن۔ ای حضور اللہ جانتا ہی نہین ہین۔

داروغہ۔ آپ چل کے خود دیکھ لین نا۔ غ۔

ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے

مہراج بلی کو بڑی مایوسی ہوئی۔ لاحول ولا قوۃ۔ اچھا پھر کوٹھی کھلواؤ۔ دو گھڑی گپ شپ ہی سہی اب تو اس دھوپ مین واپس نہ جایا جائیگا۔

داروغہ نے خدمتگار کو حکم دیا کہ کوٹھی کھول دو۔ سب صاحب وہان جا کے بیٹھے تو ممن نے پوچھا بھئی کچھ کھانے دانے کی بھی فکر ہی یا سرکار جو سوار ہو گئے تو اب سب بھوکے ہی پڑے رہین۔ داروغہ نے اُسی وقت کھانا نکلوایا ممن اور اختر اور داروغہ نے مزے سے چکھا۔ جب کھانا بڑھایا گیا تو اب دور کی سوجھی اور باہم زٹل قافیہ اُڑانے لگے

داروغہ۔ بھئی یہ کیا سبب ہے کہ جو آج دیر کر دی سرکار نے۔

ممن۔ ہم جانتے ہین کسی دوست کے ہان کھانا کھا لیا۔

داروغہ۔ ہان ہی کچھ ایسا ہی۔ ورنہ بڑی دیر ہو گئی۔

مہراج۔ نہین نہین ہمسے نہ اُڑو۔ اتنا ہم بھی سمجھتے ہین۔

اختر۔ بیوجہ نہین ہی کوئی سبب ضرور ہی۔

داروغہ۔ حسین علی ارے میان سرکار کہان ہین۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

حسین علی۔ اللہ جانے ہم تو حلوان خریدنے گئے تھے۔

اختر۔ پھر کس سے پوچھین آخر۔ نہ تم جاتو نہ یہ جانین پھر کس سے دریافت کرین۔

مہراج۔ ایک کام کرو جی کسی سائیس کو بلاؤ مگر تمیز دار ہو بد تمیز نہو کہ دریافت کچھ کرین اور جواب کچھ ملے۔

سائیس۔ سلام ہجور۔ ہان گریب پرور کاہے طلبی بھئی۔

مہراج۔ ارے نواب صاحب کہان ہین کب سوار ہو گئے۔

سائیس۔ سوار تو ناہین بھئے۔ مدا حکم آوا کہ عربی گھوڑا اور دو سائیس بھیجے دیو۔

مہراج۔ تو کہان بھیجے دیو۔ کوئی ٹھکانا بھی ہے۔

سائیس۔ یو حال ناہین معلوم ہے صاحب۔

مہراج۔ ہے بڑھا مسخرہ۔ مسخرہ ہے تم۔

سائیس۔ ارے ہجور ہین تو یہ بولی کا جانون بھلا۔

مہراج۔ اچھا اور سائیس کو بلا لاؤ اُس سے ہم دریافت کرینگے۔

سائیس۔ (سلام کر کے چپ چاپ کھڑا رہا)۔

مہراج۔ ارے اب ان سواری کے گھوڑے ہین۔

سائیس۔ کا ہجور ناہین جانت ہین۔

مہراج۔ نواب صاحب کے ساتھ کون گھوڑا گیا ہے۔

سائیس۔ ہجور عربی کل سام سے گیا ہے۔ مدا سرکار سوار ناہین بھئے تھے منگوائے کے تو ن کہین بند ھوائے دہن رہے۔

مہراج۔ بس کھل گیا نا معلوم یہ ہوتا ہے کہ کل جو شام سے غائب ہو گئے اور ہم لوگون کو جھانسا دیا کہ طبیعت کسلمند ہے تو طبیعت کا بہانہ ہی بہانہ تھا کل شب کو کہین ہو پہنچے ضرور ہین یا شاید آغا محمد اطہر اور رونق جنگ کی سانٹھ گانٹھ مین کہین الگ ہی الگ جشن ہوے ہون۔ ہے کچھ ضرور۔

ممن۔ نہین حضور گھوڑا منگوایا ہے تو سمجھ جایئے کہ کہین لمبے گئے۔ دور کا سفر کیا ہے۔

داروغہ۔ ہان ورنہ گھوڑا کیون خواہ مخواہ منگواتے۔

اختر۔ تو بھی ہم لوگون سے چھپانے اور اخفا کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ ہم بہی خواہ ہین بد خواہ نہین ہین۔

داروغہ۔ پاگل ہو۔ رئیس ہین یا آپ کے باپ کے نوکر یہ تنکتے کیا ہو۔

ممن۔ ارے میان ہان۔ کہین گئے تم کون ہو۔

اختر۔ اچھا صاحب بہتر ہے اب نہ بولینگے ہم۔

مہراج۔ اچھا جی اس جھگڑے کو اب تہ کر رکھو۔ کچھ اشعار سناؤ دو گھڑی غم غلط ہو۔

اختر۔ بہت دن ہوے کہ ہمسے اور ہمارے ایک دوست سے جو نوازگنج مین رہتے تھے ملاقات کا اتفاق نہین ہوا تو ایک روز اُنکا خط آیا جسمین صرف یہ شعر تھا۔ ؎

خدا کی شان ہم تم ایک ہی بستی مین بستے ہین
ستم یہ ہے کہ صورت دیکھنے کو بھی ترستے ہین

خیر مین نے اسکا جواب لکھکر بھیج دیا دوسرے روز مین انکے ہان گیا تو ایک معشوق کے ساتھ بیٹھے شراب پی رہے تھے جب ذرا نشہ تیز ہوا تو بوسے کے طالب ہوے مگر اُس نے مجھ کو اجنبی اور غیر آدمی سمجھکر ہاتھ سے جھٹکی دی اور ذرا الگ ہو بیٹھا تو میرے شفیق نے ایک مصرع پڑھا۔ ع

سوال وصل پر ہر مرتبہ کیون آپ ہنستے ہین

مین نے برجستہ جواب عرض کیا۔ ع

مثل مشہور ہے دنیا مین گھر ہنستے ہی بستے ہین

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ممن — سبحان اللہ دونوں مصرعوں کو ملا کر پڑھیے ۔

سوال وصل پر ہر مرتبہ کیوں آپ ہنستے ہیں
مثل مشہور ہی دنیا میں گھر ہنستے ہی بستے ہیں

داروغہ — کیا پوری مثال ایک مصرع میں آگئی ہی ۔

ممن — کیا اچھا کلام ہی — واللہ کیا شستہ ہی ۔

اختر — اب شعر شاعری کا چرچا نہیں ہی ۔

ممن — یاد ہی جب وہ مشاعرے ہوا کرتے تھے دھڑلے کے اللہ اللہ کیسے کیسے اساتذہ جمع ہوا کرتے تھے

داروغہ — وہ بات اب کہاں ۔ قمر اُسکا ہی اور گھر اُسکا ہی طرح ہوئی تھی ۔ اسپر ایک کم سن سے آدمی نے کیا خوب کہا تھا ۔ ؎

سینہ اُسکا ہی دل اُسکا ہی جگر اُسکا ہی
تیر مژگاں نے جدھر رخ کیا گھر اُسکا ہی

روح کو فرحت حاصل ہوئی واللہ ۔

ممن — اسمیں کیا کلام ہی خداوند ۔ اُستاد تھے ۔

اختر — اب وہ لوگ پیدا ہو سکتے ہیں بھلا خواجہ حیدر علی آتش اور شیخ ناسخ اور منشی مظفر علی اسیر اور امیر وزیر علی صبا اور خواجہ وزیر اور دوست علی خان خلیل اور مرزا عباس سلیم اور نواب رند اور نسیم لکھنوی اور میر کلو عرش ۔ ہاے وہ زمانہ جب یاد آتا ہی کہ شاعری کا فن کس زوروں پر تھا تو رونا آتا ہی ۔ اب تو واللہ ایسے پوچ گو بڑھتے جاتے ہیں کہ توبہ ہی بھلی اختر کے قافیے کے ساتھ ماہر اور ظاہر اور طاہر لاتے ہیں اب اس اندھیر کو ملاحظہ فرمائیے اور ابھی کیا ہی اس سے بدتر زمانہ آنے والا ہی کہ جب ہم سب بمبئی کلکتہ حیدرآباد کی سی بولی بولنے لگینگے ۔

کلکتے والے جب زباندانی کی لیتے ہیں تو واللہ غصہ آتا ہی پوچھیے آپ بنگالی آدمی اردو سے آپ کو کیا سروکار ۔

ممن — بھلا جان صاحب کے بھی کچھ اشعار یاد ہیں ۔

اختر — جی ہاں ۔ مگر صاحب وہ بھی اپنے فن کا ایک تھا ۔

ممن — اُنکی دو سوتیں نواب بھی ہیں ۔ ہدایت اور عصمت

اختر — جی ہاں مجھ سے ملاقات ہی اچھے ہیں ۔

ممن — حضور لور جان صاحب کی وضع بڑی مہذب وضع تھی اور مقطع ۔ مگر شعر پڑھنے کے لیے تیار ہوے اور بس بھر گیا تھا ۔

اختر — وہ جب مشاعرے میں پڑھتے تھے اُس میں مہذب لوگوں اور شاعروں کو اُن کا پڑھنا اچھا نہیں معلوم ہوتا تھا مگر واللہ جب مشاعرے میں گیا بالا اُسی کے ہاتھ رہا اور شعرا جھلاتے تھے ۔ کہ ہم تو خون جگر کھا کے غزل کہا لاتے ہیں ۔ اور اہل مشاعرہ اُسی کے منتظر رہتے ہیں کہ جان صاحب کی غزل سُنیں جو قہقہہ اُنکے کلام پر پڑتا ہی وہ ہم لوگوں کی غزل سُنکر کہاں ۔

اتنے میں پانچ بجگئے ۔ اَین ! سارے یار پانچ بج گئے ۔ مہراج بلی نے گھڑی دیکھکر کہا ہمارے یہاں دو منٹ زیادہ آگئے ہیں ۔ وہ ایک ہی بات ہی ۔ باتوں میں معلوم نہوا ۔ اور شام ہو گئی ۔ مہراج بلی گھر جانے ہی کو تھے کہ نواب چھبن صاحب اور آغا محمد اطہر صاحب ایک فٹن پر تشریف لائے ۔ ہیلو مہراج بلی دل مہراج بلی تم اچھا ہی ۔" اجی اچھا اور برا عرض کیا جائیگا یہ فرمائیے کہ نواب محمد عسکری کو کہاں گم کر دیا ۔ یار ہم لوگ جو چاہو سو کرو کل سے اُنکا پتا نہیں ہی ۔" کل سے ! ۔ اجی نہیں دل لگی کرتے ہو ۔ کل تو شام تک بیٹھے تھے طبیعت ذرا کسلمند تھی ۔ دربار جلد برخاست ہو گیا ۔" تو بندہ آپ صاحبان سے یہ عرض کرتا ہی ۔ بخدا اُنکا کل سے پتا ہی نہیں ہی ۔" بھلا ممن کا پتا ہی یا اُسکا بھی پتا نہیں ۔" وہ بھی غائب ہی ۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ممن نے آداب عرض کیا سرکار غلام تو حاضر ہی" اور نواب صاحب" انکا حال غلام کو کیا معلوم وہ کہین بس چھوکری پر تو نہین لٹو ہوے جس کی تعریف کے آپ نے پل باندھ دیے تھے۔ ہی یہی کچھ پھیر استاد۔ واللہ مین نہ مانونگا" خداوند جیسی چاہیے قسم لے لیجیے جو غلام کو ذرا بھی معلوم ہو کہ نواب صاحب کہان ہین۔ مین خود صبح سے ڈھونڈھ رہا ہون کہ کہان ہین"

آغا محمد اطہر نے غور کر کے یہ بات پیدا کی کہ یار یہ للتوا تنبولی والا فقرہ محض افترا ہی ہو اور (کان مین) ممن ہو نواب صاحب ہی کے پھیر مین۔ مگر واللہ اس کد راکو اچھا دو ڈا دیا اور سنا للتوا کی اسنے مرمت خوب کر دی ہی ممن مسکرا کر خاموش ہو رہا۔ سرکار مین جیسا حضور کا تابعدار ویسا نواب صاحب کا۔ محمد اطہر اور چھٹن صاحب گاڑی پر سے اتر پڑے اور ممن کو ہاتھ پکڑ کر باغ کی طرف لیگئے اب سچ سچ بتاؤ۔ یہ تو کھل ہی گیا کہ قرن باغ سے سیدھی ابھاصاحب کے ہان داخل ہوئین مگر اپنے مکان مین نہین لیگئے نواب صاحب نے کسی اور کوٹھی یا اور مکان مین اتارا ہی۔ ممن نے قہقہہ لگایا حضور مین اور مجھ مین فرق یہی ہی کہ حضور نواب صاحب کے دوست ہین اور فدوی ملازم جب حضور ہی کو اطلاع نہ کی تو مین کس کھیت کی مولی ہون ہان داروغہ صاحب سے دریافت کیجیے یہ تو داروغہ ہین انسے بڑھ کر اور کون نفس ناطقہ ہی

داروغہ۔ مجھے تو یہ بھی نہین معلوم تھا کہ حضور کل کس وقت تشریف لے گئے۔

آغا۔ ارے یار تم دونون کی ملی بھگت ہی۔

داروغہ۔ ملی بھگت! حضور سے جھوٹ بولتا

آغا۔ اچھا خیر نہ بتاؤ کچھ پروا نہین ہی۔ ہم بھی آج سے یہان آنے والے کو کچھ کہتے ہین بس۔

داروغہ۔ تو خداوند ہم لوگ کیا کرین۔ جو بات معلوم ہی نہین اسکو کیونکر بتائین۔

آغا محمد اطہر اور رونق جنگ سوار ہی ہونے کو تھے کہ ایک شخص لہراتا ہوا گاتا جاتا تھا۔ ؎

بے ادب پا منہ اینجا کہ عجب درگاہ است
سجدہ گاہ ملک و روضۂ شاہنشاہ است

رونق جنگ نے کہا بھئی ذرا اسکو بلانا کیا خوش گلو آدمی ہی وہ بیٹھ کے گانے لگا۔ ؎

تا بہ عرش زدر این روضۂ عالی راہ است
عرش قندیل در حلقۂ بالش ماہ است
بہ زمین کہ ملک از سجدہ ترقی خواہ است
فرقدو محترم مشہدو الا جاہ است

بے ادب پا منہ اینجا کہ عجب درگاہ است
سجدہ گاہ ملک و روضۂ شاہنشاہ است

رونق۔ واللہ کیا مصرعے لگائے ہین اور کس دبدبے کے شعر ہین۔ اہو سبحان اللہ۔

چھٹن۔ بھئی یہ تو لکھ لینے کے قابل ہین۔ داروغہ۔

داروغہ۔ حضور مجھے یاد ہین مین لکھے دیتا ہون۔

قوال۔ خداوند آگے چلکے اس سے اچھا کہا ہی کہتے ہین۔ ؎

موسیٰ اینجا بعصا آمد و دربانی کرد
جبرئیل از پر خود مروحہ جنبانی کرد
چشم یعقوب از این تبصرہ نورانی کرد
ایزد از آیۂ تطہیر ثناخوانی کرد

بے ادب پا منہ اینجا کہ عجب درگاہ است
سجدہ گاہ ملک و روضۂ شاہنشاہ است

آغا۔ ایزد از آیۂ تطہیر ثناخوانی کرد۔

رونق۔ جبرئیل از پر خود مروحہ جنبانی کرد۔

داروغہ۔ اب اس سے بڑھ کر دبدبہ اور کیا ہوگا موسیٰ

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

عصا ایک آگئے اور دربانی کی جبرئیل نے پردن کو مور چھل
بنادیا یعقوب کی آنکھین اس مقبرے کے نور سے منور
ہوگئین خدانے آیۂ تطہیر اسکی شان مین نازل کی۔ یہ مرزا
دبیر صاحب کا خمسہ ہی خوب فرمایا ہی۔

رونق۔ اے سبحان اللہ پھر کیون نہ اسقدر بلاغت ہو
نجف اشرف مین کسی خوشخط نے بڑے کمال کے ساتھ یہ
شعر ایک وصلی پر لکھا ہی اور تختی لٹکادی گئی ہی۔ جیسا
شعر ہی ویساہی لکھا ہوا بھی ہی۔ اور ادب کی لیتے تو ہمنے
عمر بھر ایسی لکھی ہوئی کہین نہین دیکھی۔

اتنے مین ایک سانڈنی سوار آیا اور اسنے حاضرین
کی طرف سلام کرکے ایک خط داروغہ کو دیا۔ اور کہا کمشنر
کے صاحب نے دیا ہی اور جواب مانگا ہی۔

آغا محمد اطہر اور رونق جنگ مین صلاح ہوئی کہ یہی
موقع اچھا ہی ایک سائیس سے کہدو کہ یہ خط لیکر جہان
داروغہ جائے وہ بھی پیچھے پیچھے جائے۔ یہ سب تو سوار
ہوگئے اور داروغہ نواب صاحب کے پاس وہ خط
لیکر گئے اور کسی انگریزی خوان سے اسکا ترجمہ
بھی کرالے گئے۔

سائیس نے مکان دیکھ لیا اور گھر واپس گیا
شام کو رونق جنگ اور چھٹن صاحب اور آغا محمد اطہر
اور مہراج بلی غول کا غول بی قمرن کے در دولت پر داخل
ہوا۔ دربان ان سب کو پہچانتا تھا کہا خداوند زنانہ ہی
اے حضور وہان عورتین ہین۔ خداوند۔ یہ کیا غضب
کررہے ہین آپ۔ سنتا کون ہی۔ یہ کہا ہی کیا اور
سب کے سب بھڑ بھڑا کر اندر گھس گئے۔ قمرن
تو جھک کر جلدی سے کمرے مین ہوگئی۔

نواب۔ آئین! اے یارو یہ کیا اندھیر ہی نکلو یہان سے

رونق۔ کیون بچہ چھپے تھے یہان آنکلے۔ روپوش ہوئے
تھے بڑے خراب آدمی ہو۔

نواب۔ یہ پتا کس نے بتایا۔ دیکھو ایک ایک کو موقوف
کرونگا یہ سب لوگ نالائق ہین کمبخت۔

مہراج۔ بی نازو جان صاحب۔ اللہ اللہ مزاج شریف
حضور کے۔ اب کیون مزاج ملنے لگے۔

نازو۔ چولھے بھاڑ مین جا موندی کاٹے موا جلیسا
زمانے بھر کا مجھے تیری صورت دیکھ کے غصہ آتا ہی۔

مہراج۔ یا الٰہی تو اب یہ طعنہ کب تک دیا کروگی۔

نازو۔ جبتک تیری کھٹیا نجھاتی نہ نکلیگی۔ مرتو۔

نواب۔ کیون اس بیرحمی سے کوستی ہو ہمارے دوست کو

نازو۔ یہ موا جلیسا اسی قابل (قابل) ہی۔

نواب۔ اب آپ لوگ جاتے ہین کہ مین پولیس والون
کو بلاؤن پھر۔ اس شہدپن کے کیا معنی کیا کہ بہو بیٹیون
مین ورّاتے ہوے گھس آئے۔ واہ۔ اسمین انسان
جوتیان کھاتا ہی۔ قمرن تم بڑی ڈھیٹ ہوگئی ہو۔ کہ
جھانکتی ہو کمرے مین سے۔

آغا۔ اخاہ اب بی قمرن پردہ کرتی ہین۔

نواب۔ ضرور۔ باہر نہ نکلنا۔ ان شہدون سے راہ و
رسم بڑھانا اچھا نہین ہی۔ انکا اعتبار کیا۔

آغا۔ اب آپ پٹینگے۔ ذرا سنبھلے ہوے رہیے گا۔

نواب۔ ارے پہرے پر کون ہی۔ پہرے والے کو
نکال دو۔ ان شہدون کو کیون آنے دیا۔

مہری۔ (پہرے والے سے) دل لگی کرتے ہین۔
مگر یہ لوگ بھی بڑے بیباک ہین واقعی زنانے گھر مین
گھس پڑے بھلا یہ کام اشراف مردآدمیون
کے ہین۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

سپاہی - کچھ کھلتا نہین کہ یہ کون ہین -

مہری - مجاز کی بہت اچھی ہین ہنسمکھ - ملنسار گھمنڈ نہین اورشاہ خرچ بھی ہین - یہ بھی نہین کہ کنجوس ہون نہین - بہت بڑی خراج - اور فیاض -

سپاہی - مین نے اُس دن دیکھا صورت شکل سے ریاست برستی ہی مگر کیا بے دھڑک چھم چھم کرتی ہوئی آئی ہین - پہلے تو مین دنگ ہوگیا کہ یہ کون ہین اور بڑی ہنسی آئی کہ بازار تک دوڑی چلی جاتی ہین - گنڈیری والے او گنڈیری والے وہ بھی بھوچکا ہوگیا کہ یہ کون ہین -

اب سنیے کہ بی قمرن کے چھپنے سے سب کے سب بھڑ اُٹھے آغا محمد اطہر نے کہا یار قمرن کو بلایئے یہ غمزے کیسے یارون سے پردہ کیسا - رونق جنگ نے بھی انھین کی سی کہی - یہ وجہ کیا کہ وہ چلمن کے کمرے مین چلی گئین اور دروازے بند کر لیے -

مہراج بلی ہنسکر بولے مگر دیکھیے ہماری نازو کیسی باوفا ہین کہ ڈٹی بیٹھی ہین -

نازو - اخاہ - پہونچا دیتے ہی ہاتھ پکڑ لیا - ہماری نازو منھ بنواؤ جاکے پہلے -

مہراج - (ہاتھ جوڑکر) مین صدقے ذرا تو شیرین کلامی سے بولو - ع

اپنے عاشق پر ترس کھانا ستمگر چاہیے

نازو - اچھا - بس الگ ہی بیٹھے رہو مجھ سے دور -

مہراج - کیا مصیبت ہی واللہ - انکے عشق مین جو جو آفتین ہم نے پائین خدا کسی کو نہ دکھائے نوکرون چاکرون کے سامنے ذلیل ہوے - یارون - دوستون مین خوار ہوے بیوی نے الگ منھ پھلایا -

نازو - منھ پھلایا کہ بیٹ پھلایا -

راوی - اس لطیفے پر قہقہہ پڑا اور آغا محمد اطہر نے کہا ایک لفظ پر آپ لوگون نے غور نہین کیا - منشی مہراج بلی صاحب فرماتے ہین کہ (آفتین پائین) کیا محاورہ ہی -

مہراج - آپ لوگ بڑے نکتہ چین ہین -

آغا - خیر یہ تو ہوا ہی کریگا بھئی نواب - قمرن کو بلاؤ - واللہ ہم دروازے توڑ ڈالینگے -

قمرن - بڑے دروازے توڑنے والے - یہ کون بھل منسی کی بات ہی کہ کسی کے زنانے مین چلا جائے پردے والیون مین اس طرح دھس جانا کونسی بھل منسی ہی -

آغا - اخاہ - اب آپ پردے والی ہوئین -

نواب - ارے چپ یہ عورتین سنینگی تو کیا کہینگی -

آغا - بی قمرن صاحب تشریف لایئے مین ایک نہ مانونگا -

قمرن - جو کہین کا یہ دستور ہو تو ہم بھی آئین -

نواب - تو تم باتین کیون کرتی ہو نامحرم سے -

آغا - نامحرم - تیری ایسی تیسی کرون -

یہ کہکر نواب محمد عسکری صاحب نے قمرن سے کہا اچھا اب لوگون کی یہی مرضی ہی تو دروازہ کھولدو - مگر دور دور رہیے گا حضرت - قمرن بولی اے واہ - انکے بھرون مین آگئے آپ بھی یہ دروازہ کھولنا کیا معنی - کیون کھولین دروازہ کیسی بہو بیٹی سے آجتک کسی نے یہ کہا ہی تمکو چاہیے کہ تم انکو للکارو کہ یہان کیون چلے آئے یہ سب تو درکنار اور اُلٹا ہم ہی کو بیوقوف بناتے ہو کہنے لگے دروازہ کھولدو -

آغا محمد اطہر ہنس پڑے بھئی واللہ بڑی طرار اور حاضر جواب چھوکری ہی اگر ہم یہ جانتے تو (دروازے کے پاس جاکر) ہرگز ہرگز تمکو گھر ڈالے بغیر نہ چھوڑتے - خیر اب تو جو ہوا وہ ہوا - سُنتے کہ

بعد از جنگ یاد آید کا نقشہ ہی۔ اب ہم ایسے گئے گذرے ہوے اور سب کے پہلے ہم ہی سے گفتگو ہوئی تھی تیہکڑی ہمارے ہی لیے تجویز کی گئی تھی۔ اور اب ہمسے پردہ کرتی ہو یہ ساری شرارت نواب کی ہی۔ ہمکو رنج ہوا انکی طرف سے اور تم تو خیر غمزہ کیا ہی چاہو۔ مگر محمد عسکری کی عقل کو کیا ہو گیا۔ ہمین یہ حیرت ہی یارون کا دل دکھانا کیا معنی بالکل یہ خلاف عقل ہی۔

قمرن انکی تقریر سنا کی۔ جب یہ خاموش ہوے اُسنے کہا اچھا ہم کنواڑے کھولے دیتے ہین مگر ایک شرط سے قسم کھا لو کہ ہم اندر نہ آئینگے۔ دیکھو اب ہم علانیہ ہر ایک کے آگے نہین آسکتے یہ کہکر دروازہ کھولا تو محمد اطہر دن سے کمرے کے اندر۔ رونق جنگ اور محمد عسکری بھی پہونچے میدان خالی پاکر مہراج بلی نازو کی خوشامد کرنے لگے دیکھو تم کسقدر ظلم ہمپر ڈھاتی ہو۔ اور ہماری تمپر جان جاتی ہی اور تمھین اسکی ذرا شرم نہین آتی ہی۔ یہ کیا کچھ اچھی بات ہی مگر تمھاری سمجھ۔ ع۔

	سمجھ اپنی اپنی ہی بوجھ اپنی اپنی	

راوی۔ واہ کیا مصرع تصنیف کیا ہی کہ واہی واہ۔ اور تکبندی تو آپکا حصہ ہی۔

نازو۔ عشق بھی چرایا ہی اور کنجوسی بھی نہین چھوٹتا۔ عشقبازی کو کنجوسی سے کیا سروکار۔

مہراج۔ اچھا اب تم یہ انصاف کرو کہ اگر ہمکو کنجوسی کا خیال ہوتا تو ہم کلہے کو تمسے دل لگاتے اور نوٹ۔ جو ہمنے دیا تھا خدا گواہ ہی کہ دھوکے سے دیا تھا جان بوجھ کر نہین دیا تھا اگر تمکو یقین نہین آتا تو تجھیو مری ہی۔ تم ناحق ہمسے بگاڑتی ہو ہم بڑے کام کے آدمی ہین۔ جس طرح قمرن اس ٹھاٹھ سے رہتی ہین اسی طرح تم بھی رہو گی اور چین کروگی۔ مگر خدا جانے تم ہم سے اسقدر کیون خلاف ہو اور بے وجہ اور بے سبب لینا ایک نہ دینا دو۔ افسوس کا مقام ہی۔ یہ بھی ہماری قسمت کی خوبی ہی اور کیا کہین اچھا اب یہ بتاؤ کہ تم راضی کیونکر ہو گی کوئی صورت بنائی کی ہی یا کسی صورت سے بھی موافقت نہین ہو سکتی۔

نازو۔ ہم ایک دفعہ تم سے بھڑک کھا گئے اب ہم کسی طرح کی بات چیت تمسے نہین کرنا چاہتے بس۔ جو تم نے اُس دفعہ ہمین جُل نہ دیا ہوتا۔ تو ہم تم کو خود چاہنے لگتے۔ اب نہین اب کسی طرح نہین ہو سکتا چاہے ادھر کی دنیا اُدھر ہو جائے تم بڑے چھلیے ہو تمسے خدا بچائے۔

مہراج۔ اچھا نواب سے ضمانت دلوا دین۔

نازو۔ ضمانت کیسی۔ ہم سے اب مت بک بک کرو۔

مہراج۔ ہماری بھی کیا قسمت ہی۔ ہم جان دیتے ہین تم پر نازو اور تم جلاتی ہو ہمکو۔

نازو۔ تو اسی قابل ہی۔ تو باتون کا آدمی نہین ہی لاتون کا آدمی باتون سے نہین مانتا۔

مہراج۔ اب لاتین ہی تو ہان باقی رہگئی ہین۔ ہاتھ سے تو تم کھوپڑی سہلا چکی ہو۔

نازو۔ (مسکرا کر) اُس دن تو تو بچ گیا نہین تو قسم خدا کی عمر بھر یاد کرتا۔

مہراج۔ اور اب بھی عمر بھر یاد کرونگا۔ مین بھولنے والا نہین ہون اور پھر ایسی بات۔

نازو۔ اب بک بک کے جان نہ کھاؤ ہماری مغز کھائے جاتا ہی اور بیہودہ خرافات بکتا ہی۔

مہراج۔ ہم تو درد دل کہتے ہین وہ اسکو بک بک سمجھتی ہین

کس مصیبت مین جان ہو۔

نازو۔ ایسون کی یہی سزا ہی۔ موے پر سو دُرّے۔

ادھر یہ گفتگو ہوتی تھی اور اُدھر بی قمرن سے چہل ہو رہی تھی۔ رونق جنگ دل لگی کر رہے تھے کہ تم ہماری بیاہی بی ہو ہمین تمسے دل لگی کا رشتہ ہی قریب آکے بیٹھو ہم چھیڑینگے نہین نواب کے سامنے محمد عسکری نے منھ بنا کر کہا چہ خوش بھائی صاحب بس اب آپ بستر لپیٹ لیجایئے ٹھنڈے ٹھنڈے سدھاریے کہنے لگے قریب آن کے بیٹھو۔ بجا۔ اور طرہ اسپر یہ کہ نواب کے سامنے نہین چھیڑینگے۔ تو اب اس سے صاف ظاہر ہوتا ہی کہ نواب کی غیبت مین چھیڑینگے ایسے بدمعاشون کے آنے جانے کی کچھ ضرورت نہین ہی۔ آج سے ڈیوڑھی پر ڈبل پہرہ رہیگا۔

قمرن نواب رونق جنگ کے پاس جاکے بیٹھی اور محمد عسکری نے للکارنا شروع کیا خبردار۔ ارے یہ کیا ظلم ڈھاتی ہی سنتی ہی نہین۔

قمرن نے کہا کہ ایک روز ہم بیگم صاحب کو چوڑیان پہنانے گئے تھے تو نواب رونق جنگ نے ہمپر ایک کنکری پھینکی تھی اور اشارے سے شہ نشین کی طرف بلاتے تھے جو ذرا سی اور چھیڑ خانی کرتے تو ہم بیگم صاحب سے کہہ دیتے مگر مین نے جو خفا ہو کے آنکھین دکھائین تو دبک رہے گھر سے ڈیوڑھی تک کوئی پچاس ساٹھ آدمی ہنکارتے تھے اور آوازے کستے تھے۔ اور مین اس طرح جاتی تھی جیسے تیر جاتا ہی زن سے نکل گئی۔ بازار والون کی یہ کیفیت کہ کلیجے پر سانپ لوٹتا تھا تلملاتے تھے بہانے سے مجھے بلوا بلوا بھیجتے تھے مگر مین تاڑ جاتی تھی اور امی جان کو چوڑیان لیکے بھجوا دیتی تھی۔ ہان نواب صاحب کے یہان تو البتہ جاتی تھی اور کہین جو گئی ہون تو کوئی بتا تو دے بھلا بیگم صاحب نے جب سنا ہوگا کہ قمرن بھاگ گئی تو بڑا افسوس کیا ہوگا ہمکو تو بہت چاہتی ہین کچھ ذکر ہو رہا تھا نواب صاحب رونق جنگ نے کہا گھڑی گھڑی یہی چرچا ہی مگر آجتک لوگون کو یہ نہین معلوم ہی کہ نواب محمد عسکری کے گھر پڑ گئی ہین۔

الغرض تھوڑی دیر چہل کر کے یہ سب روانہ ہوے اور کہہ گئے کہ کل شب کو یہین نشست ہوگی مہراج بلی نبی نازو سے اجازت چاہی کہ اگر حکم ہو تو روانہ ہون۔ رونق جنگ نے کہا یار یہ تو بہت دون کی ہو مگر بات کرنے کا سلیقہ نہ آیا روانہ ہون کیا معنی رخصت ہون یا روانہ ہون نازو جھنجھک کر بولی تجھے بلایا کس نے تھا کہ پوچھتا ہی ہمین تو تیری صورت سے نفرت ہی شکل ایسی جیسے چڑی مار صورت پر پھٹکار برستی ہی مہراج بلی ہاتھ جوڑ کے سامنے کھڑے ہو گئے۔ اے نواب یہ سب خفگیان ہم ہی پر ہو رہی ہین۔ ایک آدھ آدمی۔ رونق جنگ ہوا جاؤ ایک دھو پھبتی آغا محمد اطہر پر کہو اُسنے کہا کاہے کو کسی پر اودھی آئین نواب رونق جنگ بہادر تو ہمارے مالک ہین جنکی بدولت روٹیان کھاتے ہین اُنپر کون اودھی آیا کرتا ہی اور آغا صاحب نے کیا بگاڑا ہی ہمارا۔ تو تو جلیا ہی مردا دغا باز سارے زمانے کا اُٹھائی گیرا۔ بڑا نکما آدمی ہی جو تیرا اعتبار کرے وہ خود ذلیل ہو ساتھ جاتی رہی تیری۔ ایک دفعہ پھڑک کھا گئی مین بس۔ اب بار بار نہین۔ اب سے آئے گھر سے آئے

مہراج بلی نے لاکھ لاکھ خوشامد کی کہ غصے کو دور کر دو اب ہمسے ایسی ناشائستہ حرکت نہ سرزد ہوگی مگر اسنے ایک نہ مانی کہا تیری شکل دیکھتی ہون تو آگ لگجاتی ہی آگ بھبھوکا ہو جاتی ہون (دانت کٹکٹا کر) یہ جی چاہتا ہی کہ بوٹیان نوچون مہراج بلی اور بھی قریب جا کھڑے ہوے اور بولے "جانی یہ تو ہم چاہتے ہی تھے کہ تم بوٹیان نوچو" نازو جانی کے لفظ پر آگ ہو گئی۔ جانی تیری جانی پر آگ لگے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

جورداکو جانی بناجا کے تیری جانی لنگوٹی اُڑ ملے
باتھی ہوگی تو جا کے کنڈے بیچ اسیر بڑا قہقہہ پڑا ۔
رونق جنگ اور آغا محمد اطہر اور نواب محمد عسکری نے
نازو کو زبردستی گود مین اُٹھایا تو وہ مارے گدگدی کے
لوٹنے لگی کہا نواب اللہ جانتا ہو مارے گدگدی کے
بُرا حال ہو۔ کہا کچھ پروا نہین ۔ مہراج بلی ارے بیٹھ جا
ظالم۔ تو بیٹھ تو ہم لوگ اُنکو تیری گود مین بٹھا دین ۔
مہراج بلی ان لوگون کے ہاتھ جوڑ کے کہتے تھے کہ یار
انکی تکلیف ہمکو گوارا نہین ہو از براے خدا اب
ان کو دق نکرو ۔ ہم ایسے ملنے سے درگذرے
لوگون نے نازو کو زبردستی انکی گود مین بٹھا دیا مگر ہاتھ
سے چھوٹنے ہی کی دیر تھی کہ معاً نکل بھاگی اور گود سے
اس طرح دوڑ کے دور چلی گئی جیسے گولہ توپ سے نکلتا ہو
رونق۔ لاحول ولاقوۃ آپ بھی کیسے ہیں مردوے ہین
آغا۔ ارے میان اس دھان پان نازک عورت
سے نہ جیت سکے ۔
مہراج ۔ بھائی مجھے انکی تکلیف کا خیال تھا۔ ۵

دردلم درد تو لیلی کافی ست
خواہش وصل زنا انصافی ست

اپنی اپنی طبیعت ہو حضرت ۔
رونق ۔ بس ایک شعر یاد کر لیا ۔
الغرض تھوڑی دیر بعد یہ سب اپنے اپنے
گھر رخصت ہوے ۔

سیان بھئے کتوال اب ڈر کاہے کا

دیکھو اگر یہ گلی آج ہی صاف نہو جائیگی تو ہم تم لوگون
کو پھانسی لوادینگے خبردار بڑے شرم کی بات ہو تم سو لوگ
کچھ نہین کرتا ۔ کاہے واسطے یہ کوڑا پڑا ہو کاہے واسطے
یہ کرکٹ ہو ۔ یہ جالا کاہے واسطے ہو ۔ سو لوگ تم داروغہ
کو سلام دو اور بولو ابھی حاضر ہو ۔ اور بیس بائیس قلی
جمع کر کے اسکا انتظام کرو اور گلی کو بالکل صاف کر دو
کہ سونا اُچھالتا آدمی چلا جاے اگر کوئی صاحب ادھر سے
نکلے گا تو کیا کہیگا کہ شہر کی منیونسپلٹی کا انتظام خراب ہو
اور جس منیونسپلٹی مین ہم شریک ہو اسکو ایسا نہین
ہونے مانگتا ۔
اتنے مین داروغہ صفائی ایک ٹدگے اور مریل گھوڑے پر
سوار آئے گھوڑے کی ہڈی ہڈی گن لیجیے ۔ ۵

لیکن تجھے زردے تو اریخ یاد ہو
شیطان اسی پہ نکلا تھا جنت سے ہو سوار

گھوڑے سے اُترے اور صاحب سلامت ہوئی
داروغہ ادھر یہ گلی اتنی میلی رکھتے ہو ابھی صاف کرو
" این برزن بسیار گندیدگی میباند اگر احیاناً کسی صاحب
لوگ از قسم ولایتی ز آمدن کند و دید کہ این گندیدگی ست
او خیلے ناراض نمودہ شود رخیلے ۔ (اون) رخیلے
(اون رہاتھا ٹھونک کر) فلہذا لازمہ سعادت است
کہ این گلی کو جلد راصفائی نمودہ آید ۔ ۶

برکریمان کارہا دشوار نیست

داروغہ ۔ جی ابھی صفائی ہوئی جاتی ہو چلیون مین
" در زبان آن ملک کہ سعدی تولدگاہ ست چہ گفتگو
نمودہ نمی شود ۔ بعد اداے کو دون خوندن کردہ ۔
راوی ۔ اہو ہو ہو ۔ بعد اداے کو دون خوندن کردہ
ناظرین اس کا مطلب بخوبی سمجھ گئے ہونگے یعنی کیا کو دون
دے کے پڑھے ہو ۔ اور (در زبان آن ملک کہ سعدی
تولدگاہ است) اسکو بھی شاذ ہی لوگ سمجھے ہونگے
مطلب یہ کہ جس ملک مین کہ شیخ سعدی پیدا ہوے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

تھے یعنی ایران اُس ملک کی زبان مین کیون گفتگو
نہین کرتے۔

دیکھو یہ مہتر لوگ۔ فول۔ ڈیم۔ تم لوگ نے
اگر آج صفائی نہ کیا تو ہم تم کو پھانسی دے دیگا۔
اور بو سور کالا بھیجے کا تجھپر چار آنہ جرمانہ۔ بو سور سست
آدمی۔ کام چور نوالہ حاضر اچھا کچھ ہمارے بیٹھنے کے
لیے لاؤ۔ ایک بوڑھی ماما ان کے بیٹھنے کے لیے ایک
کھٹیا لائی اور کہا ہجور (حضور) ہمارے محلے مین
آئے ہین ہم کو ہجور کی کھاتر (خاطر) کرنی چاہیے
یہ صاحب ایک مکان کے دروازے پر کھٹیا پر بیٹھے۔
مگر مہترون کو بوجہ بے سبب اسقدر ڈپٹتے تھے کہ الامان
ماما بازار گئی اور ایک ہندو تنبولی کے ہاتھ سے ایک
پیسے کی چار گلوریان بنوا لائی۔ عظیم اللہ خانی حقہ لائی
برہمن سے اُنھین کے سامنے تازہ کرایا چلم بھر لائی آپ
مزے سے حقہ پیتے جاتے تھے اور مہترون کو ڈانٹتے
جاتے تھے۔

داروغہ۔ حضور اب کیون تکلیف کرتے ہین۔

ڈپٹی۔ آپ اب دوسری سڑک پر جائین۔ ہم یہان ہی
بیٹھینگے اور صفائی کرا کے جائینگے۔

داروغہ۔ تو آداب عرض کرتا ہون پھر حاضر ہونگا۔

ڈپٹی۔ یہ گلی اگر صاحب لوگ دیکھ لیتے تو ستم ڈھاتے۔"

داروغہ۔ حضور پھر اب کہان تک دوڑون۔ فرمایئے
"یہ ان جمعدارون کا قصور ہے کاہل آدمی ہے"

داروغہ۔ دیکھو دوپہر مین یہ گلی صاف ہو جائے اور
سڑک کی صفائی اسکے مقابل مین شرما جائے۔

جمعدار۔ حضور نشان خاطر رہین سب ہو جائیگا۔
"کاہے کے واسطے ابھی تک نہین ہوا شتران النسخہ

می گیرند کسی این بگوید کہ این ہم بچہ شتر سست۔"

راوی۔ کیا برجستہ پھبتی کہی ہے کہ واہ۔ جی خوش
ہو گیا اسمین تو حضور برق ہین واللہ۔

دوپہر کے وقت مہترون نے جمع ہو کر کہا حضور اب تو
توپ دغ گئی۔ اک دو گھنٹے کی مہلت ملتی تو کھا پی لیتے
قیدیون تک کو چھٹی ملتی ہے۔ حکم ہوا کہ اچھا اب کل آؤ
آج کھانا دانا کھا کر اپنے کام کو جاؤ مگر اُس کالے سور کو
بلاؤ تو برابر حاضر رہ۔ یو کالا سور۔

ایک کالے کالے مہتر پر انکا بڑا اعتاب تھا اور عتاب
بیوجہ تھا اُسنے کہا ہجور سویرے سے ایک دانہ تلک
پیٹ مین نہین گیا ایسی جبردتی (زبردستی) حاکم لوگون کو
نہ چہیے (چاہیئے)۔

اتنے مین ماما نے دروازے کے پاس آنکر کچھ اشارہ
کیا اور یہ بزرگوار مکان کے اندر داخل ہوے تو ایک
بوڑھی عورت نے کہا بیٹا اب اسکی خطا معاف کرو۔ اپنے
کیے کو پہونچ گیا پیٹ کی مار بڑی بُری مار ہوتی ہے۔
اُس ضعیفہ نے تو ترس کھا کر اُس مہتر کی سفارش کی مگر
ایک کم سن نازنین اور خوبرو زن جادو جمال جو اُسکے قریب
بیٹھی تھی وہ اُس مہتر کی بڑی دشمن تھی۔ کہا ہمارے لھو کی
قسم جو تم اس موے کلوٹے پر رحم کرو۔ کولھو کی طرح
جوتو۔ یاد تو کرے موا کہ کسی سے بدزبانی کرنا کیسا ہوتا ہے
ضعیفہ تھوڑی دیر بیٹھکر کہین چلی گئی اور کہہ گئی کہ
اب ہم شام کو آئینگے۔ ہماری ایک منھ بولی بہن کے ہان پوتا
ہوا تھا اُسکی کھیر چٹائی ہے۔ یہ کہکر ضعیفہ رخصت ہوئی۔
تو ان بزرگوار اور اس نوجوان عورت مین یون میٹھی میٹھی
باتین ہونے لگین۔

عورت۔ میرے کلیجے مین اس وقت ٹھنڈک پڑی کہ اس

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

موئے مہتر کو تمنے اسقدر ذلیل کیا۔
"جان من تمھارے لیے جان تک حاضر ہی۔ مگر تم کو ایسی کچھ نفرت اور دشمنی ہمسے ہی کہ جسکی انتہا نہین۔"
عورت۔ (گلے لگاکر) نہین اللہ جانتا ہی۔ یہ سب ہمارے غمزے اور نخرے تھے۔
"اس وقت اگر قارون کا خزانہ بھی ملتا تو واللہ اسقدر خوشی نہ ہوتی۔ تمنے جلا لیا نازو۔"
نازو۔ اب دیکھو مہراج بلی ایک بات یاد رکھو ہم کو تین پانچ نہین آتا جو کہو وہ کر دکھاؤ بس۔ ہان۔
مہراج۔ دیکھو جیسے ہی تمھارے آدمی نے آواز دی اور کان مین کہا کہ نازو نے بلوایا ہی ویسے ہی مین لپکا۔
نازو۔ نواب صاحب کے سامنے تمھاری وہ تعریفین کرون کہ خوش ہو جاؤ۔ اب آج ہم تمکو جانے نہ دینگے۔
مہراج۔ اور سنیئے گا اسکے یہ معنی کہ اب ٹھنڈے ٹھنڈے راہ لیجیے۔ چہ خوش چرا نباشد سادر بندہ جانے والے کو کچھ کہتا ہی۔
نازو۔ ایک دن اپنی جورو کو دکھا دو۔
مہراج۔ مین جورو سے ڈرتا ہون صاف تو یون ہی
نازو۔ اری ہی۔ کیا وہ بھی چھپاتی ہین۔ چل جھوٹی خورے۔ مہترون کے ساتھ خوب بڑھ بڑھ کے باتین بناتا ہی۔
مہراج۔ کیون صاحب یہ عین اختلاط مین گالی گلوج
نازو۔ (گال پر آہستہ سے چپت لگاکر) تیری ایسی تیسی چلا ہی ہمسے بھی باتین بنانے۔
مہراج۔ آج کا دن بھی کیا مبارک دن ہی کہ نازو اور ہم کو خود بلوا بھیجین۔
نازو۔ ہم مے اس مونڈی کاٹے مہتر سے آتا ہی کہا تھا کہ تو ہمارے محلے کا کوڑا ہمارے دروازے پر لگا دیتا ہی الگ ہٹا کے کیون نہین رکھتا۔ بس اتنی سی بات پر ماما سے الجھ پڑا تم کیا کوئی حاکم ہو کون ہو کون تم۔ یہ ہمکو تو ماما نے بتایا کہ تمکو بلواؤ صفائی انھین سے ہی۔ جب ہمنے تمکو بلایا اب محلے بھر مین کوئی چون تو کر نہین سکتا۔
ماما۔ سیان بھئے کتوال اب ڈر کاہے کا۔
نازو۔ ہر ہی۔ اب اتنے کام کے بھی نہون تو کیا چولھے مین کوئی جھونکے انکو۔
مہراج۔ اے اور سنو۔ کہان تو محبت کی باتین ہوتی تھین کہان چولھے مین جھونکنے لگین۔
نازو۔ ہمارا کام ہی یہ ہے۔ معشوق ہین کہ نہین۔
ماما نے الائچیان دے کر کہا کیون حضور یہ خبر تو گھر گھر مشہور ہو گئی ہی کہ قمرن بھاگ گئین۔ تنبولی والے لونڈے کا حال نواب سب کو معلوم ہو گیا کہ وہ اپنے محلے کی ایک خراب عورت کو بھگا لایا تھا۔ قمرن کا دھوکا ہی دھوکا تھا۔ مگر اب کیا ہوگا۔ جو یہ کھل گیا کہ نواب صاحب کے ہان ہین تو اسکا میان نالش جڑ دیگا کہ نہین جڑ دیگا۔ یہ تو سوچا ہوگا آپ سے کہتی ہون کسی سے ذکر نہ کیجیے گا۔ بات پھیل چلی ہی اور نواب صاحب نے یہ برا کیا کہ اسی شہر مین رکھا انکو چاہیے تھا کہ کسی کانون کان خبر نہ کرتے اور چپکے چپکے کانپور یا فیض آباد مین ایک مکان کرایے کا لیتے اور کسی کے نام سے اسکے میان سے فارخطی (فارغخطی) دلوا دیتے۔ اب جو وہ نالش کر دے تو نواب صاحب بند ہو جائین۔ کہ نہین بند ہو جائین بھلا ایسا کام کیون کرے انسان کو سوچ سمجھ کر کام کرنا چاہیے ابھی وہ گنڈیری والا کل ہم سے کہتا تھا کہ دلانی محل سے ایک عورت آج نکلی بالکل تمھاری قمرن کی سی صورت ہے وہ تو کہو اسنے اچھی طرح پہچانا نہین

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اللہ نے کچھ ایسا کیا کہ وہ یہی سمجھا کہ قمرن کی اور آپکی صورت جو محل سے کنہیری لینے کے لئے نکلی تھی بالکل ہی ملتی ہی۔ بڑا فضیحتا ہوگا گنڈیری والے کی طرح اور لوگون نے بھی دیکھا ہوگا۔ اور وہ لونڈیا ایسی چلبلی ہی کہ کچھ نہ پوچھو کہو تیرے محل مین مہریان ماما ئین نوکر چاکر سب ہی ہین تو اب اپنے آپ بازار مین نکلکر سودا کیون خریدتی ہی۔ تم تو کبھی کبھی جاتی ہو بی بی ذری سمجھا دیا کرو۔ یہ جو بات کُھل گئی تو سب سے بڑا اثر انھین کے حق مین ہوگا ہم جلائے دیتے ہین۔

نازو اس بحر طویل سے گھبرا گئی۔ کہا تم جا کے کھانا پکاؤ تم کو اس سے کیا مطلب ہی تم ہی ایک بڑی عقلمند ہو بڑی وہ بنکے آئی ہین۔ ماما کو بُرا معلوم ہوا اور چل دی۔

نازو۔ اب بتاؤ تمھاری کیا خاطر کرین مہراج جی۔

مہراج۔ بس ہمکو پیار کرتی جاؤ اور کچھ نہین لیں اس سے بڑھ کر ہماری خاطر اور کیا ہوگی۔

نازو۔ پیار کرنے مین دام صرف ہوتے ہین۔

مہراج۔ کیا پروا ہی جان تک حاضر ہی جانی۔

نازو۔ بس سب زبانی داخلہ مُنھ پر خوشامد۔

مہراج۔ اچھا تمکو کیا چاہیے کیا لے بتا چلو۔

راوی۔ معلوم ہوتا ہی گھر بھر دینگے۔ اور لینا دینا خیر صلاح سب زبانی جمع خرچ۔

مہراج۔ بولو کچھ کھانے کو منگوائین۔ کیا کھاؤ گی پوریان اور تمکو نے منگوا لو۔ بس۔ اور مُنھ میٹھا کرنے کرنے کے لیے رابڑی بولو جانی کیا خفا ہو گئین۔

نازو۔ وہی اپنی اصلیت پر آگیا نا۔ کیا دو چار آنے مین ٹال دینے چلا ہی۔ مگر ہم کب ٹلنے والے ہین لے وہ پیش پڑوا لاؤ تو لاؤ۔

مہراج (گلے مین ہاتھ ڈالکر) آج بھیجد ینگے۔

نازو۔ بھیج دینگے! جب بادام ہونگے۔ تب بیل ٹھینگے۔ ابھی ابھی لاؤ جہان سے بنے۔

مہراج۔ تو کیا مین نوٹ باندھے پھرتا ہون۔

نازو۔ اچھا گھر سے منگوا دو۔ ہم ایک نہ مانینگے منگوا دو ہمین ہم ہرگز ہرگز تو مانینگے نہین۔

مہراج۔ اچھا ہم خود جاکے لے آئینگے۔ ذرا تامل کرو۔ تم تو جان مارے ڈالتی ہو۔

نازو۔ کون واہ۔ یہ چکمے بازی۔ پھر چکمہ کیا جانے کون دیتا ہی بے لیے ہم نہ جانے دینگے۔ کسی مہاجن دوست آشنا کسی کے ہان سے منگوا لو۔ کیا بیس روپے کے لیے تم مہنگے ہو اتنے امیر۔ ہمارا جی چاہتا ہی عمدہ بنی ہوئی برفی کھائین جسپر چاندی کے ورق لگے ہون۔ ایک روپے کی برفی گھر مین رکھینگے اور ایک روپے کی اپنی دوگانا کو ضرور ضرور بھیجینگے ہمین اُسکی بڑی چاہ ہی۔ اور وہ ہمکو دل سے چاہتی ہی بڑی محبت کی ہماری دوگانا ہی اور پھر جوان اور خوبصورت۔

مہراج جی گو ٹکا دوال نہ تھے مگر نازو نے اسقدر عاجز کیا کہ مجبور ہو کر اُنھون نے صفائی کے جمعدار کو بلوایا اور کہا ایک روپے کی تازی تازی برفی جلد بنوا کر لاؤ۔ مگر چاندی کے ورق ضرور لگے ہون نازو نے کہا اور ساڑھے چار گز اطلس بھی منگوا دو پھولدار اطلس ہم دگلا بنوائینگے۔ مہراج جی نے حکم دیا کہ لا اور ساڑھے چار گز پھولدار اطلس بھی لیتے آنا مگر اشارے سے کہدیا کہ نہ لانا۔ نازو نے آنکھ کا اشارہ دیکھ لیا اور بگڑ کر چلاخ سے ایک چپت جمائی موے کنجوس مکھی چوس تماش بینی کرنے چلا ہی اور خرچتے ہوے دم نکلتا ہی ہمارے

سامنے آنکھ کا اشارہ کیا۔ بس چل دور ہو میرے سامنے سے تیری صورت نہ دیکھونگی اگر کبھی مجھے جو دو گھڑی کی بھی حکومت ہو جاتی تو کھڑا چنوا دیتی تجھکو۔ موا بے ایمان کہین کا۔

مہراج بلی نے فوراً جمعدار کو پکارا ابھی مرزا کا کام چھوڑ کر تم پہلے ساڑھے چار گز اطلس لاؤ لپکتے جاؤ اور لپکتے آؤ۔ دیکھو نازو تم بیکار کے لیے ہمسے جھگڑتی ہو۔ حق ناحق کو فساد موا ایسی بات ہمین بڑا رنج ہوتا ہی۔ اللہ جانتا ہی اور تمھاری سمجھ ہی مین نہین آتا بھلا مین اشارہ کیون کر دیتا آخر مجھے کیا ملتا اور ساڑھے چار گز اطلس کی کیا حقیقت ہی تم پر سے بزازے کا بزازا صدقے کر دون تم تو کلیجے مین رکھنے کے قابل ہو۔ نازو مسکرائی " اس طرح کی باتین کرتا ہی کہ کوئی جانے گھر ہی تو بھر دیگا "

مہراج۔ کیا تقریر ہی آپکی۔ اس طرح کی باتین کرتا ہی یہ (کرتا ہی) کیا معنی۔ مین چمار یا بھنگی ہون یا کوئی نفرا مجھے مقرر کیا ہی (باتین کرتے ہین) کہنا چاہیے۔

نازو۔ (آہستہ سے چپت جما کر) باتین کرتے ہین تو کیا آپ میرے باباجان ہین۔

ماما۔ (ہنسکر) نا۔ نا بیوی گالیان بکتی ہو۔

نازو۔ اے ہان کیا کچھ جھوٹ کہتی ہون۔

مہراج۔ ہماری محبت کو دیکھو۔ فوراً اطلس منگوا دی۔ فوراً آبرفی کو حکم دے دیا اور تم اتنی تنکتی اور خفا ہی ہوتی ہو۔

نازو کی ماں نے ایک شخص سے جھوٹا موٹ خط لکھوا رکھا تھا تاکہ مہراج بلی سمجھین کہ نازو اپنی میاں کی چوری سے انسے ملتی ہی ماما سے کہا ماما جی خط لے جاؤ۔ ماما اوپر خط لائی اور مہراج بلی کو دیا کہ پڑھو۔

لفافہ۔ یا خدا یہ لفافہ ہذا در بلدہ لکھنؤ صوبہ لکھنؤ ضلع اودھ دران شہر رسیدہ پاس ساس صاحب ساس چنو کی جورو صاحب کے پاس برسد۔ مراسلہ از برگڑھا سنبھل پور مقام خدو۔

لفافہ کھولا۔ تو جوتے باندھنے کے کاغذ پر خط لکھا ہوا تھا۔

خط۔ ساس صاحب مشفقہ من سلامت۔ بعد دعا و آداب کے ارض (عرض) حال کمترین کا یہ ہی کہ قمرن کا کچھ حال سنا یا ہو تو موتلا (مطلع) کرو اور انکی یعنی ہماری قبیلہ یعنی نازو کی ذرا دیکھ بھال رکھو کہ وہ ہرگز نہ کسو کے ساتھ بھاگ جانے پائین ہماری بدبختی سے آنکی دونون لڑکیان ایسی ہی نکلی ہینگی۔ اور ہم ایک مہینے کے واسطے یہان پر آئے ہینگے اور تم نازو پر دیکھ بھال رکھنا اور انکو یعنی نازو کو ہماری دوا (دعا) کہنا۔

راقم۔ خدو۔ سانہ برگڑھا سے بھیجا ہیگا۔

نازو۔ موا اور گور خدو یہ دلدو۔

مہراج۔ یہ خدو کون شخص ہین۔ میان تمھارے بگڑ جاہل معلوم ہوتے ہین۔

نازو۔ مین اپنے میاں پر سے صدقے کرون اس موے کو ہمارے میان تو تم ہو۔ ہو کہ نہین۔

مہراج۔ دل و جان سے جانی۔ مگر جورو کو دعا لکھنے والا آج ہی دیکھا۔ دعا کی بھی ایک ہی ہوئی۔

نازو۔ اوہ وہ کیا کچھ پڑھا لکھا تھوڑا ہی ہی کسو سے (کسی سے) لکھوا لیا ہوگا۔

مہراج۔ مگر وہ لکھنے والا بھی عجب چوبنچ تھا کہ جو اُسنے بتایا وہی لکھ دیا کوئی احمق ہوگا۔

نازو۔ اگر احمق نہوتا تو خرو اکو دعا لکھواتا۔

مہراج۔ ارے صاحب مین لکھنے والے کو کہتا ہون اور تم الٹا سمجھتی ہو واللہ عورتون کی عقل بھی گدی کے پیچھے ہوتی ہی

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

بزرگون کا کہنا خلاف تھوڑی ہو سکتا ہی۔

اتنے مین جمعدار نے آواز دی مین حاضر ہون نازو نے جھانک کے دیکھا کہ اطلس لایا ہی یا نہین لایا ہی۔ ماما دھم دھم کرتی ہوئی باہر گئی۔ اور اطلس لیکر اوپر آئی۔

نازو۔ ہان ایسی ہی چاہیے تھی۔ یہی کہی تھی۔

مہراج۔ تمھارے دم کے لیے سب ہی کچھ حاضر ہی۔

نازو۔ جو تم ہماری بات مانو تو ہم تمھاری بات مانین ہی کہ نہین۔ بولو۔

مہراج۔ واجبی بات ہی۔ ہمنے اس سے انکار کب کیا تمنے ذرا اشارہ کیا اور ہمنے فوراً اطلس منگا دی۔

نازو۔ اب اسکی گوٹ اور استر تو منگواؤ۔

مہراج۔ ہان ہان منگوائے دیتے ہین دیکھو ذرا سے اشارے مین اطلس منگوا دی کہ نہین۔

نازو۔ گرنٹ کی گوٹ منگوانا اور شالباف کا استر

مہراج۔ سب آجائیگا۔ تمھارے کہنے کی دیر تھی کہ اطلس فوراً منگوا دی تمھارے واسطے جان حاضر ہی۔

نازو۔ اور وہ برفی کہان ہی پوچھو تو۔

مہراج۔ جمعدار ارے وہ برفی کہان ہی۔

نازو۔ ای لو وہ چمپت ہوا سکھائے پڑھائے آدمی ہین ارے مین تیری باتین خوب سمجھتی ہون۔

مہراج۔ نہین نہین۔ جا سکتا ہی بھلا۔ کیا مجال۔

ماما۔ ای حضور کہ گیا ہی کہ برفی لے کے ابھی ابھی آتا ہون

نازو۔ ماما جی محلے والے کچھ آج کہتے تو نہین تھے۔

ماما۔ مجھسے دو ایک آدمیون نے پوچھا کہ یہ کون ہین مین نے کہا انسے اور ہماری بیوی کے میان سے یارانہ تھا۔

نازو۔ تب تو چونکے ہونگے۔

ماما۔ حضور آج محلے بھر پر رعاب (رعب) جم گیا۔

مہراج۔ اجی کہ تو دیا کہ جہان ہم ہونگے شہر بھر تمھارا غلام ہے اک ذرا سی بات پر ہمنے تمکو اطلس منگوا دی۔

نازو۔ اب ذری لوگ مانینگے ہمین۔

ماما۔ سیان بھئے کتوال اب ڈر کاہے کا۔

نازو۔ (مسکرا کر) چلو آج رات تمھارے یہان ہین

مہراج۔ ہان ہان چشم ما روشن دل ما شاد۔

نازو۔ مگر جورو تو نہین چیتھیا یگی کہ موے یہ کسکو لایا چھاتی پر کودون دلتا ہی۔

مہراج۔ کیا کچھ جورو کے غلام ہین ہم۔

نازو۔ کیا عمر ہی تیری جوروا کی۔ بتا۔

مہراج۔ تم کوئی قاضی ہو چاہے جو ہو۔

مہراج بلی نے کہا تمکو ہماری جورو کی عمر سے کیا غرض ہی مگر اتنا تو ہم ضرور کہینگے کہ ہمکو نیکبخت بیوی ملی ہین اور یہ ہزار غنیمت ہی۔ آج اگر تم کو ہمارے ساتھ چلنا ہی تو ایک کام کرو ہم اپنا باغ تمکو دکھا دین باغ ہی مین ہم تم رہین۔ تڑکے تم اپنے گھر آجاؤ ہم اپنے گھر

نازو نے پوچھا باغ کتنی دور ہی اسمین کچھ املاک بھی ہی کہا اب اس سے کیا مطلب چل کے دیکھ ہی لوگی۔ اور کچھ دور بھی نہین ہی کوئی بہت ہوگا تو دو میل بس اس سے زیادہ نہین ہی۔

نازو کو تو باغ کا چسکا پڑا ہی تھا سوچی کہ آج مہراج بلی کا بھی کہنا کر دو جو اپنے سے محبت کرے تم اسکے ساتھ محبت کرنی چاہیے نوٹ دھوکے سے بدل گیا ہوگا۔ کہا اچھا ہم آج تمھارے ساتھ چلینگے۔ تو اب تم شام تک یہان بیٹھو

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

مہراج بلی کو اسکی اس سادگی پر ہنسی آئی کہ ہم تو چاہتے ہین تمام عمر ساتھ نہ چھوٹے یہ کہتی ہین شام تک بیٹھو اور بھاگا کون جاتا ہے ہمسے کہو ہم شام کیا معنی تمام عمر بیٹھے رہین۔

نازو نے انسے فرمایش کی کہ کچھ گاؤ۔ یہ گانا کیا جانین صاف صاف کہدیا کہ گانے کے حق مین ہم بالکل کوڑہ مغز ہین ہان تم گاؤ تو ہم بڑی خوشی سے سنین۔

نازو۔ اچھا تم بھی کیا یاد کروگے کہ ہمارا کہنا نہ کیا کوئی عمدہ چیز گائین۔ کیا گائین۔

مہراج۔ جو جی چاہے۔ کوئی چوتالا ہو۔

نازو۔ اخاہ۔ یہ کنفاقون مین سیکھا تھا۔

مہراج۔ نہین اتنا جانتے ہین۔ ہم فارسی خوب بولتے ہین ورین شہر کہ ادبراے نام لکھنؤ مردمان منت مر خداے را عز و جل کہ طاعتش موجب قربت ست و بشکر اندرش مزید نعمت ہر نفسے کہ فرو میرود ممد حیات ست و چون بر مے آید مفرح ذات۔

ای کریمے کہ از خزانہ غیب
دوستان را کجا کنی محروم
گبر و ترسا وظیفہ خور داری
تو کہ با دشمنان نظر داری

راوی۔ ناظرین سمجھے ہونگے کہ منشی مہراج بلی کے دماغ مین خلل ہو گیا۔ مگر یہ غلطی ہے۔ ۶

دیوانہ بکار خویش ہشیار

نازو سے فارسی بولنے لگے تو ایک مقام پر اٹکے مگر پھر یاد آگیا کہ نازو فارسی کیا جانے لہذا شیخ سعدی کی روح پر حضرت نے احسان کیا۔

جب فارسی بول چکے تو نازو کو بغل مین بٹھا کر کہا کہ اب آج ہمین معلوم ہوا کہ دعا مین اثر ضرور ہوتا ہے دیکھو ہماری دعا نے اثر دکھایا کہ نہین ہمکو تم سے سچا عشق ہے واللہ جسکو عشق صادق کہتے ہین۔ ۵

عشق وہ شی کہ انسان کو کرے ہے اندھا
ٹک سمجھ پیارے کہ آدم کا نتیجہ ہے عدم

راوی۔ ای سبحان اللہ لیسو ہمارا جھگڑا طے کر لگا

مہراج عشق صادق ہے ہمین جب تو اطلس فوراً ہی منگوا دی بس حکم کی دیر تھی۔

نازو۔ (اطلس کو دور پھینک کر) چولھے مین گئی تیری اطلس موا اوچھا جب سے سو ہی وفان (دفعہ) تو کہہ چکا ہوگا کہ اطلس دی اطلس منگوا دی۔ فوراً ہی تو اطلس منگوا دی۔ ایسے تیرے دینے پر نالت (لعنت) خدا ایسے اوچھے سے کوئی چیز نہ لوائے۔

مہراج۔ تمھاری دوستی شیر کی دوستی ہے بس۔

نازو۔ اچھا کوئی دے کے دکھاتا ہے بھلا۔

مہراج۔ جب دل ملگیا تو پھر کیا خفگی۔

نازو۔ دل ملگیا تو ہمارا تمھارا مال اسباب ایک ہو گیا جب دل ہی ایک ہے تو مال کی کیا حقیقت ہے۔

مہراج۔ خدا تمکو نیکی دے نازو جانی خفا نہ ہوا کرو بس تمھارا خفا ہونا غضب ہے۔

نازو۔ تو تو باتین ایسی کیون کرتا ہے۔ مونڈی کاٹے۔

مہراج۔ اچھا تم مار لیا کرو گالیان دے لیا کرو مگر بگڑا نکرو ذرا ہی سے مین توتے کی طرح آنکھین پھیر لیتی ہو۔

نازو۔ انسان جو کسی کو کچھ دیتا ہے اسکے سامنے پھر اسکا نام نہین لیتا سارے آشنائی مین تو لوگون نے سلطنتین بخشدی ہین تو اس نگوڑی چار گز اطلس پر اتراتا ہے۔

مہراج۔ اچھا گوٹ کرو نک کی لوگی۔ بو واب

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

نازو - بس معاف فرمایئے بندی درگذری مجھے گوٹ
ووٹ نہین چاہیے —

مہراج — (پانون دباکر) مین صدقے مین قربان
خفا نہ ہو ہاے کسی پر دل کا آنا بھی بُری بلا ہے —

نازو - ظاہرداری بہت آتی ہے دنیا ساز!

مہراج — یہ مانا - گالیان دے لو - بُرا بھلا کہ لو —

معشوق جو گالی بھی ہمین دے تو مزہ ہے
کیا جانے کوئی ذائقہ اسگالی کا کیا ہے —

گالی بھی سہانی ہے مگر بس یہ تمہارا خفا ہو جانا اور
بیمروتی کرنا یہ بس کلیجے پر تیر کا کام کرتا ہے —

اتنے مین جمعدار نے آواز دی حضور برفی لایا ہون —
ماما دوڑی ہوئی گئی اور برفی لیکر کوٹھے پر آئی - کہا
اوئی یہ کپڑا کن نے پھینک دیا ہے - ای بیوی تمکو تو چیز
کی بالکل قدر ہی نہین ہے لو یہ قیمتی چیز اور کس طرح خاک
دھول مین ڈال دیا (اطلس کو اُٹھا کر اور جھاڑ کر)
لے اب نہ پھینک دینا نہین تو اسکا رنگ روپ سب
جاتا رہیگا - مگر برفی اچھی بنوا کے لایا ہے —

مہراج جی نے ایک برفی کی ڈلی اُٹھا کر نازو کو دی
نازو نے مسکرا کے لے لی - اب نازو اصرار کرنے لگین کہ
برائے خدا تم بھی کھاؤ اور انکی جان عذاب مین کہ ہندو آدمی
ہون برفی کیونکر کھاؤن - اول تو جمعدار لایا ہے - پھر ماما
وہان سے یہان تک لائی لیکن اب کرین تو کیا کرین —
نازو نے کہا ہم ایک نہ مانینگے - ادھر کی دنیا
چاہے اُدھر ہو جائے برفی کھانی پڑیگی - مین مانونگی
نہین واہ - بس یہی کہتے تھے کہ دل ملگیا
دل ملتا تو فوراً برفی کھا لیتے یہ انکار کرنا کیا
معنی —

مہراج — ارے ظالم یہ کونسی ہٹ ہے -
نازو - ارے آخر گلوری کھاتے ہو کہ نہین
کھاتے ہو پھر برفی کھانے مین کیا بات ہے —
مہراج — پاگل ہو گلوری کھا سکتے
ہین بھلا —

نازو - (چپت لگاکر) پاگل تو تیرا کنبا بھر ہے —
مہراج — یہ تو اب ہم سہ گئے چپت تو بات بات پر
پڑنے لگی - یہ عشق بھی کیا بُری بلا ہے —
نازو - اب بات کو ٹالو نہین - کھاؤ - کھاتا ہے کہ نہین
یا زبردستی کھلا دون —
مہراج - جانی تم سوچو تو کہ یہ کیا ستم ڈھاتی ہو
نازو - اچھا چاہے جو ہو مین ٹکڑے ٹکڑے نکلوا دونگی
لے اب کھا لو - ہمارے سر کی قسم —
مہراج — ماما جی — ذری تم ہی سمجھا دو —
نازو - ماما - میری اچھی ماما - اللہ کا واسطہ انکو اک
دو کھلا دو ہماری خاطر سے —
ماما - ای بیوی یہ کیونکر کھا سکتے ہین -
نازو - تم بھی اُنھین کی طرف ہو گئین - جاؤ ہم نہین بولتے
ماما - کسی کو اپنا ایمان دینا ہے کہ جھوٹ بولے ہمسے ہرگز
ہرگز جھوٹ نہ بولا جائیگا —
نازو - اچھا، اللہ جانتا ہے جو ہم اب تم سے بولین —
نازو منھ پھلا کر اور بھوین چڑھا کر بیٹھی اور مہراج جی
کی طرف پیٹھ کر کے کہا اب ہمسے بولیگا تو تو ہی جانیگا
ہم ایسے بیمروتون سے بات کرنا پسند نہین کرتے
مہراج جی ہین کہ ہاتھ بھی جوڑتے ہین پانون بھی
پڑتے ہین ٹوپی بھی قدمون پر رگھتے ہین —
پانون بھی دباتے ہین ہزار ہزار طرح سے خوشامد

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کرتے ہین مگر نازو ایک نہین مانتی۔ اُنھون نے ٹوپی قدمون پر رکھی اور اُسنے اُٹھا کر وہ ٹپک دی پائون کی طرف ہاتھ بڑھایا اور اُسنے ایک جھٹکا دیا۔ جب اُنھون نے بہت دق کیا تو نازو جھلا کر اُٹھی اور سامنے پانی کی جھجھری جو رکھی تھی اُسکو اُٹھا کر سب پانی اُنپر ڈالدیا اب یہ لاکھ غل مچاتے ہین ہائین ہائین۔ ارے یہ کیا غضب ہی سنتا کون ہی از سر تا پا تر۔ کپڑے اُتارے لنگی پہنی۔ انگرکھا پاےجامہ کرتا رومال ٹوپی دھوپ مین سوکھنے کو رکھا۔ اور نازو کو سمجھانے لگے۔ دیکھو نازو ہم تمھارے بھلے کے لیے کہتے ہین اور تم ذرا نہین سمجھتین یہ جھچھورے پنے کی باتین کہلاتی ہین۔ نازو اُس وقت ڈلی کتر رہی تھی غصے مین بھری ہوئی تو تھی ہی سروتہ زور سے ہاتھ پر مارا تو مہراج بلی پندرہ منٹ تک ہاے ہاے کیا کیے۔

ماما۔ اے بیوی یہ ہٹ ونگاپن اچھا نہین ہوتا۔

نازو۔ تو چپ رہ تو کون ہی۔ موئی بولنے والی۔

ماما۔ مین آپ ہی کے بھلے کے لیے کہتی ہون۔

نازو۔ تمھاری بلا سے ہم اپنا فائدہ نہین چاہتے۔

مہراج۔ پچھتاؤگی نازو بہت پچھتاؤگی۔

نازو۔ تو پھر بولا بھیا موے بے شرم۔

مہراج۔ این ہمہ فتور باعث اصل ست کہ گفتہ اند ؎

عاقبت گرگ زادہ گرگ شود	گرچہ با آدمی بزرگ شود

اے کس برتے پر تتا پانی

چاندنی رات ہی اور جمعرات پیرون کی کرامات ہی ایک پرانے فیشن کی منجھولی پر جسمین دو ناگوری بیل جتے ہوے تھے عاشق و معشوق گلے مین ہاتھ ڈالے مزے مزے باتین اور چہل کرتے اور چھیان لیتے چلے جاتے ہین چلتے چلتے گاڑی بان نے ایک دفعہ ہی گاڑی روک لی تو اُسکے آقا نے پوچھا ہر بھجن یہ گاڑی کیون روک لی۔ کہا مہراج فوج آتی ہی۔ مین نے کہا ایک کونے مین روک لون۔ فوج کا نام سُنکر ایک بزرگوار گاڑی پر سے اُترے اور ایک زن جادو جمال سے کہ اُنکے ساتھ منجھولی مین سوار آتی تھی کہا جان من گورون کا رسالہ ہی ذرا تاک جھانک نکرنا۔ یہ بڑے ظالم ہوتے ہین اُسنے اصرار کیا کہ ہمکو بھی دکھا دو ادھر رسالہ قریب آیا اور گھوڑون کی ٹاپون کی آواز کان مین آنے لگی۔ اور ادھر قریب تھا کہ یہ مرزا پھو ہاتھ تھرا کر گر پڑین۔ مگر واہ ری عورت اُسنے منجھولی کا پردہ اُلٹ دیا اور ڈٹی بیٹھی رہی اور سیر دیکھا کی جب رسالہ منجھولی کے قریب سے نکلا تو سوارون نے اس رشک بدر غیرت حور کو گھورنا شروع کیا تب تو یہ چلائے کہ ہمارا معشوق تو پردے کے اندر بیٹھا ہی یہ لوگ خواہ مخواہ کے لیے کسکو گھور رہے ہین منجھولی کی جانب جو نظر ڈالتے ہین تو پردہ ندارد اور وہ بیحجاب تنی ہوئی بیٹھی ہین۔ دیکھتے ہی ہوش اُڑ گئے حواس باختہ ہوگئے ہاتھ پائون پھول گئے۔ ہاتھ پانون مین کسیقدر کپکپاہٹ پائی بڑے غضب کا سامنا ہی۔ بیڈھب ہوئی معشوق ہاتھ سے گیا۔ یا خدا اگر آج بچگئے تو بھین کے لڈو تقسیم کرینگے اب عزت تیرے ہی ہاتھ ہی یا معبود۔ ایک سوار نے ذرا زیادہ گھور کر دیکھا تو انکی جان نکل گئی مگر واہ ری عورت ٹھان کیا کہ آنکھ جھپکے جب رسالہ نکل گیا تو اُنھون نے پہلے گاڑی بان کو ڈانٹ بتائی کہ جان بوجھ کے سڑک کے اسقدر کیون قریب کھڑا ہو گیا اور جو کوئی گورا ایک گھونسا لگا بیٹھتا تو کیسی ہوتی پھر لڑنے بیٹھتا اُس سے گاڑی بان بولا اجی مہراج جی آپ بھی کیسی کہتے ہین دس برس کی عمر مین کمسریٹ کی نوکری کی۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

چھ برس لال کرتی مین رہا۔ مئو کی چھاؤنی مین رہا۔ گورکھا کی پلٹن مین رہا۔ گورا مارتا تو مین بھی ایک جماتا۔ اسپر یہ بیت بگڑے سور کا بچہ پاجی بدبخت بڑا پٹھن کا سالا بنا ہی جتنا تو بوڑھا ہوتا جاتا ہی اُتنا ہی بیوقوف ہوتا جاتا ہی۔

گاڑی بان کو ڈپٹ کر آپ منجھولی پر سوار ہوے اور اپنے معشوق کا بوسہ لیکر کہا۔ جانی آج تو تمنے ستم ہی ڈھایا تھا بڑا غضب کیا تھا۔ اور جو وہ بگڑ جاتے تو مین کیا بنا لیتا۔ اُسنے کہا واہ وا۔ بگڑ جانے کی ایک ہی کہی۔ بگڑ جانا کیا دل لگی ہی مگر سچ کہنا کیسے کیسے خوبصورت جوان تھے۔ ہاتھ پاؤن کتنے خوبصورت اور سڈول۔ دیدار و جوان جسے کہتے ہین اور دو تو بس ہاے کلیجے پر سانپ لوٹنے لگا دونون پر مین عاشق ہو گئی اگر پرستان مین چھوڑ دو تو پریان اُنکے قدم لین۔

یہ تو ان دونون سوارون کی تعریف کرتی تھی اور اُدھر اُن کے عاشق زار جو تبعل مین بٹھائے لیے جاتے تھے جل بھن کے خاک ہو گئے کہ عجب بیباک عورت ہی ہماری بغل مین تو بیٹھی ہی اور اُن سوارون کی تعریف کر رہی ہی۔ مگر اتنا ہم سمجھ گئے کہ یہ ایک جوان اور مست عورت ہی۔

عورت۔ اب یہان سے کتنی دور رہی اوئی۔

مرد۔ وہ سامنے بس اب مار لیا ہی۔ گھبراتی کیون ہو کیا کسی کا ڈر پڑا ہی۔

عورت۔ یہ موئی منجھولی ہی کہ جھگڑا ہی۔ مارے ہچکولون کے کمر ٹوٹ گئی۔

مرد۔ گاڑی بان تیز ہانکو چلو جلد۔

راوی۔ گاڑی بان نے جو اپنے مالک کی یہ شہ پائی تو بیلون کی دُم دبائی۔ ناگوری بیل اس طرح سے بھاگے جیسے

اچھی ویلر کی جوڑی یہ جا وہ جا۔ راستے مین ایک کانسٹبل نے ڈانٹ بتائی روک لے روک لے۔ او گاڑی والے روک لے۔

گاڑی بان نے اپنے مالک سے پوچھا حضور روک لین کہا روک لے کچھ پروا نہین۔ اُسنے گاڑی روک لی کانسٹبل نے کہا یہ کسکی گاڑی ہی۔ اسکا چالان ہوگا۔ یہ سنتے ہی گاڑی سے ایک صاحب اُتر پڑے۔ دل کیا ہی۔ کاہے واسطے تم گاڑی روکنے مانگتا ہی ہم تمھارا چالان بولیگا تم کون ہیگا۔ کانسٹبل نے عرض کیا خداوند اب لے ہمکو کیا معلوم تھا کہ حضور ہین۔ گاڑی بان گاڑی ہانک دے الغرض خدا خدا کرکے گاڑی بان نے کہا حضور اب پہونچ گئے۔ کہا بھئی جان مین جان آئی۔ دو تین منٹ مین منجھولی باغ مین داخل ہو گئی وہ باغ شہر سے کوئی دو میل کے فاصلے پر ایک سنسان میدان مین واقع تھا۔ ارد گرد بستی کا نام نہین۔ ہو کا عالم۔ چو طرفہ سناٹا جن لوگون نے اس قسم کی طبیعت پائی ہی کہ بنی نوع انسان سے دور دور رہنا چاہتے ہین اُنکو یہ مقام رشک بہشت معلوم ہوتا۔ دو میل تک ادھر اُدھر کوئی پورا تک نہ تھا صرف باغون کی قطار ہی قطار چلی گئی تھی اور باغ بھی سر سبز و شاداب نہین ویران لٹے پھوٹے۔ مگر اس کل سمان کے دیکھنے سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ کسی زمانے مین یہ مقام بھی رہنے کے قابل ہوگا اور یہ باغ جو اب ویران او اُجاڑ پڑے ہوے ہین انمین بڑی دل لگی رہتی ہوگی اور انکے مالک بڑے متمول آدمی ہونگے مگر زمانے کے انقلاب سے اب انکے ورثا تباہ حال اور پریشان روزگار ہو گئے۔ اس باغ کے محاذی ایک جھیل تھی یہ جھیل عہد شاہی مین بڑی مشہور جھیل تھی۔ اور خود جہان پناہ بجرے پر سوار ہو کر اور کسی خوبرو اور قبولی بردہ بیگم کو ساتھ بٹھا کر اسمین ہوا کھایا کرتے تھے۔ اس زمانے مین اس جھیل کا

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

پانی اسقدر صاف شفاف تھا کہ اگر سوئی بھی اسکی تہ پر
ہوتی تو نصف اللیل بیجور کو صاف نظر آتی مگر اب اسمین گھنسی
ہوتی ہو۔ اسکے آگے ایک ٹیلہ تھا بعینہٖ پہاڑی کے طرز کا
جہان پناہ نے خاص اسی غرض سے بنوایا تھا کہ پہاڑ کا نمونہ
بھی اس شہر مین رہے۔ اُس زمانے مین مہینے مین ایکبار
خاندان شاہی کی یہان دعوت ہوا کرتی تھی اور ظل سبحانی خود
بنفس نفیس قدم رنجہ فرماتے تھے کل بیگمات اور کل محل اور
شہزادیاں اور شہزادے جمع ہوتے تھے اور بڑی چہل پہل رہتی تھی
اب وہان بھٹی ہو اور شہر بھر کی شرابین کشید ہوتی ہو۔
بجائے عطر و عنبر کی خوشبو دور تک مہکتی تھی اب دور ہی سے
مہوے اور دیسی شراب کی بُو آتی ہو باغ کے اُتر کی
جانب ایک بہت بڑا اور وسیع باغ تھا عہد شاہی مین تین
مہینے برابر اسمین میلا ہوتا تھا۔ ہر جمعہ اور جمعرات کے
دن میلا جمتا تھا اور شہر بھر کی ساقنین اور طوائف اور
رقاصہ اور حسینان بے بدل بناؤ چناؤ کرکے آتی تھین
جس شامیانہ مین جایئے ایک پری چہرہ ساقن بیٹھی چلمین
پلا رہی ہو۔ تماش بینون کے ٹھٹھ کے ٹھٹھ لگے ہوئے ہین

بی بی ساقن دموں کی خیر رہے

خصوصاً اچھے صاحب نامے ایک گوری گوری ساقن
کی دُکان پر تو وہ بھیڑ رہتی تھی اور اسقدر دھکم دھکا ہوتا تھا
کہ الامان۔ آدھا شہر اُس فتنۂ عالم پر جان دیتا تھا اسنے
اپنے شامیانے کے پاس ایک تختی لٹکائی تھی اور اُسپر
یہ شعر کندہ کرایا تھا۔ ؎

ہر گھڑی سرشار رہتی ہون بڑی بیباک ہون
ساقنون مین مین امین آباد بھر کی ناک ہون

امین آباد لکھنؤ کے ایک محلے کا نام ہے گو
عہد شاہی مین یہ محلہ مشہور محلون مین نہ تھا۔ مگر اسس

ساقن کا وہان ہی مکان تھا چوکیون پر جابجا تنبولنین
سنگار کرکے بیٹھی تھین اُنپر بھی عالم تھا۔
مکھیے سے کا مُنہ کالا۔ ہوا گرد کر ڈالا عشاق زار کا ہجوم ہو
اور بی تنبولن کی یہ کیفیت کہ غرور حسن سے کسی طرف آنکھ
بھر کر نہین دیکھتین۔ ابرو کے اشارے سے باتین کرتی ہین
درختون مین جابجا جھولے پڑے رہتے تھے۔ اپنے
اپنے معشوقون کو پاس بٹھا کر بے فکرے بگڑے دل
دن دن بھر جھولے سے اُترتے ہی نہ تھے۔ آکا بھائی
ادھر اُدھر اکڑتے پھرتے تھے ہر وقت اسی فکر مین کہ کسی سے
لڑائی ہو کہین خانہ جنگی ہو تو جوہر دکھین۔ ہر میلے مین
تلوار دو ایک جگہ ضرور کھنچتی تھی ذراسی بات ہوئی اور
میان سے دو انگل باہر دو ایک کے خون ضرور ہوئے تھے
اب اس باغ مین اگلے وقت کی نشانی اور یادگار
صرف بندر ہی بندر رہ گئے تھے۔ وہ چہل پہل کہان
باغ کے جس مقام پر یہ دونون عاشق و معشوق جاکے
بیٹھے یہ وہ مقام ہو جہان جہان پناہ اور بادشاہ بیگم اکثر
چاندنی رات مین ہاتھ مین ہاتھ دیے کر چہل قدمی کیا کرتے
تھے اور جس مقام پر یہ منجھولی سے اُترے تھے وہان
خواصین زرق برق لباس سے آراستہ ہوکر بڑے ٹھسے
سے خاصدان لیے کھڑی رہتی تھین۔
اب زمانے کے انقلاب سے جہان پناہ کے
عوض منشی مہراج بلی صاحب اور بادشاہ بیگم کی عوض
بی نازو۔ اور خواصون کی جگہ پر گاڑی بان اور بہ
خدمتگار اور دو ناگوری بیل اور خاصدان کی جگہ پر
بیلون کا گوبر ہو۔ واللہ عبرت کا مقام ہو۔
نازو۔ اے یہ کس ہوکے عالم مین آتے ہو جس سے
کلیجے مین ہوک اُٹھتی ہو۔ جو طرفہ سناٹا ہی پڑا ہو

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

خدا جانے کس جنگل مین لا کے ڈال دیا۔

مہاراج ۔ واللہ جنگل کی ایک ہوئی ۔ جانی یہ وہ جگہ ہے جہان پرندہ پر نہین مار سکتا تھا۔

نازو ۔ وہ جب کیا ہے میرے نزدیک تو اب بھی پرندہ پر نہین مارتا یہان ۔ کیسا سناٹا ہے ۔ اُف ۔

مہاراج ۔ یہان بادشاہ رہا کرتے تھے اُس زمانے مین اسپر بھی ایک عالم تھا اس وقت کم سے کم دو سو خواصین تو خاصدان لیے کھڑی ہوتین عطر اور پھولون کے گہنے مین بسی ہوئی بڑی دور تک خوشبو آتی تھی واللہ تمھارے سر کی قسم آدھا شہر بس جاتا تھا۔

نازو ۔ مگر اس وقت تو کچھ عجب طرح کی بو آتی ہے کہ دماغ پھٹا جاتا ہے الٰہی توبہ ۔

مہاراج ۔ آبکاری یہان سے پاس ہے ۔ اُسی کی بو آتی ہے ۔

نازو ۔ آبکاری کیا چیز ہے ۔ ای عجب طرح کی بو ہے ۔

مہاراج ۔ آبکاری اُسے کہتے ہین جہان شراب کھینچی جاتی ہے ۔ سڑائی جاتی ہے ۔ اِسی سے بو آتی ہے ۔

نازو ۔ اسی کا نام دنیا ہے جہان بادشاہزادیون کے سوا کوئی پھٹکنے نہین پاتا تھا وہان چنو کی لڑکی مالک بنی بیٹھی ہے کیا قدرت خدا کی ہے ۔

مہاراج ۔ چنو کی لڑکی کون ۔ چنو کون تھے ۔

نازو ۔ ای تمھارے سسر ہمارے ابا تھے ۔

مہاراج ۔ (گلے لگا کر) جانی دیکھو جو کہا ہے اسکو یاد رکھنا ہمارے خسر تمھارے ابا ۔ تو تم ہماری کون ہوئین ۔

نازو ۔ ہم ۔ ہم ۔ تمھاری جورو ۔ گھر والی ۔

مہاراج ۔ (زور سے گلے لگا کر) مین صدقے واللہ اس وقت دل ہاتھون بڑھ گیا ۔

مہراج بلی نے مالیون کے جمعدار کو بلایا ۔ پوچھا کوئی شے تیار ہے کہا ہجور لکھوٹ ہے ۔ کیلا ہے ۔ کولا ہے ۔ رنگترا ہے ۔ حکم دیا کہ ڈالی بنا لاؤ ۔ تھوڑی دیر مین جمعدار ڈالی لایا ۔

نازو نے ایک رنگترا چھیلا اور کھانے لگی مہراج بلی نے لکھوٹ کی طرف ہاتھ بڑھایا ۔ نازو بولی ٹھنڈی ہوا کے جھونکے اسوقت کیا مزہ دے رہے ہین ۔ جو تم روز یہان آؤ تو اچھا ۔ چاہتا ہے ہم بھی آیا کرین ۔ مگر جب وہ موا کھدوا آجائیگا تو بڑی مشکل پڑیگی ۔ ہم اب اسکو چھوڑ دینگے نکما آدمی ہے کچھ مال نہین ۔ اب ہم تمکو نہ چھوڑینگے ۔

مہراج بلی تو یہ چاہتے ہی تھے ۔ کہا اب بار بار یہ کیون کہتی ہو ۔ یہ تو ہمسے تمسے قول قرار ہو ہی چکا ہے کہ تم ہماری ہو اور ہم تمھارے ہم تو مرتے دم تک نباہینگے مگر تم نباہ سکوگی کہ نہین نازو نے جواب دیا ۔ ع

ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے

دیکھ لینا گھر کی جورو اتنی خاطر نہ کریگی جتنی ہم کرینگے ۔

راوی ۔ بیشک بیشک ۔ اسکا ہمکو بھی یقین ہے ۔ آپ ایسی ہی وفادار ہین ۔ کچھ میان کی سی ہو کے رہین اور کچھ اب منشی مہراج بلی کی سی ہو کے رہو گی ۔

اتنے مین گاڑی بان نے پوچھا ۔ سرکار بیلون کو کھول دون یا چلیے گا ۔ مہراج بلی نے ایک ڈانٹ بتائی کچھ واہی سا معلوم ہوتا ہے ۔ ابے رہنے آئے ہین کہ چلنے ۔ آدمی ہے کہ خبط الحواس بیلون کو کھول ڈال ۔ گاڑی بان بڑبڑاتا ہوا چلا ایک مالی پوچھا کیا ہوا چودھری ۔ اُسنے کہا اجی کیا بتائین جب سے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کچہری مین کمیٹی مین جانے لگے ہین تب سے جمین (زمین پر) کدم (قدم) نہین رکھتے۔ بات کرتے ٹیڑھا لیتے ہین پچھاڑ کھاتے ہین۔ سیدھی بات تو بولتے ہی نہین۔ اب ہم نوکری ہی نہ کرینگے۔

ادھر مہراج بلی نے گھڑی جو دیکھی تو ایک پر ستره منٹ آگئے ارے۔! نازو نے کہا۔ اب چل کے سو رہو نیند معلوم ہوتی ہی اتنے مین مہراج بلی نے ایک قصہ چھیڑ دیا میونسپلٹی مین صاحب ہر ستے ہماری ہی طرف مخاطب ہوتے ہین۔ کوئی کام ہو مہراج بلی کے سپرد۔ آج کل ہم پولیس بنوا رہے ہین۔ پرسون دن بھر ہم پاگلخانے مین رہے۔ نازو نے مسکرا کے کہا (ہو تو اسی قابل) فرمایا کہ شہر بھر مین کوئی مہتر آنکھ اُٹھا کے تو دیکھے۔ ہماری طرف آنکھین نکال لون۔ نازو تمھارے سر کی قسم جو ذرا بھی ہمین جھوٹ ہو۔ نازو نے پھبتی کہی۔ اے کیون نہ ہو مہترون کے سردار۔ لے اب شہر بھر کی صفائی اور پرگنے بھر کا انتظام بس اسی وقت ہوگا۔ اور کوئی وقت نہین ہی۔ اب چلکے سو رہو ذرا طبیعت الکساتی ہی تمام ملک کی صفائی کا بندوبست کیا آج ہی پر منحصر ہی۔ اور کسی دن پر اٹھا رکھو۔ وہ ایسی کب سنتے۔ انھون نے ڈنڑ پیلنے شروع کردیے۔ ڈنڑ تو کیا پیلتے تھے منھ چڑاتے تھے اتنے مین دو بجگئے۔ اب آپنے ایک درخت کی ٹہنی لیکر پینترے بدل بدل کر پھکیتی دکھانی شروع کی یہ طمانچہ ہی اور یہ کڑا تک۔ اور یہ پالٹ۔ اور یہ تیکٹی۔ یہ پینترے بدل ہی رہے تھے کہ جیسے ہی انھون نے کہا (یہ تیکٹی) نازو نے لپک کر خوب چستی و چالاکی سے ایک ٹیپ جمائی۔ اور کہا اسکا نام نہین جانتے یہ سر کٹی ہی۔ اب یہ ہر کٹی اڑائیگا۔ رات بھر یا سوئیگا بھی۔ اتنے مین تین بج گئے۔ تین بجے سے چار بجے تک منشی مہراج بلی مناجات پڑھا کیے اور بی نازو جھلا جھلا کر رہجاتی تھین۔ جیسی ہی دفعہ ٹوکا ہوگا سگر وہ اپنی دھن مین تھے۔ انھون نے جبتک پوری مناجات ختم نہین کرلی خاموش نہ ہوے اور صرف ایک ہی مناجات نہین کئی مناجاتین۔

اتنے مین نازو اُٹھکر پلنگ پر لیٹین اور لیٹتے ہی آنکھ لگ گئی مہراج بلی فرش ہی پر سو گئے۔ چھ بجے انکی آنکھ کھلی تو انھون نے نازو کو جگایا۔ نازو انگڑائی لیتی ہوئی اُٹھی۔ تڑکا ہوگیا۔ اے تم نے ابھی سے کیون جگا دیا۔ رات بھر تو تونے سونے نہین دیا۔ اور تڑکے تڑکے جگا دیا۔ مہراج بلی نے کہا لے منھ دھو ڈالو۔ نازو نے منھ دھویا اور کہا اب ہم جاتے ہین منجھولی تیار کراؤ۔ منجھولی کی تیاری کا حکم دیا گیا۔ مہراج بلی نے کہا اب ہم شام کو یہان سے جائینگے تم جاؤ۔

نازو۔ یہان اکیلے کیا کروگے کیا ان کو اور کسی کو بلاؤ گے

مہراج۔ تمھارے سر کی قسم تمھارے سوا اگر کسی اور کو ٹیڑھی نگاہ سے دیکھون تو آنکھین پھوٹین۔ ؎

خدا شاہد کسی سے اور الفت ہو تو کافر ہو
تمھین پر جان جاتی ہی تمھین پر دم نکلتا ہی

نازو۔ یہ سب مردون کی جھوٹی باتین ہین۔

القصہ منجھولی پر سوار ہوئین۔ تو مہراج بلی نے خدمتگار کو حکم دیا کہ (پانی گرم کرو) تو نازو منجھولی مین سے بولی (اے میان کس برتے پر تتا پانی۔)

یہ مردار بھی شریک صحبت ہوئی

معشوق مہ لقا ہو شب ماہتاب ہو
صحرا ہو چشمہ سار ہو جام شراب ہو

حضرات ناظرین۔ نواب محمد عسکری صاحب کی بربادی کے دن اب قریب آگئے۔ اب انکے دربار

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

مین اُس مردار نے بار پایا جو خانہ بر انداز جمعیت خاطر ہی۔ یہ وہ سبز قدم ہی جسنے لاکھون گھر برباد کر دیے۔ کروڑون آدمیون کو خاک مین ملایا۔ اِس ناپاک مردار کی بدولت بیشمار آدمی پیوند خاک ہوے۔ اب سنیے کہ ایک روز کوئی دو گھڑی رات گیے بی قمرن کی محلسرا مین نواب صاحب اور اُن کے ہمرلف نواب رونق جنگ اور منشی مہراج بلی اور ممن اور اختر چھت پر بیٹھے گپین اُڑا رہے تھے کہ اتنے مین نواب چھٹن صاحب تشریف لائے صحن مین آن کر پکارا (ارے میان ہو۔ ہو کہ نہین ہو۔ اور ہو تو کہان ہو جاگو جاگو رات کے سونے والو۔ جاگتے رہو کھنکھارو جاگو) نواب چھٹن صاحب گو کسی قدر رنگین مزاج آدمی تھے مگر مہذب۔ سب کے سب متحیر کہ یا الٰہی انکو یہ آج کیا سوجھی۔ ارے میان ہو اور ہو تو کہان ہو اور جاگو۔ یہ کیا حرکتین ہین نواب چھٹن صاحب کو ٹھے پر دُر آتے ہوے چلے آئے۔ ہیلو محمد عسکری۔ ہیلو۔ کدھر ہین۔ بی قمرن جان صاحب اخاہ بیٹھی ہین۔ ادھر آؤ جانی محمد عسکری کی ایسی تیسی ادھر آؤ اچھا اور کچھ نہین۔ ایک بوسہ دے دو۔ ایک بوسہ ضرور لینگے چاہے کچھ ہو۔

بوسہ بدہ بوسہ بدہ جان من
بوسۂ لب دلبر جانان من

رونق جنگ نے انکے ہاتھ مین ہاتھ دیا اور پلنگ پر بٹھایا اور باتین کرنے لگے۔ بھئی چھٹن صاحب یہ آج ماجرا کیا ہی۔ ارے میان قمرن کون ہین وہ تو نواب کے گھر پڑ گئین ہین۔ اور تم یہ کیا گفتگو کر رہے ہو۔ بوسہ اور جانی اور یہ سب کیا اول جلول بک رہے ہو چھٹن صاحب جھلائے اول جلول ہم اول جلول بکتے ہین (ہنسکر) اچھا ذرا قمرن کو بلاؤ۔

اگر یہ چرخ چنبری اور آسمان برین ہزار بار بھی چکر کھائے اور گردون دون سفلہ پرور ہو جائے تو قمرن کی سی پری پیدا نہین ہو سکتی۔

یہ کہتے کہتے اُٹھ کھڑے ہوے اور نواب محمد عسکری کے قدمون پر ٹوپی رکھکر۔ بھائی نواب مین تیرے صدقے یار ذرا قمرن کی صورت تو دکھا دے

اپنی صورت دکھا دے ای قمرن
جانی برسون سے ہم ترستے ہین

محمد عسکری دنگ کہ یا الٰہی یہ آج انکو ہوا کیا ہی مسکرا کر اصرار کیا کہ بیٹھو اور اپنا حال تو کہو۔ یہ ماجرا کیا ہی یار۔ ممن نے نواب صاحب کے کان مین چپکے سے کچھ کہا تو محمد عسکری کے چہرے کا رنگ بدل گیا رونق جنگ ممن کو علیحدہ لے گئے۔

رونق۔ کیا کہا بتاؤ تو آج انکی کیفیت کیا ہی۔

ممن۔ حضور کوئی شک نہین۔ کہ انھون نے آج پی ہی۔

رونق۔ ایئں۔ لاحول ولا قوۃ۔ لعنت خدا۔

ممن۔ خداوندا اب اس وقت اِس بات کو پی جایئے۔

رونق۔ لاحول ولا قوۃ۔ ای میان سوچ تو۔ ہی ہی۔

ممن حضور وہ لڑ پڑینگے اس وقت ضبط کیجیے۔

رونق۔ وہ لا الہ لڑ پڑین۔ مین کب لڑونگا۔

ممن۔ بجا ہی۔ وہ پیے ہوے ہین۔ حضور تو نہین پیے ہین مگر کیا بُری شے ہی واللہ۔ ہی ہی

رونق۔ انکی نسبت تو کبھی سُنا نہین تھا۔

ممن حضور اتفاق۔ پھنس گئے کہین۔ ہائے افسوس اتنے مین منشی مہراج بلی صاحب تشریف لائے۔ ارے میان ہمکو

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

بھئی۔ اب ہم ٹھیک ٹھیک چشم دید تو کہہ نہین سکتے مگر
بھئی انھون نے جو اٹنگ ٹنگ کے تقریر کی تو رونق جنگ
جھلا گئے کہا بھئی یہ آخر تم اسقدر جھجکتے کیون ہو۔ کچھ کہتا ہے
تو صاف صاف بیان کرو۔ مہراج بلی نے کچھ سوچ کر کہا۔
بھئی ہماری تو یہ راے ہے کہ یہ پیے ہوے ہین ۔
رونق جنگ نے سر کے اشارے سے انکی راے سے
اتفاق کیا بھئی مہراج بلی افسوس کا مقام ہے کہ ایسا لائق
دوست اور آج اسکو ہم اس کیفیت سے دیکھین افسوس ہی
ہے واللہ۔

ادھر یہ گفتگو ہو رہی تھی ادھر نواب چھٹن صاحب
محمد عسکری کے قدمون پر بار بار ٹوپی رکھ رہے تھے کہ
یار خدا کے لیے قمرن کو بلاؤ۔ اور لطف یہ کہ بی قمرن سامنے ہی
بیٹھی ہین مگر انکو نظر نہین آتین قمرن کو بھی یقین ہو گیا
تھا کہ یہ اس وقت اپنے ہوش مین نہین ہین۔ مسن
اور مہراج بلی تو انکی باتون ہی سے تاڑ گئے تھے کہ یہ
پیے ہوے ہین۔ اور رونق جنگ سے ان دونون نے
کہدیا تھا مگر محمد عسکری اور قمرن اور نازو وغیرہ خاک
نہین سمجھے کہ نواب چھٹن صاحب اسقدر بے کیف کیون ہین
جب نواب محمد عسکری نے دیکھا کہ چھٹن صاحب کسی طرح
نہین ملتے اور گو قمرن سامنے بیٹھی ہے مگر وہ یہی بکے جاتے ہین
کہ قمرن کو بلاؤ تو انکو یقین ہو گیا کہ چھٹن صاحب کے دماغ
مین خلل ہو گیا ہے اور نازو اور قمرن کو بھی یہی یقین تھا
مگر منشی اصغر صاحب سب سے زیادہ متحیر تھے کہ یہ ہو کیا گیا ہے

رونق۔ بھائی چھٹن صاحب ذرا ادھر تو دیکھو یار چے
چھٹن۔ کیون دیکھین نہین دیکھتے۔ قمرن کو بلاؤ۔
نواب۔ قمرن بھی آتی ہین تم باتین تو کرو۔
چھٹن۔ یار اس وقت طبیعت مزے مین ہے۔ واللہ
رونق۔ بھئی تم اس وقت آتے کہان سے ہو۔
چھٹن۔ ارے یار مین اس وقت اپنے قابو مین نہ تھا
مگر اتفاق یار تم بھی شریک ہو۔ واللہ شریک ہو۔ مگر
بھائی قمرن کو تو بلاؤ۔ ہاے میری قمرن۔

اب رونق جنگ اور منشی مہراج بلی انکو سمجھا رہے ہین کہ
یار تم اسوقت واللہ اپنے ہوش مین نہین ہو۔ اور چھٹن صاحب
بگڑ رہے ہین کہ تم لوگ جھک مارتے ہو ہوش مین
ہونا کیا معنی تم خود اپنے ہوش مین نہین ہو۔ محمد عسکری
نے کہا بھائی تم اس وقت کیا چاہتے ہو۔ کہا فقط قمرن
انھون نے کہا (تو بھئی قمرن اس وقت کہان سے آسکتی ہے)

رونق۔ اچھا بھئی تم اب سوار ہو چھٹن صاحب۔
چھٹن۔ اچھا۔ مگر قمرن کو بلاؤ۔ عسکری کون چیز ہے
کچھ پروا نہین۔ مگر قمرن۔ ہاے قمرن۔

تھوڑی دیر کے بعد چھٹن صاحب کا نشہ اُتر گیا
تو انھون نے پانی مانگا۔ دو کٹورے بھر کے برف کا پانی پیا
اور کہا بھئی آج تو بڑے بڑے پھنسے تھے۔ مگر خدا کی قسم
عجب شے ہے۔ مین کیا کہون ایک شخص سے بحث ہو گئی
ہمنے کہا شراب مین بو ضرور ہوتی ہے اور وہ کہتے تھے کہ
بیسون قسم کی ولایتی شرابین ایسی ہین کہ جنمین
بو کا نام نہین ۔ اب اسکا فیصلہ کیونکر ہو انھون نے
قسم کھائی کہ تین چار قسم کی شراب ایسی بھی ہوتی ہے جنمین سکر نہین
ہوتا مو بو ی آدمی اور موہن ہین مین نے کہا آزماؤن تو بس
انھون نے منگوائی خود بھی پی اور مجھے بھی پلائی نہایت ہی
خوش ذائقہ اور بو کا نام تک نہین اور نشہ بھی نہین سا کُت را
یون ہی سا سرور جیسے گرما گرم کافی پی مگر بھائی کھانا
کھانے جو بیٹھا تو دونی بھوک اور ڈکارین جو آتی ہین
تو خوشبو۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

قمرن نے جو اسقدر تعریف سُنی تو منھ مین پانی بھر آیا نواب کے گلے مین ہاتھ ڈالکر کہا میرے اچھے نواب ہمکو بھی منگا دو چھٹن صاحب نے بھی اصرار کیا کہ ہان منگواؤ یار۔ میان ممن کو حکم ہوا کہ جا کے سوداگر کی دکان سے ایک بوتل لاؤ۔ مگر کہنا کہ ایسی شراب دو جسمین نہ شکر ہو اور نہ بو ہو چھٹن صاحب کو نام یاد تھا فرمایا تم جنجر وائن کہنا ادرک کی شراب۔ میان ممن نے ٹمٹم کھنچوایا اور نوروزجی کمپنی کی دکان پر آئے بھئی ایک بوتل ادرک کی شراب کی دو۔ سوداگر نے ہنسکر پوچھا کیا سرکار پینگے۔ ممن نے کہا کوئی تو پیئے ہی گا۔ بوتل لیکر میان ممن واپس آئے بوتل کھولی گئی تو سب نے سونگھی اور سب کی رائے یہی قرار پائی کہ یہ حرام نہین ہوسکتی۔ اسکو کون حرام کہہ سکتا ہی۔ بی قمرن نے سب کے پہلے چکھی مگر ڈرتے ڈرتے اور بہت ہی قلیل مقدار مین۔ بعد ازان نواب کے اصرار سے ممن نے پی اسکے بعد بی نازو نے بھی ایک چسکی لگائی۔ تھوڑی ہی دیر کے بعد پھر تھوڑی تھوڑی پی۔ کبھی کی عادت تو تھی نہین نشہ کسی قدر تیز ہوگیا تو یون گفتگو کرنے لگین۔

نازو۔ (قمرن کو گلے لگا کر) یہ دو ٹھنیا ہی ہماری۔ منھ ڈھانک کے بیٹھو کسکو صورت دکھائے دیتی ہو۔ اٹھائی لڑدگی کیا

قمرن۔ (نواب صاحب کے حقے پر سے چلم اتار کے پینے لگی) ہم چلم ہی پینگے۔ حقی مین جی گھبراتا ہی۔

نازو۔ نواب صاحب کو اللہ صحیح سلامت رکھے انکی با دولت (بدولت) سونے کی رکیبیان کھاتے ہین۔

قمرن۔ (نواب صاحب کی جیب سے چاقو نکال کر) سرکار یہ چقو لے لین ہی حکم بتائیے پھر کہیے۔

نواب۔ تم کیا کروگی چاقو لیکے۔

قمرن۔ سرکار چقو سے چقو لڑائینگے بس۔

نواب۔ اوّوہ بہت دنون کے بعد ہمین بھی یاد آیا لڑکپن مین ہمنے بھی چاقو لڑائے ہین۔

قمرن۔ سچ پوچھیا تو نہین ہی۔ ٹوٹ تو نہ جائیگا۔ بولو۔

نواب۔ کس سے لڑاؤ گی کس سے۔

قمرن۔ اپنی دوگانا سے۔ مدارو انکا نام ہی۔ ٹیرن ہوٹنی مگر وہ کار اب چھوڑ دیا۔

نواب۔ ایسی فاحشہ عورتون کو نہ بلوایا کرو۔

قمرن۔ ای تو حضور وہ کیا آئیگی خانگی تھوڑا ہی ہی۔

ممن۔ اور نہین تو ہی کون۔ تمھارے سر کی قسم

قمرن۔ ای چپ رہو کیا مفت کا سر پایا ہی۔ کوئی فالتو ہین ہم اپنے سر کی قسم نہ کھاؤ چلے قسم کھانے۔

رونق جنگ نے چھٹن صاحب کے کان مین کہا اُستاد کیا شی ہی شراب بھی۔ پیتے ہی اپنی اصلیت پر آگیئن کسبی کی بچی ہین اور حضور بھی کہتی ہین اور چقو لڑانا بھی یاد آگیا اور حقہ چھوڑ کے چلم بھی پینے لگین۔ چھٹن صاحب نے کہا مین کہنے ہی کو تھا اور نہین صرف یہی نہین کہ دھوکے سے یا بھولے سے پی لی ہو۔ بلکہ اسکے ساتھ یہ بھی ارشاد ہوا کہ حقی مین جی گھبراتا ہی۔ سنتے جائیے ابھی کیا ہی۔

اتنے مین ایک مہری نے کہا بیگم صاحب (بجا! اس کمرے مین ایک چڑیا کا بچہ جھونجھ سے گر پڑا ہے۔ چون چون کر رہا ہے) فوراً قمرن اور نازو دونون لپکین۔ اور بچے کو اٹھا لائین۔ نازو نے کہا۔ اتی دور سے جھونجھ سے گرا اور جیتا جاگتا ہے۔ قمرن بولی باجی اللہ کے کھیل اللہ ہی جانے۔ ارے اللہ تیری شان اور اسمین ہی کیا۔ خون کی بوند۔ ای یہ چڑیا کا بچہ نہین ہی مینا کا

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

بچہ ہی۔ مہراج بلی نے اسکی تردید کی۔ مینا کا جھونجھ یہان کہان چڑیا کا بچہ ہی۔ نازو نے قہقہہ لگایا۔ کاہے کا چڑیا کا بچہ ہی خاصہ ہیڑوہ تو کہو یہان چھت گیر یان لگی ہوئی ہین نہین نوبت سے جھونجھ ہوتے۔ ایک دن سبزی پیو کیون مہراج بلی ضرور پیو ہم پلائینگے۔ مہراج بلی نے کہا ہم پیئنگے۔ اور اختر نے قہقہہ لگایا ضرور پیجیے جب بی نازو پلائین تو کیون نہ پیجیے۔ اسپر اور سب نے بھی قہقہہ لگایا اور بڑی دل لگی ہوئی۔

نازو۔ سبزی کے نشے مین بس یہ معلوم ہوتا ہی کہ یون بیٹھے ہوئے ہو بس ایکا ایکی یہ معلوم ہوا کہ درخت کی پھنگی پر سے دھم سے کسو نے پھینکدیا نیچے کو۔

ممن۔ آپ تو سبزی پیتے ہونگے منشی مہراج بلی صاحب

مہراج۔ ہان ہان چوتھے پانچوین پیتے ہین ہم۔

ممن مگر دو کوڑی کا نشہ۔ واللہ کچھ نہین۔

مہراج۔ سب شراب شراب کا اور بھنگ کا کیا مقابلہ ہی بھلا۔ شراب تو کل نشون کی بادشاہ ہی۔ بھنگ بھری کیا۔ اور شراب کجا کچھ دن ہمنے مدک بھی پی ہی۔ چرس کے دم بھی لگائے ہین مگر گانجا کبھی نہین پیا۔

ممن۔ گانجا پاجیون کا نشہ ہی۔ چرس تو شاہی مین سب ہی شریف زادے پیتے تھے جتنے شرفا تھے۔

نازو۔ نواب صاحب انکے واسطے سبزی منگواؤ بازار سے ہمارے مہراج بلی کے لیے یہ پینگے۔

نواب۔ اخاہ۔ ہمارے مہراج بلی۔ ! یہ کیا کہا

نازو۔ ہمارے ہی ہین ہمارے میان ہین کہ نہین

نواب۔ اب چیت بازی نہین ہوتی کہ ہوتی ہی

نازو۔ جب جی چاہتا ہی پیار کرتے کرتے کسی وقت چیت بھی لگا دیتے ہین۔ آشنائی کچھ

ہنسی ٹھٹھا ہی لوہے کے چنے چبانا ہی۔ سب ہی طرح کے مزے ہین۔

چھٹن۔ بھئی نواب تھوڑی سی ہم بھی پینگے یار۔

نواب۔ ہون ہون پیو۔ ہم تو چاہتے ہین اتنی پیو کہ تمہارا تماشہ دیکھین۔ ذرا دل لگی ہی سہی دو گھڑی کی

چھٹن۔ اب ایک دفعہ تو تماشا دیکھ چکے ہین۔

نواب۔ نہین۔ تھوڑا ہی نشہ تھا۔ ہم اور کچھ چاہتے ہین ذرا بازار مین غل مچاؤ۔

چھٹن۔ ایسی تیسی آپ کی۔ کوئی دھوبی یا کمہار مقرر کیا ہی۔ بازار مین غل مچانے کی اچھی کہی۔

منشی مہراج بلی تو بھنگ پینے پر راضی ہو گئے مگر حضرت چھٹن صاحب نے ضد کی کہ نہین شراب ہم بھی پیو۔

مہراج۔ معقول مین اپنا دھرم دون آپکے لیے

چھٹن۔ آپ کا دھرم گیا ایسی تیسی مین آپ چوپٹے مین

مہراج۔ نہین یہ دل لگی اچھی نہین ہی بھائی صاحب واہ ذرا کچھ سنبھلے ہوے۔

نواب۔ بھئی زبردستی پلائینگے۔ اٹھو جی چھٹن صاحب

چھٹن۔ بسم اللہ۔ لے منشی مہراج بلی صاحب آئیے۔

مہراج۔ کچھ وا ہی ہوے ہو تم لوگ واہ وا۔

نواب۔ ارے چاہیے تو آنکھین دکھا چاہیے غل مچا۔ ہم بے پلائے چھوڑین تو چمار۔ شریف نہین

مہراج۔ بھئی تم کیون اصرار کرتے ہو۔ تم خود پیو تو ہم بھی پیتے ہین۔ لو جام اٹھاؤ بلا سے۔

قمرن نے جھب سے ایک بلورین جام مین تھوڑی سی شراب انڈیلی اور گلے مین ہاتھ ڈالکر اور ایک بوسہ لے کر کہا آؤ اب ہمارا خون پیے جو یہ نہ پیے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

محمد عسکری نے چپکے سے جام لے لیا اور پی گئے۔
بھئی واللہ عجیب شئے ہی۔ ارے میاں خوشبو اور
خوش ذائقہ۔ لے مہراج بلی صاحب اب پیجیے۔
مہراج۔ پینے والے تین حرف بھیجتا ہون مین اپنے
حساب اور کیا کہون۔
ممن۔ نواب صاحب کو تو پلوادی آپ نے اور اپنے
داؤن (ذائو) کو یون۔ کیا خوب۔
نازو۔ اے بی لو۔ ہماری جان کی قسم پیو پیو۔
مہراج۔ مذہب مین قسم وسم ایک نہین چلتی۔ یہ تم
سنتھنے باز بڑے ذات شریف ہوتے ہو۔
اتنا کہنا تھا کہ جھٹن صاحب نے انکو پچھاڑا اور
نواب صاحب نے انکو مدد دی۔ میان اختر نے ہاتھ
پکڑ لیے۔ ممن نے گردن اور سر تھاما۔ نازو نے
گلاس مین شراب انڈیلی۔ اب مہراج بلی گالیان
دے رہے ہین۔ اور غل مچا رہے ہین۔ ارے
کمبخو مسلمان کے گلاس مین دیتے ہو۔ ارے لیسلہی
ہی تو بازار سے مٹی کا کورا آبخورا منگا لو سارے مسلمان
کا جھوٹا ہی۔ وہان سنی کسکی بلا ہی۔ دو ایک آدمیون
نے منھ چیرا۔ اور نازو نے کوئی چھٹانک بھر شراب
انکے گلے مین اتار دی اور اپنے ہاتھ سے ایک گلوری
بھی منھ مین رکھدی اور انکو چھوڑ دیا۔
نواب۔ سنتھنے باز ذات شریف ہوگئے ہین (ہنسکر) پھر کہیگا بے
مہراج۔ دیکھو معلوم ہوئی جاتی ہی قدر غنیمت تھوکتے نگاتا ہی
نازو۔ چلو اب تو دھرم گیا تمھارا۔ اب کیا۔
مہراج۔ نازو کے ہاتھ سے پینے مین دھرم نہین جاتا۔
ممن نے کہا حضور یارانہ اور دل بلجانا بھی کیا شئے ہی دیکھیے
اتنی بڑی بدت (بدعت) کی گئی مگر مہراج ہنس رہے ہین۔

اگر دوسرا ہندو ہوتا تو ٹیٹوے پر چڑھ بیٹھتا۔ یا زہر کھا کے
وہ مرجاتا۔ یہ ہنس رہے ہین غضب خدا کا میرا جھوٹا اور
اسمین انکو ملائی گئی۔ مگر یارانہ۔
مہراج بلی گو پرانے نشے باز تھے مگر شراب پینے کے
عادی نہ تھے۔ نازو نے جو زبردستی ذراسی پلا دی تو ترنگ
مین آگئے پہلے تو میونسپلٹی کا ذکر چھیڑا۔ اور لگے واہی تباہی
بکنے۔ کیا کوئی انتظام کریگا جو ہم کرتے ہین۔ اور
کاہے واسطے تم لوگ صفائی کا خیال نہین رکھتا۔
تم لوگ کھراب آدمی۔ بلاؤ مہترون کو ایک ایک کا
جائزہ ہم لینے والا ہی۔
ممن۔ حضور چڑھ گئی انکو ذری سنتے جائیے خداوند
مہراج۔ تم مہتر کا بچہ شہر کو صاف رکھیگا۔
نواب۔ ارے بھئی ہو کہان اسوقت حضور کہان ہین
مہراج۔ کاہے واسطے پوچھتا ہے
تم لوگ کا چالان۔
نواب۔ (ہنسکر) یا وحشت۔ ارے بھئی
کیون چالان کیے دیتے ہو خواہ مخواہ کچھ دوستی کا بھی خیال ہی
مہراج۔ اور ول اچھا ممن کا چالان تم سور۔
ممن۔ حضور ہمکو یہ توقع تھی کہ وقت پر حضور سے
مدد ملیگی اور آپ الٹا اور چالان کیے دیتے ہین
مہراج۔ کاہے واسطے تم الٹا پلٹا بولی بولتا ہی۔
رونق۔ کاہے واسطے بہت کہتے ہین کوئی بات ہو
کاہے واسطے ضرور کہینگے۔
مہراج۔ نازو جان ذری سی اور دے دو ہمارے
لہو کی قسم اک ذراسی۔ اشک بلبل۔
نازو۔ ای نہین۔ اب نہین۔ اب تم سڑی ہوجاؤگے
نواب۔ منشی مہراج بلی۔ یار تم اب ٹھیک نہین ہو۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

مہراج - چپ رہو - کاہے واسطے ٹھیک نہین ہے -
قمرن - اے یہ تم کیا بک رہے ہو واہ - ذری سی مین
تو یہ حال ہو گیا - چلو نہین اُلو -
نازو - تم ابتک کیون ہو چپ چاپ بیٹھے رہو -
مہراج - چپ رہو کاہے واسطے بکتا ہے تم لوگ -
قمرن - اب نہ انکو دینا - یہ اپنے آپ مین نہین ہین -
ممن - منشی مہراج بلی صاحب بھلا دو اور چھ کتنے
ہوتے ہین ذرا بتایئے تو آپ تو بڑے حسابی ہین -
مہراج - دو اور چھ - دو اور چھ بارہ - چھ اکن چھ -
چھ دونی بارہ - چھ تیے اٹھارہ - چھ چوکے چوبیس -
چھ پنجے تیس - چھ چھکے چھتیس - چھ ستے بیالیس -
چھ وہام ساٹھ -
محمد عسکری اور رونق جنگ مارے ہنسی کے لوٹ
لوٹ گئے اور مہراج بلی غل مچاتے جاتے ہین کاہے واسطے
تم لوگ سور لوگ ہنستا ہے - دانت کھول دیا - گدھے کے
موافق ہم تمھارا چالان بول دیگا - مت ہنسو تم لوگ -
بس ہم بول دیا ہے -
مہراج بلی کی اس بوکھلاہٹ پر قہقہہ پڑا مگر خرابی
یہ تھی کہ قمرن اور نازو اور ممن اور چھٹن صاحب سب نشے مین
ممن - صفائی کیا چیز ہے - صفائی ہے کیا چیز -
مہراج - صفائی کاہے واسطے ہونے نہین مانگتا -
ممن - صفائی ہے کیا شے - صفائی کیا شے ہے -
مہراج - کاہے واسطے ہونے نہین مانگتا چپ رہو
ممن - کہنے لگے صفائی صفائی ہے کون جنور -
مہراج - تم گدھا کیا جانے - کاہے واسطے نہین
مانگتا چالان لو سور تمھارا چالان -
نازو - یہ ذوبک کیا رہا ہے - کچھ نشہ تو نہین پی کے آیا ہے

اے ہان آپ ہی آپ بک رہا ہے -
ممن - نہین نہین ہم سمجھ گئے - یہ آج جو اتنی توپین
دغین تو کوئی لاٹ ضرور آیا ہو گا -
قمرن - توپین کہان دغین - یہ بکتا کیا ہے -
ممن - حضور اب ہم نوکری نہ کرینگے بس ہمارا
استعفا اسکی یہ مجال کہ ہمسے کہے کہ ممن تم بکتے کیا ہو
بس استعفا -
نواب - تو کیا ہوا کیا کیا خرابی ہوئی -
ممن - حضور اسکی یہ مجال کہ ہمسے کہے کہ ممن
بکتے کیا ہو - ۵

اگر خدا خواہد کہ پردہ کس درد	میلش اندر طعنۂ پاکان برد

چھٹن - کیا جھک مارتا ہے بے - تو اور یہ کلام
آپ نے کیا اور اس بیچاری نے کہا کیا تھا کہ آپ
بگڑ کھڑے ہوے - اے شان خدا - ماشاء اللہ -
اختر - یہ بھی سمجھتے ہین کہ ہمچو من دیگرے نیست -
ممن - بات وہ جو بات ہو - نہ کہ جو خرافات ہو -
نواب (ہنسکر) بھئی اس وقت تو ذہن بڑی
جولانی پر ہے واللہ اور قافیہ بندی کا خیال کتنا ہے واہ میان ممن واہ
ممن - میان کیا معنی ہم کیا کوئی خواجہ سرا ہین - بس بس
نہ سنون خبردار کہدیا ہے -
رونق - (قہقہہ لگا کر) جی دل لگی نہین ہے میان ممن کیا معنی
کوئی خواجہ سرا ستھر گیا ہے -
ممن - شاہی مین خدا او اللہ کو بخشے ایسا گولندا ز گولہ انداز
کوئی ہو تو لے - وغیرہ مین ہم تھا - حکمی اُتارتے
تھے دس منزل سے انکا گولہ اُترتا تھا -
مہراج - ایسی تیسی تمھاری چپ رہو بیوقوف - کپ اُڑانیوالا

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

آدمی بس چپ۔ کاہے واسطے جھوٹ بولتا ہی۔

مہراج بلی اور ممن دونون کو چڑھ گئی۔ نازو کو بھی کسیقدر سرور تھا مگر قمرن کو معلوم بھی نہین ہوئی کہ پی یا نہین پی۔

رونق جنگ نے کہا بھئی اس وقت یہ سب مزے مین ہین۔ مگر قمرن نے بہت کم پی ہی۔ قمرن بولی اچھا آپ ہم کو پلائین مگر کوئی ایسی شراب پلایئے جو سب سے بڑھ کر ہو۔

رونق جنگ سوچنے لگے کہ سب سے بڑھ کر کون شراب ہی ایک شخص نے کہا حضور اکشا نمبر ۲ن۔ دوسرا بولا خداوند لاٹھ صاحب لوگون کی میم اور مسین تو شامپین پیتی ہین۔ رونق جنگ نے ممن کو حکم دیا کہ جا کے ایک بوتل شامپین کی نوروزجی کی دکان سے لاؤ مگر اپنے ہوش مین ہو کہ نہین ہو ممن فوراً کھڑا ہوا۔ خداوند نشہ کیسا نشہ پاجیون کو ہوتا ہی اور اتنی سی مین بھلا کیا معلوم ہوتا۔ لاحول ولا قوۃ۔ یہ بھی کوئی شراب مین شراب ہی۔ خداوند یہان تو یہ حال ہی کہ برانڈی کا ادھا مُنھ سے لگایا اور بوتل دن سے زمین پر یہ ادرک کی شراب کچھ تیز نہین ہی اور واللہ جو ذرا بھی سُکر ہو۔

نواب صاحب کا بھی جی للچایا کہ تھوڑی اور پین کہا بھائی رونق جنگ پھر اب تم بھی لہو ملکے شہیدون مین داخل ہو جاؤ میان سنا نہین۔ ع

زاہد کے مین ضرور ڈرانے سے ڈر گیا
جام شراب لائے بھی ساقی کدھر گیا

ساقی ہو اور دنیا ہو واللہ اور ساقی بھی ہو تو قمرن اور نازو۔ واللہ مزہ ہی۔ ایمان کو چھپر پر رکھدو۔

قمرن ہم تو ذرا سی اور لینگے۔ کیا میٹھی چیز ہی۔

نازو۔ مہراج بلی پلائین تو ہم پیئن۔ بلا سے۔

مہراج۔ حاضر ہون جان من۔ شیشی اور پوچھ پوچھ ع

وہ رند بادہ کش ہون کہ تو کیا ہی زاہدا
قاضی نے نذر دی مجھے بوتل شراب کی

نواب۔ بھئی واللہ کیا شعر پڑھا ہی جی خوش ہو گیا۔

اختر۔ حضور یہ قدر بلگرامی کا شعر ہے خوب کہتے تھے۔

نواب۔ ای سبحان اللہ ع

قاضی نے نذر دی مجھے بوتل شراب کی

اختر۔ حضور کیا طبیعت پائی تھی مگر افسوس۔

نواب۔ بھئی اب تو ہمکو بھی ذرا ذرا سرور معلوم ہونے لگا

اختر۔ حضور رنگ ہی واللہ رنگ ہی۔ تھوڑی اور پیجیے۔ اک ذرا سی کیا ہرج ہی جب پی تو پھر اب پرہیز کیا

نواب۔ قمرن۔ کہو جانی کیا ارادے ہی۔

قمرن۔ بیوجی۔ یہ تو بڑی عمدہ شے ہی۔

نازو۔ امی جان سے کہین نہ کہنا از برائے خدا کے لیے

راوی۔ از برائے خدا کے لیے۔ ای سبحان اللہ۔

ممن۔ از برائے خدا کے لیے کے واسطے کہو صاحب۔

نواب۔ کیا بیہودہ بکتا ہی بے ایک لفظ زبان سے نکل گیا پھر کیا مضائقہ ہی۔

ممن۔ نکل گیا تو پھر خوب شد۔

مہراج بلی اس قدر پی گئے کہ بکنے لگے۔ ادد ہمارا ٹم ٹم لاؤ۔ کدھر گیا سائیس کا بچہ ٹم ٹم لاؤ۔ کاہے واسطے لا نا نہین سکتا او کالے سور کا بچہ۔

رونق۔ خداوند ٹم ٹم حاضر ہی سوار ہو جیے۔

نواب۔ حضور کا یہ خدمتگار اچھا آدمی نہین ہی۔

رونق۔ خداوند ٹم ٹم بھڑکتا ہی۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

قمرن ۔ ٹم ٹم بھڑکتا ہی ۔ ٹم ٹم بھی کوئی جنور ہی ۔
مہراج ۔ کاہے واسطے بھڑکتا ہی ۔
نازو ۔ سرکار ہاتھی کو دیکھ کر بھڑکتا ہی ۔
مہراج ۔ ول کچھ پروا کا بات نہین ہی بھڑکنے دو ۔
رونق ۔ حضور گر پڑینگے ۔
نواب ۔ (ہنسکر) خداوند حضور کہان ہین اسوقت
مہراج ۔ کاہے واسطے ــــــ غین (پھر چونک کر)
اہو ہو ہو ۔ کیا اچھی چیز ہی ۔ ہوری رنگ بھری بن آئی
ہین چاتر نار ۔ واللہ کیا چیز ہی ۔
سور دا اس پر بھو تمرے درس کو نین سنے
رتنار بیندی ماتھے لگی ۔ بن آئی ہین چاتر نار ۔ سچ
کہیے گا کہین سے الگ تو نہین ہوے کوئی اسطرح
کے توٹا تانگ کے راستے نکل جاؤن کیا دل لگی ہے ۔
غین ۔
ممن ۔ واللہ یہ معلوم ہوتا ہی کہ گدھا سیپون سیپون
کر رہا ہی یا مینڈک بول رہا ہی ۔
نواب ۔ (قہقہہ لگا کر) مہراج بلی کو تو چڑھ گئی بھئی ۔
اختر ۔ مزے مین ہین منشی مہراج بلی صاحب ۔
نازو ۔ اے اتی کاہے کو پلا دی ۔
نواب ۔ کیا خوب خود تو پلائی اور اعتراض ہم پر ۔
رونق ۔ ارے یار کیا سو رہے ۔
نواب ۔ مہراج بلی ۔ مہراج بلی ۔ ارے میان
کہان ہو ۔
مہراج ۔ مہتر کو بلاؤ ۔ سور کا بچہ کاہے واسطے غین

ما سقیمان کوے دلدار ایم | رنج بدنیاے دون نمی آرایم

کس چہ داند ۔ کہ من
اوفتادہ جدا از گلزار ایم

ہشت حرفست آنکہ اندر فارسی ناید ہمی
تا بیاموزی نباشی اندرین معنی معاف

ثشین ولام وصاد وضاد و عین و غین و فا و قاف

رونق ۔ (قہقہہ لگا کر) ای سبحان اللہ ۔
ممن ۔ کیون منشی مہراج بلی صاحب فارسی مین لسوڑے
کو کیا کہتے ہین ۔
مہراج ۔ شما فارسی اندر بندہ را امتحان کردی ۔
بندہ چہ امتحان امتحان باعث امتحان ست و نمودہ
می آید کہ گفتہ اند ع

ہر کجا چشمہ بود شیرین
مردم و مرغ و مور گرد آیند

والا انچہ گرد ہر انچہ بود بقیاس رفت کہ گفتہ اند ع

مرا و را رسد کبریا و منی
کہ ملکش قدیم ست و ذاتش غنی

آنکہ خودی عادت باشد چہ باشد کہ گفتہ اند ع

بندہ ہمان بہ کہ ز تقصیر خویش | عذر بدرگاہ خدا آورد

ورنہ سزاوار خداوندیش
کس نتواند کہ بجا آورد

و اگر کسے را اعتقاد نیست ہر کہ شکے باید کافر باشد
و دانشمندے را یک حرفی کافی ست و بس چنانکہ گفتہ اند ع

برگ درختان سبز در نظر ہوشیار
ہر ورقے دفتریست معرفت کردگار

و امتحان نمودن و کردن کار طفلانست نہ کار خردمندان
آیندہ شما اختیار دارید ۔

محمد عسکری اور رونق جنگ کے پیٹ مین ہنستے ہنستے
بل پڑ پڑ گئے ۔ دونون لوٹ رہے تھے ۔ ممن کو بھی کسیقدر
نشہ ہو گیا تھا مہراج بلی کو ٹوکتے جاتے تھے کہ یہ فارسی غلط ہی

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اور نواب صاحب کو اور رونق جنگ کو اور بھی زیادہ لطف حاصل ہوتا تھا۔

رونق۔ کیون صاحب شمس تبریز کی غزل بھی کسی کو یاد ہی انکا کلام بھی سننے کے قابل ہی۔

مہراج۔ کیون نہین یاد ہی۔ ہاے کہتے ہین ؎

سبھا مین دوستو اندر کی آمد آمد ہی
پری جمالون کے افسر کی آمد آمد ہی

یہ شعر سنتے ہی سب کے سب لوٹ ہو گئے۔ محفل الٹ گئی ایک گھنٹہ تک قہقہہ رہا۔ مہراج بلی نشہ مین تو تھے ہی تھوڑی دیر کے بعد میان ممن کو اور بھی چڑھ گئی۔ یہ زور زور سے گالیان دینے لگے۔ باد ہوائی۔ کسی کی کیا حقیقت ہی کہ ہمارا مقابلہ کرے۔ ہم کسی کو کیا سمجھتے ہین۔ ہم سے سیانا سو دو انا۔ بس اب دوسرا بات نہین۔ قمرن کی کیا اصل و حقیقت ہی۔ اسکے بعد کچھ اور کہنے کو تھے کہ نواب محمد عسکری نے ایک پیڑ جمایا۔ ممن آگ ہو گیا اور اٹھ کے قصد کیا کہ نواب صاحب کو چمٹ جائے۔

اختر۔ ہائین۔ ہائین۔ اونمکحرام۔

چھٹن۔ خبردار او پاجی آدمی۔

رونق۔ کیون بے یہ کیا حرکت تھی۔

ممن۔ حرکت کیسی کیا کچھ دبیل ہین کیا کسکا دیا کھاتے ہین۔ حرکت کیسی یہ مین کیا۔

داروغہ۔ یہ کیا ماجرا ہی بھئی ممن۔ ہوش مین ہو۔

ممن۔ تو کیا بکتا ہی بے۔ الگ ہٹ سامنے سے۔

داروغہ۔ اب تم بہت بڑھ رہے ہو ممن۔

ممن۔ ہم کسی شہرے کے دبیل ہین کیا۔

رونق۔ ممن بس ورنہ تم جوتے کھاؤ گے۔

ممن۔ ایسی جوتے مارنے والے کی ایسی تیسی۔

داروغہ نے ممن کو ایک لپڑ لگایا اور کہا پاجی کہین کا زبان ملاتا ہی۔ تیرا اور ان رئیسون کا کیا مقابلہ ہی۔ اپنی حقیقت بھول گیا۔ ممن اور داروغہ مین لپاڈکی ہونے لگی۔ اختر نے داروغہ کو مدد دی۔ رونق جنگ نے جو یہ کیفیت دیکھی تو اپنے سپاہی حسین خان کو بلایا اور کہا ممن کو ذرا سمجھا دو وہ پٹھان آدمی۔ اتنی بوشہ پائی تو ممن سے لپٹ پڑا اور تین چار پخنیان دین۔

قمرن۔ اوئی۔ اللہ یہ آج ہو کیا رہا ہی۔

نازو۔ نواب صاحب اب تو ہم جاتے ہین۔

قمرن۔ ہمارا تو کلیجہ تک دہل گیا۔

نازو۔ اب ان لوگون کو سمجھا دو ذری۔

قمرن۔ باجی بھاگ چلو۔ ارے اسی سے اسکو حرام کر دیا

نازو۔ دیکھو چھٹن صاحب نے بھی پی ہی۔ خود سرکار نے پی ہی۔ بہنے تم نے پی ہی۔ منشی مہراج بلی نے پی ہی مگر کم ظرف ان سب مین یہی ممن ہی کہ نواب صاحب سے لڑنے کا قصد کیا۔

اب سنیے کہ ممن کشتی مین تو حسین خان سے ہار گیا اور کئی پخنیان کھائین مگر وہ وہ مغلظہ گالیان دین کہ الامان۔

رونق۔ اب تم جوتے کھاؤ گے نمکحرام کہین کا۔

ممن۔ جوتے کوئی اور کھاتے ہونگے۔

نواب۔ چپ رہ پاجی۔

ممن۔ ذری زبان سنبھال کے باتین کرنا۔ کہدیا ہی ہان

اختر۔ ممن اب اسکے یہ معنی ہین کہ جوتے پڑین تم پر۔

ممن۔ جوتے پڑین تمپر کھود کے دفن کر دونگا۔

مہراج۔ این دھینگا مشتی برائے چرا میشود آید۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

نواب - کیا بکتے ہو آئے وہاں سے شیرازی کے وہ بنکے چوٹتا مشعلچی کہین -

مہراج - بابا ے جان من این کلمات ساقط چرا گفتی نیست نسبت شما در شان ما -

وہ سوجھی ہی واللہ کہ کبھی بیٹ ہی نہ پڑے

نواب محمد عسکری صاحب بہادر صولت جنگ کے دربار مین دور چل رہا تھا اور زمانہ بھر کی بیفکری کی باتین ہو رہی تھین کہ حسین علی خدمتگار نے کچھ جھجک کے منشی مہراج بلی کے کان مین کہا سنتے ہی انکی باچھین کھل گئین اشارے سے کہا اسکو رخصت کردو اور کہدو اچھا - لوگون نے پوچھنا شروع کیا بھئی یہ کیا کانا پھوسی ہے ذرا ہم بھی تو سنین - کوئی بات ایسی سنی ہے کہ چہرہ ارغوانی ہو گیا مہراج بلی نے مونچھون پر تاؤ دیتے ہوئے کہا کیون بتائین - آپ کیا کوئی قاضی ہین - کہنے لگے صاحب ہمکو بھی بتادیجیے کوئی اپنے معشوق کا پیغام کسی سے کہتا پھرتا ہے تب تو لوگون نے کہا آخاہ - یہ حضور معشوق کا پیغام سنکر اسقدر محظوظ ہوے یہ کہیے تو بی نازو جان نے کچھ فرمایش کی ہوگی یا شاید بلایا ہوگا بھئی کہ ڈالو - منشی مہراج بلی اکڑ جاکر بولے یاد کیا ہے - کہا ہے تمھارے دیکھنے کو بہت جی چاہتا ہے -

مسخرے نے کہا حضور ہمکو یقین نہین آتا نواب صاحب نے حسین علی کو بلوایا اور پوچھا تمنے اسوقت انکے کان مین جھجک کے کیا کہا تھا - پہلے تو حسین علی نے بتانے سے انکار کیا خداوند کسی کا بھید نہ کہنا چاہیے - مگر جب خود مہراج بلی ہی نے اصرار کیا تو اسنے کہا حضور نازو کا آدمی آیا تھا کہ وہ جو مہتر بھیجنے کو کہ گئے تھے وہ کیون نہ بھیجا - اسپر بڑا قہقہہ پڑا اور مہراج بلی جلسے سے باہر اور حسین علی رفوچکر - حاضرین دربار لوٹنے لگے اور مہراج بلی کی وحشت اور بوکھلاہٹ دیکھکر اور بھی ہنسی آتی تھی مہراج نے جھلاکر پہلے تو حسین علی کو دو چار سنائین - اسکے بعد نواب صاحب کی لے دے کی کہا کہ ایسے بدتمیز آدمی نوکر رکھے ہین -

مسخرہ - حضور تو اب پنجے جھاڑ کے لڑنے لگے -

مہراج - چپ رہو مسخرہ کا ہے واسطے بکتا ہے -

مسخرہ - خداوند یہ بدنامی کا ٹوکرہ اٹھانا تھا حضور کو -

مہراج - نواب اب یہ بڑھ چلے - ہان !!! -

مسخرہ - خداوند آپ سردار مہتر ہین ہمارے - ہماری اور آپ کی کیا برابری -

مہراج - بہت سے کتے ایسے بکا کرتے ہین -

مسخرہ - آپ بھی نرے لنڈی رہے - بکا نہین بھونکا کہیے - بکتے ہم آپ ہین - کتے بھونکتے ہین - بولنا تک نہین آتا بس جایئے بھی -

نواب صاحب نے کہا بھئی اب یہ تحقیقات باقی ہے کہ نازو نے انکو بلوایا ہے - یا مہتر کی فرمایش کی ہے -

مسخرہ - حضور یہ غلام نے جاکے حسین علی کو سکھا دیا تھا کہ کہنا مہتر کو بھیج دیجیے -

مہراج بلی خوش ہوئے بے ایمان مسخرہ - مین دل مین کہتا تھا کہ پہلے تو مجھ سے کہا کہ نازو نے بلایا ہے کہا ہے آج ضرور ملین اور اب کہتا ہے کہ مہتر کو بلوایا ہے - یہ کیا - اب معلوم ہوا کہ یہ ان مسخر الدولہ کی کارسازی تھی - اچھا بچا ٹھہر تو جاؤ - اسنے کہا حضور یہ نہ سکھاتا تو دو گھڑی ہنسی دل لگی کہان سے ہوتی مہراج بلی بولے بجا ہے تو نقل محفل ہم ہی کو مقرر کیا ہے تیر مذاق کے لیے یہی نشانہ تجویز ہوا ہے - ماشاء اللہ -

مسخرہ - مگر اللہ جانتا ہے کیا مزاج پایا ہے مہراج بلی نے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

تعریف کرنا فضول ہے۔
نواب - واہ پیدا کہاں ہوتے ہین ایسے لوگ
یہ اپنا مثل نہین رکھتے ۔
مسخرہ - حضور پیدا تو ہوتے ہین مگر جو غیرت دار ہوتے ہین
وہ جلد پنجرہ خالی کر دیتے ہین ۔
مہاراج - (گھونسا دکھا کر) واللہ سچ کہتا ہون تیرے
ہاتھ سے پٹو گے ایک دن ۔
مسخرہ - حضور ہمارے مہتر حضور کو اختیار ہے۔
نواب - بھئی اب تو سارے لکھنؤ کے مہترون
کے اور خاکروبون کے سردار ہو گئے تم
مسخرہ - اجی حضور بھلا خاکروب کیا خاک انکا رعب
مانتے ہونگے - محض جھونٹ - لغو۔
نواب - کیا خوب - واہ صاحب وا - اچھا فقرہ ہوا۔
مسخرہ - (اکڑ کر) جو کہونگا حضور ایسی ہی کہونگا ۔
مہاراج - لے اب رات زیادہ آئی - خدا حافظ ۔
نواب صاحب نے مسکرا کر کہا ہان بھائی پیغام آیا کہ
بیتابی کیون نہو - اور روز اُٹھنے کا نام نہین لیتے تھے ۔
ڈھئی دے کے بیٹھتے تھے - آج ابھی سے جاؤن جاؤن
پکار رہے ہین - بہت اچھا خدا حافظ - کل ملاقات
ہوگی - مہاراج بلی جی ہان کہکر رخصت ہوے تو مسخرہ
بھی انکے ساتھ ہو لیا اُنھون نے راستے مین کہا ۔
یار بیوی ہماری ذرا علیل ہین - اور نازو کے
پاس جانا فرض ہے - کوئی تدبیر ایسی بتاؤ کہ سانپ
مرے نہ لاٹھی ٹوٹے - بیوی بھی ناراض نہون
اور نازو سے بھی ملاقات ہو مسخرے نے کہا
وہ تدبیر بتاؤن کہ کبھی پٹ ہی نہ پڑے تھوڑی
دیر سوچ کر کہا ۔

مسخرہ - بھئی کیا تدبیر سوجھی ہے واللہ نہ کہو گے یار ۔
مہاراج - کیا بھئی کیا آگیا کچھ ذہن اقدس مین ۔
مسخرہ - حضور وہ سوجھی ہے واللہ کہ پٹ پڑ ہی نہ سکے
مہاراج - بھئی یہان پیٹ مین چوہے چھوٹے ہوے ہین
کہہ ڈالو - ذرا کہہ ڈالو ۔
مسخرہ - آپکی زوجۂ مقدسہ کا سن شریف کیا ہے ۔
مہاراج - ہماری بیوی کا سن - اہ
ہمسے چھوٹی ہین ۔
راوی - مسخرہ اس فقرے پر انکو بہت بناتا
مگر چونکہ کوئی داد دینے والا نہ تھا دل ہی مین ہنسکر
خاموش ہو رہا ۔
مسخرہ - وہ آپ سے چھوٹی ہین - مانا - مگر آخر کیا سن ہوگا
مہاراج - یہی چالیس کے پیٹے مین بس اور کیا ۔
مسخرہ - چالیس کے پیٹے مین - تو ادھیڑ ہین ۔
مہاراج - کاٹھی بہت اچھی پائی ہے مگر دو ایک روز
سے بخار آتا ہے - ذرا علیل ہین ۔
مسخرہ - اچھا اور شکل و صورت کیسی ہے ۔
مہاراج - گوری چٹی ہین - گول چہرہ - بال جیسے
کالا بھونرا کمر پتلی نشیلی آنکھیں - لکن ساقن کو دیکھا تھا
مسخرہ - ہان ہان - ابھی کل کی تو بات ہے ۔
مہاراج - بس بعینہ لکن ساقن کی سی ہین - لکن کو
چھپائے اور آنکو دکھائے اور اُنکو چھپائے اور لکن کو دکھائے
راوی - حضرات ناظرین اب ہنسی ضبط نہین ہوسکتی ۔
بس سادہ لوحی کا خاتمہ کر دیا - بیوی کا کل حال مع حلیہ اور
سن بالکل صراحت کے ساتھ بتا رہے ہین جیسے کسی کی لونڈی
مال لیکے مفرور ہو جائے اور وہ تھانے پر رپٹ لکھانے
جائے اور ٹھیک ٹھیک حلیہ بتائے - ایک تو وہ گرما گرم فقرہ ہوا تھا

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کہ بیوی ہمسے چھوٹی ہین۔ دوسرا لطیفہ یہ ہوا کہ کمسن ساقی کی ہمشکل اور ہموزن ہین۔ واللہ عجب آدمی ہین۔ لاحول ولا قوۃ۔

مسخرہ۔ اب ایک بات اور دریافت کرنا باقی ہی۔

مہراج۔ ارے یار کہان تو تدبیر بتاتے تھے کہان اب بیوی کا حلیہ دریافت کرتے ہو۔

مسخرہ۔ حضرت بڑے جلد باز آدمی ہین آپ۔ اللہ

مہراج۔ اب تم ہی سوچو کہ معشوق بلوائے اور ہم نہ جائین تو کیسی معیوب بات ہی۔ ہی کہ نہین۔

مسخرہ۔ بیشک۔ مگر جائیے اور ریچ کھینچ جائیے۔

مہراج۔ نازو سے تو یہ کہنے سے رہے کہ جورو کے خوف کے مارے نہین آسکے پھر کیا کرین۔

مسخرہ۔ ایک تدبیر سوچی ہی ہمنے۔ پہلے یہ بتائیے کہ آپکی بیوی نیک پارسا ہین کہ نہین۔

مہراج۔ اُنکی نیکی کا کیا کہنا۔ کیا شک بھی ہی۔

مسخرہ۔ اچھا تو سن تو اُنکا ادھیڑ ہی۔ ایک بات یہ خوف نہین کہ تیرہ چودہ برس کی سن والی ہین نہین کہ جوانی پھٹی پڑتی ہو اور نیک بھی ہین تیسرے کمتن ساقن کی سی پھر اب اُنکی جانب سے آپ کو نڈر رہنا چاہیے۔ تو تدبیر یہ سوچا ہون کہ۔ مگر ایک بات اور غور طلب ہی۔ اب اس وقت جو دروازہ کھلوائیے گا تو کون کھولیگا۔

مہراج۔ مہری۔ مگر جوان عورت ہی دروازہ کھولتے ہی بھاگ جائیگی۔ اور ہم دروازہ بند کر دینگے اور چلکے سو رہینگے۔ بس۔

مسخرہ۔ نیچے سوتے ہو کہ چھت پر۔

مہراج۔ کوٹھے پر۔ زینہ بالکل سامنے ہی کھٹ کھٹ چڑھ گئے اور بائین ہاتھ کو راوٹی ہی۔ وہان پلنگ بچھا ہی سے گئے اور سو رہے۔ بس۔

مسخرہ۔ اچھا تو پھر تمھاری بیوی تو نہ آئینگی وہان۔

مہراج۔ نہین اگر ہم بلائین تو شاید آجائین۔

مسخرہ۔ کیونکر بلاتے ہو کیا لیکے پکارتے ہو۔

مہراج۔ مہری سے کہدیتے ہین ذرا بھیجدو۔

مسخرہ۔ لو بھائی صاحب تدبیر یہ ہی کہ آپ تو دروازے پکاریے آپ کی آواز مہری بھی پہچان لیگی۔ اور بیوی بھی اندھیری رات۔ ادھر آواز دیجیے ادھر لپٹے ہوئے۔ مہری کنڈی کھول کے بھاگ جائیگی بندہ راوٹی مین دبک کے پڑ رہیگا۔ اور تڑکے گجردم نکل کے رفو چکر ہو جائیگا۔ سانپ مرے نہ لاٹھی ٹوٹے۔ کیون کیسی تدبیر ہی۔ وہ تدبیر سوچی ہی کہ کبھی پٹا ہی نہ پڑے۔

مہراج بلی سادہ لوح دشمن عقل تو تھے ہی۔ مسخرے کی پیٹھ ٹھونک دی بھئی کیا سوجھی ہی۔ مانتا ہون اُستاد بس تم راوٹی مین جاکر پڑ رہنا۔ اور تڑکے جب سب سوتے ہونگے تو چپکے سے چمپت ہونا۔

مسخرے نے اُنسے اتفاق کر لیا کہ ایسا ہی ہوگا باقی رہا یہ امر کہ آپکی بیوی صاحب شریف رکھتی ہین پھر باشد ہمکو کیا ہم اُنکو بلائینگے ہی نہین اور بلاکے کیا اپنا فضیحتا کرائینگے۔ وہ غل مچائینگی تو ہم دھر لیے جائینگے۔

مہراج بلی کو اور بھی تشفی ہو گئی کہ سچ کہتا ہی بیچارہ اول تو شریف بھلے مانس آدمی۔ دوسرے کیا اپنا فضیحتا کرائیگا اس صلاح پر راضی ہو گئے اور صرف راضی ہی نہین ہوے بلکہ مسخرے کا شکریہ بھی ادا کیا۔ اب راستے مین حد اگلیز دکی خوشامد بھی ہوتی جاتی ہے کہ تم

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ہمارے دلی دوست ہو اور ہمارے یار ہو۔ اور ہم تمکو آج سے کچھ طلب بھی دیا کرینگے اور تمکو خوش کردینگے۔

مسخرہ۔ آپکی بیوی افیم تو نہین کھاتی ہین۔

مہراج۔ جی نہین افیم کیسی۔ چانڈو تک تو پیتی نہین۔

راوی۔ ماشاءاللہ کتنا موزون جواب دیا ہی کہ افیم کیا معنی چانڈو تک نہین پیتین۔ جیسے کوئی شخص پوچھے کہ آپ شراب پیتے ہین۔ اُسکے جواب مین کہا جائے کہ شراب کیسی ہم ولایتی پانی تک تو پیتے نہین۔

مسخرہ۔ چانڈو تک نہین پیتین! یہ کہئیے تعجب ہی۔

مہراج۔ بھئی چوری چھپے پیتی ہون تو مین نہین جانتا مگر میرے سامنے تو کبھی نہین پیا۔

راوی۔ یہ لطیفہ اور بھی بڑہ گیا طبیعت داری کے یہی معنی ہین کہ ایک سے ایک بڑہ کر لطیفہ ہو۔

مسخرہ۔ کیا تڑکے گجدم اُٹھتی ہین۔

مہراج۔ ہان کوئی چھ ساڑھے چھ بجے تک۔

مسخرہ۔ اُنکے پاس رات کو کوئی سوتا بھی ہی۔

مہراج۔ کیا۔ یہ کیا بات۔ اسکے معنی کیا۔

مسخرہ۔ کیون اسمین آپکو تردد کیا ہوا۔

مہراج۔ اسمین کوئی تردد کی بات نہین۔ درست آپکی بیوی کے ساتھ رات کو کون سوتا ہی۔

مسخرہ۔ میری لڑکی میرا نواسا۔ کیون کیا عیب ہی۔

مہراج۔ اوہ ایسا بات ہم اور کچھ سمجھا تھا۔

مسخرہ۔ اور آپ کیا سمجھے تھے کہ مین پوچھتا ہون کہ نواب رونق جنگ یا محمد عسکری کی نسبت۔ بات کہتا ہون

مہراج۔ ہان ہان مین سمجھ گیا مگر ——

راوی۔ اپنا سر نہ سمجھے۔ دوسرا ہوتا تو گھبرا جاتا۔ آپ بک کیا رہے ہین۔ دنیا بھر کی باتین کہکر ٹھنڈا کیا کہ (بات کہتا ہون) اور یہ اسی مین خوش۔

اب سنئیے کہ منشی مہراج بلی کا مکان قریب آیا تو اُنہون نے مسخرے کو تھوڑی دور سے دکھایا اور دروازے پر لیجا کر کہا دیکھو یہ ادھر سے زینہ ہی اور یہ ہماری راوٹی ہی۔ بس اسی مین پلنگ بچھا ہوا ہی۔ وہین جا کے سو رہو۔ مگر گجدم اُٹھنا یہ کہکر آپ نے دروازہ دھمد ہمایا کون ہی کہا ہم۔ کسی عورت نے دروازہ کھولا اور فوراً کوٹھے پر چلی گئی۔ مسخرے نے جا کر دروازہ اندر سے بند کر لیا۔

مسخرالدولہ میان چنڈا گلخیز کو تو یہان چھوڑ آئے انکو وہ تدبیر سوجھی تھی کہ کسی حالت مین پیٹ ہی نہ بڑے اب مہراج بلی صاحب بی نازو جان کے مکان کی طرف خوش خوش جانے لگے۔ بہت ہی بشاشی کہ۔ ع

چہ خوش بود کہ بر آید بیک کرشمہ دو کار

ادھر نازو جان سے ملینگے۔ ادھر بیوی سے بھی کھٹ پٹ نہوگی لڑھکتے پڑھکتے خدا خدا کرکے چنو کی چورو کے مکان پر پہونچے۔ پہلے آہستہ سے پکارا پھر دروازے کو تھپکی دی۔ پھر کنڈی ہلائی۔ کوئی ہی۔ ارے کوئی ہی۔ دروازہ کھولو ایک بجگیا کوئی جواب ہی نہین دیتا۔ آخر کار دو بجے کے وقت آواز آئی ذرا رے بھئی کون ہی اُنھون نے کہا ذری کھڑکی کھولیے۔ ماما نے کھڑکی کھولی۔ پوچھا نازو مین۔ ماما نے اسکا کچھ جواب نہ دیا اور نازو کی چارپائی کے پاس جاکر اسکو جگایا اور کہا بیوی وہ منشی جی آئے ہین۔ مہراج بلی نام ہی۔ کیا نام ہی

نازو انگڑائی لیتی ہوئی اُٹھی۔کون ہے۔کہا یوں وہ جو
اسدن حضرت ون پر کھپھا (خفا) ہوے تھے۔مہراج بلی نام
ہے۔کیا نام ہے۔

نازو۔(پھر لیٹ کر) موا در گور۔نیند اُچٹ گئی۔

ماما۔تو کیا کہدون۔وہ بڑی دیر کے کھڑے ہین۔

نازو۔کہدو۔یہان کوئی نہین۔آج۔اور آتی رات گئے نہ آیا کرین۔یہی کہدو۔

ماما۔حضور آج تو یہان کوئی نہین ہے اور آتی رات گئے نہ آیا کیجیے بدنامی ہوگی۔

مہراج۔ماما جی ہمکو تو بی نازو نے آج بلوایا تھا۔

ماما۔ای نہین میان سرشام سے تو گئی ہین۔

مہراج۔ادہم بیوقوف ہی ہین۔لاحول ولا قوۃ۔

ماما۔اور آدمی کون گیا تھا آپ کے پاس۔

مہراج بلی سمجھ گئے کہ یار لوگون نے چکمہ دیا اور حسین علی کو سکھا دیا کہ کہنا نازو نے بلایا ہے مگر مشتے کہ بعد از جنگ یاد آید بر کلۂ خود باید زد۔

مہراج بلی بیچارے گرتے پڑتے افتان وخیزان وہان سے چلے مگر ایک تو یون ہی تھکے ہوے تھے دوسرے اس مایوسی نے انکو اور بھی پریشان اور خستہ کر دیا تھا۔راہ چلنا دو بھر ہو گیا مارے غصہ کے انکی حالت دگرگون تھی کہ ناگفتہ بہ۔نواب صاحب اور اُنکے رفقا کو صد ہا گالیان دیتے اور چپکے چپکے کوستے چلے آتے ہین۔

کانسٹبل۔کون کون کون آتا ہے۔

مہراج۔ہم ہین مہراج بلی صاحب۔

پھر کچھ دور آگے بڑھے اور کانسٹبل نے للکارا کون کون جاتا ہے۔"ہم ہین منشی مہراج بلی صاحب"۔کون مہراج بلی کہا۔کون مہراج بلی کیا معنی۔اُسنے کہا ٹھہر جاؤ کہان سے آتے ہو۔اسوقت دو بجے رات کو یہان کام ہی کیا ہے۔قریب آنکے لالٹین سے جو دیکھا تو کہا بندگی۔اس وقت کہان منشی جی۔مہراج بلی اب کس کس سے بتائین کہ کہان سے آتے ہین۔اور کیا کام تھا۔سخت پریشانی مین گرفتار اپنی زندگی سے بیزار۔یہ کہتے چلے آتے تھے کہ خدا اُن لوگون سے سمجھے کہ جنجون نے دھوکا دیا ہمکو۔ادھر تو یہ ندامت اور صدمہ کہ نازو سے ملاقات نہوئی اور اُدھر وہ جھلاہٹ کہ نواب صاحب اور اُنکے رفقا نے کیا دھوکا دیا۔

دے کے جل لیگیا تصویر موا بادی چور
برف والے پہ پڑے اوس نگوڑا در گور

معشوقۂ نسرین بدن بی قمرن دو گھڑی دن رہے سے خوب نکھر کر اور ہر ہفت آرایش سے مزین ہو کر مہتابی پر اٹھلا رہی تھین بوڑھی مغلانی جو باوصف پیرانہ سالی ابھی تک مستانی تھی۔ان کو بتا رہی تھی کہ دیکھیے حضور وہ موتی محل کی عمارت کا برج نظر آتا ہے وہ سامنے ناک کی سیدھ پر دریا لہراتا ہے وہ مارکین کی کوٹھی کا مینار ہے وہ بادشاہ باغ کی دیوار ہے۔وہ بڑا امام باڑہ ہے۔وہ عہد شاہی کا پرانا اکھاڑا ہے۔حضور شہر کی ہر گلی اُس زمانے مین بہشت کو شرماتی تھی۔نسیم سحری سیدھی جنت سے آتی تھی۔اور سرکار قیصر باغ تو سچ مچ پرستان تھا ہاے کیا سمان تھا حضور دو گھڑی دن رہے ہزار بارہ سو پریان بناؤ چناؤ کیے کمرون پر کھڑی ہوتی تھین کہ جہان پناہ کی سواری مثل باد بہاری ادھر سے گذرے تو نظارہ بازی اور سحر طرازی ہو جدھر سے کبھی نکل گئی آوازین آنے لگین۔جانِ عالم ہم بھی آئین سلطان عالم ہم بھی آئین کوئی بیباک چپت و چالاک

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

آنکھیں لڑانے لگی کوئی جہان پناہ کو دیکھکر فرط محبت سے
مسکرانے لگی۔ ہر ہی بیگم کی ایک نئی ہی ادا تھی اور ہر ادا
دلستان دلربا تھی کسی نے سواری کے قریب آتے ہی ذرا
منہ پھیر لیا کسی نے چمک کر آدھا پٹ بھیڑ دیا۔ اور جب
جان عالم کنچھا بنکے پتون مین چھپتے تھے اور وہ پریان انکو
ادھر ادھر ڈھونڈھتی پھرتی تھین تو (آہ سرد بھر کے) ہائے
وہ دن اب کہان۔ ع

جان عالم کو ڈھونڈھن نکلی

ہائے اور جس خوش نصیب کو کہین تہ خانے وہ خانے
مین ملگئے لیس اسکی رتی بلند ہو گئی۔ ہاتھا پائی ہونے لگی۔
ایک لنکا بھی بنوائی تھی۔ وہ ابتک موجود ہی۔ مگر ادھر کے
رجواڑون کو اللہ جانے کیا سوجھی کہ لنکا کی الٹی کوٹھی
مسمار کرکے ایک بد قوارا مکان وہان بنوا رہے ہین حضور
جن دنون مین وہان میلے ہوتے تھے کیا عرض کرون کہ کیا
رنگ اور کیا عالم تھا پرستان کی اصل حقیقت کیا ہی
ای توبہ اصل پرستان تو یہی تھا اندر کا اکھاڑا کر دیا تھا
ہر تھا ٹھک پر حضور برجی توپین لگی ہوتی تھین اور حبشیون کا
رسالہ اور اختری پلٹن اور قندھاریون کا رسالہ مین کیا
عرض کرون۔ کیا کوئی شہر اسکی ٹکر کا تھا۔ اس زمانے مین
ای توبہ اب تو لٹگیا ہی۔ مگر وہی مثل ہی کہ ہاتھی لٹیگا تو
کہانتک لٹیگا سارے جو لوگ جنتے تھے قیصر باغ مین لیست
سمجھیے کہ سب نشین ہو گئے گنج اور محلے اور کٹرے آباد کر لیے
جو ایک دفعہ آیا بس پارس کی خاصیت تھی پارس کی۔ مین
کیا عرض کرون وہ اور ہی زمانہ تھا۔ آپ قیصر باغ مین کتے
لوٹتے ہین جب کبھی دربار دربار کے لیے کچھ تعلقدار آ گئے
تو ذرا چہل پہل ہو گئی۔ اور وہ بھی کیا۔ اف کیا دھما چوکڑی
مچا کرتی تھی۔ ایک پوری پلٹن کی پلٹن تو ان دولاؤن ہی کی
تھی۔ ذرا خوش ہوے اور دولہ کا خطاب دیدیا۔ اب وہ بات
کہان۔ افسوس۔

قمرن۔ ہمنے آٹھ دس دفان (دفعہ) قیصر باغ دیکھا ہی۔

مغلانی۔ ای سرکار بھلا آپ کہان سے دیکھ سکین اول
تو ابھی کوئی بہت ہو بہت ہو شاید سولہ برس کا سن ہو
دوسرے پرندہ پر تو مار نہین سکتا تھا۔ مگر ایک بات ہی
جان بخشی ہو تو عرض کرون اگر کسی بادشاہ یا وزیر کی آنکھ
اس زمانے مین حضور پر پڑتی تو بیشک آپ بھی کسی محل کے
نام سے مشہور ہو جاتین دشمنون کی آنکھون مین خاک وہ
شکل صورت پائی ہی حضور نے۔

قمرن۔ ای یہ میری تعریفین ہو رہی ہین۔ اوئی۔

مغلانی۔ کیا آپ اس قابل نہین ہین۔ واہ چندے
آفتاب چندے مہتاب۔

قمرن۔ تمکو محبت سے معلوم ہوتا ہی۔ ہم ہین کیا۔
اتنے مین آواز آئی (ملائی کی برف) (ملائی کی برف کے)
قمرن تو خدا ہی سے دعا مانگتی تھین کہ اس نگین گبھرو کی
کی صورت دیکھین۔ مغلانی کو کسی بہانے سے ٹالا اور نیچے
پہونچین اور اسی مقام پر کھڑی ہو کر برف والے کو دیکھکر
مسکرانے لگین۔ آج یہ بھی شربتی کا گلنار رنگا ہوا انگرکھا
ڈانٹ کے آئے تھے گندھی کی دکان پر بیٹھ کر انگے کا مصالح
کا تیل بھی بالون مین ڈالا تھا تکمے دار ٹوپی بھی سر پر
تھی۔ سکا انی کی۔ اکا دکا بوٹیان چھوٹے نخنے کا مخملی جوتا بھی
پاؤن مین تھا گھٹنا بھی چست کمر سے ایک چادر بھی لپٹا ہوا۔

برف والا۔ (جھک کر سلام کیا) حضور۔

قمرن۔ ارے چپ موے لنواڑہ ہوئے بولے بول

برف والا بہت کھوب (خوب) آج کی برف تو کھا ہی

قمرن۔ آواز سنتے ہی مین دوڑی آئی۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

برف والا۔ ہان ہجور کو ہمسے محبت ہی تا ہم بھی اسی کے
بھوکے ہین کھدا وند (خداوند)۔

قمرن۔ کیا!۔ اور سنو۔ ایڑی چوٹی پر صدقے کرون
اب یہ گھمنڈ ہو گیا کہ ہمکو اس موے ناچیز سے محبت
ہی۔ جاکے گڑھیا مین منھ دھوآ۔

برف والا۔ ای ہجور (حضور) آدمی ہی سے آدمی
محبت کرتا ہی۔ اللہ جیتا رکھے۔

قمرن۔ تو تو۔ آدمی ہی۔ ع۔

جیسے دھونسا نگوڑا نوبت کا

برف والا۔ اچھا تو ہجور پھر دھونسا کیسا گرجتا ہی۔

قمرن۔ جو گرجتا ہی وہ برستا نہین۔

برف والا۔ سرکار کو کلپھیان دون۔ گھڑا خالی
کرا دیجیے کھدا (خدا) ہجور کو سلامت رکھے۔

قمرن۔ اچھا دے جا مہری دیکھو ایک برف والا آیا
ہی اس سے قلفیان لے لو۔

مہری جو دروازے کے قریب گئی اور برف والے کو
سر سے پانؤن تک دیکھا تو آہستہ سے قمرن سے کہا۔
سرکار یہ برف والا کاہے کو ہی یہ تو کوئی۔ ذری
آڑ سے دیکھیے تو کیا صورت پائی ہی۔

قمرن نے کہا ہان ہان پرسون ہم دیکھ چکے ہین
وہ دوسری مہری ساتھ تھی۔ ایمین ہی کیا۔ ہان ذرا
لونڈا ہی ابھی۔

مہری بولی سرکار گجب کرتی ہو۔ یہ کہکر
دروازے کے پاس سے کہا او لونڈے برف کی
قلفیان نکال اسنے کہا بہت کھوب مہری صاحب۔
مگر سرکار تو گھڑا کا گھڑا لینے کو فرماتی ہین۔
حکم ہوا ہان ہان سب کھائینگے ملکہ انکی دگانا

اوپر سے نہین اترین۔ برف والے کا آدمی گھڑا دیوڑھی
کی طرف سے لیگیا تو ادھر قمرن اکیلی رہگئی قریب بلاکر
کہا۔ مین صدقے اپنی تصویر تو اتروا کے ہمین دے دے
کسی اچھے مصور سے اتروانا۔ دام ہم دینگے۔ اسنے کہا
ہجور اپنی تصویر تو مجھے دین۔ جیب سے تصویر نکال کر
دیدی اسنے کہا اب مین جاؤنگا کوئی دیکھ نہ لے۔ کچھ
سوچ کر قمرن نے تصویر واپس لی اور اسکو رخصت کیا
تھوڑی دیر مین چاندنی نامے ایک عورت انکی دگانا
کے پاس آئی اور کان مین کچھ کہا۔ دگانا نے قمرن سے
پوچھا۔ ای بہن کیا تم اتی سادی ہنگئین کہ اپنی تصویر
اس موے بے ایمان نٹ کھٹ کو دے دی۔ قمرن
نے کہا نہین نہین دے دینے کو تو مین نے دے دی
تھی مگر پھیر لی۔ یہ کہکر دھم دھم کرتی ہوئی دوسرے
زینے سے نیچے کے کمرے مین گئی تو کیا دیکھتی ہی کہ
دروازہ کھلا ہوا اور تصویر جہان رکھی تھی وہان سے
غائب معلوم ہوا کہ دروازے کی کنڈی ڈھیلی ہی اور
لوہے کی سلاخون کی راہ سے تصویر لیکے چلدیا۔
اوپر جاکر انھون نے بدحواسی کے ساتھ کہا بہن وہ تو
چل دے گیا موا کیا جانے کس کس کو دکھائیگا۔

دگانا۔ وہ کہتا پھرتا ہی کہ اگر بیگم صاحب دس ہجار
(ہزار) روپیہ دین تو کھیریت (خیریت) ہی نہین تو ہم
نواب صاحب کو دکھائینگے اور جو جی مین آئیگا کہینگے

قمرن۔ اب مین کسکے آگے جاکے دکھڑا رووں مغلانی
سے تو ضرور ہی کہونگی۔ بی مغلانی۔

مغلانی۔ حاضر ہوئی حضور کیا حکم
ہوتا ہے

قمرن نے گھبراہٹ کے ساتھ کیفیت بیان کی اور بڑا

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

خوف یہ تھا کہ اگر قادر یا محلے والون کے ہاتھ تصویر پڑجائیگی تو غضب ہی ہو جائیگا اور پھر قادر فوراً فوجداری مین نالش جڑدیگا ذرا نہین رُکیگا کہ ذرا رُکے اور یہ عیش اور چین سب جاتا رہیگا۔ اور کیا کرایا خاک مین ملجائے گا۔

مغلانی۔ اُس برف والے کی عمر کیا ہوگی بیگم صاحب

قمرن۔ ای یہی ہمارا اِتنا سن ہوگا سولہ سترہ برس کا۔

مغلانی۔ اور شکل صورت کیسی ہے۔ کالا ہے گورا ہے۔

قمرن۔ نہین سانولا سانولا ہے۔ مگر بہت نمکین ہے

مغلانی۔ تو اب بڑا خیال یہ ہے کہ لوگ ہاتھ دھو کر پیچھے پڑینگے

قمرن۔ اللہ کرے میرا وبال پڑے نگوڑے پر میرا تو بڑا بیری نکلا اب مین کیا کرون لوگو۔

مغلانی۔ بڑی بیڈھب ہوئی۔ مگر گھبرائیے نہین مین سوچ لون۔ آپ خاطر جمع رکھین۔

قمرن۔ کوئی آتا ہے۔ اب کسی اور کے سامنے کانا پھوسی نکرنا جسمین اور لوگ بھی تاڑ جائین۔

اتنے مین مہری آئی تو مغلانی ہٹ گئی۔ اور مہری سے کہا دیکھو نیچے تہ خانے کے پاس کوڑے کا ڈھیر لگا ہوا ہے اُسکو صاف کرا دو جاکے اُدھر قمرن اور اُنکی منھ بولی بہن اور چاندنی مین یون باتین ہونے لگین۔

قمرن نے کہا بڑا جُل دے گیا دگانا۔ موا چلتا کس طرح ہے تکلے کی طرح بل کھاتا ہوا۔ خدا سمجھے مونڈی کاٹے سے۔

دُگانا۔ ہمنے تو پہلے ہی دن کہدیا تھا بہن ہم سمجھین جلاپے سے کہتی ہین۔ تمنے ہمارا کہنا نہ مانا۔

قمرن۔ ای تو ہم یہ اُس موے کے ہتکھنڈے کیا جانتے تھے اور سوتیا ڈاہ۔ اور جلاپا یہ سب تمھارا خیال ہی خیال ہے

دُگانا۔ ہمنے کیا پھل پایا تھا بہن جو تم پاتین۔

قمرن۔ اُسکی اُجڑی برف کو آگ لگے اللہ کرے کیا جانے کس کس کو دکھاتا پھریگا۔

دُگانا۔ (کان مین) کچھ آگا پیچھا بھی سوچتی ہو کہ ہوگا کیا ہے ہو کیسے چین سے نکالی جاؤ گی۔ یہ چین ہر کوئی کو نصیب ہو سکتے ہین بھلا۔ مگر ایک کام کرو۔ بہت گھبراہٹ نکرو دل ہی دل مین رکھو کاہے سے زمانہ بہت بُرا جاتا ہے بہت بُرا وقت آلگا ہے۔ یہی جو نوکر چاکر ہین اگر اِنپر بات کھُل جائیگی تو یہی دبا کے کچے لے مرینگے بہن۔ ہو کس خیال مین تم۔ ذرا ہنسو بولو۔ جسمین اِنپر بات نہ پھوٹے۔

قمرن۔ کیا ہنسو (ئی) لون بہن۔ دل تو رو رہا ہے۔ ای بی مغلانی یہان آؤ تمھین کچھ گانا وانا بھی آتا ہے۔ کچھ گاؤ کہ دو گھڑی دل ہی بہلے

مغلانی۔ حضور بے تالی بے سُری ہون مگر حکم بجالاتی ہون۔

جان تک نہ تجھسے نہین گئی ہے پیاری مرزا	اسطرح بھولے مجھے یاد تمھاری مرزا
مجھ زلیخا کو خدا نے دیا تمسا یوسف	شکر ہے تم ہمین سو جان سے ہوئی مرزا

لاکھ پریون پہ شرف رکھتی ہے کہتی سچ ہون
آپ کے بوچے کی ہر ایک کہاری مرزا

قمرن۔ یہ مرزا کون تھے بی مغلانی (ہنسکر)

مغلانی۔ سرکار تو دل لگی کرتی ہین مجھ بوڑھی سے۔

قمرن۔ وہ جھبھی بس معلوم ہوا کسی مرزا پر دل آیا تھا۔

مغلانی۔ پھر جوانی مین تو سب کا دل آتا ہے کوئی ایسی ہی موئی پگلی ہو تو نیک پارسا بنی رہے۔

قمرن۔ کہی تو ہمارے دل کی اللہ جانتا ہے۔

دُگانا۔ تم کیا کم اُدماتی مستانی ہو۔ ایک ہی بس کی گانٹھ ہو کاٹے کا منتر نہین۔ کیا جانے کتنے ہی گھر گھالے ہونگے۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

مغلانی ــ یہ تو عورت کے لیے فخر ہی حضور ــ

راوی ــ ماشاء اللہ بیگم صاحب کو خوب راہ پر لا رہی ہو قمرن بھی اس درجے کو تو پہونچ گیئں اور ابھی دیکھیے کیا جانے کیا کیا ہوئیگا ــ جب ایسے لوگ پٹی پڑھانے والے اور بہکانے والے جمع ہوں تو کس طرح سے عورت نہ بگڑ جائے ــ

بی قمرن سوچتی تھیں کہ یا اللہ میں کیا کروں اور درد دل کہوں تو کس سے کہوں ــ اس موے برف والے سے خدا سمجھے ــ بڑا نٹ کھٹ ــ ایک ہی کائیاں نکما کیا جل دیکے تصویر لیگیا اللہ اس سے سمجھے اور اُسپر ہمارا صبر پڑے مجھے یہ ہو گیا کہ حکمہ کھا گئی ــ اور ایسا حکمہ ہم سمجھتے تھے کہ تصویر تو ہمنے واپس لے ہی لی ہی ــ اب کاہے کا ڈر ہی ــ مگر بیعقلی یہ ہوئی کہ لوہے کے سیخچوں کا خیال نہیں رہا ــ بس اُسنے ہاتھ ڈال کے تصویر نکال لی اور لمبا ہوا ــ اور اب موا دھمکاتا ہی ــ

انہی ہنہ بولی بہن کی طرف مخاطب ہو کر کہا دُگانا جان اب بتاؤ تو ہم کیا کریں کچھ کرتے دھرتے بن نہیں پڑتی ہی گو مگو کا معاملہ ہی ــ مگر پھر جو کچھ ہوگا وہ بھگت لینگے سنگ آمد و سخت آمد ــ ان کی دُگانا نے کہا بہن اب بس ایک ہی تدبیر ہی ــ کچھ لے دیکے وہ تصویر اس موے پاجی سے واپس لو وہ بڑا نٹ کھٹ ہی ــ اللہ جانتا ہی اُسکے کاٹے کا منتر ہی نہیں ــ وہ خدا جانے کیا کیا جعل فریب کریگا اور کیا کیا جُل دیگا ــ اچھے گھر بیا نہیں دیا ہی ــ اور کیسی چکنی چپڑی باتیں کرتا تھا کہ توبہ ہی بھلی کوئی جانے میں پلنگ تک جاتا ہی نہیں ہی مگر بس کی گانٹھ ہی ــ اللہ اس سے بھلے مانس کو سابقہ نہ ڈالے اوہ ــ ایک ہی موذی ہی ــ

قمرن نے کہا بہن ہمارے جی میں تو آتی ہو کہ ہم نوحہ (؟) صاف صاف کہدیں ــ یہ تو کبھی حشر تک نہیں کہینگے کہ ہمارا اُسپر دل آیا تھا ارے توبہ ــ ہاں یہ کہدینگے کہ وہ سیخچوں سے ہاتھ ڈال ہماری تصویر اڑا لے گیا اور دو روپے دہاں رکھے تھے وہ بھی لیگیا ــ

دُگانا نے کہا کہ بس یہی ترکیب اچھی ہی ــ اگر نواب چاہیں تو دو سو جوتے اس موے پر پڑ جائیں وہ ہی کیا کیا بدی اور کیا بدی کا شوربا ــ اسکی بھی کچھ اصل اور حقیقت ہی ــ یہ ہی کس کھیت کی مولی ــ تم اگر ذری بھی اشارہ کردو تو چندیا موے کی گنجی کر دیجائے مگر بہن جو کام کرو ذری سوچ سمجھ کر ــ ہاں دیکھو ایسا فعل انسان کو نہ کرنا چاہیے جسمیں بدنامی ہو ــ اور اس سے بڑھکر بدنامی اور کیا ہوگی ــ اور تمکو تو پھونک پھونک کے قدم رکھنا چاہیے ــ کہ اگر تمھارے میاں کو معلوم ہوا کہ تم یہاں ہو تو توبہ ہی بھلی ابھی تو نالش کریگا اور تم کو جانا پڑیگا ــ سرکار دربار سے کوئی لڑ سکتا ہی بھلا ــ کسکی مجال اور طاقت ہی ــ

قمرن ــ بہن کھانا پینا حرام ہو گیا ــ میں کیا کہوں اب

دُگانا ــ وہ بات ہی ایسی ہوئی مگر بادی چور ہی موا

قمرن ــ دیکھتی کیا ہو جُل دے کے تصویر غائب کر دی

دُگانا ــ اللہ اس سے سمجھے ــ اسکا جنازہ نکلے موا کمبخت

قمرن ــ اور اسپر فش بتاتا ہی کہ دس ہزار روپیہ دو ــ

دُگانا ــ جوتیاں کھائیگا موا ــ اب اسکا سر کھجلاتا ہی

قمرن ــ اور یوں اگر آتا جاتا تو ہمسے بہت کچھ پاتا ــ

دُگانا ــ ہاں ہاں کیا میں جانتی نہیں ہوں ــ یہ تو ہی ہی جب دل دیا تو مال کیا چیز ہی ــ

قمرن ــ اب ہمسے تو ٹکا نہ ملیگا چاہے جو ہو

دُگانا ــ پانچ جوتے اور حقے کا پانی موا در گور ــ

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

قمرن - ہی ہی نواب اگر سنین تو کیا حال ہو۔
دگانا - حال کیا آگ ہو جائین بگڑ جائین -
قمرن - بی مغلانی کے سوا اور تو کسی کو معلوم نہین ہی
اور ہمین یقین نہین آتا کہ بی مغلانی کسی سے ذکر کرین -
اس موتے برف والے سے اللہ سمجھے اور اسپر ہمارا
صبر پڑے کس مزے سے ہم یہان رہتے تھے اسکے
آن کے یہ گل کھلایا - اب کھانا پینا سب حرام ہی -
نہ کھانا اچھا معلوم ہوتا ہی نہ پینا - اب مین کیا کرون
میرے اللہ -
دگانا - بہن اللہ پر شاکر ہو بس ہر گھڑی اسی کی یاد رہے
قمرن - تم تو وہی بات کہتی ہو بہن جو -
دگانا - اللہ سے بڑھکر بھی کوئی ہی - اوئی تم بھی
کیا باتین کرتی ہو - وہی بیڑا پار کریگا - بس -
قمرن - اگر اس سونڈی کاٹے کو پاؤن تو تکے تکے
اڑاؤن بوٹیان نوچ نوچ کے چیلون کو دون -
دگانا - اچھا ذری بی مغلانی کو بلاؤ پکارو -
قمرن - ای بی مغلانی ذری یہان تو آنا -
دگانا - ذرا ضروری کام ہی کچھ کہنا ہی -
قمرن نے دگانا سے پوچھا کیون بہن ہم اپنی باجی سے
کہین تو ہرج تو نہین ہی کہا ضرور کہو وہ اونسے بڑھکر کون
ہی وہ درد دکھ کی جیسی شریک ہونگی ویسا کوئی اور ہو سکتا
ہی انکو ضرور بلاؤ اور انسے صلاح لو - اتنے مین نازو
خود آ گئین ڈولی سے اترین اور پوچھا کہان ہین -
کوٹھے پر ان کے کہا ای آج یہ کیسا سناٹا پڑا ہے -
اوئی کوئی بولتا ہی نہین - یہ بی مغلانی کہان ہین
قمرن نے کہا باجی جان سلام بی مغلانی سو رہی
ہین انکی طبیعت اچھی نہین ہی - آؤ آؤ - پوچھا نواب

کہان ہین کہا نواب اپنے یارون دوستون مین ہونگے
دگانا کی طرف مخاطب ہو کر نازو مزاج کا حال پوچھنے
لگین وہ بہت محبت سے پیش آئین -
نازو - مجاز تو اچھا ہی - ای کہان رہتی ہو -
دگانا - کیون یہ کاہے سے پوچھا تم نے -
نازو - آج کتنے دنون بعد دکھائی دی ہو -
دگانا - بجا ہی - تمکو اپنے مہراج بلی سے کہان مہلت
ملتی ہی جو کسو سے ملو - ہم سب سُن چکے ہین -
نازو - تمھارا سر - چلو بس ہمسے یہ باتین نہ کرو -
دگانا - (مسکراکر) ای ہا ای ہی - ذرہی سنبھلی ہوئی -
نازو - جیسی تم آپ ہو ویسا ہی سب کو سمجھتی ہو -
دگانا - اب تمھارے دروازے پر تو
کوڑا نہ رہتا ہوگا -
نازو - کیا صفائی کے داروغہ کے پاس
ہو اونکے گھر بیٹھی ہو ہمسے یہ باتین کروگی نا تو
ہم ایک کی دس سنائینگے -
دگانا - اب منھ نہ کھلواؤ - مہراج بلی کو نہین جانتی
ہو - کیا ننھی بنتی ہین -
نازو - کون! کوئی ہوگا موا مہراج بلی مین ای بلی
کو کیا جانون میری جوتی کی نوک سے -
دگانا - صورت تو ذری دیکھو اپنی چھپی ہوئی -
نازو - اوئی - چھپی ہوئی - یہ کاہے سے - ارے
تو بڑی ستا ہی - مین تجھے خوب جانتی ہون -
دگانا - پوریان اور کچوریان اور موہن بھوگ تو
خوب کھانے مین آتا ہوگا - میری سر کی قسم سچ کہنا
نازو - اب تم پٹوگی - یہ کیا واہی تباہی اول جلول
بکتی ہو تمھین ہو کیا گیا ہی - شرم حیا سب بھون کھائی ہی کیا

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

دگانا۔ شرماتی نہین اور اوپر سے غراتی ہی۔

نازو۔ (ہنسکر) یہ بہت ہوئی اور اوپر سے غراتی ہے۔

قمرن۔ اے کہان کا جھگڑا انکا لاہی تم لوگون مین بڑی دیر سے جھائین جھائین ہو رہی ہی۔

نازو۔ دیکھتی ہو اسنے مغز کھا رکھا ہی۔ واہی تباہی بک رہی ہی اسے نہین معلوم کیا ہو گیا ہی۔

اتنے مین مہری نے عرض کیا حضور سرکار آتے ہین پوچھا نواب۔ کہا ہان۔ تھوڑی دیر مین نواب صاحب تشریف لائے۔

"بی نازو جان صاحب کو ہمارا سلام ہی" اب برا نہ مانو تو ایک بات کہون تم بھی ہمارے گھر بیٹھ جاؤ۔ کہان کا جھگڑا۔ نازو نے انگوٹھا دکھا کر کہا۔ اہی ہشو بھی۔ لو اور سنو ایک بہن تو تمکو دیدی اب کیا گھر بھر تمھارے حوالے کر دین۔ نواب صاحب کو یہ ادا اور تقریر بہت ہی پسند آئی "بی نازو جان صاحب آپ ہمارا مطلب نہین سمجھین۔ مین نے یہ کہا کہ آپ بھی ہمارے گھر پڑ جائین جسمین قمرن کا جی بہلے"۔ قمرن تنک کر بولی جاؤ اب ہم نہین بولتے تمسے اُنکو تو کہتے ہو نازو جان بی نازو جان صاحب اور ہمکو خالی خُولی قمرن۔ جاؤ بس اب ہم نہ بولینگے۔ ہمکو بی قمرن جان صاحب کیون نہ کہا کیا ہم مفت کے ہین۔ نواب صاحب نے گلے لگایا "بی قمرن جان صاحب آپ تو ذری سی بات پر خفا ہو جاتی ہین"۔ اتنے مین آواز آئی (دو ہیرامن توتے کا بچہ) سنتے ہی اٹھ کھڑی ہوئین۔ "او مہری اسکو بلاؤ" "ارے توتے والے او توتے والے" اب نواب صاحب ہان ہان کہہ رہے ہین ارے یہ کیا غضب ہی یہ کیا ستم ڈھاتی ہو۔ از برائے خدا ذرا تو سمجھو یہ اتنی عورتین جو نوکر ہین یہ کس لیے ہین خواہ مخواہ غل مچاتی ہو

ایک مہری جا کے توتے کے تین بچے لائی تو بی قمرن کی باچھین کھل گئین اب انکو چرانے لگین چون چون چون چون۔ مول لے لو۔ چکانا دگانا نہین آتا۔ بس مول لے لو مہری نے عرض کیا سرکار دام دے دیے گئے حکم ہوا کہ آٹا گھول کے لاؤ۔ توتے کے بچون کو آٹا کھلانے لگین۔ اے مہری دودھ جا کے لاؤ۔ ایک روپے کا دودھ لاؤ جا کے۔ نازو نے ہنسکر کہا ایک روپے کے دودھ مین کیا ہوگا ایک اشرفی کا منگواؤ نا۔

نواب۔ (ہنسکر) ہان اور کیا ایک اشرفی کا تو ہو

نازو۔ جی ہان اور کیا ایک روپے کا تھوڑا ہوگا۔

قمرن۔ بناؤ بناؤ۔ روپیہ خرچتے ہوے جان نکلتی ہی

نازو۔ انکے دشمنون کی۔ کیا بکتی ہو واہیات۔

نواب۔ کہنے دو۔ انکی گالیان سر آنکھون پر۔

قمرن یہی کہتے ہو کہ ہم پڑھے لکھے ہین گالیان کہ کوسنا گالی گلوج کی ہمکو عادت نہین گالی ہوتی ہو گی آئین بکتی ہین

نواب۔ اہاہاہا۔ کیا خوشبو آئی ہی۔ کوئی کیوڑے کا پھول لیے جاتا ہی۔ شاید۔

قمرن۔ محلہ بھر بس گیا۔ کیا مہک ہی واہ واہ۔

مہری نے عرض کیا سرکار میان اختر آئے ہین کہا بلاؤ میان اختر تشریف لائے مجرا عرض کرتا ہون حضور مزاج مقدس یہ اسوقت تو واللہ معلوم ہوتا ہی کہ کیوڑے کے جنگل مین بیٹھے ہین

اے گل اندام یہ خوشبو جو چلی آتی ہی
کہین عطار کے کیوڑے کا قرابا ٹوٹا

نواب صاحب نے اس شعر کی بڑی تعریف کی بھئی کیا کہا ہی واللہ۔ ہان کچھ اور شعر پڑھیے مزہ آگیا اسوقت اختر نے عرض کیا۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کیا لوں آئینے کا تاوان سکندر بیگم
چار آنے کا موا شیشہ تھا ٹوٹا ٹوٹا

قمرن نے مہری کو حکم دیا کہ بوتل لاؤ۔ نواب صاحب مسکرا کر بولے یہ ستم ہو بس۔ اُٹھکر ایک کمرے مین تشریف لیگئے قمرن اور نازو کو بلایا ایک چسکی لگا کر قمرن کے لب زور سے چومے۔ اُسنے تنک کر کہا ای ہٹو بھی واہ۔ جو بات ہی وہ نری گنوار پنے کی۔ لیکے ہونٹھ چھوڑ دیے رچوڑ ہانپنے کے سوا اور کوئی بات نہین نواب صاحب نے ہاتھ جوڑ کر پھر پیشدستی کرنی چاہی تو وہ جھپک کر الگ ہٹ گئی کہا پیٹ سے پانون نکالے ہین۔ ذری سنبھلے رہو۔ اتی بھی حیا نہین کہ باجی کے سامنے پیار کرتے ہین۔ پی کے پھر ہوش نہین رہتا واہ۔ ایک ہی چلو مین الو ہو جاتے ہین۔ اور اُس دن چھٹن صاحب اور مہراج بلی کو ہنستے تھے آج یہ کیفیت ہی۔

نواب صاحب کے دل مین آئی کہ آؤ دو گال اِنکی دگانا سے بھی ہنس بول لین۔ پوچھا یہ عورت کون ہی اِسکو ہمارے پاس لاؤ۔ ہم اِسکی صورت دیکھنے مانگتا ہی۔ قمرن نے کہا چپ رہو ہم چلا جائے یہان سے۔

”دل اگر یہ صورت نہین دکھائیگا تو ہم نکال دیگا“
”تم کیا بچارا ہی ہم خود تم کو نکال دیگا۔“
”دیکھو ہم نواب صاحب بہادر ہی تم چپ رہیگا“
”دیکھو ہم بیگم صاحب ہی۔ نواب قمرن بہو“

اِس فقرے پر نواب صاحب بہت ہنسے۔

کہا قمرن بہو کی ایک ہی ہوئی۔ اب آج سے ہمنے تمھارا نام یہی رکھدیا۔ قمرن بہو ہی کہا کرینگے۔ اُسنے کہا۔ پرائی بہو بیٹیون کو تکتے ہو۔ تمھین شرم نہین آتی دگانا جان تم اندر چلی جاؤ۔ نواب صاحب دل لگی نو چاہتے ہی تھے فرمایا ای دگانا جانی ذری صورت تو دکھاؤ جان من۔ پانون تو گورے گورے دیکھ لیے۔

دگانا۔ صورت دیکھنے مین جمع خرچ ہوتی۔ صورت دیکھنا ایسا ہنسی ٹھٹھا نہین ہی۔

نواب۔ اچھا دو موٹے دیتے ہین۔

دگانا۔ ککڑیان کھاؤ دو پیسے کی۔

نواب۔ اچھا ککڑیان بھی منگا دینگے۔

قمرن۔ (ہنسکر) ای مین کہتی ہون تمکو ہو کیا گیا ہی واہ بن ناحق کی چھیڑ خانی۔ خدا واسطے کو۔

نواب۔ دگانا جان۔ آؤ ہم تم کو گھر ڈال لین۔

قمرن۔ یہ آج سب کو گھر ہی ڈالے لیتے ہین۔

نواب۔ بلاؤ اپنی سب گیان کو سب کو تمھاری سوت بنائینگے۔

دگانا نے کہا کیا عورتون کا ہار پہنیے گا۔ دو بہت ہین اور مردون کا کون ٹھکانا۔ نہ دس پہ بند نہ بیس پر بندہ ہر دیگی پیچھے۔ نواب صاحب نے پوچھا اچھا سچ بتاؤ تم پر کون مرتا ہی آج کل کوئی نہ کوئی تو پھنسا ہی ہوگا وہ بولی ای مجھ بڑھیا پر کیا کوئی مریگا۔ جوان ہوتی تو موے سیکڑون مرتے اور مرتے ہی تھے۔ راہ چلنا مشکل کا سامنا ہو جاتا تھا ماں مین بھی خوب گالیان دیتی اور کوستی اور برا بھلا کہتی تھی مگر موندی کاٹے غضب کے ہوتے ہین۔ پوچھا بھلا کبھی کسی کو تصویر دینے کا بھی وعدہ کیا تھا کیون دگانا سچ کہنا۔

تصویر کا لفظ سننا تھا کہ بس ستم ہو گیا قمرن کے ہوش حواس غائب۔ ہی ہی اب کیا ہوگا۔ نکالی کی نکالی جاؤنگی اور ذلیل کی ذلیل ہونگی۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

دُگانا بی مغلانی کا مُنھ دیکھنے لگین اور وہ اُسکا منھ تعجب یہ ہوا کہ یہ اسقدر جلد انکو کیونکر معلوم ہو گیا۔

نواب صاحب اُٹھکر ایک دوسرے کمرے مین گئے اور وہان بی قمرن بھی بُلوائی گئین۔

مغلانی ۔ یا مرے اللہ۔ رحم کرنا۔ توہی مالک ہی اس وقت بیچاری کی آبرو تیرے ہاتھ ہی۔

دُگانا ۔ ای بڑی بی کچھ دال مین کالا کالا ضرور ہی تمھین تو ضرور معلوم ہوگا۔

مغلانی ۔ نوبیوی بھلا مجھے کیون معلوم ہونے لگا مین بیچاری نوکر آدمی اب مجھ سے کیا دل کا حال کہا کرتے ہین۔

نازو ۔ یہ انکو تصویر کا حال کیونکر معلوم ہو گیا دیکھئے اب کیا ہوگا۔ کیون دُگانا۔

دُگانا ۔ ہمارے تو ہوش قابو مین نہین ہین۔ اسوقت میرا تو کلیجا دھڑک رہا ہی۔

نازو ۔ مجھے تو رہ رہ کے یہ خیال آتا ہی کہ یہ کیونکر خبر پا گئے اور کس سے سُن لیا۔

قمرن کے دل مین تو چور تھا یقین ہو گیا کہ نواب صاحب نے یہی پوچھنے کو بلایا ہوگا۔ حالانکہ اُنکے فرشتے خان کو بھی خبر نہ تھی۔ اصلیت اسکی یہ تھی کہ بی قمرن کی دُگانا پر ایک دفعہ نواب صاحب عاشق ہوے تھے پیغام بھیجا تو اُسنے آنے سے انکار کیا۔ مگر اپنی تصویر بھیج دی اور کہلا بھیجا کہ یہ تصویر دیکھ دیکھکر جلا کرو۔ کمرے مین جاکر نواب صاحب نے وہی تصویر قمرن کو دکھلائی اور کہا اب جاکے ذرا چھپاؤ اپنی دُگانا کو۔

قمرن ۔ ای یہ تمھارے ہاتھ کہان سے آگئی۔

نواب ۔ اب اسکا حال تمسے پھر کہینگے۔

قمرن ۔ تو یہ کہیے آپ اسپر بھی عاشق ہوے تھے یہ حال ہمکو معلوم ہی نہ تھا (بگڑ کر) اب تمھارا اعتبار ہمکو بالکل نہ رہا یہ جو حضور غائب رہتے ہین تو شاید کسی اور پر دل آیا ہی ہم تو دن دن بھر صورت دیکھنے کو ترسین اور آپ اوروں کی بغل گرمائین۔

نواب ۔ تم سے تو کوئی بات بھی کہنا گناہ ہی۔ لے اب جاکے اپنی دُگانا کو چھپاؤ (پیار کرکے) پھر ہمپر خفا ہولینا

قمرن ہنستی کھلکھلاتی ہوئی کمرے سے نکلی تو سب کو حیرت ہوئی کہ یہ کیا ماجرا ہی۔ ہم تو سمجھے تھے کہ مارپیٹ ہوگی۔ اور یہ ہنستی ہوئی نکلین۔ آتے ہی دُگانا کو تصویر دکھاکر سلام کیا اور کہا بڑی نیک پارسا بنتی تھین اور جتنی وہان بیٹھی تھین سب سے کہدیا۔ دُگانا بہت ہی جھینپین اور نازو نے بنانا شروع کیا۔

قمرن کے میان قادر

قمرن سی شوخ و شنگ اور چلبلی پری جھم بیوی کی مفارقت سے اُسکے میان قادر کا بہت بُرا حال تھا جدائی کے صدمے سے نہین جلتے تھے کھانا پینا سب ترک دیوانون کی طرح تنکے چننے لگا تھا۔ ہر دم مصروف گریہ و زاری ہر وقت بکا و بین شیون و شین ہائے قمرن وائے قمرن دن رات بس یہی غل مچایا کرتا تھا۔ ہر روز اُس کی خبر کو جاتا تھا ایک دن دیوار سے سر ٹکرایا تو سر پھٹ گیا اور خون بہنے لگا ایک دن ریل کی سڑک پر جاکر عین پٹری پر لیٹ رہا تاکہ ریل کے نیچے دبکے مرجاوے پہلے تو لوگون نے اسکو یہ بہکایا تھا کہ لکھنوا جنوبی بھگا لے گیا اور یہان تک اُلو بنایا کہ کانپور دوڑا دیا وہان مارپیٹ بھی ہوئی اور ذلت بھی اُٹھائی بعد اسکے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

دو چار آدمیون نے کہدیا کہ وہ تو بھٹیاری ہو گئی سرا مین ٹکی ہی سرا مین بھی گیا ادھر ادھر تلاش کی مگر قمرن تو محلسرا مین تشریف رکھتی تھین سرا سے کیا بحث وہان سے بھی مایوس آیا۔ اسکے دو ایک دوستون نے سمجھایا کہ یارو تو تجھکو چھوڑکے چل دی اب تو کیون اس کے پیچھے لٹو ہی اب وہ تیرے کام کی کہان رہی اب اگر وہ آئے بھی تو تو نکال دے تجھکو تو چاہیے کہ اس کا نام بھی زبان پر نہ لائے اسنے یہ دغا کی اور تو اس کے واسطے اتنا بیقرار ہی۔ بڑے شرم کی بات ہی مگر یہ اسقدر لٹو تھا کہ کسی کی نہین سنتا تھا اگر قمرن اسکو ملتی تو لڑائی جھگڑا کیا حسنی آدھی بات تک نہ کہتا اس کو قمرن سے عشق تھا۔ دلی عشق مگر اس بیوفا کو نواب کا سا کہان ملتا یہان وہ باتین کہان۔ مغلانی اور مہریان اور پیشخدمتین اور محلدار اور سپاہی اور جواہرات اور زیور یہان کہان۔ یہان وہی لاکھ اور چوڑی باقی اللہ اللہ خیر صلاح۔ کدرا کے ایک دوست نے اس سے کہا کہ یار اب ایک کام کرو نواب رونق جنگ کے گھر مین آتی جاتی تھی ایسا نہ ہو نواب ہی کی آنکھ پڑ گئی ہو تو ناجب (تعجب) ہی کدرا نے کہا یار تم بھی بے پر کی اڑاتے ہو کہان نواب صاحب اور کہان کمرن (قمرن)۔

منٹے — ہاے ہاے ارے جالم (ظالم) یہ شکل صورت بری چیز ہی یار۔

کدرا۔ نواب رونک جنگ ایسے آدمی ہی نہین ہین یہی تو کہتے ہین کہ بیوکوف۔

منٹے۔ تم تو پاگل ہو کہنے لگے ایسے آدمی ہی نہین ہین ارے جالم کھبصورت (خوبصورت) عورت کے سب گاہک ہوتے ہین۔

کدرا۔ تو رونک جنگ (رونق جنگ) کے کیا گھر پڑ گئی۔

منٹے۔ انکے آدمیون سے چلکے ٹوہ تو چلو جری (ذری)

کدرا۔ تو ایک کام کرو۔ اپنے آپ نہ چلو سمجھے۔

منٹے۔ پھر کون جائے گا تم تو پاگل ہو۔ ابے چل کے ٹوہ تو لا سٹری کہین کا۔

کدرا۔ ہم امان کو چوڑیون کے بہانے بھیجین۔ ہی کہ نہین۔

منٹے۔ اچھا یہ کھوب سوچے یہی ٹھیک ہی۔

کدرا۔ امان چوڑیون کے بہانے جائین تو ٹوہ لین۔

منٹے۔ انکو سکھا پڑھا کے بھیجنا۔ بلاؤ ہم سمجھا دین

کدرا۔ نہین یار۔ اب ہم عورت کی طرف سے کھٹک گئے۔

منٹے۔ پاگل ہی کون تو اب اپنی مان کا بھی اعتبار نہین رہا تجھے جنکا ساٹھ پینسٹھ برس کا سن ہونے آیا۔

کدرا۔ عورت کا جو اعتبار کرے وہ سٹری ہی بس۔

منٹے۔ یار تو کہتا سچ ہی مگر پانچون انگلیان برابر نہین ہوتین عورت عورت مین بڑا پھرک (فرق) ہی

کدرا۔ بھیا یہ چار پیسے کی آشنا ہی اور کچھ نہین۔

منٹے۔ تو اب اپنی امان کو بھیجو دیر نہ کرو۔

کدرا۔ امان امان ذری یہان آؤ۔ آئین۔

منٹے۔ یہ بوڑھی عورت ہی اس سے کچھ نہ ہوگا۔

کدرا۔ اچھا ہم اپنی بھابی کو بلاتے ہین مہتاب جا کے ہماری سالی ناجو کو تو بلا لاؤ۔

مہتاب — اجی وہ باتین سناتی ہی برا بھلا کہتی ہی

کدرا۔ تو جا تو کہنا کادر نے ابھی ابھی بلایا ہی۔

مہتاب — جانے کو مین جاتی ہون پر وہ آئیگی نہین

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

گدرا۔ آئے اور بیچ کھیت آئے نہ آنا کیا معنی۔

مُنّے۔ ہان ہان جی کیون نہ آئیگی آئے اور پھر آئے

مہتاب چنو کی جورو کے مکان پر گئی کہا کادر نے ناجو کو بلایا ہی۔ بوڑھیا نے پوچھا کیون بلایا ہی۔ کہا اب یہ تو ہم کو نہین معلوم ہی تُل بلایا ہی جرور کر کے کہا ہی کہ ہمین ایک جروری کام ہی پوچھا ارے کچھ قمرن کا بھی حال ملا ہی قمرن کہان ہی۔ قمرن ہاے قمرن۔ ارے لوگو اب مین کیا کرون میری عمر بھر کی کمائی لُٹ گئی گذری اس کدرا سے اللہ سمجھے۔ ہاے اری میری بچی۔ ارے مین تیری صورت دیکھنے کو ترستی ہون۔ ہاے اب مین تجھے کہان پاؤن۔ میری بچی کو کہان لے گئے لوگو۔ اری قمرن تیری امی جان رو رہی ہی۔ ذری صورت تو دکھا دے۔ مہتاب نے اُنسے ہمدردی کی آخر یہ ہوا کیا کچھ سمجھو مین نہین آتا پہلے للتوا بچارے پر لوگون نے تہمت لگائی تھی اب کیا جانے کس کس پر شک ہی۔ اللہ جانے کہان ہین اور کہان نہین مل گئی کسی کے ساتھ جرور ہی۔ للتوا سے تو بڑے پینگ بڑھے ہوے تھے اُسکی دُکان پر بھی جاتی تھی ساس نے ٹوکا مگر اُسنے ایک نہ مانی۔ لونڈا اچھا ہی۔ بڑھیا بولی نہین بہن للتوا کا جھوٹ ہی موٹ نام بد ہی۔ اسکو کوئی باہر کہین لیگیا ہی اور کوئی پھسلا کے لیگیا ہی۔ ہاے ارے اللہ مین کیا کرون مین تو کہین کی نہین رہی نہ دین کی نہ دنیا کی

ماما۔ ہیو رجو لکھا ہوتا ہی وہی ہوتا ہی۔

ضعیفہ۔ ہاے میری قسمت کیسی پھوٹ گئی لوگو۔

ماما۔ اور ایسی تو تھی نہین۔ یہ کیا ہوا۔

ضعیفہ۔ ہوا کیا کوئی پھسلا کے لیگیا۔ ہاے ہاے

ماما۔ مرد کی صورت دیکھ کے کپکپی اُٹھتی تھی۔

مہتاب۔ کیا ہم نہین جانتے ہماری تو بہو ہی تھی ؎

	دنیا دو رنگی مکانا سرا کہین کھوب کھوبا کہین ہاے ہاے

قمرن کی مان نے مہتاب کو تو باتون مین لگایا اور ایک آدمی کو بھیجکر نازو کو بلوایا۔ نازو جو آئی تو مہتاب کو دیکھا مہتاب نے کہا تمھارے بہنوئی نے تمکو بلایا ہی کوئی جروری کام ہی۔ نازو اور مہتاب روانہ ہوئین۔ قمرن کی سسرال پہونچین تو کدرا نے کہا بہن یہ ہم پر کیا جلم ہوا۔ مگر اب مُنّے کی راے ہی کہ قمرن سایر نواب صاحب کے گھر بیٹھ گئی ہون۔

نواب صاحب کا لفظ سُنکر نازو کے چہرے کا رنگ فق ہو گیا مگر اپنے تئین سنبھال کر بولی۔ کون نواب صاحب! نواب صاحب کون ؟ کدرا نے کہا نواب ذنک جنگ

نازو۔ تمھاری بھی کیا باتین ہین۔ وہ بھلا چوڑی والی کو گھر ڈال لیتے۔ ایسا ہو سکتا ہی بھلا۔

کدرا۔ ارے کون تاجب (تعجب) ہی۔

نازو۔ اے ہٹو بھی۔ کہان نواب صاحب کہان قمرن

مُنّے۔ تم جا کے ٹوہ تو لو۔ جری دیکھ بھال کرو۔

نازو۔ ہان ہان جانے کو مین جاتی ہون اچھا۔

مُنّے۔ جا کے پہلے تم نہ چھیڑنا۔ دیکھو کیا کہتے ہین

نازو۔ اوئی تو کیا مین نواب صاحب کے پاس جاؤنگی مین تو محل خانے جاؤنگی۔

مُنّے۔ کیون کیا کچھ عیب ہی کوئی ہرج ہی۔

نازو۔ اے نہین۔ ہم لوگ مردون مین نہین جاتے۔ چوڑیان عورتین پہنتی ہین کہ مرد۔

کدرا۔ پھر ٹوہ کیونکر لوگی۔ جنانے (زنانے) مین وہ کہان

نازو۔ تمکو اس سے کیا۔ ہمکو جانے تو دو۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

نازو چمکتی ہوئی چلین۔ راستے مین للتوا تنبولی کی دکان ملی۔ نازو یہ کیا غضب ڈھاتی ہو۔ ہماری کھیرابی سُبھت (مفت) ہوئی مجے (مزے) اور لوگ ٹُٹین پٹے جائین ہم۔ دس بارہ آدمی ملکے لڑنے آئے تھے۔ ہم اکیلے بھلا کیا بنا لیتے کچھ کرتے دھرتے نہ بن پڑی کمرن سے ہمکو محبت تو ہی۔ مل سوا ایک مرتبہ کے اور کبھی جو گانون پر بھی ہاتھ پھیرا ہو تو قسم ہو۔ تمکو سب حال معلوم ہی بن ناحک کو تمسے بھڑ پڑے اور ہم انجان کیا کرین۔ اُپتاد (افتاد) آخر کچھ معلوم ہوا کہان گئی کہان ہی کدھر اسالے سے وہ راجی نہ تھی یہ گھامڑ ہی وہ کسی کے ساتھ بھاگ گئی ہی اب تم ایک کام کرو ناجو تم سچ مچ ہمارے ساتھ چلو۔ آکھر بدنام تو ہوے ہی ہین
نازو ہنسنے لگی۔ منہ بنوا جاکے ہم اور تیرے ساتھ چلین موا بڈھا۔ بڈھے کے لفظ پر للتوا ہنس دیا اچھا پان تو کھاتی جاؤ۔ ایک عمدہ گلوری بنا کر للتوا نے نازو کو دی اور کہا اس گلوری کا مجا تو چکھو کیوڑے کا بسا ہوا کتھا اور چھوٹی الایچی ہی جو گھڑے کی۔

نازو۔ للتوا کہین تو پتا لگا کمرن کا۔

للتوا۔ کس سے پوچھون۔ بڑا غضب ہی۔

نازو۔ ہم آپکسی کو صورت دکھانے کے قابل نہین رہے

للتوا۔ پھر تم اسکو کیا کرو۔ تمہارا کیا کسور ہی۔ جب عورت ہی بُری ہو تو کوئی کیا بنا لیگا۔

نازو۔ ارے بُری سے خاک نہین چل سکتی وہ مثل ہی کہ رہے تو آپ سے نہین تو سگے باپ سے یہ ٹھیک ہی۔ عورت کیسی ہوتی ہی اے ہی توبہ۔ دوسرے توتے کی طرح آنکھین پھیر لین جانو کبھی کی جان پہچان ہی نہ تھی۔ ان تلون تیل ہی نہ تھا۔ مگر کمرن سے تو یہ امید نہ تھی معلوم ہوتا ہی کہ کوئی بھگا کے لیگیا

للتوا نے کہا اب گاؤن ہم سے بہت جھینپتا ہی آکے ہمارے ہاتھ جوڑے کہ بھائی لوگون نے ہمین بہکا دیا تھا ہمارا اسمین کیا کسور ہی ہمنے کہا مرد آدمی انسان اپنی اکل (عقل) سے بھی کام لیتا ہی کہ نہین عجیب طرح کے آدمی ہو میان۔ کہنے لگا بھائی اب ہم کیا کہین تمسے ہم پر تو بڑا غضب ہو گیا۔ کمرن سی جورو ہاتھ سے گئی گذری اور اُنکو بھی نبے رسوانگ۔

نازو۔ لے اب ہم جاتے ہین للتوا دیر ہو گی۔

للتوا۔ (ہاتھ پکڑ کر) ایک گلوری اور کھائے جاؤ۔ ایک تو مُبھت (مفت) مین گلوریان کھاتی ہو

نازو۔ مفت مین کھاتے ہین۔ گھورتا نہین ہی۔

للتوا۔ گھورنا کیسا۔ ہمکو آپ عورتین گھورتی ہین۔

نازو۔ ای دُر موے درگور۔ ان کو عورتین گھورتی ہین تجھ مین ہی کیا۔

للتوا۔ ہی کیا اچھی کمرن کو بھگا لیگیا تھا۔

نازو۔ ایڑی چوٹی پر صدقے کر دون۔

للتوا۔ اور جی مین تو دعا مانگتی ہو گی کہ اللہ کرے للتوا گھر مین ڈال لے۔

نازو۔ (دھول لگا کر) چلین اب پھر آئینگے۔

للتوا۔ ایک دھول لگائی ہی یاد رکھنا ایک دھول کے اوج (عوض) دو مچھیان لونگا بھولی کس بھروسے پر ہو

نازو۔ (دور سے) کیا لیگا مچھلیان مچھلیان کسی مچھلی والی سے لے جاکے بڑا تنبولی کا وہ بنا ہی مچھیان لیگا۔

نازو چمکتی ہوئی چلین تو راستے مین لوگ انپر آوازے کسنے لگے۔ کدھر کدھر آج بھول پڑین۔ انھون نے پیچھے پھر کے دیکھا۔ دُر نگوڑے جان نہ پہچان خالہ جی سلام دوسرے نے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

آوازہ کسا۔ ادچمکو۔ ای بی چمکو۔ انھون نے ادا کے ساتھ جواب دیا۔ چمکو تیرے گھر مین ہوگی۔ کسی نے ہاتھ کے اشارے سے بلایا۔ اِدھر اُدھر۔ جواب دیا۔ ہٹ تجھے خدا غارت کرے۔ موندی کاٹے راستہ چلنا مشکل کر دیتے ہین آپ ہین کس کس سے چونکھی لڑتی پھرتی ہو ن۔ ایک فقیر نے کہا مائی کچھ ہمکو دیے جاؤ۔ کہا سائین تم جو کچھ لائے ہو ہمارے ہاتھ دھرو۔ ہنسکر جواب دیا مائی ہمارے پاس کیا ہی۔ ایک لنگوٹا ہی۔ کہو وہ تمھاری نذر کرون ۔

الغرض جب طرف سے نکل گئی قتل عام کر دیا اسی طرح چمکتی ہوئی نواب رونق جنگ کے محل مین پہونچین بیگم صاحب نے قمرن کا حال پوچھنا شروع کیا کہو کہین پتا و تا لگا ۔ ہمارے بہنوئی صاحب کی بھی اسپر آنکھ پڑتی تھی مجھ سے پوچھا یہ کون ہی مین نے کہا تمکو اس سے کیا غرض ہی مین کیا کہتی ہون تم کیا کہتے ہو۔ سوال دیگر جواب دیگر۔ مین نے ڈانٹ بتاتی تو چپ ہو گئے۔ نازو نے بیگم صاحب سے کہا حضور قمرن نے یہین کہین کا نہین رکھا دین دنیا دونون سے گئی گذرے باہر کہین نہین نکلنے پاتی تھی صرف حضور کے یہان تو آتی تھی اور یہان کبھی نواب نے نظر اٹھا کر بھی نہین دیکھا بات تک نہین کی۔ بیگم صاحب نے فرمایا ایک دن بس ہمارے بہنوئی صاحب کی نظر تو پڑی تھی مگر انھون نے کبھی نہین چھیڑا۔ قمرن کو تو ہم پہلے ہی سمجھ چکے تھے کہ اسکو کوئی رئیس امیر بھگا لیگا وہ رہ نہین سکتی تھی ہمنے تو ایسی شکل آجتک نہین دیکھی۔ آنکھ۔ ناک۔ گال چہرہ۔ منھ۔ ہونٹھ ہر عضو بدن سانچے کا ڈھلا ہوا کسی کی آنکھ پڑ گئی بھگا لیگیا۔ مگر مین نے سنا کہ تم لوگ تلاش بھی

نہین کرتے ہو اور نہ تم کو ملال ہوا۔ لوگ کہتے ہین سچ جھوٹ اللہ کو معلوم ہی اور یہ بھی مشہور ہو گیا ہی کہ چنو کی چھوٹی کا خرچ اب بہت بڑھ گیا ہی پہلے سے کہین زیادہ خرچ ہی۔ یہ آخر آیا کہان سے کسی کسی کی تو رائے ہی کہ تم لوگون کے علم مین ہی مگر تم جان بوجھ کے چھپاتے ہو اور چین کرتے ہو

نازو۔ ای حضور یہ سب جھوٹ ہی۔

بیگم۔ جسکا پاپ اسکا پاپ۔

مہری۔ حضور ایسا نہین ہو سکتا۔ مان بھلا لڑکی کا برا چاہیگی۔

بیگم۔ برائی اسمین کیا ہی کسی رئیس کے گھر پڑ گئی تو چین سے بسر کر یگی سوئے منیہار کے یہان کیا دھرا ہی انگارے اگر کسی لکھپتی کے یہان ہی تو تو اچھی ہی اور جو کوئی شہدا لیگیا ہی مفلس قلاچ تو زندگی خراب کی تھوڑے دن رکھکر نکال باہر کریگا ۔

تھوڑی دیر بیٹھ کر نازو رخصت ہوئی قادر سے جاکے دھڑ سے کہدیا کہ وہان کہین پتا ہی نہین۔ سارے مین ڈھونڈھ آئی۔ قادر نے ٹھنڈی سانس بھر کر کہا۔ ہاے بڑا غضب ہی اب کہان جاکے ڈھونڈھون۔ ہاے میری بچی مین کہان تلاش کرون اور یہ بھی ہم کہے دیتے ہین کہ وہ کھد (خود) اپنے آپ نہین گئی اسکو کوئی جبر ابھگا لیگیا کوئی اپنے لیے لیگیا ہو۔ کھواہ (خواہ) کوئی رئیس امیر کے لیے اب سے ہمکو کیا معلوم ہی سگر یہ وہ اپنے آپ نہین گئی ۔

نازو بولی اب یہ تو مین اپنے آپ کہتی ہون اسمین کیا کوئی شک بھی ہو سکتا ہی۔ وہ بڑی پاک پارسا عورت ہی۔ مگر کوئی جل دے کے لے گیا در ہاے مین اب کیا کرون ؎

نازو۔ اب اسقدر ہلکان نہو۔

قادر بیچاری جان پر بنی ہی اور انکو دل لگی سوجھتی ہی تم مین اب کیا کرون

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

نازو۔ ارے تو رونے دھونے سے کیا ہوتا ہی۔ ذرا دل کو سنبھالو اور صبر کرو۔

قادر۔ تو جب دل بھی مانے۔

نازو۔ ہان پھر یہ تو ہئی ہی۔ کل امی جان دن بھر روئین کہ ہائے قمرن تم کہان گئین۔

قادر۔ ہائے کمرن۔ بڑا اجل دے گئین تم۔

نازو۔ اور ہمکو وہ دن تلک معلوم نہین۔

قادر۔ ہم تم دونون دھوکے مین رہے۔

نازو۔ وہ تو ہونا یہ تھا۔

قادر۔ بڑے افسوس کا مقام ہی۔

نازو۔ میرے کھاندان (خاندان) کا نام بدکر گئی اور عزت اور آبرو کو خاک مین ملا دیا۔

قادر۔ کیسا کچھ۔ مجھے تو کہین کا نہین رکھا نہ ادھر کا اور نہ ادھر کا۔ اب مین اپنے ہمجنسون سے چار آنکھین برابر نہین کر سکتا۔ ہائے میرے خدا۔

نازو۔ اب مین جاتی ہون۔ دوڑ دھوپ کچھ کرو ہائے ہائے۔

دھر لیے گئے

چور چور لینا لینا جانے نہ پائے پکڑ لینا نکلجانے نہ پائے چور ہی چور محلے بھر مین غل مچگیا۔ نیند سے لوگ چونک چونک پڑے ارے کیا ہو ارے کون ہی۔ چور چور۔ کہان کہان دیکھو بھاگنے نہ پائے۔ کسی نے چراغ جلا کر اپنی کوٹھری کو دیکھا کسی نے اپنی چھتون پر ادھر ادھر دیکھ بھال شروع کی گتے ہین کہ بھونک رہے ہین۔ جانتے ہی نہین تمام محلے مین چل پون مچی ہوئی ہی۔ ارے میان خیریت ہی۔ ایک پڑوسی نے کہا۔ ہان خیریت ہی منشی مہراج بلی کے گھر مین چور گھُس آیا تھا

پہلے تو حضرات ناظرین متحیر ہوے ہونگے کہ یہ چور صاحب کسکے ہان تشریف لیگئے تھے مگر اب سمجھ مین آگیا ہوگا کہ منشی مہراج بلی صاحب کے ہان کیا واردات ہوئی وہ تو مسخرے کو داخل دفتر کرکے نازو کے گھر پہونچے اور یہان کا حال سنیے کہ اتفاق سے اسی روز منشی مہراج بلی کی صاحبزادی اور داماد آگئے جیسے ہی میان مسخرے صاحب زینون پر گئے لڑکی فوراً بغلگیر ہوئی بیا تنک تو مسخرے صاحب مزے مین رہے داماد نے اٹھکر بندگی عرض کی۔ ایہ تو کوئی اور ہی ہی۔ اتنا کہنا تھا کہ مسخر الدولہ کے ہوش حواس پتیرا ہوے آؤ دیکھا نہ تاؤ دوڑ کر بھاگے۔ داماد نے انکا پیچھا کیا اور زینون پر جا کر ٹیٹوا لیا۔ چور چور۔ پکڑ لیا۔ گرفتار کر لیا۔ مسخرہ دُبلا پتلا آدمی اور لڑنے بھڑنے سے اسکو کیا سروکار پکڑے گئے۔ پہلے تو مہراج بلی کے داماد بجرنگ بلی نے انکو خوب گدیایا اور بعد ازان باہر گیا برقنداز کو بلایا اور یہ گرفتار ہوے اب دروازے پر بھیڑ لگ گئی دو کانسٹبل آئے محلے کے سب لوگ جمع مگر مسخرے کی صورت سے یہ نہین معلوم ہوتا تھا کہ چور ہی۔ ایک کہین ہنڈیا پکنے لگی بھی چور کی سی تو صورت نہین ہی۔

" یار صورت پر نہ جاؤ چور نہین تو کیا شاہ ہی۔

" شاید چور ہو۔ ہم جانتے ہین آشنائی ہی۔

" اجی ساٹھ باسٹھ برس کا سن ہوگا اسکا بھائی صاحب چوری کرنا تو اسکی صورت سے ظاہر نہین ہوتا یہ کچھ اور ہی معاملہ ہی سمجھے صاحب۔

کانسٹبل۔ آپ کیا کرنے آئے تھے رات کو۔

مسخرہ۔ بھئی فال کھلوانے آئے تھے سچ تو یون ہی

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کانسٹبل۔ کیا فال کھلوانے! یہاں کس سے فال کھلوانے آئے تھے۔ یہ فرماتے کیا ہیں آپ یہ تو منشی مہراج بلی کا مکان ہے پھر فال کیسی یہاں۔

مسخرہ۔ بس اتی ہی چوک ہو گئی۔ ذراسی۔

کانسٹبل۔ تو چلو چوکی پر۔

مسخرہ۔ بھائی صاحب مالک مکان کو آنے دو۔

کانسٹبل۔ یہ کیا کھڑے ہیں آپکا کیا بیان ہے۔

بجرنگ۔ میں لیٹا ہوا اپنی سانس سے باتیں کرتا تھا کہ ایک آواز آئی بعینہ یہ معلوم ہوا کہ میرے خسر کی آواز ہے مہری نے کنڈی کھول دی تو ایک صاحب تشریف لائے پہلے تو میری —— خیر۔ (راوی (اب اس مقام پر یہ نہیں کہتے کہ انکی زوجہ معقدسہ مسخرے سے بغلگیر ہوئیں خیر کہکے وہ بات چبا گئے) میں نے کہا کون۔ بس مجھے دیکھتے ہی یہ بھاگا تو میں نے زینوں پر جاکر انکو دبوچا۔

کانسٹبل۔ اب بعضی بات کہنے کی نہیں ہوتی۔ انکی یہ جرأت کیونکر ہوئی کہ پرائے مکان میں بے جانے بوجھے دھس جائیں کچھ دال میں کالا کالا ضرور ہے۔

۱۔ (دکان میں) یار معلوم ہوتا ہے مہراج بلی کی جورو وا۔

۲۔ ہاں ہاں جی مجھ سے کیا کہتے ہو صاف ظاہر ہے

۳۔ ہم تو پہلے ہی سمجھ گئے تھے جی۔ ہونہہ۔ !!!

۴۔ بھائی صاحب خدا بد عورت سے پالا نہ ڈالے

۵۔ ایک نہیں چلتی ہے بھائی صاحب۔ اب دیکھئے بھلا بھلا ممکن تھا کہ اگر پہلے سے سانٹھ گانٹھ نہ ہوتی تو یہ اندر چلا جاتا۔ لاحول ولاقوۃ۔ •

بجرنگ بلی نے مسخرے کو واقعی ایسی لوہی مار دی تھی کہ اس بیچارے کا دل جانتا ہوگا۔ مگر قہر درویش بر جان درویش۔ اتنے میں منشی مہراج بلی صاحب گرتے پڑتے اور کوستے گالیاں دیتے ہوئے تشریف لائے۔ آئیں! بھئی یہ بھیڑ کیسی ہے۔ ذرا تیز تیز چلے اور قریب آئے تو دیکھا کہ پولیس کے لوگ بھی کھڑے ہیں اور مسخرہ بھی ہے خود کرکے دیکھتے میں تو بجرنگ بلی بھی موجود اب یہ سمجھ گئے کہ بجرنگ نے مسخرے کو گرفتار کر لیا اور پولیس والے موقع واردات پر آگئے۔ یہ الٹے پانوں بھاگے اور دوسرے راستے سے مکان کو گئے انکی بیوی نے کہا تم خوب وقت پر آگئے۔ ایک چور آیا تھا۔ وہ تو کہو یہ آگئے تھے بجرنگ بلی نے پکڑ لیا۔ بیوی کی باتوں کا جب انھوں نے جواب نہیں دیا تو وہ جھلائیں۔ کہا یہ پڑے کیا ٹال رہے ہو ای باہر جاؤ وہاں کی چوکی کے سپاہی آئے ہیں اس موئے چور کو دھروادو اب وہ دھروا کیا دیں خود ہی تو بھیجا تھا دھروا اُسکو دیں مگر واقعی منشی مہراج بلی گدھوں کے قبلہ گاہ احمقوں کے پشت پناہ تھے۔ غضب خدا کا ایک اجنبی آدمی کو اپنے گھر میں بھیجدیا اور جورو گھر میں موجود۔ اور طرہ یہ کہ بڑے شکر گزار ہوئے شکریہ بھی ادا کرتے جاتے ہیں کہ بھئی کیا تدبیر بتائی ہے اُس نے پوچھا کہ آپ کی بیوی تو افیم نہیں کھاتی ہیں فرمایا افیم کا کیا ذکر ہے چنڈو تک تو پیتی نہیں۔ مگر پھر گریزی کی اور کہا کہ بھئی چوری چھپے پیتی ہوں تو مجھے نہیں معلوم اس کا حال خدا جانے مجھے کیا اسکی فکر رہتی ہے۔ میں ایسی ایسی باتوں پر کبھی غور نہیں کرتا کہ دیکھوں بیوی کیا کرتی ہیں خلاصہ یہ کہ کل بیوی کا چھٹا مہراج بلی صاحب نے چھڑا گلیر دسے کہ سنایا مکان پر پہونچ کے آواز دے کر مہری کو بلوایا خود الگ ہٹ گئے اور مسخرے کو گھر میں بھیجدیا یہاں انکی اسقدر

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

مرمت ہوئی کہ تمام عمر جیتے زندگی ہر دم و ہر لحظہ کبھی انکو نہ بھولیگی اور علاوہ برین پولیس کے سپرد کردیے گئے مگر خیر۔ جاہے جو ہوا کم سن عورت کو اسکے میان کے سامنے گلے تو لگا لیا یہ کیا کم ہی۔

خیر اب آپ نیچے نہین اترتے کچھ سوچ سوچ کے شرمائے جاتے ہین۔ مہری نے بجرنگ بلی سے کہدیا کہ (راوی تون آئے گئے) بجرنگ بلی نے انکو آواز دی۔ لاچار ناچار جانا پڑا کانسٹبل نے بندگی عرض کرکے کہا یہ کون ہین صاحب ایک بجے کے وقت یہ آپکے یہان آئے تھے سیاٹھ ستر برس کا سن ہی اور تو کسی امر کا گمان ہو ہی نہین سکتا۔ مگر چور بھی انکو نہین کہہ سکتے۔

مہراج بلی چھپے ہوئے تو تھے ہی۔ کہنے لگے یہ ایک بجے کاہے واسطے آئے۔ اور کیونکر آئے۔ کہا دروازہ کھلا پایا چلے گئے۔ مہراج بلی بگڑ کھڑے ہوئے۔ ہر گز نہین ہو نہین سکتا بالکل غیر ممکن ہی معلوم ہوتا ہی محلے والون کو اس پیر مرد سے عداوت اور دلی عناد ہی سب نے ملکر اسپر مقدمہ قائم کر دیا ہی اور ہم ہرگز اسکا اجازت دینے نہین سکتا۔ کاہے واسطے کو تم لوگ بولا برے جا این غل غپاڑہ بھیڑ بھڑ کا بردر من نابکار روسیاہ خلائق شدہ است خود خود خانہ برود (یعنی اپنے اپنے گھر جاؤ) کانسٹبل نے کہا آپ یہ کیا اندھیر کرتے ہین یہ صریح آپکے مکان مین پکڑا گیا۔ داماد نے آپکے اسکو گرفتار کیا۔ محلے والون سے کیا مطلب ہی یہ چور ہی اسپر رحم کرنا کیسا چلو چوکی پر

مسخرے نے کانسٹبل کی خوشامد کی بھائی ہم چور نہین مین بابا۔ از برائے خدا ہمکو چھوڑ دو۔ ہم دھوکے سے اس مکان مین چلے گئے اسقسم کی بیٹھک مین تھے۔ ہم بوڑھے آدمی ہین آج مرے کل دوسرا دن۔ ہم پر کیون جبر کرتے ہو منشی مہراج بلی نے بھی اسکی تائید کی۔ میان ہم اور یہ دونون ایک ہی سرکار مین جاتے آتے ہین۔ یہ نواب محمد عسکری صاحب کے دربان ہین نوکر ہین اور مین بھی وہان آتا جاتا ہون یہ میرے پاس اکثر آتے رہتے ہین۔ دھوکے سے اندر گھس گئے کانسٹبل نے کہا اچھا جیسی رائے ہو ہمکو کیا۔ ہمکو کیسے تو ہم ابھی تو انکو چوکی پر رکھین اور صبح کو چالان کر دین سزا ہو جائیگی محلے بھر مین غل ہی سنکہ اب اسکا چھوڑ دینا بڑی غلطی ہی آیندہ آپ کو اختیار ہی۔

بجرنگ۔ اجی تم چوکی پر لے چلو ایک نہ سنو۔

مہراج۔ نہین صاحبزادے یہ میرا یار ہی۔

بجرنگ۔ (اپنے دل مین) اچھے اچھے آپکے یار ہین سر کاٹ ڈالون مردود کا۔

راوی۔ انکی بیوی کو گلے لگا چکا ہی نا۔

مسخرہ۔ ارے بابا مین چور نہ چور کا پڑوسی۔

بجرنگ۔ مگر یاد ہی تو کرتا ہوگا۔ ہات تیرے کی

مسخرہ۔ تھوڑا سا پانی پیونگا۔ پیاسا ہون۔

مہراج۔ مین لاتا ہون (مٹی کے ایک آبخورے مین ٹھنڈا پانی لائے) لو بھئی پی لو۔

کانسٹبلون نے اپنی اپنی راہ لی محلے والے جاکے سو رہے۔ چڑا گلہڑ دو نے خدا خدا کرکے نجات پائی اور توبہ کی کہ آیندہ ایسی حرکت نہوگی۔ اب سنیئے کہ مہراج بلی اور انکی بیوی مین جوتا چلا کہ تم نے کیون اس چور کو چھوڑ دیا۔ غرایا یہ ایک قصہ طلب بات ہی کہا معلوم ہوتا ہی اسکی کسی لڑکی وڑکی سے تم سے کچھ ہی جبھی چھوڑ دیا۔ مین تاڑ گئی ہون بہت بری حرکتین ہین تمھاری بھی پچھتاؤ گے۔

مہراج۔ سب جھوٹ بات ہے بالکل

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

غلط - یہ خواب اور خیال ہی تمہارا بس - ع

مارا چہ ازین قصہ کہ گاؤ آمد و خر رفت

راوی - ای سبحان اللہ - کیوں خوشی مہراج بلی صاحب

بجرنگ - آخر یہ تھا کون مردود - کچھ سمجھ مین نہین آتا بڑے افسوس کی بات ہی -

مہراج - بابلے من - فرزند ارجمند من - این دوست صادق ست و یار شاطر نہ بار خاطر - فہمیدی یا نچہ شد شد -

اب سنئے کہ دوسرے روز نواب محمد عسکری کے ہان جو دربار گرم ہوا تو کسی شخص نے کہا خداوند اڑتی سی خبر پائی ہی کہ چنڈا گلیخر و کسی علت مین پکڑے گئے ہین - ذری خبر تو منگوائیے رونے کو حکم ہوا جاکے خیر و عافیت تو دریافت کرو وہ تھوڑی دیر مین مسخرے کو ساتھ لیکر آیا مسخرے نے آتے ہی کان پکڑنے شروع کیے توبہ توبہ - حضور توبہ کی - ہے ہے خداوند غضب ہی ہوگیا حضور شیر کے منہ سے نکل کے آیا ہون - ستم کا سامنا تھا مگر اللہ نے بڑا فضل کیا اور بچا لیا - اف نہین تو کہین کا نہ رہتا -

پوچھا بھئی کچھ کہوگے بھی - کہا خداوند لوٹ لوٹ جائیے گا واللہ دربار الٹ جائیگا - مین کیا عرض کرون آپ سے بس لوٹن کبوتر بن جائیے گا یہ کیفیت ہوگی - خداوند یہان سے مہراج بلی صاحب کے ساتھ غلام بھی شب کو گیا تھا - نواب صاحب نے کہا ہان یاد ہی - کہا حضور کہنے لگے کہ نازو نے بلوایا ہی اور بلوایا و لوایا کسی نے نہ تھا - آپس ہی کا فقرہ تھا یارون کا مجھ سے کہنے لگے کہ اگر نہین جاتا ہون تو دل نہین مانتا اور جاتا ہون تو بیوی کا خوف ہی کوئی تدبیر ایسی بتاؤ کہ سانپ مرے نہ لاٹھی ٹوٹے مین نے بیوی کا سن دریافت کیا تو فرمایا مجھ سے چھوٹی ہی - اس فقرے پر کل حاضرین دربار ہنس پڑے -

نواب - لاحول ولاقوۃ کیا بے شعور آدمی ہی -

ممن - گنوار کا لٹھ - عقل سے تو سروکار ہی نہین ہی - واللہ ایسا آدمی کم دیکھنے مین آیا ہوگا -

داروغہ - مجھ سے چھوٹی ہی - لاحول ولاقوۃ

ممن - تم ہنس دیے ہوگے تو شرمائے ضرور ہونگے -

مسخرہ - آپ بھی نرے چونچ ہین - ارے مان ہنستے تو معاملہ نہ بھر بھنڈ ہو جاتا -

نواب - اچھا صاحب پھر کیا ہوا - یہ تو بڑے مزے کی دل لگی ہوئی - واہ چنڈا گلیخر و

مسخرہ - مین نے پوچھا صورت شکل کیسی ہی فرمایا بس بعینہ جیسی وہ این آباد کی ساقن ہی

اسپر پھر قہقہہ پڑا اور لوگ لوٹنے لگے -

مسخرہ - پوچھا افیم کا شغل تو نہین کرتی ہین - آپ کی بیوی فرمایا افیم کا کیا ذکر ہی چنڈو تک تو پیتی نہین اور بھی چوری چھپے پیتی ہون تو کیا معلوم -

اسپر بڑے زور سے قہقہہ پڑا -

مسخرہ - مین نے کہا اسوقت جو آپ جائینگے تو دروازہ کون کھولیگا - فرمایا - مہری - بس کنڈی کھولتے ہی وہ بھاگ جائیگی کیونکہ جوان عورت ہی - مین کنڈی بند کرکے اوپر جاکے سو رہونگا - مین نے پوچھا آپکی بیوی کے ساتھ سوتا کون ہی پہلے تو چراندھے ہوئے - اور جھلا کر بولے آپ کی بیوی کے ساتھ کون سوتا ہے مین نے کہا میری بیوی کے ساتھ میری لڑکی سوتی اب ذرا ٹھنڈے ہوئے تو مین نے کہا ہماری صلاح تو یہ ہی کہ تم دروازے پر سے آواز دو اندھیری رات ہی ہم اندر

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

گھس جائینگے اور تڑکے گجر دم چلدینگے فوراً راضی ہوگئے۔
نواب۔ این! نہین نہین۔ ایسا پاگل نہین ہی۔
داروغہ۔ خداوند اُس سے کچھ بعید نہین ہی۔
مسخرہ۔ حضور سُن تو لین مین جو کہتا ہون۔ بڑا فضیحتا ہوا
کیا عرض کرون خداوند۔ وہ تو چمپت ہوے اور بندہ درگاہ
مکان کے اندر۔ اتفاق سے مہراج بلی کا داماد آیا ہوا تھا
اُنکی لڑکی اُٹھکر مجھ سے بغلگیر ہوئی وہ سمجھی کہ مہراج بلی ہین
اُنکا داماد جو اُٹھا کہا کون۔ کون کا کہنا تھا کہ بندہ
بھاگا اور وہ میرے پیچھے زینے پر سے مجھے آکے پکڑا
اور اسقدر مارا کہ ہڈی پسلی ہی جانتی ہی۔ اور پولیس کو
بلایا۔ اب مین چور بنا ہوا کھڑا ہون محلے کے کچھ لوگ
بھی جمع ہوگئے۔ چور چور سب نے غل مچانا شروع کیا
اب کوئی تو کہتا ہی چور ہی۔ بھئی صورت سے برستا ہی
اور کوئی کہتا ہی نہین۔ چور نہین ہی یہ کچھ اور ہی بھید
ہی۔ معلوم ہوتا ہی آشنائی واشنائی ہی۔ کسی نے کہا
نہین جی چوری کرنے آیا تھا بوڑھا آدمی ہی۔
نواب۔ لاحول ولا قوۃ بڑا فضیحتا ہوا۔
ممن۔ در اصل چور بنگئے گھر مین گرفتار ہوے۔
نواب۔ لاحول ولا قوۃ مگر یہ مہراج بلی اسقدر پاگل ہی
کیا معنی عقل چھو ہی نہین گئی ہی توبہ توبہ۔
مسخرہ۔ حضور نے بڑا شکریہ ادا کیا کہ کیا تدبیر
بتائی ہی۔ بس خداوند ادھر تو دروادر چوٹ۔ اُدھر پولیس
کا خوف اتنے مین مہراج بلی آگئے پولیس والے چوکی پر
لیجاتے تھے اور اُنکا داماد جلا ہوا کہ چور ولیسٹ گئی تھی
مگر مہراج بلی نے بچا لیا دل مین تو چور تھا ہی کہ خود کردہ
را چہ علاج سمجھا بجھا کر بہ قند ازون کو رخصت کیا۔
اور بندۂ درگاہ بہزار خرابی گھر آئے خداوند اسقدر
دروہور رہا ہی کہ غلام کیا عرض کرے اب سے آئے
گھر سے آئے۔
نواب۔ مگر واللہ یہ مہراج بلی بھی یادگار ہین۔
ممن۔ دوسرا تو ایسا نہین پیدا ہوا ہی۔
داروغہ۔ اب کوئی شخص اپنی جورو کے پاس دوسرا
مرد کیون بھیجنے لگا۔
ممن۔ لاحول ولا قوۃ خیر میان گلے تو لگا لیا۔ یہ کیا
کم ہی۔
مسخرہ۔ اجی اُلٹی باہین گلے پڑین اور۔
نواب۔ اور تمکو مٹھے بٹھائے یہ کیا سوجھی دہنسکر مگر
واللہ مانتا ہون واہ رے مہراج بلی۔ میان کسی کو بھیجکر ذرا
منشی مہراج بلی کو تو بلواؤ کہو بلایا ہی۔ جلد ہی چلیئے
بھئی عجیب قطع کے آدمی ہین۔
مسخرہ۔ حضور پہلے آپ نہ ذکر فرما دیجئے گا۔
ممن۔ ہان دیکھیے کچھ کہتے ہین یا نہین۔
مسخرہ۔ مین جانتا ہون نہین کہینگے آپ سے۔
ممن۔ اجی وہ ایک ہی بچیا ہین ضرور کہینگے بغیر
کہے تو انکو چین نہ پڑیگا۔
اب سنیے مہراج بلی صاحب مسکراتے ہوے نواب صاحب
کے دربار مین تشریف لائے۔ نواب صاحب اور حاضرین جلسہ سے
صاحب سلامت ہوئی۔ نواب صاحب نے کہا بھئی مسکراتے
کیون آتے ہو۔ فرمایا مدے کے بعد آپ کو دیکھا بے اختیار
ہنسی آگئی۔ یہ بھی مہراج بلی ارے یار تمھاری بیوی کا سن
کیا ہوگا بھلا۔ مہراج بلی نے جماہی لی۔ کہا اجی کچھ ہوگا بھی
مگر ہان خوب یاد آیا۔ ارے یاران یہ تم لوگون کو کیا سوجھتی
ہی کہ خواہ مخواہ ایک شخص کو پریشان کرتے ہو۔
مین نے تمھارا کیا بگاڑا ہے۔ کہ شب کو تمنے مجھے اسقدر

حیران گیا کہ الامان۔ مین دوڑا ہوا نازو کے یہان گیا
اور وہان مجھے معلوم ہوا کہ نازو نے مجھے نہین بلوایا تھا
یہ سب آپ لوگون کی شرارت تھی۔ یار اُس وقت مینے
تم سب کو گالیان دین اور سیکڑون صلواتین سنائین
کہ خدا تمکو غارت کرے تمنے مجھے دوڑا کر مار ڈالا۔

ایک ہی شریر النفس ہو۔ نواب صاحب نے اپنی لاعلمی
ظاہر کی۔ کیسی نازو اور کیسے آپ کچھ پاگل ہوے ہو
یہان تو نازو کا ذکر بھی نہ تھا۔ مہراج بلی جھلا گئے
آپ کی ایسی تیسی۔ صریح آدمی نے آن کے کان مین کہا
کہ نازو کا آدمی آیا ہی آپکو بلایا ہی اور تمنے خود کہا کہ لو
اب تو چین لکھتا ہی اور ہم جو وہان جاتے ہین تو سناٹا
اور اوپر سے کہتے ہو کہ کیسی نازو اور کیسے تم۔ نواب صاحب
مسکرائے۔ یار کچھ یاد تو آتا ہی مگر ہمنے واللہ چکمہ نہین دیا
یہ کسی اور کا فقرہ ہوگا۔ مہراج بلی بگڑے۔ نواب صاحب
خدا گواہ ہی مین دوستی کے سبب سے بولتا نہین ہون
ورنہ واللہ جبکو کہو پولیس کے سپرد کر دون۔ مگر مین
صرف بھلنسی کے لحاظ سے خاموش ہون ٹالتا ہون ٹکر ٹکر
دیدم دم نہ کشیدم کہون کس سے اور سنون کس سے ؎

	گفتہ گفتہ شد دلم بسیار گو وز شماتت ہم نشد اسرار جو	

راوی۔ صرف اچھا کیا شعر کے بھی پرخچے اُڑا دیے
ممن۔ کل رات کو یہ آپ کے دروازے پر بھیڑ کیسی تھی۔
مہراج۔ (جھینپ کر) بھیڑ۔ ا یہ بھیڑ کیسی بھئی۔
ممن۔ بہت سے لوگ جمع تھے اور پولیس کے لوگ بھی تھے۔
مہراج۔ (گھبرا کر) غلط ہی۔ پولیس سے کیا بحث ہی
ممن۔ ارے صاحب کل رات کا ذکر ہی مین نے خود دیکھا
مہراج۔ او ہو۔ لاحول ولا قوۃ۔ ہمارے پڑوس مین ایک

ڈاکٹر صاحب رہتے ہین اُنکے ہان شادی تھی وہی سب
لوگ جمع ہوے تھے۔

نواب۔ (مسکرا کر) ارے یار کل ایک شخص کے ہان
چور کودا تھا معلوم نہین کہ کیا ہوا۔
مہراج۔ (بات کو ٹال کر) بھئی کچھ شعر و شاعری ہو۔
مسخرہ۔ ہان حضور غلام کا بھی جی چاہتا ہی ؎

	کودا کوئی گھر مین ترے یون دھم سے نہ ہوگا جو کام ہوا ہم سے وہ رستم سے نہ ہوگا	

اور سب تو ہنسنے لگے مگر منشی مہراج بلی کہ گول آدمی
تھے ذرا سمجھے کہ یہ شعر کیون پڑھا گیا۔
نواب۔ بھئی اچھا شعر کہا ہی۔ دھم سے نہوگا۔
ممن۔ حضور ہم سنا کل کسی کے مکان مین چور بیٹھا تھا اور
بڑا جھگڑا ہوا منشی مہراج بلی صاحب آپ نے تو نہین کچھ
سُنا یہ کس کے گھر مین کودا تھا۔
مہراج۔ (سمجھ گئے) ہم نہین جانتے
ہوگا بھئی۔

نواب۔ ارے یار مہراج بلی تمہاری بیوی کا
سن شریف کیا ہی۔ بڑھیا ہو گئی ہونگی۔
مہراج۔ بڑھیا! ہون نہ جی وہ آپ ایسے
جوانون سے ٹانٹھی ہین کہنے لگے بڑھیا ہو گئی ہونگی۔ جب
پرسون ہی کا ذکر ہی کہ ہیزم سوختنی منگوائی تھی سو
بھائی صاحب پورا گٹھا اُسنے آنگن سے اُٹھا کر
رسوئی مین رکھ دیا۔
نواب۔ بھئی بیشک بڑا کام کیا اور بڑی شہ زوری دکھائی
مگر سن تو بہت ہوگا۔ کمال کیا۔
ممن۔ شریف زادیان ایسی ہی ہوا کرتی ہین۔
مسخرہ۔ حضور ایک دفعہ منشی مہراج بلی صاحب کی بیوی نے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ہاتھی کا پاٹھا اُٹھا لیا تھا۔

مہراج ۔ واللہ ابھی مجھے نہین معلوم ہی واللہ۔

نواب ۔ یار اُنکی بڑی تعریف سُنی ہی کہ بڑی لائق آدمی ہین اور سُنا ہی کہ خوبصورت بھی ہین۔

مہراج ۔ (اکڑ کر) ہونھ! خوبصورت! ارے خدا کی قسم وہ جو آغا میر کی سرا مین مشہور بھٹیاری ہی کیا نام ہی اسکا۔ یاد نہین آتا۔ لاحول ولاقوۃ۔ ارے میان وہی۔ توبہ۔ وہ مشہور بھٹیاری جی بھلا ہی سا نام ہے۔

ممن ۔ ہان مین سمجھ گیا مدارو کو کہتے ہین آپ۔

مہراج ۔ مدارو مدارو بس مدارو مین اور اُنمین کوئی فرق نہین ہی۔ بالکل ایک۔

ممن ۔ مدارو تو بیڑنی تھی اب بھٹیارے کے گھر پڑ گئی ہی مگر اچھی صورت ہی واللہ۔

مہراج ۔ اجی وہ مہترانی سہی مطلب تو تشبیہ سے ہی۔

راوی ۔ خدا کی مار تیرے اوپر پہلے تو تشبیہ دی تھی امین آباد کی ساقن سے اب بھٹیاری اور بیڑنی سے

نواب ۔ کیون بھئی تمھارے یہان افیم کا شغل تو نہین کرتی ہین سنا ہی کچھ شغل۔ تھوڑا تھوڑا۔

مہراج ۔ نہین بھئی چنڈو تک تو پیتی نہین۔

نواب ۔ چال کیسی ہی آپکی بیوی کی بھائی صاحب۔

مہراج ۔ کس سے مثال دون۔ اہاہا بھئی خوب یاد آیا دیوانی کی کچہری مین ایک چھوکری ہی جو چلمین بھر بھر کے پلاتی ہی۔ بس بعینہٖ اُسی کی سی چال ہی فرق فقط اسقدر ہے کہ وہ چھوکری ابھی چال سیکھتی ہی اور ہماری بیوی کھیلی کودی ہین۔

نواب ۔ سیار ہم کیونکر دیکھین بھلا ایک نظر دیکھ سکتے ہین کیون منشی مہراج بلی صاحب۔

مہراج ۔ بھائی صاحب ہم ذکر کرینگے مگر وہ منظور کرینگی اور بھئی سوچو تو کیونکر منظور کرین۔

نواب ۔ کیا آدمی ہو بھئی ارے میان دور سے دکھانے مین بھی بخل ہی۔ لاحول ولاقوۃ۔

مہراج ۔ اچھا مین دریافت کرون بھائی صاحب بہ عزت آبرو کی بات ہی ہان دیکھو جھوٹ کیون بولین

ممن ۔ یہ کیا چپکے چپکے مسکوٹ ہوتی ہی۔

مسخرہ ۔ ہائے مرا۔ اُف حضور درد نے مار ڈالا

نواب ۔ یہ درد کیسا۔ کیون خیریت تو ہی۔

مسخرہ ۔ خداوند کل بہت پٹا۔ خوب ہی مارا گیا

ممن ۔ کیا! کیون کسی کا مال چرایا تھا۔

مہراج ۔ اچھا اب رخصت ہوتا ہون کل آؤنگا۔

نواب صاحب نے اُنکا دامن پکڑ لیا۔ کہان چلے کہان۔ آمدن بہ ارادت رفتن باجازت۔ کیا دل لگی ہی کہنے لگے اب رخصت ہوتا ہون بیٹھو دو گھڑی دل بہلاتے ہین باتین کرتے ہین بھاگے کہان جاتے ہو مہراج بلی رسیان تڑا کے بھاگے جاتے تھے مگر نواب صاحب نے زبردستی بٹھایا اور کہا آج ہمارے پاس ایک پولیس کے سب انسپکٹر آئے تھے اُنھون نے ہم سے بیان کیا کہ منشی مہراج بلی صاحب کے گھر مین کل ایک چور کودا تھا۔ نواب صاحب یہ بیان کر رہے تھے کہ مسخرے نے یہ بات کاٹی اور کہا حضور غلط ہی مین تو کل رات کو کوئی تین بجے تک بھٹین کے مکان پر تھا نہ چور تھا نہ چکار محض لغو کسی نے کہا ہی تین بجے کے بعد چور آیا ہو تو آیا ہو اسکا حال مجھے نہین معلوم ہی مگر اتنی رات جاکے چور

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

بھلا کیون آتا۔ کوئی بات بھی ہو خواہ مخواہ کا ہلڑ غل غپاڑہ کر رکھا ہی۔

منشی مہراج بلی نے مسخرے کی طرف مخاطب ہو کر کہا خوش ہوے آپ یار لوگون نے کیا باندھنو باندھا ہی۔ واللہ میری تو عقل حیران ہی کہ یہ ماجرا کیا ہی۔ کہنے لگے کل رات کو منشی مہراج بلی کے ہان چور کود آتھا۔ خدا کرے کہنے والے کے گھر مین چور کود ے جب دل لگی ہو۔

ممن نے کہا ای حضور یون نہ کوسیے یون کہیے کہ راست و دروغ برگردن راوی ادل ہم لوگ تو سنی سنائی کہتے ہین ہمکو کیا معلوم۔ مگر مشہور یہ ہی کہ چور گیا اور آپ کی (اب مین عرض نہین کر سکتا آپ کی بیوی۔ حضور۔ آپ کی بیوی۔ نہ کہونگا۔ سنتے ہین کہ آپ کی بیوی سے بغلگیر ہوا۔

مہراج۔ (بہت ہی چراندھے ہوے) کیا بکتا ہی سور بے ایمان۔ بدذات۔ نامعقول۔ اگر ایکی یہ گفتگو کی تو جہنم کو پہونچا دونگا۔

نواب۔ بھئی ممن تم بہت بڑھ جاتے ہو۔ ہمکو پسند نہین ایسی باتین نہ کیا کرو جسمین رنج ہو۔

ممن۔ خداوند تو وہ چور خود انھین کی قطع بنا کے گیا تھا انکی بیوی کو کیا معلوم کہ کون ہی۔

مہراج۔ تو پھر اب اسمین انکا کیا قصور ہی بھلا مسخرے کی طرف مخاطب ہو کر) کیون بے یہ کیا بات تھی۔ نامعقول تیری دم مین نمدا باندھون

مسخرہ۔ سب غلط۔ بالکل جھوٹ۔ محض مہمل اہیا یہ سب بکتے ہین بکنے دو۔

مہراج بلی کا مسخرے کی طرف مخاطب ہو کر یہ کہنا تھا کہ نواب صاحب اور ممن کھلکھلا کر ہنس پڑے

کمہارے گدھے یہ تو نے گلچھرو سے کس بات کی شہادت چاہی تو تو اپنے آپ دھر لیا گیا۔ لاحول ولاقوۃ واللہ مارے ہنسی کے برا حال ہی بھئی خدا کی قسم سیدھے آدمی بہت دیکھے مگر حضور سب کے قبلہ گاہ ہین

مہراج بلی نے جھلا کر کہا۔ سیدھے کوئی اور ہوتے ہونگے ہمسے اور مذاق۔ ہونہہ۔ ع۔

مجھکو نادان نہ سمجھ دور ہون دانا ہون مین

مرا بار بہ ہرزہ گر نمی توانی کرد بندہ را چہ یارا کہ بگوید یا ہیچ نگوید۔ پس چنان می گویند۔ ف

بندہ ہمان بہ کہ ز تقصیر خویش
عذر بدرگاہ خدا آورد
ورنہ سزاوار خداوندیش
کس نتواند کہ بجا آورد

کہ گفتہ انہ النکاح من سنتی فمن رغب۔

نواب۔ (مسکرا کر) ارے یار تم عربی بھی پڑھے ہو

مہراج۔ ہونہہ! عربی بھی پڑھے ہو۔ انا۔ انا تعلیم عربیۃ فہو اعراب۔ ولا تخلون معرب۔ فی لسان لغیب آپ کے ہان عربی زبان مین ہی فغلقۃ الا بواب۔ یعنی پس بند کرو تم اپنی زبان کو۔

داروغہ۔ (ہنسکر) کیا ترجمہ کیا ہے واللہ۔ ابواب کے معنی زبان کے ہین۔ اور لسان عربی مین دروازے کو کہتے ہین۔

مہراج۔ ہمین کیا سکھاتے ہو۔

نواب۔ پاگل ہین داروغہ صاحب۔

مہراج۔ ایک عرب مجھ سے کہنے لگا ہذا انت عرب مقیم۔ یعنی کیا عوب کے باشندے ہو۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

داروغہ ۔ (قہقہہ لگاکر) یہ اُنت نے کیا مزہ دیا ۔
مہراج ۔ مزہ ۔ بامزہ کیسا ۔ کیا یہ بھی کوئی پکوڑی ہی
نواب ۔ آگیا اپنی اصلیت پر ۔ ہندو ہی نا ۔ آخر
پکوڑی یاد آگئی ۔ ارے پلاؤ کہا ہوتا ۔ کباب کا نام
لیا ہوتا ۔ ترکاری کہنا ۔ یہ پکوڑی کیا معنی ۔ بیوقوف ۔
مہراج ۔ تم کیا جانو اُردو زبان کسے کہتے ہین ۔
نواب ۔ آمین کیا شک ہی یہان پر ہم بھی قائل ہو گئے
مہراج ۔ مارا در زبان اُردو ملکہ ہست کہ گفتہ اند
زبان اُردو آن داند کہ زباندان بودہ باشد والا دانستن
و ندانستن وے ہیچ و پوچ ست ۔ بشہر وا ماند ۔ کہ در
دیار غریبش بہ نیم جو نخرند و الا بندہ را در صرف و نحو حفظ شد

نہ پلام نہ شیر برنجم خفط و الم مسور را

راوی ۔ واہ منشی مہراج بلی صاحب ۔ ای سبحان اللہ
اتنے مین میان اختر آئے اور نواب صاحب کی
خدمت مین جھک کر آداب عرض کیا اور کہا حضور
ذرا منشی مہراج بلی صاحب کے گھر پر آدمی بھیجد یجیے
سُنا اُنکے یہان واردات ہو گئی ۔ حاضرین جلسہ
مسکرانے لگے نواب صاحب نے کہا بھئی کیا گرمی
چڑھ گئی دماغ پر ۔ صریح سامنے تو تمھارے
منشی مہراج بلی صاحب بیٹھے ہین ۔ اختر نے
افسوس کیا سنتے ہین سب لوٹ لے گیا جھاڑو
دے گیا ۔ افسوس کیون صاحب کیا کیا لیگیا ۔
مہراج ۔ (بہت ہی بگڑ کر (تمھارا سر
یو سور کا بچہ کا ہے واسطے ہمکو دق کرتا ہے
بلڈی فول ۔
اختر ۔ ہی ہی غضب ڈھا گیا آخر کچھ تو چھوڑ گیا یا
بالکل صفایا ہی کر گیا ۔ غضب کیا واللہ ۔

نواب ۔ بھئی ۔ وہ بگڑتا ہی چوری کے نام سے ۔
ممن ۔ حضور اس زمانے مین یہی ٹھیک ہی ۔
اختر ۔ منشی مہراج بلی صاحب ہمین بڑا افسوس ہوا ۔
مہراج ۔ افسوس تو ہونا چاہیے ۔ آپ کے
باپ مر گئے نا ۔
نواب ۔ بھئی یہ کیا خوب کہا ہی واللہ ۔
ممن ۔ اب تو آج کی لینے لگے حضور ۔
مہراج ۔ (مسکرا کر) ہمسے اور دل لگی ۔
اختر ۔ حضرت اس وقت تو ہم بہت ہی جھینپے ۔
مہراج ۔ آپ جھینپنے والے نہین ہین آپ محفلون
سے اُٹھائے گئے تب تو جھینپے نہین ۔
نواب ۔ یار آج تو خوب خوب آوازے کسے جا رہے ہیں
مہراج ۔ مگر میان اختر تو چکنے گھڑے ہین ۔
اختر ۔ حضرت اب یہ سب ہمین پر تو چھا رہی ہی ۔
مہراج ۔ اختر کی بیوی ہماری سلہج ہین ۔
اختر ۔ خداوند غلام اب رخصت ہوتا ہی ۔ یہ تو بے طور
پھبتیان کہہ رہے ہین آج ۔
مہراج بلی بڑے ہی خوش کہ آج پالا ہمارے
ہاتھ رہا مار لیا ہی کوئی کیا کھا کے مقابلہ کریگا
جو مین کہتا ہون چھا جاتی ہی ۔ واہ رے مین ۔
اتنے مین مسخرے نے کہا خداوند کل کی سرگذشت
سنیے مہراج بلی کے چہرے کا رنگ فق "حضور
ایک دوست نے اپنے گھر پر آواز دی کُنڈی
کھولو "
مہراج بلی نے مسخرے کا منہ بند کر دیا اور کہا یہ چھوٹا
ہی مردک جھک مارتا ہی ۔ کیون بچہ ایک تو بجوا دیا اور ہم ویسے
ہی دھروا تے ہو بھجد یے گئے ہوتے دو بر س کو ۔ یہ ہمکو دعا دو کہ

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

مسخرہ ۔ تو بس حضور پھر کیا ہوا کہ ۔
مہراج ۔ ابے چپ ۔ او تر ے مسخرے کی ایسی تیسی
دم مین کھٹکا ھاچپ ۔ ساری عزت و آبرو خاک مین
ملائے دیتا ہی نامعقول ۔
نواب ۔ یہ ماجرا کیا ہی ۔ یہ آبرو کی لفظ سے تو کچھ
دال مین کالا کالا ضرور معلوم ہوتا ہی ۔
ممن ۔ بس حضور وہی بات ہی جو مین نے پہلے کہی تھی
کہ چور انکی بیوی سے بغلگیر ہوا ۔
اختر ۔ این ! توبہ یا میرے اللہ سب کی آبرو بچانا
واللہ یہ تو جان دینے اور مر جانے کی بات ہی ۔
ممن ۔ اور یہ جانتے ہین کہ منشی مہراج بلی کا سا غیرت دار
اور اسکی جورو سے چور گلے ملے اور وہ زندہ رہے ۔
ارے یہ اس غم مین گھٹ گھٹ کے مر جائینگے ۔
نواب ۔ واللہ سچ کہتے ہو غیرت دار کے لیے
برا سامنا ہی ۔ یا اللہ توبہ ۔
مہراج ۔ یہ اس مسخرے نامعقول کی شرارت ہی مین نے
ناحق بچایا ۔ جب دو برس کو بھیج دیا جاتا تو معلوم ہوتا ۔
نواب ۔ کیا کیا ۔ بھیج دیے گئے ہوتے
دو برس کو یہ کیا ۔
مسخرہ ۔ حضور سنا نہین آپ نے ۔ ع ۔

جادو وہ جو سر پہ چڑھ کے بولے

شراب کی دعوت

منشی مہراج بلی نے خدا جانے کیا جاتی دینا دیکھی کہ
کل احباب کو اپنے گھر مدعو کیا ۔ جب سب احباب جمع ہوے
تو کہا کہ ہمنے آج کسی قسم کی شراب منگوائی ہی خوب پیو ۔
پہلے مذاق کی باتین ہونے لگین ۔

چھٹن ۔ شراب ! ای لعنت خدا ۔
نواب ۔ بھئی ہمکو شراب کی صحبت سے
نفرت ہی ۔
رونق ۔ بیشک ہمکو بھی علی ہذا ۔
داروغہ ۔ ای حضور مسلمان اور بھلا یون شراب
پیے کالستھ یا برہمن پیے تو پیے ۔
چھٹن ۔ منشی مہراج بلی صاحب پانی منگوائیے ۔
مہراج ۔ اچھا تو کسی مسلمان کے ہاتھ
سے پانی آنا چاہیے ۔
چھٹن ۔ اسمین کیا شک ہی ۔
رونق ۔ کیا خوب ۔ اور نہین تو کیا آپکے گھڑے کا
پانی پئینگے ۔ سبحان اللہ ۔
مہراج ۔ بھئی مین کب کہتا ہون مگر واللہ تم لوگون
نے اس دن بڑا ہی جبر کیا ۔ ارے ظالم اپنے گلاس
مین بلوا دی اور اپنی جھجری کا پانی ۔
چھٹن ۔ اب ہندو بنیے کی نہ لینا کبھی ۔
مہراج ۔ ہی ہی واللہ غضب کا سامنا تھا ۔
چھٹن ۔ ارے اب کچھ پلاتا ہی یا نہین ۔
مہراج ۔ یا الہی آخر یہ گھبراہٹ کیا ہی ۔
داروغہ ۔ دیکھین منشی مہراج بلی صاحب نے
کیا کیا سامان کیا ہی بڑا دل کیا واللہ ۔
چھٹن ۔ ارے بھئی اب لاتے ہو یا باتین بناتے ہو ۔
اتنے مین منشی مہراج بلی صاحب ایک خوبصورت کنٹر
مین ہوسکی لائے ۔ لوگون نے پوچھا بھئی یہ کون شراب
ہی ۔ کہا ہوسکی ۔ اور اللہ کی عنایت سے سب تو سکیے کہا
ہوسکی نہین اور کوئی شراب گلاب کی ولایتی منگواؤ ۔
مہراج بلی نے سپاہی کو بلایا اور حکم دیا کہ روز شراب جلد

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

جاکے لاؤ۔ مگر یار۔ روز شراب تو عورتون کے لیے ہی
لیڈیان پیتی ہین۔ جنٹلمین تو ہوسکی پیتے ہین تھوڑی دیر
مین روز شراب آئی۔ بالکل گلاب کی خوشبو۔

مہراج ۔ اے بھئی اب لگا دگاؤ۔

چھٹن پہلے تو ہم پینگیے اُستاد۔ کوئی پیے یا نہ پیے

رونق ۔ واللہ اسکی بو سے نفرت ہی۔ خدا گواہ ہی

چھٹن ۔ آپ پاگل ہین۔ اسکو بو نہین خوشبو کہتے ہین

رونق ۔ شیطان کی پھٹکار۔

چھٹن ۔ عسکری نواب یار اسکو نکالو یہان سے۔

آغا ۔ ہان ۔ تو پھر دون گردنا۔

رونق ۔ قسم خدا کی ایسی بو آتی ہی کہ توبہ ہی بھلی۔ دماغ
پھٹا جاتا ہی۔ معاذ اللہ۔

آغا ۔ بھئی تمھین قسم ہی واللہ انپر چھڑک دو۔

چھٹن ۔ (ایک چلو چھڑک کر) لے پاک ہوگیا۔

رونق ۔ اُتو۔ سور۔ یہ دل لگی ہمین پسند نہین۔

چھٹن ۔ آپکی ایسی تیسی۔ چوٹا اٹھائی گیرا۔

نواب ۔ یار افسوس ہی کہ قمرن اس وقت نہین ہی۔

مہراج ۔ اور ناز و بھی نہین۔ پھر کیا فکر کرین۔

نواب ۔ بابو اُجی دو گھڑی دل لگی رہیگی۔

مہراج ۔ مگر زنانہ مکان قریب ہی۔

نواب ۔ آپ تو پاگل ہین دو گھڑی کو ماما بھیجینگی پھر
چلی جائینگی اسمین نقصان کیا ہی۔

چھٹن ۔ اپنی بیوی سے کہد ینا کہ شہد سے
جمع ہوے تھے۔

داروغہ ۔ حضور معلوم ہوتا ہی۔ یہ جورو سے
بہت ڈرتے ہین جورو کے مرید ہین۔

مہراج ۔ کون ہین نا۔ ہان بھئی
بیشک ڈرتا ہون۔

نواب ۔ ڈرتے ہوتے تو یہ فعل نہ ہوتے جناب۔

مہراج ۔ ارے یار ۔ ع

کسکی رہی اور رہے گی کسکی ۔	

چھٹن ۔ بس یہی ٹھیک ہی۔

نواب ۔ دو روزہ زندگی کے لیے کیا فرش اور
کیا خاک ۔

سب کے پہلے چھٹن صاحب نے پی۔ اہا ہا بھئی
بہشت کو دور ہی سے سلام ہی۔ واللہ کیا مزہ آیا ہی
اس وقت ۔ کہ کیا عرض کرون ۔ جی خوش ہوگیا۔ ہاے
دنیا ہو اور شراب ہو مہراج جی نے بھی انسے اتفاق
کیا۔ یار حق تو یون ہی کہ بہشت مین جائین یا دوزخ
مین اس سے ہمین کوئی بحث نہین مگر واللہ شراب
بھی کیا نادر شی ہی۔ بے نظیر چیز ہی۔ اُس دن یار
تم لوگون نے بڑا ہی غضب ڈھایا۔ ارے ظالم
مسلمان کا گلاس اور جھوٹا میرے سامنے کا پیا ہوا
گلاس اور پانی مسلمان کا اور مجھے پلا دیا۔ اگر بیوی
سُن لین تو واللہ میرے ہاتھ کا پانی نہ پین۔

چھٹن ۔ ارے بھئی ہم کیا اپنے مذہب پر قائم ہین۔

نواب ۔ مسلمان اور شراب لاحول ولاقوۃ

مہراج ۔ توبہ تو کر سکتے ہو۔ یہان تو توبہ کی بھی گنجایش
نہین ہی۔ ہماری قوم کے لوگون کو اتنا معلوم ہوجاے کہ اسنے
مسلمان کے جھوٹے گلاس مین پانی پی لیا بس فوراً حکم ہو
کہ یہ برادری سے خارج ۔ اور بھئی سچ کہون مین ابتک خود
جھجکتا تھا مگر اب تم لوگون سے کوئی پردہ نہین رہا۔

نواب ۔ میان ایک حمام مین سب ننگے۔

مہراج ۔ ہی ہی ۔ اگر بھائی سُن لے تو مار ہی ڈالے۔

آغا۔ کیا آپ کے بڑے بھائی ہین کوئی۔
نواب۔ کیا خوب۔ یہ بھی کوئی گناہ ہی۔
چھٹن۔ بھئی اب ہمین کو پلاکے اُلو بناؤگے تم لوگ کیون نہین پیتے۔
نواب۔ (گلاس لیکر) لے انڈیل دے جتنی جی چاہے بس اب تو خوش ہوا۔

گزک کے واسطے جا کر کباب لا جھٹ پٹ
مین کل سے پیاسا ہون ساقی شراب لا جھٹ پٹ

مہراج۔ یار پیتے تو تم لوگ ہو نہین مگر واللہ باتین بہت بناتے ہو۔ اُڑا جاؤ۔
نواب۔ تم تو شروع کرو۔ یہ نہوگا بھئی کہ ہم تو پیین اور آپ نہ پیین لے شروع کیجیے۔
مہراج۔ کون (مسکرا کر) مین پینے والے کو کچھ کہتا ہون آپ ہین پاگل ہین اور شراب۔
نواب۔ اب آپ پیٹینگے جناب یہ سمجھ لیجیے کہ اُسی دن کا سا حال ہوگا۔ پھر شکایت نہ کیجیے گا۔
مہراج۔ کون میرے مکان پر اور مجھی سے تپا ڈگی واللہ یہ دل مین خیال بھی نہ کیجیے۔
نواب۔ بی۔ اے پی (ہاتھ سے گلاس دے کر) پیتا ہی کہ نہین۔ نامعقول لے پی جاؤ میان۔

مہراج بلی نے اُنکے ہاتھ سے گلاس لیا اور غٹ غٹ کر کے پی گئے۔ کہا اُفوہ بڑی گرمی معلوم ہوتی ہی خدا جانے کتنی انڈیل دی سا اب ہم اپنے ہاتھ سے لینگے بھائی نواب محمد عسکری صاحب بہت دیدی اُفوہ چھٹن صاحب کو جو کسی قدر چڑھ گئی تو اُنھون نے داروغہ کو زبردستی پلا دی۔ اُسنے ہاتھ جوڑے۔ حضور مین مر جاؤنگا مجھے نماز پڑھنی ہی۔ خداوند کل پر رکھیے۔ مگر یہ کسکی سنتے ہین زبردستی پلا دی۔ اور کہا صحبت مین بیٹھ کر یہ قلاوذیاپن کیا معنی۔ تمہارے باپ کو پلائین۔ اور دادا کو پلائین۔ تم کیا ہو۔ آپ بھی کوئی شخ ہین۔ ہمچون دیگرے نیست۔ جب محمد عسکری کو پلا دی تو پھر تم کس کھیت کی مولی ہو۔ چلے وہان سے نہ پیونگا۔

داروغہ کو بجز اسکے اور کوئی چارہ نہ تھا کہ پی لو۔ پی کر کہا اب حضور ایک شرط ہی۔ مین گھر نہ جانے کا۔ جوروا کو اسکی بو بُری معلوم ہوگی اور آپس مین مفت مفت مین لپاڈگی ہوگی یہ ٹھیک نہین ہی۔ اب بندہ یہین سوئیگا۔ صبح کو جاکے کہدونگا نواب صاحب کے کام کو یہان گیا تھا وہان گیا تھا۔ آئین بائین شائین بتادونگا۔ یہ تو بائین ہاتھ کا کرتب ہی۔ لاحول جورو کو کیا معلوم کہ یہ کیا کرتا ہی اور کہان رہتا ہی۔
مہراج۔ اجی تم مزے سے یہان سوؤ۔ تڑکے چلے جانا۔
داروغہ۔ کچھ تکلف کی ضرورت نہین ہی۔
نواب۔ تکلف کرتا کون ہی یہ تو وہی مثل ہوگئی کہ مان نہ مان مین تیرا مہمان۔
مہراج۔ تکلف کیا معنی۔ پلنگ بچھوا دینگے بس
چھٹن۔ خالی خولی پلنگ ہی بس (مسکرا کر)
مہراج۔ ہان۔ جی۔ بجا۔ اور نہین کیا۔
چھٹن۔ بھئی اب پوچھنا بھی کوئی گناہ ہی۔ یار۔
نواب محمد عسکری نے تین بار اپنے ہاتھ سے انڈیل کے پی اور نشے مین چور ہوگئے۔
نواب۔ ممن دیکھو جوڑی گاڑی کو بول دو۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

چھٹن ـ بول دو ـ یو بلڈی فول ـ
مہراج ـ دونون غبین ہین ـ دھت ـ
داروغہ ـ ع ـ

خوب گذریگی جو مل بیٹھینگے دیوانے دو

چھٹن ـ چپ ہو یو سور بلڈی فول چپ رہو ـ
مہراج ـ داروغہ خاموش رہو ـ کیون بکتے ہو ـ خواہ مخواہ جھگڑا مول لینا ـ اس روز من کو سمجھاتے تھے آج خود ہی پاگل ہو گئے ـ
داروغہ ـ ع ـ کھل گئی ہو قسمت مسٹر فریزر چاندنی ـ
چھٹن ـ تیرا سر چاندنی ـ سور کہین کا ـ
مہراج ـ بھئی چھٹن صاحب یار اب تم نہ بہو ـ اب تم بہکتے ہو یار ـ اور خاکسار کا مکان ہی ـ واللہ بڑی بدنامی ہوگی بے غضب ہی ـ یارو ذرا ہوشیار رہنا ـ
چھٹن ـ ابے جا ڈرپوک ـ واہی کہین کا پوری بوتل پی جاوین واللہ اور نشہ نہو ـ
نواب ـ کیون ڈینگ کی لیتے ہو ـ پاگل کہین کا ـ ع

پاگلون مین بھی فرد ہے چھٹن

داروغہ ـ خداوند کیا خوب برجستہ فرمایا ہے ـ
چھٹن ـ سالی ایسی تیسی فرمایا ہے ـ تم خوشامد کرنے والے سور لوگ ہمارا مزاج درہم برہم کردیتے ہو یو سور ـ
داروغہ ـ حضور اب زیادہ نہ بڑھین بندہ بھی شریف زادہ ہی سمجھے بس اب یارائے ضبط نہین ہی ـ ابکی بندہ جواب ترکی بترکی دیگا ـ
چھٹن صاحب کو اسقدر چڑھ گئی کہ بکے غل مچانے لگے یو مہراج بلی تم ادھر حاضر ہو ـ یو سور مہراج بلی

خود بے ہوئے تھے ـ انھون نے بھی ڈانٹ بتائی
مہراج ـ کاہے واسطے یو سور بولنے مانگتا ہی بس چپ رہ پاگل آدمی ـ
چھٹن ـ تو چپ رہ نہین تو اب تو پٹنے لگے گا ـ مت بولو کالا سور ـ
مہراج ـ پٹو گے تم مین ابتک جان بوجھ کے خاموش تھا ـ اب اگر ذرا تم بولے تو مین بیٹ چلونگا ـ ؎

سفلہ چو جاہ آمد و سیم و زرش	سیلی خواہد بضرورت سرش
آن نشنیدی کہ فلاطون چہ گفت	مور ہمان بہ کہ نباشد پرش

چھٹن ـ ادکالا مین مت بکو بس ـ نکال دو ـ آدمی یو سور کو نکال دو ـ
مہراج ـ کاہے واسطے بک بک لگانا مانگتا ہی ـ
چھٹن ـ اب مین چانٹا رسید کرتا ہون نہین تو بس اب چپ رہ پاگل گدھا ـ
داروغہ ـ حضور اب بات بڑھ جائیگی ـ
مہراج ـ جی نہین ـ مین انکو راہ پر لے آؤنگا ـ
نواب بھئی اس وقت تو واللہ ہم بھی بگڑ گئے تھے ـ
مہراج ـ یار خواہ مخواہ جو گالی دیتا ہی تو برا معلوم ہوتا ہی اور طبیعت جھلا اٹھتی ہی ـ کہ گفتہ اند ؎

چرا گوید کسے لفظے درشتے
کہ خواہ مخواہ شود ناگوار طبعے

داروغہ ـ کیا موزون طبیعت پائی ہی حضور نے ـ
مہراج ـ این ہمہ ہمہ جہر اینہاست کہ گفتہ اند ـ ع ـ

گلچین بہار تو ز دامان گلہ آید

این ہمہ امور از دانی موقوف بر اید بندانی و نشانی نمودہ می آید ع

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

عاقلان پیروی نقط نکنند

نمود ار مار از آہ عطا | گذر کن کہ از نا توانی بجا

کہ مہراج بلی نادر جواب

نگہ ار مار از راہ خطا
خطا در گذارد ثواب ہم نما

داروغہ - کیا خوب - کیا خوب - تہ مصرعی ہوئی ہے

نواب - یہ تہ مصرعی کیا معنی بھئی -

داروغہ - حضور اور سب دو مصرعوں کا شعر کہتے ہین حضور نے تین مصرعوں کا شعر کہا ہے -

نواب - (اشارہ کرکے) بھئی - ع -

طبع موزون را عروض و قافیہ در کار نیست

داروغہ - ع قافیے کا بھی قافیہ ہے تنگ -

نواب - کیا خوب اس پر مصرعے لگاو بھئی مہراج بلی -

مہراج - ابھی لو صاحب - یہ تو گھر کا علم ہے -

نواب - یہ حضور کے گھر کا علم ہے - ماشاء اللہ -

مہراج - اجی تم لوگوں کو تو یہ جری ہوئی ہے کہ ہندو کیا کہہ سکتا ہے جی - اور یہان خاقانی سے ٹکر لڑانے کو تیار ہین مگر آپ لوگون کے نزدیک دل لگی ہے -

چھٹن - واہ بھئی دھوتیا پرشاد واہ -

مہراج - یار تم لوگون کو اب ہم کیا کہین - بڑی نامعقول صحبت ہے - واللہ -

چھٹن - آپ خود نامعقول ہین قبلہ -

مہراج - تو ہم دھوتیا پرشاد ہین -

چھٹن - اور ہین کون آپ -

مہراج - بھلا قتیل کے قائل ہو کہ انکے بھی قائل نہین

چھٹن - وہ بھی دھوتیا فرشاد لوٹیا رسید تھے دکیا تھے

غالب ہمیشہ لالہ قتیل کہا کیے -

داروغہ - حضور شاعر تو بس غنی تھا -

نواب - یہ کشمیری تھا نا - اپنے ہی والون کی تعریف کرینگے - اور طغرا کیا برا تھا -

چھٹن - طغرائے کشمیری بھی اچھا تھا -

نواب - واہ دلی کی کیا تعریف کی ہے - اور کشمیر کی کیا تعریف کی ہے - قلم توڑ دیے ہین -

چھٹن - بھئی خدا اس خطے کو سلامت رکھے کیا کیا لوگ گذر گئے ہین - یادگار زمانہ -

داروغہ - حضور قدردان ہین واللہ -

چھٹن - بھائی ہم تو منصف مزاج آدمی ہین - انصاف کو نہ چھوڑینگے - انصاف مقدم ہے -

اب سنیے کہ منشی مہراج بلی کو نشے مین نازو کا جو خیال آیا تو محمد عسکری سے اصرار کرکے نازو اور قمرن کو بلوایا -

تھوڑی دیر مین چھما چھم کی آواز آئی اور سب کے کان کھڑے ہوے -

مہراج - می آید - آن عروس کہ من بر شان فدا ہستم آرزن میکند دل و جان مارا کہ تتار طرہ تابدار ولیست پامال خرام ناز کردہ مے آید کہ گفتہ اند - ع -

ہر شبے خوش باد نا خوشہاے دنیاے دنی

واللہ کہ او کافر ہندو کش می آمدہ است -

بزی قزم زرن

قمرن - ازرر زی مزا مزا -

ماما - حزاز ضر ہنر و تزی ہنزون گزی -

قمرن - تزو تزو جزون گزی سزی چزال چزلتزی ہنزگزی گزی

ماما - ازا ازی سزر گزار - حزک گزم -

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

قمرن۔ جزاکن سے تزدوزاب صزاحزب کزوبزلزالزا۔

یاما۔ ازچھزاجزاتزی ہزدن۔

قمرن۔ کزہنزاکزہ ازاپ کزدبزیزاایزاہزسے جزلدزی ازاو زدو ضرزز زور۔

مغلانی۔ ازاج تزدو بزدو تزی نزدو ئزی ہزسے۔

قمرن۔ تزم تزدو بزدل سزک تزی ہزدو۔

مغلانی۔ مزیں لزرڑزک پزن ہزسے بزدل تزی ہزن دن۔

قمرن۔ بھزنڈزا پزانزی تزدو پزلوزاوزدو۔

مغلانی۔ انزرزری مزہزری ازاب خزاصزالزا۔

بی قمرن کی سمجھ مین نہین آیا کہ (ازاب خزاصزالزا) کے کیا معنی۔ مغلانی نے مہری کو حکم دیا کہ آب خاصہ لا۔ قمرن نے آب خاصہ کو نہین سمجھا۔

قمرن۔ ازاب خزاصزاکزدن مزانگزاہزسے گزا۔ پزانزی مزانگزی ہزدن گزی۔ تزم ازاب خزاصزا کزہتزی ہزدو۔

مغلانی۔ مزہزری لزاتزی ہزری۔

بی مغلانی سمجھ گئین کہ یہ کوئی ہیچ قوم ہین کہ آب خاصہ تک نہین سمجھ سکتین۔ مہری پانی ڈھک کر لائی تو قمرن نے کہا یہ جو چنچلے ہمکو اچھے نہین معلوم ہوتے۔ آبخورے سے پہلے برف نکالکر کر چبائی۔ اسکے بعد پانی پیا۔ اور گلوری کھائی مغلانی نے بھی برف کا پانی اپنے واسطے منگوایا اور پی کر کہا پانی تو پیتے ہین جہان پناہ اسقدر کا سرد کہ مین کیا عرض کرون کوئی اور وہ پانی نہین پی سکتا ہے ہان تو گرمی کے دنون مین اگر کوئی سلطان خانے مین جائے تو کانپ اُٹھے اللہ جانتا ہی ٹھٹھر جائے لوگ رضائیان اوڑھ اوڑھ کے جاتے ہین اور تسپر سردی معلوم ہوتی ہی۔

قمرن۔ بزاد شزاہ ہزین گزسے کزابزاتزین۔

مغلانی۔ ازدر کیزا۔ بزاد شزاہ ہزین۔

قمرن۔ ازب تزک مزہزری نزہ ہزین ازائزی۔

مغلانی۔ تزدوزاب صزاحزب کزسے پزاس گزئزی ہزن۔

قمرن۔ ہزان۔ ازاتزی ہزدگزی۔

مغلانی۔ بزسے شزک ازاتزی ہزدگزی۔

قمرن۔ ونہ بزدرزت وزالزا نزہ ہزین ازایزا۔

اتنے مین نواب محمد عسکری صاحب مع احباب تشریف لائے۔ آغا محمد اطہر اور چھٹن صاحب اور منشی مہراج بلی اور ممن ساتھ۔ محمد اطہر نے کہا مزاج شریف بی قمرن بوصاحب۔

قمرن۔ عزدن نزایزت ازاپ کزی۔

نواب۔ این! یہ زرزری بولی بولنے لگین۔

قمرن۔ تزم بزدل سزکتزسے ہزدو۔

نواب۔ ہزان بزدل سزکتزسے ہزین۔

پھر تزم ازپزامز طلزب کزہ ہزدو۔

ممن۔ حضور ایک مرتبہ بڑی دل لگی ہوئی جلسہ ہو رہا تھا اور مشتری گا رہی تھین ایک بنگالی بابو کے ہان جلسہ تھا۔ تو کسی بنگالی نے شراب کے نشے مین کہا۔ بس اب دو شرا بدلو۔ تم بھاگ جاؤ تو بی مشتری کے سازندے نے کہا یزہ بزنگزالزی بزرڑزسے اُزلُلزو ہزدو تزسے ہزین گزسے اسپر ایک بابو صاحب ہنسکو لوٹے (سزرج کزہتزسے ہزوگزسے) اسکی نانی ہی تو مر گئی۔ وہ سمجھا تھا کہ یہ بھی کوئی معمولی بنگالی ہی ایسا ولیسا۔ مگر جب انھون نے یہ تقریر کی تو وہ بھی چکرایا کہ یہ بابو صاحب بڑے واقف کار ہین۔

قمرن۔ تزدوزاب ہزم کزوگزانزاتزن ونزاوزدو۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

نواب - کزون بزڑ زی بزات ہزے -
قمرن - کزب گژ انز اشز نوز اوز وگزے -
نواب - جزب کزه ہزو -
ممن - حضور اسی جلسہ مین ایک دیہاتن کسبی نے ایک گیت بنگلہ زبان مین گایا تھا - حضور مین کیا عرض کرون کیا شریلی آواز تھی اور پھر پاٹ دار - بس جتنے بنگالی تھے سب اسپر عاشق ہو گئے اور اسقدر انعام دیا کہ وہ مالا مال ہو گئی - مگر واللہ کیا صورت تھی - ہاے -
نواب - بھئی وہ گیت تمکو یاد ہی -
ممن - مین نے یہ چالاکی کی کہ پنسل سے لکھتا گیا اور زبانی بھی یاد کر لیا - حضور کیا عمدہ گیت ہی -
نواب - بھئی خدا کا واسطہ جلدی سناؤ -
ممن - حضور اسنے گایا تھا کہ -

تم دلشی دلشی مت بولو بنگالہ آمر نام رے -
آمر بارڑی باش بے موو دچا بونا گر پان رے - پوشن پور
شیشٹلپانی جوین ڈوبے دان رے - بنگالہ آمر نام رے

بس اسکو اس مزے سے گایا کہ ساری محفل محو ہو گئی -
نواب - بھئی کیا عمدہ گیت ہی - قمرن تم اسکو گاؤ -
قمرن - ہمارا کہنا تو کرتے نہین پھر ہم تمھارا کہا کیون مانین -
نواب - بھئی ممن اسی وقت رونے کو حکم دو کہ منے خان گویے کو بلا لائے -
ممن باہر گئے - ڈیوڑھی پر حکم دیا کہ ایک رونے کو بلاؤ - رہ تا - حاضر ہوا کہا سرکار کا حکم ہی کہ جا کے منے خان گویے کو بلا لاؤ - رو تا فوراً روانہ ہوا -
قمرن - مزن شنزی مز ہرزاج بزلزی اناج چزپ کز یز ون ہزرین پزد چھزو -

نواب - پزه مزت پزو چھزو -
قمرن - خز یز یزت تزو ہزری -
نواب - ازن کزی جزو رزو -
مہراج - بھئی الجھن ہوتی ہی واللہ -
نواب - میان تو بات چیت کیون نہین کرتے -
مہراج - بات چیت کس سے کرون تم لوگ تو بنگالی بول رہے ہو اب ہم کیا بولین -
نواب - (ہنسکر) بنگالی بولنے کی کیا کہی ہی واللہ
ممن - ایئن - یہ زرزری بولی انکے نزدیک بنگالی ہی -
قمرن - سنزی دھزے انزا دمزی ہزرین -
نواب - سنزی دھزے انزا دمزی نزه ہزرین ہزرین گز دھزے انزا دمزی ہزرین -

اس پر قہقہہ پڑا -
مہراج - یہ کیا ہنسے کیا بھئی -
نواب - آپ ہی کی تعریفین ہو رہی ہین -
مہراج - جی بندہ ایسی تعریفون سے درگذرا -
نواب - بی قمرن نے کہا یہ بچارے سیدھے آدمی ہین -
مہراج - جی کیسے کچھ ہمسے سیانا سو دیوانہ - ع -

انجھکو نادان نہ سمجھ دور ہون دانا ہون مین

نواب - آسمین کیا فرق ہی - ایک ہی خرانٹ ہو -
ممن - حضور اسدن تو مجھپر ایسی ایسی پھبتیان کہین کہ میرا دل ہی جانتا ہی -
نواب - جب کہتے ہین ایسی ہی کہتے ہین -
آغا صاحب بہت ہی خوب سوجھ بوجھ ہی واللہ -
مہراج نہین پہلے تو مین کچھ کہتا نہین مگر جہان جھلایا

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

بس پھر سنانے لگتا ہون۔

نواب۔ بھئی یہ خداداد بات ہی واللہ۔

مہراج۔ اور نہین تو کیا سکھانے سے آتی ہی۔

آغا۔ میان کیا سچ مچ زر زری نہین بول سکتے۔

مہراج۔ زر زری کیا بھئی یہ کس ملک کی زبان ہی۔

نواب۔ جی یہ کاموروپ دیس کی زبان ہی۔ کبھی ادھر گذر نہین ہوا ایکبار تو ضرور ہو آؤ قابل دید ہی۔

مہراج۔ اچھا بی قمرن بو لو تو کچھ۔

قمرن۔ ازاب کزامزراج تزواز چھزاہزی۔ کزیزون مزہزراج ضراحزب۔

مہراج۔ پوچھتی ہو مزاج اس وقت ہم کیون ہی۔

ممن۔ خوب سمجھے طبیعت داری اسیکا نام ہی۔

نواب۔ پھر کیون کہتے تھے کہ ہمکو یہ بولی نہین آتی۔

آغا۔ بھئی کیا خوب بوجھے ہین۔

قمرن۔ (ہنسکر) خزوش ہزے۔

نواب۔ بزل کزل ازل لزدہزی۔

مہراج۔ آپ لوگ بالکل گدھا ہی سمجھ لیے ہین۔

نواب۔ اِی لاحول۔ آپ واہی ہین۔

آغا۔ اور سنیے گا۔ کہنے لگے آپ لوگ بالکل گدھا ہمکا اور بالکل سمجھتے ہین۔

ممن۔ بالکل کا لفظ تو حضور بیان پر صحیح ہی۔

قمرن۔ عزق قزل تزدچھزدہزی نزہ ہزین لگزگزری ہزی۔

مہراج۔ اُن نے کہا پان مین چونا زیادہ ہوگیا ہی۔

نواب۔ (کھڑے ہوکر) ہٹ پادیاد اللہ۔ مار ڈالا ظالم اوہ کہنے لگے پان مین چونا زیادہ ہوگیا ہی۔

مہراج۔ نہ کہوگے جی۔

قمرن۔ اِی کیونکر سمجھ گئے۔

آغا۔ میان عجب گدھے ہو تم۔ قمرن تک زرزری بول لیتی ہین اور تم اتو کے اتو ہی بنے ہوے ہو۔

قمرن۔ مگر کیا تپے کی کہی ہی واہ واہ واہ۔

ممن۔ خوب پہونچے۔

چہ خوش گفت ست سعدی در زلیخا
الا یا ایہا الساقی ادر کاسا وناولہا

ماردن گھٹنا پھوٹے آنکھ۔

قمرن۔ مزہزراج بزل لزی ازل لزدو ہزین گزے۔

مہراج۔ ہمارا نام لیا اور کہا یہ بڑے دور ہین کیون کچھ ایسا ہی کہا۔ مین فوراً تاڑ جاتا ہون مجھسے کوئی بھلا کیا اُڑے گا۔ اڑکے جائیگا کہان۔ ع

اُڑکے جائیگا کہان مجھسے کون

بصرع ہو گیا۔

نواب۔ کیا موزون طبیعت پائی ہی۔

ممن۔ حضور یہ اپنے آپ ہی نظیر ہین۔

نواب۔ انکے گھر مین چور کود ا تھا قمرن۔ ذرا حال تو دریافت کرو۔ بہت بچ گئے بیچارے۔

ممن۔ حضور نے ناحق یہ ذکر چھیڑا۔ مہراج بلی بہت ہی جھلائے کہا بڑے لوگ ہین آپ کاہے واسطے ہمارا خاکہ اُڑاتا ہی۔ اور ہمارے دل کو دکھاتا ہی۔ یہ بلڈی فول۔

قمرن۔ بزڑزے بزگ ڑزے ہزین گزے۔

نواب۔ ہزم ازرزے مزہزرزرزے کزدگھزر بھزبج وزیزا۔

قمرن۔ ذری صاف صاف کہو نواب کیا ہوا کیا تھا نواب صاحب نے ساری سرگذشت کہہ سنائی کہا ہلو کیا تھا نازو کی طرف سے ہم لوگون نے ایک آدمی بھیجا کہ نازو نے بلایا ہی۔ رسّیان تڑا کے بھاگے۔ مگر جورو کا خوف۔ مسخرے سے پوچھا کوئی تدبیر ایسی بتاؤ کہ گھر کی جورو بھی ناراض نہون اور نازو سے بھی ملین۔ اُسنے کہا اندھیری رات ہی دروازے پر آواز دو دروازہ کھولنے کے وقت مین اندر چلا جاؤنگا اور تم جہان کا وہان پڑ رہونگا۔ گھر مین سب یہی سمجھینگے کہ مہراج بلی ہین۔ آپ نے منظور کر لیا۔

قمرن۔ اے ہٹو بھی ایسا اُلّو نہین ہی۔

نواب۔ قمرن کے سر کی قسم۔ منظور کر لیا۔

قمرن۔ اے تو پاگل ہی پھر۔ توبہ توبہ۔

نواب۔ اور پاگل نہین تو اور ہی کیا۔

قمرن۔ اِتنا سید ھاپن تو پاگل پنا ہی۔

نواب۔ دوسرا ہوتا تو مار بیٹھتا کہ تو پاگل ہی اور یہ اُلٹے شکر گزار ہوے۔ اُسنے پوچھا آپکی بیوی گوری ہین کہ کالی۔ کہا امین آباد کی سیاقن سے بالکل صورت ملتی ہی۔ ذرا فرق نہین ہی۔ دونون جیسے بہنین بہنین۔ ایک رنگ ایک قد ایک شکل۔ پوچھا عمر کیا ہی کہا مجھسے بہت چھوٹی ہی۔

قمرن۔ اُئین۔ بھائی بہن ہین (قہقہہ لگا کر)

مہراج۔ ہم جاتے ہین۔ بس اب نہ بیٹھینگے۔

قمرن۔ نہین نہین تمھین قسم ہی جو جاؤ۔ سنو۔

نواب۔ بھائی بہن کی ایک ہی ہوئی۔

قمرن نے کہا کہ پھر مسخرے کو اندر گھر کے بھیجدیا۔ نوابصاحب نے کہا ہان سنتی جاؤ۔ دروازے پر جا کے آواز دی۔ اِنکی آواز نہ مہری اور نہ انکی بیوی نے پہچانی۔ دروازہ کھولا۔ اندھیری رات۔ مہراج بلی تو چلے نازو کے ہان اور یہ مکان کے اندر داخل۔ اوپر گئے اور مہراج بلی کی لڑکی آئی ہوئی تھی۔ اَبّا سمجھکر وہ گلے ملی۔ انکے داماد نے بندگی عرض کی مگر دیکھا تو کہا کون۔ بس کون کا لفظ سنتے اور مرد کی صورت دیکھتے ہی یہ بھاگے۔ انکے داماد نے میان مسخرے کو گرفتار کیا اور خوب ہی بودی مار دی۔

قمرن نے کہا مار کھانے کا تو کام ہی کیا تھا وہ تو مہراج بلی ہی ایسا اُلّو تھا کہ ایسا ہونے دیا۔ دوسرا تو کھا ہی جاتا کچا۔ اور سنو۔ کیا سچ ہی۔ ہمین یقین نہین آتا۔ نواب صاحب نے کہا اور سنیے گا۔ تمھارے سر کی قسم بھلا مین جھوٹ لکھاتا۔ یہ کیا کہتی ہو۔ ایسا نہین ہو سکتا برقنداز جمع ہو گئے تھے دروازے پر۔

قمرن۔ مہراج بلی تمھاری صورت سے نفرت ہو گئی۔

مہراج۔ تو آخر ہمنے کیا کیا ہی۔

آغا۔ نواب کلانا پھوسی کر رہے ہین کچھ جڑ دی ہو گی۔

مہراج۔ ہان تو حضور قصور تو اپنے بہنوئی کا بتائین کہ وہ کونسا قصور سرزد ہوا ہی۔

قمرن۔ اے غضب خدا کا ایک مردوے کو اپنے گھر بھیج دیا کہ جا کے وہان سو رہے۔

مہراج بلی (بہت ہی چراندھے ہوے) خدا جانتا ہی ہم اس صحبت مین اب نہ بیٹھینگے۔ بس جو نام بھی لون تو والد پاجی سمجھنا۔ کاہے واسطے تم لوگ جھک مارنے مانگتا ہی

نواب۔ کیون صاحب یہ قمرن سے بھی ایسے کلام۔

مہراج۔ شما خر بلکہ از خر بدتر چرا چغلی من میخورند سے تم

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

این برائے چہ۔ کاہے واسطے۔

آغا۔ یہ کاہے واسطے بہت بولتے ہین۔

قمرن۔ ہان جب غصے مین ہوتے ہین مگر اللہ جانتا ہی ایسے بڑھ کر گدھا کوئی نہوگا گدھون کو بھی اُنھون نے بات کردیا یہ وہ گدھے ہین۔ اُلو کا پٹھا۔

نواب۔ واللہ خوب ہوئی۔

قمرن۔ ترزم ہزار زی عرق قزل کرزون لڑنے گئی یزا ہزی۔

مہراج۔ آخر یہ کہان کی بولی ہی۔ یہ کون زبان ہی بھئی

مغلانی۔ اے حضور لکھنؤ مین رہ کے ادر یہ حال ہی۔

قمرن۔ کیا کابل مین گدھے نہین ہوتے۔

مہراج۔ اب آپ بے طرز سخت کلامی کرتے ہین۔ جی ہان اب ہم بھی سخت کلامی کرینگے آپ سے کہدیا ہی۔

قمرن۔ مجال ہی سخت کلامی کروگے۔

نواب۔ سخت کلامی کروگے تو پٹوگے۔

مہراج۔ دیکھا نہین کسی کو کیا دل لگی ہی۔

ممن۔ اور یہ ہاتھ پانون تو آپ کے ننھے ننھے مین آپ یہ اکڑتے کس برتے پر ہین۔

نواب۔ یہ بھی اپنے وقت کے خوجی ہین۔ خواجہ من بدیعا۔

ممن۔ فسانہ آزاد والے۔ وہ بھی عجیب شخص ہین۔

نواب۔ یہ اُنکے بھی چچا ہین۔

آغا۔ یہ اُنکو بھی نہین سوجھی کہ اپنے گھر مین اجنبی آدمی کو بھیج دین اور جو رو گھر مین موجود ہو۔

نواب۔ ارے میان مہراج جی صاحب یہ حضور کو سوجھی کیا۔ ہائے ظالم۔

قمرن۔ ڈوب مرجاکے بڑے شرم کی بات ہی۔

رانڈ ہو گور کا منھ یا اری کمبخت دیکھے
نوج غم سوت کا دنیا مین سہاگن دیکھے

لفافہ انشاء اللہ تعالیٰ لفت ہذا در بلدۂ کلکتہ بہ محلہ مٹیا برج متصل کوٹھی شاہی پری منزل رسیدہ ازانجا بہ انامل بندگان حضور پر نور فیض گنجور نواب نادر جہان بیگم صاحب شرف پذیرائی یابد

لفافے پر تو یہ عبارت درج تھی مگر کلکتہ شہر اسکے پڑھنے مین دقت واقع ہوئی۔ ڈاک خانے کے محرر اور منشی جھلّانے لگے کہ ہم نہین جانتا یہ شالا گول مال کیا ہیگا۔ آخر کار مٹیا برج ہی کے ایک باشندۂ لکھنؤ نے لفافہ پڑھ کر پتا بتادیا کہ فلان مقام پر لیجاؤ اسکو ڈیوڑھی پر لفافہ دیا گیا مہری کو پہرے والے نے بلایا اور خط اندر بھیجا گیا بیگم صاحب نے مہری کو حکم دیا ذری جاکے فرخندہ خانم کو بلا لاؤ مہری جاکے فرخندہ خانم کو بلا لائی۔ سرکار نے یاد کیا ہی۔ حکم۔ یہ آج آتے دنون کے بعد حضور نے یاد فرمایا کہا ایک خط آیا ہی۔ ذری اسکو پڑھ دو۔ فرخندہ خانم نے لفافہ پڑھ کر کھولا تو خط مین یہ لکھا تھا۔

ای بی دوگانا جان تم تو مٹیا برج مین موجین لے رہی ہو مگر یہان کا حال بھی کچھ معلوم ہی کہ یہان کیا گل کھلا ہی۔ ای بی بڑی نادان ہو۔ نواب نے پیٹ سے پانون نکالے ہین بہت چل نکلے ہین۔ ادہر والون نے یہ بس بویا ہی ایک مہتارن کی چھوکری پیش کردی۔ نواب اُسپر لٹو ہو گئے اور اُسکو گھر ڈال لیا اب سنتی ہون کہ نکاح کرنے والے ہین۔ جھوٹ بولے تو ویدے پھٹ ہو جائین۔ یہ تمھارا پھوہڑ پنا ہی کہ تم وہان جاکے بیٹھ رہین۔ اپنے میان کا حال تو جانتی ہو پھر یہ کیا واہیات

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

حرکت کی ہین ہم تمھارے بھلے کے لیے کہتے ہین نہین ہمین ہمین کیا غرض تھی بھلا۔ مگر تم سے دلی محبت ہے ہمسے دیکھا نہین جاتا کہ نواب کے گھر مین تمھاری سوت بھی رہے اور موئی چوڑی والی سنتی ہون کہ بڑی حسین عورت ہے اور ابھی بالکل چھوکری ہے۔ اب تم اس خط کے دیکھتے ہی سیدھی لکھنؤ آؤ جسمین ایسا نہو کہین گھر ڈال لین پھر کچھ بنائے نہ بنیگی۔ اس چھوکری کو تمنے دیکھا ہوگا تمھارے ہان کبھی گھر اکثر آتی تھی قمرن اسکا نام ہے نازو اسکی بہن ہے نواب اسکی بڑی خاطر کرتے ہین اور کوٹھی مین اتارا ہے اسکو اور کئی خواصین اور مغلانیان اور آتو اور مہریان اور نوکر چاکر ہین بڑے ٹھاٹھ سے رہتی ہے۔ اور نواب کی تو بس جان ہی جاتی ہے۔ لٹو ہین لٹو۔ یار۔ دوست رفیق۔ مصاحب سب اسی کے گھر مین رہتے ہین۔ اور وہ موئی منیہارن نا۔ کبھی کبھی ڈیوڑھی پر بھی آن کھڑی ہوتی ہے اور کبھی بازار بھی نکل جاتی ہے۔

تم اس خط کے دیکھتے ہی روانہ ہو بہن۔ یہ آنچ بڑی بُری آنچ ہوتی ہے۔ تم تو جانتی ہو ماشاءاللہ شعوردار ہو پڑھی لکھی ہو اور یہان کے نواب زادون کا حال تو جانتی ہی ہو۔ گھر کی مرغی دال برابر جورو آجا ہے کیسی ہی پاکیزہ طینت ہو دو کوڑی کی۔ ان نگوڑی جیسواؤن مالزادیون پر لٹو رہتے ہین کیا جانے کیسی طبیعتین ان لوگون نے پائی ہین۔ مگر تمکو یہ کیا سوجھی کہ جا کے کلکتے مین بیٹھ رہین اور اگر گئی تھین تو واپس آنا تھا تمنے وہان چھاؤنی چھائی یہان انہون نے میدان خالی پاکر یہ گل کھلایا۔

نواب رونق جنگ بھی شریک صحبت ہین چھٹن صاحب جو بڑے مہذب اور پارسا مشہور تھے وہ بھی جاتے ہین غرض کہ کوئی سمجھانے والا نہین ہے سب بگاڑنے والے اور لٹوانے والے ہین تم اگر ایسے مین آجاؤ تو خیریت ہے ورنہ تمام عمر پچھتاؤ گی۔ اس چھوکری نے انکو فریفتہ کر لیا ہے اب یہ اسکو حشر تک نہ چھوڑینگے۔ مگر یہان آؤ تو ہم کچھ کارستانی کرین وہان سے کیا ہو سکتا ہے بھلا۔

یاد رکھو بہن زمانہ بہت نازک جاتا ہے۔ کوئی کسی کا نہین ہے اپنے اپنے تدحے کی سب خیر مناتے ہین دنیا اسی کا نام ہے اب نواب محمد عسکری کی صحبت مین ہر قسم کے لوگ بیٹھتے ہین یار دوست بھی عزیز بھی بھائی بند بھی ملازم بھی مگر کوئی سمجھانے والا نہین ہے سب بگاڑنے والے۔ وطن جان کو بندگی کہدینا۔ لاڈو اب انکے یہان نوکر ہے یا نہین۔

تمھاری پیاری بہن حشمت بہو از لکھنؤ۔

بیگم ۔ ارے اب مین کیا کرون۔ میرا یہان آنا بس قیامت کا سامنا ہو گیا۔ بڑا غضب ہوا دیکھیے اب کیا ہوگا۔

ددا ۔ حضور ابھی اس خط کا کچھ ٹھیک نہین ہے شاید نواب صاحب ہی نے لکھوا کے بھیجا ہو۔ جسمین جلد چلی جایئے۔

بیگم ۔ ددا جی انسے کچھ بعید نہین ہے۔ اب ہمارے قدم یہان کہین جمتے۔ ہان ہین سچ کہون۔

ددا ۔ حضور اس خط کا جواب بھیج کے دریافت کر لیجیے نا کون بڑی بات ہے

بیگم ۔ ہان سچ کہا دیکھین اب وہ کیا لکھتی ہین سچ جھوٹ کا حال دریافت ہو جائیگا۔ اور ایک ہفتوارے کے اندر ہی جواب آجائیگا

ددا ۔ جی اور کیا۔ اے بلکن چھٹے ہی دن۔

بیگم ۔ نہ ہم یہان رہتے نہ سوت نگوڑی کا ذکر سنتے۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ددا- ایسی بات نہین ہی کہ نواب صاحب آپکے
جانے پربھی تو تاکچھنی کرین-
بیگم- یہ تو ہم کو بھی تسلی ہی دداجی-
ددا- مگر نواب صاحب تو ایسے تھے نہین پہلے
مہری- ای بس اب چپکی رہو اب اور زیادہ کیا ہوگا
اب کیا کہون- ایک مرتبہ- نہ کہونگی-
بیگم- نہین- کہہ کہ- تجھے میرے سر کی قسم کہہ ڈال-
ددا- ای ہان چوری کیا ہی اسمین سے ڑن سی ہی-
مہری- سرکار ایک دفعہ ڈیوڑھی مین پکڑ لیا اور
اسقدر پیار کیا کہ میرے گال سرخ ہو گئے-
بیگم- تو تم نے ہمسے کیون نہ کہدیا آن کے-؟
ددا- سرکار- بھلا یہ کیا فرماتی ہین حضور-!!!
بیگم- ارے آخر مجھسے تو بیان کردیتی آکے-
ددا- حضور کیا آپ کو نواب صاحب سے لڑواتی
بیگم- اب مجھسے بہت نہ اُڑو مین خوب سمجھتی ہون-
یہ اوکر خوش ہوئی ہوگی کہ نواب صاحب نے
پیار کیا-
ددا- اب حضور جو سمجھین نوکر پھر نوکر ہی-
بیگم- تو کیا نوکری کرکے موئی شرم وحیا
نہین رہتی-
ددا- حضور امیرون اور رئیسون سے مہربان
اور خدمتی عورتین بھلا کچھ کہہ سکتی ہین- کیا مجال-
بیگم- ارے تم سب ملی ہوئی ہو ملی بھگت ہی-
ددا- ای لو اور سنو- ای مین بوڑھیا تو ہو گئی ہون
سرکار قبر مین پانوٗن لٹکائے بیٹھی ہون-
مہری- اور مین کیا کچھ جوان ہون- مین بھی تو بوڑھیا
ہون سر ہلنے لگا-

بیگم- تو بڑھیا ہی- مردار بوڑھیا نہی ہی-
مہری- حضور تو پھر اب مانتی ہی نہین ہین ہین کیا کرون
اور حضور میری خطا کیا ہی-
بیگم- اب یہ باتین تو ہوا ہی کرینگی- مگر دل پر اب
ہمارا قابو نرہا- جن لوگون نے یہ بس بویا اللہ کرے
اُنپر بجلی گرے میرا صبر اُنپر پڑے مونڈی کاٹون پر
اچھا مہری جاکے ذری بشیر الدولہ بہادر کو تو بلا لاؤ-
مہری چمک کر چلی تو بیگم صاحب نے کہا اری جلدی جلدی
قدم اٹھا- تو تو جون کی چال چلتی ہی- نواب بشیر الدولہ بہادر
تھوڑی دیر مین تشریف لائے-
بیگم- (پردے سے) ذری یہ خط تو پڑھیے-
بشیر الدولہ- (خط لیکر) لاحول ولا قوۃ بڑا رنج ہوا
افسوس بڑے شرم کی بات ہی-
بیگم- این گل دیگر شگفت- اب بتائیے-
بشیر الدولہ- شاید اُنکے دشمنون نے لکھ مارا ہوگا-
بیگم- یہ میری بیماری میری جان کی بیری نکلی کلمجہون
نے ہولکی ہونس کے بیمار کردیا- نہ بخار آتا نہ مین یہان
اتنے دن رہتی- ہاے مجھے یہ کیا معلوم تھا-
بشیر الدولہ- آپ پریشان نہون اگر سچ ہی تو
ہم فوراً چڑھ دوڑینگے لکھنؤ- اُس چوڑی والی
کی ایسی تیسی- کھڑے کھڑے حرامزادی کو نکال دونگا
بیگم- ای تم سلامت رہو اب میرا دل شیر
ہوگیا- بس انہین ضرور ضرور دو دوش کردین
لونڈی ہوجاؤن تمھاری خدا کا واسطہ کوشش
کرو-
بشیر- مگر آپ نے بھی تو غضب کیا کہ ایسے
ہرنگی مجھے میان کو چھوڑ کے یہان آگئے
بیگم

رہین —

بیگم — ای تو اب ماندگی کو کوئی کیا کرے —

بشیر الدولہ — کوئی نسر کا تو بہان نہین تھا حضور (دبے دانتون)

بیگم — ای ہٹو بھی کچھ سبزی پی کے آئے ہو یا کالا پانی لو اور سنو — مزاج تو اچھا ہے —

بشیر الدولہ — اب اس پردے کی کیا ضرورت ہے

بیگم — نہین نہین تم ایسے نٹ کھٹ آدمیون سے ڈرنا چاہیے خدا بچائے —

بشیر الدولہ — اب آپ کی کل تو ہمارے ہاتھ ہے

بیگم — کل کیسی — یہ تمکو آج ہوا کیا ہے —

بشیر الدولہ — کل یہ کہ نواب محمد عسکری کو لکھ بھیجین کہ ہمنے سنا ہے کہ تمنے کوئی عورت گھر ڈال لی ہے بیچاری مفت اگر یہ خبر سچ ہے — تو اب ایک کام کیجیے کہ نباہیے ورنہ آپ کی بڑی بدنامی ہوگی —

بیگم — اچھا جاؤ لکھدو — میری جوتی کی نوک سے —

بشیر — ایک بوسے مین ہم راضی ہو جائینگے بس

بیگم — ایئن — اہ بڑے مزے مین آ گئے —

بشیر — اللہ جانتا ہے ذرا سی جھلک تمھارے گورے گورے مکھڑے کی دیکھ لی ہے — بس جی بیقرار ہے

بیگم — ای منھ بنوا جاکے مردوے چل ہٹ —

بشیر — اللہ اللہ اب ہم ایسے گئے گذرے ہوے —

بیگم — ای تم بھی اپنے تئین کچھ سمجھتے ہو کہ من ہم چیزے ہستم شان خدا — ذری منھ کو تو دیکھو —

بشیر — دنیا بھر تو ہمپر عاشق ہے — آپ ہین کیا شے — نہ تو حسن اور نہ جوانی —

بیگم — (مسکرا کر) وہ ہم بالکل — بدقوارے سہی بڑھیا کھپٹ سہی — آپ سے کیا — آپ ہین کون —

بشیر — حسن پرست آدمی ہین حسین عورت دیکھی گھورنے لگے مجرا ملنے کی کیا بات ہے اسمین —

بیگم — خدا سے ڈرو — بڑے پارسا عصمت دار آدمی ہین آپ مگر ہر کسی پر دل آجاتا ہے —

بشیر — یہ وہ دل نہین ہے جو ہر کسی پر آجائے —

بیگم — اوئی — سچ کہنا بڑے پاکیزہ شرب ہین آپ — وہ تو صورت سے ظاہر ہے —

بشیر — کیون کیا اسمین کچھ فرق بھی ہے

بیگم — ای بس بہت باتین نہ بناؤ ہمنے تو بلایا اس غرض سے تھا کہ ہمارے درد دکھ مین شریک ہوگے تم آکے ہمین پر ڈورے ڈالنے لگے —

بشیر — یہ تو آپ خود اپنے منھ سے کہیے مین تو فقط صورت دیکھنے کا عاشق ہون —

بیگم — ای تو صورت مین کیا رکھا ہے —

بشیر — ذرا دکھا دو — وہ کچھ نہین رکھا سہی

بیگم — (پردہ ہٹا کر) اے لو صورت بھی دیکھ لو —

بشیر — ہاے مار ڈالا ظالم —

بیگم — ایئن! اب یہ نخرے کرنے لگے —

بشیر — قتل کر ڈالا ظالم — اب ایک کام کرو ایک گیت ہے سیّان نے بوئی کا گڑی ہم بوئینگے پھوٹ — سیّان نے راکھی جاٹنی ہم راکھین رجپوت —

بیگم — ای واہ دونون اچھے ملے —

بشیر — اب آپ انکا نام بھی نہ لیجیے ہم اور آپ ملکے رہین

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

انھون نے تمکو جلایا ہی - تم بھی بدلہ لو -
بیگم - (ہنسکر) یہ! کیون نہین! بڑے اُستاد ہو -
بشیر - عقل کے تو یہی معنی ہین - ع

ور پردہ تم جلاؤ جلاؤن نہ مین چہ خوش
میرا بھی نام داغ ہے گر تم حجاب ہو

بیگم - بس آپ اپنی صلاح اپنے پاس ہی رہنے دین -

بشیر الدولہ نے جو جوان اور حسین عورت کو تقدیر بے تکلف پایا تو مٹھارنے لگے اور وہ ایک اُستاد اپنا مطلب نکالنے کے لیے وہ بھی گھل گھل کے باتین کرنے لگین اور اس طرح پر پیش آئین گویا بشیر الدولہ پر فریفتہ ہی ہوگئین - پوچھا اب آخر اسکا کیا بندوبست کرتے ہو - بشیر الدولہ نے کہا ہم نواب کے نام خط لکھتے ہین - دیکھو کیسا ذلیل کرتا ہون قلم دوات کاغذ منگوا کر خط لکھا -

مائی ڈیر نواب - کہیے وہ آپکی چوڑی والی تو اچھی ہی اہی لعنت خدا پھٹے منھ - عاشق بھی ہوے تو چوڑی والی پر اب یہ پاجی پنا چھوڑ دو ورنہ ذلیل ہوگے آپکی بیوی نے یہان وہ دھما متھ مچائی ہی کہ الامان کہتی ہین مین نصیب اعدا زہر کھاؤنگی کسی طرح مانتی ہی نہین ہین اب یہان انکو کون سمجھائے - بھئی خدا کے لیے بطور خود مجھکو لکھو تو کہ یہ ماجرا کیا ہی وہ چوڑی والی کون ہی جسپر حضور کا دل آگیا ہی - سنا آپ بالکل لٹو ہوگئے ہین باز آؤ سنبھلے ہوے دیکھو زمانہ بہت نازک ہی -

راقم بشیر الدولہ از مٹیا برج

دیگر آنکہ دس سیر تمباکو دو سیر اس خط کے دیکھتے ہی روانہ کرنا تمباکو ہو چکا ہی - ارے یار تمنے خربوزے بھیجنے کا وعدہ کیا تھا - مگر اب تک آتے ہی ہین - کیا آدمی ہو واللہ - مگر ہان خوب یاد آیا - تمکو اُس چوڑی والی سے فرصت کہان ملتی ہوگی - دن بھر اُسی کے پاس رہتے ہوگے -

بیگم - اچھا خط لکھا ہی - اگر تکلیف کرکے ہمارے ساتھ چلے چلو - لکھنؤ تک تو بڑا احسان ہو عمر بھر احسان مانون اور لونڈی ہو جاؤن -
بشیر - ایک بوسے پر فیصلہ ہوتا ہی - ع

ادا سے دیکھ لو جاتا رہے گلہ دل کا
بس اک نگاہ پہ ٹھہرا ہی فیصلہ دل کا

بیگم - اچھا دیکھا جائیگا جلد بازی کاہے کی ہی -
بشیر - اہی سلامت رہو جی خوش ہوگیا ہمارا -
بیگم - مگر بوسہ اُسی حالت مین ملیگا جب ہمارا کام نکلیگا - وہ موئی چوڑی والی نکلے گھر سے -
بشیر - مین بڑی تنگ دو کرونگا اسمین -
بیگم - تمکو مانتے بھی ہین - مین کہتی ہون یہ دولھا بھائی کو کیا ہوا اُنھون نے بھی نہین سمجھایا -
بشیر - خود را فضیحت و دیگران را نصیحت -
بیگم - کیا وہ خود بھی ایسے ہی ہین
بشیر - انسے بدتر - مگر اب ذرا سُدھر گئے ہین -
بیگم - یہ نگوڑا من میری دونون آنکھون مین کھٹکتا ہی اسکو اُڑا دو کسی طرح سے -
بشیر - مین لکھنؤ جاکے سب کو سیدھا بناؤنگا - مگر اللہ جانتا ہی کیا صورت خدا نے آپ کو عطا کی ہی - چندے مہتاب اور چندے آفتاب -
بیگم - اب بہت بنائیے نہین -

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

بشیر۔ دل مین تو کہتی ہوگی اسوقت کہ کیا صورت ہی نکھرون توجدھر نکل جاؤن قتل عام کردون مین مین کچھ مُنھ پر کہو مین تو اس گردن پر عاشق ہوگیا تو مصرع ہوگیا۔

مین تو اس گردن پہ عاشق ہوگیا

بیگم۔ ماشاءاللہ سے شاعر بھی ہین آپ۔ بہت خوب کہا۔

بشیر۔ شاعر تو نہین ہون مگر آپ کی ادا اور آپکے سراپا نے موزون طبع کردیا۔

نواب بشیر الدولہ بہادر بیگم صاحب سے رخصت ہوے اور گھر جاکر اپنی بہن سے کہا کیا آج نادر جہان بیگم مرثیہ سننے نہ بلواؤگی۔ اُنھون نے کہا (کیون کو نہ بلوا ئینگے) اور مہری کو حکم دیا کہ نادر جہان بیگم سے کہو کہ بیگم صاحب نے بلایا ہی۔ یہ فوراً فنس پر سوار ہو تین دو سپاہی اور ایک مہری فنس کے ہمراہ۔ فنس پہونچی تو مہریون نے اُٹھا کر اندر پہونچائی اب اُنسے اور بشیر الدولہ کی بہن سے باتین ہونے لگین

بیگم۔ بہن تمنے کچھ اور بھی سُنا ہی۔

بہن۔ سُنا سنا کوئی چوڑی والی گھر ڈال لی ہی

بیگم۔ خط تو اسی مضمون کا آیا ہی۔

بہن۔ کیا تعجب ہی۔ اِن لوگون کا اعتبار کیا۔

بیگم۔ اب ہمکو کیا صلاح دیتی ہو۔

بہن۔ چوکو نہ بہن۔ بس یہی موقع ہی۔ چڑھ دوڑو فوراً روانہ ہوجاؤ ایسا نہو کہ وہ موئی منہارن جم جائے تو پھر کچھ بنائے نہ بنیگی۔

بیگم۔ اگر تمھارے بھائی بھی چلتے تو بڑا مطلب نکلتا

بہن۔ لیجاؤ یہان کیا بنا رہے ہین۔

بیگم۔ ذرا تم بھی سفارش کردو۔

بہن۔ ایمین سفارش کی کیا ضرورت ہی انھین نے تو مجھسے اسوقت کہا کہ نواب نادر جہان بیگم کو نہ بلاؤگی۔

راوی۔ بیگم صاحب سمجھ گئین کہ بشیر الدولہ بے طور رنجھے ہین جبھی بلوایا۔ چونکہ بشیر الدولہ کا کہنا محمد عسکری بہت مانتے تھے لہذا یہ چاہتی تھین کہ بشیر الدولہ کو ساتھ لکھنؤ لیجائین۔ بیگم صاحب کی چچازاد بہن انکو بیاہی تھین۔ انھون نے بڑی خوشامد ور آمد کی کہ بشیر الدولہ بھی ساتھ جائین۔ اپنی چچازاد بہن عسکری بیگم کی بھی خوشامد کی۔ الغرض بشیر الدولہ بلوائے گئے اور انکی بہن نے سفارش کی۔ اور بشیر الدولہ راضی ہوگئے۔ اور تھوڑی دیر کے بعد مرثیہ شروع ہوا اور کوئی ڈیڑھ گھنٹے مین ختم ہوا۔ اور بڑی رقت ہوئی۔ دو گھنٹے کے بعد نواب بشیر الدولہ بہادر تشریف لائے۔ انکو چین کہان۔ وہان اُنھون نے آکے کہا ہماری راے یہ ہی کہ نواب رونق جنگ کا خط آلینے دو۔ اتنے مین رونق جنگ کا خط آگیا۔ مہری باہر سے چار خط لائی اور ایک اخبار کہا لو خط آگیا جلدی سے کھولا۔

خط۔ جناب برادر صاحب سلامت۔ مدت کے بعد آپکا خط آیا۔ خیر صلاح دریافت ہوئی طبیعت خوش ہوگئی آپ کے دیکھنے کو بہت دل چاہتا ہی۔

اشتیاقیکہ بدیدار تو دارد دل من	دل من داند و من دانم و داند دل من

آپنے نواب محمد عسکری کا حال دریافت فرمایا ہی محض غلط کسی نے لکھ مارا آپ اطمینان رکھیے۔ چوڑی والی کی نسبت جو لکھا گیا ہی وہ سراسر غلط ہی۔ جس نے لکھا وہ ضرور سزا پائے گا۔ خدا کے گھر سے سزا پائیگا۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

خدا کے غضب سے ذرا دل مین کانپ
چھلنحور کے منھ کو ڈستے ہین سانپ

خدا جانے یہ کون صاحب کی عنایت تھی - چھٹن صاحب اور ہمارے صاحب بندگی عرض کرتے ہین -

آپ کا نیاز مند نواب رونق جنگ بہادر

بشیر - غلط خبر ہی جی - کسی دل لگی باز نے فقرہ کیا ہی بڑا ابکیدھب آدمی ہی -

بیگم - دولھا بھائی جھوٹ کبھی نہ بولتے -

بہن - ای بہن اور اسقدر جھوٹ -

بیگم - چلو اب ذری ڈھارس ہوئی - یا اللہ توبہ -

بہن - اللہ نے اپنا بڑا فضل کیا - ایک وہی اس علت سے بچے ہوے تھے اور تو سب کے دو دو چار چار بلائین لگی ہوئی ہین - خدا جانے یہ موئی چڑیلین کہان سے ملجاتی ہین -

بشیر الدولہ نے کہا دو مرزا صاحب کا بھی خط آگیا انکو بھی مین نے لکھا تھا - دیکھون یہ کیا لکھتے ہین -

پیر و مرشد دام اقبالہ - بعد عرض میرساند - پروانہ حضور شرف ورود لایا - حضور نے جو امر دریافت فرمایا ہی وہ بالکل صحیح ہی - قمرن نامے چوڑی والی کہ قتالۂ عالم اور بہت کم سن ہی - نواب صاحب کے گھر پڑ گئی ہی - ابھی نکاح نہین ہوا ہی - مگر نواب اُسپر شیدا ہین - نواب رونق جنگ بہادر کی سرکار مین چوڑیان لیکر آتی جاتی تھی وہین ایک تقریب مین نواب صاحب اس زاہد فریب پر نظر پڑ گئی بس دل ہاتھ سے جاتا رہا عاشق ہو گئے - ع

دل گیا ہاتھ سے لوگون نے کہا دل آیا

آج کل نواب رونق جنگ اور چھٹن صاحب درمہرج بلی وغیرہ سے خوب پینگ بڑھے ہوے ہین - سب وارفتہ مزاج ہین - آراستگی اور اصلاح کسی کے مزاج مین نہین ہی - سب اپنے اپنے رنگ مین مست ہین -

آپ کا خادم مرزا عبد الستار

بشیر - آئین - یہ تو کچھ اور ہی گا رہے ہین -

بیگم - یہ ہی کون - کیون بشیر الدولہ -

بشیر - یہ ہماری سرکار مین تین پشت سے نوکر ہین اور بڑے سخن ساز اور معتبر آدمی ہین -

بہن - اے وہ مرزا تو نہین ہین جنھون نے تمہا کو بھیجا تھا کیون وہی نا - وہ تو بہت سچے ہین -

بشیر - وہی ہین - بڑے بوڑھے اور معتبر آدمی ہین

عسکری بیگم - اب کسکو سچا جانین -

بشیر - مرزا صاحب تو لکھتے ہین کہ نواب رونق جنگ بہادر سے خوب پینگ بڑھے ہوے ہین - رونق جنگ سچ تو ساٹھ گانٹھ ہی نا - بس -

بیگم - چور کا ساتھی گٹھ کٹا -

بشیر - چلو بہن پھر آج تیاری کر دو -

بیگم - ہان اب قدم نہین جمتا دل گھبرا رہا ہے -

بہن - اللہ کرے اس موئی قمرن کو ہیضہ ہوا ہو -

بیگم - اللہ کرے ڈھنگو نجار آئے - اخاہ مین سمجھ گئی -

انّوہ - باجی جان کے یہان جب بھتیا کی موچھون کا کونڈا تھا تو قمرن آئی تھی چوڑی والی ہی -

بہن - کیا کچھ خوبصورت ہی -

بیگم - کہان گرے جا کے منہارن کو گھر ڈالا ہے اے دادا اہ وہ وہ پھٹے سے منھ -

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

راوی — وہ پوچھتی کیا ہین — اور یہ جواب کیا دیتی ہین وہ پوچھتی ہین کیا کچھ خوبصورت ہی — یہ کچھ اور ہی جواب دیتی ہین — سوت کے حسن کی کیا تعریف کرین —

نادر جہان بیگم رخصت ہوتین کہ جاکے سامان سفر کرین کیونکہ شب ہی کو جانا تھا اور بشیر الدولہ دل مین محظوظ کہ مار لیا ہی پالا — نہایت ہی خوش تھے اور ہر دم دست بدعا کہ یا خدا جلد کام ہو —

بشیر — (خواص سے) رحیم بیگ لکھنؤ کی ریل کئے بجے روانہ ہوتی ہی ہمکو ٹھیک وقت معلوم ہی —

خواص — اے خداوند یہی بس بارہ پر ایک بجے جاتی ہوگی مجھے ذرا دھوکا ہی حضور —

بشیر — نہین نہین کوئی سات بجے

خواص — سات ہی بجے جاتی ہوگی مجھے کچھ صاف حال نہین معلوم خداوند —

بشیر — ذرا دریافت تو کرو — کسی سے جا کے گر ٹھیک وقت دریافت کرکے آنا —

خواص — حضور خان صاحب کہتے ہین نو بجے شب کو جاتی ہی اگر حضور سویرے سے چلنا چاہیے —

بشیر — تو یہان سے کوئی آٹھ بجے چلنا چاہیے —

اب سنیئے کہ بشیر الدولہ نے ایک خط مرزا صاحب کے نام لکھکر بھیج دیا —

مرزا صاحب آپ کی عرضی آئی جس روز آپ کی عرضی آئی اسی روز اتفاق سے رونق جنگ کا خط بھی آیا وہ فرماتے ہین کہ محض جھوٹ اور لغو ہی — اور ادھر آپ کا خط پڑھا تو آپ صحیح بتاتے ہین یقین ہوگیا کہ رونق جنگ نے چکمہ دیا تھا — لہذا آج شب کی گاڑی پر ہم مع نواب نادر جہان بیگم کے روانہ ہونگے — آپ کوٹھی اور مجلس اصاف کروا رکھیے اور سج دیجیے اور نئی خس کی دس بارہ ٹٹیان بنوا رکھیے اور سقے اور پنکھا قلی کو نوکر رکھ لیجیے کم سے کم چار پنکھے والے ہون ریل پر کرائے کی دو فٹن اور چار پالکی گاڑیان ضرور بھیجیے اور آپ خود بھی آیئے مگر خدا کے لیے ایسا نہ کرنا کہ نواب یار رونق جنگ یا اُنکے کسی جلیس و انیس کو خبر ہو —

بشیر الدولہ بشیر

خدمتگارون نے ضروری ضروری اسباب باندھا اور اپنے یار دوستون سے مل آئے —

خواص — حضور کب تک لکھنؤ مین قیام رہیگا

بشیر — یہی کوئی مہینہ بھر — بس اور کیا —

خواص — حضور چودہ برس سے لکھنؤ نہین دیکھا ہی ترس گئے — اب حضور کی بدولت دیکھینگے —

بشیر — اچھا تم بھی ساتھ چلے چلو —

خواص — (آداب بجا لا کر) حق تعالی دلی مرادین پوری کرے حضور کو ہم غریبون کا خیال تو ہی —

خان صاحب — حضور وہ مرثیہ آج اچھا پڑھا تھا اور بڑے بین تھے — آج خوب رقت ہوئی — مگر پڑھے بھی وہ خوب ہی دل لگا کے ذرا آخر مین آواز پڑ گئی تھی —

کہکے یہ خوان سکینہ نے جو کھولا جلدی
خون مین ڈوبا نظر آیا سر سبط نبی
ہائے بابا کہا اور خوان پہ اک بار گری
منہ کبھی چومتی تھی سوکھے ہوے ہونٹھ کبھی
شہ کی پیشانی سے پیشانی لگائی اسنے
ہائے بابا کہا اور جان گنوائی اسنے

بشیر — بڑا پُرانا مرثیہ ہی —

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

خان صاحب ۔ حضور منشی دلگیر کا مرثیہ ہی ۔
بشیر ۔ مرثیہ گوئی کہے تو بادشاہ دبیر اور انیس گذر گئے بس انپر خاتمہ ہو گیا ۔ ہان میر انیس کے بعد انکے بیٹے میر نفیس نے فن مرثیہ گوئی کو زندہ کر دیا ۔
خان صاحب ۔ ای سبحان اللہ حضور کیا کہنا ہی ۔ واللہ خدائے سخن کہنا چاہیے اب دوسرا ہی کون ۔

شام کو نواب نادر جہان بیگم نے ایک آدمی بشیر الدولہ کے یہان بھیجا کہ جا کے دریافت کرو نواب صاحب تیار ہین یا نہین ۔ نواب صاحب نے کہلا بھیجا کہ بندہ تو تیار ہی مگر ایک بات ضروری اسوقت یاد آئی ہی وہ سُن بھیجیے ۔ اُنھون نے بلوا بھیجا نواب بشیر الدولہ نے کہا ۔ بیگم صاحب ایک غرض خاص ہی وہ کیا وہ یہ کہ اگر مین حضور کے ساتھ چلا تو مبادا محمد عسکری کو دل مین کوئی شک پیدا ہو ۔ اُنھون نے تنک کر جواب دیا ای ہٹو بھی اُنکے فرشتے خان کو تو خبر ہو گی نہین تم وہان چلکے یہ کیون کہو کہ ہمارے ساتھ آئے ہو ۔ تم الگ چلو ہم الگ چلین ۔ بس چھٹی ہوئی ۔ اب تو کوئی خوف نہین ہی ۔

نواب محمد عسکری کا دربار

نواب قمر رکاب بیچوان پی رہے ہین اور مصاحبین کی رنگین صحبت گرم ہی کہ اتنے مین منشی مہراج بلی صاحب تشریف لائے ارے یارو کچھ اور بھی سُنا بھئی واللہ ہی ۔ اہاہاہا کچھ پوچھیے نہ واہ واہ واہ ۔ اب کسی کی سمجھ مین نہین آتا کہ یہ کاہے کی تعریف کر رہے ہین اور انکی یہ کیفیت ہی کہ تعریفون کے پل باندھ دیے اہاہاہا ۔ واہ واہ کھٹ ارے توبہ واللہ وہ ٹھاکے کی آواز آئی تھی کہ الامان ۔ توبہ ہی بھلی حاضرین

جلسہ متحیر کہ یہ بک کیا رہا ہی ۔ آخر کار محمد عسکری نے کہا میان یہ کیا بک رہے ہو فرمایا جھرابن مین نازو کے فراق مین کل کنکوا تھا

نواب ۔ ای سبحان اللہ ۔ کل بے کل تھا کیا خوب ۔
آغا ۔ واہی واہ بھئی واہی واہ ۔ کیا اُپج کی لی ہی
ممن ۔ حضور بڑے بذلہ سنج اور لطیفہ گو ہین ۔
مہراج ۔ (بہت اکڑ کر) بھئی مین کہین پر نہین چوکتا ۔ واللہ کہین نہین چوکتا ۔ کل کا ذکر سنیے ۔ ہماری جورو صاحب نے ہمپر ایک پھبتی کہی کہنے لگین اب تم کا نکھ کے اٹھتے ہو بوڑھے ہو گئے ۔ واللہ مین نے بھی برجستہ جواب دیا کہ تم بھی نواب ہماری امان جان کی ساتھی ہو گئین ۔ تم بھی تو بچہ کش ہو اور ہمارے محلے مین ایک کیتا رہتی ہی برفی اُسکا نام ہی اور وہ اب بڑھیا ہو گئی ہی مگر کوئی پچاس بچے جن چکی ہی مین نے کہا تم بھی اب دوسری برفی ہو گئی ہو
نواب ۔ (قہقہہ لگا کر) بھئی کیا کہی ہی واللہ ۔
ممن ۔ حضور اب اس سے بڑھ کے اور کیا کوئی کہیگا ۔
مہراج ۔ بھائی واللہ ہی میری بیوی کی یہ کیفیت تھی کہ جھیپ گئین ۔ اور لطیفہ سنیئے اُنکا نام امرتا ہی ۔ امرتی اور امرتا کے لیے برفی کتنا موزون لفظ تھا ۔
نواب ۔ (قہقہہ لگا کر) مار ڈالا ظالم ۔ اُفوہ ۔
ممن ۔ حضور آداب عرض ہی ۔ (ہنستے ہوئے) بُرا حال ہی مارے ہنسی کے ۔ امرتا اور برفی کی کیا کہی ہی ۔
اختر ۔ حضور بی امرتا کی روایت نے منشی مہراج بلی کو نقل محفل بنا دیا ۔ واللہ ۔ ہنسکر ۔
نواب ۔ کیا خوب امرتا کے لیے نقل محفل سبحان اللہ
اختر ۔ حضور مگر کسقدر صاف گو ہین منشی مہراج بلی صاحب ۔
آغا ۔ ہان بھئی اسمین تو شک نہین صاف گو ضرور ہین

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اختر۔ مگر کیا پھبتی کہی ہی واللہ برفی اور امرتا۔

آغا۔ بھئی نواب تمہاری صحبت مین اسقدر صاف گو کوئی نہین ہی واللہ راست باز آدمی ہی۔ جھوٹ سے سروکار ہی نہین۔ ایسے لوگ میسر کہان آتے ہین۔

مہراج۔ بھئی سن تو لو۔ اُنھون نے کیا جواب دیا ہمنے جو کہا کہ تم نواب دوسری برفی ہو تو وہ ہنسکے کہتی ہین۔ تو تم بھی نواب شیرا ہو گئے ہو۔

ممن۔ شیرا کسی کتے کا نام ہی کیون حضور۔

مہراج۔ ہان ہان شیرا اندھے کتے کا نام ہی۔ اور کمر بھی ٹوٹی ہوئی ہی اور بوڑھا ہو گیا ہی۔

نواب۔ (لوٹ گئے) بھئی ہنسی کے مارے بُرا حال ہی۔ اُفوہ مار ڈالا ظالم۔

اختر۔ بھئی بڑی لطیفہ گو معلوم ہوتی ہین۔

ممن۔ خداوند اللہ جانتا ہی مارے ہنسی کے بُرا حال ہے۔

آغا۔ انھون نے برفی کُتیا کی اُنپر پھبتی کہی تو اُنھون نے بھی انکو شیرا بنایا۔ جی کیا دل لگی ہی کچھ۔

اختر۔ کیا سوجھی ہی واللہ۔ خوب ہی کہی۔

مہراج۔ بھئی وہ برجستہ کہتی ہی۔ یہ جو آغا میر کی سرا مین بھٹیاری نہین رہتی ہی۔ نام — لاحول ولاقوۃ یار بھلا ہی سا نام ہی۔

ممن۔ بہت سی رہتی ہین۔ اب کسکا نام لین۔

اختر۔ لکھن۔ اللہ رکھی۔ چندو۔ منی۔

نواب۔ امامن۔ کسی کا پتا تو بتاؤ۔

مہراج۔ چندو چندو۔ بڑی حاضر جواب ہی کہین پر چوکتی ہی نہین واللہ کہین پر نہین چوکتی۔ ایک دن ہمارے گھر کے لوگون سے بھڑوا دو۔

نواب۔ کیا یہ جیت جائینگی۔ اجی لاحول۔ ہونھ۔

مہراج۔ آپ واہی ہین آپ ایسون کو وہ راستہ بتائین۔

اس فقرے پر کُل حاضرین جلسہ لوٹ گئے بھئی بس اب از برائے خدا کوئی اور تذکرہ چھیڑو۔ لٹا دیا قسم خدا کی لٹا دیا۔ میرا اس وقت بُرا حال ہی۔ کہنے لگے چندو بھٹیاری کی کیا اصل حقیقت ہی۔ واہ۔ آپ بھی کوئی چیز ہین۔

اختر۔ حضور ایک روز ساقن سے مقابلہ کیا تھا۔

نواب۔ اجی وہ مہترانی سے بھی مقابلہ کرینگی۔

ممن۔ حضور بڑی حاضر جواب ہین بھلا ہم سے تو زبان ملائین۔ جب جانین ہم۔

مہراج۔ (بڑی سہولت کے ساتھ) مردون سے نہین راوی۔ خدا غارت کرے لاحول ولاقوۃ۔ وہ کہتا ہی ہمسے تو زبان ملائین بھلا۔ اور یہ آپسکے جواب مین فرماتے ہین کہ مردون سے نہین۔ واہ واہ وا۔

نواب۔ واللہ بڑے حاضر جواب آدمی ہو۔

مہراج۔ بھائی بندہ چوکتا نہین کہین واللہ نہین چوکتا کہون اور ہزارون مین کہون۔ جی والد بزرگوار سے بھی نہین چوکتا تھا۔ ایک مرتبہ باپ صاحب نے کہا۔

ممن۔ باپ صاحب بھی کیا خوب۔ ماشاء اللہ۔

نواب۔ ارے ٹوکو نہ یار۔ بھئی کہنے تو دو۔

مہراج۔ باپ صاحب ایک ہی حرام زادے۔

نواب۔ (لوٹ گئے) بھئی اب ہنسی ضبط نہین ہو سکتی لاحول ولاقوۃ باپ صاحب کی کیا کہی اور اسپر طرہ یہ کہ حرام زادے۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

مہراج۔ اب ہم نہ کہینگے واللہ نہ کہینگے۔

نواب۔ (ہاتھ جوڑکر) بھائی خدا کے لیے کہو۔

مہراج۔ باپ صاحب فرمانے لگے ابے تو بڑا گدھا ہی۔ برجستہ جواب دیا کہ حضور تو کانٹون مین گھسٹتے ہین بڑے توحضور ہین بندہ تو خرد ہی۔

نواب۔ (ہنسکر) بھبئی واللہ کیا کہی ہے۔ مانتا ہون۔

ممن۔ حضور خوب سوجھی بڑے تو آپ ہین۔

اختر۔ وہ بڑے گدھے یہ چھوٹے گدھے۔ واہ۔

نواب۔ بھبتی کے معنی ہی یہ ہین کہ باپ نہین دادا پردادا ہو تو نہ چوکے۔ جناب منشی مہراج بلی صاحب بھی اپنے وقت کے مُلّا دو پیازہ ہین۔

مہراج۔ بھبئی مُلّا دو پیازہ کو اسقدر سوجھ بوجھ نہ تھی۔

ممن۔ کیا شک ہی اسمین ذرا شک نہین حضور۔

اختر۔ بیشک۔

مہراج۔ ہمارے گھر کے لوگون کو ہمسے بڑی محبت ہی جناب ع

از من محبت میکند زوجاے من

اختر۔ اچھا مصرع پڑھا ہی۔

ممن۔ فارسی کا تو خاتمہ ہی۔ واہ حضور منشی مہراج بلی صاحب بہادر۔ خوش گفتہ برادر من۔

مہراج۔ از من فارسی بگوئید۔ من انچہ شرط بلاغ ست باتو میگویم توخواہ از سخنم پند گیر خواہ ملال۔

اختر۔ کیا طبیعت پائی ہی واللہ خدا کی دین ہی۔

مہراج۔ ہمارے گھر کے لوگون کو ہمسے بڑی محبت ہی۔

نواب۔ یادداشت۔ اسکا اس وقت کیا ذکر تھا۔

ممن۔ حضور وہ لطیفہ واللہ کبھی نہ بھولے گا۔ کہنے لگے افیم کیا چنڈو تک تو پیتے نہین ہین۔ اہو سبحان اللہ

اختر۔ اہو لعنت خدا۔ واہ وا واہ۔

داروغہ۔ پھر کیا کوئی بڑی بات کہی انھون نے۔

اختر۔ جیسے کسی سے کوئی پوچھے کہ آپ شراب پیتے ہین اور وہ جھٹ سے جواب دے کہ شراب کیا معنی ولایتی پانی تک تو پیتا نہین ہون۔ اور عمر کیا خوب بتائی ہی کہ بیوی مجھسے چھوٹی ہین۔ مگر (ہنسکر) واللہ گھر مین بھیجد یتا یہ سب پر فوق لیگیا خدا کی قسم۔ لاحول ولا قوۃ۔

نواب۔ واللہ عمر بھر نہ بھولیگا۔ یہ سب پر طرہ ہی ایک نئی بات ہوئی نا۔

اختر۔ مگر حضور چڈا گلہری کا پٹنا ستم ہو گیا۔

ممن۔ بھبئی ہان ہمکو بھی بڑا رنج ہوا۔ دوسرے دن یہ حال سب کو معلوم ہوا تو بڑی دل لگی ہوئی۔

اختر۔ یہ واقعہ تو تواریخ مین لکھنے کے قابل ہی۔

داروغہ۔ چڈا گلہری کی ہڈیان یاد کرتی ہونگی۔ وہ بودی مار پڑی کہ توبہ ہی بھلی۔

ممن۔ تواسنے بھی تو غضب کیا کہ منشی مہراج بلی اب کیا کہون گلے سے لگا لیا۔

مہراج۔ (بہت بگڑکر) اب ہم یہان نہ بیٹھیگا کاہے واسطے یو سور لوگ ہمکو چھیڑنے مانگتا ہی۔ یو شالا لوگ کاہے واسطے ہمکو جوک (دق) کرنے مانگتا ہی۔ یو بلڈی فول کاہے واسطے ہمکو چھیڑنے مانگتا ہی تم لوگ۔ سور لوگ۔ برائے چہ من را ادن۔ ادن۔ برائے چہ۔ من نخواہم گفت۔

بیگم صاحب کی روانگی

نواب نادر جہان بیگم اور رلبشیر الدولہ اس قطع سے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کلکتے سے چلے کہ ایک پالکی گاڑی پر بیگم صاحب اور ایک مصاحب اور مہری سوار ہوئین اور دوسری پالکی گاڑی پر بی مغلانی اور دو مہریان اور دو خواصین آور تیسری پالکی گاڑی پر دواجی اور دو خواصین اور ایک پہرے والی چوتھی پالکی پر دو خدمتگار اور ایک روتنا اور ایک چپراسی - نواب بشیر الدولہ بہادر کے ہمراہ دو خاصہ ٹیز تھے - دو خواص دو چپراسی اور ایک داروغہ -

تین پہلے درجون کا پہلے ہی سے بندوبست کر لیا تھا - ایک درجے مین بیگم صاحب اور ایک خواص اور دواجی اور ایک مہری - باقی درجون مین اور سب بیٹھین - مگر یہ تینون درجے پاس پاس تھے اور ان دونون درجون مین ایک ایک چپراسی بیٹھا تھا - نواب صاحب اور اُنکے داروغہ ایک درجے مین تھے - اور ایک خواص ساتھ تھا باقی سب تیسرے درجے مین -

ریل گھر پر نواب صاحب نے بیگم صاحب سے کہا - اب ہم اور آپ اگر ایک ہی درجے مین بیٹھین تو بڑا لطف ہو ایسی پھنستین مگر تدبیرین سوچین کہ اب کیا کارروائی کرنا چاہیے - بیگم صاحب نے کچھ جواب نہ دیا مگر اتنا کہا ہمپر بڑا احسان کرو اگر اس موئی چھینیر کو گھر سے نکلوا دو - چوڑی والی پر عاشق ہوے ہین (پیشانی پر ہاتھ ٹیک کر) کیا خوبی قسمت ہی - یہ جبھی - خیر - نہ ہم یہان آتے اور نہ یہ گل کھلتا - اچھا پھر اب تو جو ہوا سو ہوا اب فقط تمھارا ہی سہارا ہی تم دو دو تو لونڈی ہو جاؤن - نواب بشیر الدولہ نے کہا اچھا -

خیر اسباب وسباب تُلوا کر سوار ہوے پہلے اسٹیشن پر نواب بشیر الدولہ بہادر اتر کر بیگم صاحب کی گاڑی کے پاس آئے - خیر صلاح کسی شئر کی ضرورت تو نہین ہی - برف ساتھ ہی کہا - ہان ہان - کیا چاہیے تمھین؟ برف کا پانی پیو گے -

فرمایا جی نہین - دس سیر برف مین خود اپنے ساتھ لایا ہون بیگم صاحب نے خواص سے کہا خاصدان لاؤ خاصدان سے دو گلوریان نکالکر اپنے ہاتھ سے نواب بشیر الدولہ کو دین پوچھا تمباکو کھاتے ہو - کہا خوب - یہ سوال آپ روز کرتی ہین اور مین آپ کے تمباکو پر عاشق ہون - یہ خوشبو کسی اور تمباکو مین کہان -

بشیر - اب ریل کا وقت آ گیا - بندہ رخصت ہوتا ہے -

بیگم - خدا حافظ - ہم بڑے آرام سے ہین نواب -

بشیر - مین دوسری تیسری چوکی پر ضرور ملا کرونگا

بیگم - اے اب جاؤ - کہین ریل نہ چل کھڑی ہو -

بشیر - دو گلوریان اور دے دیجیے تو مہربانی ہی -

بیگم - خاصدان لاؤ - (خواص سے) لیجیے گلوریان -

بشیر - واللہ کس مزے کی گلوریان بنی ہین -

نواب بشیر الدولہ بہادر اپنے درجے مین گئے ہی تھے کہ ریل چلی - داروغہ نے کہا خداوند میری اسوقت بُری حالت تھی - مین دل مین سوچتا تھا کہ یا الٰہی یہ ہمارے حضور چل کہان دیے - مین سمجھا کہ شاید زنانی گاڑیون مین سے کسی گاڑی پر بیٹھ گئے ہون (مسکرا کر) بارے حضور تشریف لائے - نواب صاحب مسکرانے سے مطلب سمجھ گئے کہا بڑے بدمعاش ہو - اب ہم کیا اتنا بھی نہین سمجھتے کوئی پاگل مقرر کیا ہی آپ نے -

اب وہان کی کیفیت سنیے کہ ایک خواص نے بیگم صاحب سے کہا حضور نواب بشیر الدولہ کا بھی کیتا اچھا مزاج ہی کہ مین کیا عرض کرون - ایسے رئیس دریئس) پیدا کہان ہوتے ہین بات کی بات مین ہزارون خرچ کر ڈالے اور اُف تک نہ کی

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

بڑے رئیس ہین ایسے ویسے نہین ہین اور حضور شکل صورت بھی اچھی ہی سو دو سو مین ایک۔

بیگم صاحب کہ بڑی طبیعت دار تھین اسکی تقریر سے سمجھ گئین کہ یہ لگنا پا کرتی ہی۔ کچھ جواب نہ دیا مگر خواص سے کھٹک گئین اور دل ہی دل مین سوچنے لگین کہ یہ تو کیا ہی اگر اسکے سے ہزار آئین تو بھی ہم اپنی عصمت و آبرو کے خلاف نکرینگے۔ اس وقت ہم پر مصیبت پڑی ہی اس سے ہم بشیر الدولہ کی یہ باتین بھی سنتے مین نہین تو توبہ مین تو کھڑے کھڑے ذلیل کروا دیتی سگر مصلحت کے خلاف ہی چوتھے اسٹیشن پر پھر نواب صاحب تشریف لائے خیر صلاح آفت جب گاڑی رک جاتی ہی تو بڑا حقبا ہوتا ہی بیگم صاحب نے فرمایا۔ جی ہان اُس تو ضرور ہی مگر یہان پنکھا چل رہی ہی برابر۔ یہ بیچارے تیسرے درجے والے کس مصیبت مین ہونگے نواب صاحب نے کہا انکو کیا مصیبت ہی وہ تو اس بات کے عادی ہین مصیبت تو ہم لوگون کو ہی جو خسخانہ و برف آب کے عادی ہین اور جنہون نے ناز و نعم مین پرورش پائی ہی۔

بیگم۔ اور تم گھڑی گھڑی آتے ہو کہین ریل نہ نکل جائے تو پھر معلوم ہو۔ لے اب جاؤ۔

بشیر۔ جی نہین ریل کہان جا سکتی ہی۔ کیا مجال۔

بیگم۔ ای مجال کے بھروسے بھی نہ رہنا کہین اگر ریل چلی تو پھر کچھ بنائے نہ بنیگی۔

بشیر (گھڑی دیکھکر) ابھی تین منٹ کی کسر ہی۔ اور اگر کہیے تو یہین بیٹھون دو گھڑی دل بہلتا ہی آپ سے۔

بیگم۔ بسم اللہ مگر بدنامی کا ڈر ہی۔

خواص۔ ای نہین سرکار بدنامی کاہے کی ہی۔

بشیر۔ ہمارے نزدیک تو بدنامی نہین ہی کچھ۔

بیگم۔ ای تو ضرورت ہی کیا ہی اسکی۔

بشیر۔ وہان جی نہین بہلتا باتین کس سے کرین۔

بیگم۔ (ہنسکر) اچھا تو اس خواص کو لیجاؤ۔

خواص۔ اوئی واہ سرکار لونڈی ایسی نوکری سے درگذری جسمین آبرو جائے۔

بشیر۔ ئے چلو بی چاندنی۔ بس اب ہم نہ مانینگے۔

خواص۔ بجا ہی حضور سامی مین وہان مردون مین کیا کرون جا کے۔ واہ خداوند واہ۔

بشیر۔ اور کچھ نہین ایک تو گلوریان بناؤ۔ دوسرے باتین کرو بے عورت کے جی گھبراتا ہی۔ واللہ بہت جی گھبراتا ہی۔

بیگم۔ ای چلی نہین جاتی اور یہ اسکا نام تمکو کیونکر معلوم تھا پہلے یہ تو بتاؤ۔

بشیر۔ مین اُسکی ذات بنیاد سے واقف ہون۔

بیگم۔ جبھی۔ ہون ہون!!! سمجھی مین۔

بشیر۔ کیا۔ یہ ادا ہماری سمجھ مین نہ آئی۔

بیگم۔ ارے تو سب سمجھتا ہی۔

بیگم سمجھتا ہی تو اور سمجھتا ہی۔ اور ارے سارن بے تکلفی کے الفاظ سے نواب بشیر الدولہ بہادر کو یقین ہو گیا کہ بیگم صاحب کا بھی ہم پر دل آیا ہی۔ چونکہ ریل چلنے کو تھی لپک کر اپنے درجے مین ہو رہے تو اسی خواص نے کہا ای حضور کیا اچھا مجاز (مزاج) ہی اللہ جانتا ہی اور دیدار و جوان ہین بیگم صاحب تو پہلے ہی تاڑ گئی تھین۔ کہا پھر ہمنے تو تمہارا ٹھکانا کرنے کی فکر کر ہی دی تھی اب سہی۔ اب آئین تو چلی جاؤ۔ گلوری بنا بنا کے کھلاؤ اور باتین کرو۔ خواص کو بشیر الدولہ ہی نے انکے ہان نوکر رکھوایا تھا اور اسی شرط پر کہ بیگم صاحب کو راہ پر لائے مگر یہ بڑی، ہی

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

پارسا عورت تھیں - خواص کی بات کو کاٹتی نہ تھیں لیکن
دل ہی دل میں اسکو برا بھلا کہتی تھیں - اگر ریل پر ہوتیں
تو فوراً موقوف کر دیتیں - خواص نے تھوڑی دیر کے بعد
پھر وہی ذکر چھیڑا - سرکار ابکی آئیں تو جانے نہ دیجئے ذری
پردہ کر لینگے - بس اور کیا اور پھر آپ کے عزیز ہیں -
کیا غیر تھوڑا ہی ہیں - ای ہاں - اپنوں سے اتا پردہ کیا -
اور پھر لیا تب دیکھیے آپ کے ذری سے اشارے سے
لکھنؤ تک ساتھ دیا پھر یہ ہر کوئی کریگا - اور شکل صورت
کتی اچھی پائی ہی -

نواب بشیر الدولہ بہادر نے داروغہ سے کہا بھئی
میری تو اس عورت پر جان جاتی ہی - درم ناخریدہ غلام
ہوں واللہ کیا تقریر اور کیا ادا ہی واللہ میں کچھ کہہ نہیں سکتا
عجب حسن گلو سوز ہی - آہا ہا ہا - اور اسکے ساتھ شوخی اور بھی
مارے ڈالتی ہی - کوئی تدبیر ایسی بتاؤ کہ ہتھے چڑھے

استاد داروغہ تو یہ چاہتا ہی تھا کہ نواب صاحب
سے نکاح ہو جائیں سوچ کر عرض کیا حضور نے تو خوامخواہ
الگ الگ بٹھایا بیکار بے وجہ ای ساتھ ہی بٹھانا
تھا - مزے سے دل لگی ہوتی جاتی اور گلوریاں کھاتے
کہا بھئی جب وہ منظور بھی کریں - اتنے میں ریل کی
چوکی آئی -

نواب - ارے بھئی یہاں کتنی دیر ریل ٹھہرتی ہی -
سپاہی - ہجور دس منٹ ابھی بڑی دیر ہی -
نواب - تو ہم بیگم کے اس درجے میں باتیں کر لیں -
سپاہی - سارے ہجور ابھی بڑی دیر ہی - ہو آئیے -

نواب صاحب نے دروازہ کھلوا اور بیگم صاحب
کی گاڑی کے پاس پہنچے -
نواب - کیا ہو رہا ہی کسی شہر کی صورت تو نہیں ہی -

بیگم - (خواص کی طرف اشارہ کر کے) کچھ دو سوتی ہیں -
خواص - سرکار آرام میں ہیں -
نواب - اور کوئی جاگتا ہی یا سب سوتے ہیں -
بیگم - (اشارے سے) سب سو گئے -
خواص - حضور سب سو گئے -
نواب - کچھ ڈھب پر آنے والی ہیں یا نہیں - بھرپور
انعام لو - مگر -

راوی - نواب صاحب سمجھے کہ اصل میں سب سو گئے
ہیں تو میدان خالی پاکر خواص سے پوچھا کچھ ڈھب پر آنیوالی
ہیں یا نہیں - خواص نے اشارے سے کہا خاموش رہیئے
یہ انکی سمجھ میں نہ آیا - اور بیگم صاحب سب دیکھ رہی ہیں
خواص تو پہلے ہی سے گتھی ہوئی تھی لاکھ لاکھ سمجھاتی ہی
مگر بشیر الدولہ کو عشق نے اندھا کر دیا تھا اشارہ خاک
نہ سمجھے اپنی ہی کہے گئے -

نواب - تم تو بولتی ہی نہیں ہو چاندنی -
خواص - ای حضور کیا بولوں کیا -
نواب سمجھ گئے - دانتوں کے تلے انگلی دبا کر - ارے!
بیگم - ای میں کہتی ہوں کہیں ریل نہ نکل جائے -
نواب - کیا مجال ہی ریل نکل جانے کی ایک ہی ہوئی
کیا دل لگی بازی ہی -

ادھر نواب صاحب نے کہا ایک ہی ہوئی اور ادھر
ریل چلی اور یہ دوڑے - ریل لین چھوڑ چکی تھی -
سپاہی نے کہا ریل سے الگ رہیئے - چلیے ترلکا ہو گیا
اب یہ کیا کریں - سر پر ٹوپی تک نہ تھی - اور
پیاس کے مارے برا حال - اور کسی شہر کی چوکی نہیں
ذرا سا گانوں - اسٹیشن ماسٹر نے کہا آپ اتنا بیر رہا
کہاں - کیا پساب (پیشاب) کرتا تھا - کہا جی نہیں

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اب کیا بتاؤن کہان رہا۔ لاحول ولا قوۃ۔ وہ بولا شوبابا اب لاحول پڑھنے سے مطلب نکلتے نہین ہوتا۔ کہا صاحب ٹوپی تک تو ہی نہین —

بابو۔ بڑا افسوس (افسوس) ایسے تو ہونے نہین مانگتا اب آپ اپنے کیا کرنے سکتے —

بشیر۔ اب ہمکو ایک چھپرکھٹ بچھائے تو بیٹھین۔ نیند تو آ آئیگی نہین۔ بڑا غضب ہوا ہمسے بڑی بیوقوفی ہوئی مگر مشتے کہ بعد از جنگ یاد آید بر کلہ خود باید زد۔

بابو۔ وہ دیکھو کھلاشی (خلاصی) نواب صاحب کو بٹھو۔

بشیر۔ بھیجی کوئی مسلمان ہو تو ذرا سا پانی پلا دو —

ایک شخص پانی لیکر آیا تو اُنھون نے پوچھا۔ کون ہو۔ کہا پٹھان۔ یہ عادی نفیس نفیس اور صاف ستھرے برتنون مین آپ خاصہ پینے کے چھنا ہوا اور برفاب ہو۔ وہان یہ تکلفات کہان وہ ٹین کے ایک تام لوٹ مین پانی لایا۔ مگر نہایت سرد تھا۔ پیکر اُسکو ایک روپیہ انعام دیا اب تو انکی خاطرین ہونے لگین سپلنگ بھی بچھا اور قالیچہ بھی آیا اور اسٹیشن ماسٹر نے ایک سفید چادر بھی منگوائی اور اُنکے گھر سے تکیے بھی آئے نئے نئے غلاف چڑھے ہوے۔ ایک گورا گھڑا تپائی پر رکھا گیا۔ اب کیا تھا اب انکی خاطرین ہونے لگین۔ مگر پھر بھی وہ آرام کہا —

نواب صاحب لیٹے ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا اور ٹھنڈا ٹھنڈا پانی پینے سے روح کو تازگی ہوئی۔ مگر حقے کے بغیر بیچین تھے اور خاصدان بھی ساتھ نہ تھا۔ کیا کرین اب آپ شعرخوانی کرنے لگے —

ناامیدی کے سخن کیون نہ کہے دل ہمسے
تیغ کے ساتھ کشیدہ ہو جو قاتل ہمسے

ایک شخص جو یون ہی سا لکھا پڑھا کرتا تھا وہ بھی کھڑا ہو گیا اور کہا حضور کچھ فرمائیے۔ ؎

یون جسم زار اپنا پنہان ہوا کفن مین
خوشبو تھی جس طرح سے یوسف کے پیرہن مین

اُسنے بڑی تعریف کی اُنھون نے نام دریافت کیا اُسنے کہا رضا حسین۔ نواب صاحب نے فرمایا۔ ؎

تمھاری مانگ نے دہشت یہ اپنے دل مین ڈالی ہی
کہ کیون اس زلف کے حبشی نے تیغ اپنی نکالی ہی

یہان تو شعر شاعری ہو رہی تھی اور اُدھر بیگم صاحب افسوس کر رہی تھین کہ نواب بشیر الدولہ بہادر بیچارے رہگئے بڑی تکلیف اُٹھائینگے۔ ایک آدھ مرتبہ ہنسی بھی آئی کہ بہت اکڑ کر کہا (یہ ریل چل دینے کی ایک ہی ہوئی) اور بس اتنا کہنا تھا کہ ریل یہ جا وہ جا۔ خواص نے کہا کچھ دور دوڑے بھی تو تھے۔ مگر ریل کو پا سکتا ہی کوئی رہگئے —

شام کو کھایا دہی رات کو جوڑی آئی
ٹوٹکا ہمسکو بتا دو کوئی بی ہمسائی

صبح کو کوئی نو بجے کے وقت معشوق نسرین بدن بی قمرن کی دوگانا جان خوب بن ٹھن کے پٹیان جما کے آنکھون مین خوب سرمہ لگائے چلبلاہٹ کے ساتھ آئین اے دوگانا جان اے دوگانا جان۔ بہن کہان ہو بی مغلانی نے کہا حضور آرام مین ہین۔ اے جگا دو مغلانی۔ مغلانی نے کہا حضور جگا سکتے ہین ہم لوگ نوکر چاکرون کی یہ جرأت نہین ہو سکتی کہ کہین اُٹھو بس اب سو چکین۔ اور سرکار یہ دن کا اتنی دیر سونا منحوس ہوتا ہی —

دوگانا جان نے قمرن کو جا کے جگانا شروع کیا۔ اے بہن

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اُٹھو۔ اوئی ای نو بجگئے۔ اب دس کا عمل ہی۔ کیا غافل نیند ہی (شانے ہلاکر) ای اُٹھو۔ قمرن۔ قمرن۔ ایئں جیسے کوئی متوالا ہوتا ہی۔ ای اُٹھو بہن۔ کیا رات کو کچھ شغل کیا تھا۔

اتنے مین نازو کی آنکھ کھُل گئی۔ کہا تم ہو بہن۔ دُگانا بگڑی ہوئی بیٹھی تھی بولی وُاہ واہ اچھی باتین ہین خوب گھر وندا کرو گی۔ بس بس ایک دن نکالی جاؤ گی نواب کو جو معلوم ہوا کہ تم پیتی ہو تو کھڑے کھڑے نکال دینگے تم تو نازو اب مین کیا کہون۔ ارے یہ مزے یاد کرو گی اور روؤ گی۔ چلن کے ساتھ چلو۔ ہائے کیا کر رہی ہو۔" نازو نے کہا تم تو بہن سڑن ہو۔ نواب سُن لینگے کہ یہ پیتی ہین تو ہمکو کھڑے کھڑے نکال دینگے؟ بجا۔ اری بیوقوف اُنھین نے تو زبردستی پلائی۔ یہ سُننا تھا کہ دُگانا حیرت سے نازو کو دیکھنے لگی۔ کیا! نواب نے پلائی اُنکے یہان شراب آئی کہان سے۔ کیا پیتے ہین۔ نازو مُسکرائی۔ اور نہین تو کیا کوئی پارسا یا مولوی ہین۔ تم بھی کتنی سادہ مزاج ہو دُگانا کو اور بھی حیرت ہوئی اللہ جانتا ہی نازو ہمکو نہین معلوم تھا

قمرن کا پلنگ جو چھت پر بچھا تھا اُسپر دھوپ آگئی تو قمرن انگڑائی لیتی ہوئی اُٹھین۔ کیا دُگانا آئی ہین ای بہن یہان آؤ۔ اوئی نگوڑی دھوپ سارے مین پھیل گئی فوراً پلنگ سے اُٹھکر طرارہ بھرا تو کمرے مین ہو رہین اور دُگانا کو لپٹکر بوسے لینے شروع کیے۔

دُگانا جان ہم تمپر عاشق ہین۔ اللہ جانتا ہی ہم تمپر عاشق ہین۔ ہمکو تمسے عشق ہی۔ دُگانا نے جھک کر کہا اے تو نچلی بیٹھو ذری۔ یہ تمھارے منھ سے بھبک آسی رہی ہی۔ ہم اب تمسے ملنا ترک کر دینگے۔ بس۔

قمرن۔ کیون کیون بگڑ کیون گئین خدا کے واسطے۔

دُگانا۔ بہن دیکھو زمانہ بُرا جاتا ہی۔

قمرن۔ اوئی اس سے کیا مطلب۔ پھر اچھا پھر کیا

دُگانا۔ پھیر تو بہن سمجھ کا ہی۔ بس۔

قمرن۔ اوئی (انگڑائی لیکر) طشت منگوا کر مُنھ دھونے لگین (مُنھ دھوکر کہا دُگانا) تم آج لڑتی کیون پڑتی ہو۔

دُگانا۔ ہمین بڑا صدمہ ہوا بہن۔ اللہ جانتا ہی۔

قمرن۔ یہ کاہے سے (پلنگ پر پھر لیٹکر)۔

دُگانا۔ ایسی نیند کیا۔ نو بجے کے بعد تم اُٹھی ہو۔

نازو۔ ای لو آج ایسا ہو گیا بہن۔

دُگانا۔ بس چلو منھ نہ کھلواؤ۔

نازو۔ اوئی۔ یہ تو کاٹے کھاتی ہین جیسے۔

قمرن۔ ای مہری گلوریان لاؤ۔ خاصدان لاؤ۔

مہری۔ سرکار وہ کیا رکھا ہی خاصدان۔ لونڈی نے تو سویرے ہی سے سب سامان لیس کر دیا تھا۔

قمرن۔ دُگانا جان کو گلوری دو۔

قمرن پھر پلنگ پر لیٹین تو خراٹے لینے لگین۔ نازو نے انکو جگایا۔ ای اوئی۔ اُٹھو بہن۔ واہ اتنا دن چڑھا سارے مین دھوپ پھیل گئی اور تم سو رہی ہو۔

قمرن بڑی خرابی سے اُٹھین۔ منھ دھویا اور بی مغلانی سے کہا اسوقت صفرے کی بڑی شکایت ہی کوئی شے ایسی پلاؤ کہ ذرا طبیعت ٹھکانے لگے۔ مغلانی نے کہ بڑی تجربہ کار عورت تھی دو کھٹے انار توڑے۔ دونون شاداب اور بڑی صفائی کے ساتھ اُنکا افشردہ بنایا اور شاہجہان پور کی اعلیٰ قسم کی شکر ملاکر چھانا اور برف کا بڑا سا ٹکڑا اسمین ڈالا اور جب افشردہ

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

خوب ٹھنڈا ہو گیا تو کیوڑا ملا کر چاندی کے کٹورے مین
لے گئی بی قمرن نے پیا تو کلیجے تک ٹھنڈک پہونچی بڑی
تعریف کی کہا اسوقت تمنے جلا لیا باجی جان کو بھی پلاؤ
ہمنے تمکو ایک اشرفی انعام دی اسوقت مغلانی نے
آداب عرض کیا اور ایک کٹورا اسی طرح بی نازو کو بھی پلایا
افشردہ پینے کے بعد قمرن نے کمرے کا ایک دروازہ
کھولا جو پچھم کی طرف تھا - کھولا تو دہے کے نیچے دیکھا
تو ایک مکان ہے اور ایک عورت بیٹھی کچھ سی رہی ہے - کہا
بی ہمسائی سلام - وہ عورت اٹھ کھڑی ہوئی کہا بندگی
ہمنے تو بہن کئی بار چاہا تھا کہ پکارین مگر پھر ہمنے کہا کیا جانے
کیا کرتی ہونگی برا مانین بھلا مانین کوئی مرد بیٹھا ہو قمرن
نے نام پوچھا - کہا ہمارا نام شہزادہ بیگم پوچھا کچھ وثیقہ
ہے کہا ہان بہن ستاسی روپے ملتے ہین - پوچھا تمھارے
میان کہان ہین بہن - کہا ہمارے میان خدا کنج پہونچے
کہا ارے ابھی تمھارا سن ہی کیا ہے - پھر کوئی فکر نہین کی
قمرن اور شہزادہ بیگم مین تھوڑی ہی دیر مین
گہری چھننے لگی کہ گویا برسون کی ملاقات تھی شہزادہ بیگم
کی بندریا دیکھکر قمرن نے کہا بہن ہماری ایک
گویان کی بندریا نے بچہ دیا ہے اسکی صورت ایسی چمکتی
ہے جیسے ستارہ چمک رہا ہے - اور مانگ تو وہ جو ن
دکھائی ہے کہین کیا کہون —
اے ہمسائی تمھارے یہان بھی بہت چوہے ہونگے
ہمکو تو بڑا دق کرتے ہین —
شہزادہ بیگم - چوہے تو ہمارے یہان آتے
نہین ہین بہن مگر کیا کہون بس کھٹملون نے تو ناک مین
دم کر دیا ہے بہن - رات بھر نیند نہین آتی ہے
عذاب مین جان ہے —

قمرن - اے تو دونون گھرون کے چوہے ہمارے ہی یہان
آ گئے ہین - اوئی —
شہزادہ - اور کھٹمل دونون گھرون کے ہمارے یہان
آ گئے اچھی دل لگی ہوئی —
قمرن - تو مین آج آدھے چوہے تمھارے گھر بھیجے
دیتی ہون بہن
شہزادہ - (ہنسکر) اچھا تو ہم آدھے کھٹمل تمھارے
یہان بھیجے دیتے ہین - جاؤ یون ہی سہی —
قمرن - ہمسائی شربت پیو گی - اللہ جانتا ہے
گڑھل کا شربت ہے برف ڈالکے پیو کیوڑے
کے ساتھ —
شہزادہ - گڑھل تو نہین کیوڑے کا
شربت پلواؤ تو کیا مضائقہ ہے - برف ہے
برف تو جان ہے آج کل —
قمرن - ہان ہان برف بھی ہے - بی مغلانی کیوڑے کا
شربت ہماری ہمسائی کو پلاؤ —
مغلانی نے کیوڑے کے شربت مین برف کا بہت بڑا
ٹکڑا ملایا اور پھر کیوڑا ملایا جب خوب ٹھنڈا ہو گیا تو کہا
حضور حاضر ہے مگر دون کس طرح سے کہا اے اس دیوار کے
پاس کھڑی ہو جاؤ اور برآمدے کی طرف سے دے دو
کٹورا بھرکے شربت پیا تو جی خوش ہو گیا کہا اوہ
آنکھون مین تراوٹ آ گئی —
قمرن - بہن ہم مین تم مین خوب بنیگی - اور اگر خدا نے
چاہا تو زندگی بھر نبھ جائیگی —
شہزادہ - کیون نہ نبھیگی - آدمی آدمی سے ملتا ہی ہے ہمین
کیا معلوم تھا کہ تم ایسی خوش مزاج ہو - نہین ہم چھپ کے
ملتے بہن - یہ دو گھڑی کا ہنس بول لینا ہی بجا ہے اور اس

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اتنے مین شہزادہ بیگم نے کہا ہم نماز پڑھ لین تو پھر باتین کرین۔ ذرا ٹھہر جاؤ۔

قمرن بولی اخاہ! نماز بھی پڑھتی ہو۔ کیا گناہ بہت کیے ہین۔ ستر چوہے کھا کے بلی حج کو چلی۔ کہا بہن ہم بچپنے سے نماز پڑھتے ہین۔ ناغہ نہین ہونے پاتی مجال کیا کہ قضا ہو جائے باقی گناہ کی نسبت گناہگار کون نہین ہی شرع کے مطابق کون چلتا ہی بہن۔

قمرن نے کہا بی ہمسائی ہم یہ لوہے کے سیخچے نکلوا دا لینگے جسمین ہم تم ایک جگہ بیٹھ کے باتین کیا کرین مزے مزے سے ای بہن یہ کتا تمنے پالا ہی کیا اچھا کتا ہی ہمارے پاس بھی ایک کتا تھا مر گیا بچارا۔ دن بھر مین پانچ پانچ چھ چھ چوہے مارتا تھا۔

شہزادہ بیگم نے اپنے نوکر عبد اللہ خان کو بلایا اور کہا نیچے سے پاندان لے آ۔ گلوریان بنا کر قمرن کو سلا خون مین سے دین قمرن نے بڑی تعریف کی۔ اللہ جانتا ہی ہمکو یہ گلوریان بہت پسند آئین۔ اچھا آج شام کو ہمارے یہان دعوت ہی۔ اب یہ بتاؤ کہ کسی سے دل بھی ملا ہی۔

شہزادہ بیگم ہنسنے لگین۔ کہا بہن دعوت کی ابھی کون جلدی ہی دیکھا جائیگا۔ اب تو ہم تم ہمسایے ہی ہین ہین۔ اور بہن یہ جو تمنے پوچھا اسکا حال یون ہی کہ ہمکو یہ ہرجائی پنا اچھا نہین معلوم ہوتا۔ ہان اگر کوئی وضعدار شریف زادہ ہو سلسلۂ وضع کا پابند بات کا دھنی تو خیر کیا مضائقہ ہے۔ پڑوس مین وہ سامنے ایک صاحب رہتے ہین خوبصورت اور حسین آدمی ہین اور دل کے چالاک وہ ہمپر ڈورے ڈالتے ہین مگر ابھی ہمسے اُنسے یکجائی کی نوبت نہین آئی ہے۔ آدمی اچھے معلوم ہوتے ہین

اتنے مین کوٹھری سے دھماکے کی آواز آئی اور مغلانی نے کہا ان چوہون کو خدا غارت کرے۔ قمرن نے بہ آواز بلند کہا اری ہمسائی دیکھو دن دہاڑے نگوڑے چوہے ادھم مچاتے ہین۔

یہ باتین ہو ہی رہی تھین کہ ایک آواز آئی اجی میر صاحب آپ نے مثل نہین سُنی کہ قاضی کے گھر کے چوہے بھی سیانے۔ قمرن جو دیکھتی ہی تو! (ارے! اے ہمسائی یہ کون ہی۔) کہا بہن یہی ہین۔ کیا اچھی صورت ہی۔ گوری گوری۔ بات چیت کتنی اچھی ہی بڑا وضعدار آدمی ہی اور سیر چشم۔

قمرن۔ اللہ جانتا ہی ملاقات کے قابل ہی۔

شہزادہ۔ کیا جوان خوبرو ہی چشم بد دور۔

قمرن۔ ڈورے ڈالتے ہین معلوم ہوتا ہی۔

شہزادہ۔ ڈورے ڈالتے ہین کہ لٹو ہی مردوا۔

قمرن۔ اچھا پھر خالی خولی تاک جھانک سے کیا فائدہ۔

شہزادہ کچھ دیکھتی بھی ہو ذرا کنکھیون سے دیکھو۔

قمرن۔ ہاتھ جوڑ رہا ہی۔ ہاے لگی بھی کیا بری ہوتی ہی کسی پر دل آنا ستم ہی۔

شہزادہ۔ اب اس وقت یہ گھنٹون ہمین کھڑا گھورا کریگا اور ٹہلیگا اور شعر پڑھیگا اور بار بار ہاتھ جوڑیگا ہمارے۔

قمرن۔ کیون صاحب یہ اتنی لمبی چوڑی تو نماز پڑھتی ہو اور باتین یہ۔ یا اللہ توبہ۔

شہزادہ۔ ہمین ایک ہندنی کی بات اسوقت یاد آئی بنارس مین تھی اور ہم بھی وہین تھے۔ ہمنے پوچھا کیون بہن یہ روز تو تم مندر مین جاتی ہو اور وہین سے اِدھر بھی جاتی ہو ادھر اُدھر پھر ایسے مندر جانے سے کیا فائدہ۔ کہا بہن اُنسے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

تو اچھے مین جو بدی بھی کرتے ہین اور مندر نہین جاتے ہین
قمرن ۔ ہم بھی آج سے نماز پڑھا کرینگے ۔
شہزادہ ۔ ضرور چاہیئے بہن چاہے جو فصل کرے مگر نماز روزہ نہ چھوٹنے پائے ۔
مغلانی ۔ کیا بات ہے اس سے بہتر اور کیا ہے ۔
قمرن ۔ روزون مین تو دم اُلجھتا ہے ہمارا ۔
شہزادہ ۔ (گلوری بناتے ہوے) ارے ! یہ آج چوڑیان آپ ہی آپ ٹھنڈی ہوئی جاتی ہین ۔
قمرن ۔ اللہ کرے کوکھ مانگ سے ٹھنڈی رہو ۔
شہزادہ ۔ ہمین کل جوڑی آگئی ہے کوئی ٹوٹکا تو بتاؤ بہن
قمرن ۔ ہم بتائین ہمسے سنو ایک کام کرو ۔
مغلانی ۔ اے حضور بکھیڑا کاہے کو کرے کوئی ۔ برگد یا پیپل کے درخت کو سات سلام کرو ۔ اور جب یہ نیت کرو ۔ تو بولو نہ کسی سے بات نہ کرو ۔
شہزادہ ۔ تو پیپل کا درخت تو تمھاری بغیا مین ہے ہمسائی کیون بولو بہن ۔
قمرن ۔ ہان ہان آؤ گھر ہے تمھارا ۔
شہزادہ بیگم نے عبداللہ خان کو پکارا کہا ذرا ڈولی تو جاکے لاؤ ۔ پوچھا کہان تک کے لیے ۔ کہا یہی ذرا بی ہمسائی کے یہان تک انکی بغیا جائینگے ۔ جوڑی کا ٹوٹکا کرنے ۔ اتنے مین نازو اور اُنکی دُوگانا بھی سیچون کے پاس آئین ۔ یہ کون ہین ۔ قمرن نے کہا یہ بی ہمسائی ہین شہزادہ بیگم ۔ شہزادہ بیگم کی مہری نے دُوگانا کو دیکھکر کہا مین نے شاید آپ کو ایلچ خان کے میدان مین دیکھا ہے ۔ وہ بولی نہین تو ہم تو نواز گنج مین رہتے ہین ۔ ایلچ خان کا میدان تو شاید کشمیری محلے کے پاس ہے کہین ۔ ہم تو

اُدھر گئے بھی نہین ۔
عبداللہ خان نے آکے کہا حضور ڈولی تو آج کہین نہین ملتی ۔ کہارون نے پنچایت کی ہے اسوقت کوئی نہین آتا ۔ کہا اچھا خیر کل سہی بی ہمسائی ۔ اتنے مین ایک مہری نے کہا حضور سرکار آتے ہین ۔
نازو اور قمرن نے کہا اب ہم رخصت ہوتے ہین بہن اور دروازے بند کر کے کمرے مین آئین ۔
نواب ۔ یہ دروازہ کیسا بند کیا ۔ (کچھ کھٹکے)
نازو ۔ اُدھر ایک نواب رہتے ہین جنسے ادر قمرن سے باتین ہوتی تھین جاکے دیکھو لو ۔
نواب ۔ (بدظن ہوکر) ہان ہے تو کچھ ایسا ہی ۔
نازو ۔ ہمنے اُنھین لاکھ لاکھ منع کیا یہ نہین مانتین ۔
نواب ۔ سچ بتاؤ قمرن یہ کیا ماجرا ہے ۔
نازو ۔ جیسی ہوئی آنکھ نہین دیکھتے ۔
قمرن ۔ ہے کیا ایک مردوے کی صورت پسند آگئی گیا کسی کا اجارہ ہے ۔
نواب ۔ بی مغلانی یہ اُدھر دروازے کے پاس کس سے اشارہ بازی کر رہی تھین ۔ سچ بتاؤ ۔
مغلانی ۔ حضور یہ تو وہی مثل ہوئی کہ کہون تو ماں ماری جائے نہ کہون تو باپ کتا کھائے ۔ گو مگو کا معاملہ ہے ۔
نواب ۔ اچھا ہم خود جاکے دیکھتے ہین ۔
راوی ۔ نواب صاحب خود تشریف لیگئے اور دروازہ کھولکر دیکھا تو شہزادہ بیگم بیٹھی کچھ کاڑھ رہی ہین ہین کوئی بیس اکیس برس کا سن شکل صورت بہت اچھی ۔ نک سک سے درست ۔ اب قمرن ہاتھ جوڑتی ہین قسمین دیتی ہین کہ

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

آج ہی اُنسے پہلی ملاقات جان پہچان ہوئی اور آج ہی یہ ستم اُنھون نے ڈھایا نواب صاحب نے کہا ہون ہون شہزادہ بیگم ہین - بس اتنا سننا تھا کہ وہ چونک پڑین دیکھا تو خود بدولت انھون نے جلدی سے دروازہ کسی قدر بھیڑ لیا بس اللہ دے اور بندہ لے بیگم صاحب نے خوب خوب سنائین - مہری ذری نیچے سے جا کے سمجھا دو کہ ہم عصمت دار ہین کوئی بازاری نہین ہین بہو بیٹیون کو اس طرح گھورنا کیا معنی - کیا انکے بہو بیٹی نہین ہین ہمنے فقط یہ ملاحظہ کیا کہ بی ہمسائی سے اسوقت ملاقات ہو چکی ہو نہین ساری نوابی دکھا دیتی مین کوئی ایسی ویسی نہین ہون - اسکے کیا معنی ہمسایہ ان کا جایا ہوا ایسے ہی ایسے شہدے پڑوسی ہو اگر ہین تو کاہے کو کسی کی عصمت رہے سب اپنے اپنے گھر نہ چھوڑ دین -

قمرن نے دروازہ کھولکر کہا اری بہن - اتنی خفا کیون ہوتی ہو - سن تو لو پہلے شہزادہ بیگم نے کہا بہن خفا ہونے کی بات نہین ہی - یہ بھلمنسی کے خلاف ہی - کیا ہم کوئی بازاری عورت ہین - لے ابھی بدنامی ہو جائے تو دو شہدے کے لالے پڑ جائین کہ نہ پڑین - اور رسوائی گھاتے مین ہو دیکھتی ہون تو داڑھی موچھون والا اور پٹ کو ذرا بھیڑ کر ڈٹے کھڑے ہوے ہین اشے اللہ سلاشے اللہ -

نازو - اری بہن تم پڑوس کے سبب سے ہماری بہن ہو کہ نہین پھر وہ ہمارے بہنوئی ہین تمھارے بہنوئی بھی ہوے کہ نہین ہوے پھر سالی کو دیکھا تو کیا گناہ کیا تمسے تو دل لگی اور ہنسنے کا رشتہ ہی

شہزادہ - (قمرن کی طرف اشارہ کر کے) یہ خوش انکے میان ہین ؟ - یہ تو نواب محمد عسکری ہین صولت جنگ انکا خطاب ہی -

نواب - اور مین حضور کی تصویر دیکھ چکا ہون -

شہزادہ - ای ہو ٹو بھی کیسی تصویر -

نواب - ذری چار آنکھین تو کیجیے -

شہزادہ - دیکھو اوئی - پھر دروازے کے پاس آ گئے (ہٹ کر) ای یہ کیسا مردوا ہی - کوئی اتنا بھی ڈھیٹ نہین ہوتا اب ہم کل دروازے مین تیغا چڑھا لینگے -

قمرن - بہن یہ تو کچھ دال مین کالا کالا معلوم ہوتا ہی

نازو - اور نئی کسقدر بھین پہلے -

قمرن - بس بس قلعی کھل گئی -

شہزادہ - کیا - اللہ جانتا ہی جو ہم سے کسی قسم کی گفتگو ہوئی ہو - یہ تو ہین - اب کیا کہون تمھارے میان اور انکے بہنوئی -

نازو - نہین نہین کہو شوق سے -

قمرن - کہو کہو پُرانی جان پہچان ہی -

شہزادہ - ای کچھ خیر ہی جو منہ مین آتا ہی بک دیتی ہو -

قمرن - بہن تمکو تو ہمسے سوتیا ڈاہ ہو گی -

شہزادہ - ای اوئی ذرا سنبھلی ہوئی -

نازو - وہ چھپین - بڑی پُرانی جان پہچان نکلی -

شہزادہ کیا مجال جو پرندہ پر مار سکے -

نازو - اور ابھی تک بڑھ بڑھ کے ہانک رہی ہین -

شہزادہ بیگم نے اس فقرے پر قہقہہ لگایا اور کہا بہن تم بڑی شوخ ہو اور ہم ہین الڑھ بلّی - پھر بھلا ہم مین تم مین کیسے نبے - مگر یہ تو ہمنے ٹھان لی ہی کہ چاہے جو ہو کل دن کو تیغا ضرور چڑھاؤنگی - ای غضب خدا کا ہمارا تو ٹھہرا مکان کبھی کسی طرح بیٹھے ہین کبھی دوپٹا سرک گیا کبھی ذرا پائنچا سرک گیا

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اور تمھارا مزاج ہی ہنسوڑ - میان تمھارے ڈھیٹ
دل لگی باز آدمی - اور ہمکو یہ باتین گوارا نہین - نازو
مسکرائی اے تمکو تو سونے کی چڑیا مل گئی بہن یہ باتین
گوارا نہین (مُنھ چڑاکر) ایسی بڑی وہ نیکے آئی ہین بڑی
عصمت دار -

نواب - کیون صاحب آپ نے ہمکو نہین دیکھا ہی -

شہزادہ - اے یون دیکھنے کو سو دفعہ دیکھا ہی محلے ہی
مین رہتے ہو - پھر دیکھنے سے کیا ہوتا ہی -

نازو - بہن ہم سمجھ گئے تم جھوٹ بولتی ہو -

قمرن - تمھارے جوہر تو اب کھلے -

نازو - اللہ جانتا ہی بڑا جی خوش ہوا تمسے ملکے آؤ آؤ
ادھر آؤ اب وہ گئے بڑا دل لگی کا مزاج ہی -

شہزادہ - اے بہن ہنسی دل لگی کا تو ہم بھی بُرا نہین مانتے
مگر ایکا ایکی نامحرم سے بات کرنا عصمت دارون کو نہ چاہیے
بڑے عیب کی بات ہی -

قمرن - اے نواب کب تک چھپی رہوگی - اوئی ہمسے بھی
اب پردہ ہی - شہزادہ بیگم چھم چھم کرتی ہوئی سامنے آئین
تو نواب صاحب دروازے کی آڑھی سے گھورا کیے
اسکے بعد سامنے آن کھڑے ہوے تو شہزادہ بیگم
جھپ کے بھاگین - اے واہ بہن تم بھی اچھی ملین اور
سنو یہ کہان کی دل لگی ہی ہم پیچھے چلے جاتے مین بہن
یہ دل لگی نہین بھاتی -

نازو - اچھا اچھا ادھر آؤ تمھین قسم ہی جو نہ آؤ -

قمرن - اے بہن ادھر آؤ ہمسائی اے بی ہمسائی -

نازو - آؤ ہم جوڑی کا ٹوٹکا بتادین -

قمرن - اے بہن یہ ٹوٹکا ہی تھا -

راوی - یہ نیا ٹوٹکا ہی -

قمرن - بی ہمسائی دیکھو بگڑ جائینگی -

شہزادہ - بگڑ جانے دو ہم ایک نہ سنینگے -

قمرن - یہان رہنا مشکل ہو جائیگا -

شہزادہ - دیکھا نہین ہی کسی کو -

قمرن - اے اس بھروسے بھی نہ رہنا
کھڑے کھڑے نکلوا دونگی -

شہزادہ - اللہ اللہ اتنی ہوئین آپ بھی -

قمرن - اے اب آتی ہو کہ نہین یہ نخرہ الگ چنجاؤ

شہزادہ - بس بس رہنے دیجیے -

قمرن - اے ہمسائی یہ ٹوٹکا تھا -

شہزادہ - ٹوٹکا تھا آپ رہنے دیجیے بس -

قمرن - اب ہم یہ لوہے کی سلاخین
توڑ کے چلے آئینگے -

شہزادہ - آج جو چاہو بدعت کرلو کل سے تیغا ہو جائیگا -

قمرن - اے مین کہتی ہون یہ تم گھڑی گھڑی تیغا تیغا
کیا کہتی ہو پرائے دروازے مین تم تیغا دینے والی کون

شہزادہ - ہم اہم زبردست اور کون -

قمرن - آؤ ہمسائی تمھین انھین کی قسم سمجھ جاؤ -

شہزادہ - بھلے کو ہم چلے نہ گئے وہ تو کہو اچھا ہی ہوا
کہ ڈولی نہ ملی - ہی ہی نہین کیا جانے کیا ہو جاتا ایک
آدھ کی جان پر بنتی اچھا ٹوٹکا بتاتی تھین -

مہری نے کہا حضور یہ جاڑا نہ آتا - یہ اس سبب سے
آیا کہ سرکار نے شام کو تو چکا دہی کھایا اور پھر شب کو کھانے
کے ساتھ بورانی کھائی اور پانگرڑی پر پانی چھڑکوایا بس
جوڑی آگئی -

قمرن - اے بی ہمسائی - اہ وہ گئے -

نازو - گئے گئے اللہ جانتا ہی گئے -

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

شہزادہ بیگم جھٹ پڑ آئین۔ کہا بہن تم تو خواہی نخواہی لڑائی مول لیتی ہو۔ ناحق کی ٹھائین ٹھائین۔ آخر اس سے فائدہ۔ بیکار لڑائی جھگڑے سے کیا مطلب نکلتا ہی۔ ہمارے تمھارے نبھتی جائے تو کیا کہنا۔ دو گھڑی ہنسنے بولنے کو تو ہو گا اور نہین کچھ۔ اور جو ٹھائین ٹھائین ہوئی تو کیا لطف رہا۔

قمرن اور شہزادہ بیگم مین باتین ہو ہی رہی تھین کہ آواز آئی۔ ملائی کی برف۔ شہزادہ بیگم نے ایک موکھے سے جھانک کر دیکھا اور قمرن نے دروازہ ذرا یون ہی سا کھول دیا اور دیکھنے لگی شہزادہ بیگم نے پوچھا۔ بہن برف کھاؤ گی کہا نہین۔ اسوقت خواہش نہین ہی کہا اچھا تم تو بہین ٹوٹکا بتا چکین اب ہم تمھین ایک ٹوٹکا بتاتے ہین۔ ذری ادھر کے کواڑ کھول کے دیکھو تو۔ قمرن تو اس البیلے برف والے پر جان دیتی تھین۔ دروازہ کھول کر گھورنے لگین۔ ملائی کی برروف ہے۔ ملائی کی برف۔ دروازہ کھلنے کی آہٹ جو پائی تو کہا کیا کھیلے ہین آج کے کلیجا ٹھنڈا کرنے والے قمرن کی طرف دیکھکر۔ ہجور کھلونے۔ شہزادہ بیگم کی طرف مخاطب ہو کر کہا ای میرے موکھے سے جھانکنے والے سلامت رہو۔ کھلونے ہجور کیا مجھے کے ہین۔

ش۔ (ہنسکر) بڑا موا مسخرہ ہی۔

ق۔ شکل و صورت تو کچھ ایسی بُری نہین ہی۔

ش۔ بُری سی داہی۔ بُری کی ایک ہی ہوئی۔

ق۔ اچھی صورت ہی بہن۔

ش۔ ای پریزاد لونڈا ہی بہن۔

راوی۔ قمرن پھر اس ستمگر کے تیر نظر کی گھائل ہوئی۔

ق۔ ہمنے پہلے تمسے چھپایا تھا اب جب تم کھلین تو ہم بھی کھل پڑے۔ اسمین شک نہین کہ پریزاد لونڈا ہی۔

مہری سے شہزادہ بیگم نے کہا جا کے دو قفلیان لے آ اور یہ دونون یعنی قمرن اور شہزادہ بیگم اسکو گھورنے لگین اچھا لونڈا ہی۔ ہنسی تو دیکھو کیا ہنسی ہی۔ بڑی خوش نصیب وہ عورت ہی جسکو یہ بیاہ کے لایا ہو گا۔ جو اسکا بیاہ ہوا ہو تو تو تو۔ جھینپکر قمرن بولی بس اب تو تو نہ کرو۔

مہری قفلیان لیکر اندر آئی اور جھٹ پٹ آنکر بیگم صاحب کو دین۔ انھون نے کہا بہن ہل جل کے کھانا اچھا جس ترکیب سے شربت دیا تھا اُسی ترکیب سے یہ بھی لو۔ برف کھا کر دونون نے بڑی تعریف کی۔

اتنے مین شہزادہ بیگم نے پوچھا ای بہن تمھاری باجی جان کہان غائب ہو گئین۔ اور وہ بی دوگانا کہان ہین۔ کہا مہری دیکھو باجی جان کیا کرتی ہین۔ مہری نے عرض کیا حضور نواب صاحب سے گنجفہ کھیلتی ہین۔ اخاہ گنجفہ ہو رہا ہی چکمہ ہو رہا ہی۔ بی ہمسائی آؤ تم بھی آؤ۔ تمھین قسم ہی ای ذری دیر کے لیے آجاؤ آؤ ہم ٹوٹکا کرین گے۔

شہزادہ۔ بس تم اپنا ٹوٹکا رہنے دو۔ کچھ عقل گئی ہی۔ پرائے مردوے کے سامنے کوئی ہوتا ہی۔

قمرن نے کہا اچھا بہن ہم رخصت ہوتے ہین اب کہا اچھا بی ہمسائی خدا حافظ ہی۔

قمرن۔ کیا کیا بدا ہی۔ کیا کیا تپا ہی۔

نازو۔ آپ مزے مین آ گئے تھے۔

قمرن۔ کیا کیا۔ ہم تاڑ گئے بوسہ تپا کہا ہو گا۔

نازو۔ جی ہان ایسے مزے مین آئے۔ قمرن سے بد دبو تپتا

قمرن۔ ہمسے بدنے کی کیا ضرورت ہی۔

نازو۔ اور وہ ٹوٹکے والی کہان ہین۔ بہت چکرائین۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

بگر دل لگی اچھی ہوئی

قمرن۔ وہ نہین آئین کہتی ہین ہم نہ آئینگے۔

نازو۔ ای بلا بھی لو کہو بہت نخرے نہ بگھارو۔

نواب۔ لے اب گنجفہ کھیلتی ہو یا باتین کرتی ہو۔

نازو۔ ای مین نے اشرفیان لوٹین تمسے۔

نواب۔ منھ دھو کے آؤ لوٹین نہون کہین۔

نازو۔ اچھا یہ کھیلسر تماش کا

نواب۔ یہ ٹیپ ٹی اور دیکھوا تنے چنگ کے سر کھیلونگا۔

نازو۔ اوئی ہم سر نہین کرتے۔

نواب۔ رو دو۔ رو دو۔ ہم سر نہین کرتے۔

نازو۔ اوئی اللہ بڑا غضب ہوگیا ہم سر نہین کرتے میرے پیارے نواب خدا کے واسطے ہمارا پتّا ہمین دیدو نہین ہم سچ مچ ہی رو دینگے۔

قمرن نے نواب صاحب کے ہاتھ سے پتے چھینکر ملا دیے تو نواب بہت ہی جھلائے کہا قمرن اللہ جانتا ہی ہم یہ تم سے بھر لینگا اسکے کیا معنی۔ واہ واہ واہ یہ جوے کا روپیہ نہ لینا گالی ہی۔ ہم گالی نہین کھانے والے ہین

قمرن۔ ای ہان ہمارا تو جی الجھتا ہی اس موے گنجفے سے۔

نازو۔ ای تو تمکو برا معلوم ہوتا ہی یا ہر کوئی کو۔

قمرن۔ ای باتین کرو باتون مین لطف ہی یا پتے چپکانے مین

نازو۔ کیا یہ بھی کوئی ٹوٹکا تھا تم بھی بڑی وہ ہو۔

قمرن۔ (ہنسکر) کہنے لگین۔ اچھا ٹوٹکا تھا۔

نازو۔ نواب وہ طعایہ تمھین سوجھی کیا۔ اوئی کوئی ایسا کرتا ہی سامنے ڈٹے کھڑے ہین۔

قمرن۔ مگر برا نہین مانا انھون نے۔

نازو۔ پہلے تو ننگی تھین۔ مگر پھر دھیمی ہوئین۔

قمرن۔ ای باجی وہ برف۔

راوی۔ برف کا لفظ لکہکر خاموش ہوگیئن اور چہرے کا رنگ فق ہوگیا جب نواب صاحب کسی ضرورت سے اُٹھے تو میدان خالی پاکر یون دونون بہنون مین گفتگو ہونے لگی اور قمرن اپنے دل مین بہت شرمندہ ہوئی۔

نازو۔ کیسی پھوہڑ ہو قمرن۔

قمرن۔ ای باجی زبان تک نام آگیا تھا۔

نازو۔ وہ تو کہو خیریت ہوئی۔

قمرن۔ ہی ہی مجھسے یہ ہوا کیا تھا اسوقت۔

نازو۔ جلد بازی۔ جلد بازی۔ اور کیا ہوا تھا ہوا ہوا یا اور کچھ نہ تھا۔

قمرن۔ مگر نواب ذرا بھی سر نہ ہوے۔

نازو۔ وہ کیا سمجھین۔ ہان تو آج پھر آیا تھا موا گھر پر گیا تم نکلی تو نہین تھین اسکے سامنے ایسا غضب نہ کرنا۔ خبردار خبردار۔ دیکھو ہمنے جتا دیا ہی۔

قمرن۔ ای باجی اسپر تو نئی ہمسائی بھی عاشق ہین۔

نازو۔ اوئی وہ کہان کہان پہونچتا ہی موا۔

قمرن۔ اسنے تو کہا ہی تھا باجی کہ مین روز روز نہین آسکتا مگر باجی اب کان اینٹھے۔

اتنے مین نواب صاحب آگئے۔

ہست کلید در گنج حکیم بسم اللہ الرحمن الرحیم

نازو۔ لاؤ نوکھار کا لوہم وہ گنجایہ حکیم۔

نواب۔ ماشاء اللہ بڑی حاضر جواب ہو۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

نازو۔ ای حضور مین کس لایق ہون یہ آپ اپنی تعریف فرماتے ہین۔

قمرن۔ یہ اگر امی جان کی طرح پڑھی لکھی ہوتین۔

نواب۔ وہ آپ کی امی جان کیا پڑھی لکھی ہین

نازو۔ واہ تم بھی غضب کرتے ہو۔

نواب۔ غضب نہین مین سچ کہتا ہون۔

نازو۔ ای کیا کہتے ہو اچھے اچھے مولوی اُنسے پوچھنے آتے ہین۔

نواب۔ ایسی تیسی اُنکی۔

قمرن۔ (بگڑ کر) تمھاری ایسی تیسی۔ اب سنا۔

نازو۔ کیا واہیات باتین ہونے لگین۔

اب سنیے کہ دوسرے روز تڑکے گجر دم بی قمرن نے شہزادہ بیگم کے مکان کی طرف کا دروازہ کھولا دیکھا کہ وہ چھت پر غافل سو رہی ہین اور مہری پنکھا جھلتی ہے کہا انکو جگا دے مہری۔ بی ہمسائی۔ ای بی ہمسائی۔ اوئی کیا سحر کی نیند ہے ای اٹھو بہن۔ شہزادہ بیگم کی آنکھ کھل گئی۔ ای ہے اتنے سویرے کاہے کو جگا دیا۔ ہم تو دن چڑھے اُٹھتے ہین۔ مجاز تو اچھے رہے بہن۔ یہ پرچھائین کسکی پڑتی ہے دیکھو اللہ جانتا ہے جو کوئی مرد ہوتا تو پھر ہم آج سے نہ بولینگے۔ بس ہمارے آپ کے کھٹ ہو جائیگی۔ قمرن کسیقدر تنک گئین۔ ای اوئی۔ ہوا سے لڑتی ہو بہن مرد کا کیا ذکر ہے بچہ تک تو یہان ہے نہین۔ جب دیکھو لیا کہ تم خفا ہوتی جاتی ہو تو کیا نخواہی نخواہی لڑائی مول لینی ہے ہم یہ کہنے آئے تھے کہ اسوقت ہمارے ہان چلی آؤ اور جوڑی کا ٹوٹکا کر لو۔ بغیا مین پیپل کا درخت موجود ہے۔ وہ بولین بہن آنے ہین تو کچھ ہرج نہین ہے مگر ہمین خوف ہے کہ مبادا کوئی ایسی بات ہو جس سے ہمارے آپکے کچھ رنجش پیدا ہو اور ہم اس سے ڈرتے ہین بلکہ منزلون دور بھاگتے ہین ہم تمھارے ہان گئے فرض کرو اور کوئی بات ایسی ہوئی جس سے ہمارے تمھارے درمیان مین کوئی رنج پیدا ہو گیا یہ اچھی بات نہین ہے اب کل ہی ہم تو تمسے باتین کر رہے ہین اور تمنے اپنے میان کو لا کے کھڑا کر دیا اب ہمین بُرا معلوم ہو کہ نہ معلوم ہو۔ ایسا کوئی کرتا ہے۔

قمرن نے ہزارہا قسمین کھائین کہ آج ہم اُنسے اطلاع بھی نہ کرینگے۔ تم آؤ ہم فنس بھیجتے ہین فنس پر سوار ہو کر شہزادہ بیگم تشریف لائین۔ قمرن نے بڑی تواضع اور خاطر کی بہن خوب ہوا کہ تم ہمکو یہان مل گئین ہم مین تم مین خوب بنیگی جیسا ہمارا مجاز ویسا تمھارا مجاز۔ اور کل کی جو کہتی ہو وہ ایسے سادے مجاز کے ہین کہ انکو بدی کا خیال ہی کبھی نہین آتا۔

شہزادہ بیگم بولین۔ یہ سچ ہے مگر آنکھون کا لحاظ تو ضرور ہونا چاہیئے شرم اور حیا بھی تو نگوڑی کوئی شے ہے یا بالکل بھون ہی کھائی مغلانی نے جھک کر سلام کیا حضور تو باتین کر رہی ہین اس ٹوٹکے مین تو سویرے سویرے نہار منھ بس منھ ہاتھ دھو کر سات بار درخت کو برگد ہو یا پیپل سلام کرنا پڑتا ہے۔ شہزادہ بیگم نے کہا نہین اب تو ٹوٹکے ووٹکے کی ایسی ضرورت بھی نہین رہی کل طبیعت اچھی رہی حکیم صاحب بھی آئے تھے ٹھنڈائی سویرے پی لی تھی۔

نازو۔ ای بی ہمسائی کیا بالکل خالی ہی خولی رہتی ہو۔

شہزادہ۔ خالی خولی کیا معنی ہماری سمجھ مین نہین آیا۔

نازو۔ ٹھیک تمھاری سمجھ مین اور نہ آئے۔ ہونہو

قمرن۔ کس سے رسم ہے تمھین ہمارے سر کی قسم

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

نازو۔ ای تو اسمین چوری کیا ہی۔ بتاؤ ہمسائی۔

شہزادہ۔ ای تو کوئی بات ہو تو بتاؤن بہن

نازو۔ تو تمسے کسی سے رسم نہین ہی۔ بجا درست ایسی بڑی نٹک بنتی ہین۔ تمھارا ہن دن تمھاری شکل صورت کہے دیتی ہی

شہزادہ۔ اب نگوڑی یہی باتین رہگئی ہین بس یا کچھ اور بھی۔ کچھ اور اچھی اچھی باتین کرو۔

قمرن۔ (کان مین) سچ کہنا بی ہمسائی وہ برف والا لونڈا کیسا ہی۔ ای کیا آنکھین ہین جیسے ہر دم نشے مین ہی اور بے پئے آنکھون کی یہ کیفیت ہی۔ ہمنے تو ایسا حسین مرد آج تک نہین دیکھا کیا شکل و صورت ہی کہ واہ وا۔ ایک دن تمھارے ہان آسے بلوا مین۔ یہان تو اتی صورتین بھری ہوئی ہین۔۔

نازو نے کہا یہ رسان رسان کیون باتین ہونے لگین بہن کیا کفر کی باتین کرتی ہو۔ پھر یہ رسان رسان بولنا کیا معنی شہزادہ بیگم نے کہا۔ تمکو کیا مطلب ہم اپنی گیان سے کچھ باتین کر رہے ہین تمکو کیون بتائین ایک بات نہین کہنے کی ہی۔ نازو بولی ہم سمجھ گئے تمنے اڑائی ہین تو ہمنے بھی بھون بھون کھائی ہین۔ قمرن نے اصرار کیا اچھا بتاؤ باجی جان ہم کیا باتین کرتے تھے۔ بتاؤ نہین نہین تیاہ ہمکو دم دھاگا دیتی ہو۔ ہم ان بھرّون مین آنے والے نہین ہین۔ جی کیا دل لگی ہی سنا زو مسکرائین گل کی چوری کر اور ہمسے اڑتی ہی۔ ایک دفعہ جُل دے گیا ہی اور اب پھر اسی کی چاہ ہی۔ قمرن کو بڑی حیرت ہوئی کہ یہ کہان سے تاڑ گئین مگر ابھی کھُل نہین پڑی کہ شاید نانو دل لیتی ہو باجی تم غلط سمجھی ہو۔ جُل کیسا۔ ادی کچھ کہوگی بھی نازو نے کہا کہین کیا ہم سمجھ گئے بہن تمھارا جی اس وقت برف کھانے کو چاہتا ہی۔ شہزادہ بیگم ہنس دین۔ خوب

سمجھین۔ بڑی دور ہو۔ دونون ہنین آفت کی پرکالہ بڑی چھوٹی دونون کلان۔ اتنے مین شعر خوانی ہونے لگی۔

شہزادہ۔ ای کون پڑھتا ہی کیا اچھی آواز ہی۔

نازو۔ نواب صاحب وہ سامنے والے کوٹھے پر بیٹھے ہین وہین لوگ جمع ہوے ہین۔ شعر ین پڑھ رہے ہین

شہزادہ۔ ذری چپ رہو سننے تو دو بہین۔ کان لگا کر

ٹپکتے ہین گلابی اشک میری چشم پُرنم سے
کوئی رگ دل کی شاید کھل گئی ہی نشتر غم سے

حضور علی میان صاحب کامل لکھنوی کا شعر ہی۔ خوب فرماتے ہین۔ کتنا اچھا مطلع ہی۔

داروغہ۔ مجھے بھی اس غزل کا ایک شعر یاد ہی۔ کہتے ہین

سنا کرتا ہون ساری رات لیکن کچھ نہین کھلتا
دہان زخم کیا باتین کیا کرتے ہین مرہم سے

نواب۔ دونون شعر اچھے ہین۔ ع

دہان زخم کیا باتین کیا کرتے ہین مرہم سے

بالکل جدید مضمون ہی اور وہ مطلع بھی بیمثل کہا ہی۔

اختر۔ حضور اب انھین کے کلام مین دوسرے رنگ کو ملاحظہ فرمائیے گا۔ بالکل اس رنگ سے الگ۔ ع

رات کس کے ہجر مین برہم مزاج چنگ تھا
شور نغمے کا نمک ریز مئے آہنگ تھا

نواب۔ (سمجھے نہین) یہ بلاغت ہی اسکو بلند پروازی کہتے ہین۔ چنگ اور آہنگ۔

راوی۔ ماشاء اللہ کیا خوب داد دی مطلب کو خوب سمجھے حضور فرمانے لگے چنگ اور آہنگ یہ اس شعر کی تعریف ہی۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

داروغہ - نمک ریز کے لیے شور کا لفظ کتنا موقع کا ہے
نواب - بھئی مین اسی کی تعریف کر رہا تھا دل مین
راوی - بجا ارشاد ہوا مین بھی گوش دل سے
سن رہا تھا -
اختر - یہ شعر غور سے سنیے گا کیا کہا ہے واللہ -

کیا طراوت خیز تھی سال گذشتہ کی بہار
تازگی مین بال طوطی آئنے کا زنگ تھا

نواب - کیا کہا ہے - بال طوطی تو ملاحظہ فرمائیے -
اختر - حضور آئنے پر جب مورچہ آجاتا ہے تو مورچے
مین طراوت اور تازگی کہان - تو شاعر کہتا ہے کہ موسم
اسقدر تازگی بخش تھا کہ پارسال کے آئنے کا زنگ
بال طوطی کی طرح تازہ معلوم ہوتا تھا - بڑی نازک
بات پیدا کی ہے -
نواب - بھئی چڑا اگلجیز و ریختی مین کچھ شعر عرض کرو -
مسخرہ - حضور ریختی کا رنگ تو واللہ بالکل پھیکا
پڑ گیا جبسے لونڈی کی سوت نے قضا کی خوب ہی کہتی تھی حضور
نواب - لونڈی کی سوت - آپکی لونڈی کی سوت تھی
مسخرہ - نہین حضور میری سوت مجھ نابکار کی سوت -
نواب - کیا خوب وہ کون تھین آپ کی سوت
مسخرہ - اے صدقے جاؤن - جان صاحب میری سوت تھی
اسپر بڑا قہقہہ پڑا - اور دیر تک ل لگی رہی نواب صاحب
نے فرمائش کی اچھا ریختی مین کچھ اشعار اسپر کہو مگر اچھے
ہون - ایسے ویسے نہون -

خایل کعبے مین بت پرستی خدا خدا کر خدا خدا کر

مسخرہ - حضور دم کی دم مین (ذرا سوچ کر)

نہ سن کہانی الیے کمانی قرآن خوانی ثواب کیا کر
لگی ہے بیٹے تو کالا پانی دوگانا جانی خدا خدا کر

نواب - بھئی کتنا اچھا کہا ہے طبیعت دار آدمی ہے -
مسخرہ - حضور کوئی کیسے تو ٹانگ کی راہ نکل جاؤن لونڈی
نے بڑے بڑے ریاض کیے ہین جب جاکے یہ درجہ پایا ہے
ہر کوئی کا کام نہین ہے استادون کی جوتیان سیدھی کی ہین
ان نازک نازک ہاتھون سے چلمین بھر بھر کے پلائی ہین
بوا ممن کی طرح ہڑدنگی تھوڑا ہی تھی لونڈی -
اختر - حضور یہ قرآن خوانی کیا معنی قرآن کا الف تو معلوم ہے

گر تو قرآن بدین نمط خوانی
ببری رونق مسلمانی

مسخرہ - اے مین کہتی ہون اس مردوے کو ہو کیا گیا
ہے - سبزی پی کے آیا ہے کیا - ارے تو ہماری زبان
کیا جانے مونڈی کاٹے (ممن کی طرف مخاطب ہوکر)
اے بجی اما اسے ہوا کیا ہے -
داروغہ - مگر سجع کی تعریف تو کرو کہانی اور کمانی اور
قرآن خوانی اور پانی اور جانی - اس سجع کو ملاحظہ
فرمائیے -
ممن - حضور یہ جانی کا لفظ فحش ہے بالکل -
مسخرہ - اوئی جانی کا لفظ فحش ہے - ارے یہ تو
آنکھ کھولتے ہی بچون کو سکھایا جاتا ہے - ابا جانی -
اما جنیا - پھر فحش کہان سے رہا چلی ہین وہان سے
شہزادہ بیگم نے نازو سے کہا بہن قلم دوات کاغذ
منگواؤ تو ہم بھی کچھ لکھین - ہم ایک مصرع لکھے
دیتے ہین بس وہ مصرع تم اپنے نام سے نواب کے
پاس بھیجدو - ایک کاغذ پر لکھا -
جانی نواب - اس طرح پر تم غزل کہلواؤ اس مسخرے سے ع

کبھی کوٹھے پہ تو آیا کرو لی ہمسائی

مگر ذرا عمدہ غزل ہو - قمرن جان

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

مہری نے یہ رقعہ نواب صاحب کو دیا تو بہت ہنسے کہا بھئی محل خانے سے فرمائش ہوئی ہے - اور رقعہ آیا ہے کہ اس طرح پر شعر کہو - ع

کبھی کوٹھے پہ تو آیا کرو بی ہمسائی

مسخرہ - ابھی لیجیے حضور اسی دم تازہ بہ تازہ -

ممن - ہان اسیر کچھ کہو تو جانین -

نواب - کون - یہ کہدینگے -

داروغہ - وہ دُگانا جانی والا شعر خوب ہوا -

مسخرہ - سنیے گا - ع

جان کیون کھاتی ہو آؤنگی مین آتے آتے
پانی پی لیون زناخی ارے آئی آئی

اختر - یہ لیون کیا معنی - یون کہو - ع

پانی پی لون مین زناخی ارے آئی آئی

نواب - اچھی اصلاح دی -

مسخرہ - یہ مونڈی کاٹا ہنڑھ مورکھ کاٹھ کا آلو کیا مجھے اصلاح دیگا مین اپنے وقت کی زیب النسا ہون حضور یہ بھی مصرع ہو گیا - ع

مین اپنے وقت کی زیب النسا ہون

اختر - کیا خوب کیا موزونیت طبع ہے -

کہون کیا تمسے لوگو مین کہ کیا ہون
مین اپنے وقت کی زیب النسا ہون

نواب - یہ مین دونون مصرعون مین اچھا نہین ہے -

اختر - حضور بجا ارشاد ہوا - یون سہی -

کہون کیا اپنے منہ سے لوگو کیا ہون
مین اپنے وقت کی زیب النسا ہون

نواب - ماشاء اللہ کتنا صاف مطلع ہوا ہے -

اختر - آداب عرض ہے حضور قدردان ہین

ممن - اور خوب پہونچتے ہین ایک دن سرکار نے ذوق کا سارا دیوان کاٹ ڈالا -

راوی - حضور خاقانی کے کلام کی کیا حقیقت سمجھتے ہین -

ممن - اللہ نے دولت کے ساتھ عقل بھی دی ہے -

داروغہ - کیا شک ہے - اللھم زد فزد -

ممن - آمین حق تعالےٰ اور روز افزون کرے - ع

این دعا از من و از جملہ جہان آمین شد

راوی - اے سبحان اللہ کیا موزون کردیا ہے مصرعے کو - خوب ہوا یون نہ کہا -

این دعا از من و از جملہ جہان آمین باد

نواب - ہان بھئی گلچھرو - ع

کبھی کوٹھے پہ تو آیا کرو بی ہمسائی

مسخرہ - سنیے گا -

گورے گورے سے وہ کون آتے ہین چھپکر ہر روز
بیگما جان سے کہدونگی مین بی ہمسائی
کل وہ چھیتی جو لگے کہنے دُگانا پہ مری
مین نے لیٹر دیا اور پوچھا کہ - منہ کی کھائی ؟
ترڑکے اُٹھکر کوئی لیتا نہین نام اسکا بھی
ایسے منحوس پہ ہے ہے مری طبیت آئی -

اختر - کیا آئی طبیت طبیت کس بلا کا نام ہے میان کچھ احمق ہوے ہو - طبیعت لفظ ہے یا طبیت -

مسخرہ - ادئی اس مردوے کی باتون سے تو دم الجھتا ہے ہمارا ارے ہم بہو بیٹیان کچھ ملا تھوڑا ہی ہین - اور سنیئے خداوند عالم -

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ایسا ہڑ ونگا پنا ہمکو نہین بھاتا ہی
نکلے مردہ ترا مر جا تو موے ہر جائی

نواب - کوئی پھڑکتا ہوا شعر نہین ہوتا -

مسخرہ - اب سہی - ص -

کل زناخی نے مرے ہونٹھ چچوڑے ایسے
خون بہنے لگا اس پیار سے مین باز آئی

نواب - یہ خوب کہا ہی - صاف -

مسخرہ - اہاہا - ذرا سنیے گا -

بڑھ گئے ہین مرے ناخون خلیفہ ممن
کال ہی شہر مین ملتا نہین کوئی نائی

ممن - اب یہ مجھی پر سب بوچھار ہوگی -

اختر - ناخون غلط - ناخن صحیح ہی -

مسخرہ - (جھلا کر) تیرا سر غلط ہی مونڈی کاٹے -

نواب - یہ سر کے لیے مونڈی کاٹے کیا خوب -

مسخرہ - آداب عرض ہی - لونڈی چوکنے والی ہی بھلا -

نواب - خلیفہ ممن - کیا ممن خلیفہ ہی -

مسخرہ - حضور یہ خلیفہ شاکر کا لڑکا ہی -

ممن - واہی ہی کچھ - پاگل کہین کا -

مسخرہ - اچھا صاحب آپ نواب سیدی لندھور کے لڑکے سہی - اب خوش ہوے -

اسپر بڑا افزایشی قہقہہ پڑا -

نواب - یہ نواب سیدی لندھور کون تھے -

مسخرہ - جی انھین سے پوچھیے -

ممن - حضور یہ انکے دادا جان تھے -

داروغہ - (اپنے دل مین) اب پھکڑ ہونے لگی -

ممن - سوائے پاجی پنے کے اور کوئی بات نہین -

داروغہ - تم دونون پاجی ہو -

ممن - آپ نہ بولیے - ع -

اگر قحط الرجال افتد ازین - آنس کم گیری

داروغہ - ایسی تیسی آپ کی -

اتنے مین نواب صاحب نے اس طرح کے کل شعر اختر سے لکھوا کر مہری کے ہاتھ قمرن کے پاس بھیجے مگر حیرت مین تھے کہ قمرن اور شعر شاعری تعجب ہی -

تھوڑی دیر مین مہری ایک اور پرچہ لائی -

جانی نواب - اور شعر تو خیر اچھے ہوے ہین - مگر خدا خدا کر والا شعر جو ہم سن رہے تھے سب سے بڑھ گیا مگر اسمین ذری اصلاح کی ضرورت ہی -

نہ شتن کہانی اری گمانی قران خوانی ثواب کیا کر
اگر یون ہو تو بے عیب ہو جائے - ص

اری گمانی موئی دوانی نماز خوانی ثواب کیا کر
لگی ہی سینے تو کالا پانی دگانا جانی خدا خدا کر

اختر - حضور سبحان اللہ یہ موئی دوانی نے جان ڈال دی -

نواب - اور قرآن خوانی کے عوض مین نماز خوانی بھی کسقدر موزون ہی - موئی دوانی - بھئی کیا اصلاح دی ہے -

اختر - حضور یہ کیسکی طبیعت داریان ہین خداوند -

نواب - (مسکرا کر) واللہ ہی جو مین ذرا بھی سمجھا ہون خدا گواہ ہی - ذرا سمجھ مین نہ آیا کہ یہ کیا معاملہ ہی -

اختر - بڑی چلبلی طبیعت کی کوئی معلوم ہوتی ہین - نازو اور قمرن مین یہ مادہ نہین ہی - (آہستہ سے)

نواب - اجی لاحول - یہ بات کہان - خدا خدا کرو -

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ممن۔ کیا خوب۔ خدا خدا کرو بیان کتنا موزون ہی۔

داروغہ۔ مجھے تو اُس موئی دوانی کے جملے نے پھڑکا دیا۔

مسخرہ۔ اُوئی کس غضب کی اصلاح دی ہی بی مین صدقے اپنی آتو جی کے۔ مگر اُستانی جی کو ذری آنکھون سے مین دیکھ تو لون۔

نواب۔ پٹو گے بس ذرا سنبھلے ہوے مار کھاؤ گے اب۔

مسخرہ۔ ای حضور بغیر اُستانی کی مار کھائے ہوے مطلب نکلنا معلوم۔ سنا نہین حضور نے۔ ع

بادشاہے پسر بمکتب داد	لوح سیمینش در کنار نہاد
بر سر لوح او نبشتہ بزر	جور استاد بہ ز مہر پدر

حضور اب تو بے شعر کہے نہین رہا جاتا۔

نواب۔ اچھا اب اس طرح پر غزل کہو۔ ع

	ہر اک شاخ اس شجر کی ابتری ہی	

مسخرہ۔ خداوند بے غور کیے عرض کرون تو تو سند ہی حضور داد دیجیے گا۔ ع

عجب شوخی و شان لبری ہی	ملک ہی یا قمر ہی یا پری ہی
اری نرگس ترا دیدہ ہی جو رنگ	غضب کی آنکھومین افسونگری ہی

ممن۔ بھئی بڑے طبیعت دار ہو۔ تمھارا کیا کہنا۔ مگر واللہ فقط دُم کی کسر ہی۔

اب سنیے کہ نواب صاحب سمجھ گئے کہ کوئی عورت باہر سے گھر مین آئی ہی شوق چرایا کہ چلکے دیکھین مجلس امین آئے تو سنا کہ بی قمرن اور نازو بغیا مین ہین۔ بغل کے دروازے آئے تو بند۔ کھولو۔ محلدار۔ ارے کوئی ہی۔ آواز آئی ہر کار یہان پردہ ہے۔ اَیۡں! پردہ کیسا! ارے ہمسے اور پردہ اسکے کیا معنی!!! حضور اسکے یہ معنی کہ بیگم صاحب کی گویان آئی ہوئی ہین۔ "تو ہم سے کیون پردہ کرتی ہین۔ ہمنے کیا کیا"!

نازو دروازے کے پاس آنکر بولین ای وہی ٹوٹکے والی ہین بی ہمسائی۔ نواب صاحب نے کہا اُنسے کہدو ہمکو ایک ٹوٹکا بہت اچھا یاد ہی۔ دو گھڑی کسی نامحرم کو بے نقاب ہوکر گھورین۔ مگر دور سے تو جوڑی عمر بھر نہ آئے۔

شہزادہ بیگم تنک کر بولین بہن تمھارے یہان تو مرد عورت سب بیحیا بیباک ہین۔ اور ہم کو شرم آتی ہی تمنے تو شرم نگوڑی بھون کھائی ہی۔ یہ بڑے غضب کی بات ہی کہ اپنے گھر مین بلوا کے مہمان کو ذلیل کرو اور اسکی آبرو لو۔ اچھا بس اب سے آئے گھر سے آئے۔ کیا اب نہ بلواؤ گی۔ اُس آنے والے پر دو حرف بھیجتی ہون اس دق کرنے سے مطلب!۔

نازو نے کہا بھئی یہ تو بڑی تیکھی ہو رہی ہین۔ اب زیادہ دق نہ کرو انا وہ بہت ہی خفا ہو گئین نواب صاحب نے کہا چرا ندھے ہونے کی تو کوئی بات نہین ہی۔ مگر انکو خدا جانے کیون آدمیون اور بھلے مانسون کی صورت سے نفرت ہی ذرا اُنسے کوئی پوچھو کہ آخر کیا سبب کیا ہی۔

شہزادہ بیگم نے مسکرا کر جواب دیا اب اور کیا کہون مگر یہ لفظ تو نہ استعمال کیا کیجیے۔ اسکا تو آپ پر اطلاق نہین ہوتا ہی آپ سے تعجب ہی۔

نواب۔ ایک ہوئی یاد رکھیے گا۔ بی ہمسائی جان صاحب راد ی۔ بی ہمسائی جان صاحب کے فقرے پر شہزادہ بیگم بھی مسکرائین۔ اور نازو نے کہا وہ ہنسی آئی اب تو ہنس دین بی ہمسائی۔

نواب۔ تم ہماری بیگم کی گویان ہو اس سے ڈولی ہنس بول

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

لیتے ہین۔ نہین تو ہمکو کیا پڑی تھی ہمین غرض کیا کہ ہم خواہ مخواہ آپ کو چھیڑتے۔

شہزادہ۔ حضور دو گال کسی اور سے ہنس بول لیا کرین مجھسے معاف ہی رکھین تو اچھا ہی۔

نواب۔ کیا خوب۔ ع

آدمی را آدمیت لازم ست

جو اپنے سے محبت کرے اس سے ضرور محبت کرنی چاہیے اتنی انسانیت تو ضرور ہونی چاہیے۔

شہزادہ۔ اجی وہ ہم انسان نہین حیوان ہی سہی۔

نازو۔ اچھا اب زیادہ دق نہ کرو بھائی بھلا اس سے کیا فائدہ وہ برا مانتی ہین۔

نواب صاحب نے دروازے کی دراڑون سے شہزادہ بیگم کو خوب گھورا تو مغلانی نے آہستہ سے عرض کیا سرکار کون مشکل بات ہی۔ ایک بھترے مین تو انگلیون پر نچا دون اور صورت کہے دیتی ہی مجھسے یہ چھوکریان بھلا کیا اڑینگی نواب نے مغلانی کی خوشامد کرنی شروع کی۔ دیکھو بی مغلانی واللہ نہال کر دونگا اچھی عورت ہی۔ دو باتین ہمکو اس کی پسند ہین ایک تو نمکینی۔ دوسرے آن۔ مغلانی نے نواب صاحب کی پسند اور شناخت کی بڑی تعریف کی۔

نواب صاحب رخصت ہوے اور دربار مین جا کر بیٹھے تو ادھر نازو نے قمرن کو اشارہ کیا اور تخلیے مین جا کے یون باتین کین۔

"بہن ہم اور تم دونون بیوقوف بنگئے"

"یہ کاہے سے باجی جان کیا بیوقوفی کی آخر"

"اے اب اس سے بڑھکر اور بیوقوفی کیا ہوگی قمرن"

"ہماری تو سمجھ مین نہین آتا کہ کیا بیوقوفی ہوئی ہمسے"

"ایک تو یہی بیوقوفی ہوئی کہ بی ہمسائی اور نوابصاحب کا سامنا کرا دیا۔ اس سے بڑھکر اور بیوقوفی کیا ہوگی جوان عورت اور حسین بھی ہی"

"اوئی تو ہمسے تمسے بڑھ کے ہین باجی جان"

"اے ہی تو تو سیدھی سادی چھوکری ہی۔ اری بیوقوف چلبلی تو ہی۔ طرار اور پڑھی لکھی تو ہی۔ شوخ مزاج تو ہی اور ان مردوُون کا حال جانتی ہو"

"تو کیا اسکو گھر ڈال لینگے باجی۔ اے نہین"

"کیا تعجب کیا ہی آخر یہ کون تعجب کی بات ہی"

"تو پھر اب جو ہوا وہ ہوا اب سے کان پکڑتے"

"اور یہ اسکی جتنی رکاوٹ اور رکھائی ہی سب بناوٹ ہی یہ بڑی اُستاد عورت ہی۔ اس سے ذرا بچی رہو اسکے کاٹے کا منتر نہین ہی"

اتنے مین شہزادہ بیگم نے کہا اے یہ دونون کس فراق مین ہین کہان چلدین۔ ع

طاقت مہمان نداشت خانہ بمہمان گذاشت

لو خدا حافظ ہم بھی رخصت۔

نازو۔ اے بیٹھو بہن۔ آتے ہین۔ واہ وا رخصت کیسی خفا ہو گیئن بڑی نازک مزاج ہو۔

قمرن۔ کوئی یاد آگیا معلوم ہوتا ہی۔ یا کسی سے وعدہ ہوگا جبھی یہ جلدی ہی۔

شہزادہ۔ ہان وہی یاد آگیا (کان مین) برف والا۔

نازو۔ ہمنے سن لیا اس موے کے پھیر مین نہ آنا وہ مونڈی کاٹا بڑے غضب کا ہے آگے تمھین اختیار ہی۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

شہزادہ بیگم بڑی ہی طرار عورت تھی اگر نازو ہوتین تو وہ قمرن کو چٹکیون پر اُڑاتی اور نواب صاحب کو کب کی اسیر طرۂ تابدار کر چکی ہوتی - مگر نازو کھٹک گئی اور ایسا کھٹکنا حق بجانب تھا - قمرن تو الڑھ پنے کے سبب سے ابھی کچھ نہ سمجھی اگر سمجھی تو صرف اسقدر کہ نواب شہزادہ بیگم پر ریجھ نہین سکتے ہمارے حسن کے مقابل مین کوئی کیا ٹھہر سکتی ہی مگر نازو کو اب یہ فکر پیدا ہوئی کہ کسی طرح ہمسائی کا رنگ پھیکا ہو -

نازو نے اپنی دُگانا سے مشورہ لیا -

نازو - بہن ایک بات سے ہم اس وقت ذری کھٹک گئے مگر بیا اپنے ہاتھون کیا -

دُگانا - ہم پہلے ہی سے کھٹک گئے ہین -

نازو - اچھا پہلے تم بتاؤ - پھر ہم بتا دینگے - مگر ذرا اپنے ہی تک رکھنا -

دگانا - تمکو ایسا کہنا چاہیے نہین - مین تمھاری بات بھلا کسو سے کہونگی -

نازو - تمسے امید تو یہی ہی - اچھا ہے پہلے تم بتاؤ -

دُگانا - یہ بی ہمسائی اور نواب صاحب کے دل لگی کیسی بھلا -

نازو - بس بس تم بات کو پہونچ گئین دُگانا -

دُگانا - اَئی اے تمکو تو چاہیے تھا کہ پرچھائین تک نہ دکھاتین نہ کہ خود نواب کو لگا لگا کے پہنچاتی ہو -

نازو - بڑی بیوقوفی ہوئی - یہ سوجھی کیا ہمکو -

دُگانا - قمرن تو خیر چھوکری ہین ان باتون کو کیا جانین مگر یہ تمکو کیا ہوا -

نازو - بنگئے بیوقوف - مگر اب بھی خیر ہی -

دگانا - اور کیا بن ٹھن کے آئی ہین ہمسائی اور پاکباز کیسی بنتی ہین -

نازو - اسپر بھی جوبن ہی اچھی شکل ہی - اور بناؤ چناؤ جو کیا تو اور بھی حسن دونا ہو گیا -

دُگانا - ای کیون نہین - رنگت کتنی اچھی ہی -

نازو - نواب لٹو ہو گئے ہین - بُری ہوئی -

دُگانا - اچھا اب ہم ترکیبین بتائینگے -

نازو - اب اسوقت تو اسپر کچھ ظاہر نہ ہونے دو شام کو بات چیت ہوگی - ۶

گڑ سے جو مرے تو زہر کیون دو	مصرع

یہ اچھے لینے کے دینے پڑے ٹوٹکے والی ہمسائی صلا نشد بلا شد - خود ٹوٹکا پوچھنے آئی تھین اور ایسا ٹوٹکا کر دیا کہ نواب صاحب ہی لٹو ہو گئے -

شہزادہ بیگم انکی کانا پھوسی سے تاڑ گئین کہ کچھ دال مین کالا کالا ہی - مگر ایک ہی اُستاد تھی - ذرا نہ ظاہر ہونے دیا اور قمرن کے دل مین جگہ کرلی سمجھایا بہن دیکھو ایسا کوئی کام نہ کرنا جس سے معاملہ بھر بھنڈ ہو جائے پھونک پھونک کے قدم دھرو - ارے بڑا نازک زمانہ جاتا ہی بہن قمرن اپنے دل مین سوچنے لگین کہ یہ دُگانا اور نازو کی غلطی ہے - یہ تو ہماری خیر خواہی کرتی ہین - اور وہ انکو سوت بنائے دیتی ہین نیکی کا زمانہ ہی نہین ہی نیکی کے عوض بدی ملتی ہی - کیا زمانہ ہی - شہزادہ بیگم کی محبت انکو اور بھی زیادہ ہو گئی اور کہا بہن نواب ہمکو اسقدر کا پیار کرتے ہین کہ کیا کہون - اب ایک دن ہم تمھارے ہان آئینگے اور وہان تمسے ہمسے بات چیت ہو گی - ہمکو تمسے بہت کچھ کہنا ہی - اللہ نے چاہا تو ہم تم بہنین بنکے رہینگے چاہے سارا زمانہ دشمن ہو جائے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اور ادھر کی دنیا اُدھر ہو جائے۔۔

شہزادہ۔ اللہ جانتا ہی ہمکو تمسے ایسی محبت ہی کہ اپنی سگی بہن سے بھی نہ ہو گی۔

قمرن۔ اللہ قسم باجی اُزو کم اور تم زیادہ ہمین تم سے وہ محبت ہو گئی ہی کہ کیا کہین بس خدا خوب جانتا ہی مگر لوگ زبردستی بھی دیکھکر جلتے ہین۔

قافلہ داخل لکھنؤ ہوا

ای حضور اُٹھیے اسٹیشن آگیا۔ ہم تو سمجھے تھے کہ دن چڑھے پہونچینگے مگر اچھا ہوا کہ تارون کی چھاؤن مین ٹھنڈے ٹھنڈے پہونچ گئے۔ حضور اُٹھیے منھ دھو ڈالیے پھر ہڑبڑاہٹ مین کچھ نہو سکیگا۔ وہ سیٹی ہوئی۔ اب لکھنؤ یہان سے کوئی دو کوس ہوگا۔ بارکین کی کوٹھی وہ سامنے نظر آئی دیتی ہی۔ اہاہاہا کیا جھونکا آیا ہی ٹھنڈی ہوا کا۔ جی خوش ہو گیا معلوم ہوا کہ جیسے سیدھی بہشت سے ہوا آئی۔ دوسری بولین ای لو بہشت یہان سے کتنی دور ہو گی۔ کہا بہن ہو گی کوئی ٹکے ڈولی۔ دونون ہنسین اس نوک جھونک اور لطیفہ بازی کے بعد انھون نے نواب نادر جہان بیگم کو جگایا۔ انمین ایک تو بی مغلانی تھین دوسری مہری بیگم صاحب انگڑائی لیتی ہوئی اُٹھین۔ ای ابھی تو تارے چھٹکے ہوے ہین ابھی سے کاہے کو جگا دیا۔ آج کا تڑکا تو سونے کے قابل ہی۔ مہری بولی سرکار وہ ٹی شن آگیا ٹی شن کے لفظ پر بیگم صاحب اور بی مغلانی دونون ہنسین ٹرین ٹی شن نہین اسٹیشن کہا کرو۔ کوئی کوئی تو ٹیشن کہتے ہین تھوڑی دیر مین اسٹیشن آگیا اور مہریون نے پردہ کیا۔ اسٹیشن پر مرزا صاحب ایک دوست محمد مرزا کو لیکر آئے تھے ڈھونڈھتے ہین تو بشیر الدولہ بہادر کا پتا نہین مہری کو دیکھکر کہا ارے مہری نواب صاحب کہان ہین مہری نے کہا ای لو وہ آگئے۔ بندگی حضور نواب صاحب ٹیشن پر اُترے تھے رہین رہ گئے۔

این! اسٹیشن پر رہ گئے لاحول ولا قوۃ۔ یہ کس اسٹیشن پر رہگئے بڑا بُرا ہوا۔ بیگم صاحب کو کوئی تکلیف تو نصیب اعداء نہین ہوئی بڑا صدمہ ہوا اس وقت۔"

"نہین بہت اچھی طرح سے آئین کوئی ہرج نہین ہوا مگر نواب صاحب کے رہجانے سے بڑا ہی ملال ہوا بڑی تکلیف ہوئی ہو گی۔

سرکار سے کہدو کہ فنس بھی غلام لایا ہی اور دو فٹن ہین اور پالکی گاڑیان ہین۔

سرکار دریافت کرتی ہین کہ نواب محمد عسکری صاحب کو تو ہمارے آنے کی اطلاع نہین ہی۔

"ای سرکار کسی کے کان مین بھنک تک تو پڑنے نہین پائی کانون کان کسی نے نہین سُنا۔"

"سرکار پوچھتی ہین اب یہان کے رنگ ڈھنگ کیا ہین یہ کیا سُننے مین آیا۔"

"غلام نے جو عرض کیا تھا وہ غلط ہو تو جو چور کی سزا وہ ہماری سزا افسوس ہی۔"

بیگم صاحب فنس پر سوار ہوئین دو مہریان ادھر اُدھر ساتھ اسی قطع سے فنس پالکی گاڑی کے پاس آئی۔ یہان پردہ کرایا گیا۔ بیگم صاحب سوار ہوئین۔ ڈولیون پر مغلانی اور ساتھ کی خادمہ عورتین اُترین اور دو پالکی گاڑیون مین سوار ہوئین تیسرے درجے مین جو لوگ تھے انکا انتظار نہین کیا مرزا صاحب نے محمد رضا وغیرہ کو بلٹیان دے دین اور کہا سب کو لیکر پیچھے سے آؤ اب سنیے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کہ گاڑیان ہنڈولے کے ناکے کے پل تک نہ پہونچنے پائی تھین کہ حکم ہوا روک لو تین چار بار آواز آئی روک لو۔ روک لو۔ گاڑی رُکی تو مرزا صاحب اُتر پڑے کیون خیریت ہی۔ یہ گاڑی کیون روکی گئی مہری نے کہا سرکار کچھ دریافت کرینگی۔ ارے سائے مین گاڑیان کھڑی کر۔

بیگم صاحب نے مرزا صاحب کو قریب بُلایا اور جھلملیان کسیقدر رکھول کے پوچھا کہ نواب یہان ہین یا باہر کُل حال کہہ چلو۔ مرزا صاحب قریب گئے۔ آداب بجالائے اور دست بستہ عرض کیا۔ حضور کیا عرض کرون۔ مجھے جسقدر افسوس ہی کسو کو نہو گا۔ جیسے ہی مین نے نواب بشیر الدولہ بہادر کا خط پایا ویسے ہی عرضی بھیجی کہ یہ خبر بالکل صحیح ہی وہ ایک چوڑی والی قمرن اُسکا نام ہی بس اُسی پر لٹّو ہین گھر ڈال لیا ہی۔ ابھی اُسکے میان کو خبر نہین ہوئی ہی اگر خبر ہوجائیگی تو بڑا فضیحتا ہو گا۔ دن رات اُسکے مکان پر ہوحق ہوا کرتی ہی۔ اور اُسکا مکان کیا معنی کیا کچھ اُسکے باپ کا مکان ہی وہ بازار والون کے حوالی موالی کثرت سے رہتے ہین۔

بیگم صاحب کو سخت افسوس ہوا۔ ارے یہ دو طھا بھائی کو کیا سوجھی۔ وہ تو ایسے تھے اور غضب خدا کا ہمارے لکھتے ہین کہ یہ خبر غلط ہی۔ اچھا نواب باجی کے یہان بھی نہ رہینگے۔

مرزا صاحب نے کہا حضور نواب سطوت بہو کے ہان چلے رہین۔ اُنکو کُل امور کی خبر ہی۔ پرسون مجھے بلا کر دو گھنٹے تک ہی گفتگو کیا کین انکو بڑا افسوس ہی۔

بیگم۔ ای افسوس اب اُنکو بھی نہو تو حد ہی بس۔

مرزا۔ سرکار بڑی محبت ہی آپ سے واللہ۔

بیگم۔ نواب سطوت بہو کی ڈیوڑھی پر چلو سیدھے۔

مرزا صاحب نے گاڑی بان کو حکم دیا کہ نئے گانؤن چلو۔ راستے مین مغلانی سے بیگم صاحب اپنے افسوس کا اظہار کرتی جاتی تھین اور کبھی کبھی آنسو بھی ڈبڈبا آتے تھے مغلانی سمجھاتی جاتی تھی کہ سرکار اس سے کیا فائدہ دیکھیے اللہ نے چاہا تو موئی منیھارن گھر سے دکھڑے نکال دیجائیگی ایسی بات ہی بھلا نواب بشیر الدولہ بہادر ایسے ویسے آدمی نہین ہین بیگم صاحب نے کہا مغلانی یہ آدمی اچھا نہین ہی بات سمجھے کرتا ہی بوسہ پہلے مانگتا ہی یہ بڑا ستم ہی اسکا کیا جواب دون بات ہوئی بوسہ لاؤ۔ مغلانی نے بہت سمجھایا کہ حضور ذرا صبر کیجئے دیکھیے تو خدا کو کیا منظور ہی۔

بیگم۔ اللہ مالک ہی۔ مگر آدمی بیڈھب ہی۔

مغلانی۔ دم دلاسے مین رکھو۔ ہان ہان کرتی جاؤ۔

بیگم۔ مجھے بڑی ہنسی آتی ہی۔ ذری بوسہ دو۔

مغلانی۔ کہو آج نہین کل۔ کل نہین آج کے کل۔

بیگم۔ وہ تو زبردستی ہو نٹھ چوسنے پر آمادہ ہی۔

مغلانی۔ اگر ایک آدہ دفعہ چوم بھی لے تو خاموش ہو رہنا زیادہ روکھا پن بھی نہ ظاہر ہو۔

بیگم۔ ای نہین پھر تو شیر ہو جائیگا۔ سمجھیگا کھا بدی۔ یہ تم کیا صلاح دیتی ہو۔

مغلانی۔ تو سرکار اگر دو چار بار چوم لین اور آپکا جو اصل مطلب ہی کہ وہ موئی چوڑی والی نکال دیجائے وہ حاصل ہوجائے تو پھر ہرج کیا ہی۔

بیگم۔ واہ ایسا مطلب نکلنا نہین چاہتے جو ہو سا تھ آبرو کے آبرو ریزی ہوئی تو کیا۔ بوسہ دے کے کام نکلا تو کیا نکلا ہمین پسند نہین۔

مغلانی۔ اچھا تو پھر ایک کام کیجیے۔ اب سامنا نہ کیجیے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

جو گفتگو ہو ہمارے ذریعے سے کہلا بھیجیے کہ سطوت بہو کے گھر پر ملنے کا موقع نہیں ہی۔

بیگم — یہ بات وہ بات بیگم جانی۔ ذرا چومنے دو اُٹھا ادئی چومنا کیا دونون وقت کی روٹی ہو گئی۔

اتنے مین گاڑی رُکی سطوت بہو کی ڈیوڑھی آگئی۔ پردہ ہوا بیگم صاحب اندر تشریف لائین انھین اور سطوت بہو مین بڑی محبت تھی اس طرح پر دونون ملین جیسے برسون کے بچھڑے ہوے ملے۔ تہ خانے مین جا کر دونون بیٹھین صرف ایک خواص اور ایک مصاحب حاضر رہی سطوت بہو نے افسوس کرنا شروع کیا بہن اس بلا سے اک تمھین دونون بہنین بچی ہوئی تھین کہ سوت کی آنچ نہین دیکھی تھی سو بیتیا ڈاہ سے ایک تمھین ہمارے خاندان مین بچی ہوئی تھین گلاب رنگ بدرنگ ہی ای تمنے تو دیکھا ہوگا بہن وہی پرن اک ہزار ہی دفعہ دیکھی ہوگی اُنھون نے کہا ہان ہان خوب یاد ہی گوری گوری چلبلی سی۔ مگر کہتی ہون یہ دولہا بھائی کو کیا ہوا مجھے اسی کا تعجب ہی۔ دولہا بھائی تو ایسے تھے نہین۔

خواص — حضور وہ کہان کے بڑے پارسا ہین۔

مہری — ای سرکار ان رئیسون مین کسی کا اعتبار نہین۔

خواص — اسمین چاہے بوڑہی والی ہو چاہے کہاری کسے باشد۔ جوان ہو۔

سطوت — تو نواب عسکری اور رونق جنگ سب اسی رنگ مین آگئے ہر۔

مصاحب — حضور وہ درزن پیاری نامے۔

خواص۔ ای چپ بھی رہ اسمین بدنامی ہی۔

بیگم — ار اسمین بدنامی کاہے کی ہی۔

سطوت — (س) مین تمکو سارا حال نہ بتادون یہ تین چار آدمیون کا گٹ ہی۔ ایک عسکری دولھا۔ دوسرے رونق جنگ تیسرے وہ آغا۔ چوتھے چھٹن صاحب نواب۔

ب — نواب رہتے اُسی گھر مین ہین۔

س۔ تمھارے بغیا والے مکان مین رہتے ہین۔

ب — بہن کیا کرون اب یہ سب کے سب ایک ہو گئے ہمارا ساتھ دینے والا کون ہی اب۔ بجز خدا کے کوئی نہین اُسی کی کریمی پر سہارا ہی۔

س — بہت بڑا سہارا تو وہی ہی بہن۔

ب — کیا شک ہی (آہ سرد بھر کر) میرا کلکتہ کا قیام بس غضب ہو گیا۔ نہ مین لکھنؤ چلی جاتی اور نہ یہ دن دیکھتی کہ سوت کے گھر رہتے ہین۔

	رانڈ ہو گور کا منھ یا ارے کفن دیکھے نوج منھ سوت کا دنیا مین سہاگن دیکھے

س — ہی تو یہی اور پھر وہ جسکو اسکی عادت نہو ہم تو یہ سب پاپڑ بیلے ہوے ہین بہن۔ دونون بیاہتا بیویان ہین میان کی ہمارے۔ ایک مین اور ایک اختر محل اور ایک دھوبن گھر ڈال لی ہی۔

ب — ہمپر تو بہن یہ نئی مصیبت پڑی ہی۔

س — بیشک تمپر نئی نئی مصیبت پڑی ہی۔

ب — اچھا بھلا اب وہ دانسے چھوٹ سکیگی۔

س — یہ اللہ جانے۔ یقین تو نہین ہے بہن۔

ب — سچ کہون یقین تو مجھکو بھی نہین ہی۔ اور یقین کاہے سے ہو بھلا یقین آنے کی کون بات ہی۔ جو دل آگیا ہی تو کوئی ہزار کوشش کرے کچھ نہ ہونے کا۔ اور جو دل نہین آیا ہی تو ادھر مین بھی آگئی ہون کیا عجب ہی کہ دل اُس سے ہٹ جائے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اب معلوم ہی ہو جائیگا۔ مین چھپا کے آئی ہون ذری تجی ان کو بلواؤ۔ انکو اللہ جانے معلوم ہو یا نہین۔

مہری کو حکم ہوا اور بموجب حکم وہ نواب رونق جنگ بہادر کی ڈیوڑھی پر آئی محلسرا مین جا کر عرض کیا کہ حضور کو بلایا ہی مگر اس سے کہدیا گیا تھا کہ نواب نادر جہان بیگم کے آنے کا حال خبردار نہ بتانا۔

بیگم صاحب فنس پر سوار ہوئین چار سپاہی اور ایک مہری ساتھ پیچھے وہلی پر ایک مصاحب جب ڈیوڑھی پر فنس پہونچی تو پردہ کر دیا گیا اور بیگم صاحب داخل ہوئین۔ ایئی! ام کب آئین بہن خیریت ہی۔ تمھارا کہو چہرہ کیون اترا ہی اور یہ تم آئین کب ہماری سمجھ مین نہین آتا کچھ۔ نادر جہان بیگم ہنسنے لگین۔ اور سطوت بہو نے کہا واہ عفت آرا واہ رونق جنگ کی بیوی ہو۔ بہن کے اوپر خدانخواستہ چھری پھیری جاتی ہو اور تم کانون مین روئی ڈالے بیٹھی ہو۔ یہ کلکتے سے دوڑی آئین اور تمکو ذرا خبر نہین اور تمھارے ہی محلے کی بات ہے۔

عفت آرا کے چہرے کا رنگ فق ہو گیا اور گھبرا کر استفسار حال کیا ای بہن یہ تم کیا کہ کیا رہی ہو۔ اللہ خیر کیجیو ہمارے پاؤن تلے سے مٹی نکل گئی۔ یہ چھری پھیرنا کیا معنی اب پہیلیان نہ بجھواؤ صاف صاف کہہ چلو۔

سطوت۔ وہ قمرن چوڑی والی کہان ہی۔

عفت۔ قمرن کہین بھاگ گئی کسو کے ساتھ۔

سطوت۔ کسکے ساتھ؟ وہ کون ہی۔

عفت۔ ہمنے نہین سنا۔ سنا کسو تنبولی کے ساتھ بھاگ گئی۔ پھر سنا کوئی اور بھگا لیگیا۔

سطوت۔ دیکھا اگر تمھارا سر وہ تمھاری بہن کی سوت بنی ہوئی ہی اور تمکو خبر نہین۔

عفت۔ اوئی ای یہ تم کیا بکتی ہو۔

سطوت۔ مین سچ کہتی ہون انھین کے سر کی قسم۔

عفت۔ ہٹو بھی ہمارا سر کیا کدو ہی کچھ۔

سطوت۔ تمھارے سر کی قسم بہن۔ بھتیلے کے سر کی قسم۔ کوئی اپنے لعل کی قسم جھوٹی کھاتا ہی کچھ ہنسی ٹھٹھا ہو کیا۔

عفت۔ (ہاتھ ملکر) اب کیا ہوگا شادی یہ ہوا کیا۔ اور مجھ کمبخت کو اتنے دنون تک خبر بھی نہ ہوئی اور دیوار سے دیوار ملی ہوئی ہی۔ یہ کیا ہوا کیونکر ہوا کچھ کہو تو ہم سے۔ بیٹھے بٹھائے کیا گل کھلا۔

نادر جہان۔ اور دولھا بھائی کو بھی معلوم ہی۔

عفت آرا بیگم کو اس خبر وحشت اثر کے سننے سے سخت قلق ہوا مگر قلق سے زیادہ حیرت تھی کہ یہ قمرن کیونکر وہان پہونچی۔ اب سب کی صلاح یہ ہوئی کہ سطوت بہو کے ہان چنو کی جورو اور نازو اور قمرن بلوائی جائین۔ چنانچہ مہری کو حکم دیا گیا اور تاکید کی گئی کہ خبردار خبردار انکے آنے کا مطلق ذکر نہ کرنا۔ اتفاق سے جس وقت مہری گئی اُس وقت نازو بھی وہین موجود تھی۔ نازو کی مان نازو کو لیکر چلی مہری نے کہا اور چوڑیون کا ٹوکرا۔ کہا اب ہمنے یہ کار چھوڑ دیا ہے مگر بیگم صاحب کا نمک کھایا ہے انھون نے ہمکو یاد فرمایا ہے۔ نمکحرامی ہے جو نہ جائین مہری سمجھ گئی کہ وہ خبر صحیح ہی ورنہ چوڑی والی اور اپنا کام چھوڑ دے ہنسوڑ اور ٹھٹھول تو تھی ہی۔ پوچھا پھر اب کون کار کرو گی تنبولین کی دکان رکھو تو ہمارے بھی خوب مزے سے گلوریان کھانے مین آئینگی کہان کا جھگڑا۔ اور ہان خوب یاد آیا۔ ای تو بھول ہی گئی تھی۔ قمرن کو تو لے چلو۔ کہا قمرن کا

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

حال تمنے نہین سُنا۔ اجی تو اسکو تو آج اتنے دن ہو گئے
مہری کو دل لگی سوجھی حیرت کے ساتھ بولی۔ اے ہے یہ
کب جاتی رہی۔ نازو بگڑ کے کچھ جواب دینے ہی کو تھی کہ اس
بڑھیا نے کہ خرانٹ اور تجربہ کار تھی کہا ہمین ہمارے
نزدیک تو مرجانے سے بھی بدتر ہے کیا جانے کسکے ساتھ
بھاگ گئی بڑا غضب ہو گیا مہری —
مہری نے حیرت کے ساتھ کہا۔ کیا۔ ہا ارے
بھاگ گئی ہی ہے۔ یہ بڑا عجب ہو گیا۔ اور بھاگی کسکے
ساتھ۔ کہا کیا معلوم کتنو دن ہین بانس پڑ پڑ گئے
مگر اسکا پتا نہ ملا۔ کیا جانے کون پھسلا لیگیا
اور تم بھی اتنے دن سے اسکو دیکھتی تھین کبھی کوئی
بات بری دیکھی۔ کبھی بری راہ چلتے دیکھا۔ کبھی نہین
وہ اوپر سر اٹھا کے چلتی نہ تھی۔ نیچے نظر کیے
آنا اور نیچی نظر کیے ہوے جانا کسی سے مطلب اور
نہ سروکار۔ اور سوا نواب کے اور کوئی بتا تو دے
کہ میرے یہان آتی تھی۔ مگر ہماری قسمت۔ اسکو
ہم کہان لیجا کے پھوڑین۔ پھنس گئے۔ اسکو
یا تو کوئی زبردستی بھگا لیگیا۔ یا دم دلاسا دے کے
مہری نے بڑا افسوس ظاہر کیا۔ پوچھا نازو تمکو کسی پر
شک ہے۔ یہ بولی اب ہم کسکا نام بتائین کس پر شک کرین
ملتوا پر لوگون نے تہمت لگائی تھی۔ مگر وہ بھی جھوٹ نکلا
مہری۔ کیا جانے بیچاری کہان ہوگی اور کسطرح سے ہوگی
نازو۔ بس کچھ پوچھو نہ بہن۔ کیا کہین افسوس۔
مہری۔ اور شاید کسی امیر کے ہان چین کر رہی ہو —
خدا خدا کر کے چنولی بیوی مع نازو کے سطوت بہو کے
ہان پہنچین۔ دونون نے جھک کے سلام کیا اور زمین پر
بیٹھ گئین۔ اور جب سطوت بہو نے اشارہ کیا تو جا کے
پائین بیٹھین۔ سطوت۔ حضور کو بہت دن بعد دیکھا۔
سطوت۔ قمرن کہان ہے چنو کی جورو۔
ضعیفہ۔ حضور کیا عرض کرے لونڈی۔
سطوت۔ (اجی نازو قمرن کیون نہ آئی)۔
نازو۔ حضور — (گردن نیچی کر لی)
سطوت۔ اے چوڑیان نہ لائین۔
ض۔ سرکار ہین تو مرتے مرتے بچی۔ میرے بچنے
کی کسکو امید تھی۔ مگر اللہ نے ان بچون پر رحم کیا۔
سطوت۔ ارے تو چوڑیان کہان ہین۔ کیا بیمار
ہونے سے چوڑیان بھی بیمار ہو گئین —
ض۔ حضور مین اپنا حال کیا بیان کرون
(گردن نیچی) —
س۔ کیون کیون آخر کچھ کہو تو۔ خیریت تو ہے۔
یہ ہوا کیا۔ کچھ کیسے رنگ کیون جاتی ہو —
ض۔ حضور کیا عرض کرے لونڈی۔ میرے
اوپر تو آسمان پھٹ پڑا۔ ہائے ہائے —
عفت آرا۔ اے کیا قمرن بھاگ گئی۔
ض۔ (کانپتی ہوئی) ہان حضور کئی دن
ہوے —
عفت۔ یہ کون بھگا لیگیا۔ آخر یہ ہوا کیا کچھ
پتا بھی لگا۔ وہ تو ایسی تھی نہین —
ض۔ حضور ایک دن اسکا میان آیا کہا لینے کو آیا
ہون مین نے کہا وہ یہان کہان وہ تو تمھارے ہی یہان
ہے بیٹا۔ کہا واہ واہ ہمارے یہان تو برسون سے نہین
ہے بس چو طرفہ شہر بھر مین ڈھونڈھتے پھرے —
ہائے ارے قمرن دغا دے گئی —
نازو۔ حضور کو تو معلوم بھی ہوگا —

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

عفت۔ اے ہان سُنا تو تھا مگر سنتے ہین کسی نواب کے گھر پڑ گئی ہی۔

ض۔ (بڑی حیرت کے ساتھ) کیا!۔

نازو کے چہرے کا رنگ بدل گیا۔ مگر ضعیفہ خوب سنبھلی قطعی انکار کیا۔ نہ معلوم کس نواب کے ہان ہی۔ کیا پکی خبر ہی حضور۔ مین تو انگارون پر لوٹ رہی ہون۔

عفت آرا نے کھود کھود کے پوچھنا شروع کیا کہ آخر کچھ پتا لگا کہ قمرن کہان ہی۔ کہین ٹھکانا ہی۔ کسی پر شک ہی۔ اتنے دنون مین کچھ تو معلوم ہوا ہوگا۔

چھنو کی جورو نے منہ اس طرح بنا لیا کہ گویا بڑی افسوس ناک حالت ہی۔ سرکار جبسے۔ بس تب سے پتا نہین ملا۔ اللہ جانے کیا ہو گئی وہ۔ معلوم ہوتا ہی یا تو کسی پر فریفتہ ہو گئی۔ اور یا کوئی چل دے کے دم دلاسا کون مین بھگا لیگیا۔ چھوکری تو اچھی ہی رہی۔ چکمہ چل گیا۔ اسکا نام لیتے ہوے ہمین۔ اب کیا عرض کرون۔ خاندان بھر کا نام ڈبو گئی۔ اور ہمکو کہین کا نہ رکھا اب کچھ کرتے دھرتے بن نہین پڑتی۔

عفت آرا بیگم نے مسکرا کر پوچھا اور یہ جو افواہ ہی کہ کسی نواب کے گھر پڑ گئی ہی۔ اور چین کرتی ہی۔ اور نازو بھی وہین رہا کرتی ہی۔ اور کبھی کبھی تم بھی جاتی ہو یہ غلط ہی سب نازو کی مان کے چہرے کا رنگ بدل گیا۔ سرکار اب خلق خدا کی زبان کون روکے کس مین اتنی طاقت ہی۔ مگر ہمارا اللہ ہی جانتا ہی کہ ہمکو اس روز سے آج تک جو خبر بھی ہو کہ جیتی ہی یا مر گئی۔ لکھنؤ مین ہی یا باہر۔

سطوت بہو نے انسے بڑی ہمدردی کی تمنے کس کس دقتون سے پالا تھا چھنو کی جورو۔ آپ فاقہ گوارا کیا۔ ان کو

سونے کا لقمہ کھلایا آپ پھٹا پُرانا پہنا انکو نیا کپڑا پہنایا آپ دھوپ مین دوڑین۔ انکو ٹھنڈے مین رکھا۔ سردی کو سردی گرمی کو گرمی نہین مانا۔ مگر ان سب کا ثمرہ یہ پایا۔ یہ اپنی قسمت ہی۔ اوس پڑ گئی تم پر۔ اس سے تو مر ہی جاتین تو اچھا تھا۔ بال بچہ خدا دے تو نیک چلن دے نہین تو نہ دے۔

خواصون مین سے ایک نے کہا حضور مین تو اسکی وضع چال ڈھال اور چلبلاہٹ ہی دیکھکر سمجھ گئی تھی کہ یہ چھوکری ٹھیک نہین ہی۔ سو وہی ہوا۔ بخلی تو بیٹھتی ہی نہ تھی اور بازار مین تو توبہ ہی بھلی۔ بس کیا کہون مردون سے خود چھیڑ کے جگت اور پھکڑ لڑتی تھی۔ کوئی چھیڑے یا نہ چھیڑے وہ خود چھیڑنے کو تیار رہتی تھی۔ اور للتوا تنبولی سے تو گہری چھنتی تھی گھنٹون ہنس ہنس کے دونون مین باتین ہو رہی ہین۔ وہ گلوری پر گلوری بنا کے دیتا جاتا ہی اور یہ چکھتی جاتی ہین اور کھلکھلاتی جاتی ہین اور وہ موا اُسکا میان دیکھتا ہی اور ٹال جاتا ہی۔ ایسا بے شرم نہوتا تو یہ ہوتا ہی کاہے کو۔

عفت آرا نازو کو علیحدہ کمرے مین لے گئین اور یون باتین کرنے لگین۔

ارے نازو سچ سچ بتا دے قمرن کہان ہی۔ اگر اُسکو بھاگ ہی جانا ہی اور میان پسند نہین ہی تو ایک کام کرو اُسکے میان سے فارخطی (فارغخطی) دلوا دین اور کچھ لے دے کے یہ کارروائی ہو جائے۔ پھر اسکے بعد ہمارے بہنوئی نواب محمد عسکری سے نکاح پڑھوا دین۔ ہماری بہن کے لڑکا بالا نہین ہوا اور نہ اب کوئی امید باقی رہی ہی۔ شاید قمرن سے کوئی لڑکا ہو جائے نازو دم مین آ گئی۔ کہا اور جو سرکار نواب صاحب نے نکاح

نہ منظور کیا تو اُدھر میان بھی چھوٹا اور ادھر سے بھی گئی گذری۔ نہ اودھر کی نہ ادھر کی۔ یہ بلا کدھر کی عفت آرابیگم اب اس سے بے تکلفی کی باتین کرنے لگین دیکھو نازو ایمین بڑی بات یہ ہی کہ قمرن بلجائے بلجانا شرط ہی۔ بس پھر ہم اسکو سب ٹھیک کر لینگے اور ہم جانتے ہین کہ قمرن کو نواب پسند بھی کرینگے نازو کی زبان سے نکل گیا۔ دلپسند ای دیکھتے ہی ریجھ جائینگے ایسی بات ہی بھلا۔ لٹو ہو رہے ہین۔ وہ (بات بنا کر) میرا مطلب یہ تھا کہ لٹو ہو جائین اچھا تو مین قمرن کو ڈھونڈھ نکالون پھر مگر اپنے قول پر پوری رہیے گا۔ بدل نہ جائیے گا۔

عفت آرانے اور بھی دم دھاگا دیا۔ تمھارے کہنے کی بات ہی۔ قول جان کے ساتھ ہی تم قمرن کو یہانتک لاؤ تو پھر ہم سب ٹھیک کر لینگے۔ مگر دیکھو جسکے گھر پڑ گئی ہی اسکو کانون کان خبر نہونے پائے خوبصورتی سے مگن آئین

نازو اپنے دل مین ہنسی اور سوچنے لگی کہ یہ ترکیب سب سے اچھی ہی مزے سے کدرا کو روپیہ دے لے کے فارغطی (فارغخطی) ہو جائے اور نواب نکاح پڑھالین انکے مرنے کے بعد آدھی دولت کی یہ مالک ہوگی اور آدھی کی بیگم صاحب۔ چین ہی بس۔

عفت۔ تو اب قمرن کو کب تک لاؤ گی نازو۔

نازو۔ اے حضور یہی دو ایک روز مین بس۔

عفت۔ مگر رات کے وقت لانا۔ دن نہو خبردار۔

نازو۔ نہین حضور دن کو کیونکر آسکتی ہی بھلا۔

عفت۔ دن کے آنے مین پکڑی جائیگی سمجھین نا۔

نازو۔ سرکار اب کیا اتنا بھی نہین سمجھ سکتی ہون۔

عفت۔ مزے سے شادی ہو جائیگی۔ پرسون ہی نکاح ہو

چٹ مری منگنی پٹ مرا بیاہ۔

نازو۔ ای تم سلامت رہو گاڑھے وقت آڑے آئیو الی کیا تدبیر بتائی ہی۔

عفت۔ مگر اس خوبصورتی سے لاؤ کہ کسی کو خبر نہ ہو۔

نازو۔ حضور ڈولی پر سوار کرا کے بس لے آؤنگی۔

عفت۔ ہان مگر آفتاب غروب ہوگیا ہو شام کے بعد اسکا ذرا خیال رہے۔

نازو۔ ای یہی کوئی دو گھڑی رات گئے۔ بس اور کیا۔

عفت۔ دیکھو تو تمکو کیسا مالا مال کر دیتی ہون۔

نازو۔ حضور ہی کا دیا نمک کھاتے ہین کسو اور کا۔

عفت۔ اللہ سب کا دینے والا ہی۔

نازو۔ حضور بس ایسا کرین کہ وہی ایک دن مین فارغخطی بھی ہو جائے اور نکاح بھی ہو جائے جسمین پھر کوئی جھگڑا نہ رہنے پائے۔

عفت۔ سب ہو جائیگا گھبراؤ نہین۔

نازو۔ اللہ کرے نکاح کے بعد لڑکا ضرور ہو۔

عفت۔ انشاءاللہ۔ اُسکی کر ہی سے کیا بعید ہی اُسکو دیتے کچھ دیر لگتی ہی۔

چنو کی جورو کے حواس غائب تھے کہ نازو دیکھیے کیا ستم ڈھاتی ہی۔ عفت آرا بیگم بے طور اس چھوکری کو علیحدہ لیکر گئی ہین۔ ایسا نہ ہو دم مین آجائے اور قبول دے تو بس کیا کرایا سب مٹی مین مل جائے اور بدنامی اور جگت ہنسائی ان سب پر طرہ۔

عفت آرا بیگم نے اسکا بھی دفع دخل کیا۔ کہا سنو نازو تمھاری بوڑھی دادی اس بات کو نہ مانیگی مگر بیوقوفی ہی بوڑھی عورتون کے حواس تو ٹھیک رہتے نہین مین اونچ نیچ

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کچھ نہین سمجھ سکیتن۔ اور چڑچڑی ہوجاتی ہین۔ انسے کہنے نہین
معاملہ سب بھر بھنڈ ہوجائیگا اور پھر کچھ بھی نہ ہوسکیگا۔

گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہین۔

نازو کے دل پر اس امر کا نقش بخوبی منقوش ہوگیا کہ عفت آرا بیگم قمرن کی خیر طلب ہین بدخواہ نہین ہین اور ضرور ضرور نکاح ہوجائیگا۔ دل مین سوچی کہ امی جان سے کہنا فضول ہے چپ چپاتے ہی یہ کارروائی کردو۔ جسمین امی جان بھی پھر خوش ہوجائین کہ ان چھوکریون نے اپنی کارستانی سے نکاح بھی کرلیا۔

الغرض عفت آرا بیگم اور نازو بڑی دیر تک گفتگو کرکے وہان جاکے بیٹھین جہان سب بیٹھے تھے۔

چنو کی جورو چاہتی تھی کہ رسیان تڑاکے بھاگے۔ کہا سرکار اب اجازت ہے؟ حکم ہو تو جائین۔

سطوت بہو نے کہا اچھا سگو کبھی کبھی آیا کو چنو کی جورو نازو تو نے تو آنا ہی چھوڑدیا۔ کہا سرکار اب ضرور کرکے حاضر ہوا کرونگی۔

جب یہ دونون چلی گئین تو عفت آرا نے کہا اس امین ذرا شک نہین ہے کہ وہ خبر صحیح ہے نازو سے صاف قبلوا لیا ہے۔ بس اب دیکھو تو ہوتا کیا ہے۔

اسکے بعد ساری داستان بیان کی اور کہا ہے نواب بشیر الدولہ کے آنے کے کوئی کارروائی نہین ہوسکتی ہے۔ اور وہ آج پہونچ بھی جائینگے کیونکہ بشیر الدولہ اور عسکری دولھا بھائی بھی چچازاد بھائی ہین بلکہ ان دونون مین بڑا یارانہ ہے۔ اور پینگ بہت بڑھے ہوے ہین اور انکا کہنا بھی مانتے ہین مگر داد ری قمرن کہان سے کہان پہونچی بیبیا کی موچھون کے کونڈے کے دن سے یہ آس پر رتجگے ہوے تھے

میدان خالی پاکر چلو بس خوب کھل کھیلے۔ افسوس

نادر جہان بیگم نے کہا باجی جان کیا نازو صاف صاف قبول دی کہ نواب کے گھر پڑگئی۔

عفت آرا بولین اے ہے تم تو عجب طرح کی باتین کرتی ہو بھلا وہ کوئی دیوانی ہے کہ قبول دیتی۔ اچھا تمکو اس کھٹائین ٹھائین سے کیا مطلب ہے آج کے تیسرے روز نہ میدان خالی کرادیا ہو تو سہی

نادر جہان بیگم کی جان مین جان آئی کہ مار لیا ہے۔

اب سنیے کہ نازو کی مان نے تھوڑی دور جاکر پوچھا کہ بیٹا تم سے بیگم صاحب کیا دریافت کرتی تھین اسنے کہا امی جان ہنسے دھر دھر کے پوچھتی تھین کہ قمرن کہان ہے اور انکو یہ شک ہے کہ قمرن کو نواب رونق جنگ بہادر نے گھر ڈال لیا ہے جبھی تو بیقرار ہین اور بیقراری آخر کیا ہے مین نے لاکھون قسمین کھائین تو انکو یقین آگیا کہنے لگین کہ اگر ایسا ہی ہے تو میرے میان پر رحم کرو۔ عسکری دولھا کے گھر پڑجائے ہم اپنی بہن اور بہنوئی کو اس بات پر راضی کرلینگے بس۔

بڑھیا چکمہ کھا گئی خوش ہوکے بولی اچھا تو ہے۔ اگر نکاح ہوجائے تو پھر کیا بات ہے۔ مگر۔

نازو نے کہا امی جان اگر مگر رہنے دو۔ نکاح اب ٹل نہین سکتا۔ ہو اور رہو۔

ضعیفہ۔ یا خدا ہم غریبون کی سن لے۔ ہ

نداریم غیر از تو فریاد رس
توئی عاصیان را خطا بخش و بس

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

بس اگر نکاح ہو جائے تو کیا کہنا ہے۔ پھر نہ کوئی جھنجھٹ نہ باقی رہے اور پھر کسی کے کرتے دھرتے کچھ نہ بن پڑیگی جیسے بیاہی بیوی ویسے یہ۔ فرق کیا ہے۔ مگر گھر پڑ جانے سے کیا ملیگا۔ جیسے اور بازاری عورتین ویسے یہ۔ جب چاہین ہاتھ پکڑ کے نکال دین۔ داد نہ فریاد۔ کوئی پوچھنے والا نہین۔ مگر نکاح کے بعد پھر سولہون آنے کی مالک ہین

ضعیفہ تو مکان گئی اور ناز و قمرن کے پاس پہونچین رستے سے ڈولی پر سوار ہوئی تھین اور ایک جان پہچان عورت کو ساتھ لے لیا تھا۔ ڈیوڑھی پر ڈولی سے اُترین اور چھم چھم کرتی ہوئی کوٹھے پر گئین۔ دیکھا تو قمرن لیٹی ہوئی مغلانی سے باتین کرتی ہین۔ تھوڑی دیر بیٹھکر مہتابی پر لے گئین۔ کہا بہن مبارک نواب جہان ہی چین ہین پر لوٹ آئے گئے ہین۔ کہا کیا جانین کہان گئے ہین کہان گئے تھے کہ ابھی آتا ہون اور یہ مبارکبادی کہلا بھیجی کی ہے۔ ناز و مسکرائی۔ مبارکبادی! تمھارا اور نواب صاحب کا نکاح پرسون تک ہو جائیگا۔

قمرن۔ (خوش ہو کر) یہ کہان سے معلوم ہوا۔

ناز و۔ مگر نواب سے اسکا ذکر نہ آنے پائے۔

قمرن۔ یہ کیون۔ اچھا ہم نہ کہینگے۔

ناز و۔ اور جو وہ خود بھی چھیڑین تو تم بات کو ٹال دینا۔ کہنا نکاح تو اسی دن ہوا جب ہم گھر بار تج کے تمھارے گھر آئے میان کو چھوڑا۔ برادری کو چھوڑا عزیزون کو چھوڑا سارے مین بدنام ہوے۔ اب اور اس سے بڑھ کر کیا ہوگا۔ اور یہ کہکر رونے لگنا۔

قمرن۔ اچھا باجی۔ تم سکھا دو بس پھر ہم سب سمجھ لینگے۔ مین بھی بڑی وہ ہون۔ اس طرح بیان کرون کہ نواب کا دل پانی ہو جائے۔

ناز و۔ بہن اب جیت ہمارے ہاتھ ہے۔ نادر جہان بیگم تو کلکتہ مین جا کے بیٹھی ہین اُنکو کیا خبر کہ یہان کیا ہو رہا ہے یہی موقع ہے۔ اصل یون ہے کہ عفت آرا بیگم کو کسو نے یقین دلا دیا ہے کہ قمرن کو نواب رونق جنگ نے گھر ڈال لیا ہے تو اب وہ کوشش کر رہی ہین کہ کدرا کو کچھ لے دے کے نواب عسکری کے ساتھ تمھارا نکاح ہو جائے

قمرن۔ اور اسکا کچھ خیال نہین کہ بہن کی سوت آئے۔

ناز و۔ زمانہ نازک ہے کسکی بہن اور کسکا بھائی اپنے حلوے مانڈے سے مطلب ہے۔

قمرن بیشک زمانہ تو ایسا ہی جاتا ہے۔

ناز و۔ اور دیکھو اغلانی مغلانی کسی پر ظاہر نہ کرنا۔ خبردار خبردار نہین تم ہی پچھتاؤگی۔ میرا کیا ہوگا۔ ہمنے تو اپنی سی کوشش کی۔ اب آگے تمھاری قسمت۔

قمرن۔ تو مین کہنے ہی کیون بیٹھونگی۔ کیا مجھے تمنے بالکل بیوقوف ہی سمجھا ہے۔

ناز و۔ اس بات پر کیا فرض ہے کوئی بھید کسی سے نہ کہو۔ سمجھ گئین بس اس بات کو گرہ دے لو۔

قمرن۔ اچھا عمر بھر یاد رکھونگی۔

ناز و۔ تم تو اپنا سمجھ کے کہو اور وہی اُلٹے دشمن اور بیری بنجائے۔

قمرن سنا بہن۔ اب جو کسو سے کہون باجی جان تو گنہگار تم ہمارے ہی بھلے کے لیے کہتی ہو۔

ناز و۔ اچھا اب یاد رکھنا اسمین فرق نہو عمر بھر چین کروگی اور بیگم بنی رہوگی۔

قمرن۔ جو کہو سو کرون۔ مجھے کچھ عذر نہین ہے۔ مگر ہان گھر کی

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

جھڑکی نہین سنو گی۔

نازو۔ (گلے لگا کر) اچھا یہ بھی مانا۔

قمرن۔ امی جان کو آج بلوائینگے دیکھنے کو بہت جی چاہتا ہو تم اپنے ساتھ کیون نہ لیتی آئین۔ اب آج ضرور بلوائینگے (اُرتھے)۔

نازو۔ اب آج نہین اور کوئی دن۔

قمرن۔ ہمارا تو اسوقت بہت دم گھبراتا ہی۔

نازو۔ بس اب ہی تو تم مین عادت خراب ہی کسو کا کہنا بھی آدمی مانتا ہی۔

خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سُنا افسانہ تھا

کدرا۔ میری پیاری کمرن تم کہان چلی گئی تھین جانی ای اللہ تری سان۔ ہم اور کمرن آج پاس پاس بیٹھے ہین

قمرن۔ اللہ جانتا ہی جو ہمین چھوا تو ہم بگڑ جائینگے بس فورا الگ ہی الگ رہو۔ تری صورت سے مجھے نفرت ہی

کدرا۔ (ہاتھ جوڑکر) جانی جان جاتی ہی۔ ساری کمرن تنے مار ڈالا (پھر ہاتھ جوڑ کر) ارے تو بھاگ کہان گئی تھی مین تیرے صدکے (صدقے) تو کہے تو مین اپنی جان تک تجھ سے صدکے (صدقے) کر دون۔

قمرن۔ الگ ہٹ مونڈی کاٹے۔

کدرا۔ ارے تو تو میری جورو ہی۔

قمرن۔ ایڑی چوٹی پر قربان کیا تجھکو۔

کدرا۔ اچھا کمرن سنو تو۔

قمرن۔ (جھٹک کر) یا میرے اللہ یہ مجھے کیا ہوا۔

کدرا۔ (پانون پر سر رکھکر) مجھے اپنا گلام سمجھ۔

قمرن۔ اچھا ایک بات سُن لے ارے جب مین تیرے یہان سے بھاگ گئی تو پھر اب تو کیون مجھے چاہتا ہی

مین تیری بیاہتا بیوی اور بھاگ گئی تو مین اس قابل ہون کہ تو مجھے گھر سے نکال دے۔ جو کچھ حمیت اور غیرت ہی

راوی۔ حضرات ناظرین! کیا نازک بات ہی۔ بیوی میان سے کہہ رہی ہی کہ مین تیرے گھر سے نکل گئی اب تو کیون مجھے بیوی کہتا ہی اور میان ہاتھ جوڑ کے کہتا ہی کہ مین صدقے مین قربان مین اپنی جان تجھ سے نثار کردون

کدرا۔ (آنکھون مین آنسو بھر کر) مین تیرے لیے کیسو گیا وہان لوگون سے لڑا۔ بلنتوا کو مارا۔ اور کیا جانے کیا کیا پاپڑ بیلے مگر شکر اللہ کا کہ پھر ہم اور تم ایک جگہ بیٹھے ہین ہمسے لوگون نے کہا تھا کہ کسی نواب کے گھر پڑ گئی ہین۔ مگر تمنے جو چاہا سو کیا اور سب اچھا کیا۔ مگر اب ذرا ہم سے بولو چالو۔ ہم تو تمسے ہاتھ دھو بیٹھے تھے مگر۔ ع

> میرے اللہ نے پھر شکل دکھائی تیری

قمرن۔ ارے میری قسمت پھوٹ گئی۔

کدرا۔ میری پیاری کمرن سن لو۔ اچھا ایک بات سُن تو تم چاہے جاؤ اور چاہے جو کرو۔ مگر۔

قمرن۔ آہ سرد کھینچکر) ارے مین کہان تھی اور اب کہان ہون۔ اری مہرتا۔ ہر ہر۔ بی مغلانی۔ دوا جی ارے داروغہ۔ ایئن کوئی بولتا نہین۔ یہ کیا ماجرا ہی۔

کدرا۔ معلوم ہوتا ہی کسی نواب کے ہان تھین تم۔ تم جہان تھین جانی ہمکو اسکی کچھ پروا نہین۔ مگر میری پیاری ایک بات یاد رکھو کہ (قدمون پر سر رکھ کے) ہمکو چھوڑ نہ دو۔ یہ نہ مشہور ہو کہ تم ہمارے گھر سے نکل گئین اور دوسرے کے گھر پڑ گئین۔ بس۔

قمرن۔ سُن مین تیرے گھر نہین رہ سکتی۔ مین تو جہان ہون وہان ہون۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

مگر تیرے یہان بھی آتی جاتی رہونگی اگر تجھکو بھی منظور ہو تو خیر۔

کدرا۔ اچھا ہاتھ پر ہاتھ مار و ساری تو تو میری جورو ہی مین تو نالش کرسکتا ہون۔ کیا مین کوئی گدھا ہون۔ مگر تیری صورت ایسی ہی کہ (صدقے ہو کر) جانی ارے میری تو جان جاتی ہی۔ مین تو یہان تک کہتا ہون کہ جو تیرا جی چاہے سو کر مگر مجھے بدنام نہ کر۔ تو میرے گھر مین رہ۔ اب مین اور زیادہ کیا کہون۔

قمرن۔ ایک تو مجھے تیری صورت پسند نہین۔

کدرا۔ (پلنگ پر بیٹھ کر) سُن لو۔

قمرن۔ ہٹ پلنگ سے۔ تو اور میرے پاس بیٹھے!!

کدرا۔ (زمین پر بیٹھکر) اچھا جو حکم ہو۔

قمرن۔ حکم یہ ہی کہ برف منگوا۔ اور اولے منگوا۔ اور کیوڑا منگوا اور شربت بنوا۔ ٹھنڈا ٹھنڈا شربت پلوا۔ جس سے کلیجے کو ذری تراوٹ پہونچے۔ ہائے مین کہان تھی اور کہان آئی ہی ہی۔

کدرا بیچارہ تو ہاتھ جوڑتا ہی اور یہان تک اصرار کرتا ہی کہ تو جہان چاہے جا کے بیٹھ۔ جہان چاہے جا۔ جو چاہے کر۔ مگر رہ ہمارے گھر مین جسمین ہماری بدنامی نہو ہم تو تمپر عاشق ہین۔ ہائے ہم تو آدھے نہین رہے۔ ہلدی ہڈی گل گئی ہی ہڈی ہڈی گن لو۔ مگر تمھارے عشق نے ہمکو مار ڈالا۔ ہائے قمرن ارے تو بھاگ گئی تھی اور قمرن اس سب کے جواب مین کہتی ہی کہ الگ ہٹ مین کہان تھی اور اب کہان ہون۔ ہائے مجھے کیا ہوگیا ہار اور پھول اور پھولون کی بدھیون اور طوق کی فرمائش کرتی ہین۔ کدرا بھلا یہ کیا جانے۔

قمرن۔ اچھا گاڑی کرائے کی منگوا۔

کدرا۔ لے اب مین گاڑی کہان سے منگواؤن۔

اتنے مین قمرن کی ساس آئی۔ اور کدرا الگ جا کے بیٹھا۔ قمرن کو دیکھتے ہی وہ حیرت مین ہوئی۔ کون؟ بہو۔ ارے قمرن ہی؟ کدرا کدرا۔ ارے ادھر آ۔ یہ کہان سے آگئی۔

قمرن۔ (ساس کے قدمون پر گرکر) میری کھتا (خطا) مابھ (معاف) کیجیے مجھسے بڑا کسور (قصور) ہوگیا۔

ساس۔ ارے اللہ تری سان۔

قمرن۔ مجھسے بڑا کسور (قصور) ہوا۔

ساس۔ ارے میرے اللہ۔ اری تو تھی کہان یا اللہ مین کیا کھواب (خواب) دیکھ رہی ہون۔ او وہ لوگون نے کیا کیا بدنام کیا ہی۔

قمرن۔ میری کھتا (خطا) کچھ نہین ہی۔

کدرا۔ ارے اسکو ایک آدمی پھسلا لے گیا تھا کہ کوئی بادساہ ہین کیا جانے کہان کے اُنکے پاس تجھے لیجاؤنگا اور تم بیگم ہوجاؤگی اور یہ اور وہ۔ مگر یہ بچاری مؤکا (موقع) پاکے بھاگ آئی۔ سا اِسکا کون کسور (قصور) ہی یہ کیا کرے بچاری (بیچاری)

ساس۔ سچ ہی۔

حضرات ناظرین آپکو سخت حیرت ہوگی کہ قمرن اور کدرا کی گفتگو کیسی۔ قمرن کجا۔ اور کدرا کجا۔ مگر یہ گفتگو بھی قابل سننے کے ہی۔

قمرن۔ ارے تو مجھے فارغخطی لکھدے۔

کدرا۔ تو پیاری کاہے کی ناراضی ہی۔

قمرن۔ اچھا ارے ہان ناراضی نہین۔ مین تو فارغخطی کہتی ہون ہونڈی کم

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کدرا۔ پھارگ کھتی کیا۔ ارے مین سمجھا نہین۔
قمرن۔ تو فارغخطی لکھدے کہ مجھسے اور قمرن سے اب کوئی واسطہ نہین ہی بس۔
کدرا۔ جانی ہم نہین لکھ سکتے۔
قمرن۔ ارے گدھے مین تیری ہی ہو کے رہونگی۔
کدرا۔ جانی تم جو کرو سو چاہو مگر۔
قمرن۔ ارے وہ برف اور کیوڑا کہان ہی۔
کدرا۔ آتا ہی۔ ارے کون گیا ہی۔
قمرن۔ ارے مین جہان تھی وہان تیرے واسطے کبھی بدی نہین کی۔ مگر اب ہم تیرے یہان نہین رہ سکتے یہ تو اپنے دل مین خوب سمجھ لے۔
کدرا شنو۔ ارے تو تو میری جورو ہی۔
قمرن۔ الگ ہٹ کیا بکتا ہی۔
کدرا۔ ہائین۔ ارے تو میری جورو نہین ہی۔
قمرن۔ ہاے۔ ارے مین تیری جورو نہین ہون تو کون ہی موندی کاٹے۔ خدا تجھکو غارت کرے۔
کدرا۔ تو پھر تم میری کون ہو۔
قمرن۔ ارے ہم امیرون رئیسون کے ہان کے بیٹھنے والے ہین تیرے کوئی نہین۔
کدرا۔ اچھا تو پیاری تم جاہے جہان بیٹھو۔
قمرن۔ تیرے کپڑون کی بو مجھے بُری معلوم ہوتی ہی ذرا ہٹ کے بیٹھ۔
کدرا۔ اچھا تو اگر حکم ہو تو مین نہا کے آؤن۔
قمرن۔ ارے وہ مغلانی۔ وہ خواص۔ وہ محلدار وہ مہری کہان ہی
محلے مین بھی خبر ہو گئی کہ قمرن اپنی سسرال مین آگئی۔ دو چار آدمی آئے اور سب کے پہلے للتوا آیا۔
للتوا۔ ارے کدرا۔ کیون بے ہمکو مہجت (مفت) ہی مین بدنام کیا تھا۔ اور پھر ہمسے لڑا بھی۔
کدرا۔ یار اب ہماری کھتا (خطا) ماپھ (معاف) کرو۔
للتوا۔ کمرن جری بات سُنو۔
قمرن۔ دور ہو موے نگوڑے۔
للتوا۔ اتی مار کھائی تمھاری بدولت کہ ہمین جانتے ہین کئی دن تک درد نہین گیا۔
کدرا۔ یار یہ ہمسے چوک ہوئی۔
للتوا۔ چلو سُکر ہی کہ کمرن آ تو گئین۔ تمنے تو رو رو کے اپنی جان دی تھی۔ یہ گئین کہان تھین۔
قمرن۔ اچھا اب اس سے کیا مطلب ہے۔ کچھ اور باتین کرو۔ ہاے یہ کیا ہوا۔ میرے اللہ۔
للتوا۔ مطلب کیا کہین جوتیان ہمنے کھائین پیٹے ہم اور پھر کچھ مطلب ہی نہین۔
قمرن۔ پھر خوب ہوا۔
کدرا۔ للتوا یار اب اسکو سمجھا دو کہ اب گھر سے کہین نہ بھاگے گھر مین رہے۔
للتوا۔ اچھا تو جری ہٹ جاؤ۔ ہم پوچھ تو لین کہ یہ بات کیا تھی آکھر (آخر)۔
کدرا۔ اچھا تو ہم چلے جاتے ہین۔
قمرن۔ یہ تو موا پاگل ہی۔
للتوا۔ اتنا بتا دو پیاری کہ تم تھین کہان۔ کیا ہم سے بھی پردہ ہی۔ بولو۔
قمرن۔ (گالون پر ہاتھ پھیر کے) چل ہٹ۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

للتوا۔ (ہاتھ جھٹک کر) اور ہمارے گالون پر ہاتھ پھیر دکھدا کی سان۔

قمرن۔ اے دُور ہو مونڈی کاٹے۔ تو ہی کیا۔ کیا اُس برف والے سے اچھا ہی۔

للتوا۔ برف والا کون۔ اخاہ۔ وہ بجھلے (نفضلے) بھی پہونچا یہ کہو۔

قمرن۔ تیری ایسی تیسی۔ ارے تیرے ایسے ایسے تو ہمارے لاکھون نوکر ہین۔

للتوا۔ اچھا یہ بتا دو کہ تم تھین کہان۔

قمرن۔ زمین کے اوپر آسمان کے نیچے۔

للتوا۔ ای تو کہان۔

قمرن۔ یہ کیا معلوم ہی۔

للتوا۔ اچھا اب ہمارے ساتھ بھاگنے پر راضی ہو۔ دیکھو تو پھر کیا مجے (مزے) ہوتے ہین۔

قمرن۔ نہین آغا صاحب آپ خدا جانے کیا فرماتے ہین۔

آغا۔ تم یہان کیونکر آئین۔

قمرن۔ میرا خواب کبھی ہٹ نہین پڑتا۔ ذرا یہ خوب یاد رکھو۔ جو دیکھون وہی ہو۔

آغا۔ ای نواب وہان چلو بی قمرن جان۔ چلو نواب محمد عسکری کے ہان۔

قمرن۔ افوہ۔ تمکو بھی چڑھ گئی۔ اور یہ بتاؤ کہ مین ہون کہان آخر۔

آغا۔ تم تو اپنے میان سے باتین کر رہی ہو۔ اور ہمین کہتی ہو کہ چڑھ گئی۔

قمرن۔ میرا میان کون۔ ؟

آغا۔ کدرا۔ یہ تم باتین کس سے کر رہی ہو آخر پہلے یہ تو بتاؤ۔

قمرن۔ اپنے جی سے۔

آغا۔ نواب وہان تڑپ رہے ہین۔

قمرن۔ ارے چُپ ظالم کیا غضب کرتا ہی۔

آغا۔ کیون صاحب یہ باتین۔

قمرن۔ کیون کدرا اب ہم وہین جاتے ہین۔

کدرا۔ للتوا دیکھو پھر وہی بات نکالی۔ خدا کا واسطہ اور جو چاہو کہو مگر یہ بات منھ سے نہ نکالو۔

للتوا۔ ارے واہ رے ترے نکھرے دنخرے کہنے لگین ہم وہین جاتے ہین۔

قمرن۔ دیکھ پھر ہم بھی باتین سُنائینگے ہزارون گالیان دینگے۔

للتوا۔ سوک (شوق) سے دو۔ ارے یہ گالیان نصیب کہان ان گالیون سے دل ساد (شاد) ہو جاتا ہی

قمرن۔ دُر مونڈی کاٹے۔ خدا تجھے غارت کرے۔

کدرا۔ اے کمرن جانی ذرا ادھر تو آؤ۔ سن لو۔ ارے جالم (ظالم) کیون دُل دُکھاتی ہی۔ واللہ گلام (غلام) ہو کے رہونگا تیرے۔

قمرن۔ تیرے منھ کو جھلسا لگے بس نہین ہی کہ تیرا منھ جھُلسا دون موا در گور خدا غارت کرے۔

کدرا۔ ہائے اللہ کیا کرون جو کمرن کا دل پھر جائے۔

قمرن۔ اے اب ہمکو جانے دو۔ ارے مین کہان آکے پھنس گئی میرے اللہ۔

کدرا۔ (ہاتھ جوڑ کے) ارے تو کہان جاؤ گی پہلے ہمکو اپنے ہاتھ سے مار ڈالو۔ پھر جہان جی چاہے جاؤ۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

قمرن ۔ تجھکو مارے خدا میری جوتی کی نوک کو کیا غرض پڑی ہے موے ۔

کدرا ۔ دیکھو کمرن ہم تو زہر کھاکے مر ہی جائینگے ۔ مگر جو تمھاری عجت ہمارے ساتھ مین ہے وہ پھر نہ رہیگی اور تمھاری مان بہنین تمھارا نام کسی کے سامنے چار انکھین کرکے نہ لے سکینگی ۔ تمھاری کہین عجت نہ ہوگی سب تمکو ہرجائی کہینگے ۔ لے کمرن جانی تیرا عاسک میان تیرے اوپر سے صدکے ہوکے مرجائیگا اب راضی ہوجا ۔ اور میرا کہنا مان لے ۔

قمرن ۔ ارے اب یہ امید اپنے دل سے نکال ڈال مین اب تیرا ساتھ نہ دونگی ۔

قمرن کی ساس نے جو یہ حال دیکھا ۔ پہلے تو ذرا خاموش رہی مگر جب دیکھا کہ کدرا اب بھی جورو پر لٹو ہے تو بہت بگڑی تیرا مرده دیکھون کمرن ۔ تیری لاش نکلے اللہ کرے ارے تیری کھاٹ لچکتی نکلے ۔ تجھے کھدا گارت کرے تونے میری ابرو مین بٹا لگایا ۔ مجھے کہین کا نہ رکھا ۔

کدرا کہنے لگا امان اب تو جو ہوا سو ہوا اب چپ رہو اور یہی کہو کچھ نہین ہوا ۔ کہو قمرن کسی رشتہ دار کے یہان گئی تھی جسمین برادری کو روٹی نہ دینا پڑے ۔

ساس ۔ ارے موے کدرا یہ تیری ہی ساری کھرابی ہے ناؤ تو کھا جبر کھدرہی کی ڈبوئی ہوئی ہے ۔ اگر تو ایسا جورو کا مریدنہ ہوتا تو یہ دن کاہے کو دیکھتی ۔

کدرا ۔ (آواز سے روکر) ارے مین کیا کرون ۔ میرے اللہ ہائے اس دل نے بےبس کردیا ۔

کدرا کی مان نے کدرا کو گلے لگایا اور چیخین مارمارکے دونون رونے لگے ۔

کدرا کی مان ۔ ارے مین کیا کرون میرے اللہ میرے بچے کو یہ کیا ہوگیا میرے کھدا (خدا) ۔

کدرا ۔ ارے مین اب زہر کھاکے مرجاؤنگا ۔ ہائے ہائے اللہ ۔ اری میری امان مین کیا کرون ۔

للتوا ۔ اب لے اس سے کیا پھائدہ (فائده)

کدرا ۔ ارے یار اس حرام جادی (حرام زادی) کے پیچھے مرگئے اور پھر ہماری نہوئی (ٹھنڈی سانس بھرکر) افسوس دنیا مین بس کچھ نہین ہے ۔

للتوا ۔ ارے یار عورت کی جات (ذات) تو بے بپھا (بے وفا) ہوتی ہی ہے ۔ یہ تو تے چسم (چشم) لوگ ہوتے ہین ۔

کدرا ۔ تو تھی کہان ۔

قمرن ۔ ارے اب یہ نہ پوچھ ۔

کدرا ۔ آکھر (آخر) کہہ تو کچھ ماجرا کیا ہے ۔

قمرن ۔ مجھپر جادو کردیا تھا ۔ کسونے ۔

کدرا ۔ جادو کسنے کیا تھا ۔

قمرن ۔ اللہ جانے وہ کون تھا ۔

کدرا ۔ ارے گجب ۔ (غضب)

کدرا کی مان نے جب دیکھا کہ پھر وہی باتین ہونے لگین تو مارے غصہ کے الگ جاکے بیٹھی اور کہا ارے کدرا جو تیری کسمت (قسمت) مین تھا وہ ہوا ۔ تیری موت اسی بہانے ہے ۔ اے میرا بچہ مین کیا کرون میرے اللہ ۔

کدرا ۔ ارے میری تکدیر (تقدیر) میرا دل نہین مانتا مین کیا کرون ۔ میری پیاری کمرن لے اب مان جا ۔ مین تیرے صدکے (صدقے) ۔

قمرن ۔ ارے میرے کلیجے مین آگ لگی ہے خدا کیلیے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

برف منگوا دے۔ جلد منگوا۔

کدرا۔ ابھی ابھی آئی جرا (ذرا) ٹھہر تو۔

للتوا۔ ای اللہ تیری سان (شان) عورت بھی کیا چیز ہی نہین مالوم (معلوم) اسمین کیا شی ہے کہ مرد سا کھوب صورت جوان اسپر مرتا ہی اور جان دیتا ہی۔ اب دیکھو کدرا ہاتھ جوڑتا ہی اور بی کرن جان کے پانؤن پڑتا ہی مرا وہ ایک نہین سنتین اور کہتی ہین الگ ہٹ۔

قمرن۔ (بگڑکر) واہ کیا خوب سبھون نے ملکے مجھکو نکو بنا لیا ہی مین غیرون کی تھوڑی سنونگی۔

کدرا۔ (ہاتھ جوڑکر) تمکو ہمسے مطلب ہی ان لوگون سے کیا واسطہ۔ للتوا یار تم ناحق بن ناک بھی بولتے ہو

للتوا۔ بڑا پاگل آدمی ہی بے۔ ہم تو تیری طرف سے بولتے ہین اور تو الٹے ہم ہی سے بگڑتا ہی۔ جورد کا مرید۔ ارے تیری جگہ ہم ہوتے تو ——— مے اب کیا کہین۔

کدرا۔ ہان بھائی جو چاہو کہو۔ کھدا نکرے کسی پر دل آجائے عورت صورت دار ہی۔ بس۔

للتوا۔ اس سے پوچھو کہ جادو کسنے کیا اسپر۔

کدرا۔ ہان کرن جانی یہ جادو تمپر کس نے کر دیا۔

قمرن۔ خدا جانے لے اب یہ کیا معلوم۔

کدرا۔ (گلے مین ہاتھ ڈال کر) ارے کمرن مین تو تیرا میان ہون۔ مجھسے یہ باتین۔

قمرن۔ (جھٹک کر) الگ ہٹ۔ دماغ پھٹا جاتا ہی۔ کیا بدبو ہی۔ افوہ جلدی ہٹ۔

کدرا۔ ای کھدا کی سان۔ اب ہم مین بدبو آنے لگی اور پہلے تو ہم مین بدبو نہ تھی۔ کیون کرن۔

قمرن۔ (تھپڑ لگا کر) ارے خدا تجھے غارت کرے دور ہو سامنے سے موے۔

کدرا۔ کمرن تیرے صدقے۔ ایک مرتبہ اور مار لے۔ اس تھپڑ سے کلیجے مین ٹھنڈک پڑ گئی۔

کدرا کی مان۔ ارے کمرن تیرے ہاتھ ٹوٹین یہ کبر (قبر) مین جائین۔ جیسے میرے بچے کو مارا ہی۔ ویسے تیرے اوپر کھدائی مار (خدا کی مار) پڑے۔

قمرن۔ تیرے اوپر خدا کی مار پڑے موئی چڑیل۔

کدرا۔ اے مان تم اب نہ بولو نہین تو مین ابھی ابھی اپنی جان دے دونگا۔

کدرا کی مان۔ ارے گجب (غضب) یہ کدرا ابھی اسی کا دم بھرنے لگا۔ ارے لوگو مین کیا کرون میرا بچہ مجھ سے چھوٹا جاتا ہی۔ ہاے میرے اللہ۔

قمرن۔ ارے واہ ری عورت۔ بڑی نخرے باز ہے کیا قیل مچائے ہین بڑی وہ ہے ——

کدرا۔ اری چپ۔

للتوا۔ (قہقہہ لگا کر) واللہ بڑی دل لگی دیکھنے مین آئی بھئی جنم تو کبھو ایسا تماشا نہین دیکھا۔

قمرن۔ اوئی اللہ کیا مین خواب دیکھ رہی ہون۔

للتوا۔ واہ ری عورت۔ ارے کمرن بس ابھین رہ جانی ہمارا کہنا مانو۔

کدرا۔ ارے یہ سچ مچ کا خواب ہی ہی مگر واہ رے للتوا کیا کام کیا ہی۔ شاباش بیٹھے۔

قمرن۔ ارے وہ نفضلے برف والا کہان ہی۔

کدرا۔ کیا برف کھاؤگی۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

قمرن ۔ (اپنے دل مین) یہان کلیجے مین آگ لگی ہوئی ہی اچھا برف کھلواؤ قفلیان ۔ ای بی ہمسائی کہنے کو تھی کہ یاد آگیا کہ یہان وہ ہمسائی کجا ۔ اتنے مین کوئی گانے لگا ۔ ے

برسون نچے کو نہین پیار کبھو کرتی ہین ۔
پیار بھی کرتی ہین تو کان مین تو کرتی ہین
ساس ہون پر مین خدا لگتی کہون گی بیٹا ۔
پاس مرزا ترا امراؤ بہو کرتی ہین

قمرن ۔ ہائے اللہ ارے برف کا پانی لا ۔

کدرا ۔ ابھی لو ۔

ساس ۔ انگارے کھا ۔ برف کا پانی مانگتی ہی ۔ انگارے لے ۔ موئی برف کا پانی پیے گی ۔

قمرن ۔ انگارے تو کھا چڑیل ۔

کدرا ۔ اری چپ ۔

قمرن ساس سے لڑ پڑی ۔ ہم تجھے سمجھتے کیا ہین تو ہی کیا مال تجھسے تو اچھی اچھی میرے گھر کی مہریان اور مغلانیان اور خواصین ہین تیری سی ہزارون کو تو مین مول لے لون تو اپنے تئین سمجھتی کیا ہی ۔

کیدرا ۔ ارے چپ رہ ۔

قمرن ۔ تو آپ چپ رہ ۔

کیدرا ۔ اب بن ناحق کو لڑائی مول لیتی ہو ۔

قمرن ۔ مین تجھسے راضی ہی نہین ہون ۔ مین صاحب کے سامنے بیچ کھیت کہدونگی ۔

کدرا ۔ تمھارے ساتھ نکاح کیا کیا عذاب جان کا ہو گیا ۔

ق ۔ چھٹے دور موے جل دے کے ڈولی اُتروالی ۔

ک ۔ تو اب تو کہین جا بھی نہین سکتی ہی تو ۔

ق ۔ تو ہی کیا مال ۔

ک ۔ ہماری قسمت پھوٹ گئی ۔

ق ۔ قسمت جا کے پھوڑ اپنی ۔

ک ۔ مین تیرا گلام ہو جاؤن کمرن ۔

ق ۔ غلام نہین تو اور ہی کیا تو ۔

ک ۔ ارے مین گلام کے تلام کا چولام ہون ۔

ق ۔ ہائے مین کہان پہونچ گئی تھی ۔ اور اب کہان ہون ۔

ک ۔ تو تھی کہان پیاری ۔ ؟ ۔

ق ۔ جہان جی چاہا وہان رہی ۔

ک ۔ ارے وہ تو سب اچھا کیا اب یہ تو بتا کہ اب کیون بھاگون بھاگون کرتی ہی ۔

ق ۔ مجھے تیرے یہان جی ہی نہین ۔ جی بہلتا ہی نہین ۔

ک ۔ جو کہو وہ حاضر کرون ۔

ق ۔ (کھڑے ہو کر) جی گھبراتا ہی ۔

کیدرا ۔ تجھ مین سب باتین اچھی ہین مگر ۔

قمرن ۔ ارے ہٹ ہوش کے ناخن لے ۔

کیدرا ۔ اچھا ایک بات سنو ۔

قمرن ۔ اسوقت ہم چاندی کے پایون کے پلنگ پر لیٹے ہوتے ۔ بیس بائیس مشکون سے چھت چھڑکی جاتی خوب تر بتر چھڑکاؤ ہوتا اور پنکھا جھلا جاتا ۔ برف کا پانی کیوڑا ڈال کے پیتے مزے ہوتے ۔ کہان آن کے پھنسے میرے اللہ یہ کیا ہوا باجی جان نے ہمین اس حالت کو پہونچایا ہی

کیدرا ۔ اچھا اب ایک بات بتاؤ ۔

قمرن ۔ الگ ہٹ ہمسے نہ بات کر بس ۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کدرا - سن لو جانی - کبھا (خفا) نہ ہو -
قمرن - جانی کو تیری آگ لگے -
ک - کیا عجب ہے -
قمرن کی ساس بگڑ گئی اور بگڑ جانے کی بات ہی تھی اسکے لڑکے کو خواہ مخواہ کوسنے لگی تو اسکو بُرا معلوم ہو یا نہ ہو خواہ مخواہ بُرا معلوم ہوگا قمرن تو اپنے نزدیک بادشاہ زادی کی بھی اصل و حقیقت نہین سمجھتی تھی آگ ہو گئی - کدرا زن مرید جورو کا تابع حکم - ع

ہر چہ جورو کی بفرماید روا است

ساس نے اٹھکر کہا اری کمرن کچی تجھے اللہ گارت کرے -
ق - (ہاتھ پھیلا کر) تجھے اللہ غارت کرے -
س - تو مرا اللہ کرے -
ق - تیرا کنبا بھر مرے اور تیرا جنازہ نکلے مردار -
س - ارے لوگو مین نے کیا گناہ کیے تھے کہ اس چڑیل سے سابقا (سابقہ) پڑا - آتے دن گائب گاہ رہی اور اب آن کے لڑتی ہے - بیحیا مردار بے شرم -
ق - تو بے شرم تو بیحیا تو مُردار -
ک - (ہاتھ جوڑ کر) کمرن جان پیاری -
س - (دوہتڑ لگا کر) ارے کم بخت (کمبخت)
ک - اب ادھر تم مارو اور اُدھر کمرن بگڑے -
راوی - قمرن انکی بیوی کیا امان سے بڑھکر ہین
س - ہائے لوگو میری زندگی -
ک - اری چپ امان محلے بھر مین بدنامی ہوگی -
س - ہان! بڑی نیکنامی ہو گی ہے نا
ک - یا اللہ مین مرجاؤن -

ق - تیری رسی دراز ہے نگوڑے -
س - (دوہتڑ لگا کر) ارے عورت ہے کہ ڈائن - ارے اپنے مرد کو چپٹ چپٹ کوسن بیٹھتی ہے -
ق - مرد کی پروا ہے ہمین - ؟
ک - اچھا لے اب جانے دو مین صدکے (صدقے) -
قمرن بہت ہی بیچین تھی - بار بار کہتی تھی کہ ہائے وہ چمن کی ٹھنڈک یہان کہان - ٹھنڈے ٹھنڈے پانی سے چھڑکا ہوا وہ باغ یہان کہان سے لاؤن - وہ برف کا پانی کہان - وہ عطر وہ پھولون کا گہنا کہا - یہان تو صفایا ہے بلکہ صفو -
ک - پیاری دیکھو تو اللہ کیا کرتا ہے -
ق - تیرا سر کرتا ہے -
ک - اچھا برف ہم لا دین -
ق - ارے دور ہو مونڈی کاٹے -
ک - پھر اب تم ٹیوگی - لاتون کا آدمی باتون سے نہین مانتا ہے منتین کرتے ہین سُنتی ہی نہین -
ق - ذری زبان سنبھال کے بولنا - مین اپنے یہان کے سئیسون سے پٹوا دونگی تم اپنے دل مین سمجھا کیا ہے -
ک - کیا سمجھا کیا ہون - بیاہی عورت کو کوئی بھگا لیجا سکتا ہے دل لگی ہے کچھ - واہ کیا خوب -
ق - اور جو عورت آپ ہی سے بھاگ جائے تو پھر کوئی کیا کر سکتا ہے -
ک - اے اب ایسی باتین نہ کرو - اسکا جواب اور ہے - اگر تمپر دل نہ آیا ہوتا تو بتا دیتے -
ق - ارے جا کیا بتا دیتا تو ہے کیا -
ک - جورو ہو ہماری کہا تان -

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اسپر قمرن بے اختیار ہنس دی اور سوچنے لگی کہ کہا
نواب صاحب اور چھٹن صاحب اور رونق جنگ اور
کہا یہ - یا الٰہی مین خواب دیکھ رہی ہون - یہ مجھے ہوا کیا ہی
ابھی تک تو مین نواب صاحب کی مجلس مین تھی لاکھون
آدمی منتظر تھے کہ دیکھیں کہان ہین بی قمرن جان صاحب
اور آج مین کہان پڑی ہوئی ہون -

ک - قمرن تمنے جو کچھ کیا سب اچھا کیا مگر اب ہمارا
کہنا مانو - اور ہمارے پاس رہو -

ق - اب ہم تیرے پاس نہ رہینگے - تیرے ساتھ مین
وہ مزے اور عیش کہان -

ک - قمرن دوسرا مرد ہوتا تو تمکو قتل کرکے
دھر دیتا -

ق - آ آ - مارنگا - مار ڈالیگا - آ سامنے آ -

ک - ہم بات کہتے ہین جیسے -

ق - ارے تیری بات کو آگ لگے -

ک - تم کوسنے لگتی ہو -

ق - تو مر جا ابھی ابھی -

ساس - (کدرا کی مان) مرین تیرے ہوتے سوتے
مُردار مر تو چڑیل ہاے کیا ہمارے کھاندان مین ان نے
آن کے بٹا لگا دیا کہین کا ہمین نہین رکھا -

ک - امان تم سو رہو اب جو ہوا سو ہوا -

س - ارے مین اسے کچا چبا جاؤنگی اب
مین سوؤنگی بھلا -

ق - ذری زبان سنبھال کے بول مُردار -

ک - ارے چپ قمرن -

ق - تو چپ رہ موذی کاٹے - اللہ کرے تیرا جنازہ
نکلے ارے کدرا تو جوان مرے -

ک - لے قمرن جانی اب جانے دو - جو کچھ ہوا
سو ہوا -

س - (روکر) ارے کھدا اس عورت کو گارت
کرے - اسکی ہیئت مین دیکھون کس طرح میان کو
اپنے کوس رہی ہی مُردار - ارے یہ عورت ہی یا چڑیل

ق - میان نکھٹو کی کیا مجھے پروا ہی کچھ -

س - تو تو جا کے چوک مین کمرہ لے مُردار -

ق - لون ہی گی - نہ لینا کیا معنی -

ک - ارے چپ رہ -

س - اور یہ لونڈا بے حمیت ہی کدرا - دوسرا
ہوتا تو زہر دے کے مار ڈالتا اور یہ اُلٹا جورو کی
خوشامد کر رہا ہی - تف ہی تجھپر

ک - ارے تو مار ڈالون -

ق - شامتین نہ آئیں موذی کاٹے سائیسون سے
پٹوا دونگی بہت چل نہ نکل اللہ جانتا ہی جو کہدون
تو پیٹ کے دھر دین - تو بھولا کس بھروسے پر ہی مجھے
بھی کوئی ایسی ویسی سمجھا ہی - ابھی ابھی کہ تو تجھے دل لگی
دکھا دون ایک اشارے مین دو سو آدمی جمع ہوتے ہین -

جب قمرن اور اُسکی ساس مین لڑائی ہونے لگی تو
محلے والون کی نیند اچٹ گئی - ایک پڑوسی نے کہا ارے
تم بھٹیارے ہو یا کوئی اور ہو بھٹیارنون کی طرح لڑ
رہے ہو محلے والون کو سونے نہین دیتے - یہ تو بھاگ
گئی تھی کسی کے ساتھ اب یہ چڑیل پھر کہان سے آ گئی -

قمرن - چڑیل تیری اماں ہو گی تیری جورو ہو -

پڑوسی - کیا ! زبان داغ دونگا آ کے -

کدرا - کچھ بیہودہ ہی بے - سر کھجلاتا ہی - کیا -

پڑوسی - کیا شامتین آئی ہین -

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کدرا- اترا بڑا مرد ہے-

پڑوسی- لے آتے ہین-

ک- آ- اور کسی کو لیکے آ ساتھ-

پڑوسی- اپنی قبر کی فکر کر-

اتنے مین وہ پڑوسی اُتر پڑا اور ادھر سے کدرا چلے پڑوسی دُبلا پتلا آدمی تھا اور میان کدرا لڑنیتے پہلوان جاتے کے ساتھ ہی ایک لپوٹا دیا- اور اُٹھا کے دے مارا اتنے مین اُسی پڑوسی کے یہان سے اُسکا مہمان نکلا- سیدی غضب بڑا موٹا تازہ آدمی- کدرا کو ایک پٹڑ دیا- اور دونون مین کشتی ہونے لگی دو منٹ مین سیدی نے کدرا کو پچھنی دی اور اتنا مارا اتنا مارا کہ ہوش و حواس غائب ہو گئے

سیدی- کیون نے پھر لڑیگا پہلوانون سے

پڑوسی- یہ کیا لڑیگا نامرد-

سیدی- دون ایک ٹھن پٹی اور

پڑوسی- ارے اب جانے دے-

سیدی- یہ ہے کون-

پڑوسی- اُلو کا پٹھا- یہ منجھا ہے- جورو بھاگ گئی ہے-

سیدی- ہان! یہ کہیے- تو ایسے سے لڑنا ہی بیکار تھا-

پڑوسی- اب عمر بھر نہ بولیگا تمسے-

کدرا غصے مین تو تھا ہی اور بھی جھلا گیا پھر سیدی کو الپٹ پڑا اور ابکی جان پر کھیل گیا سیدی نے خوب پچھنی دی مگر کدرا نے اُٹھا کے دے ہی مارا- گرا تو پٹ- کدرا چت کرنے کی فکر مین تھا کہ قمرن نے پکار کر کہا ارے گدھے چت کرنے سے کیا مایگا- کچھ بدی ہوئی کشتی تھوڑا ہی ہے اکھاڑے کی سندے بس ہو ہی- اوپر سے ڈنڈے مار دے ہی دیر مین آدمی مرا ہوا جائیگا- کدرا نے اوپر سے ڈنڈے لگانے شروع کیے- اب پڑوسی بھی کدرا سے چمٹ گیا اور ادھر سیدی نے پچھنی کی تو کدرا مغلوب ہو گیا اور سیدی نیچے سے نکلا- نکلتے ہی تان کر ایک پٹڑ رسید کیا تیل کے دونون پھر گتھ گئے- اور داؤ پیچ ہونے لگے- دیر تک کشتی رہی- اور دونون نے خوب پھرتیان دکھائین-

سیدی- مار ہی ڈالون گا سالے-

کدرا- کھون (خون) نہ پیا ہو تو سہی-

پڑوسی- (گال) کا جیتے- (گالی) کا ہارے-

کدرا- (ڈنڈا لگا کر) ایک-

سیدی- ڈنڈے کا جواب (پکڑ) دو-

کدرا- (ابکی گھسا دے کر) ٹھہر تو جا-

سیدی- کہان جاؤنگا-

کدرا- ابکی جیتا تو چھوڑیگا نہین-

سیدی- یا تو نہین یا ہم نہین-

کدرا- دونون مین ایک نہ ہوگا-

سیدی- ایک منٹ مین پکڑ لاؤن تو سہی- تو ہے کس بھروسے مین-

سیدی کدرا کو پکڑ لایا تو قمرن دھم دھم کرتی ہوئی اوپر سے اُتری اور مقراض سیدی کے بدن مین بھونک دی تو وہ تڑپ گیا اور اُٹھکر کدرا نے ایک لپوٹا دیا-

قمرن- (کدرا کا ہاتھ پکڑ کر) بس اب چل-

پڑوسی- اچھا سمجھ لیا جائیگا-

سیدی- یہ عورت کے منھ کون لگے-

قمرن- لگ جا کے دو ہیٹون سے-

سیدی- اب تم عورت ہو تمسے کون کہے اور کیا کہے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

قمرن - چلو اب گھر جا کے سو رہو۔
کدرا - (گھر میں آکر) دیکھو ہماری ماں چند روز کی مہمان ہیں انسے کیوں لڑتی ہو جانی۔
قمرن بےچین تھی کھیٹا سے کوئی سنو ہتی دفعہ اٹھی اور کدرا سے بار بار کہتی تھی ارے تو میرے ساتھ ذرا ڈیوڑھی تلک چلا چل میں تجھے دو اشرفیاں دونگی۔ کدرا حیران کریا آہی یہ ڈیوڑھی کیسی' درپہ کہتی کیا ہے۔ پاگل تو تھا ہی دروازے میں قفل لگا دیا۔ مگر اسکی ماں نے کئی بار سمجھایا کہ ذری جا کر ڈیوڑھی تو دیکھو آ معلوم تو ہو کہ یہ تھی کہاں۔ مگر کدرا نے بات کو ٹال دیا۔ اسکی رائے تھی کہ جا ہے ادھر کی دنیا ادھر ہو جائے مگر قمرن ہاتھ سے نہ جائے اسنے ٹھان لی تھی کہ قمرن کے پاؤں سے پاؤں باندھکر بیٹھونگا۔ آنکھوں کے سامنے سے علیحدہ نکرونگا
قمرن - ارے تیرے یہاں پنکھا تک نہیں ہے ظالم۔
کدرا - ہجور پنکھا میں آپ بنا جاتا ہوں بس۔
راوی - میاں بیوی کی باتیں کتنی اچھی ہیں۔
قمرن - یا اللہ یہ کس عذاب میں میں پڑی
کدرا - جانی کچھ عجاب (عذاب) نہیں ہے۔ تمکو ہم۔
ساس - ارے اس موئی ہرجائی کو کنوئیں میں ڈھکیل دے۔
قمرن - اور اس موئی بڑھیا کی بوٹیاں چیلوں کو دے۔ انڈے بچے والی چیل چلو۔ انڈے بچے والی چیل چلو۔
ساس - بوٹیاں دے چیلوں کو اپنی ماں کی۔
قمرن - تیری۔ تیری۔ تیری بوٹیاں۔
کدرا - اماں تم نہیں مانتیں۔ ایک تو اللہ اللہ اور مکھد امکھد اکر کے یہ لی ہیں اور اوپر سے تم الٹے لڑتی ہو۔

قمرن - ارے اس زٹ بڑھیا کی عمر بڑھتی جاتی ہے اور یہ مرتی نہیں۔ اس موندی کاٹی کو سنکھیا دے دے۔
کدرا - قمرن دیکھو محلے میں سب لوگ دشمن ہیں۔
قمرن - کیسا محلہ۔ جو بولے تو باندھ کے پٹوا دوں۔
اتنے میں للتوا کی آواز آئی۔ دروازے پر سے اسنے للکار کر کدرا جری (ذری) دروا جا (دروازہ) کھول دے یہ میں ہوں للتوا۔ ارے جوت (زوت) ہے تیرے او پردو بجگئے اور اب تلک تیرے گھر میں گل و غل مچ رہا ہے محلے سے نکالا جائیگا تو۔ کدرا نے دروازہ کھول دیا۔ للتوا اندر آیا پوچھا قمرن کہاں ہیں۔ کہا بھائی کوٹھے پر آؤ۔ للتوا کو لے کر کدرا اوپر آیا للتوا نے کہا قمرن سلام قمرن کسیقدر شرمائی کدرا کو حکم دیا کہ جا کے منشی مہراج بلی کو بلا لاؤ اسنے پوچھا کہ منشی مہراج بلی کون اسنے کہا جو صفائی کا ٹھیکہ لیئے ہوئے ہیں
کدرا - سپھائی کا ٹھیکا لیدا۔
للتوا نے کہا ہم بتائیں جی۔ تم یار محمد کھان (یار محمد خان) کو ساتھ لیجاؤ۔ وہ بھی سپھائی میں نوکر ہے۔
کدرا نے جا کے یار محمد خان کو جگایا اور کہا منشی مہراج بلی سے ہمیں کچھ کہنا ہے ہمارے ساتھ چلو۔ اسنے کہا کچھ سٹری ہوا ہے بے۔ دو بج گئے اور اس وقت منشی جی کو جگائیگا۔ کہا یہ ضروری کام ہے یہ دونوں تو منشی مہراج بلی کے ہاں گئے۔
اب ادھر کا حال سنیئے کہ قمرن للتو اسکے ہاتھ میں ہاتھ دے کر کوٹھے کے نیچے اتریں۔ للتوا کو حکم دیا کہ ڈول بھر کر صحن میں چھڑکاؤ کرو اسنے کہا مسلمان کا ڈول ہم نہ چھوئینگے قمرن نے جھلا کر ایک چپت جمائی موندی کاٹے ابھی بھر للتوا نے ڈول بھرا اور چھڑکاؤ کیا۔ چٹائی بچھا کر قمرن بیٹھیں اور

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

للتوا کو بھی سمجھایا۔
للتوا۔ ادر تو چلی کہاں گئی تھی کمرن۔ وہ۔
قمرن۔ (گالون پر ہاتھ پھیر کر) نچھے گیا۔
للتوا۔ ہم پٹیے گئے۔ جوتیان پڑین۔ ادر۔
قمرن۔ خوب ہوا۔ چلو للتوا بھاگ چلین۔
للتوا۔ ہمکو کدرا مار ہی ڈالیگا۔ وہ پہلوان ہی اور ہم دبلے پتلے آدمی۔
قمرن۔ مورا دن دن بڑھت سہاگ سیان نہین آئے رے
ارے مورا دن دن بڑھت سہاگ سیان نہین آئے رے
للتوا۔ بھجلے کو جانتی ہو۔ برف والا بھجلے (فضلے)۔
قمرن۔ (گلے لگا کر) میر اللتوا مین تیری لونڈی ہو جاؤن اسکو بلادے۔ میری تو اسپر جان جاتی ہی ہائے مین کیا کرون مین اسکی لونڈی ہو کے رہونگی۔
للتوا۔ اچھا اسکے گھر بیٹھ جاؤگی کمرن۔
قمرن۔ ابھی ابھی اسی دم تو اسکو بلا تو دے۔
للتوا۔ کدرا کو آلینے دو تو ہم بلا لائین۔
قمرن۔ جب وہ مونڈی کاٹا آئیگا تو پھر کیا ہوسکیگا۔ ارے اب وہ پھنک کھا چکا ہی۔ دردہ کا چلا مٹھا پھونک پھونک کے پیتا ہی ایسے مین وہ نہین ہی مین تیرے صدقے فضلے کو بلا دے۔
للتوا۔ ای ہم تو راجی (راضی) کر لینگے۔ کدرا سالا بڑا بیوکوف (بیوقوف) ہی ایک چلمے مین تو آجائیگا۔
قمرن نہین جانی مین تیرے صدقے ابھی ابھی فضلے کو بلادے اچھا ایک کام کرو۔ جو ہم کہین مانوگے۔
للتوا۔ جو ہمکو ہماری جان تک تمیر سے قربان ہی جانی

قمرن۔ اچھا تم اپنے ساتھ ہمین بھگا لے چلو کانون کان جو کسیکو معلوم ہو۔
للتوا۔ کدرا سے ڈرتا ہون جانی مین تو ابھی ابھی راجی ہو جاتا۔
قمرن۔ اے جانی دیکھ پچھتائیگا پھر ایسا وقت نہ ملیگا

گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہین

اسوقت ہم تمھارے ساتھ چلنے کو راضی ہین پھر نہین معلوم دل مین کیا آئے اور ایسا موقع ملے یا نہ ملے۔
للتوا۔ اب ہم تو بڑی مشکل مین پڑے ایک دل تو کہتا ہی کہ کمرن سی معسوک (معشوق) کو بھگا لے چلین اور ایک دل کہتا ہی کہ ابے کیون شامتین آئی ہین۔ وہ جو کدرا برسائیگا کہ چاند مین ایک بال دیکھ نہ پڑیگا۔
قمرن۔ اس وقت جی گھبرا رہا ہی ہائے کیا کرون۔
للتوا۔ ای تو جلدی کاہے کی ہی۔ اچھا کمرن یہ بتاؤ کہ تم تھین کہان۔ ہمکو اچھا تمنے جلیل (ذلیل) کیا ہی
قمرن۔ میری تو تیرے اوپر جان جاتی ہی۔
للتوا۔ پھر ہمارے ساتھ نکل چلو کسی طرح۔
قمرن۔ ہم اب تیار ہین کسی روز کیا معنی۔
کدرا جا کے مہراج بلی کو بلا لایا۔ آئین! قمرن! تم یہان کہان۔ یہ کیا ماجرا ہی۔ بھئی۔ کدرا نے کہا۔ جی ماجرا کیا ہماری عورت ہی۔ اسمین ماجرا کیا ہی آپ ہی لوگ رئیس سردار لوگ جو ایسا کرین تو ہم گریبون (غریبون) کا کہان ٹھکانا ہی۔
قمرن نے ڈانٹ بتائی۔ تو الگ ہٹ مونڈی کاٹے اللہ کرے تیرا مردہ دیکھون۔ تیری کھاٹ لچکتی ہوئی نکلے تجھپر بجلی گرے آسمان پھٹ پڑے۔ کدرا اٹر کر نیچے ہو رہا چلم بھر کر للتوا کو دی اور باتین کرنے لگا۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ادھر منشی مہراج بلی صاحب نے کہا ہان یہ داستان تو سناؤ کہ تم یہان کیونکر پہونچین۔ قمرن نے ٹھنڈی سانس بھر کر کہا کیا کہون منشی جی ہماری باجی ہماری جان کی دشمن نکلین۔ یہ انھین کی عقل سے ہمنے یہ بُرا دن دیکھا نہین تو کانون کان کوئی خبر بھی نہ ہوتا۔ اُنھین نے کہا کہ نواب رونق جنگ کی بیوی نے کہا ہو کہ قمرن کو ہمارے پاس لاؤ تو ہم محمد عسکری کا اور اُنکا نکاح کرا دین۔ اُنکی عقل کیا جانے کہان تھی۔ منظور کر لیا ایک ڈولی پر ہم سوار ہوے ایک پر باجی۔ راستے مین آندھی آئی ڈولی سے اُترتی ہون تو اس مردار کا مُنھ دیکھا (ساس کی طرف مخاطب ہوکر) اللہ کرے یہ ڈائن کہین مرے۔

اتنا کہنا تھا کہ اُسکی ساس گرج کر بولی۔ ڈائن تو تیری امان۔ وہ مردار جنو کی خالہ۔ ڈائن تیرا کنبہ موئی ہرجائی تو تو اس قابل ہو کہ ٹکڑے ٹکڑے چنوا دے۔

قمرن اور اُسکی ساس مین آدہ گھنٹے تک گالخب رہی اُسکے بعد مہراج بلی نے قمرن سے دریافت کیا کہ کیا کدرا کو یہ بھی معلوم ہو کہ نواب محمد عسکری کے گھر پڑ گئی ہو کہا نہین مجھسے دہر دہر کے پوچھتا ہو مگر مین بتاتی نہین ہون اور نہ بتاؤنگی ایسی کچی نہین ہون۔

مہراج بلی۔ تمنے یہ کیا غضب کیا کہ مجھکو بلوایا اسوقت

قمرن۔ اب کوئی ترکیب ایسی بتاؤ کہ اس سے چھٹکارا ملے نہین تو مر جاؤنگی یہان ارے (زور سے) برف کا پانی لا چھلا ہوا پانی لا کیوڑا ڈال کے اب خاصہ چھان گے۔

للتوا۔ ہان! یہ بات ارے کدرا یہ ابتیرے کابل تو قابل نہین رہی

کدرا۔ ہماری تو جان اسپر جاتی ہو چاہے مارے چاہے کوٹے چاہے گالیان دے۔ چاہے کوسے۔ چاہے سو کرے۔

للتوا۔ اجی اب برف دو۔ کیوڑا ڈال کے پانی تو لیجاؤ

منشی مہراج بلی نے کہا لے اب ہم رخصت ہوتے ہین مگر جو ہمنے کہا ہو وہ یاد رکھنا۔ لے خدا حافظ۔

اب سنیے کہ جس دن شام کو نازو اور قمرن ڈولیون پر سوار ہوکر چلی تھین اُس روز نواب محمد عسکری صاحب کے دربار مین مسخرے صاحب اشعار تصنیف کر رہے تھے اور نواب صاحب کے فرشتے خان کو بھی خبر نہین کہ گھر مین کیا ہو رہا ہو عین اس گفتگو اور شعر خوانی کے وقت قمرن اور نازو خوش خوش ڈولیون پر سوار ہوئی تھین۔

خیر اب سُنیے کہ مہراج بلی اور للتوا جو مکان سے گئے تو کدرا نے دروازہ بند کر لیا اور قمرن کے ہاتھ جوڑے اور کہا دیکھو جنیا اب نہ بھاگنا۔

کدرا ایک بوریے پر سو رہا۔ صبح کو جو اُٹھا تو قمرن کو نہ پایا نہایت تشویش ناک ہوا کہ یا اللہ کیا تھا اور کیا ہو گیا۔

جلسہ درہم و برہم ہوگیا

نواب محمد عسکری صاحب ہوا کھا کر شام کو جو ڈیوڑھی پر آئے تو پہرے کا سپاہی پُرانے سپاہیون مین سے نہ تھا۔ انھون نے اسکا چندان خیال نہ کیا۔ دو ایک اور آدمی ڈیوڑھی پر بیٹھے تھے وہ بھی سب نئے۔ محلسرا مین گئے تو ایک دالان مین نواب بشیر الدولہ اور رونق جنگ کی بیوی بیٹھے باتین کر رہے ہین۔ این! ارے او! یہ بشیر الدولہ کب آئے محمد عسکری دنگ کہ بشیر الدولہ یہان کہان اور لطف یہ کہ قمرن کے ہان بیٹھے ہین۔ انسے دو دو باتین کر کے کہا مین ذرا کپڑے اُتار دون تو ابھی آتا ہون جو کھٹ کھٹ کرتے ہوے کوٹھے پر گئے تو اور بھی دنگ ہوے۔ این! قمرن نازو۔ ارے یہ دونون کدھر چلدین دیکھتے ہین تو عفت آرا

اجی ہاتم یہان کہان ہین۔ وہ مسکرائین۔ آؤ۔ آؤ اندر آؤ
کھڑے ہین گئے تو نادر جہان بیگم۔ اجی اے کیا ماجرا ہی ابھی کیا
خواب دیکھ رہا ہون۔ ایئی باو اللہ میری عقل نہین کام کرتی۔
عفت آرا بیگم نے کہا یہ تمنے ابھی کس کا نام لیا تھا۔ قمرن
اور نازو۔ یہ کون ہین۔ قمرن تو چوڑی والی ہی۔ پہلے تو نواب صاحب
کا رنگ فق ہوگیا۔ بعد ازان مارے غصے کے منھ لال ہوگیا
آنکھون مین خون اُتر آیا۔ نہ قمرن نہ نازو نہ وہ مغلانی نہ وہ
مہریان نہ وہ خواصین۔ سب نیا کارخانہ۔ نازو کے عوض
عفت آرا۔ اور قمرن کی جگہ نادر جہان بیگم۔ اللہ اللہ خیر صلاح
غصے مین نیچے اُترے بشیر الدولہ نے چھیڑنا شروع کیا کہیے
حضور بیگم صاحب سے ملاقات ہوئی؟ کہا ہان۔ مگر ہماری
کچھ سمجھ مین نہین آتا ہی کہ آپ کتنی دیر سے یہان تشریف
رکھتے ہین (رونق جنگ کی طرف مخاطب ہو کر) ابھی میرے
پاس ابھی ایک آدمی گیا کہ نواب رونق جنگ صاحب نے
بلایا ہی اور بڑا ضروری کام ہی جلد چلیے یہان جو آیا تو بشیر الدولہ
بہادر بیٹھے ہوے ہین کوٹھے پر گیا تو آپکی بیوی اور ہماری
بیوی اب میری سمجھ مین خود نہین آتا کہ یہ معاملہ کیا ہی یہان
جو لوگ رہتے تھے وہ کہان بھاگ گئے اور ہی کیا ماجرا
بشیر الدولہ ہین اور ہم اور آپ۔

نواب صاحب نے حسین علی خواص کو بلوایا اور
کل حال اُس سے بیان کیا۔ اسکو بھی حیرت ہوئی کہ یہ
کیا اسرار ہی۔ کہا خداوند حکم ہو تو نازو کے میکے
جاؤن اور وہان دریافت کرون کہ یہ کیا طلسم ہی
حکم ہوا کہ ضرور جاؤ اور جلد آؤ حسین علی قمرن
کے میکے گئے تو دیکھا کہ چنو کی جورو کھچڑی کھا رہی ہی
کہا آؤ کھچڑی کھاؤ۔ بسم اللہ کرکے حسین علی
ایک مونڈھے پر بیٹھ گیا۔

ضعیفہ۔ کہان بھول پڑے آج اتنے دفت حسین علی
حسین علی۔ آج خیریت نظر نہین آتی۔
ض۔ کیا ایہ کیون۔ کیون یہ کاہے سے۔
ح۔ قمرن اور نازو کہان ہین۔
ض۔ تمھارے یہان۔ تم آتے کہان سے ہو۔
ح۔ وہان تو نہین ہین۔
ض۔ کیا وہان نہین ہین!
ح۔ نواب صاحب جو ابھی ہوا کھا کے آئے تو نہ نازو
کو پایا نہ قمرن کو۔ نواب صاحب کی بیوی اور سالی اور
نواب بشیر الدولہ اور رونق جنگ بیٹھے تھے۔ نواب صاحب
کو بڑی حیرت ہوئی اور حیرت کی بات ہی ہی۔
ض۔ ہی ہی۔ ارے لوگو مین اب کیا کرون۔
ح۔ کچھ سمجھ مین نہین آتا۔
ض۔ مین تو اسی ڈیوڑھی پر اپنا سر پھوڑونگی ارے
لوگو یہ کیا سنائی سنائی۔ ارے دونون کی دونون
غائب ہوگئین ہائے مین کیا کرون۔
ح۔ اب ڈھونڈھین تو کہان ڈھونڈھین۔
ض۔ آخر گھر مین کوئی اور ہے یا سب
مر گئے۔
ح۔ سب نئے نئے آدمی ہین پرانا ایک
نہین۔
ض۔ یہ ہوا کیا! یا اللہ مین خواب دیکھ رہی
ہون ارے یہ کیا ہوا لوگو۔
ح۔ نواب صاحب خود ہکا بکا ہین۔
ض۔ تم جاکے نواب کو ذرا یہان تک تو لے آؤ۔ یہ سب
انکی بیوی اور سالی کا فتور ہی۔ ان ہی دونون نے
ملکر یہ گل کھلایا ہی۔ ہم سمجھ گئے مگر خدا جانے کہان غائب

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کر دیا (رو کر) کہین مر دا تو نہین ڈالا - کیا تعجب ہی یہ کمبخت
سوتیا ڈاہ بُری ہوتی ہی -
ح - جی نہین - ایسا ہو سکتا ہی بھلا -
ض - ارے تم کیا جانو یہ سوتیا ڈاہ بُری ہوتی ہی
مثل نہین سُنی کہ سوت چون کی بھی بری ہوتی ہی -
ح - کہتی تو تم سچ ہو - مگر ایسا ہو نہین سکتا -
ض - ارے مین کیا کرون لو گو یہ کیسا غضب ہو گیا
میری بچیان کہان غائب ہو گئین -
ح - گھبراؤ نہین اللہ کو یاد کرو
ض - ارے میرا دل تو اسوقت میرے قابو مین
نہین ہی ہاے مین کیا کرون میرے اللہ -
ح - مگر بڑے تعجب کی بات ہی کہ یہ غائب کہان
ہو گئین کچھ سمجھ مین نہین آتا -
ض - ارے مین سمجھ گئی یہ عفت آرا بیگم کی چالاکیان
ہین - ہاے مین تو جیتے جی مر گئی -
اتنے مین ماما بازار سے آئی تو دیکھتی کیا ہی کہ بیوی
پیٹ رہی ہین اور آنکھون سے آنسو جاری ہین -
ماما - ارے بیوی خیریت تو ہی - ہی ہی یہ کیا ماجرا ہی
ابھی ابھی تو مین اچھا چھوڑ گئی تھی سیا میرے اللہ خیر
کیجیو کچھ طور بیطور رہین -
ض - ہاے ناز و قمرن تمکو کہان ڈھونڈھون ارے
یہ چاند سی صورتین کہان چھپ گئین میرے اللہ
(سینے پر دو ہتڑ مار کر) ہاے کیا کرون -
ماما - (زمین پر بیٹھکر) ہی ہی یہ کیا ہو اکیا -
ض - ارے میرے اوپر آسمان پھٹ پڑا - قمرن
اور ناز و دونون غائب ہو گئین - خدا جانے یہ کیا
معاملہ ہی سمجھ مین نہین آتا -

ماما - اجی تو کہین پتا نہین ملتا یہ عجب گو مگو کا معاملہ ہی
خدا خیر کرے -
ض - ارے مین سمجھ گئی یہ عفت آرا بیگم کا سارا
کیا دھرا ہی - مجھے خوف یہ ہی کہ کہین مر دا نہ ڈالا ہو ہاے
میری بچیون پر کیا بنگئی -
ماما - حضور یہ آپ کا خیال ٹھیک ہی سوتیا ڈاہ
بُری ہوتی ہی کون تعجب ہی -
حسین علی - ایسا ہو نہین سکتا -
ماما - اے میان کیا کہتے ہو - ہزارون سانحے ایسے
ہوے ہین - یہ آگ بہت بُری ہوتی ہی -
ان سب نے ملکر لاکھ لاکھ فکر کی کہ کوئی معقول تدبیر
نکلے مگر ایک نہ چلی ضعیفہ نے حسین علی سے کہا کہ اب تم
نواب صاحب کو ذرا یہان بھیجدو تو شاید کوئی تدبیر نکلے
بغیر اُنکے آئے کچھ نہ ہو سکیگا -
حسین علی نے واپس آنکر نواب صاحب سے عرض کیا
کہ خدا وندا وہان تو رونا پیٹنا ہو رہا ہی - چنو کی جورو کو
ذرا بھی حال نہین معلوم کہ ناز و اور قمرن کہان ہین وہ
بچاری ڈاڑھین مار مار کر رو رہی ہی - مگر حضور یہ ہوا کیا -
قمرن اور نازو اور اتنی عورتین مغلانیان مہریان - اور
وہ سب ندارد اندر سے باہر تک سب نئے نئے آدمی ہین
اتنے مین چنڈا کلیجہ آئے - کہا حضور سنا قمرن بھاگ
گئین نواب صاحب نے کہا بھئی ہماری عقل تو کام نہین کرتی کہ
یہ کیا معاملہ ہوا - نواب صاحب نے بشیر الدولہ اور روشن جنگ
کو ہین چھوڑا اور مسخرے اور چھپن صاحب اور آغا محمد طاہر کو
لیکر باغ گئے اور وہان مسکوٹ ہونے لگی -
مسخرہ - حضور نواب بشیر الدولہ کو للکارین -
نواب - وہ پیٹ چلیگا بڑا ہاتھ چھٹ ہی -

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

مسخرہ - تو کیا حضور ڈرتے ہین انسے -
نواب - میرا لنگوٹیا یار ہی -
چھفلن - وہ انکے بگڑنے سے کیا ڈر جائیگا -
نواب - وہ لپٹا دے بیٹھے گا بھائی -
مسخرہ - اچھا نواب رونق جنگ سے دریافت کرو
کہ یہ کیا اسرار نہانی ہی - نہ قمرن نہ نازو نہ کوئی خادم
اور پہرے والے تک بدلے ہوے - یونان کا تختہ
بھی یون ہی غرق ہو گیا تھا - اچھی دل لگی ہی -
نواب - ہماری تو جان پر بنی ہوئی ہی انکو
دل لگی سوجھتی ہی یا خدا یہ اتنے آدمی سب کے سب
کہان اڑ گئے طوفان آیا تھا آندھی آئی - یہ ہوا
کیا - ذرا سمجھ مین نہین آتا واللہ - کہ یہ کیا ماجرا ہی
آغا - یہ سب کارستانی اس بوڑھی مغلانی کی
ہی واللہ مین سچ کہتا ہون
مسخرہ - بس بس ہزار بات کی ایک بات کہی -

لوگو مین پہلے ہی سے کہتی تھی ڈنکے کی چوٹ
بوڑھی مغلانی یہ ڈھڈو موئی ہی بھجن پیڑی

نواب - نہین یار یہ سب کرتوت اس تبیرالدولہ
کے ہین بڑا اوہ ہی -
مسخرہ - ہان ہمین بھی شک نہین - شرارت
توانکے چہرے سے برستی ہی -

تیرے ہی سب ہین یہ کرتوت ارے نواب تبیر
سچ زٹلی نے کہا تھا تو مرا بیری ہے

نواب - بھئی یہ باتین اسوقت ہمین اچھی
نہین معلوم ہوتین ہمارا اس وقت دم گھبرا رہا ہی
چھفلن صاحب - یار ممن اور داروغہ
کو بلواؤ -

حسین علی خدمتگار نے ایک مالی کو حکم دیا کہ جاکر
داروغہ صاحب اور ممن کو بلا لاؤ کہو کہ ٹم ٹم مین
آئین - مشکی گھوڑا جتوانا تیز آئیگا - مالی کے
کہتے ہی ممن اور داروغہ ٹم ٹم پر سوار ہوے
اور باغ مین آگئے - نواب صاحب کو اداس دیکھکر
پوچھا کیون خیر باشد - یہ سناٹا کیسا ہی - نازو
اور قمرن کہان ہین یہ کیا - نواب صاحب نے کہا ع

ہر بلائے کز آسمان آید

کیا ؟ - ہر بلائے ؟ بلا دشمنون کے گھر مین -
مسخرے نے افسوس کے ساتھ دبے دانتون کہا
غضب ہو گیا -
کیا ؟ غضب ! بھئی یہ کیا ماجرا ہی یارو سب کے سب
چپ اور قمرن اور نازو ندارد حضور فرمائین تو
آخر یہ کیا بات کیا ہی -
داروغہ - خداوندا اب تو یارائے ضبط نہین -
ممن - آغا صاحب یہ کیا بات کیا ہی خداوند -
مسخرہ - ارے یار قمرن اور نازو کا پتہ نہین ہی
ممن - واللہ کیا گھر کے اندر سے بھاگ گئین -
نواب - نازو اور قمرن کی جگہ ہماری بیوی اور
عفت آرا موجود ہین -
غرض کہ ان سب نے ملکر لاکھ فکر کی مگر کوئی عمدہ
تدبیر نہ نکلی - اور سب بار بار یہی کہتے تھے کہ یہ ہوا کیا -
بی قمرن کے حال سے تو ناظرین بخوبی واقف ہین
کہ وہ کدرا کے مکان مین داخل ہوئین اور زبان گلخپ
ہونے لگی - اب بی نازو کا حال سنیے کہ جسوقت زور
سے آندھی آئی قمرن کی ڈولی تو کہار کدرا کے ہان لیگئے
سکھائے پڑھائے تو تھے ہی اور کدرا کو بھی یار لوگون نے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

خبر کردی تھی ۔ جب ڈولی کدرا کے دروازے پر پہونچی اور قمرن اُتریں تو کدرا نے پکڑ لیا ۔ کہار سیدھے تھیے ہوے اور نازو کی ڈولی کہارون نے سطوت بہو کی ڈیوڑھی پر پہونچائی نازو نے کہارون کو تاکید کی کہ قمرن کی ڈولی بھی ڈھونڈھو لاؤ ۔ دو گھنٹے تو ہوے تھے ہی سیدھے اڈے پہونچے اور کسی نے اُن سے کہدیا کہ قمرن آندھی کے سبب سے نواب صاحب کے یہان لوٹ گئین اُنکو تلاش کروانا بیکار ہی ۔

نازو نے کہا تو اچھا اب مین کل حاضر ہونگی مگر سطوت بہو نے کہا بھلا کون عقل کی بات ہی کہ اس آندھی پانی مین ماری ماری پھر و کیا سر امین ہو ۔ آندھی نکل جائے تو چلی جانا ۔

نازو ۔ سرکار کام ہی ایک جلدی کا ۔

سطوت بہو ۔ چھوٹی ہو کوئی کام دام نہین ہی ۔

نازو ۔ حضور اللہ جانتا ہی ضروری کام ہی ۔

سطوت بہو ۔ ذرا آندھی کم ہو جانے دو پھر چلی جانا ۔

نازو ۔ حضور دیر ہو جائیگی ۔

سطوت بہو ۔ اری تو ذرا ٹھہر جاؤ ۔ آدمی کسی کا کہنا بھی مانتا ہی بڑی وہ ہو ۔

نازو ۔ اے حضور تو خفا ہوئی جاتی ہین اللہ قسم بڑی ضروری کام ہی ۔

سطوت بہو ۔ اچھا لے اب کب آوگی ۔

نازو ۔ کل پرسون تک پھر آؤنگی حضور ۔ اور اگر کسی ضروری کام مین پھنس گئی تو مجبوری ہی ۔

سطوت بہو ۔ اے ابھی مینھ برس رہا ہی ذرا ٹھہر جا آخر جلدی کس بات کی ہی ۔

نازو ۔ کچھ نہین بیگم صاحب مجھے قمرن کی طرف سے تشویش ہوئی تھی مگر اب معلوم ہوا کہ نواب صاحب کے ہان پہنچ گئین

ابھی بچہ ہی طرح طرح کا ڈر معلوم ہوتا ہی خداوند ۔

س ۔ نواب لٹو ہین اُس پر ۔ مین سنتی ہون بہت ریجھے ہوے ہین ۔ کیون نازو ۔

نازو ۔ (بات کو ٹال کر) سنا ہی کہ نواب محمد عسکری صاحب کی بیوی ابھی کلکتہ ہی مین رہینگی ۔

س ۔ ہان پار سال آئینگی ۔

نازو ۔ (دل مین بہت خوش ہو کر) پار سال آئینگی

س ۔ ہان پار سال آئینگی ۔

نازو دل مین بڑی خوش ہوئین کہ نادر جہان بیگم اب ایک سال تک غائب رہینگی ۔ اور یہ خبر ہی نہ تھی کہ محل سرا مین نادر جہان بیگم ڈھونڈ رہی ہین ۔

دو گھنٹے کے بعد نازو کو سطوت بہو نے رخصت کیا کہارون نے پوچھا ڈولی کہان لیچلین ۔

نازو نے کہا تم چلو ہم راستہ بتا دینگے نواب محمد عسکری صاحب کے مکان پر ڈولی اُتروائی اور دوڑتی ہوئی اندر آئین ۔ تو نواب بشیر الدولہ اور رونق جنگ کو دیکھا کر بیٹھے باتین کر رہے ہین ۔

بشیر الدولہ کو دیکھکر شرمائین کہ یہ اجنبی یہان کون آگیا رونق جنگ نے کہا کوٹھے پر چلو ۔ قمرن اور نواب دونون بیٹھے ہین ۔ نازو اوپر گئین تو ۔ ع

	کچھ اور ہی گل کھلا ہوا ہے	

قمرن نہ نواب نہ وہ بوڑھی عورت مغلانی نہ وہ مہری بالکل کایا پلٹ ہو گئی ۔

حبشن ۔ اے کسکے پاس آئی ہو اور کون ہو ۔

نازو ۔ قمرن ۔ قمرن ۔ بی مغلانی ۔ ایئن ! ۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

مہری۔ بہن کسکو پوچھتی ہو۔

نازو۔ کسکو بتاؤن۔

مہری۔ ایئن! یہ عجب تماشا ہی۔

نازو۔ کوئی ہمارے دل سے پوچھے۔

عفت آرا۔ (کمرے مین سے) مہری کون ہی بلاؤ۔

نازو نے جو کمرے کے اندر قدم رکھا تو کٹ گئی۔ جُھک کے آداب عرض کیا۔

عفت آرا بیگم نے کہا آؤ آؤ اندر آؤ۔ اس وقت تم یہان کہان نازو۔ ع

کاٹو تو لہو نہین بدن مین

گھبرا گئی حضور ہی کے سلام کو آئی تھی مین نے کہا ذرا جاکے حضور کی زیارت کر آؤن۔

عفت آرا۔ ہمارے سلام کو آئی تھین۔ ارے یہ قمرن کہان چلی گیئن سنتے ہین کسی کے ساتھ بھاگ گئی ہی بڑا افسوس ہوا۔

نازو اسکا جواب دینے بھی نہین پائی تھی کہ نادر جہان بیگم چھم چھم کرتی ہوئی آئین۔ نازو انھین کا نام ہی اور وہ ہماری سوت بی قمرن کہان ہین ہمین اُنکے دیکھنے کا بڑا اشتیاق ہی۔ یہ اسوقت کہان بھول پڑین۔

نازو بہت ہی شرمائی گویا سیکڑون گھڑے عرق انفعال کے پڑے۔

نادر جہان۔ کیون کیون یہ پسینا کاہے سے آیا۔

نازو۔ سرکار۔ حضور۔

نادر جہان۔ قمرن کو تو بڑا عروج ہوا۔ ٹوکری لے کے پائین بیٹھتی تھی آن کے۔ بازار کی پھرنے والی عورت مسہار کی چھوکری۔ اور ہماری سوت! اُسکی کبریائی ہی۔ اب کہان ہین

علحدہ مکان لیا ہوگا اُسکے لیے۔

نازو مارے شرم کے بھاگی اور سیدھی اپنے گھر پہونچی بڑھیا نے کہا ارے بابا بتاؤ تو یہ ہوا کیا قمرن کہان ہی نازو رونے لگی۔ امی جان ہمکو قمرن کا حال کچھ نہین معلوم ہی خدا جانے کہان ہی اس وقت ہم تو بُرے پھنسے۔

نازو نے پوری سرگذشت من وعن کہ سُنائی تو ضعیفہ نے دوہتڑ پیٹنا شروع کیا ہی ہی مین کہین کی نہ رہی ارے مین تو اسی وقت تاڑ گئی تھی جب تجھ سے اور سطوت سے کانا پھوسی ہوئی تھی۔ بس مین سمجھ گئی۔ نادر جہان بیگم کو کسی نے خط یہان سے بھیجا ہوگا کہ اسکے دیکھتے ہی تم چلی آؤ۔ وہ وہان سے چڑھ دوڑین تم اور قمرن تو ڈولیون پر سوار ہوئین اور راستے مین تفرقہ پڑ گیا تو کہین وہ کہین اور گھر مین جو عورتین نوکر تھین اُنکا ٹھکا دینا کون بات تھی عفت آرا اور نادر جہان سب مکان پر آکے قابض ہو گیئن۔ اب نواب کی بھی وہان دال نہین گلتی اور جو اُسکے میان کو معلوم ہو گیا تو نالشم نالشا ہوگا اور فضیحتا ہوگا اور قمرن کو وہ لیجائیگا اور ہماری روٹیان جائینگی تیری بدعقلی سے یہ ہوا ہمنے کہا تھا کہ قمرن کم سن ہی تو اُسکو عقل سکھائیگی مگر اُلٹی ہو گئی۔ ہم سمجھے کچھ تھے ہوا کچھ اور۔

نازو۔ امی جان وہ اب ہو گی کہان اسوقت۔

ض۔ وہ سیدھی پہونچی ہو گی اپنی سُسرال۔

نازو۔ ہی ہی۔ تو پھر اب وہ کاہے کو آنے دیگا۔

ض۔ معلوم ہوتا ہی کہ کہارون کو سکھا دیا تھا کہ قمرن کی ڈولی کدرا کے یہان لیجانا۔ اچھا تیری ڈولی کہار کہان لیلے گئے نازو سطوت ہو کے یہان۔ اور کہا قمرن آندھی کے مارے پلٹ گیئن۔ دو ڈھائی گھنٹے ہمکو اُٹھنے نہ دیا اسکے بعد جو ہم

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

آتے ہین تو نادر جہان بیگم اور نواب رونق جنگ کے گھر کے لوگ ہمسے نادر جہان بیگم نے پوچھا کہ ہماری سوت بی قمرن کہان ہین ۔ مجھے بڑی شرم آئی گٹ گئی مین ۔

ض ۔ یہ بھی لڑکپن کیا ۔

نازو ۔ پھر کیا کہتی امّی جان ۔

ض ۔ اب کل ہم چلینگے ۔

نازو ۔ اے ہے ۔ کچھ کہہ نہ بیٹھین ۔

ض ۔ وہ کیا کہینگی ۔ کہینگے ہم ۔

نازو ۔ مین تو ڈر گئی امی جان ۔

ض ۔ اسمین کوئی شک نہین کہ قمرن ہین اپنی سسرال ہی مین ۔ اور کہین اگر ہون تو ہم کچھ ہارتے ہین جسکا جی چاہے بدلے ہمسے ۔ اور کدر ا اب بھلا کہان بھیجیگا توبہ توبہ ۔ یہ دل سے دور رکھو ۔

نازو ۔ رات کو وہ بھاگ بھی نہین سکتی ۔ کل کی چھوکری دوسرے ڈرپوک تیسرے پہنے اوڑھے چور چکار ملے تو لینے کے دینے پڑین ۔

ض ۔ اب بھاگنا واگنا سب دل سے دور رکھو ۔

نازو ۔ دیکھیے خدا کیا کرتا ہے ۔

کل وہ باجی نے مری جان یہ آفت ڈھائی
مرتے مرتے مین بچی تو گو بہت گھبرائی

باجی اور ہم جو ہوے ڈولیون پر جاکے سوار
بس کوئی دو ہی قدم ہوے تھے کہ آندھی آئی
کیا بتاؤن مین زنانخی وہ ہوا اندھیر تھا
ہاتھ کو ہاتھ نہین دیتا تھا بھی نظر آئی
اور وہ مہرا موے در گور گنوارون کے لٹھ
لے کے ڈولی کو جو بھاگے تو نہ پھر ٹھہرائی
گھر بھی چھوٹا مرے نواب بھی مجھسے چھوٹے
کس مصیبت مین پڑی ہاے مین بی ہمسائی

خاتون برق دم پری چہم نواب شہزادہ بیگم غافل سو رہی تھین نیچی پلنگڑی چاندی کے پائے ۔ نواڑ نئی ۔ بریلی کی دری ۔ سوتی قالیچہ ۔ اور سفید بگلے کے پر کی سی چادر کے اوپر بیلے چنبیلی کے پھول سرہانے پر ایک جھجری کوری ۔ اسپر چاندی کی کٹوری ۔ کیوڑے کا شیشہ کیوڑا منشی نثار حسین نثار کی دکان کا کہ اگر دو بوند ایک گھڑے مین ڈال دیجیے تو ہفتے بھر تک مہکا کرے ایک جشن بیٹھی پھولون کی پنکھیا جھل رہی ہے کوئی پانچ بجے ہونگے کہ دروازے پر کسی نے دستک دی اور شہزادہ بیگم کے ولایتی کتے نے بھونکنا شرع کیا ۔ عبد اللہ خان خدمتگار کی آنکھ کھل گئی ۔ پوچھا کون ۔ آواز تو نہین آئی مگر پھر کسی نے دستک دی اور کتے نے اور بھی بھونکنا شروع کیا ۔ عبد اللہ خان نے کتے کو للکارا ۔ چپ رہ ہائین ہائین ہائین ۔ ارے چپ ۔ پھر کسی نے دستک دی ۔ تو عبد اللہ خان دروازے کے پاس گئے ۔ کون صاحب ہین جشن نے دوڑ کے کہا ارے کھولنا نہین عبد اللہ خان پوچھ تو پہلے اتنے مین کسی نے بڑے زور سے دروازے کو تھپک دی تو عبد اللہ خان نے کہا ارے صاحب کون ہو اتنے مین پانچ بجے تب تو عبد اللہ خان بھی شیر ہو گئے چٹ دروازہ کھول دیا تو ایک کمسن نوعمر عورت چھم چھم کرتی ہوئی اندر آئی ۔ عبد اللہ خان نے پہچانا نہین کہ یہ کون ہین مگر صورت شکل چال ڈھال لباس نے ایسا رعب جمایا کہ الگ ہٹ گیا اور کہا حضور کسکی تلاش مین ہین ۔ انھون نے جواب نہین دیا

اور کہا ہمکو زینہ بتادو۔ عبد اللہ خان نے سات دفعہ سلام کیا حضور یہ زینہ ہی۔ یہ کوٹھے پر گئین جہان شہزادہ بیگم آرام کر رہی تھین حبش ونگ کہ یا اللہ یہ کون ہین اور اس وقت کہان سے آئین —

اس پری پیکر غیرت قمر نے جاتے ہی شہزادہ بیگم کا شانہ پکڑ ہلایا تو وہ گھبرا کر اٹھ بیٹھین۔ اخاہ ممولا بیگم ہین ای بہن اس وقت کہان اُنھون نے کہا۔ این چہ خوش چلی جاؤن تو جاتے ہین۔ سنتے ہی یہ جانے لگین —

شہزادہ بیگم نے ہاتھ پکڑ لیا —

شہزادہ۔ اوئی یہ آئین کیا اور بھاگی کیا جاتی ہو —

ممولا۔ تمنے بات ہی ایسی کہی اسوقت کہان ؟

شہزادہ۔ ای تو بہن یہ تو بات کہنے مین آتی ہی —

ممولا۔ ہمکو ذری پانی پلواو۔ بڑی پیاس لگی ہی ٹھنڈا ہو —

شہزادہ۔ ای ٹھنڈا ایسا ہو کہ دانتون مین لگے۔ بُوا سوسن پانی پلادو ہماری بہن کو —

سوسن۔ بہت خوب حضور —

راوی۔ سوسن نے جھجری سے شیشے کے گلاس مین پانی انڈیلا اور دوسرے گلاس مین چھانا اور برف توڑ کر ملائی اور کیوڑا ڈالکر ممولا بیگم کو دیا۔ انھون نے پیا تو بڑی ہی خوش ہوئین۔ کہا اللہ جانتا ہی ہمین بڑی پیاس اسوقت لگی تھی۔ مگر کیا ٹھنڈا پانی ہی بوا سوسن تمھین ہم انعام دینگے یہ لو ایک روپیہ —

سوسن۔ سرکار لونڈی ہرگز نہ لیگی۔ بندی کافر نی نہین ہی کہ پانی پلائی لے۔ ہندوستان تو آج کل تو سایہ بٹھاتے ہین لوگ سبیلین رکھتے ہین ہم حضور کو پانی پلائین اور انعام لین۔ یہ ہرگز نہوگا —

شہزادہ۔ کیا اچھی صبح ہی۔ اہاہا —

ممولا۔ ہم اس وقت بڑی دور سے آتے ہین۔

شہزادہ۔ کیا پیدل۔ نہین نہین۔

ممولا۔ تمھارے سر کی قسم پیدل۔

شہزادہ۔ یہ کیون۔ یہ کاہے سے۔

ممولا۔ ایک ہماری گیان ہین قمرن۔

شہزادہ۔ قمرن۔ ای یہ پڑوس مین رہتی ہین —

ممولا۔ رہتی تھین۔ اب نہین ہین یہان۔

شہزادہ۔ کیا اب اٹھ گئین۔ ابھی کل تک تو ہمسے بات چیت ہوئی۔ ای یہ ہین کون بہن —

ممولا۔ بیگم ہین کوئی نواب محمد عسکری کی بیوی —

شہزادہ۔ تازہ انکی بہن ہین۔ دونون اچھی عورتین ہین اور بڑی ملنسار ہین۔ اللہ جانتا ہی —

ممولا بیگم نے کہا بہن دنیا مین یہی رہجاتا ہی۔ کوئی دولت کاندھون پر لیکے نہین جاتا۔ بادشاہ ہو چاہے فقیر بہن دل عجب شی ہی۔ اگر تم ملنسار نہوتین تو ہم کاہے کو تمھارے گھر اس وقت آتے۔ حبش بولی حضور مین تو لونڈی ہون بیگم صاحب کی مین اگر تعریف کرون تو لوگ یہی سمجھینگے کہ خوشامد کرتی ہی۔ مگر اللہ جانتا ہی کہ مین نے تو کوئی بیگم ایسی نہین دیکھی۔ اب حضور مین کیا عرض کرون کس قدر ملنسار ہین۔ اور اللہ کا دیا سب کچھ ہی سستا سی روپے وثیقے کے ہین مگر جواہرات اور زیور بیچ بیچ کے کھاتی ہین —

شہزادہ۔ بہن تم آخرش اسوقت آئی کہان سے ہو۔

ممولا۔ اب صبح کو کہینگے۔

شہزادہ۔ اوئی ابھی تمھارے نزدیک تڑکا نہین ہوا۔

سوسن۔ ای حضور تڑکا پھر اب اور کیسا ہوگا۔ اب تو کل

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ترڑکا ہو تو ہو۔ حضور کے نزدیک ابھی رات ہی ہی ہے
ممولا۔ اے کوّے تک تو نگوڑے بولتے نہین۔
شہزادہ۔ بہن بالکل ترڑکا ہو گیا۔ وہ دیکھو سپیدۂ صبح نمودار ہے۔
ممولا۔ تمسے اور اسسے یہ جواب آن کے رہی ہین ای یہی جو پڑوس مین ہین۔
شہزادہ۔ ہان ہان کہو کیا کہتی ہو۔
ممولا۔ تمسے انسے ملاقات ہے
شہزادہ۔ نہین بہن ابھی بات چیت بھی نہین ہوئی
ممولا۔ اور وہ جو پہلے رہتی تھین۔
شہزادہ وہ تو ہماری گُیّان تھین۔
ممولا۔ وہ چلی کہان گئین۔
شہزادہ۔ ہمنے ابھی کل تک اُنکو دیکھا تھا اور باتین ہوئی تھین مگر تم کہتی ہو کہ وہ کہین چلدین۔
ممولا۔ قمرن۔ ہان بیشک وہ اب یہان نہین ہین
شہزادہ۔ یہ گئین کہان۔ اور اب یہ کون آئی ہین
ممولا۔ یہ کیا جانین کون ہین۔
شہزادہ۔ سو اب تو کوّے بولے۔ اب تو ترڑکا ہوا کہ اب بھی رات ہی ہے۔ اب سویرا ہے بہن۔ رات کیسی بالکل ترڑکا ہو گیا۔ وہ مرغ اذان دے رہا ہے۔
اتنے مین پڑوس سے آواز آئی۔ اے مغلانی بی مغلانی اوئی یہ نیند موئی کیا موت کی بہن ہے
مغلانی آنکھین ملتی ہوئی اُٹھی ’’حضور اب اس وقت لونڈی سے کیا کام ہے۔ کہا وہ محرم تیار ہوئی کہ نہین۔
مغلانی ہنس کے بولی سرکار بھلا یہ کون وقت ہے‘‘ بیگم صاحب نے کہا ارے پہر پر اتنا کہدو کہ وہ موئی چوڑی والی نہ آنے پائے۔
شہزادہ۔ سنتی ہو بہن۔
ممولا۔ ہان سنتی ہون۔
شہزادہ۔ آخر یہ ماجرا کیا ہے۔
ممولا۔ اللہ جانے۔ مین خود حیران ہون۔
شہزادہ۔ ای یہ کون ہین۔
ممولا۔ یہ کوئی بیگم ہونگی۔ مگر بڑی بدمذہب ہین
شہزادہ۔ اچھا تو ہم انسے بہناپا کرینگے۔
ممولا۔ اوئی۔ پہلے سمجھ تو لو کہ یہ ہین کیسی۔
شہزادہ۔ کیسی ہین اچھے جیسی ہون۔
ممولا۔ ای تم پڑوس مین رہکر اتنا بھی دریافت نہین کر سکتی ہو کہ وہ کہان گئین اور یہ کون ہین
شہزادہ اچھا تو ہم ابھی دریافت کیے دیتے ہین۔
ممولا۔ ارے نہین۔ نہین بہن۔
شہزادہ۔ (دروازے پر ہاتھ مار کر) اچھا اُنکو بلا لین۔
ممولا۔ نہین۔ نہین۔ سُن تو لو۔
شہزادہ۔ سُن ا کیا کوئی ہم اُنکا دیا کھاتے ہین۔ ہمکو آخر ڈر کیا ہے۔ اوئی تم تو ناحق ڈری جاتی ہو۔
اتنے مین کسی نے پڑوس کے مکان مین کہا اے حضور وہ موئی قمرن تو نو بجے اُٹھتی تھی۔ بس جہان سوئی وہین کی ہو رہی۔ اور اُسکی بہن نازو بھی دونون مستانی اُدماتی ہڑدنگیان اور اسقدر کی پینے والی کہ مین کیا عرض کرون حضور بڑی پینے والی۔
ممولا بیگم اور شہزادہ بیگم دونون نے یہ تقریر سُنی تو شہزادہ بیگم نے کہا بہن سنتی ہو۔ اُنھون نے کہا ہان بہن سنتے ہین۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

آخر یہ کیا ماجرا کیا ہی۔

اتنے مین شہزادہ بیگم نے دروازہ کھولا اور سلاخون سے جھانکنے لگین تو ایک مہری نے نادر جہان بیگم سے کہا سرکار وہ دیکھیے کون جھانک رہی ہین۔ انھون نے جو دیکھا تو اُٹھ بیٹھین۔ پہلے تو کہا ارے یہی تو کہین قمرن نہین ہی۔ اُسنے کہا حضور مین قمرن کو خوب پہچانتی ہون وہ اُنسے زیادہ گوری ہی اور سِن دن مین بھی اُنسے کم ہی۔

نادر جہان۔ یہ کون جھانک رہی ہین۔

شہزادہ۔ تمھاری ہمسائی۔

نادر۔ (اُٹھکر) تم اسی مکان مین رہتی ہو بی ہمسائی۔

شہزادہ۔ جی ہان۔

نادر۔ کب سے ہو اس مکان مین۔

شہزادہ۔ اِی کوئی دو برس کے قریب ہوے ہم تو تمکو پہچانتے ہین تمھین نہین یاد ہی۔

نادر۔ ہان کچھ خیال تو ہی۔ مگر ذہن سے اُتری ہوئی ہی بات کچھ پتا دو۔

شہزادہ۔ عفت آرا بیگم کو جانتی ہو۔

نادر۔ لو جاننے کی ایک ہی ہوئی۔

اتنے مین ممولا بیگم دل مین خفا ہو کر چلی گئین۔ اور جبشن سے کہا ذری جا کے شہزادہ بیگم کو بلا لاؤ۔ کہو ایک ضروری کام ہی اور جو وہ نہ آئین تو کہنا وہ چلی جاتی ہین۔

جبشن فوراً آئی اور کہا حضور وہ بلا رہی ہین ایک ضروری کام ہی۔

شہزادہ۔ کہو آتی ہین۔ جلدی کا ہے کی ہی۔

جبشن۔ حضور وہ کہتی ہین مین جاتی ہون۔

شہزادہ۔ (نادر جہان بیگم کی طرف مخاطب ہو کر) بہن مین ابھی ابھی آئی۔ ٹھہری رہنا۔ تم تو ہماری جان پہچان نکلین تمسے ہمارا دل بہت بہلیگا۔

نادر۔ اِی کونسا ایسا ضروری کام ہی۔ جو اس قدر گھبرا گئین۔ ٹھہر کے چلی جاتا۔

شہزادہ۔ ہماری ایک دُگانا آئی ہوئی ہین ممولا بیگم وہ اکیلی گھبرا رہی ہین۔ اُنھون نے بلایا ہی مین اُنسے دو دو باتین کر کے ابھی ابھی آئی۔

نادر۔ اِی تو اُنکو بھی بلا لو۔

شہزادہ۔ شاید وہ آئین یا نہ آئین۔

نادر۔ یہ کیون۔ نہ آنے کی کیا وجہ۔ اِی بابا بھی لو بہن تم بھی کیا باتین کرتی ہو۔

شہزادہ۔ اِی وہ ذرا شرماتی ہین۔

نادر۔ شرمانے کی کون بات ہی۔ میری سمجھ مین نہین آتا۔ اُنہین بلا بھی لو۔ ہم بھی ذرا دیکھین کیسی ہین۔

اِی مری چھپکی پیاری والی مین صدقے ذرا مین بھی مکھڑا دکھا دو

مرے آرام جان زار ہی ہی — مرے پیارے مرے دلدار ہی ہی
یہ کیا تقدیر نے مجھکو دکھایا — کہ جینا ہو گیا دشوار ہی ہی
نہ سمجھے تھے کہ پیش آئیگا یہ حال — فلک دیگا مجھے آزار ہی ہی
یہ مکھڑا جسپہ سَو جانین تصدق — وہ ہو شمشیر سے انگار ہی ہی

یہ آنکھین جو نہ جھپکین تیر سے بھی
نہ پہچانین وہ روے یار ہی ہی

ایک نوخیز مہ لقا لالہ رخ کم سن حسینہ جادو جمال پری تمثال لب بام کھڑی ہو کر مثنوی کی دھن مین اشعار حسرت بار مندرجہ بالا لہرا لہرا کر گا رہی ہین چمپئی رنگت اور چمپئی رنگ کی ساری

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

زیب بدن ہے۔ نیچے چمپئی رنگ کی چھٹی ہوئی کرتی آستینون دار بال بکھرے ہوے سر سے کمر تک لٹکے ہوے عطر حنا سے از سر تا پا معنبر صورت وہ کہ ہر پایان گھورا کرین اداؤن کی عالم فریبی وہ کہ ملائکہ نورانی تک فریفتہ ہو جائین زہاد کس گنتی مین ہین - نور کا تڑکا تھا چمپئی رنگ ورجھی جوبن دیتا تھا اتنے مین بادل گرجا اور ہوا کا جھونکا چلا اور بڑے زور سے آندھی آئی -

شہزادہ بیگم اور مولا بیگم کمرے کے اندر چلی گئین اور دروازے بند کر لیے آندھی کے تھمتے ہی مینہ موسلا دھار برسنے لگا اور بجلی برابر لونکنے لگی اور ادھر مولا بیگم نے دروازہ کھولکر تان لگائی -

مورا دن دن بڑھت سہاگ سیان نہین آئے رے

اس حسرت سے یہ تان لی کہ شہزادہ بیگم کے دل مین ہوک اٹھنے لگی اور پڑوس مین وہ جو گورے گورے رئیس رہتے تھے وہ بھی ہزار جان سے انکی خوش الحانی پر عاشق اور فریفتہ ہو گئے - ہاے - ع

مزہ دیجائیگی جو دل سے ہوگی

دل سے لگی تھی نہ - ایک تو خود خوش الحان دوسرے مینہ جھم جھم برس رہا ہے ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کے جھونکے چل رہے ہین اور تڑکے کا وقت -

اس عندلیب موزون ترانہ طوطی شیرین فسانہ کے اس نغمۂ دلکش نے پڑوسیون کے دلون پر اثر کیا اور ابھی صورت کسی نے نہین دیکھی تھی - ع

کیا گل ہے ہزارہ دیکھیے تو
سنیے تو ہزار داستان ہے

شہزادہ بیگم کو کسی قدر حیرت ہوئی کہ مولا بیگم کو یہ آج کیا سوجھی کہ اس بے تکلفی کے ساتھ کمرے کا دروازہ کھولکر لہرا لہرا کے گانے لگین اور آواز اس وقت کیون بدلی ہوئی ہے قریب آ کے دیکھا تو کھلکھلا کے ہنس پڑین - اوئی ہمکو اس وقت ہو کیا گیا تھا ایک تو اندھیاری تھی - دوسرے نیند کے جھونک تیسرے تمھارے آنے کا سان گمان بھی نہ تھا چوتھے مولا بیگم کبھی کبھی اس طرح پر گایا کرتی ہین تڑکے تڑکے اکثر گائی ہین اے لو اچھا ہوا جو نادر جہان بیگم کے بلانے سے تم سامنے نہ ہوئین -

قمرن نے کہا مجھے بڑی ہنسی آتی تھی کہ تم ہمین مولا بیگم سمجھ رہی جاتی تھین اور مین نے بھی صورت ایسی چھپائی کہ مین کیا کہون اور یہ ساری اور کرتی انھین کی ہے شہزادہ بیگم ہنسنے لگین - اے جبھی تو دھوکا ہو گیا - یہ آخر ماجرا کیا ہے تمھارا اور نادر کا حال تو ہمکو معلوم ہو گیا کہ نواب محمد عسکری تم پر عاشق ہوے اور ایسے لٹو ہوے کہ تمکو گھر ڈال لیا - مگر اب یہ کیا ہوا - قمرن نے کہا بہن ذری سستا لین تو اپنی ساری سرگذشت تمسے بیان کرین -

مورا دن دن بڑھت سہاگ سیان نہین آئے رے

کیسے چین کیسے نواب کی بدولت کہ دل ہی جانتا ہے مگر اب سناٹا ہو گیا ہاے - ع

صراحی ہے نہ بادہ ہے نہ ساغر
جو یاد آتا ہے مجھکو جرعۂ جام
دکھایا گردش شیشہ نے یہ رنگ
ہر گلگون جو تازہ رنگ لائی

بڑی ہے اوس ساقی بیکدے پر
ٹپکتے چشم سے ہین اشک گلفام
کہ تیغ موج مے سے دل ہے دو رنگ
نئی آنکھون کو کیفیت دکھائی

قمرن نے شہزادہ بیگم سے کہا کیون بہن ہمکو دو تین گھنٹے اپنے یہان ٹھہرنے کی اجازت دوگی یا نہین - کہا دو تین گھنٹے نہین جب تک مرضی ہو گھر ہے تمھارا بہن -

بہن

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اتنی شہ جو پائی تو قمرن نے عبد اللہ خان سے کہا اگر ہمارے گھر پر جا کے ہماری بہن سے چپکے سے کہدو کہ قمرن نے بلایا ہی تو بڑا احسان ہو ہم تمکو انعام دینگے —

عبد اللہ خان نے کہا مین حضور کا نمک کھاتا ہون انعام اتنی سی بات کے لیے کیسا۔ مہرا کو بھیجے دیتا ہون کہا نہین تم خود ہی جاؤ اور سمجھا کے کہنا۔ پوچھا مکان کا پتا۔ اُنھون نے ٹھیک ٹھیک پتا بتایا اور تاکید کر دی کہ خبردار کسی پر ظاہر نہونے پائے —

عبد اللہ خان پتا پوچھتے ہوئے مکان پر پہونچے پوچھا نازو کسکا نام ہی نازو سے کہا تمھاری بہن نے بھیجا ہی اور بلایا ہی نازو نے اُس آدمی کو غور سے دیکھا تو کہا ای یہ تو عبد اللہ خان ہین شہزادہ بیگم کے نوکر — کہا ہان حضور فوراً ڈولی منگوائی جان مین جان آئی — ضعیفہ بھی خوش ہوئی کہ بخیر گذشت۔ نازو ڈولی پر سوار ہوکر شہزادہ بیگم کے ہان اُترین —

نازو۔ اُف۔ جان مین جان آئی توبہ توبہ —

قمرن — یہ سب تمھاری عقل کا فتور ہی باجی جان

نازو۔ ای تو بہن اب مین کیا کسو کے پیٹ مین بیٹھی ہون۔ بڑا دم دیا اللہ جانتا ہی۔ بڑی دم باز ہین

قمرن — اب نواب کو کیونکر پتا لگے ہمارا —

نازو۔ ای کون مشکل بات ہی بہن۔ اور تم یہان کس طرح پہونچین۔ اپنا حال تو کہو۔ کیا گذری — رات کو کہان رہین۔ ہی ہی بڑی بیوقوفی ہوئی —

قمرن۔ اچھا تم کیا سوچتی تھین۔ ہم کہان تھے بھلا

نازو۔ امی جان کی رائے ہی کہ تم سسرال مین تھین

قمرن۔ ای ایسی بڑی پھبتی کہ توبہ۔ مگر پہلے تو مین نے

سالس مردار کو خوب سُنائین۔ پھر اُس مونڈی کاٹے کو رات کو جب سویا تو مین نے دروازے کی کنڈی کھول کے راہ لی۔ ہاں اسمین تمھارے مہراج بلی نے بڑی مدد دی اُنکے دو آدمی آگے تھے۔ وہان سے مولا بیگم کے یہان گئی وہان کپڑے بدلے اور ڈولی پر یہان آئی —

ادھر تو یہ گفتگو ہوتی تھی۔ اب ذرا کدرا قمرن کے میان کے یہان کا حال سُنیے کہ جب کدرا صبح کو اُٹھا اور قمرن کو غائب پایا تو بدحواسی کے ساتھ چوطرفہ ڈھونڈنے لگا۔ ڈھونڈھتے ڈھونڈھتے ہار گیا تو للتوا کے پاس پہونچا کہا یار دیکھو دوستی یارانے مین ایسا نہ چاہیے۔ ابکی جرور (ضرور) تم نکال لائے ہو للتوا نے کہا ارے کیا پھر بھاگ گئی۔ یار تم بڑے ہی بے گاچھل رہتے ہو —

کدرا۔ ہمارا دل گواہی دیتا ہی کہ تمھارے ہی پھیر مین گئی ہی ابکی دیچار (دفعہ) —

للتوا۔ اچھا بھائی ابکی پھر مار پیٹ کر۔ اور کیا۔

کدرا۔ آکھر (آخر) پھر کہان گئی —

للتوا۔ ہماری جانے جوتی۔ کہان گئی —

کدرا۔ بڑی بدجات عورت ہی —

للتوا۔ اور تم اپنے تئین تو کہو۔ یہ نہوا کہ پکڑ کے جھونٹے ایک بیس جوتے لگاتے کہ حرامجادی کہان گئی تھی تو اور رسی سے ہاتھ پانوُن باندھتے۔ اور دروجا (دروازہ) کر دیتے بند۔ بس چلو سیدھی ہو جاتی۔ تم اُلٹے ہاتھ جوڑتے تھے اور وہ کہتی تھی الگ ہٹ نگوڑے۔ سائیسون سے پٹوا دونگی چرکٹون سے پٹوا دونگی۔ اُسی وقت پکڑ کے بیس لگاتے اور نہین ہمارے سپرد کر دیا ہوتا۔ پھر دیکھتے کہ ہم کیسا سیدھا

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

بنادیتے حرامجادی کو۔

کدرا۔ کہا کہین پایا اب کہان جاکے ڈھونڈھین بڑا گجب (غضب) ہوگیا۔

للتوا۔ اُسکے میکے جاؤ وہین آئی ہوگی سمجھے۔

کدرا۔ سچ کہتے ہو یار۔ چلو وہین چلین۔

کدرانے للتوا کو بھی ساتھ لیا۔ وہان پہونچے تو چھنو کی جورو فوراً "بھانپ گئی۔ کہ معلوم ہوتا ہو رات کو اسی کے ہان گئی تھی مگر بھاگ کھڑی ہوئی اور یہ پھر ہوچی کا موچی ہی ہا

کدرانے کہا وہ کہان ہو ضعیفہ نے استقلال کے ساتھ جواب دیا اپنی بھاوج کے یہان گئی ہوئی ہو۔ کہا نازو کو نہین پوچھتا اُسکو پوچھتا ہون۔ ضعیفہ نے بڑی حیرت کے ساتھ دریافت کیا اُسکو کسکو قمرن کو۔

کدرا۔ کل تو ہمارے یہان تھی رات کو۔

ضعیفہ۔ (متحیر ہوکر) ارے قمرن قمرن۔

کدرا۔ ہان قمرن۔ تمھاری۔

ضعیفہ۔ مین تو اب اُسکی صورت نہ دیکھونگی سمجھادینا کہ خبردار میری دہلیز پر قدم نہ رکھے۔ میری دہلیز پر قدم رکھیگی تو کوچے کاٹ ڈالونگی۔

راوی۔ کدرا پر چکمہ چلگیا۔

کدرا۔ کیا جانے اُسکو کیا ہوگیا ہو۔ کل پھر بھاگ گئی

ضعیفہ۔ لے اور سنو۔ باندھ کیون نہ رکھا۔

کدرا۔ باندھ کیا رکھتا۔ کچھ بچہ ہو جو باندھ رکھون۔

ضعیفہ۔ ارے دروازے مین قفل کیون نہ لگادیا بڑا بیوقوف ہو۔

کدرا۔ کلیم (قفل) تو تھا مگر کنجی بھولے سے وہین رہگئی۔

للتوا۔ اُلّو تو ہو ہی۔

کدرا۔ اور کلیم اور کنجی بھی لیگئی۔

للتوا۔ واہ ہو تاجب (تعجب) ہو کہ تمکو چھوڑ گئی چھنو کی جورو نے کہ ایک ہی خرّانٹ مکار عورت تھی بڑی دیر تک آنسو بھی بہائے۔

کدرا یہان سے اُٹھا تو للتوا سے مشورہ کرنا شروع کیا کہ اب کیا کرنا چاہیے یار۔

للتوا۔ یار چلو چلکے بھال (فال) کھلوائین۔ یہ دونون تو فال کھلوانے گئے۔

اب اُدھر کا حال سُنیے کہ قمرن جان پھر بدستور الاپ لگانے لگین۔

دروجوا ٹھاری رہون۔ پیا کے آون کی بھئی بریان
دروجوا ٹھاری رہون۔

اتنے مین پڑوس سے آواز آئی (واہ بی چمپئی ساڑی والی مین صدقے ذری مکھڑا تو دکھادو)۔

یہ آواز شہزادہ بیگم اور نازو اور قمرن اور بواسوسن سب نے سنی۔ اور قمرن جھک کر ایک کرسی پر کھڑی ہوگئی تو جس شخص نے آواز دی تھی اُسکو صاف اُنکا چاند سا مکھڑا نظر آیا۔ اور ہاتھ جوڑکر کہا "جان جاتی ہو۔ ہائے عورت ہو یا پرستان کی پری۔ کیا شان دلبری ہو۔ اب جان کا خدا ہی حافظ ہو"

قمرن کی عادت مین داخل تھا کہ اگر کسی کو دیکھا کہ بہت ہی لٹّو ہو تو اُسکو بہت ہی بناتی تھی اور اس طرح پیش آتی تھی کہ گویا یہ بھی اُسپر ریجھی ہوئی ہین۔ اُسنے جو ہاتھ جوڑے تو اُنھون نے بھی گھورنا شروع کیا نازو نے بھی مونڈھے پر کھڑے ہوکر دیکھا اور شہزادی بیگم نے بھی۔ تو اُسکو یقین ہوگیا کہ یہ پرستان ہے اور یہ سب کی سب خراب عورتین ہین اور

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

بہت جلد مین کامیاب ہو جاؤنگا یہ بزرگوار عاشق تخلص کرتے تھے —

عاشق — مین صدقے - کیا صورت پائی ہی خدا کے واسطے ذرا ہمارے اوپر ترس کھاؤ ایک بوسہ کو دل چاہتا ہی مگر کیونکر لین —

قمرن — گڑھیا مین منھ دھو آؤ —

ع — جو حکم ہو جان جاتی ہی —

ق — یہ ڈھکوسلے سُنے ہوے ہین سب —

ع — جب جان نکل جائیگی تب تو یقین آئیگا - ارے ظالم تیرے اوپر ہمارا خون ہوگا - دیکھو پھر پچھتاؤ گی —

ق — مین سمجھونگی کہ مکر کیے پڑا ہی —

ع — اتنی بدگمانی - واہ حضور واہ —

ق — واہ وا کی چہلیان ہوتی ہین —

اتنے مین مہری چھوٹی سی گڑگڑی بھر کر لائی تو اسقدر خوشبو آئی کہ کمرہ بھر مہک گیا عاشق نے کہا یہ تنباکو آپ کے منھ کی خوشبو سے کیا مہک رہا ہی کہ تمام محلہ خوشبو ہو گیا - کہا یہ شیخ اعظم علی و محمد علی کی دکان کا ہی لکھنؤ بھر مین اس سے بہتر تنباکو کی دکان نہین ہی - بادشاہون اور وزیرون کے قابل یہ تنباکو ہے —

ع — حضور کے پاس جو شی ہی بے نظیر ہی —

ق — تم بڑے ڈھیٹ ہو جی - کیا ڈٹے ہوے کھڑے ہین - بیحیائی کی کوئی حد ہی نہین تمھارے بہو بیٹی کوئی نہین ہے کیا کیا فرے سے برائی بہو بیٹیون پر ڈورے ڈال رہے ہین آنکی ایسی حرکتون پر آدمی مار کھاتا ہی —

ع — آپ یہ گھر کتی کیا ہین - اگر تلوار سے بوٹیان اُڑاؤ تو بھی واللہ مزہ ہی آئے - ہم تو عاشق تن آدمی ہین جس سے محبت ہوئی اُسکے غلام ہو گئے —

میان عاشق بڑی دیر تک پاگل بنے ہوے کبھی ہاتھ جوڑتے تھے کبھی صدقے ہونے کا اشارہ کرتے تھے اور ادھر یہ سب کی سب جو اُنکے بنانے کے لیے ہنستی کھلکھلاتی تھین تو وہ سمجھتے تھے کہ رنگ جم گیا اب مار لیا ہی اور یہ خبر ہی نہ تھی کہ دِلّی ہنوز دور ست —

نازو خفا ہونے لگی - تمکو تو قمرن اٹکھیلیان سوجھتی ہین اور یہان خون خشک ہو رہا ہی کہ اب کیا ہوگا - اُفوہ کیا چکمہ دیا ہی ہمکو - ہائین ایک بن گو تو سطوت بہو کے یہان لگ گئے اور ایک کو اُسکی سسرال - اور گھر اپنا قبضہ کر لیا ہین جو اندر گھسی - تو رونق جنگ نے اشارہ کیا اور بر جاؤ - وہان نہ قمرن نہ مغلانی - نہ وہ مہری سب نئے نئے آدمی - یا اللہ یہ اتنی ہی دیر مین کایا پلٹ کیسی ہو گئی دیکھتی ہون تو عفت آرا بیگم اور نادر جہان بیگم مجھسے پوچھتی ہین کہ قمرن کہان ہی ہماری عصمت

قمرن — ارے ! یہان تک نوبت آ گئی —

نازو — ارے اسقدر کی شرمائی —

شہزادہ — شرمانے کی بات ہی ہی —

قمرن — اب خدا کے لیے یہ دروازہ آج نہ کھلنے پائے —

شہزادہ — ہمین کوئی احمق مقرر کیا ہی —

قمرن — اچھا اب ایک آدمی بھیجکر نواب کو بلوا لو —

نازو — اول تو آدمی کہان - دوسرے بھیجین کہان —

قمرن — للتو انتبولی کو بلوا لو —

نازو — ای ہی کہین ایسی حماقت بھی نہ کرنا جٹ سے ہوا جا کے کہدیگا بس یہ یاد رکھنا چپ کیے والا نہین ہی - وہ جاتے ہی جڑ دیگا —

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

شہزادہ۔ عبداللہ خان کو بھیج دو بہت ہوشیار آدمی ہی
اور بڑا سمجھ دار۔
نازو۔ ارے تو بھیجو نگی کہان۔ اچھا بلواؤ "عبداللہ خان
تم نواب محمد عسکری کو پہچانتے ہو"
جواب۔ جی ہان خوب پہچانتا ہون۔
سوال۔ بھلا اُنسے چپکے سے کچھ کہہ سکتے ہو جا کے۔
جواب۔ جی ہان کہہ کیون نہین سکتے کیا ہوا ہین ہمارا
تو بھائی اُنکی سرکار مین نوکر ہی۔
سوال۔ کیا نام ہی "کہا حسین علی چچا کا لڑکا ہی"
نازو۔ لے بس اب بات بنگئی تم جا کے حسین علی کو
بلا لاؤ کہو نازو جان نے یاد کیا ہی۔
عبداللہ خان جا کے حسین علی کو بلا لایا۔ آہستہ سے
حسین علی نے کہا یہ کیا ہو گیا۔ یہ کیا تفرقہ پڑ گیا ہی
کسی کو کسی کی خبر نہین یہ ہوا سب کیا۔ ہماری کچھ سمجھ مین نہین آیا
راتون رات ہمین سرکار نے آپ کے میکے دوڑایا۔
وہان بھی آپ کا پتا نہین۔ اور سرکار اس طرح سے
تڑپ رہے ہین جیسے بن پانی مچھلی۔ مین کیا کہون جو
جو حال ہو گیا ہی۔

غم غلط کرنے کی تدبیر

نواب صاحب کو لوگون نے بھرون پر چڑھایا کہ حضور
غم غلط کرنے کی تدبیر اس سے بہتر اور کوئی نہین ہے کہ
دور چلے شغل میکشی ہو کیسا ہی درد دکھ کیون نہو ایک
جام دور دور کر دیتا ہی۔ نواب صاحب سیدھے آدمی
فوراً حکم دے دیا کہ جا کے لاؤ۔
میان ممن تو چاہتے ہی تھے کہ شراب کا دور ہو۔ فوراً
گاڑی تیار کرائی اور سوار ہو کر نوروزجی کمپنی کی دکان پر پہونچے

کہا بھئی دو بوتل تو دو اکشا نمبرون کی اور دو بوتلین شامپین
کی اور آدھی درجن لمینڈ اور آدھی سوڈا۔ جھٹ پٹ
بوتلین لیکر گاڑی پر سوار ہوے مگر کوچمین سے کہا بھئی
ذرا روک لینا اُتر پڑے اور کہا بھئی ایک پگ پلا دو
برانڈی کا ایک جام ٹھنڈے پانی کے ساتھ پیا۔ اور
چلے۔ گاڑی پر سوار ہوتے ہی کوتے کہ پھر کوٹھی مین
آئے کہا بھئی یہ تو کچھ معلوم ہی نہین ہوتی ایک پگ اور
دو۔ کہا۔ برانڈی کی بوتل تو خالی نہین ہی۔ رم ہی۔ کہا
رم ہی لاؤ۔ رم کا ایک پگ پیا۔ اسکے بعد ایک اور
پگ پیا۔ یہان سے گاڑی پر سوار ہوے تو ایک اور
کوٹھی مین پہونچے جنجر وائین یعنی ادرک کی شراب پی۔ پھر
گاڑی پر سوار ہوے تو ہوش وحواس ندارد۔ باغ مین
پہونچے تو غین۔
سائیس۔ ممن میان۔ ممن میان۔
کوچمین۔ ارے میان ممن۔ ائین۔
سائیس۔ ممن میان۔ ممن میان۔
کوچمین۔ ارے تو گنوار ہی یار۔ ممن میان کون ہین
ممن میان۔
اتنے مین چھٹن صاحب آواز سنکر آئے۔
چھٹن۔ ممن ارے یہ ممن کہان ہین۔ کیا کہین اور
چلے گئے یہ ہین کہان۔
کوچمین۔ حضور یہان آ کے ملاحظہ فرمایئے گاڑی مین غین پڑے مین
چھٹن۔ این۔ اہا ہا ہا۔ بھئی نواب۔ ذرا یہان دوڑ کر آؤ
تمھین قسم ہی واللہ ایک دل لگی دکھائین۔
نواب۔ خیر تو ہی یار۔
چھٹن۔ خیریت کیسے پوچھنا پہلے ذرا چلائے تو بڑی دل لگی ہی
نواب۔ یار بڑے وہ ہو۔ بتلاؤ تو۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

چھٹن — بتلائیں کیا ممن بیہوش پڑے ہین —

نواب — این یہ کیا ہوا کیا —

سائیس — حجور (حضور) اب کیا کہی —

کوچبان — خداوند کسی مقام پر اتر کے پی —

نواب — بالکل غبین ہی —

چھٹن — ممن ای ممن —

نواب — افسوس یہ کیا ستم کیا —

چھٹن — اب کیا ہوگا ۔ ایسا نہو کہ مرجائے —

نواب — اب اسکو لیچلو کسی ترکیب سے —

چھٹن — مین حیران ہون کہ یہ اسنے اسقدر پی کیون یہ کیا سوجھی کیا اسکو —

نواب — شامت اعمال —

چھٹن — واللہ سچ ہی ۔ مگر بُری شی ہی —

نواب — مگر عادت ۔ خدا نکرے کسی کو اسکا چسکا پڑ جائے —

چھٹن — اس وقت اسکو دیکھ کے عبرت ہوتی ہی —

اتنے مین ممن کو استفراغ ہوا اور سر پر پانی ڈالنے سے ذرا ذرا تسلی ہوئی ۔ تھوڑی دیر کے بعد ممن کو ہوش آیا اور کوئی تین بجے نواب صاحب نے ممن کو حکم دیا کہ مہراج بلی کو جاکے بلا لاؤ ۔ حالانکہ ممن کا حال اچھا نہ تھا —

اب سنئے ششی مہراج بلی شب کو کدرا کے ہان سے ہوکر سیدھے نواب صاحب کے مکان پر پہونچے ۔ وہان نواب صاحب ندارد ۔ "وہ کہان گئے ہین بھئی" "حضور ہمکو کچھ نہین کہہ گئے ۔ گاڑی پر گئے ہین ۔ اور گاڑی بھی لوٹی نہین" سوچے کہ غالباً اُس کوٹھی مین ہونگے جہان قمرن کو ٹکایا تھا ۔ وہان گئے ۔ وہان بھی پتا نہین ۔ وہ یہان نہین ہین کچھ معلوم ہی کہان گئے ہین" "نہین حضور یہ تو نہین معلوم ہی" "اچھا حسین علی ہی" "نہین صاحب وہ بھی نہین ہی" اب یہ گھبرائے کہ یا آلہی یہ کیا ماجرا ہی ۔ نہ یہان نہ وہان ۔ یہان سے ممن کے گھر پہونچے "ممن نہین ہین کہان گئے ہین" "نواب صاحب کی ڈیوڑھی پر" ۔ "لاحول ولا قوۃ ارے یہ سب کے سب چل کہان دیے" "اب چلئے نواب چھٹن صاحب کے مکان پر نواب صاحب ہین —

پہرے والے نے جواب دیا ۔ جی نہین نہین ہین کہان گئے ہین ۔ نہین معلوم خدا جانے کہان گئے ہین ہمسے کچھ کہگئے نہین گئے ہین حضور —

اب انھون نے جھنجلا کے قسم کھائی کہ کہین نہ ڈھونڈھینگے اور گھر مین آکے سو رہے —

چار بجے کسی شخص نے انکو آواز دی ۔ انکی بیوی جاگ رہی تھین انھون نے انکو جگایا ۔ کہا دروازے پر ایک گاڑی رُک گئی اور کوئی تمکو پکارتا ہی ۔ کمرے کا دروازہ کھولا کون ہی بھئی ۔ حضور سرکار نے یاد کیا ہی ۔ کون ممن ؟ جی حضور ارے میان نواب کہان ہین ۔ اب حضور تو بالاخانے پر ہین بعضی بات زور سے کہنے کی نہین ہوتی ۔ مگر کپڑے پہن کے آیئے میرے ساتھ جانا ہوگا کہا اچھا آتا ہون ۔ منھ دھوکر کپڑے پہنے اور گاڑی پر سوار ہوکر ممن کے ساتھ چلے —

کوچبان — حضور ذرا سنبھالے رہیگا ان کو —

مہراج — کیون کیا پیے ہوے ہین اسوقت —

کوچبان — تین دفعہ بیہوش ہوچکے ہین

ممن — چپ رہو تم جھوٹ بولنے والا —

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کوچبان - بیجا ہو بس کہنے لگے چپ رہو -
ممن - دیکھو ذرا سمجھ بوجھ کے تقریر کرو -
کوچبان - ارے صاحب ہم تمہارے ہی بھلے کے لیے کہتے ہین - ہمکو کیا تم پی کے دریا مین پھاند پڑو ہمارا کچھ نقصان ہی بھلا -
مہراج بلی نے کہا بھئی اب اس تقریر سے کیا مطلب ہان جی ممن یہ تو کہو - یہ ہر بونگ کیسا ہو گیا - یہ تفرقہ کیونکر پڑا - ممن نے کل داستان کہہ سنائی - منشی مہراجبلی تو قمرن سے مل ہی چکے تھے ممن کی تقریر سنکر خاموش ہو رہے مگر صرف اسقدر بیان کیا کہ ممن بھئی اگر قمرن کو کوئی ڈھونڈھ نکالیگا تو وہ مہراج بلی ہی (مونچھون پر تاؤ دیکر) مگر یہ کہو کہ سب ہین کہان یہ راستہ تو باغ کو گیا ہی - ہم تو تمہارے ہان گئے تھے اور نواب صاحب کے ہان اور چھٹن صاحب کے ہان کہین پتا نہین لا - باغ کا ہمکو خیال نہین رہا ورنہ وہان بھی ہو لیتے - اب وہان ہی کون کون - کہا وہان نواب صاحب ہین اور چھٹن صاحب اور آغا صاحب اور کچھ ارباب نشاط - ارباب نشاط کی لفظ پر تو منشی مہراج بلی چکرائے - یہ ارباب نشاط کا کون موقع تھا - تو یہ بڑی خوشی کی بات ہی کہ قمرن چھٹن گئین -
ممن - غم غلط کرنے کے لیے بلوا لیا ذرا -
مہراج - معقول ! تو کیا ناچ بھی ہی -
ممن - اجی تو دل کیونکر بہلے ناچ کے بغیر -
مہراج - خدا کرے بیگم صاحب بھی یون ہی چلدین تو غم غلط کرنے کے لیے برسون دھما چوکڑی رہے -
ممن - (منہ بنا کر) ہان نواب صاحب بھی کسی مسخرے کو اپنے گھر بھیج دین کہ تو ہمارا قائم مقام بن -

راوی - بس اتنا سننا تھا کہ مہراج بلی آگ ہو گئے بہت ہی چراند ہے ہوئے - روک لو گاڑی - بس روک دو - کوچبان نے کہا خداوند اب جانے دیجیے حضور اپنی جانب دیکھین کہا نہین نہین - کاہے واسطے یہ گول مال بات بولینا بلڈی فول - چھوٹا آدمی - دو کوڑی کا - کاہے واسطے ہم بڑے آدمی سے دل لگی کیا - ہم نواب صاحب کے برابر کا ہی یہ بلڈی فول ہمارا برابری کرنے نہین سکتا -

یون ہی اے مرگ عدو باعث احسان ہو جائے
بھیڑ نے پھر مجھے ہنگامۂ قمر یاد آیا

یا تم نہین یا ہم نہین - یو بلڈی فول -
ممن نے مسکرا کر قدمون پر ٹوپی رکھدی کہا حضور سرکار سے نہ کہیئے گا ورنہ وہ اپنے دل مین کہینگے کہ ان دونون کو یہ بیفکری لون کی سوجھتی ہی حضور کو غلام کچھ شعر سنائے کہ طبیعت خوش ہو جائے -
مہراج - یون ہی جی خوش کر دیا جو کہو انعام دین -
ممن - ہاتھ پر ہاتھ مارئیے ہو گئی شرط -
مہراج - ہو گئی - لے مانگ اب کیا مانگتا ہی -
ممن - ہمپر جھلایا نکیجیے -
مہراج - مسکرانے لگے (بہت مسکرائے) -
ممن - لے ہاتھ آئے - کہان تو ابھی اسقدر چراند ہوئے تھے کہ کاہے واسطے - اور بلڈی فول - اور کاہے واسطے دل لگی کیا اور کہان اب ریشہ خطمی ہو گئے آدمی ہو کہ -
مہراج - بس بس زیادہ بے ادبی نہین مانگتا - او کالا آدمی بس چپ ہونے مانگتا -

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ممن - خداوند ضرور کہونگا - ذہن گُند ہوا جاتا ہے آدمی ہو کہ پنساری کی دُکان (ریشہ خطمی کی رعایت) -

مہاراج (مسکرا کر) ارے بھئی یہ تمہارا مطلب تھا -

ممن - اور آپ کیا سمجھتے تھے -

مہاراج - بھئی ہم کچھ اور سمجھے تھے وہ یہ کہ تم کہوگے آدمی ہو کہ چونگا یا پائجامہ -

ممن - حضور اصل تو یہ ہے کہ واللہ مین بھی یہی کہنے کو تھا مگر ڈر گیا خوف کے مارے نہ کہہ سکا -

مہاراج - اجی ہم تو چٹکیون مین تاڑ جاتے ہین -

اتنے مین گاڑی باغ مین داخل ہوئی - تو مالیون نے روک لی - پوچھا کیون خیر ہے کہا خداوند یہان تو خون خرابہ ہو لہان ہو گیا ہے دیکھئے یہ بلائی اور شراب خواری کیا کرتی ہے اسکا انجام اچھا نہین ہے سب اس وقت سب کے سب وہ ہلڑ مچا رہے ہین کہ توبہ ہی بھلی -

مہاراج بلی کو سخت افسوس ہوا کہ ادھر تو قمرن ہاتھ سے گئین - ادھر نواب صاحب پیے پڑے ہین یہ وقت دوڑ دھوپ کا ہے اور یہ انٹاغفیل پڑے ہوئے ہین - اور صفتین اللہ کی عنایت سے کون اچھی تھین کہ یہ کمبخت شراب خواری اور سنزا ہوئی - افسوس صد افسوس اگر یہی باتین رہین تو ایک دن بُرا سامنا ہوگا -

ممن - مین حیران ہون کہ یہ ہوا کیا میرے سامنے تو سب اچھے بھلے تھے -

مہاراج - بھائی جب پی تو پھر طبیعت ٹھیک نہین رہتی ہمنے تو ہزارون بار تجربہ کیا ہے -

ممن - پھر اسکا نتیجہ ایک دن بہت بُرا ہوگا پچھتائینگے

مہاراج - اب انجام بخیر نظر نہین آتا ہے -

یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ ایک دفعہ قہقہے کی آواز آئی - اور اُسکے ساتھ ہی ایسا معلوم ہوا کہ دو تین آدمیون مین ہاتھا پائی ہو رہی ہے منشی مہاراج بلی نے کہا بھئی جاکے دیکھو یہ ہو کیا رہا ہے - مین بڑا حیران ہون کہ یہ ان لوگون کو ہو کیا گیا ہے اپنی عزت کا بھی خیال نہین - ارے جاؤ جلدی مالیون نے کہا سرکار ہو کیا رہا ہے گالی گلوج مار پیٹ جوتی پیزار - دھول دھپا - اور کیا ہو رہا ہے -

مہاراج بلی گو بیوقوف اور سادہ مزاج آدمی تھے مگر اسقدر ضرور سمجھ سکتے تھے کہ اب نواب صاحب کے دربار مین شرابخواری کی ایسی کثرت ہو گئی ہے کہ الامان اگر کوئی معشوق ہو تو بھی بے شراب کے لطف صحبت نہین - اگر سردی ہو تو شراب پینا فرض ہے اگر برسات ہو تو سبحان اللہ - ع

موسم برشگال آہو نجا

اگر غم ہو تو اسکے غلط کرنے کی اس سے زیادہ اور کیا چیز ہوگی - اس سے بڑھ کر کوئی تدبیر نہین - اتنے مین آواز آئی - کھا جاؤنگا - مار ڈالونگا - کچا نگل جاؤنگا - تب تو مہاراج بلی سے نہ رہا گیا - اٹھ پڑے اور سیدھے اُس کمرے مین پہونچے جہان یہ سب ٹھرونگا مچا رہے تھے -

مہاراج تسلیمات عرض کرتا ہون نواب صاحب بہادر -

نواب - (زبان کو لکنت) یہ دونون بیٹھی ہین -

مہاراج - دو عورتین ہین - واللہ اعلم کون ہین -

نواب - ایک قمرن دوسری نازو - (نشے مین چور)

مہاراج - قمرن اور نازو ہین یہ؟ -

فرمایا خاص الخاص قمرن اور نازو ہین اسمین فرق ہو ہی نہین سکتا

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

قمرن جان ہمکو کھلا دے ایک ہی پان۔ پان کھا کے سو رہیے۔ خواب مین دیکھا کا لا کتا۔ یہ کہتے کہتے کا پلا دوڑ کے ہاتہ۔ ممن نے کہا چڑھ گئی نواب مردود کو بھی اسیر داروغہ نے کہ ہوش مین تھا۔ کہا یہ کیا واہیات حرکت ہے اسقدر نشہ پینا کیا معنی کہ انسان اپنے آپے مین نہ رہے پیے اُسقدر جس قدر ضبط کر سکے۔ ورنہ ہمارے نزدیک ایسے پینے پر تین حرف۔ کیا راے ہے منشی مہراج بلی صاحب۔

	نہ چندان بخور کز دہانت بر آید	

اسقدر نہ ہو کہ دم نکلجائے یا ہوش جاتا رہے۔

نواب صاحب کو جو غصہ آیا تو اُٹھ کے ممن کے ایک لپوٹا جایا۔ ممن بھی جھلا کے اُٹھ کھڑا ہوا۔ مگر لڑکھڑا کے گر پڑا آغا صاحب سمجھے کہ نواب صاحب کو ممن نے مارا۔ جھلا کے ہاتھ کاٹ کھایا۔ اب یہ سمجھتے ہین کہ ہمنے ممن کو کاٹ کھایا اور ممن غلین پڑے ہوے ہین۔ اور نواب صاحب زخم کے سبب سے ہاے ہاے کر رہے ہین۔ بتیسون دانت جم گئے تھے۔ داروغہ نے کہا اب تڑکا ہوگیا سب صاحب نہا ڈالیے اور تر و تازہ ہو بیٹھیے ورنہ یہ رات بھر کی چڑھی ہوئی دماغ سے نہین نکلیگی آیندہ آپ سب صاحبون کو اختیار ہے مگر وہ سب سنتے کنگی تھے۔

نواب۔ حسین علی۔ ارے یار آغا نے مجھے کاٹ کھایا تھوڑی سی اور پلا دو تو ذری درد دور ہو۔ دور نہو تو کم تو ضرور ہی ہو جائے خدا کے لیے پلا دو۔

حسین علی۔ خداوند اب نہ پیجیے۔

نواب۔ لا۔ لا جا کے (تھوڑی دیر کے بعد) لاؤ جا کے

حسین علی۔ سرکار لاتا ہون۔ کھول لون ذری ٹھہریے

نواب۔ لا آؤ وہ (گھنٹے کے بعد) ابے (گالی دیکر) لاتا ہے کہ مین اُٹھون پھر۔

حسین علی۔ سرکار اب نہ پیجیے۔

نواب۔ (اُٹھکر) لے (گالی) اور لیگا۔

حسین علی۔ سرکار میرا استعفا۔

نواب۔ (لاتین مار کر) دور ہو (گالی) نکل یہان سے (گالی) سور بڑا خدمتگار کی دُم بنا ہے (گالی)

حسین علی۔ ذرا زبان سنبھالیے۔

مہراج۔ ہائین حسین علی عقلمند ہو کے بیوقوف ہوے جاتے ہو تم بھی ممن ہو گئے۔

حسین علی۔ (ڈپٹ کر) تو ہم کسی کی گالی نہین کھا سکتے ایسے شرابی کی نوکری پر نالت (لعنت)

نواب صاحب کو جو غصہ آیا تو جیب سے چاقو نکالکر حسین علی کی طرف جھپٹے۔ ہان ہان لینا نواب۔ نواب۔ ممن بھی جاگ اُٹھا اور آغا صاحب کا نشہ بھی ہرن۔ اور جھپٹن صاحب اور داروغہ صاحب بھی جھپٹ پڑے۔ نواب صاحب نے حسین علی کی بانہ زخمی کر ہی دی مگر بڑی خیریت گذری کہ زخم گہرا نہین لگا تھا۔ خون کو لوگون نے بہت جلد بند کر دیا اور خوب زور سے کپڑا تر کر کے باندھا۔

مہراج بلی کو سب سے زیادہ ملال تھا حسین علی بہت گراہتا تھا اور کہتا جاتا تھا کہ تھانے پر نہ دھروایا ہو تو بھی حسین علی نام بدل ڈالون اس واردات سے نشہ سب کا ہرن ہو گیا تھا۔ مگر خمار کے سبب سے پتلا حال تھا نواب صاحب کی آنکھین چڑھی ہوئین۔ بشرے سے غصہ اور شرمندگی عیان۔ نشے مین چور۔ دل مین افسوس کہ اتنی

کیون پی۔ آغا صاحب کو چار دست آئے۔ معدہ ازبس ضعیف پانی پیا تو بھی مارے گرمی کے پیٹ مین نہ رہ سکا فوراً دست آیا طبیعت انتہا سے زیادہ مضمحل گرے پڑتے تھے سخت تاسف کہ اس قدر کثرت سے کیون پی۔ کہ اب پچھتانا پڑتا ہی۔ توبہ کی کہ اب نہ پینگے بلکہ اس قسم کی صحبت مین بھی نہ بیٹھینگے۔ ممن ازبس خجل کہ یہ کیا پھوڑاپن ہوا کہ نواب صاحب سے لڑ بیٹھے۔ اٹھتے ہین تو اٹھا نہین جاتا کھڑے ہوے اور لڑکھڑانے لگے۔ کسی سے چار آنکھین نہین کر سکتے اور دل مین سوچتے ہین کہ اب ہرگز ہرگز نہ پینگے اب ہین تو سور کا پیشاب بس یہ آخر دن تھا جو کسی سے باتین کرتے ہین تو نیچی نظرون سے۔ چھٹن صاحب بڑے خوش کہ ہم سب سے اچھے رہے نہین تو ہم بھی خرابی مین پڑتے۔

مہراج بلی نے کہا اب ایک کام کیجیے کہ کوئی چھ آنے کے تو کاغذی نیبو (لیمون) منگوائیے اور چار سیر برف اور ایک شیشہ کیوڑے اور دو سیر سفید چینی اور کوئی سیر بھر کے کھٹے انار۔ اور افشردہ تیار کیجیے۔

چھٹن۔ بات تو معقول کہی مگر حماقت کے ساتھ۔

مہراج۔ آپ کا سر۔ افشردہ عمدہ شی ہی۔

چھٹن۔ ارے تو ظالم جب باغ مین انار ترش اور لیمون موجود ہی ہی تو خریدنے کی کیا ضرورت ہی آپ بھی واللہ نرے چونچ ہی ہین۔

مہراج۔ اچھا اس سے کیا بحث ہی۔

آغا۔ ہم تو انار ترش کا افشردہ نہ پئینگے۔

مہراج۔ تو کیوڑا اور برف اور شکر تو منگواؤ۔

آغا۔ سب حاضر ہی سفید چینی بھی اور برف بھی اور کیوڑا بھی ہی۔ تو بھی کوئی رئیسون مین رئیس ہی بے۔ چلا ہی وہان سے منگوائیے۔

الغرض۔ نواب صاحب اور چھٹن صاحب اور داروغہ صاحب نے تو افشردۂ لیمون پیا اور باقی سب نے افشردہ انار ترش خوب کیوڑا پڑا ہوا تھا اور برف بھی کثرت سے تھی کہ دھوان نکلتا اور دانت بجتے تھے۔

افشردہ پینے سے سب کو ذرا تسلی ہوئی مگر ممن سب سے زیادہ بے کیف تھا کئی بار استفراغ ہوا اور کئی دست آئے اور مارے گرمی کے کوئی دس بارہ مرتبہ پانی پیا۔ مگر آگ کم نہ ہوتی۔

نواب صاحب کی صلاح ہوئی کہ ڈاکٹر کو بلوائین اور اس سے صاف صاف کہدین کہ ہم لوگون نے شب کو بڑی کثرت سے شرابخواری کی تھی جسکا خمیازہ یہ ہوا۔ مگر لوگون نے سمجھایا کہ بڑی بدنامی ہوگی اور ڈاکٹر پر کھل جائیگا دو چار پہر مین یون ہی سب کے سب اچھے ہو جائینگے۔

ڈس گئی اسکی کھجوری چوٹی ناگن کیطرح
ہی بلا سر پر اسی کم بخت کی لائی ہوئی

دوسرے روز جو اس حور وش زیبا شمائل گل اندام یاقوت لب رنگین کلام سرو جویبار رعنائی۔ تدرو چمن زار شیرین ادائی نواب نادر جہان بیگم نے خبر پائی کہ نواب محمد عسکری صاحب بہادر صولت جنگ ضاعف قدرہ زیب دہ کوٹھی ہوے ہین تو انکی باچھین کھل گئین مہری کو خوش خوش حکم دیا کہ جاکے نواب سے کہدو کہ بیگم صاحب حضور کو تھوڑی دیر کے لیے بلاتی ہین اور کہتی ہین کہ آج کھانا ہمارے ہی ساتھ کھائیے گا۔ رجب کی نوچندی کے دوسرے روز ہم کلکتے گئے تھے کوئی چار مہینے تو

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ہوئے ہونگے سید جلال کا کونڈا کر گئے تھے۔ مہری تھوڑی دیر مین واپس آئی کہا حضور نواب صاحب آرام مین ہین انکو بڑی ہی مایوسی ہوئی کچھ دیر بعد پھر بھیجا۔ مہری نے آکے عرض کیا حضور ابھی آرام ہی مین ہین۔ بیگم اپنے دل مین سوچین کہ آج خوب نکھر کے بن ٹھن کے بیٹھنا چاہیے تاکہ نواب اپنی قمرن کو بھی بھول جائین اور ہمارے سوا اور کسی سے دل نہ لگائین پہلے ٹھنڈے پانی سے خوب نہائین۔ جب جاڑا معلوم ہونے لگا تو عورتون نے جسم سیمین کو پوچھا اور لباس سادہ سے آراستہ ہوئین۔ زلفِ مشاطہ نے مشکبار و مشابو کھچڑی چوٹی کی گوندھاوٹ سے جوبن کو دوچند کر دیا۔ بیگم صاحب کی اس وقت بالکل سادی وضع تھی۔

ململ کا باریک دوپٹا اور پھولون کا گہنا۔ آئینہ دیکھا تو دل مین سوچنے لگین۔ یا میرے اللہ مین غرور سے نہین کہتی ان تیری کریمی کے صدقے۔ ایک ایک پان گلی کوچون مین ایسی پڑی ہو نگی کہ اُنکے تلوے اور میرا منھ۔ مگر کیا قمرن ایسی ہدمنی ہر کہ مجھپر بھی شرف ہی اُسکو۔ مانا کہ اُسکے گال بھی گورے گورے ہین مگر یہ نشیلی آنکھین کہان سے لائی ہو گی یہ سلنچے کی ڈھلی کلائی اُسکے پاس کہان۔ اُنگلیان ایسی نرم نرم کہان پائین چوڑی والی ہر تو ہر آخر موئی۔

مغلانی نے بلائین لیکر کہا سرکار اتنی اجازت دین کہ لونڈی ذری صدقے ہو جائے کالا دانہ ضرور کر کے جلایا جائے اللہ جانتا ہر ساٹھ اور پانچ پینسٹھ برس کی میری عمر ہونے کو آئی مین نے اس شکل صورت کی پری آپ چھٹ جو اگر کوئی اور دیکھی ہو تو دیدے پٹم ہو جائین۔

حضرات ناظرین! بھلا بتلائیے تو یہ مغلانی کون ہین یہ وہی ہین جو قمرن کے ہان نوکر تھین اور جنھون نے گنڈیری کے تلازمے سے محمد عسکری کو لبھایا تھا اور سب عورتین تو نکال دی گئین مگر بس ایک یہ رہگئین۔

یہ ٹوہ لگا کے نواب بشیر الدولہ بہادر کے پاس پہونچین اور اُنسے بات چیت جو کی تو وہ بھی ریجھ گئے اُنسے یہ شرط ہو گئی تھی کہ اگر ہمکو اس سرکار مین نوکر رکھا دیجئے تو تمکا مطلب ہمارے ذریعے سے حاصل ہو جائے۔

اتنے مین نواب بشیر الدولہ اوپر تشریف لائے بیگم صاحب کمرے مین چلی گئین اور پردے کے پاس سے باتین ہونے لگین اب دن کوئی دو گھڑی سے بھی کم ہو گا بیگم صاحب نے مہری کو پھر بھیجا تھا کہ نواب کو بلا لاؤ۔ اُسنے آکے عرض کیا کہ حضور وہ تو سوار ہو گئے۔ اب نواب بشیر الدولہ نے یون گفتگو شروع کی۔

" ایمان سے کہنا بیگم صاحب کیا حکمہ چلا ہون۔ سچ کہنا کیا کام کیا ہر۔ دوسرے کو سوجھتی بھلا۔ کبھی حشر تک نہ سوجھتی جب سوجھیگی کمبو کو یا کشمیری کو"

(حضرت ناظرین۔ یہ بشیر الدولہ کمبو تھے) ہتیلی پر سرسون جمائی ہر۔ واللہ ہتیلی پر سرسون جمائی ہر۔ چٹ مری منگنی اور پٹ مرا بیاہ۔ لوگون کو حیرت ہر واللہ کہ یہ بشر کا کام ہر۔ قمرن اور وہ چڑیل نازو اور اغلانی مغلانی سب غائب دنیا ہی دوسری ہو گئی۔ قمرن اپنی سسرال پہونچی۔ نازو اپنے میکے گئی سب تر بھر۔ اور یہ ہمارے ہی سبب سے ہر کہ کوئی چون تک نہین کرتا ورنہ تو یہ اب تک تو محمد عسکری نے آسمان کاندھون پر اُٹھا لیا ہوتا خدا جانے کیا کچھ ہو گیا ہوتا میرے چلے جانے کے بعد پھر کیا کرو گی۔"

بیگم صاحب نے ایک عمدہ گلوری بنا کر

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

دی تو نواب بشیر الدولہ نے کہا صاحب ہم یون گلوری
نہ کھانے کے یا تو اپنے پیارے پیارے ہاتھ سے کھلائیے
یا ایک بوسہ دیجیے۔

راوی۔ آدم بر سر مطلب۔ بوسہ کوئی انکے نزدیک گلوری ہی یا الایچی ہی۔ حقے کا دم ہی۔ بات ہوئی اور بوسہ

بیگم۔ دیکھو پھر وہی ادل جلول باتین بکنے لگے نا تم۔ بوسا اور مچھی اور یہ اور وہ۔ ولہ۔

راوی۔ بشیر الدولہ نے ہاتھ جوڑے اور کہا مین صدقے یہ پردہ تو ہٹا دو۔

بیگم۔ اچھا تو گلوری تو صاحب ادی۔ !!!

بشیر۔ مین صدقے بیگم۔ اتنی ہماری خاطر بھی کرو۔

بیگم۔ (ہنسکر) اللہ جانتا ہی ہنسی ہی آجاتی ہی

بشیر۔ جانی ہنستے ہی گھر بستے ہین۔ سُنا نہین۔

بیگم۔ بیہودہ ہو۔

بشیر۔ ہائے یہ کھجوری چوٹی اور ٹس کے دوپٹے کا گوری گوری گردن سے سرک جانا کیا ستم ہی۔ مین تو اپنی جان دے دونگا جانی روپیہ نہین مانگتا جواہرات نہین مانگتا۔ صرف ایک بوسہ لب کا اور ایک گال کا۔

بیگم۔ (مسکراکر) ادئی۔ بس۔ اور آنکھون کا نہین۔

بشیر۔ اہ تم سلامت رہو۔ بوسے دینے کی حاتم طائی۔ واللہ اس وقت دل خوش ہوگیا

بیگم۔ اب یہ بتاؤ کہ نواب کل کہان تھے۔

بشیر۔ یہ ابھی ہمکو نہین معلوم ہوا ہی۔ مگر۔

بیگم۔ اچھا دولھا بھائی اب کدھر ہین۔ ادھر کہ اُدھر انکو تو اُدھر چھوڑ لو۔

بشیر۔ رونق جنگ اُس جلسے مین شریک تو تھے مگر اب ہماری طرف ہین۔ مجال ہی اُس طرف ہون۔

یہ باتین ختم نہ ہونے پائی تھین کہ بی مغلانی آئین۔ نواب بشیر الدولہ سے کہا۔ حضور۔ ع

برگ سبز ست تحفۂ درویش

ابھی یہ ننھی ننھی مہین مہین ککڑیاں خریدی تھین کوئی قاش حضور بھی کھائین نواب صاحب نے کہا بیگم صاحب کو دو۔ مغلانی سے بیگم صاحب نے ککڑیان اور نمکدانی لی اور کھانے لگین تو نواب صاحب نے پوچھا بیگم صاحب سچ کہنا ہمنے جو یہ احسان تمھارے ساتھ کیا اسکی شکر گزار ہوئیا نہین اگر ہم ساتھ نہ آتے تو یہ بات ممکن تھی۔

بیگم۔ ناگر بیل کی طرح رونگٹا رونگٹا دعا دیتا ہی۔

بشیر۔ یہ ہمارے ہی دباؤ کے سبب سے اتنا ہوا۔

بیگم۔ ای انکی تو جیسے کایا پلٹ گئی ہی۔ آگے مجھسے اسقدر کا ڈرتے تھے۔ کہ مین کیا کہون۔ نواب صاحب میرے گرم ہوتے ہی ٹھنڈے ہو جاتے تھے اب اللہ جانے کیا ہو گیا۔

بشیر۔ ہائے سو وقت کھجوری چوٹی کی گوندھاوٹ کیا مزہ دکھا رہی ہی۔ ہائے بیگم اب بوسہ دے ڈالو۔ بی مغلانی تم الگ ہٹو

بیگم۔ اےئ یہ کیا باتین کرتے ہو صاحب بندی درگذری اے واہ چہ خوش یہ گفتگو کیا۔

راوی۔ بیگم صاحب نے اپنی غرض کے لیے کہ انھین کے سبب سے قرآن نکالی گئی تھی بہت ضبط کیا۔ تخلیے مین جب کبھی انھون نے کچھ کہا تو خاموش ہو رہین یا ملائمت کے ساتھ جھڑک دیا۔ یا مسکرا دین یا کبھی جواب دیا کہ دیکھا جائیگا کبھی مسکرا کر کہا ادئی بس ہونہہ اور گالون کے بوسے لوگے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

آنکھوں سے گئے نہ تو گئے۔ مگر یہ جو شیر ہو گئے تو مغلانی کے سامنے بھی وہی باتیں کرنے لگے انکو اسکی تاب کہاں بگڑ گئیں۔ نہایت ہی ناگوار گذرا۔

بشیر الدولہ کو یقین کامل تھا کہ جب اپنر اسقدر سلوک ہوئے ہیں تو ممکن نہیں کہ پھندے میں نہ پھنس جائیں۔ بیگم صاحب کی طرف مخاطب ہو کر ہنسکر کہا کہو تو ایک دل لگی کروں۔ قرآن کو میں خود ہی ٹال لئے جاؤں بڑی دل لگی ہو گی۔

بیگم صاحب نے تھوڑی دیر مارے غصے کے سکوت کیا۔ مگر پھر سوچیں کہ مار پیٹ گستیاں تو رہی آس۔ کہا لیجیے گلوری تو کھائیے۔ بشیر الدولہ نے کہ گھر کی کھا کر ڈرے ہوئے تھے گلوری لے لی مگر گلوری لیتے وقت ذرا انگلی زور سے دابی۔ بیگم صاحب نے اپنے دل میں کہا خیر یہاں تک بھی مضائقہ نہیں کوئی اور تو نہیں دیکھتا۔ غضب تو یہ ہے کہ مغلانی کے سامنے تم انھوں نے ذلیل کرنا شروع کیا تھا۔

بشیر الدولہ نے گلوری کھا کر کتھا مانگا۔

بشیر۔ کتھا ذری کم ہے اس گلوری میں بیگم صاحب

بیگم۔ غلط ہے۔ کتھا دیا تھا کچھ کم نہیں ہے۔

بشیر۔ اے حضور کا اسمیں کیا حرج ہے۔

بیگم۔ ہم سمجھتے ہیں جو آپ کا مطلب ہے۔

بشیر۔ یہ بدگمانی بیگم صاحب۔ اوئی۔

بیگم۔ (ہنسکر) بڑے مسخرے ہو۔

راوی۔ بیگم صاحب سمجھ گئی تھیں کہ اوئی کا محاورہ جو عورتوں کا محاورہ ہے نواب صاحب نے استعمال کیا اور اپنے نزدیک بڑا لطیفہ بولے انکے بشرے سے سمجھ گئیں کہ اس مقام پر اگر انکی تعریف کیجائے تو ضرور خوش ہونگے لہذا بناوٹ کی ہنسی کے ساتھ کہا بڑے مسخرے ہو۔ آب بشیر الدولہ ازبس مسرور ہوے کہا واللہ بیگم تم تو اس قابل تھیں کہ ہم ایسے باذاق طبیعت دار کے ساتھ تمھاری شادی ہوتی مگر کیا کہیں پھر اب سہی۔ ہم میاں تم بیوی۔

بیگم کو یہ باتیں بُری معلوم ہوئیں کہا سنو صاحب دل لگی کی بھی کوئی حد ہے۔ یہ بیجا اور بے موقع الفاظ اور ایسی بھونڈی دل لگی ہمیں پسند نہیں۔ یہ دل لگی جسکو پسند ہوگی اُسکو ہوگی کیا کوئی بازاری عورت مقرر کیا ہے

بشیر۔ یا میرے اللہ اب بگڑیں تو ایسا بگڑیں۔

بیگم۔ بگڑنے کی بات ہی ہے ہمکو یہ باتیں پسند نہیں۔

مغلانی اور خواصیں اور گھر کی اور عورتیں تو گنٹھی ہوئی تھیں ہی سب ایک ایک دو دو کر کے ادھر ادھر چلدیں۔ صرف یہ موذی بشیر الدولہ اور بیچاری بیگم صاحب رہگئیں اور اللہ کی ذات۔ بیگم صاحب جو ذرا بگڑیں تو بشیر الدولہ نے طنز آمیز ہنسی کے ساتھ کہا۔ تمھارے ہوش بھی ٹھکانے ہیں کچھ یہاں بھنگا تو ہے نہیں اس وقت سوائے میرے اور تمھارے۔ پھر

جب ملے دو دل مخل پھر کون ہے
بیٹھ جاؤ خود حیا اُٹھ جائیگی

ہائے اس کھچڑی چوٹی کی بلائیں نہ لوں بھلا کیا مجال بیگم صاحب بھر بھر کے دیکھتی ہیں تو مغلانی کا سایہ تک نہیں پکار اُدھری سہری ادھری۔ جواب ندارد۔ بھی پھر آئیں زلفن۔ اے زلفن۔ آئیں! اب دہشت بڑھنے لگی بشیر الدولہ ہنسکر بولے اور جو جو یاد ہوں سب کے نام لے لیکے پکاریں میں نے وہ منتر پڑھ دیا ہے کہ اللہ چاہے تو ایک نہ بولے بیگم صاحب گھبرا کر اُٹھیں اور چٹ دروازہ بند کرکے کنڈی لگا دی تو بشیر الدولہ

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

دوسرے دروازے کی جانب جھپٹے لاکھ لاکھ بیگم صاحب نے کوشش کی کہ وہ دروازہ بھی بند ہو جائے مگر نہ بند ہو سکا نہ بند ہو سکا۔ بشیر الدولہ تڑ سے گھس پڑے۔

بشیر۔ اب فرمایئے بیگم صاحب۔ ای حضور ادھر

بیگم۔ (ہکا بکا) ای مغلانی یہاں آؤ جی۔

بشیر۔ حضور مین ہی مغلانی حاضر ہون حکم؟

بیگم۔ دیکھو نواب دق نہ کرو مین آدھی جان کی ہون کیون مجھے زہر کھلواؤ گے۔ مجھے معاف کرو۔

بشیر۔ انگرکھا اُتار کر۔ ارے یہان کوئی نہین ہے

بیگم۔ (ہاتھ جوڑکر) خدا کا واسطہ۔ نواب دق نہ کرو

بشیر۔ (اور آگے بڑھکر) تم یہ بکتی کیا ہو ہاے یہ کھجوری چوٹی ہاے اسنے مار ڈالا۔ لپک کر بوسہ لے لیا اور ذرا الگ کھڑے ہوے۔

بیگم۔ (روتی ہوئی قدمون پر سر رکھکر) نواب ارے خدا کو دیکھتا ہے مجھے اُسی کے رسول پاک کی قسم باہر جا۔

بشیر۔ کیون حجت کرتی ہو جانی۔ ع

بات کو تم بڑھا دیتا ہے گھٹاؤ
طول بھی ہے یہ مختصر بھی ہے

بیگم۔ (غصہ بھری ہوئی چتون سے) مین اپنی جان دے دونگی بس یہ سمجھے رہنا۔

بشیر۔ دیکھو میرے گال کیسے گورے گورے ہین تمھارے میان کیا حسن مین ہمارا مقابلہ کر سکتے ہین

بیگم۔ ہمکو وہی پسند ہین۔ تمھارے گورے گورے جائین بھاڑ مین اور چولھے مین جاؤ تم۔ سُن لیا۔

بشیر۔ (ٹوپی بھی پھینکدی) اب تم بیوقوفی کرتی ہو۔

بیگم نے نہایت ہی منت وسماجت سے رو رو کر اور عجب بیکسی اور بے بسی کا منھ بنا کر کہا مجھے چھوڑ دے اللہ تجھے اسکا اجر دیگا۔

بشیر الدولہ نے کہ شرم کا بھی چچا تھا اس بیچاری عفیفہ پاکدامن کی منت وسماجت ایک کی پروانہ کی جس بیکسی کے ساتھ اس بے بسی کی حالت مین انھون نے روتے ہوے ہاتھ جوڑ کر کہا تھا اگر سنگدل اور انتہا کے ظالم آدمی سے بھی کہتین تو اُسکو رقت آجاتی۔ مگر اس بیچاری کے منھ سے اتنی آواز آئی۔ یا علی مشکلکشا میری مدد کو آیئے معاً ایک چاقو تکیے کے پاس دیکھا جو کھلا ہوا تھا زور سے جو بھونکتی ہین تو نواب کی ران کے پار ہو گیا بشیر الدولہ لہولہان ہو کر بڑے غصے مین بھاگے اور کہا بیگم یاد رکھنا اسکا بدلا نہ لیا ہو تو کبھو نہین۔

انھون نے کہا کیا ہمارا خدا ہماری مدد نہ کریگا۔ اب آج سے خبردار کسی عصمت دار کو نہ چھیڑنا۔ دیکھو ہم شریف زادیان ایسی عفیفہ ہوتی ہین ہمارا نواب چاہے سو عورتین گھر ڈال لے کچھ پروا نہین مگر یہ نہین ممکن ہے کہ ہمپر کوئی ڈورے ڈالے اور ہم خاموش ہو رہین جاؤ عمر بھر یاد رکھنا۔

بشیر۔ اچھا بیگم دیکھو نو سہی۔

بیگم۔ لے بس اب جاؤ ہمارے گھر سے۔

بشیر۔ روؤ نہ عمر بھر تو سہی

بیگم۔ روئے ہمارا دشمن۔

بشیر۔ روتے نہ بن پڑے

بیگم۔ اُف۔ مار کے ہلکان ہو گئی

بشیر۔ لے اب ہوشیار رہنا۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

یہ کہکر بشیر الدولہ تو لنگڑاتے ہوے نیچے آگئے اور فوراً ڈاکٹر بلوایا۔ ٹانگ کو مضبوط کپڑے سے خوب کسکر باندھا اور تیل اور پانی سے خوب ہاتر کیا۔

مغلانی ساری کیفیت دروازے کی درار سے دیکھہ رہی تھی اُسکے ہوش اُڑ گئے کہا قہدا لشّالیسی ایسی پاکباز عورتین بھی ہوتی ہین۔ دروازہ کھولکر اندر آئی تو کہا۔ بی بی یہ پلنگڑی پر لہو کیسا ہی۔ کہا نواب بشیر الدولہ گنّا چھیل رہے تھے چاقو جُھنک گیا بلبلا رہے ہین بیچارے۔ ظاہر مین افسوس کیا مگر دل مین کہا خوب شد ایسے ملعونون کی یہی سزا ہی بلکہ اگر گلے پر چاقو چل جاتا تو اور بھی اچھا ہوتا لیکن پھر ڈری کہ کہین ایسا نہو کہ مین باندھی جاؤن تو بھی آبرو خاک مین ملجائے ادھر کی رہو نہ اُدھر کی۔ آبرو اور عصمت دار کی ہر طرح خرابی ہی۔

مغلانی نیچے گئی تو ڈاکٹر کو دیکھکر اُلٹے پاؤن بھاگی کہا وہان تو بہت سے لوگ جمع ہین اور سرکار بھی آگئے ہین اب بشیر الدولہ بھی سب سے یہی کہتے ہین کہ پونڈا چھیلتا تھا حالانکہ پونڈا کوئی ایک ہفتے سے گھر کے اندر نہین آیا تھا۔ بھونکتے تو بیگم صاحب نے چاقو بھونک دیا اب پچھتاتی تھین کہ یہ ہمنے کیا کیا لیکن یہ بھی سوچتی تھین کہ اسکے سوا چارہ ہی نہ تھا

قمرن پھر غائب ہوگئی

محمد عسکری اپنے عزیز اور دوست بشیر الدولہ کی مرہم پٹی مین ایسے مصروف ہوے کہ قمرن کو بھی بھول گئے۔ اور یہ خبر ہی نہین کہ حضرت ہی کی زوجۂ مقدسہ پر ہاتھ صاف کرنا چاہتے تھے۔ ان کرتوتون کی خبر ہی نہ تھی۔ جب ہر طرح سے انکو تشفی ہوگئی کہ زخم جلد اچھا ہو جائیگا۔ اندیشے کا مقام نہین ہی۔ تو منشی مہراج بلی کی طرف مخاطب ہوے۔ یار اُسدن بڑی نالائق حرکتین ہوئین۔ اگر ایسی ہی پارٹی اور ہوئی تو ایک آدھ کی جان پر بن آئیگی غضب خدا کا کس قدر پی ہی کہ سننے سے ہوش اُڑتے ہین۔ یار بُری مُنھ لگی ہی بغیر جان لیے نہ چھوڑیگی۔ خیر یہ بتاؤ کہ اب کیا ارادہ ہی۔ یہ بشیر الدولہ مردود کو سوجھی کیا۔

مہراج بلی نے کہا کچھ کھلواؤ تو پتہ لگاتے ہین۔ نواب نے قدمون پر ٹوپی رکھدی۔ یار از برائے خدا کچھ بندوبست کرو مین تمکو جو کہوگے کھلواؤنگا۔

بشیر۔ بھئی یہ کیا قدمون پر ٹوپیان رکھی جاتی ہین۔ منتین ہوتی ہین ہم بھی تو کچھ سنین صاحب۔ آخر یہ کیا معاملہ ہی۔

عسکری۔ آپ سے یہ باتین کہنے کی نہین ہین۔

مہراج۔ ہان! یہ سب حضور ہی کے تو کانٹے بوئے ہوے ہین۔ اور آپ ہی پوچھتے ہین۔

ب۔ ہمسے کہنے کی باتین نہین ہین تو کیا کفر کی باتین ہین۔

ع۔ تم بڑے نالائق ہو۔

ب۔ مہراج بلی۔ اُمیٹھ تو کان اسکے۔

مہراج۔ کیون بھئی اُمیٹھون۔ قمرن کو بلوایئے وہ اُمیٹھے

ع۔ ہان! ہان! کیا کہی ہی۔

ب۔ اُس مردار کا نام نہ لینا میرے سامنے۔

ع۔ خدا کرے ٹانگ سڑکے رہجائے۔ آمین۔

ب۔ چار کے کوسے بیل نہین مرتے۔

ع۔ ارے ظالم یہ تونے کیا کیا۔ واللہ غضب ہو گیا۔

ب۔ کیا کیا۔ اُن دونون چڑیلون کو ڈولی پر سوار کرکے نکلوا دیا اور گھر کے جو نوکر چاکر تھے اُ غلانی مغلانی اُنکا حساب کر دیا۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اور کہا کھڑے کھڑے نکلجاؤ نہین ہمین قبر بنا دونگا —
مہراج ۔ اور ہمین معلوم ہو کہ قمرن کہان ہین —
ب ۔ یار تمھین لوگ صحبت کے بیٹھنے والے خراب کرتے ہو
یہ سب تمھین لوگون کی خطا ہو —
مہراج ۔ تم پاگل ہو تمھین انسان کون کہتا ہو ۔ کیا خراب کیا کرتے ہین ۔ وہ رئیس کیا جسکے پاس معشوق نہو ۔ رئیسون کی شان یہی ہو —
ع ۔ سا آخر اگر ہماری بھی ایکسیہی جو ر رہا ہو تو پھر ہم مین اور غریب مفلس آدمیون مین فرق کیا ہو —
ب ۔ عقل کے ناخن لو ۔ واہ بس ریاست اسی مین ہگئی ہو کہ چوڑی والی کو گھر مین ڈال لے اور کبڑن کو عقد مین لائے اور ڈومنی کے نام جاگیر لکھ دے ۔ اہی سبحان اللہ کیا ریاست ہو ایسی ریاست پر تین حرف —
بشیر الدولہ کی طبیعت زخم لگنے اور خون نکلنے کے سبب سے بہت سُست تھی کروٹ پھیر کر لیٹے تو آنکھ لگ گئی —
اب مہراج بلی اور نواب محمد عسکری کو مسکوٹ کرنیکا خوب موقع ملا ۔ مہراج بلی نے کہا بھائی صاحب یہ شراب کی اب کسقدر کثرت ہوتی جاتی ہو کہ توبہ ہی بھلی ۔ اسدن واللہ دو ایک خون ہوگئے ہوتے اب نوابی تو ہو نہین کہ آج یہان تلوار چل گئی کل وہان خانہ جنگی ہو گئی ۔ کس ہیر سی کا زمانہ گیا ۔ اب اور ہی ہوا چل رہی ہو واردات کے احتمال پر حوالات ہو جاتی ہو خون اور قتل کا کیا ذکر ہو ۔ لاحول ولا قوۃ ۔ آپنے حسین علی کو مار ہی ڈالا ہوتا اور ایک آپ پر کیا فرض ہو سبکے سب بے کیف تھے ۔ ممن ہین کہ رات بھر مین چھ دفعہ بیہوش ہو گئے ۔ آغا صاحب دہشت پڑے ہین ۔ لاحول ولا قوۃ ۔ اب آپ دیکھیے کہ اگر آپ کی یہ کیفیت اس روز

نہ ہوئی ہوتی تو قمرن آپ کی بغل مین بیٹھی ہوتین —
محمد عسکری متحیر ہو کر بولے اسکے کیا معنی ۔ قمرن کا حال کیونکر معلوم ہو سکتا تھا ۔ مہراج بلی مسکرائے اچھا تمکو اس سے کیا مطلب ہو ۔ تم تو نشے مین بات بھول بھال جاتے ہو ۔ قمرن کو ہمنے صرف ڈھونڈھ ہی نہین نکالا بلکہ وہ بات کی ہو کہ تمام عمر احسان مند رہو گے ۔ جی دل لگی نہین ہو آپ ہین کس فکر مین وہ خود اپنے مُنھ سے قبول دین تو سہی —
محمد عسکری کی باچھین کھل گئین ۔ یار مہراج بلی مین تجھپر سے صدقے ہو جاؤن ۔ بتا تو یہ کیا اسرار ہو ۔ اور قمرن کہان ہین ۔ کہا قمرن تو یہان سے دور نہین ہین مگر انکی صندلی ساری پر ایک اور بھی لوٹا ہوے اور آپ کے رقیب بنے ہین —
پہلے تو محمد عسکری بہت خوش ہوے تھے کہ بی قمرن جان کا پتا لگا ۔ اب رقیب کا لفظ سنکر چکرائے ۔ یہ رقابت کی بُری سُنائی اُستاد ۔ اور وہ ہین کون صاحب جو رقیب بنے ہین ۔ ہین بھی رقابت کے قابل —
مہراج بلی نے کہا بھئی ہمنے صورت تو ان بزرگوار کی دیکھی نہین ہو ۔ مگر اُڑتی سی خبر پائی تھی کہ صندلی ساری پہنکر قمرن کھڑی تھین اور کوئی پڑوسی اُنپر ڈورے ڈالتا تھا
محمد عسکری جھلا اُٹھے ۔ آپ کی بھی وہ لغو حرکتین ہین کہ بس ۔ ارے صاحب آخر بتاتے کیون نہین ہو کہ قمرن ہین کہان ۔ اور آپ کو کیونکر ملین اور اب ہم جو ملنا چاہین تو کس تدبیر اور کس صورت سے مل سکتے ہین —
مہراج بلی نے کہا ہمارے ہمراہ چلیے چھٹنے وقت یہ دونون تنہا چلے ۔ خدمتگار کو بھی ساتھ نہ لیا ۔ جب بی ہمسائی لینے شہزادہ بیگم کے پھاٹک پر پہونچے تو نواب نے کہا ارے یار یہ تو پڑوس مین ہین

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

عبداللہ خان نے سلام کیا اور کہا حضور کسکی تلاش مین ہین۔ منشی مہراج بلی نے چپکے سے کہا میان ذرا ادھر آؤ۔ (آہستہ سے) وہ جو تمھارے ہان آکے ٹکی تھین صندلی ساری پہنے ہوے وہ کہان ہین اُنسے کہو کوئی آپ کے پاس آیا ہی۔ اسنے کہا حضور یہان تو ساری واری کوئی نہین پہنتا مین کس سے عرض کرون ہماری سرکار مین اور دو چار عورتین خدمت کے لیے ایک مین ہون۔ ایک چوکیدار ایک بہشتی صندلی ساری اور دھانی دھوتی والی یہان کہان۔

منشی مہراج بلی نے کہا اچھا تو تم کو اس حجت سے کیا سروکار ہی۔ تم جا کے شہزادہ بیگم سے اتنا کہدو کہ نواب محمد عسکری صاحب آئے ہین۔ اُسنے کہا بہت اچھا۔ کہنے کو کہے مین عرض کردون مگر بے سود اور بیفائدہ بات ہی۔ کوٹھے پر آیا بیگم صاحب تو یہ سب تقریر سُن رہی تھین۔ عبداللہ خان کو جواب دیکو بھیجا اُسنے پھر سلام کیا خاصدان دیا کہ حضور گلوری نوش فرمائین اور مہراج بلی کو ڈلی الایچی دی اور کہا حضور غلام جیسا بیگم صاحب کا نوکر ویسا سرکار کا۔ الیچی تو الیچی ہوتا ہی سرکار نے فرمایا ہی کہ آپکو جو کچھ دریافت کرنا ہو وہ کسی عورت کے ذریعے سے دریافت کیجیے۔ آپکے یہان آنے مین ہماری بدنامی ہی کاہے سے کہ ہم بھی جوان اور حضور بھی ماشاءاللہ سے جوان ہین۔ ہم بھی عزت آبرو دار ہین آپ بھی۔ اور جو بات آپ پوچھتے ہین اُنسے بیگم صاحب سے ملاقات نہین ہی۔ فرمایا کہ ہم نہین جانتے کہ وہ صندلی ساری والی کون ہین۔

مہراج۔ تم کچھ انعام ہمسے لے لو خان صاحب۔

عبداللہ۔ تو حضور جب کچھ حال معلوم بھی ہو۔

مہراج۔ صریح ہم تو اپنی آنکھ سے دیکھ گئے تھے۔

عبداللہ۔ خدا وند دھوکا ہوا ہوگا حضور کو شاید۔

مہراج۔ نہین صاحب دھوکا کیسا۔ دھوکا کسے کہتے ہین

عبداللہ۔ صندلی ساری ہماری سمجھ مین نہین آتی بات بالکل عقل کے خلاف ہی۔

مہراج۔ (مسکرا کر) تم سب سمجھتے ہو۔

عبداللہ۔ خیر پھر اسکا حال تو حضور اللہ جانتا ہی۔

مہراج۔ اچھا قسم کھاؤ گے ہمسے اُڑتے ہو۔

عبداللہ۔ اب آپ کو یقین ہی نہین آتا۔

جب یہان سے مایوس ہوے اور نواب کو لیکر ایک گلی مین گئے تو نواب صاحب نے کہا۔ یار یہ اس گلی مین منصوبہ کرنے آئے ہین کیا۔ بندے کے پاس صرف گھڑی ہی گھڑی ہی اور وہ بھی جرمن سلور چھوٹی چاندی کسکٹ۔ خیر مہراج بلی نے گلی مین آواز دی تو ایک آدمی سر ننگا اندر سے نکلا۔ جھک کے سلام کیا۔ تو مہراج بلی نے ڈانٹ کر کہا۔ ول تم کاہے واسطے دروغ بولنے مانگتا۔ وہ دروغ کا لفظ نہ سمجھا یہ پھر جھلا کے کہا اس روز جس عورت کو کدوا کے گھر سے بھگایا تھا وہ کہان گئی جلدی بتاؤ۔ سپاہی نے کہا حضور (حضور) وہ جو ن جھتے والا مکان ہے اُسمین گئی تھی اور پھر وہان سے دھوتی پہنکر ایک اور مکان مین گئی تھی اُس مکان کا پتا جو دیا تو بعینہ وہی جسمین شہزادہ بیگم رہتی تھین۔

مہراج۔ اُس مکان کے کسی نوکر کا نام یاد ہی۔

سپاہی۔ ہان حضور عبداللہ خان نام ہی۔

مہراج۔ (نواب سے) یار اُسنے نام مخفی رکھا نام کیا معنی کل حال پوشیدہ رکھا افسوس کا مقام ہی۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

نواب - یار پھر اب کیا تدبیر کی جائے قمرن ملکے پھر غائب ہوگئین - ہائے اب کیا کرون -

مہراج - مجھے اُسی شب کو بلوایا تھا کدرا کے ہان تھی اس طرح پر اسکو ڈٹتی تھی کہ مین کیا کہون - اور اُس مردود کدرا نے مجھے اتنا بھی نہ پوچھا کہ آپ کون ہین اور کیون آئے ہین خود آنکے لیگیا - مین نے چار سپاہی تعینات کیے وہ راتون رات نکال لائے - تم بکمبخت کو تلاش کیا کہین پتا نہ ملا اب پھر ڈھونڈھنا پڑا -

نواب - یار تمہارے احسان اور عنایت اور محبت کا شکریہ ادا کرتا ہون مگر اپنی قسمت کو کیا کرون اور کہان لیجا کے پھوڑدن - اب کسقدر مصیبت پڑگئی ہے کہ ہائے ہائے -

یہ باتین کرتے ہوے گھر پر آئے - منشی مہراج علی صاحب رخصت ہوے اور وعدہ کر گئے کہ ضرور ضرور پتا لگاؤنگا مگر یار یہ اور بھی بُری ہوئی -

نواب محمد عسکری کے دل کا عجب حال ہوا - ادھر تو سرور اور نشے کے سبب سے اسقدر ہوش نہ تھا کہ قمرن یاد آئین اور جب نشہ اُترا تو سُستی اور کاہلی اور شدت صفرا اور شدت تشنگی اور اضمحلال طبع کے سبب سے قمرن کی جُدائی کا چندان خیال نہ تھا اب جو ذرا طبیعت ٹھیک ہوئی تو قمرن یاد آئین مصاحبون مین اس وقت صرف ممن ہی ممن تھے کہا بھئی حسین علی تو ہمارا ہے تم اتنا احسان کرو کہ قمرن کے میکے جاؤ اور اُسکی مان سے دریافت کرو - نازو اگر ہون تو اُنسے پوچھو اور تشفی دو کہ پھر وہی کارخانہ جما جاتا ہے - اور بیس مکان کوٹھیان بنگلے موجود ہین -

ممن وہان گئے تو چنو کی جورو نے کوٹھے پر بلوا لیا آؤ آؤ بیٹا نواب کا مزاج کیسا ہے دیکھو کیسا بنا بنایا گھر غارت ہوگیا ممن نے کہا سرکار نے بھیجا ہے کہ جا کے دریافت کرو کہ قمرن کا کچھ پتا لگا یا نہین - چنو کی جورو نے نازو کو کہ غافل سو رہی تھی جگا دیا - اور شب کا وقت تو تھا ہی - ممن کے ساتھ شہزادہ بیگم کے ہان بھیجا اور کہلا بھیجا کہ جہان نواب صاحب تجویز کرین وہان چلی جانا کہ کوئی کانون کان خبر نہ ہو اور مطلب کا مطلب حاصل ہو جائے -

نازو شہزادہ بیگم کے ہان گئین اور ممن کو دروازے پر بٹھایا اندر گئین تو اُنھون نے پوچھا واہ آج دو بجے دن کے آنے کا قمرن وعدہ کر گئی تھین اب تک آتی ہین -

نازو - کیا قمرن ا قمرن ہین کہان -

شہزادہ - مین کہان ! وہ تو کل شام ہی کو چلدی تھین کیا وہان نہین گئین -

نازو - ہنستی ہو بہن تم -

شہزادہ - نہین اللہ جانتا ہے ہنستے نہین -

نازو - تمھارے خون کی قسم بہن قمرن ہمارے یہان نہین ہے

شہزادہ - تو یہ گئی کہان ہین -

نازو نے بے اختیار رونا شروع کیا - پوچھا یہ آخر بہن کچھ بتا سکتی ہو کہ کہان گئین -

شہزادہ - اللہ جانتا ہے ہمین ذری بھی نہین معلوم -

نازو بیقرار ہو کر نیچے اُتری اور ممن سے یہ سرگذشت بیان کی ممن کو بھی افسوس ہوا اور شہزادہ بیگم سخت ملول کہ نیکی برباد گنہ لازم - وہی مثل صادق آئی - ہمنے تو ٹکا یا جگہ دی اور اُلٹی آنتین گلے پڑین -

شہزادہ - لینے کے دینے پڑے -

نازو - نہین بہن ہم تمکو تھوڑا ہی کہتے ہین -

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

شہزادہ - ہم تو بن جیسے چور بنگئے -

نازو - مگر یہ ہوا کیا - یا سکے جاتی یا نواب کے یہان یا سسرال کدر ا بھی ابھی سر پٹک کے گیا ہی - ممن ابھی آئے اور یہان بھی ندارد - تمہارے ہان سے جب گئی تھین تو کس سواری پر -

شہزادہ - ڈولی پر -

نازو - اکیلی تھین ؟ -

شہزادہ - نہین ایک عورت ساتھ تھی - اُسی نے آنکے کہا کہ امی جان نے تمھاری تھین ذری بلایا ہی اور اُسی سے کل سے سانٹھ گانٹھ بھی ہوتی تھی مین اسکی گفتگو اور آنکھین مٹکانے ہی سے تاڑ گئی تھی کہ یہ بس کی گانٹھ ہی - اور بھلا سا نام ہی بھولی جاتی ہون اسوقت کئی دفعہ وہ آئی اور تمرن کے حسن اور جوبن اور کمسنی کی تعریف کی اور دیر تک بیٹھی رہی - ایک دفعہ ہمکو دیکھکر اُلٹے پانٔون بھاگ گئی تھی - جو اگر ہمین یہ معلوم ہوتا تو ہم آنے ہی کا ہے کو دیتے - کیا جانے کیا اُسمین گفتگو ہوئی اور شاید نواب محمد عسکری ہی کے پھیر مین گئی ہو -

نازو - اے نہین بہن وہان ہوتی تو ہمکو نہ بلواتی اور ممن کا ہے کو دوڑے ہوے آتے - وہان جاتی تو پھر کیا تھا - گھی کے چراغ نہ جلتے - اللہ کرے نواب کے یہان چلی جاٰئین یہ تو عین آرزو ہی - از ین چہ بہتر - مگر کیا جاٰئین ہمارا ستارہ کس گردش مین ہی آج کل کہ ذرہ چین نہین لینے دیتا - ایک نئے ایک بات ایسی پیدا ہو جاتی ہی کہ بس توبہ ہی بھلی - امی جان الگ گھر مین بیتاب او ربیقرار ہو رہی ہین - اور ہم الگ تڑپتے ہین -

راوی - ابکی یہ بیڈھب ہوئی نہ کدرا کے ہان نہ چینو کی جورو کے گھر مین نہ شہزادہ بیگم کے پاس - ادھر نواب تڑپ رہے ہین - اُدھر چینو کی جورو بدحواس ہی - ماتم پڑا ہوا ہی کہ عمر بھر کی روٹیان گئین - شہزادہ بیگم کو یہ خفت ہی کہ میرے مکان سے گم ہو گئین - نازو روتی ہی کہ اب وہ چین کہان ممن کو یہ رنج کہ سرکار کی دو گھڑی کی دل لگی گئی -

نازو نے ممن سے کہا کہ جا کے نواب کو بلا لاؤ کہو مسکوٹ کرینگے - شہزادہ بیگم نے ہاتھ جوڑے بہن ہمارے مکان پر جو یہ بھیڑ ہو گی تو ہماری بدنامی ہوگی گھر ہی تمھارا مگر ہم اپنی رسوائی کو ڈرتے ہین - آبرو بڑی شئی ہی - آبرو جا کے پھر ہاتھ نہین آسکتی -

نازو نے سمجھایا کہ بہن اندھیاری رات ہی کون دیکھتا ہی دستی نہ روشن کرینگے چپکے سے چھپ کے چلے آئینگے اسمین کون حرج کی بات ہی -

شہزادہ بیگم ایک باوضع اور ذی مروت عورت تھین کہا جو تمھاری یہی مرضی ہی تو خیر - کیا مضائقہ - مگر ہم اُنکے سامنے ہرگز نہ ہونگے -

نازو مُسکرانے لگی - اوئی تم اُنکے سامنے نہو گی گڑ کھاٰئے گلگلون کا پرہیز - پچاس دفعہ تو وہ دیکھ چکے ہین اب پردہ کرنے چلی ہین - ستر چوہے کھا کے بلی حج کو چلی -

شکر ایزد کہ میان من و او صلح فتاد
حوریان رقص کنان ساغر و پیمانہ زدند

بی مغلانی کون ہی - اے بی کچھ منھ سے بولو سر سے کھیلو - اے تو مسکرا رہی ہین اور بات کا جواب نہین دیتین مغلانی نے مُسکرا کر جواب دیا سرکار خود آنکے ذری تکلیف کرکے دیکھین میری سمجھ مین تو ایسا آتا ہی کہ جیسے رات کو آفتاب نکل آیا

نواب نادر جہان بیگم چھم چھم کرتی ہوئی آگے بڑھین اخاہ ،

اے بی مغلانی یہ کون مردوا ہو بیٹیون مین گھس آیا

صاحب ہم پردہ نشین عورتین ہین اتنے مین نواب محمد عسکری صاحب بہادر صولت جنگ کھٹ کھٹ کرتے ہوے آنکے پلنگڑی پر بیٹھے فرمایا خدا گواہ ہی بیگم مجھے اسقدر کا ملال تھا جسے کہ بیان سے باہر غضب خدا کا ایک مہینا کھلکے گیئین اور اتنے دن جا کے کان مین تیل ڈال کے بیٹھ رہین۔ میٹا برج ایسا بھایا کہ نکلنے کو جی ہی نہین چاہتا تھا۔

بیگم صاحب بھری ہوئی تو تھین ہی۔ بہت ہی بگڑ کر کہا بس بس میری زبان نہ کھلوانا۔ بس کہدیا ہی ہان مین بھری ہوئی بیٹھی ہون اس وقت جلی بھُنی مجھے چھیڑا اور بس مین آپے سے باہر ہو جاؤنگی۔ ایک تو جلاؤ اور اوپر سے غرائیۓ شرماؤ نہ شرمانے دو مین سب سُن چکی ہون اور سنا کیا معنی اپنی آنکھون دیکھ چکی ہون۔ چار آنکھین کرتے ہوے شرم نہین آتی ہی تمکو بڑے غیرت دار ہو واہ۔ اللہ کی قسم جتنی ہمکو تمھاری محبت ہی اُتنی تمکو ہماری محبت نہین ہی۔ اور اتنی کیا معنی اُسکی چوتھائی محبت بھی تو نہین ہی اور ہمکو جو محبت ہی اُسکا حال ہم جانتے ہین۔

یا ہمارا دل یا ہمارا خدا خوب جانتا ہی

منہ دھو کے بڑی روٹی کھاؤ مرا کہنا اگر باور نہین ہی

نواب صاحب نے جو دیکھا کہ یہ اس وقت بہت ہی تیز اور گرم ہو رہی ہین تو انکو ٹھنڈا کرنا شروع کیا سنو بیگم آتے ہی نہین برس پڑتے مین ٹھنڈی کرکے کھانا اچھا ہوتا ہی گرما گرم کھانے سے منھ جل جاتا ہی شکایت تو تمکو کرنی چاہیے نہ کہ اُلٹی تم شکایت کرو۔ بڑی استاد ہو واللہ اچھا خیر اب اس جھگڑے کے ورلے ہی کو پھونک دو پیار کی باتین کرو لڑائی جھگڑا انقط۔

بیگم تنک کر بولین جھگڑے لڑائی سے ہم بہو بیٹیون کو کیا مطلب۔ کھانے بھر کو دیے جاؤ اپنے اللہ کے آسرے پر بیٹھے رہینگے۔ یہ جھگڑا اور لڑائی اور لگائی بجھائی تو اُن موئی بالزادیون کا کام جو پیال کے کٹھے پر لیٹتے لیٹتے عرش پر پہونچ جاتی ہین جنکے لیے یہ عروج ہی کہ بیاہتا خصم نگوڑے کو دھتا بتائین اور پرائے مردون کو تکتی پھرین جو ہمارے فرش کے پائین بیٹھنے والی ہون وہ ہماری برابری کرین تو ہم جل بھُن کے خاک ہون یا نہ ہون۔ اب تم خبردار خبردار ہمین ہاتھ نہ لگانا اب منہارون کی برادری مین جا کے بیٹھو (اس جملے پر بیگم صاحب ہنسی ضبط نکر سکین ذرا یون ہی سی ہنسی لب پر آگئی) نواب بہت ہی جھینپے۔ مغلانی گردن پھیر کے مسکرانے لگی۔

بیگم صاحب نے بڑی شوخی کے ساتھ کہا ہمنے سنا پانی کے عوض اب آپ بھی آب خاصہ کہتی تھین۔ مین سنتی تو منہ جھلس دیتی موئی کا۔ چنو کی چھوکری اور آب خاصہ ع

چھچھوندر لگائے چمپیلی کا تیل

یہ دونون بہنین جب آتی تھین تو اکڑ دون بیٹھتی تھین اب بی قمر النسا بیگم اور بی نازو جان صاحب ہوئین۔

نواب صاحب نے چھیڑنے کے لیے کہا۔ اخاہ ارے یہ نازو اور قمرن کا ذکر ہی وہ دو چھوکریان کالی کالی سی۔

بیگم صاحب بہت ہی جھلائین۔ کہا نواب اگر اسوقت تمنے دل لگی کی یا ہنسی کی کوئی بات کہی تو اللہ کو گواہ کرکے کہتی ہون کہ مین کوٹھے پر سے پھاند پڑونگی نواب صاحب نے کہا ارے کہین ایسا غضب بھی نہ کرنا بیگم اچھا اب اس بات کو جانے ہی دو۔ مگر ہمنے تو اُن موئی چوڑی والیون کی ہجو کی تھی کہ کالی کالی ہین۔

بیگم صاحب بولیں چلو بس اب خاموش ہی رہو اور جلاتے ہو ہمکو وہ گوری چٹی ہوئیں تو کیا۔ موئی نالزاویان ستر خصمی۔ ایسے گورے پنے پر بھی تین حرف۔ زوفت ہی ایسے حسن پر خدا اس چڑیل کو غارت کرے جو بیری سوت بنی ہی اڑھائی گھڑی کی موت آئے موئی کو۔

مغلانی۔ ای حضور اب کچھ اور باتیں کیجیئے۔

نواب۔ غصے کو تھوک دو بیگم صاحب تمھیں قسم ہی۔

اب بیگم صاحب بھی ذرا دھیری ہوئیں کہا کیون نواب افسوس تو بڑا ہوا ہوگا دشمنون کو تمھارے کہ یہ بلا کہان سے نازل ہوگئی مگر کیا کرو نواب بشیر الدولہ کی دوستی کا لحاظ آگیا نواب صاحب نے کہا بشیر الدولہ کی حماقت دیکھیئے آپ ران پر پونڈا رکھکر چھیلنے لگے۔ بس چاقو پیر گیا۔

بیگم صاحب کے چہرے کا رنگ اس بیان سے کسی قدر متغیر ہوگیا اور اسکی وجہ سے ناظرین کتاب خود ہی واقف ہین اسکا بیگم صاحب نے کچھ جواب نہ دیا اگر نواب صاحب ذرا بھی قیافہ شناس ہوتے یا انسان کی خلقت سے انکو کچھ بھی واقفیت ہوتی تو معاً سمجھ جاتے کہ کچھ دال مین کالا کالا ضرور ہی مگر وہان سمجھ سے کیا سروکار۔

نواب۔ ہم تڑپتے تھے تمھارے بغیر بیگم واللہ۔

بیگم۔ ای ہی کیسا کچھ راتون کو نیند نہین آتی تھی۔ ہین نے سُنا دشمن بیمار ہوگئے تھے۔

نواب۔ تمسے یہ تپے کی بات کہی کسنے

بیگم۔ ہائین۔

بیگم۔ ہمسے؟ قمرن کی انا۔ اُس بوڑھی چوڑی والی نے اور کس نے۔

نواب۔ اُس بوڑھی چوڑی والی کو صدقے کیا تم سے۔

بیگم۔ اور اُسکی دونون چھوکریون کو وہ جو کالی کالی ہین۔ (مسکراکر) خدا غارت کرے انکے کنبے کو۔ الٰہی قمرن جوان مرے

نواب۔ کیون اپنی زبان سے کسی کو بُرا کہو بیگم۔

بیگم۔ اللہ کرے مرین دونون آج کے دسوین دن۔

مغلانی۔ (ہنسکر) ای بڑی مہلت دے دی سرکار۔

بیگم۔ نواب کی خاطر سے یہ انکو چاہتے ہین تا بہشت سیدھی دوزخ کو جائین گی وہ دونون۔ اور وہ موئی دقاقہ ڈھڈھو بھی۔ نیک بیبیان حضرت شبیر کے روضے کی سیر کرینگی۔ ان دونون کا حشر کافرنیون کے ساتھ ہوگا۔

نواب (ہنسکر) اب تباؤ تمنے چھیڑ کی کہ ہمنے۔ سچ سچ کہنا۔

بیگم۔ تمنے کالی کالی کہکے اور آگ لگا دی۔

نواب۔ تو کیا کالی کالی ہین یا نہین ہین۔

بیگم۔ پڑین چولھے کی جڑ مین۔

الغرض نواب اور بیگم مین دو دو چونچین ہوگیئن مگر رُک لیے گئے۔ گتھنے کی نوبت نہین آئی۔ نواب کو یہ خوشی تھی کہ بیگم خفا نہین ہوئین۔ اور بیگم کو یہ خوشی کہ نواب صاحب بن بلائے آئے۔

بیگم صاحب چاہتی تھین کہ تخلیہ ہوجائے تاکہ باتون باتون مین نواب کا دل ٹٹولین کہ اب بھی قمرن کی چاہ باقی ہی یا نہین۔ مغلانی سے انھون نے گھُرک کے کہا یہ کیا آنا جانا لگایا ہی ای واہ ادھر سے اُدھر اُدھر سے ادھر آخر یہان کیا کام ہی اس وقت خواہی نخواہی آنے جانے سے کیا مطلب بڑی بیہودہ ہو۔

مغلانی تو بقول شخصے گرگ باران دیدہ تھی ہی۔ فوراً سمجھ گئی نیچے اُتر کر مہریون اور خواصون اور پیشخدمتون

سب کو پٹی پڑھادی کہ اب اوپر نہ جاؤ نواب صاحب بیٹھے ہین اگر یاد کرین یا بیگم صاحب بلوائین تو خیر مضائقہ نہین اب نواب صاحب اور بیگم صاحب کی گفتگو سنیے۔

نواب۔ اب ایسی خطا نہ ہوگی۔ بیگم اب توبہ کی جان من ہے ہے۔ واللہ پھر اگر ایسا قصور ہو تو جو چور کی سزا وہ میری سزا۔

بیگم۔ یہ سب پھسلانے کی باتین ہین نواب۔

نواب۔ قرآن اٹھاؤن تب تو مانوگی بیگم۔

بیگم۔ تم تماشبینون کی بات کا یقین کون مانے۔

نواب۔ خدا گواہ ہے کہ اب سب باتین چھوڑ دین۔

بیگم۔ ہان ہان۔ کیون نہین تمنے کہا اور ہمنے مانا۔

نواب۔ اب نے اعتباری اور بدگمانی کو تو کوئی کیا کرے مگر سچ کہتا ہون بیگم کہ تم پر جان جاتی ہے اچھا یہ بتاؤ کہ تم ٹھیابرج مین اتنے دن کیون بیٹھ رہین ہمین رنج ہو یا نہ ہو کتنے دن کا وعدہ کرکے گئی تھین اور اب کتنے دن ہوگئے جو تمکو ہماری الفت اور محبت ہوتی تو تم ایسا کرتین بھلا۔ کبھی نہین کرتین۔

بیگم۔ لے اب خدا کے لیے لڑائی کی باتین نہ کرو بس اب خاموش ہی رہو تو بہتر ہے۔ اس نگوڑی جوڑی والی پر ریجھے تھے۔ شرماؤ ذری۔ ابھی کیا ہے ابھی تم تو مہترانی اور چماری تک پر ریجھوگے جیسی روح ویسے فرشتے۔ بڑے افسوس کا مقام ہے۔

نواب۔ بیگم دیکھو برسون کے بعد تمھین پایا ہے اور بڑی بڑی منتون کے بعد آج ہمنے یہ دن دیکھا کہ تم اور ہم اغل بغل بیٹھے ہین۔ اور تم بے وجہ بے سبب لڑتی اور جھگڑا کرتی ہو خدا کے لیے ہمپر رحم کرو۔ اچھا ایک کام کرو آج رات کو تو پیار اور ہنسی خوشی کی باتین کرو۔ کل شکایت کرلینا۔ مگر خدا نے چاہا تو یہ موقع ہی ہم نہ دینگے کہ تمکو شکایت کرنی پڑے کیا مجال۔ شکایت کیسی ہم تمکو سمجھا دینگے کہ یہ کیا معاملہ تھا۔

بیگم۔ اپنے مطلب کے کیا ہوشیار ہین۔ چلو بس الگ ہٹو تم جاکے مہتارون مین بیٹھو۔ اے ذری تو شرماؤ مہتارن سے ملکے تم سب مین بدو ہوے۔ اور اب بھی باز نہین آتے ہو تمھین کیا ہو گیا ہے۔ نواب۔ ہاے مجھ بدبختی کی قسمت پھوٹ گئی اور خاتون جنت کی قسم ٹھیا برج مین جو مین رہی نا اتنے دن تو مجھے تمھاری جدائی اسقدر کھلی ہے کہ میرا اللہ ہی جانتا ہے۔

نواب کے منھ سے بیساختہ نکل گیا۔ مگر ایک بات تو ضرور کہینگے بیگم۔ تمھاری محبت مین شک نہین بلکہ محبت ہی نہین۔ تمکو ہمسے ایک قسم کا عشق ہے۔ مگر قہر ان بھی پری ہے پری عجب صورت پائی ہے۔

اٹھتی کونپل ہے جوانی کا بنا ہے انداز
چودھوان سال ابھی نام خدا ہے آغاز
گل سے گالون پہ نہین پھولا سماتا ہے ناز
چشم بد دور رہے نام خدا خوش آواز
ایسی بوسہ نگہنے کا کیون نہ مین ارمان کرون
سیب جنت کا بھی اس ٹھوڑی پہ قربان کرون

مگر تمھارے حسن کے مقابل مین کیا حقیقت ہے اسکی تم بدرجہا اس سے اچھی ہو۔

بیگم صاحب سمجھ گئین کہ اس گلبدن مہروش چھوکری پر نواب کی جان جاتی ہے مگر یہی ہزار غنیمت ہے کہ میرا اسقدر تو خیال ہے کہ بن بلائے چلے آئے اور اسکی تعریف بھی کرتے ہین تو دبی زبان سے۔ گو دل مین

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

بہت ہی بُرا مانین - مگر فہمیدہ سمجھ دار عاقبت اندیش
تھین شربت کے گھونٹ کی طرح پی گئین اور اُف تک
نہ کی ایسی نیک بیبیان بھی کم ہین - اللہ رے خیال
عصمت اور نواب پر تو واقعی اُنکی جان جاتی تھی - مگر
اُنکی یہ کیفیت تھی کہ اورون پر ڈورے ڈالتے
پھرتے تھے -

نواب - بیگم تم اس وقت شاید خفا ہو گئین -

بیگم - اوئی خفگی کی کون بات ہی بھلا -

نواب - نہین تمھارے بشرے سے پایا جاتا ہی
واللہ - تم اس وقت خفا ہو گئین -

بیگم - ہم ایک پر عاشق ہوے ہین نواب - ایسا
خوبصورت جوان ہی کہ دیکھو تو غش غش کرجاؤ - ہاے مین تو
اُسکی بانکی ادا پر عاشق ہو گئی -

نواب - (ذرا سنبھلکر) کیا - (بہت بڑھاکر) -

بیگم - ہمکو ایک شخص کا عشق ہوا ہی آج کل -

نواب - عشق! تمکو؟ کسکا عشق!!!

بیگم - کاہے کو بتائین - واہ - ہونھہ - !!!

نواب - (گھبراکر) آخر ہم بھی تو سنین -

بیگم - بتانے کی بات نہین ہی - تم تو پیچھے پڑ گئے
میرے منھ سے ناحق نکل گیا -

نواب - اچھا سُن تو لین سننے مین کیا حرج ہی -
بتاؤ کس پر عاشق ہوئی ہو -

بیگم - ہم ایک چوڑی والی کے چھوکرے پر عاشق
ہوے ہین - ہاے کیا صورت پائی ہی -

نواب - (شرماکر) بڑی ایک ہو تم -

بیگم - تمھارا اجارہ ہی - تمکو ہمارا خوف نہین
تو ہمکو تمھارا خوف کیون ہونے لگا - بھلا -

نواب اور بیگم مین یہ نوک جھونک ہو رہی تھی
کہ نواب عفت آرا بیگم آ گئین - آخاہ عسکری دولھا ہین
یہ آج کدھر سے چاند نکلا - یہ کہان بھول پڑے آنکھین
ترس گئین دیکھنے کو تمنے سب کی محبت چھوڑ دی ہی -
بھیّا نے کئی دفعہ تمکو یاد کیا مگر تمھارا تو پتا ہی نہین
لگتا کہ رہتے کہان ہو ایسی بیمروتی اور طوطے چشمی
بھی نہ چاہیے - دروازے پر سے ہمارے جاتے تھے
مگر یہ توفیق کبھی نہ ہوئی کہ ذرا جھانک تو لین خیر صلاح
تو دریافت کر لین - ملنے کی تو قسم کھالی ہی انھون نے
ذرا اُنکو ہماری محبت نہین رہی ہی - افسوس -
محمد عسکری کسیقدر شرمائے - کہا ہین خدا گواہ
ہی طبیعت گرمی کے سبب سے بڑی پریشان تھی
ورنہ ضرور آتا -

عفت آرا بیگم نے کہا ای تو کبھی خیر صلاح کو آدمی ہی
بھیجا ہوتا - کسی مہری سے کہا ہوتا کہ جیتے مرنے کی
خبر لواؤ جاکے اور نہین تو کسی چوڑی والی کو بھیجا ہوتا -
اسپر بیگم صاحب اور مغلانی نے قہقہہ لگایا
اور نواب صاحب سخت پشیمان ہوے -

اب سنیے کہ نواب صاحب نے بیگم کی
بڑی خوشامد کی اور کئی بار شرعی قسمین کھائین کہ اب
ہرگز ہرگز کسی سے دل نہ ملائینگے - بیگم کو گو اُنکے اس
اقرار کا مطلق یقین نہ تھا مگر ہان مین ہان ملائی جاتی
تھین کہ چلو اب تک تو جو کچھ ہوا وہ ہوا - اب
آیندہ سے توبہ کر لو - مگر جب اُس موئی
پھر اُن چھڈو کی چاہت چھپا چھوڑے نا - اسوقت تو نہین
سبھے باتین بناتے ہو - جہان وہ یاد آئی بس سب بھول
جاؤ گے - نواب صاحب نے کہا کیا مجال بھول جانا کیا معنی

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ہم ایسے نہیں ہین۔ وہ بھول جانے والے کوئی اور ہی ہوتے ہونگے۔ اچھا مہریون کو حکم دو کہ پلنگڑی اوپر مہتابی پر لیجائین اُسکی دیوارین اونچی ہین۔ بیگم صاحب نے مہریون کو بلا کر حکم دیا کہ اُس مہتابی پر خوب پانی چھڑکو اور فرش بچھاؤ۔ اور یہ پلنگڑی لیجاؤ اور دو جھجریان رکھدو اور برف اور کیوڑا دونون جھجریون مین ڈالدو اور پنکھے والی کو بلاؤ وہان پنکھا لٹک رہا ہے جب سب سامان لیس ہو گیا تو نواب صاحب مہتابی پر جاکے بیٹھے اور تھوڑی دیر کے بعد بیگم صاحب بھی تشریف لیگئین

دوسرے روز دو پہر کو بیگم صاحب کے گوئندون نے پھر اُنسے آکے کچھ کہا اور نواب صاحب کی طلبی محلسرا مین ہوئی۔ گئے تو دیکھا کہ بیگم صاحب مُنھ بنائے ہوئے بہت ہی خفا بیٹھی ہوئی ہین۔ پوچھا کیا خدا نخواستہ کچھ طبیعت علیل ہے کہا بس اب ہمسے نہ بولو۔ اسی سے جاکے بولو۔ مردار سے جسکے لیے ٹھنڈی سانسین بھر رہے تھے۔

نواب۔ ارے! بگڑ گیئن!!!

بیگم۔ تمکو تو اُسکے بغیر چین ہی نہ آئیگا۔

نواب۔ آخر یہ تمسے کہا کسنے۔

بیگم۔ میرے سامنے ٹھنڈی سانسین بھرین تمنے اور اوپر سے باتین بناتے ہو۔ ذرا تو شرماؤ۔

نواب۔ تم تو ہوا سے لڑتی ہو بیگم۔

بیگم۔ میرے کلیجے مین اُسوقت ٹھنڈک پڑے جب مین سنون کہ اُسکی کھاٹ مچچاتی ہوئی نکلی۔

نواب۔ کیون کسی کو کوستی ہو بیگم۔ اس سے کیا فائدہ

بیگم۔ مین کوس کوس کے کھا جاؤنگی۔

نواب۔ اچھا کوسو۔ مہری ذرا سا پانی لادو بیگم کو۔

بیگم۔ ہمارے ساتھ مٹیا برج چلے چلو۔

نواب۔ لکھنؤ کو چھوڑ کر تو بہشت جانے کی بھی اگون نہین ہے لکھنؤ ہو اور دنیا ہو۔

بیگم۔ لکھنؤ موے مین رکھا کیا ہے۔

نواب۔ اپنا شہر تو ہے۔

بیگم۔ پھر ایسے شہر کو لیکر کوئی چاٹے۔

نواب۔ اچھا چلو نینی تال چلین۔

بیگم۔ چلو اللہ جانتا ہے چلو۔ واہ نیکی اور پوچھ پوچھ جہان اپنا ہو وہان چلو۔ مگر اس شہر کو چھوڑو کچھ دن کے لیے۔ یہان تمھاری آوارگی بڑھتی جائیگی اور تم خراب ہوتے جاؤگے اور یہ موے ورگو ساتھ کے بیٹھنے والے اور بھی تمکو چلیمہ دیتے ہین تمنے اپنے کو کیا سے کیا کر دیا کہین موئی قمرن ہے اور کہین نگوڑی نازو۔ اگر تھوڑے دن اور اسی طرح رہے تو خدا ہی مالک ہے اور آج ہمنے یہ سُنا کہ تم کالا پانی بھی پینے لگے ہو۔ اللہ جانتا ہے یہ بڑی بُری بات ہے۔ سب مین بدنام ہو جاؤگے اور کوئی تمکو اپنا حقہ تک پینے کو نہ دیگا۔ نواب بڑے شرم کی بات ہے۔

نواب۔ بالکل جھوٹ ہے یہ کسنے کہا تمسے۔ ہمارا سامنا کراؤ۔ ورنہ ہم بگڑ جائینگے۔

بیگم۔ اللہ قسم تم تو آنکھون مین گھر کرتے ہو ذرا تو شرماؤ۔

نواب۔ افسوس۔

نواب۔ یہ باتین ہمکو پسند نہین آتین۔ جھوٹے سے میرے تن بدن مین آگ لگ جاتی ہے۔

بیگم۔ اللہ قسم ذرا سچ کہنا۔

نواب۔ آخر یہ تمسے کہا کسنے۔ وہ کونسا میرا دشمن یہان ہے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

جو ہر وقت میری طرف سے تمکو بھڑکایا کرتا ہو اور جھوٹ سچ باتین کہتا ہو۔ مین ایسے آدمی کا اپنے یہان رہنا پسند نہین کرتا تم بتا تو دو کہ تمسے کسنے کہا۔

بیگم۔ لے ذرا سنبھلو سنبھلو۔ بات باتین نہ بناؤ۔ پھر جو ہمکو غصہ آجائیگا تو ساری شیخی کرکری ہو جائیگی ایک تو چوری دوسرے سینہ زوری۔

نواب۔ بیگم خدا کے لیے اب وہ باتین کرو کہ ہمارا دل بہلے ایسی باتون سے ملال ہوتا ہو۔

بیگم۔ یہ کیون دشمنون کو کیا سودا ہو گیا ہو جو دل بہلنے کی باتین کرون۔ نواب تمکو اُس کمبخت کا عشق نہ چھوڑیگا خدا اُسکو غارت کرے۔

نواب۔ (آہ سرد بھر کر) افسوس۔ ہائے کیا کرون۔

بیگم۔ لے میرے سامنے تو یہ ٹھنڈی سانسین بھرو نہین سیدھی طرح بیٹھنا ہو تو بیٹھو۔ نہین تو باہر جا کے اُن موذی کاٹون مین دل بہلاؤ جنھون نے تمکو ابھار ابھار کے ان دہاڑون کو پہونچایا۔

نواب۔ اچھا بیگم تم ہی باتین سُنا لو جو جی مین آئے کہہ لو۔

محمد عسکری کی بیتابی

کچھ روز تو نواب ہلال رکاب بفحوائے دنیا بامید قائم چندان پریشان نہین رہے مگر جب اُنکو مایوسی ہو گئی کہ اب بی قمرن نہ ملینگی تو واقعی انتہا سے زیادہ قلق ہوا یہ کیفیت ہو گئی کہ کھانا پینا حرام باہر باورچیخانے مین خاص پُر عمدہ عمدہ کھانے پکاتے ہین اور اندر سے بھی کھانا آتا ہو۔ مگر اُنکو بھوک نہین مصاحب ورفقا زبردستی سے چکھتے ہین بیگم صاحب بار بار بلواتی ہین اور سمجھاتی ہین

کہ نواب یہ تمکو کیا ہو گیا ہو۔ مگر بے سود۔ گو بیگم صاحب کے پاس بیٹھنے سے اک ذرا تشفی ہوتی تھی لیکن قمرن کا غم جگر مارے ڈالتا تھا۔

اب سنیے کہ مصاحبون کو لوٹنے کا اچھا موقع ہاتھ آگیا میان ممن نے آنکے کہا حضور ایک عورت کلان کوٹھی مین رہتی ہو واللہ اس شہر کا قطب ہو مجذوبہ ہو۔ اور کوئی تیئیس برس کا سن ہوگا۔ پہلے ہندنی تھی اب اُسکا کوئی مذہب نہین ہو مگر جو کہتی ہو وہی ہوتا ہو۔ اُسکی بات ٹل نہین سکتی مین نے ہزارون بار تجربہ کیا ہو اور اللہ کی عنایت سے کبھی میرا تجربہ ہیٹا نہین پڑا۔ حضور ایک دفعہ مین اپنی نانی کو لیکر اُس عورت کے پاس گیا پردہ کرا کے مین نے کہا کہ انکو جاندھر ہو گیا ہو انکے حق مین کچھ دعا کیجیے۔ کہا پرسون اچھی ہو جائیگی اچھے اچھے کپڑے پہنینگی اسکی برات نکلیگی۔ جا بس جا یہان سے۔ مین کچھ سمجھا نہین۔ اتفاق سے تیسرے روز میری نانی نے انتقال کیا اور جنازہ نکلا۔ اُس وقت ایک دوست نے مجھے یاد دلایا کہ مجذوبہ کی بات کتنی صحیح نکلی کہ پرسون یہ اچھی ہو جائیگی۔ اور اسکی برات نکلیگی برات اسی جنازہ سے مراد ہو۔

نواب صاحب بھرّے مین آگئے۔ اختر بھی ممن سے گٹھا ہوا تھا۔ دونون نے اُس مجذوبہ کی تعریف کے پل باندھ دیے نوبت بانیجا رسید کہ نواب صاحب نے داروغہ کو اُسکے پاس بھیجا اور پانچ اشرفیان نذر کے طریق پر بھیجین اور کہا جہانتک ممکن ہو اُسکو اپنے ساتھ لاؤ اور نہ آئین تو ہم خود چلینگے۔

داروغہ صاحب ممن اور اختر کو ہمراہ لیکر مجذوبہ کے یہان پہونچے دیکھا تو ایک سُرخ و سفید عورت کلان کوٹھی کے ایک برج مین بیٹھی ہو۔ پانوءن دریا کی جانب لٹکے ہوے ہین

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

قریب گئے تو دیکھا کہ خوبصورت اور کم سن عورت ہی۔ ان لوگون نے تو تیئیس برس کا سن بتا یا تھا مگر دار وغہ کے نزدیک کوئی بائیس برس کا ہی۔

ممن نے قریب جا کر جھک کے سلام کیا۔ بڑے غرور کے ساتھ ان سب پر انھون نے نظر ڈالی تو ممن نے داروغہ کو اشارہ کیا کہ اشرفیون کی نذر دکھاؤ داروغہ نے اشرفیون کی نذر دکھائی۔

مجذوبہ۔ ہٹ ہٹ ہٹ ہٹ۔ الگ ہٹ۔

داروغہ۔ اگر یہ نذر قبول نہوئی تو غضب ہو جائیگا

مجذوبہ۔ قمرن کی چاہ ہی۔ ہان! قمرن!!!۔

داروغہ۔ (کانپتے ہوے) حضور یہ نذر ہی۔

مجذوبہ۔ نازو کی بہن قمرن ہی۔ ہان! یہ!۔

ممن۔ نواب یہ نذر تو قبول فرمائیے۔

مجذوبہ۔ ہان! قمرن کی بہن نازو ہی۔ نازو۔

ممن۔ موج مین ہین اس وقت۔

مجذوبہ۔ قمرن اور نازو۔ نازو اور قمرن۔

اختر۔ ناگر کیا مقام ہی واللہ۔ کیا بہار ہی۔

ممن۔ مردہ آئے تو زندہ ہو کے جائے یہان سے واللہ کیا مقام ہی۔ سبحان اللہ۔

مجذوبہ۔ مردہ اور زندہ۔ ہان! یہ!!۔

ممن اور اختر تو گنگھے ہوے تھے مگر داروغہ راز دان نہ تھا۔ اس سے ان دونون نے چھپایا تھا۔ انکی خواہش تھی کہ نواب صاحب کو لوٹین مگر داروغہ کے سبب سے دال نہین گلتی ہی۔

مجذوبہ نے گردن ہلا ہلا کر کوئی دو سو دفعہ (ہان!) کہا ہوگا یہ انکا تکیہ کلام تھا۔ اور تکیہ کلام کیا معنی۔ مجذوب کی بڑ اسی کا نام ہے۔ مجذوب اسی طرح بڑ مارتا ہی۔

بیٹھے بیٹھے اُٹھ کھڑی ہوئین اور بُرج سے نیچے اُتر کر دریا کے اندر کود پڑین۔ اور پیرنے لگین۔ اور پیرتے پیرتے یہ بکتی جاتی تھین۔ (قمرن کا عشق اور نازو بغل مین ہان! نازو کی بہن قمرن اور قمرن کی بہن نازو۔ ہان! ہان)

اختر نے داروغہ سے پانچ اشرفیان لیکر خود نذر دکھائی تو ممن نے کہا بھئی کیا وحشی جانگلو ہو۔ وہ تو پیر رہی ہین۔ اور آپ زینون سے کھڑے اشرفیان دکھاتے ہین۔

اتنے مین مجذوبہ نے ایک غوطہ لگایا اور ابھرتے ہی جھپکی مار کر اشرفیان لے لین اور ان سب کے سامنے دریا کے اندر پھینک دین اور کہا قمرن کی چاہ اور نازو کا بیاہ۔ ہان! اور اشرفیان ہان!! اور قمرن اور نازو اور نازو اور قمرن۔ ہان۔ اللہ۔ اللہ۔ مولی۔ داتا اچھا نواب کو قفس پر لاؤ۔ بگھی پر مت لاؤ۔ لاؤ قفس پر مگر قمرن اور نازو۔ ہان!۔

تھوڑی دیر کے بعد یہ سب نواب صاحب کے ہان واپس آئے انکو دیکھتے ہی نواب صاحب کھڑے ہو گئے اور بڑے اشتیاق سے پوچھا۔ کہو بھئی کیسی گذری۔

داروغہ۔ سرکار وہ تو ایک عجیب دربار ہی۔

نواب۔ ہان! رسیدہ ہین۔ باکمال۔!۔

داروغہ۔ حضور غلام تو کانپنے لگا۔

ممن۔ خداوند غلام کیا عرض کرے۔

نواب۔ میان اختر۔ اعتبار کے قابل ہی یہ بات؟

اختر۔ اب حضور راستے مین باتین ہونگی۔ حضور کو یاد فرمایا ہی۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ممن۔ ہم لوگ جب وہان پہونچے تو دیکھا کہ ایک برج مین جلوہ فگن ہین۔ سلام کیا۔ بس دیکھتے ہی ذرا برافروختہ ہوئین کہ ہین نے اشارہ کیا اور داروغہ صاحب نے مٹّی نذر دکھائی۔ بس نذر دکھاتے ہی اسنے رٹ لگائی واللہ قمرن اور نازو۔ نازو اور قمرن۔

نواب۔ (متحیر ہوکر) واللہ!!!

ممن۔ حضور کے نمک کی قسم۔ خداوند جو ذرا تصنع ہو۔

اختر۔ خداوند اک دو سو دفعہ کہا ہوگا۔ قمرن اور نازو۔ نازو اور قمرن۔

داروغہ۔ ہان حضور صحیح ہی۔ ایک دفعہ لہر جو آئی تو جھم سے دریا مین کود پڑین۔ اور پیرنے لگین۔

ممن۔ پہلے تو نذر نہین لی۔ مگر دریا مین غوطہ لگا کے جس طرح چیل جھپٹّا مارتی ہی اسی طرح جھپٹّا مار کے پانچون اشرفیان ہاتھ سے چھین لے گئین اور دریا مین پھینک دین اور کہا نواب کو بلاؤ۔ بگر بگھی پر نہ آئین۔ فنس پر آئین۔

نواب۔ تو کیا آپ لوگون نے کہا تھا کہ نواب صاحب نے ہمکو بھیجا ہی۔

ممن۔ بات کرنے تک کی نوبت تو آئی نہین۔

داروغہ۔ آپکا تو کوئی تذکرہ بھی نہین آیا۔

نواب۔ بھئی ہمکو اب اشتیاق پیدا ہو گیا۔

داروغہ۔ اشتیاق۔ !حضور فنس کو حکم دیجیے۔ ایسے موقع ملتے کہان ہین۔

نواب۔ حسین علی کہارون کو حکم دو کہ فنس نکالین۔

حسین علی۔ بہت خوب خداوند۔ مہر افنس نکالو سرکار سوار ہونگے ابھی لاؤ۔

ممن۔ حضور پھڑک جائینگے۔

اختر۔ اسمین تو شک نہین واللہ۔

داروغہ۔ اور مقام کتنا اچھا ہی کہ واہ وا۔

اختر۔ جی خوش ہوتا ہی روح کو بالیدگی ہوتی ہی عجیب مقام ہی واللہ۔ اور میرے دل کو یقین ہی کہ انسے مقصد دلی ضرور حاصل ہوگا۔

نواب صاحب نے جلدی جلدی کپڑے پہنے اور فنس مین سوار ہوے اور کہا بھئی تم لوگ ٹمٹم پر آؤ۔ یہ تینون ٹمٹم پر سوار ہوے۔ جب کامان کوٹھی پہونچے تو لب دریا فنس رکھ لی۔ اور نواب صاحب اُتر کر سیر کرنے لگے اتنے مین ٹمٹم بھی آیا ممن اور داروغہ ہنستے ہوے اترے اور میان اختر بھی نواب صاحب کے قریب آ کے کھڑے ہوے حضور سچ کہیے گا روح کو بالیدگی ہوتی ہی یا نہین عجب فرح بخش مقام ہی واللہ ای سبحان اللہ مین تو عاشق ہون اسپر۔ دریا کی موج زنی کیا مزہ دکھاتی ہی کہ باید و شاید واللہ جی خوش ہوتا ہی۔

نواب صاحب نے وجد مین آن کر فرمایا بھئی ہمنے اس وقت برجستہ ایک شعر کہا ہی۔

ممن۔ ہان حضور فرمائیے واللہ مزہ آجائیگا۔

داروغہ۔ ضرور کہیے خداوند۔

اختر۔ حضور کی طبیعت داری مین کیا شک ہی۔

نواب۔ بھئی سُنتا۔

ممن۔ جان لڑی ہوئی ہی سرکار۔

نواب۔ عرض کیا ہی۔

جس طرف پیک نظر جاتا ہی
سبزہ ہی سبزہ نظر آتا ہی

اختر۔ سبحان اللہ حضور سبحان اللہ۔
ممن۔ کیا کہا ہی واللہ۔ ع

سبزہ ہی سبزہ نظر آتا ہی

داروغہ۔ کس دبدبے کا مطلع ہوا ہی۔
ممن۔ حضور کہتے نہین۔ کہین تو خوب کہین۔
نواب۔ اور سنیئے گا عرض کیا ہی۔ ہ

ہم کھڑے ہین لب دریا صاحب
دل تری دید کو لہراتا ہی

اختر۔ اعجاز ہا۔ اپنی جان کی قسم کیا خوب کہا ہی۔ ع

دل تری دید کو لہراتا ہے

واہ واہ۔ ای سبحان اللہ۔
داروغہ۔ لہرانے کے لفظ نے جان ڈال دی۔
نواب۔ یہ آپ کی قدر دانی ہی سنیئے گا۔ ہ

ٹھنڈے ٹھنڈے یہ ہوا کے جھونکے
دل مرا قابو سے اب جاتا ہے

راوی۔ اِلّی کی جڑ سے نکلا پتنگ۔
ممن۔ اور برجستہ فرماتے ہین حضور۔ یہ دوسرا تکلف ہی واللہ۔
نواب۔ بھئی آورد مین لطف سخن کجا۔
اختر۔ حق ہے پیر و مرشد۔ بجا ارشاد ہوا۔
نواب۔ کہون تو سب کچھ مگر فرصت کہان۔
راوی۔ چنڈو سے فرصت بھی ملے جب۔

تھوڑی دیر دریا کی سیر کرکے یہ چار دن آدمی کالان کوٹھی مین داخل ہوے تو دیکھا کہ زعفرانی ساری پہنے ہوے ایک عورت بیٹھی توتے سے باتین کر رہی ہی۔

میان مٹھو پڑھو حق اللہ پاک ذات اللہ۔ پڑھو تو پڑھو نہین تو پنجرا خالی کر دو بیٹے نیٹے۔ اور اللہ کو کسی نے دیکھا تو ہی نہین مگر سب کے سب اللہ ہی اللہ پکارتے ہین۔ اور پانی جو دریا مین قحط آجاتا ہی تو حسب الحکم اعلیٰ اور نظم و نسق ممالک نشو و نما از رتق فتق صحو و غنم وحل و عقد شگوفہ و ثمر و انتظام مداخل و مخارج از امطار و ازہار و تعمیر مرز و بوم ہر زمین و توفیر کشت و کار دہاقین ماٰثر فراوان و آثار نمایان بر روے عرصۂ روزگار بظہور رسانندہ۔

نواب صاحب نے آگے بڑھ کر ڈرتے ہوے جھک کے سلام کیا تو مجذوبہ نے تین چار بار (ہان) کہکر اشارے سے کہا کہ بیٹھ جاؤ۔
نواب۔ نذر تو قبول ہو۔
مجذوبہ۔ نہین قبول ہوگی۔
ممن۔ بس اب اصرار نہ کیجیے گا۔
مجذوبہ۔ کہان بھگا دیا قمرن کو۔
نواب۔ کیا معلوم کہان چلی گئی۔
مجذوبہ۔ قمرن اور نازو ہان ا۔
نواب۔ (ہاتھ جوڑتا ہون)
مجذوبہ۔ اِس مکان کو پکا بنا دے اور آج کے دسوین دن قمرن کو یہین لیکر بیٹھ۔ بنا دے پکا بنا دے پکا۔ پکا بنا دے نازو اور قمرن ہان ا۔

نواب صاحب کا کلیجہ گز بھر کا ہو گیا چپڑی اور دو دو اب کیا پوچھنا ہی۔ چین لکھتا ہی۔ فوراً حکم دیا داروغہ صاحب بس کل ہی سے مرمت شروع ہو جائے اور ایسا بنوا دو کہ دوسرا مکان اس قطع کا شہر بھر مین نظر نہ آئے۔
نواب صاحب نے ہاتھ جوڑ کر کہا حضور یہ نذر قبول ہو

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اور یہ کہکر دس اشرفیان قدمون پر رکھ دین -
مجذوبہ نے کہا قمرن اور نازو ہان !-
نواب صاحب سمجھتے تھے کہ یہ کوئی بوڑھی یا ادھیڑ عورت ہوگی مگر آنکھ سے دیکھا تو جوان بیس بائیس برس کا سن ! در جوانی کے علاوہ خوبصورت پاکیزہ طلعت اور صباحت کے ساتھ نمکینی غضب ڈھاتی تھی - یہ اس مہ لقا پر ریجھ گئے اور رمن انکی چتون سے تاڑ گیا کہ سرکار کا دل آگیا - مجذوبہ بک رہی تھی - قمرن اور نازو - ہان ! ہان !! - اور نواب اُسکی ایک ایک ادا پر لوٹ ہوے جاتے تھے - کہا اگر آپ کی رائے ہو اور آپ کے خلاف نہ گذرے تو مین ہر روز حاضر ہوا کرون روز ہر ڈیڑھ پہر آپ کی خدمت مین بیٹھا کرون -
مجذوبہ - دنیادار کا یہان کیا کام ہر -
نواب - صحبت کا فیض -
مجذوبہ - ہوا و ہوس ! ہان ! ارجھ گیا !!! -
اختر - کیا بات ہر خدا گواہ ہر یہ قطب ہین - ورنہ لکھنؤ اب تک کب کا ستیاناس ہوگیا ہوتا -
نواب صاحب نے داروغہ کو حکم دیا کہ جا کے میر شہزادہ علی او سفیر کو بلا لاؤ - اور رمن سے کہا تم ڈیوڑھی پر جاؤ اور خاص پزہ کو فوراً اپنے ساتھ لاؤ - کہو برتن اور جنس اور گوشت لیتا آئے کھانے کا کُل سامان ساتھ لائے دس بارہ آدمیون کا کھانا ہوگا - اور اختر کو حکم ہوا کہ چوک سے جا کر ہر قسم کے میوے اور مٹھائی لاؤ - جب یہ سب رخصت ہوگئے تو اب باقی کون رہا مجذوبہ اور نواب صاحب -
اب نواب صاحب ڈورے ڈالنے لگے -

نواب - غلام ہون حضور کا -
مجذوبہ - قمرن ! قمرن ! ہان !!!
نواب - اس تیری ہان کے صدقے -
مجذوبہ - ایمان ساتھ جائیگا - ہان ! -
نواب - (قدمون پر ٹوپی رکھکر) مین صدقے ذری دیکھو ہاے کیا آنکھین ہین -
مجذوبہ - جا جا پانی بھر لا -
نواب - پانی بھر لاؤن ؟ -
مجذوبہ - جا جا پانی بھر لا -
نواب - جو حکم دودھ بچا لاؤن -
مجذوبہ - پانی بھر لا - پانی بھر لا - جا جا بھر لا پانی -
اب سنئے کہ میدان خالی پاکر نواب صاحب نے جو اظہار عشق کیا تو مجذوبہ نے پہلے تو کچھ نہین کہا صرف دو ایک باتین کہکر خاموش رہی مگر جب اُسنے دیکھا کہ نواب صاحب کو عشق بہت ہی چرّایا ہوا ہی تو ذرا للکار دیا اور مجذوبہ تو تھی ہی کہا ایمان ایمان ٹھکانے رکھو او غافل - ہان ! اللہ نے ایمان دیا - مولی نے ایمان دیا - خدا نے ایمان دیا - یہ ایمان دیا ہی مگر ٹھکانے رکھو ایمان - ہان !!! ساتھ کیا جائیگا مکان پیوند زمین ہوگا املاک پیوند زمین ہوگی - جواہرات پتھر ہین - روپیہ ہاتھ کا میل ہر -

سب ٹھاٹھ پڑا رہ جائیگا جب لاد چلیگا بنجارا

ہان ایمان البتہ ساتھ جائیگا - سکر دیدنی ہر کہ باغ مین چاندنی اور اُسکی مالک چاندنی خانم اور زلفو اور زلفن دونون بہنون نے بل کی لی -

لٹ گئے ہوکے تُسن زلف معنبر والے
بل کی لیتے ہی رہے بال وہ گھونگھر والے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

نواب صاحب نے اس شعر کی بڑی تعریف کی کہ کیا خوب فرمایا ہے - مگر مجذوبہ نے ذرا شنوائی نہ کی اور نہ انکی داد دینے کی داد دی بلکہ بہت ہی بگڑ کر اپنے ایک کتے سے باتین کرنے لگین -

سن رے شیر اچا ہے تو چلے تیری پھینی سمجھا - بھٹکے پھٹکے - الگ الگ - دور دور نہین کہو پنچا دیتے ہی ہاتھ پکڑ لیا - ہان ماتر کی کو اشارہ بس ہی کہے کسی سے سمجھے کوئی - ہان! اور اللہ والے لوگ پہونچے ہوے اللہ والے لوگ - رسیدہ صاحب کمال صاحبدل اللہ میان کے پہچاننے والے لوگ بڑی باتون سے دور دور - اور اگر چاہون تو ابھی ابھی جلادون - سوخت کردون نیست نابود کردون بھسم کردون -

راوی - اس بھسم کے لفظ سے انسان اگر ذرا بھی ذکی الطبع ہوتا تو سمجھ جاتا کہ یہ عورت مسلم ہی ورنہ بھسم کا لفظ زبان پر نہ لاتی - مگر نواب صاحب تو عشق کے مارے اندھے ہو رہے تھے - انکو یہ خیال کجا - لیکن انکے دل مین ذرا خوف پیدا ہوا کہ اسکی بد دماغی سے ڈرنا چاہیے ایسا نہو دعاے بد دے دین تو خدا جانے کیا کا کیا ہو جائے - انکے نزدیک مجذوبہ کو یہ قوت حاصل تھی کہ جو دعا دے دین کہ تو مرجا تو وہ ضرور فوراً ہی مرجائے - اب انکو قمرن کا چندان خیال نہ تھا - مجذوبہ پر بہت ریجھے ہوے تھے - گو قمرن اس سے کہین زیادہ حسین تھی مگر مجذوبہ کی نمکینی واقعی ستم ڈھاتی تھی اور نواب صاحب کی اس پر جان جاتی تھی یہ قریب بیٹھے ہوے کنکھیون سے گھور رہے تھے کہ دو عورتین اور آئین دونون بوڑھی ہاتھ جوڑ کر کھڑی ہو گئین

تو مجذوبہ نے ہنسکر کہا کیون دانے نکلے - دانے نکلے جھڑ گئے مالن دالن کیا کرتی باگ مُڑ گئی باگ مُڑ گئی - ہان! اچھا بس جاؤ - بس جاؤ - جاؤ بھاگ جاؤ - ان دونون عورتون کو بھاگتے ہی بن پڑی - مگر انھین سے ایک نے اسقدر البتہ بڑی جرأت کر کے کہا کہ اب آپکی مہربانی سے لڑکا اچھا ہی -

راوی - اس لڑکے کو دو دن بخار آیا تیسرے روز اُسکی مان مجذوبہ کے پاس لائی - مجذوبہ نے کہا دانے نکلینگے مُرجھا جائینگے باگ مُڑ جائیگی - اُسی روز لڑکے کو چیچک نکلی مگر اچھا ہو گیا تھوڑے دن کے بعد اسکی مان ایک عورت کو ساتھ لیکر شکریہ ادا کرنے آئی - اور دو روپے بھی بطریق نذر لائی تھی - مگر چونکہ مجذوبہ کا رخ بدلا ہوا تھا - اور اُنھون نے باصرار متواتر کہا کہ بھاگ جاؤ بھاگ جاؤ - لہذا یہ دونون چلی گئین کہ مجذوبہ تو ہی ہی خدا جانے کیا اسکی زبان سے نکلجائے -

نواب - یہ دونون کون تھین - سرکار -

مجذوبہ - عیسیٰ بدین خود موسیٰ بدین خود -

نواب - مجھے اپنا غلام بلکہ غلامان غلام سمجھیے -

مجذوبہ - ایمان پاک - آدمی بیباک - ہان!

نواب - کہیے تو حضور کے پانون دباؤن -

مجذوبہ - اللہ کا جلال کیا - آفتاب - اللہ کا جمال کیا مہتاب - جلال جمال دونون موجود - دن کو جلال رات کو جمال - چاندنی رحمت ہی تو اندھیری غضب - بہشت اور دوزخ سب اسی دنیا مین ہی -

نواب - بجا ارشاد ہوا تعجب ہی کہ اس سن مین اور یہ باتین حاصل کرلین -

مجذوبہ - دشمن کو بھی دوست سمجھے واہ -

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اگر صد سال گبر آتش فروزد
چو یکدم اندر ان افتد بسوزد

آگ کا فعل جلانا ہی۔

نواب۔ لیجیے ہمارا باورچی تو آگیا۔ اب جو فرمائیے وہ پکواؤن۔

مجذوبہ۔ دریا کی لہر اور اللہ کا قہر دونون کو دیگچی مین چڑھاؤ۔ تو واہ واہ۔

اتنے مین دو آدمی اور آئے۔ ایک ضعیف دوسرا ادھیڑ یہ دونون بھی ان کے تھوڑے فاصلے پر ہاتھ جوڑ کر خاموش کھڑے ہوے۔ انکو دیکھتے ہی مجذوبہ نے کہا لایا لایا دُودھوا لایا۔ اتنا کہنا تھا کہ بوڑھے آدمی نے اپنے نوکر کو پکارا اور اُس سے بوتل لیکر سامنے رکھدی مجذوبہ نے بوتل مُنھ سے لگائی تو نصف کے قریب پی گئی اور مرد پیر نے تعریف کرنی شروع کی۔

پیر۔ (ادھیڑ سے) کچھ دیکھا حضور نے۔

ادھیڑ۔ حضرت عقل نہین کام کرتی۔

پیر۔ غضب خدا کا آدھی بوتل چڑھا گئین۔

ادھیڑ۔ جی۔ اور کس صفائی کے ساتھ۔

پیر۔ جو جسکو کہدیا وہی ہوا۔

ادھیڑ۔ مجذوب کی بڑ تو ہی ہی۔

نواب۔ کیا آپ لوگ عرصے سے جانتے ہین۔

پیر۔ جانتے ہین بلای خداوند ہماری تو مالک ہین یہ ہم تو انکے غلامون سے بدتر ہین۔

ادھیڑ۔ حضور کو ابھی انکے حالات معلوم نہین ہوے ہین شاید۔ یہ تو بڑی خدا رسیدہ ہین۔

پیر۔ کیا کوئی بیان کر سکتا ہی۔ ہزارون کرامتین ہین انمین ایک ہو تو کوئی بیان کرے۔

ادھیڑ۔ صاحب کرورون وصف ہین۔

پیر۔ مجسم اوصاف سمجھیے۔

نواب۔ مین خوب سمجھتا ہون۔

اتنے مین مجذوبہ نے باقی ماندہ شراب بھی پی لی۔ اور بوتل الٹا دی۔ کہا دُودھوا ہی دُودھوا ہی۔ قمرن اور نازو ہان! نازو اور قمرن۔ ہان۔ !!!ہا

اگر کہ در شوخی نداری ہمسرے
نے نمائی ہر دمے از منظرے

یہ شعر سنکر نواب صاحب کا عقیدہ اور بھی جم گیا کہ واقع مین رسیدہ اور باکمال عورت ہی

نواب۔ مین تو انکا معتقد ہو گیا ہون حضرت جو بات ہی انکی وہ کرامات سے خالی نہین ہی۔

پیر۔ آپ خوش عقیدہ اور فہمیدہ اور برگزیدہ ہین۔

نواب۔ میرا دل ہی کچھ مزے لوٹ رہا ہی حضرت مین تو اب انکا غلام ہو گیا۔

پیر۔ حضور رئیس اور شہزادے ہین۔ کیون نہ باریکی کو پہونچینگے آپ۔

مجذوبہ۔ جملو اور ممن اور اختر۔ ہان !!!

نواب۔ واہ وا۔ اللہ رے کمال۔

مجذوبہ۔ اور بشیر الدولہ اور مہراج بلی۔

نواب۔ ان سب کو بلواتا ہون۔

مجذوبہ۔ نہین نہین کسی کا کام نہین نکل جاؤ یہان کیا کام کسی کا۔ مگر قمرن کو لے ہان۔ !

نواب۔ (قدمون پر ٹوپی رکھکر) اب تو حضور کی عنایت

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

میرے حال پر ہی اُس سے اچھے اچھے لوگ بلجائینگے مین نواب آپکا غلام ہو چکا۔

مجذوبہ کچھ بڑبڑاتی ہوئی اُٹھی اور لب دریا جا کھڑی ہوگئی اور پیر مرد کو حکم دیا کہ دریا کے اُس پار جاؤ۔ ابھی جاؤ۔

پیر مرد نے کہا حضور غلام کو پیرنا نہین آتا ہی۔

مجذوبہ۔ جا جا۔ دریا مین پھاند پڑ۔

پیر۔ (کپڑے اُتار کر) پیرنا نہین آتا ہی حضور۔

مجذوبہ۔ آتا ہی۔ آتا ہی۔ پار جا۔ اللہ بیڑا پار کرتا ہی۔ اللہ بیڑا پار کرتا ہی۔

انکے دوست نے کہا یہ بڑی مصیبت ہی۔ اگر دریا مین اُترتے ہو تو گھر سے مین جا کر خواہ مخواہ ڈوب جاؤ گے پیرنا جانتے نہین اور نہین جاتے ہو تو عمر بھر کا ریاض کیا کرایا مٹیا میل ہوا جاتا ہی۔

پیر مرد نے جی کڑا کر کے کپڑے اُتارے اور کانپتے ہوے دریا کی طرف چلے پہلے تو جھجکے۔ مگر اللہ اللہ کہکر کود پڑے تو ایک سکنڈ تک غائب۔ اب نواب اور پیر مرد کے دوست کو یقین ہوگیا کہ یہ ڈوبے مگر تھوڑی دور پر جا کے اُبھرے اب ان دونون کی جان مین جان آئی کہ ابھی تک زندہ ہی مگر دونون کو انتہا کی مایوسی تھی اور سمجھتے تھے تا بکے۔ اسوقت نہین ڈوبا تو اور تھوڑی دیر مین ڈوبیگا۔ بکرے کی مان کبتک خیر منائیگی۔ مگر دیکھتے ہی دیکھتے پیر مرد اُس پار ہوگئے اب ان لوگون کو سخت حیرت تھی کہ یا خدا یہ کیا اسرار ہی ایک شخص پیرنے سے محض ناواقف ہی۔ اور اس صفائی کے ساتھ اُس پار چلا گیا نواب صاحب کو یقین نہین آیا سمجھے کہ دریا پایاب ہے۔ کپڑے

اُتار کر پیر مرد کے دوست کا ڈوپٹا باندھا اور دریا مین کود ے بیچ دھار مین گئے تو پانی ہاتھی ڈباؤ پایا۔ بس انکے دل پر بات جم گئی کہ یہ سب مجذوبہ کے کمال کا سبب ہی ورنہ پیر مرد ضرور ڈوب گئے ہوتے۔

نواب صاحب دریا مین خوب پیرا کیے اور بڑی تفریح حاصل ہوئی۔ جب خوب پیر چکے تو باہر آئے کہ اتنے مین داروغہ صاحب تشریف لائے اور ممن بھی آگیا اور خاص تُرز مع سامان کے موجود۔ تھوڑی دیر مین میان اختر بھی آگئے اور بہت سے آدمی جو کلان کوٹھی کے گھاٹ پر پیرنے آتے تھے جمع ہوگئے اور اُس زن جوان زعفرانی پوش کو دیکھکر متحیر ہوے اور باہم یون گفتگو کرنے لگے۔

۱۔ بھئی یہ کیا نسخہ ہی۔

۲۔ کوئی جوگن معلوم ہوتی ہی۔

۳۔ ذری دریافت کرنا چاہیے۔

پیر۔ جوگن نہین مجذوب ہی۔ اور خدا رسیدہ عورت باکمال جو کہے وہی ہو۔

۱۔ ہان! کیون نہین بھئی ایسے لوگ ہین نہین تو دنیا کیونکر قائم ہے۔

۴۔ بھلا ہمکو بھی کچھ دعا دینگی۔

پیر۔ یہ موج کی بات ہی جیسی لہر آجائے۔ کچھ اجارہ ہی کسی کا کبھی اچھی بات منہ سے نکل گئی۔ کبھی بُری بات مجذوب تو ہی ہی۔

اتنے مین پیر مچھلی پیر اک آگئے۔ یہ آج دریا کے کنارے کہان آنکلے بیٹھ گئین۔ کیا دم ہی۔ اور جو زبان سے ایکبار کہدین ممکن نہین کہ ٹل سکے۔ قیامت کا آنا جس طرح برحق ہی اسیطرح یہ بھی برحق ہی۔ کہ جو انکی زبان سے نکلجائے وہی ہو۔ اللہ

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ایسے مجذوب کم دیکھنے مین آئے ہین ممکن کیا کہ بات ٹل سکے ہین چودہ برس سے انکو جانتا ہون۔ لڑکپن ہی سے انکا یہ رنگ تھا۔ کیا دم ہی۔ واللہ ہم تو روز ایک دفعہ دیکھ لیتے ہین گرمی بھر۔ کیونکہ ہر روز یہان آنا ہوتا ہی۔

۱۔ مگر استاد صورت کتنی اچھی پائی ہی اور آنکھین کیا غضب کی اللہ نے دی ہین۔

۲۔ اور ابھی کم سن بھی ہین۔

۳۔ ارے مان جو باخدا لوگ ہین انکی نسبت ایسے بیہودہ کلام نہ کرنے چاہیے۔

۴۔ (بگڑے دل) جاؤ بھی۔ ایسی عورتین باخدا ہون تو جلدی ہی دنیا سے اٹھ جائین یہ بھی ثبوت ہی۔

فصل بہار آگئی موسم بدل گیا
خار غم و الم مرے دل سے نکل گیا

نواب نادر جہان بیگم صاحب کے بشرے اور باتون سے پایا جاتا تھا کہ نواب صاحب نے کوئی ایسی بات انسے کہدی ہی کہ انکی روح تک وجد کر رہی ہی باچھین کھلی جاتی ہین۔ بات بات پر قہقہہ لگاتی ہین۔ اسکا کوئی سبب خاص ضرور ہی بیوجہ بے سبب یہ نہین ہو سکتا۔ اور لطف یہ کہ گھر مین بھی عورتین خوش و خرم معلوم ہوتا ہی کہ جس خوشی نے نادر جہان بیگم کی پژمردگی و افسردگی دور کر دی تھی اس سے ان سب کو اطلاع تھی خیر اسکا حال تو پیچھے کھلیگا اب سنیے کہ مغلانی اور بیگم صاحب مین کچھ کانا پھوسی ہوئی۔ پھر عفت آرا بیگم اور بیگم صاحب دونون بہنون مین آہستہ آہستہ کچھ بات چیت ہوئی اسکے بعد سطوت بہو اور ان دونون بہنون نے بشیر الدولہ بہادر کو بلوایا اور پردے کے پاس سے آہستہ آہستہ گفتگو کرنے لگین۔ بی مغلانی کے سوا اور سب کو ہٹا دیا تھا۔ یہ مغلانی وہی پرکالۂ آتش تھی جو ضلع جگت مین شہرۂ آفاق تھی اور پونڈے کی گنڈیری کے لیے پھاندی اور چربانک اور پور پور چھلے تلاز بولی تھی۔

بشیر الدولہ نے کہا ذرا زخم اندمال پر آئے تو مین قمرن و مرن سب کو شہر بدر کرا دون مگر جو تدبیر مین نے کی ہی اسکا اگر ذرا سا بھی حال کھلا تو ستم ہو جائیگا۔ اور عسکری سے اور ہم سے پھر تو چل جائیگی۔ عمر بھر نہ بنے گی۔ گو وہ چون نہین کر سکتا ہمارے آگے۔ مگر لگی بری ہوتی ہی۔ اتفاق ہی شاید بگڑ گیا تو کی کرائی بات بھی گئی گذری اور جھگڑے کا جھگڑا مفت مین پیدا ہو گیا۔ مین اس خوبصورتی سے یہ کارروائی کرونگا کہ کسیکو خبر نہونے پائیگی۔ اور فون لگے نہ پھٹکری اور رنگ چوکھا برسون پاپڑ بیلے ہین۔ عسکری بیچارہ ہمارا مقابلہ نہین کر سکتا وہ تین پانچ کیا جانے۔

سطوت بہو نے کہا بھائی اب تمھارا ہی سہارا ہے چھٹن صاحب اور رونق جنگ تو ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ہین۔ ایسے گاڑھے وقت آڑے آنا ہنسی نہین ہی۔ مگر تمنے وہ کام کیا ہی جو کسی سے نہ ہو سکتا۔ مجھے بڑا تعجب ہی کہ چٹکی بجاتے قمرن تو سسرال پہونچی۔ ناز و میکے مین داخل ہوئی۔ مغلانیان خواصین مہریان ممنشیخ دستین یہ وہ سب تربتر کسی کا پتا ہی نہین۔ تعجب ہی کہ یہ ہو کیا گیا اور آج تلک اچھی طرح سے کسی پر حال نہین کھلا۔

عفت آرا بیگم بولین۔ وہ تو اب عسکری دولھا کا ساتھ نہ دینگے قسم کھائی ہی اور بہت شرمائے ہوے ہین کہ ہمنے کیون انکا ساتھ دیا مگر یہان تو اب چھٹن صاحب البتہ گئے گذرے

سطوت بہو نے کہا بہن ایک تمہارے دولہا ہی کی ہی تو بڑے اچھے ہیں۔ اپنے کو یون ہی کہا کرتے ہیں چھٹن صاحب کیا اور کوئی کیا۔ ارے یہ سب ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ہیں کوئی کم اور کوئی زیادہ مگر ہان انکے (بشیر الدولہ) سب سے کوئی تدبیر اب ان لوگون کی چلنے نہ پائیگی۔ لاکھ ہاتھ پانون مارین کوئی اُنکے سامنے دال نہ گلیگی۔ اب بھی جو اُنھون نے کر دکھایا وہ بڑی تعریف کے قابل ہی۔

بشیر۔ یہ ممن اور اختر وختر سب پاجی ہین۔

بیگم۔ نہین اختر ایسا نہین ہی ممن البتہ ہی۔

سطوت بہو۔ ہم تو جانتے ہین کہ سب ہی ایسے ہین۔

بشیر۔ مگر خدا کو کچھ اچھا ہی کرنا منظور تھا۔

بیگم۔ ای ہی میرا تو تسمہ تک نہین باقی رکھا تھا۔

بشیر۔ غضب ہو جاتا۔ خدا جانے کیا ہو جاتا۔

بیگم۔ ہو کیا جاتا وہ گھر کی مالک بنجاتی اور ہم اُسکی لونڈی بن کے رہتے یا زہر کھا کے سو رہتے۔ اللہ نے بڑی خیر کی کہ ہمین اطلاع ہوگئی مگر اُنھون نے بھی اسقدر کا ضبط کیا ہی کہ واہ۔ اس زمانے مین باپ کا لحاظ بیٹا نہین کرتا اور بڑے بھائی کو چھوٹا بھونی مونگ کے برابر نہین سمجھتا یہ وہ زمانہ آن پڑا ہی۔ اُنکا اتنا لحاظ جو کیا کہ اُف تک نہ کی یہ بڑے ہی تعجب کی بات ہی۔

بشیر۔ پرسون تک تم سب پر کھل جائیگا جاو کہدیا

سطوت بہو۔ کیا کھل جائیگا۔ ای کھل کیا جائیگا

بشیر۔ ابھی سے کیون بتائین۔ اثر جاتا رہتا ہی

عفت آرا۔ ہم سمجھے اگر ایسا ہو تو پھر کیا پوچھنا ہی

بشیر۔ ابھی آج کے تیسرے دن تجربہ کر لو۔

عفت آرا۔ اللہ کرے تم دلی مراد پاؤ۔

بشیر۔ دلی مراد کو تم کیا جانو۔ یا خدا ہماری مراد دلی پوری ہو جائے

عفت آرا۔ مگر اپنے دل کو ذرا لیے ہوئے ایسا نہو کہ ذرا دہ کھٹک جائین آدمی نازک مزاج اور عالی دماغ ہین اُنکو لیے رہیے گا ذرا للکارنا بھی۔ اور پھر ذرا انکی سی بھی کہتے لگنا دو ایک دل لگی کی باتین کر دائین دل جسمین بہلتا رہے اور تیتے پر سے ٹوٹ نہ جائے۔

بشیر الدولہ نے اِن سب کو تشفی دی کہ گھبرانے کی کوئی وجہ نہین ہی آپ لوگ ناحق گھبراتے ہین مین اس خوبصورتی سے بندوبست کر دونگا کہ پھڑک جائیے گا۔ چوڑی والی اور ہمارا مقابلہ۔ کیا مجال۔ ممن جولاہہ تانا بانا جانے اسکو ان حکمتون سے کیا سروکار ہی۔ اختر زٹل قافیہ جوڑنے کی بانی جانے اور یہ حکیمانہ کارروائی ہی۔ عسکری بیچارے ہین یہ چالاکی کہان سیدھے سادے مسلمان گلی ٹ بھانس سے اُنکو کیا سروکار یہ تو ہم ایسے چھٹے ہوئے شہدون کا کام ہی کہ گھر بیٹھے بیٹھے چٹے بٹے لڑایا کرتے ہین افسوس ہی کہ عین اس وقت نازک مین چاقو نے زخمی کر دیا ورنہ اب تک قمرن کب کی گنگا پار ہو گئی ہوتی۔ اس فقرے پر نواب نادرجہان بیگم کے چہرے کا رنگ سُرخ ہو گیا اور پیشانی پر عرق آ گیا۔

نواب بشیر الدولہ بہادر رخصت ہوے تو یہ سب کے سب خوش کہ قمرن گھر سے نکالی گئی اب باہم ہنسی اور مذاق ہونے لگا۔

سطوت بہو۔ بشیر الدولہ کے کاٹے کا منتر نہین ہی

عفت آرا۔ اُنکا یہان آجانا بہت اچھا ہوا۔

سطوت بہو۔ اس دن اُنھون نے غضب ڈھایا کہ نازو کیسی ادر قمرن کہین اور اُغلانی کہین اور مُغلانی کہین

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

بیگم ۔ نواب کے مزاج مین تلون بہت ہی ۔
اتنے مین مُغلانی نے کہا حضور آج تو رتجگا ہونا چاہئیے نواب بشیر الدولہ وہ بات کہ گئے جسکی ہمین امید نہ تھی ہم سمجھتے تھے کہ اب قمرن نواب صاحب سے تمام عمر نہ چھوٹیگی مگر انھون نے کیا جانے کیا ٹونا ٹوٹکا جادو سحر کر دیا کہ قمرن الگ وہ الگ ۔ لٹو تھے نواب صاحب مگر بڑا کام کیا ۔ ہمین تو امید نہ تھی کہ حشر تک وہ موئی منہارن اُنسے چھوٹیگی اللہ کی شان اُسکی کرمی کے صدقے

اتنے مین بیگم صاحب کسی ضرورت سے صحن مین آئین تو دیکھا کہ دو تین عورتین بے اختیار کھلکھلا کر ہنس رہی ہین انھون اصرار کیا کہ ہمکو بتا دو یہ کیون ہنس رہی ہین کیا چڑا پایا ۔ ایک مہری نے ہنستے ہنستے کل امور بیان کیے بیگم صاحب بھی ہنسنے لگین ۔

بیگم ۔ اے بوا چاندنی خانم اِس موئی دائی دوانی کا دوان ہم دیکھا پنساری کی دُکان پر جاکے گاڑی کی چون چون مانگتی ہی ۔ موئی بیوقوف

چاندنی ۔ اوئی اے کیا ایسی گنوارن ہی ۔

مہری ۔ مجھسے سنو نا ۔ مین تو ساتھ ساتھ گئی تھی پنساری سے جاکے کہا بھیا ایک چھدام کی گاڑی کی چون چون تو دیدے وہ مسخر اٹھٹول آدمی ۔ اسنے کہا گاڑی کی چون چون رنگریز کی دُکان پر بکتی ہی ۔ آپ جوتیون کو سٹ شاتی ہوئی رنگریز کی دُکان پر پہونچین کہا ایک چھدام کی گاڑی کی چون چون دیدینا ۔ اسنے جو مجھے ہنستے ہوئے دیکھا تو کہا بڑی بی ہمارے یہان تو کپڑا رنگا جاتا ہی گاڑی کی چون چون تنبولی کے یہان ملیگی ۔ اب آپ بہت بگڑین بہت بپلی پیلی ہوئین کہ مارکے تھک گئی اور یہ ہوے ادھر سے ادھر دوڑاتے ہین تنبولی کی دُکان پر جاکے پھر وہی اک چھدام کی گاڑی کی چون چون تو دے دو ۔ وہان سطوت بہو کی دو مہریان بیٹھی تھین ایک سے ایک ہنسوڑ ۔ اور تنبولن بھی ٹھٹول عورت تنبولی بھی ہنسوڑ بڑی ہنسی ہوئی اور ایک سیدی ہے سبحان خان کے اکھاڑے کا اُسنے انھین بڑا دق کیا کچھ نہ پوچھو ۔ اُسنے کہا گاڑی کی چون چون چرخا کاتنے والیون کے پاس ملیگی جب ہر طرح سے ہارین تو یہان آکے کہا موئی گاڑی کی چون چون کی تو شہر بھر مین ہرتال ہی کال پڑ گیا ہی ۔ مارکے تھک گئی کوئی موا قبولتا ہی نہین ۔ کوئی بجھم کہتا ہی کوئی پورب

دائی ۔ تم سب نے ملکے ہمین دوانہ بنا دیا ہی ۔

مہری ۔ یہ چونڈا کیا دھوپ مین سفید کیا ہی ۔

مغلانی ۔ اے ہان بوڑھی ہونے کو آئین اور ابھی اتنی عقل نہین کہ گاڑی کی چون چون کون جانور ہی

دائی ۔ اب ہم کیا جانے کون جانور ہی ۔

بیگم ۔ اور ہمسے کہا کرتی ہی کہ مین بادشاہ کے یہان محل مین نوکر تھی ۔ تین دفعہ جہان پناہ سے اور مجھسے بات چیت ہوئی کیا جانے کیا جھوٹ سچ اُڑایا کرتی ہی ۔

مغلانی ۔ سرکار یہ اسکی بس ڈینگ ہی ڈینگ ہی ۔

مہری ۔ تنبولی کی دُکان پر انکی بڑی ہنسی ہوئی اور یہ جو ذری بھی سمجھتی ہون کہ یہ کیا ہو رہا ہی اور وہ سب کے سب ملکے انکو بناتے تھے ۔ گاڑی کی چون چون نہ ملی نہ ملی ۔

دائی کچھ تو بیوقوف تھی اور کچھ بنتی بھی تھی جیساکہ اکثر عورتون اور مردون کا قاعدہ ہی ۔ کہ اپنے مالک کے خوش کرنے کے لیے خوشامد مین آن کے پاگل بن جاتے ہین مگر دائی کی بناوٹ ظاہر نہ ہوتی تھی اس طرح پر پاگل بن جاتی تھی کہ ممکن کیا

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کہ محسوس ہو سکے۔

بیگم صاحب ایک تو یونہی محظوظ و مسرور تھیں دوسرے اسکی بنوٹ اور گاڑی کی چون چون اور مہری کی فقرہ بازی اور بھی لے اڑی۔

بیگم۔ بی مغلانی تو بی قمر النسا کی مغلانی ہین۔

مغلانی۔ قمر النسا! موئی چوڑی والی کی چھوکری۔

ب۔ اور اسکے منہ پر کیا کہتی ہو گی۔

م۔ حضور نواب صاحب سے دریافت کر لین۔

ب۔ اسکی خوبو تو کاہے کو گئی ہو گی۔

م۔ توبہ کیجیے۔ وہ تو گھٹی مین پڑی ہے۔

ب۔ اور کھانے کی کیا فرمائش ہوتی تھی۔

م۔ کھچڑی کی روٹی اور چھچھنڈرے۔

ب۔ واہ کیا بھاری پلاؤ بتایا ہے۔

م۔ اور لونڈی کیا عرض کرے ایک دن گنڈیری والا جو پھیری دیتا آیا۔ تو ڈیوڑھی مین جاکر بازار مین نکل گئی اور چلا کے آواز دینے لگی۔ گنڈیری والے۔ او گنڈیری والے۔

بیگم صاحب کھلکھلا کر ہنس پڑین کہا نواب کو خبر ہوئی تھی یا نہین ہوئی۔

مغلانی بولی اور ایک روز اُنکے سامنے دوڑتی ہوئی نیچے گئین اور دربان سے کہا جلکے گلاب پاوڑے والے کو بلا لا۔ اُسنے کہا حضور پہرے پر کوئی نہین ہے کہا اچھا تو جا۔ ہم پہرا دے لینگے۔

نواب کو خبر ہوئی تو افسوس کرنے لگے اور سمجھانے لگے مگر وہ کسکی سُنتی ہین ایک دفعہ دیوار پر ہاتھ رکھکر تان لگانے لگین۔

مورا دن دن بڑھت سہاگ سئیان نہین آئے رے

بیگم صاحب اور بھی کھلکھلائین۔ کہا اوئی ایسی دیدہ دلیل نواب کو تو وہ بدنام کر دیتی۔

مغلانی نے کہا سرکار ایک برتنا والے پر جان دیتی تھی بڑی دقافہ ہے۔

بیگم۔ نواب اُس پر بہت ریجھے ہوئے تھے کیون بی مغلانی دیکھو سچ سچ کہنا۔

مغلانی۔ حضور ریجھے ہوے تھے یا یہ کہیے کہ اُس پر جان فدا کرتے تھے۔

بیگم۔ خوش تو ہم بہت ہین آج۔ مگر دل ہول کھاتا ہے اور خوف ہے کہ مبادا پھر قرن داخل نہ ہو جائے۔

م۔ اے نہین سرکار اب اُسکا خیال نہ کیجیے۔

مہری۔ حضور اب وہ پہونچی جمنا پار۔

م۔ وہ کسی رئیس کے قابل تو تھی نہین۔ وہ تو بس یہی ارنڈ برف والے۔ تنبولی۔ تیلی۔ انھی پر مرتی تھی کسی تنباکو والے یا ڈوم ڈھاڑی کے ساتھ چپت ہوئی چھچھنڈرے کی ترکاری تو کھلائیگا۔ اُسکو وہی بہت ہے وہ کمبخت چھچھنڈرے پر جان دیتی ہے۔ حلیم پینے مین لطف آتا ہے حقہ سے دم گھبراتا ہے انتہا ہو گئی۔

مہری۔ حضور ایک تنبولی پر بھی جان دیتی تھی اور نواب صاحب سے بڑا اصرار کیا کہ اسکو ہماری ڈیوڑھی کا داروغہ مقرر کر دو ہم سے بی مغلانی نے یہ سب باتین کہین اور نواب صاحب کو اسی وخت (وقت) کھٹکا تھا کہ ایک مرد وے کو داروغہ بنانے کو کہتی ہے۔ اور پھر اُسپر طرہ یہ کہ تنبولی۔ موئی بےشرم اور اُسپر جان دیتی تھی۔ اور ہزار باتون کی ایک بات تو یہ ہے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کہ جسنے بیاہتے مردوے اور اپنے میان کو چھوڑ دیا تو وہ
بھلا کسی اور کی کیا ہوکے رہیگی موئی ہر جائی۔
مغلانی۔ توبہ کرو۔
عفت آرا۔ جب ان مردون کو اتنی عقل ہونا۔
سطوت بہو تمھارے میان نے تو موئی اُجلی کو
گھر ڈال لیا ہو۔ وہ کہان کے نیک ہین۔
مغلانی۔ حضور وہ بھی پرائی استری تھی
راوی۔ بہت ہی خوب۔
مغلانی۔ قمرن کو ہم لوگون نے سوکھے گھاٹ اُتارا
راوی۔ ماشاء اللہ۔
مغلانی۔ قمرن بھلا حضور کے دشمنون کو کلپاتی۔
عفت آرا۔ بی مغلانی بڑی حاضر جواب ہین۔
م۔ ہم غریب آدمی دھوبی کا کتا نہ گھر کا نہ گھاٹ کا۔
عفت آرا۔ خوب۔ چوکتی نہین ہو کہین پر۔
م۔ ای حضور بال آپ ہی شہزادیون مین سفید کیئے۔
اتنے مین ایک مچھلی والی آئی اور مسکراتی
ہوئی اُس نے کہا ای حضور ایک خوشخبری سناؤن
وہ موئی قمرن بھاگ کھڑی ہوئی وہان سے۔
بیگم۔ اے لو اور سنو۔ !!!
م۔ حضور کے نمک کی قسم۔
بیگم۔ کہان سے بھاگ گئی وہ تھی کہان
م۔ ای حضور کہین انھون نے چھپا رکھی تھی
سرکار نے سو اب وہ موئی وہان سے
بھاگ گئی۔
مغلانی۔ اللہ کرے جہان سے اُٹھ جائے۔
مہری۔ آمین۔
مچھلی والی۔ کسو نیچ قوم کے ساتھ
نکل گئی۔
مہری۔ اوا ایسے ہی لوگون کے ساتھ تو نکلجانے
کے قابل ہی تھی۔ بھلے مانسون کے ساتھ رہنے
کے قابل نہ تھی ہرگز ہرگز نہ تھی۔
مغلانی۔ نہین۔

اصل بد از خطا خطا نکند

بدی بد کے ساتھ نیکی نیک کے ساتھ۔
مہری۔ ایسا ہی ہو۔ اسمین کیا فرق ہو۔
مغلانی۔ ای حضور جیسی بدی اُسنے کی تھی ویسا
بھر پایا۔ سہارے جہان پناہ کے ہان ایک خواجہ سرا
کہا کرتا تھا۔ (کہ کرد کہ نہ یافت)
الغرض بیگم صاحب کے گھر مین آج خوشی کے
شادیانے بج رہے تھے کہ قمرن جمنا پار پہونچی اور
نواب صاحب کا دل اُس سے پھر گیا۔ اب اُسکو ہرگز
ہرگز گھر نہ ڈالینگے۔ چلو خوب ہوا۔ یہ تو
مطلب ہی تھا۔

سڑک کا چالان کر دے

دل کاہے واسطے تم ہمکو پکڑ لیا ہم تمھارا چالان
بولے گا نہین نہین ہم تمھارا چالان بولدیگا۔ یو بلڈی فول
کاہے واسطے گاڑی لڑ گیا۔ کون بولنے سکتے کہ گاڑی
لڑ گیا گاڑی واڑی کچھ نہین لڑا۔ اور گاڑی کاہے
واسطے لڑنے مانگتا۔ چرا نمیگم من گرفتار شدہ است
کہ من چہ دانم ہمہ علت بر سر سائنیس چرا نباشد کہ گفتہ اند۔

ہمہ از دست دیگران پر شور
سعدی از دست خویشتن فریاد

ناظرین فسانہ بخوبی سمجھ گئے ہونگے کہ یہ کن بزرگوار کی

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

طبع مواج کا لہرا ہی مگر یہ سمجھ مین نہ آیا ہوگا کہ یہ کسپر خفا ہین کیونکہ کاہے واسطے منشی مہراج بلی صاحب اسوقت کہتے تھے جبکہ کسی پر بہت ہی خفا ہوتے تھے اور یہ گاڑی والا فقرہ بھی سمجھ مین نہ آیا ہوگا - فارسی تو خیر انکی مادری زبان ہی - یا یون کہین کہ منشی مہراج بلی کے باپ کی زبان فارسی ہی اور کہ گفتہ اند تو تکیہ کلام ہی - اور شعر مین اصلاح دیے بغیر تو حضرت رہین ہی گے نہین

اب سنیے کہ جناب مکرمی منشی مہراج بلی صاحب بہادر جو نواب صاحب کی ڈیوڑھی پر آئے تو سنا کہ نواب صاحب سوار ہو گئے ہین بڑی مایوسی ہوئی - اُس روز بدلی تھی اور گھنگھور گھٹا چھائی ہوئی تھی اور انکو شوق چرایا تھا کہ شراب ناب لنڈھائین - یہان جو آئے تو سناٹا یہان سے آغا صاحب کے ہان گئے اُنسے جا کر کہا یار عسکری کا تو پتا ہی نہین ہی - مگر اسوقت شوق میگساری چرایا ہی کچھ بلواتے نہین - آغا صاحب نے کہا اچھا ابھی منگواتا ہون مگر کس قسم کی ہو -

منشی مہراج بلی کو جنجر وائن یعنی ادرک کی شراب بہت پسند اور مرغوب تھی - فرمایا ادرک کی شراب منگواؤ - آغا صاحب نے سوداگر کے نام چٹھی لکھی اور ادرک کی شراب منگوائی - اب منشی مہراج بلی کی کیفیت یہ ہی کہ انتہا کے بیقرار ہین اتنا بھی انتظار نہین کر سکتے کہ بوتل کا کاگ کھولا جائے - کہا بھئی بوتل کا سر توڑ ڈالو - میری تو جان نکل رہی ہی - اس بیتابی کو ملاحظہ فرمائیے - الغرض جب تک خدمتگار کھولے کھولے یہ چھ دفعہ کرسی پر سے اُٹھے اور چھ ہی دفعہ بیٹھے اور جب بوتل کھلی تو فرمایا کہ مٹی کا برتن منگوانا -

آغا صاحب نے کہا آپ کی ایسی تیسی اور منگوانے والے کی بھی ایسی تیسی - شیشے کے گلاس مین پیجیئے جیسے ایک دفعہ پیا ویسے ہزار دفعہ پیا - نخرے بگھارتے ہو مگر منشی مہراج بلی نے اپنے کہار سے ایک آبخورہ منگوایا اور ایک صراحی کوری مٹی کی منگوائی -

اب سنیے کہ مہراج بلی صاحب سوچے کہ آج بدلی کا دن ہی ذرا زیادہ پینی چاہیے - آغا صاحب بھی شریک ہوے اور نواب چھٹن صاحب بھی بلوائے گئے اب فکر یہ ہوئی کہ نواب محمد عسکری کو کسی طرح ڈھونڈھ نکالین یا الہی یہ چلے کہان گئے ڈیوڑھی پر آدمی بھیجا کہ جا کے دریافت کرو کہ نواب صاحب کہان ہین - لوگون نے کہا خدا جانے کہان ہین کیا ہمسے کہکے جاتے ہین - مگر شاید کہین دریا کی طرف گئے ہین کیونکہ بسین اور ننگی منگوائی ہی - آدمی نے آنکے آغا صاحب سے کہا حضور وہان تو کسی اچھی طرح نہین معلوم ہی کہ کہان گئے ہین - مگر قیاس سے کہتے ہین کہ شاید دریا گئے ہونگے کیونکہ بسین اور تنگی منگوائی ہے

آغا صاحب نے کہا لوہے کے پل جاؤ - وہی ہم لوگون کا ٹھیکا ہی - وہین ہونگے -

آدمی کو لوہے کے پل روانہ کیا کہ اتنے مین چھٹن صاحب تشریف لائے گھوڑے سے اترتے ہی کہا بھئی آج تو بدلی ہی کیا اچھا دن ہی -

آغا - آؤ - آؤ - یہان پہلے ہی سے اُڑ رہی ہی تمھارا بڑی دیر سے انتظار تھا -

چھٹن - کیون نہو دوست - دم غنیمت ہی تمھارا -

مہراج - اجی نواب صاحب بندگی عرض ہے -

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

چھٹن - ہیلو - آپ بھی ہین - پورا جلوس -
مہراج - وہ محفل بے رنگ جہان اینجانب نباشد
چھٹن - بہت ہی خوب - بھانڈ ہو گئے -
مہراج - کیا بھانڈ کیسے - ارے بھئی کہتے نہین ہین کہ وہ محفل بے رنگ جہان - لاحول - بھول گیا -
آغا - وہ محفل بے رنگ جہان بھانڈ نباشد -
مہراج - کل بار آندھی جو آئی تو ہم اور ہماری قبیلہ اُسوقت بہلی پر سوار باغ سے آتے تھے - اب جائین تو کہان جائین وہ جو ور وہ نہین ملتاہی اسمین گاڑی لے گئے ہمارا نام سُنکر مستون آیا تو ایک مکان مین ہمین اور ہماری قبیلہ کو نکالیا - تو اب اُس مکان مین ایک تو بوڑھا آدمی تھا مستون کوئی ستر برس کا اور ایک اُسکا لڑکا کوئی پچاس برس کا اور ایک اُسکا دادا کوئی ستترہ برس کا - مگر قبیلہ صاحبہ کی جب نظر پڑتی تھی اُسی گبھرو بر مین نے کان مین کہا - تو بہت ہی شرمائین ہماری قبیلہ صاحب - کہا ای ہٹو تمکو بدی ہی کی سوجھتی ہی میرے لڑکے کے برابر ہی تم بڑے بدگمان آدمی ہو -
راوی - اس فقرے نے آغا صاحب اور نواب چھٹن صاحب کو لُٹا لُٹا دیا - مارے ہنسی کے بُرا حال تھا اور قبیلہ کا لفظ یاد کرکے اور بھی لوٹتے تھے کس صفائی کے ساتھ حضور اپنی زوجۂ مکرمہ کی تعریف کرتے ہین کہ واہ واہ کہنے لگے جب نظر پڑتی تھی اُسی گبھرو پر پڑتی تھی - کیون نہو مہراج ہلی ماشاء اللہ ماشاء اللہ -
آغا صاحب نے کہا بھئی اس وقت ساقی نامہ کہنے کو جی چاہتا ہی - مگر شاعری کی جانب سے کئی مہینے سے ذہن کُند ہی بالکل کہنے کا اتفاق ہی نہین ہوا -
چھٹن - فرمائیے - فرمائیے - واللہ اس وقت ساقی نامہ مزہ بھی خوب دیگا -
آغا - اچھا لیے سنیے -

بیا ساقیا بادۂ خوشگوار	کہ ہر وقت عیش و نشاط و بہار

شراب فرحناک لا ساقیا
صراحی کی جھلکی دکھا ساقیا

چھٹن - شعر گفتن چہ ضرور - بھائی جان -
آغا - تمکو کیا تمیز ہی ہمین نظر حقارت سے دیکھتا ہی تم دل کالا ہین -

خاکساران جہان را بہ حقارت منگر
تو چہ دانی کہ درین گرد سوارے باشد

چھٹن - اچھا بحر خفیف کراجی گویند -
آغا - سائین - آپ بھی مہراج بلی ہین اپنے وقت کے
مہراج - (آگ ہو کر) تو اب ہم بیوقوفی مین ضرب المثل ہین - یہ کہیے - یو بلڈی فول -
چھٹن - واللہ اس وقت یہ بڑی سخت بات کہہ گئے -
آغا - اب آپ لڑوا دیئے -
چھٹن - تمنے ہی کہا ہی بھئی ہمارا کیا قصور ہی
مہراج - کاہے واسطے تم ہمکو بُرا سمجھکر تشبیہ نامہ دیا - کاہے واسطے ہمارا نام لیا تم کہ گفتہ اند -

دشمن دانا بہ از دوست نادان -

آغا - (ہنستے ہوئے) آئین یہ بھی کوئی مصرع ہی آپ کے نزدیک - ماشاء اللہ -
مہراج - (جام اُنڈیل کر) او صاحب کچھ پروا نہین -

ما نمی خواہیم ننگ و نام را

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ننگ و نام را ما نمے خواہیم —

آغا — ارے یار اور سب باتین تم مین اچھی ہین — بس ایک بات بُری ہی — پوچھو وہ کیا — وہ یہ کہ تم ہی کے بگڑ بہت جلد جاتے ہو اور جہان تمنے کلہے واسطے کہا بس بڑا ہی خوف معلوم ہوتا ہی — کاہے واسطے کے معنی یہ ہین کہ منشی مہراج بلی صاحب بگڑ کھڑے ہوئے اب کسی کے منائے نہین منتے کوئی لاکھ منتین کرے وہ ایک نہین سُنتے — لاحول ولا قوۃ — بس بگڑ گئے

چھٹن — اُنکی دوستی بھی بلڈ انگ کتے کی دوستی ہی —

آغا — خوش ہوے اب کُتا بنایا آپ کو —

مہراج — نہین نہین گالڈ انگ کہا ہی —

آغا اور چھٹن دونون نے قہقہہ لگایا کہ گالڈ انگ کہنے پر کیا خوش ہوے ہین آپ — فرمایا کہ ایک دن ہماری قبیلہ نے ہمسے کہا کہ تم تو کُتے کی دم ہو — بس ہم بگڑ گئے کہ کاہے واسطے یو بلڈی فول ایسے بولنے مانگتا — تو وہ ہنسکے کہنے لگین لنڈی کُتا نہین ولایتی کُتے کی دم تمکو بنایا ہی، ہم نے — جی خوش ہو گیا —

منشی مہراج بلی صاحب کو نشے مین یہ سوجھی کہ گاڑی پر سوار ہو کر ہوا کھانے جائین آغا صاحب اور چھٹن صاحب نے روکا مگر انھون نے ذرا بھی شنوائی نہین کی کہا کاہے واسطے تم لوگ ہمکو روکنے مانگتا ہی آغا صاحب نے کہا بھئی اس وقت تم نشے مین دھت ہو —

چھٹن صاحب نے بھی سمجھایا مگر یہ کسکی سُننے والے ہین کہا اگر تم اپنا گاڑی دینے نہین سکتا تو دل ہم اپنا گاڑی

اپنے آپ منگواتا ہی — دیکھو مہرا لوگ گاڑی کرایہ لاؤ

مہرا نے کہا بہت اچھا — مگر باہر جاکے بیٹھ رہا —

آغا صاحب کے خدمتگار نے کہا کہین جانا وانا نہین یہ اس وقت اپنے ہوش مین نہین ہین بن ناحق کو گر پڑین تو اور بھی فضیحتا (فضیحتا) ہو مہرا نے کہا اب تک تو نہین پیتے تھے اب ہی کچھ پینے لگے ہین —

خدمتگار — آوان کا آوان بگڑا ہوا ہی —

مہرا — کیا آغا صاحب بھی پیتے ہین —

خدمتگار — ارے یہ سب پیکڑ ہین —

مہرا — ہمارے مہراج تو ابھی پینے لگے ہین —

خدمتگار — تم دیکھتے جاؤ چپ چاپ بس —

مہرا — اور جو اس وقت کہین یہ گھر چلین تو بڑا ابرا ہو — کہین راستے مین گر پڑین —

جب تھوڑی دیر مین آغا صاحب کو بھی چڑھی اور چھٹن صاحب بھی غین ہوے تو سب کی صلاح ٹھہری کہ چلو ہوا کھائین حکم دیا کہ چوپہیا ٹمٹم کسواؤ اور مشکی اُسمین جوتو —

خدمتگار تو دیکھ ہی رہا تھا کہ سب کے سب دھت ہین اُسنے کوچبان سے کہا بھئی حکم تو چوپہئے کا دیا ہی مگر تم فٹن لاؤ سرکار اس وقت عالم بالا کی ہوا کھا رہے ہین اور جتنے ہین سب مزے مین ہین — کوچبان فٹن مین مشکی گھوڑا جوت لایا — کہا سرکار گاڑی تیار ہی —

اب سُنیے کہ سب کی یہ صلاح ہوئی کہ بوتل ساتھ رکھین بوتل کو جو اُٹھاتے ہین تو سناٹا ہی لاحول ولا قوۃ آغا صاحب نے جھلا کر بوتل کو پٹک دیا تو بہتر ٹکڑے ہو گئے گاڑی پر سوار ہونے گئے تو دیکھتے ہی فٹن آگ ہو گئے اور جھلا کے کہا

آغا — ہمنے تو ٹمٹم کا حکم دیا تھا —

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

خدمتگار۔ حضور ٹمٹم کا موکا (موقع) نہین ہے

آغا۔ (ایک پڑ مگایا) ابھی بدل لاؤ۔

مہراج۔ ٹمٹم لاؤ خود ہانکتے چلینگے۔

تھوڑی دیر مین اونچی چو پہیا ٹمٹم آئی۔ آغا صاحب نے راس لی اور چلے تو بگ ٹٹ۔ چابک منشی مہراج بلی کے ہاتھ مین چابک پر چابک جماتے جاتے ہین اور گھوڑا ہے کہ ہوا سے باتین کرتا جاتا ہے۔ ایک پل کے پاس ایک اِکّے سے ٹکرایا۔ اکّے کو صدمہ بھی پہونچا۔

گہری ندیا پرانی ناؤ کھیون والا متوارا۔ لگا و مولے بیڑا پار۔ اسکا مفہوم صادق آتا تھا۔ موڑ پر اسطرح ہانکی کہ گھوڑا ٹھوکر لیتے لیتے بچ گیا اور دل لگی یہ کہ تینون صاحب خوش ہین کہ بھئی کیا گھوڑا جا رہا ہے پھر ایک اکّے سے گاڑی لڑ گئی اور اکّے والا دھم سے گرا تو آغا صاحب فرماتے ہین وہ مارا چھٹن صاحب بولے مہ گھڑے مین مہراج بلی نے کہا ہین کی مٹی۔ سائیس کا مارے ہنسی کے برا حال تھا مگر جو کس بیٹھا ہوا تھا کہ ذرا کوئی صدمہ ہو تو اچک کے الگ ہو رہے۔

اتنے مین برف کی ایک گاڑی آ رہی تھی گاڑی کا ہے کو گاڑیون کی خالہ جان تھی دور تک گڑگڑاہٹ کی آواز جاتی تھی جیسے ہی قریب آئی آغا صاحب نے کہا۔ (ہون) ہون کے سنتے ہی مہراج بلی نے شڑاپ سے ایک چابک بیل پر رسید کیا تو آغا صاحب نے کہا ول ڈن (شاباش) چھٹن صاحب بولے (یہ بات) مہراج بلی نے کہا ابے بھئی ذرا ہمارے ڈنڈ تو تول دو۔

تھوڑی ہی دور اور چلے تھے کہ ایک اونٹ گاڑی ملی اونٹ اس وقت بگڑا ہوا اور بلبلاتا ہوا جاتا تھا اور شتربان اور ایک اور آدمی دونون طرف کی نکیلین لیے ہوئے سنبھالتے لیے جاتے تھے گھوڑا جو اونٹ کے بلبلانے سے بھڑکا تو آغا صاحب کے بنائے کچھ نہین بن پڑتا قریب تھا کہ گاڑی واڑی کو توڑ تاڑ کے رکھدے مگر سائیس مٹا کو دپڑا اور گھوڑے کو جون تون کر کے روکا خدا خدا کر کے سوداگر کی دکان پر پہونچے اور دو بوتلین پھر جنجر وائن یعنی ادرک کی شراب کی خریدین اور کھلوائین تینون نے پھر پی۔ تو دس منٹ مین ایک بوتل کا صفایا کر دیا اور دوسری بوتل کھلوائی اور دو شیشے کے گلاس اور ایک کوری صراحی مین پانی رکھ لیا اور برف دو سیر ساتھ لے لی یہان سے چلے تو عیش باغ مین دم لیا اور ایک درخت کے سایے مین کھڑے ہو کر ٹھنڈے ٹھنڈے پانی کے ساتھ شراب ممزوج کر کے پی اب نشہ سب کو تیز ہوا اور اس مہراج بلی کے ہاتھ مین ایک درخت کے تنے سے جو گاڑی ٹکرائی تو آغا صاحب دھم سے نیچے آ رہے۔ ارے۔ ارے! سائیس نے اٹھایا کانکھتے ہوئے اٹھے کہا اف یار مار ڈالا اس ظالم بجرنگ بلی نے ایک تو نشہ تیز دوسرے چوٹ۔ مہراج بلی کے عوض بجرنگ بلی زبان سے نکل گیا۔ اب چھٹن صاحب نے راس لی اور چابک شڑاپ سے رسید کیا گھوڑا اور رہوا ہو گیا اب انکو نہین سوجھتا ہے کہ جاتے کدھر ہین۔ اتفاق سے ایک اور گاڑی سامنے سے آتی تھی دونون ٹکرا گئین دونون کے پرخچے پرخچے اڑ گئے انجر پنجر سب الگ اسپر ایک صاحب سوار تھے گاڑیون کے ٹکراتے ہی ایک برق انداز دوڑا آیا صاحب نے اس سے کہا دیکھو دریافت کرو یہ کون لوگ ہین ۔۔۔ انسے کہو کہ اپنا نام لکھدین۔ یہ نوٹ بک ہے اور یہ پنسل یہان

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

یہ لوگ ہوا کے گھوڑون پر سوار تھے کیسی فوٹ بک
اور کمان کی پنسل ۔
مہراج ۔ ول کاہے واسطے تم ہمکو پکڑا یا ہم تمھارا
چالان بولیگا ۔ یو بلڈی فول ۔ کاہے واسطے گاڑی
روکنے مانگتا ہیر کون بولنے سکتا کہ گاڑی لڑ گیا
جرا گاڑی من گرفتار شدہ است ۔
آغا ۔ دیکھو ہٹرک کا چالان کردو ۔
چھٹن ۔ ول کانسٹبل کا چالان بول دو ۔
برق انداز ۔ (صاحب سے) ہجور متوار ہین سب
صاحب ۔ ہان ہم سمجھ گیا ۔
آغا ۔ سٹرک کا چالان بول دیا ۔
برق انداز ۔ معلوم ہو جائیگا ۔
اتنے مین ایک اور صاحب کی گاڑی آئی ان دونون
کو بدست پاکر برق انداز سے کہا انکا چالان کردو
دوسرے صاحب نے جنکی گاڑی سے گاڑی لڑ گئی
تھی بہت سمجھایا مگر انھون نے چالان کر ہی دیا ۔
مہراج ۔ کاہے واسطے ہم تمھارا چالان کریگا
تھانے پر پہونچے تو انسپکٹر صاحب جگائے
گئے کہا کیون رات کو جگاتے ہو ۔ چالان ہین لوگ
آئے ہین حوالات مین لیجاؤ ۔ یا ضمانت پر رہا کردو
کہا ہجور اس راپ لوگ (اشراف لوگ) ہین امیر لوگ
اچھا سامنے لاؤ ۔

مجذوبہ کی بڑ

نواب ہلال رکاب نے دست بستہ مجذوبہ کی خدمت
مین عرض کیا کہ مہربانی کرکے کلان کوٹھی کے اندر چل کے
بیٹھیے مجذوبہ نے نواب صاحب کا ہاتھ پکڑا اور ڈوڑتی
ہوئی چلی وہان بیٹھنے ہی کو تھی کہ ایک ٹھاکر آیا اسکو
دیکھتے ہی مجذوبہ نے بڑ شروع کردی ۔ سرسون کے برابر
دانے ہو گئے ۔ ہان ! بخار آئیگا ۔ ہان ! تپ ہو گی چھ
روز اور چھ دن ۔ سب خیر ہے ۔
نواب صاحب نے اس ٹھاکر کو اپنے پاس بلایا
اور کہا تم یہان کس منشاء سے آئے ہو ۔ اُسنے کہا میرے
بھتیجے کو تین دن سے بخار ہے اور نہایت تیز بخار ہے
انھون نے جو کہا کہ دانے اور سرسون برابر والے
اور بخار ۔ اور چھ روز اسکا مطلب ہم سمجھ گئے
اُسکا مطلب یہ ہے کہ چیچک نکلے گی ۔
نواب صاحب نے کہا اچھا اگر چیچک نکلے تو
ہمین آن کے اطلاع دینا ۔
مجذوبہ ۔ بے اعتباری ۔ ارے بے اعتباری ۔ بڑھا
بر چڑھائی ۔ تیھبا کی لڑائی بے اعتباری ۔ ہان
ٹھاکر ۔ آپ کے دل مین جو ذرا شک ہوا تو
وہ سمجھ گئین ۔
نواب ۔ لاحول ولا قوۃ ۔
مجذوبہ ۔ لاحول بلا ۔ لاحول بلا ۔ ہان !
ٹھاکر ۔ تو مین لڑکے کو لے آؤن جا کے ۔
مجذوبہ ۔ کاہے کو ۔ کیا کام ہے ۔ اچھا ہے ۔
ٹھاکر ۔ جو آپ کا حکم ہو وہی اچھا ہے ۔
نواب ۔ سچ ہے درین چہ شک ۔ ۹

روے مقصود کہ شاہان بدعا می طلبند
سببش بندگی حضرت درویشان ہست

آپ لوگ قطب ہین ۔ قطب ہو دنیا کی ۔ تم لوگ اگر
نہو تو دنیا قائم نہین رہ سکتی ۔
اتنے مین ایک عورت آئی اور آتے ہی قدمون پر

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

گر پڑی اور رونے لگی۔

مجذوبہ بہت ہنسی۔ کہا بچہ تو پیدا ہو گیا۔ لڑکی ہوئی لڑکی دو دن جیے گی۔ بس پھر وہ کہان اور تم کہان۔

نواب صاحب نے جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ اس عورت کی بہو کے لڑکا ہونے والا تھا۔ اسکے گھر آدمی بھیجا تو وہ پیغام لایا کہ لڑکی پیدا ہوئی۔ نواب صاحب کو اور بھی عقیدہ ہو گیا۔ اور کیونکر نہ ہوتا انکے سامنے مجذوبہ کے کمال کا حال صاف ظاہر ہوتا تھا۔

جب سب لوگ چلے گئے اور تخلیہ ہوا تو نواب صاحب نے مجذوبہ سے کہا کہ اگر قمرن ہمین ملجائے تو غلامی کا پٹہ لکھدون۔ ہنسکر جواب دیا لے قمرن لے نازولے۔ جو ہو سو ہو۔ مگر قمرن کی باتین کر۔ برف کا پانی پی۔ ہان!

نواب۔ سونے کی دیوارین چڑھوا دون مکان مین

مجذوبہ۔ اینٹ چونا گارا۔

اختر۔ مجذوب کی بڑ تو ہی ہی۔ ع

اثر رکھتی ہے آتش کی غزل مجذوب کی بڑ کا

ممن۔ اس مرتبے کا کیا کہنا۔ میان اختر۔

مجذوبہ۔ اختر۔ اور انجم۔ اور شمس اور قمر۔

ممن۔ اور قمرن!

مجذوبہ۔ ہان! ۔ ع

یہ بڑھا در و آج مین کل مین
کل تھا گردن مین آج کل کل مین

جیسے نواب ہمپر عاشق ہو گئے۔

نواب۔ (ہنسکر) مین غلام ہون آپکا۔

مجذوبہ۔ دل آگیا۔ ہان!

نواب۔ مین تو حضور کے کمال کا عاشق ہون

مجذوبہ۔ نہین نہین خدا کے بندے سب ہین۔ تم عاشق ہوے ہو ہان! ۔ ع

نہین آنے کی مین دم مین تمھارے
عبث کرتے ہو تدبیرین ہزارون

نیکی نیک را بدی بد را۔ نیک کار کرد۔ غفلت کے پردے مین پڑے ہین۔ ارے غافلو جاگو۔ ع

در کار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست

جو نیک کام ہے وہ نیک بندون کا ہے۔

نواب صاحب سے باتین ہو ہی رہی تھین کہ ایک بوڑھی عورت روتی ہوئی آئی اور مجذوبہ کے قدمون پر گر پڑی کہا ایک پڑوسی نے دس ہزار روپیہ ہمارے پاس رکھوایا تھا کل رات کو چوری ہو گئے۔ اب عزت آبرو اپنی ہے۔ کچھ کرتے دھرتے نہین بن پڑتی۔ سب مین یہی مشہور ہوگا کہ کھا گئی بے ایمانی کی۔ سوا اسکے اور کیا چارہ ہے کہ زہر کھا کے سو رہون۔

مجذوبہ نے نواب صاحب کی جانب اشارہ کیا تو داروغہ صاحب نے بڑھی دور آڑ مین جاکر نواب صاحب کو اشارے سے بلایا۔ اب ممن اور اختر اور داروغہ مین یون باتین ہونے لگین۔

داروغہ۔ پیر و مرشد قطب ہین یہ۔

ممن۔ مطلب یہ ہے کہ اسکو روپیہ دے دو۔

نواب۔ دس ہزار تو بڑی رقم ہے بھئی۔

ممن۔ حضور دس کے ساٹھ لیجیے گا۔

اختر۔ اسمین تو شک نہین۔

ممن - گڑھیا والے نواب نے ایک دن سو روپیہ دیا تھا جس روز سو روپیہ دیا اُسکے دوسرے روز دو ہزار کا منی آرڈر آیا -

راوی - بجا ارشاد ہوا - منی آرڈر اور دو ہزار کا درست ہی !!! -

ممن - حضور واللہ مین کیا عرض کرون -

اختر - کچھ تو اس بوڑھیا کو دینا چاہیے -

داروغہ - سفارش کیسی زبردست ہی بھائی جان

اختر - کیسی کچھ - واللہ جس رئیس سے کہین دس بیس ہزار روپیہ دے نکلے - ذرا اشارہ کرنے کی دیر ہی جس سے کہین فوراً دے دے -

نواب - بھئی یہ سچ ہی - مگر رقم بھلی خنگی ہی -

اختر - ای تو حضور جتنا ہی گڑ ڈالیے گا اُتنا ہی میٹھا ہوگا -

ممن - اور مع سود واپس لیجیے -

داروغہ - یہ آج آزمائش ہی آپ کی -

نواب - تو ہم دینگے تو مگر دس ہزار کچھ ٹھکانا ہی بس دو سو دلوا دو -

ممن نے کہا خداوند بڑی بدنامی ہوگی اور اگر یہ خفا ہو جائینگی تو غضب ہی ہو جائیگا - پھر کرتے دھرتے ایک نہ بن پڑیگی - یہ یاد رکھیے گا - غلام جتائے دیتا ہی حضور اتنے بڑے فیاض ہو کر اور ایسی باتین فرماتے ہین -

داروغہ نے بھی تائید کی - سرکار ذرا سے کے لیے اتنی بڑی بدنامی اُٹھانا کون دانائی ہی اور پھر ایسے شخص کے ساتھ جو آج شہر کا قطب ہی -

نواب صاحب نے غور کرکے کہا اچھا بھئی ایکہزار روپیہ دے دو - اختر نے انکی تعریف کرنی شروع کی - کیون نہو حضور کیا بات ہی -

داروغہ - بھئی کوئی نئے رئیس تو ہین نہین - پتر ڈن کے رئیس ہین جانتے ہو کہان سے سلسلہ ملا ہی -

نواب صاحب اور ممن اور اختر جاکے مجذوبہ کے قریب بیٹھے - اور داروغہ صاحب اُس ضعیفہ کو گاڑی مین بٹھا کر کوٹھی مین لے گئے اور وہان جا کے ایک ہزار روپیہ خزانچی سے مانگا - مگر سوچے کہ مبادا کوئی بات پیدا ہو پھر اُس عورت کو گاڑی پر بٹھایا اور کلان کوٹھی مین لا کے نواب صاحب کے سامنے روپے گن دیے -

مجذوبہ - دعا دے انکو - انکو دعا دے -

ضعیفہ - اللہ انکی عمر دراز کرے - دودھون نہائین پوتون پھلین - اللہ کرے انکی مرادین پوری ہون - دلی آرزو بر آئے -

ممن - آمین - ثم آمین -

مجذوبہ - ساب لے قمرن کو - نازو لے قمرن کو اب سے -

لینگے نہ میرے مونس میر سلام کب تک مجھسے نہ دہ کرینگے دیکھون کلام کب تک	

ممن - دم غنیمت ہی -

اختر - کیا بھولی باتین ہین -

نواب - اور مضمون خیز - غت ربود نہین - خاص پڑنے آنکے دریافت کیا حضور کیا شئ کہائی جائے نواب صاحب نے مجذوبہ سے دریافت کیا اُنھون نے کہا - سیم - بھنڈی - مولی چقندر - آلو بخارا انناس اور گوشت تو بکری کا -

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

نواب صاحب اور کل حاضرین ہنسنے لگے کہ۔
(گوشت تو بکری کا) یہ اچھا فقرہ چُست کہا۔ جب
نواب صاحب نے اصرار کیا تو کہا نواب۔ نواب۔ ای نواب ابا
یہ ہان۔ ہان۔ جی جی کرتے جاتے ہین۔ مگر انھون نے
جو نواب کی رٹ لگائی تو تار باندھ دیا۔ آخر کار فرنی تیار
ہوئی۔ بھونی کھچڑی ارد کی مگر اسمین یخنی دم کی جانے
اور مُرغ پلاؤ ہو۔ مگر بہت بھاری نہو۔ اور قورمہ
لعاب دار اور دو پیازہ۔ اور عمدہ سرکے کا اچار
مگر روٹی سادی ہی ہو صرف چپاتیان بس اور
کچھ نہین۔ بہت بھاری کوئی شے نہو۔

نواب صاحب نے ڈرتے ڈرتے پوچھا کہ بھلا
اگر کھانے کے ساتھ کوئی شے پینے کی بھی ہو تو کیسا۔
مجذوبہ۔ سُن سُن۔ ؎

ما مقیمان کوے دلداریم
رُخ بدنیاے دون نمی آریم

نواب۔ (ہنسکر) کیا خوب یہ کیا خوب۔
ممن۔ سوال از آسمان جواب از ریسمان۔
داروغہ۔ سرکار دریافت کرتے ہین کہ کوئی شے
پینے کی ہو تو حرج تو نہین ہے۔
مجذوبہ۔ بڑے آصف الدولہ کا امام باڑہ۔
داروغہ۔ حضور یہ تو مجذوب ہین انکو اس سے
کیا بحث ہے حکم ہو تو منگواؤن۔
نواب۔ ضرور ہے اسکے لطف
صحبت کیا۔

داروغہ صاحب نے رقعہ لکھا۔ کرمفرمائے مخلصان
مسٹر فرتچی مانک جی۔ دو بوتل شری از قسم اول
اور ایک بوتل کیورلیسو کی بدست حامل بہت جلد
بھیجد بیجئے تاکید جانیے سرکار کو بڑی ضرورت ہے۔ مگر
شراب قسم اول کی ہو اور خوش مزا درد سر صبح کو نہو
اور ایک درجن لیمو نیڈ بھی ضرور بھیجیے گا۔
مجذوبہ نے دل لگی دیکھنے کے لیے حکم دیا کہ نواب صاحب
اور ممن اور اختر اور داروغہ سب دریا مین پیرین۔
دیکھین کون اچھا پیرتا ہے۔ ناچار۔ لنگیان باندھ باندھ
کے دریا مین کودے اور پیرنے لگے۔

داروغہ پیرنا کم جانتا تھا۔ مگر نواب صاحب مشتاق
تھے نواب کے پیرنے کی بڑی تعریف کی۔ ممن اور
اختر اور داروغہ جھوٹ بات تک مین ہان مین ہان
ملاتے تھے نہ کہ امر واقعی مین۔
مجذوبہ۔ کھڑی لگاؤ۔ کھڑی لگاؤ۔ ہان!
نواب۔ جو ناچ نچاؤگی ناچینگے۔
ممن۔ مگر قرن کا پتا لگاؤ۔
مجذوبہ۔ قرن اور نازو۔ نازو اور قرن۔

جب رونا بوتلین لیکر آیا تو نواب صاحب کو
یہ سوجھی کہ بھئی آؤ دریا ہی مین پیین۔ بوتل کھولی
گئی اور دریا ہی اُڑنے لگی۔ ممن اور اختر اور
داروغہ اور نواب سب نے چسکی لگائی اور ممن نے
دریا سے نکل کر ایک جام مجذوبہ کو بھی دیا۔ اُسنے
بھی پی لیا۔ اور بڑی مسرور ہوئی۔ جب دریا مین
پیر چکے اور کوئی پاؤ بوتل کے قریب خالی ہو گئی
تو سب کے سب باہر آئے۔
نواب۔ بھئی لطف میکشی یہی ہے
ممن۔ حضور اب سیکھ گئے
اختر۔ واللہ کیا لطف حاصل ہوا ہے۔
ممن۔ خداوند یہ تو پی کر بڑی ہی خوش ہوئین اور دو بجے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اور دیجیئے ۔ انکا نام کیا ہی ۔ کیا نام ہی بی تمھارا ۔ خدا کے لیے بتا دو ۔

مجذوبہ ۔ نانون گانوُن ٹھانون ۔

ممن ۔ اُئی ! ہم نام پوچھتے ہین ۔ یہ ٹھانون گانون بتاتی ہین ۔ واہ ری گھبراہٹ ۔ اچھی دل لگی ہی ۔ من چہ می سرائم و طنبورۂ من چہ می سراید ۔

مجذوبہ ۔ طنبورہ اور ستار اور سُر اور تال ۔

نواب ۔ اسی کا نام تو بڑا ہی ۔

داروغہ ۔ دو بھی ممن کو پھر ذرا سی ۔

ممن نے مجذوبہ کو دی اور آپ بھی دو گلاس بھر کے پیے اور داروغہ کو بھی دی ۔

اب سُنیے کہ ممن تو تھوڑی دیر مین ٹِن ہو گئے اور داروغہ لڑکھڑانے لگے حسین علی نے ممن کو فرش پر لٹا دیا لیٹتے ہی انکی تو خبر آگئی یہ تو غین ہو گئے ۔ کہین پتا ہی نہ تھا ۔ داروغہ لڑکھڑاتے ہوے فرش تک آئے ۔ مجذوبہ مزے مین تھی ۔ نواب صاحب خوش ۔ ایک بوتل تو اُڑ گئی تھی حکم ہوا کہ دوسری کھولو حسین علی نے کہا حضور پیین مگر داروغہ صاحب کو نہ دیجیے گا ۔ یہ اب تھوڑی ہی دیر مین لوٹا چاہتے ہین ۔ میان اختر البتہ مزے مین ہین ۔ دوسری بوتل مین سے اختر اور نواب صاحب اور مجذوبہ نے پی ۔

اختر ۔ حضور انکو تو دیکھیے ذرا نہین معلوم ہوتا ہی کہ پی ہی پس یہ معلوم ہوتا ہی کہ جیسے برسون کی حضرت سلامت پینے والی ہین ۔

نواب ۔ کیون کیسی سُشی ہی ۔

مجذوبہ ۔ حسین آباد کا پھاٹک ۔

نواب ۔ (ہنسکر) دلکشا کا پھاٹک ۔

اختر ۔ نہین حضور رومی دروازہ ۔

نواب ۔ نہین کلان کوٹھی ۔

مجذوبہ ۔ یہ ٹھیک ہی ۔

نواب تو صاحب ایک بات تو ٹھیک ہوئی کہین خدا خدا کر کے ۔ کلان کوٹھی ۔

خاص بردار نے آنکر عرض کیا کہ حضور خاصہ چُنا جائے کھانا پہلے انکے واسطے لاؤ ۔ مجذوبہ نے صرف کھچڑی قورمے کے ساتھ کھائی ۔ پلاؤ اُٹھوا دیا ۔ انکے بعد نواب صاحب اور اختر اور داروغہ نے کھانا کھایا ۔ جب کھانے سے فراغت پائی تو مجذوبہ نے حکم دیا کہ کسی قوال کو بلاؤ ۔ حکم کی دیر تھی ۔ قوال موجود ۔ کہا معرفت کی کوئی شے گاؤ ۔ پھر حکم دیا گاڑی تیار کراؤ گاڑی پر خود بھی سوار ہوئین ۔ اور نواب صاحب اور اختر کو بھی سوار کرایا اور قوال کو بھی ساتھ بٹھایا اور شاہ مینا صاحب کی درگاہ آئین ۔ یہان گانا ہوا اور مجذوبہ نے بڑا وجد کیا ۔ اور کئی بار روئی اور اکثر حقانی غزلون کی خود فرمائش کی ۔ نواب صاحب بھی اس وقت بڑے مزے مین تھے ۔ جب واپس ہوئے تو میان اختر کہنے لگے ۔ پیر و مرشد ذرا دیکھیے کیا انقلاب ہی ایک وہ دن تھا کہ ثمرن کے ساتھ حضور مزے اُڑاتے تھے ۔ اب ایک دن یہ ہی کہ بی مجذوبہ بغل مین بیٹھی ہین ۔

رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت

جناب منشی مہراج بلی صاحب الشہیر بہ (کاہے واسطے) اور آغا محمد اطہر صاحب اور نواب چھٹن صاحب بہادر رئیس لکھنؤ (؟) محمد علی والی بارہ دری مین دندنا رہے ہین ۔ یہ بارہ دری نواب علی نقی خان بہادر

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

دستور معظم وزیر اودھ نے بنوائی تھی اور کسی زمانے مین واقعی قابل دید تھی - اب شہر کے کل تھانون کا صدر مقام بھی ہی پہلے مجرم چالان ہو کر یہین بھیجے جاتے ہین اب سنیئے کہ انسپکٹر پولیس نے جو سُنا کہ دو چار بھلے مانس چالان ہو کر آئے ہین تو انکو اپنے سامنے بلوایا دیکھا تو تین بزرگوار اور تینون شریف اور بھلے مانس - چونکہ خود بھی شریف زادہ اور پڑھا لکھا آدمی تھا انکی حالت پر سخت افسوس ہوا - انکو یہان آئے ہوئے چند ہی روز ہوے تھے تینون صاحبون کو کرسی دی اور نام دریافت - آغا محمد اطہر اور چھنگن صاحب نے گردن نیچی کر لی - مگر منشی مہراج بلی صاحب روبکاری کے لیے کھڑے ہوگئے کہا ہمارا نام منشی مہراج بلی صاحب بانقابہ ہی اگر آپ ہمکو برق اندازون سے دھمکائیے گا تو ہم اپنی فوج کو بلائیگا کدھر گیا ہمارا لوگ ہمارا سب کو بلاؤ - ول سب کا سب جھاڑو پنجہ لیکے آؤ - کاہے واسطے تم ہمکو اپنا کرچ اور تلوار اور وردی دکھانے ملنگتے - بلاؤ ہمارا مہتر لوگ کو ایک دم سے بلاؤ - اچھا اب کیا بات ہی - آپ نے منشی مہراج بلی صاحب کا نام نہین سُنا -

اُنھون نے جو بکنا شروع کیا تو آغا صاحب اور چھنگن صاحب کو سخت ناگوار گذرا - کہ ایک تو اس مصیبت مین پڑے دوسرے انسپکٹر اجنبی آدمی کبھی کی جان پہچان نہین تیسرے اسپر طرہ یہ کہ منشی مہراج بلی صاحب خواہ مخواہ کے لیے بلبلا رہے ہین انسپکٹر صاحب بھی دنگ تھے کہ یہ کون بے تکا آدمی آیا ہی کہ بیٹھے بیٹھے مجھے ڈپٹ رہا ہی - ایک کانسٹبل سے پوچھا کہ یہ کون ہین اُسنے کہا حضور خدا جانے کون ہین مگر یہ تینون متوالے تھے اور کہتے تھے کہ سٹرک کا چالان کردو ایک نے تو یہ کہا - دوسرے صاحب بولے برق انداز کا چالان کردو - تیسرے بولے ایک دم سے چالان بول دو دوسرے برق انداز گیان سنگھ سے دریافت کیا تو اسنے کہا حضور تمام سٹرک پر مارکے ہلا مچا رہے تھے سٹرک کا چالان بول دے - اور سپاہی کا چالان کردے - کون صاحب آوا اور وہ کہیں کہ ان سبکا چالان کردو - منشی مہراج بلی صاحب پھر بگڑے - ول تم کاہے واسطے جھوٹ بولنے مانگتا ہی ستم لوگ ہمکو نہین پہچاننے مانگتا ہی ہم بڑا ہین - سُنو - سنو - س

ستم آن پیل دمان و ستم آن شیر نرہ
نام بہرام مرا و پدرم بو جُبرہ

چاچی کمان در دست و زرہ بر دو حلیمہ آہنی در پا د خود فولادی بر فرقد ان مرا ز چو گیدا ران پولیس ننگ شود بہ چہ باک دارم کہ گفتہ اند

مشکلی نیست کہ آسان نشود
مرد باید کہ ہراسان نشود

انسپکٹر واقعی متحیر تھا کہ یہ کون ذات شریف ہین مگر آغا صاحب اور چھنگن صاحب کو سکوت مین دیکھکر یقین ہوگیا کہ اسی کمبخت کے سبب سے یہ اس بلا مین مبتلا ہوے ہین حقہ پی رہے تھے - آغا صاحب کی طرف بڑھایا اُنھون نے بندگی کا اشارہ کرکے حقہ لیا اور پینے لگے -

انسپکٹر نے افسوس کے ساتھ کہا کہ آپ لوگ رئیس زادے اور شریف زادے اور بھلے مانس اور آپکا چالان - بڑے افسوس کا مقام ہی - مگر یہ بزرگوار آپکے ساتھ کون ہین یہ یا تو دیوانے پاگل آدمی ہین یا اسوقت نشے مین ہین -

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

بہرکیف اپنے آپے مین تو نہین ہین عجیب قطع کے آدمی معلوم ہوتے ہین عجیب الخلقت۔ نمائشگاہ مین بھیجنے قابل ہین۔ آغا صاحب نے کہا نمائشگاہ نہین تو عجائب خانے مین رکھنے کے قابل تو ضرور ہین۔

اسپر انسپکٹر اور کانسٹبل ہنس پڑے اور منشی مہراج بلی صاحب بگڑے کاہے واسطے تم لوگ کھی کھی کھی کرنے مانگتا ہی ہم صفائی کی عدالت مین ایک دم سے چالان کردیگا۔ بس چپ رہو۔

اتنے مین نواب رونق جنگ آئے اور ایک تھانہ دار صاحب انکے ہمراہ تھے۔ آغا صاحب بہت ہی شرمائے۔ نواب صاحب نے انسپکٹر صاحب کی طرف مخاطب ہوکر نہایت گرمجوشی سے ان سے کہا حضرت گو نیاز نہین حاصل مگر مصافحہ تو کیجئے۔

انسپکٹر صاحب نے بڑے تپاک سے مصافحہ کیا کہا اسم مبارک جناب کا۔ انھون نے کہا رونق جنگ تھانہ دار نے انکی تعریف کی کہ آپ ہمارے ملک کے شہزادے ہین۔ نواب رونق جنگ بہادر اور یہ صاحب جو تشریف رکھتے ہین منشی مہراج بلی صاحب ہین بہت مشہور رئیس ہین یہانکے کوٹھی ویرٹنک تو اضع و تکریم اور چنین چنان کا تکلف رہا آخر کار تھانہ دار نے کہا مجھے کچھ عرض کرنا ہی۔ انسپکٹر صاحب ایک کمرے مین تھانہ دار کو لیکر گئے اور نواب صاحب کو بھی بلوایا جب رونق جنگ وہان پہونچے تو تھانہ دار نے کہا یہ تینون صاحب بڑے عزت دار اور رؤسائے شہر ہین مگر اتفاق وقت انکا چالان کردیا گیا اب انکی عزت آپکے ہاتھ ہی۔ انسپکٹر نے کہ شریف آدمی اور عالیخاندان تھا کہا بس اسی کے لیے آپنے تکلیف گوارا کی لاحول ولا قوۃ۔ ایک رقعہ کافی تھا بلکہ رقعہ کی بھی کچھ ضرورت نہ تھی۔ اور میری سمجھ مین نہین آتا کہ ان صاحبون نے قصور کیا کیا ہی کسی کو مار ڈالا کسی کو گھل ڈالا کہین بلوا کردیا آخر ستم کیا ڈھایا خواہ مخواہ کے لیے کسی کو لے مرنا اور شی ہی۔ آپ ذرا تردد نہ کیجیے ان صاحبون سے کہیے کہ تشریف لیجائین ہم سمجھ لینگے۔

نواب۔ حضرت واللہ آپ نہایت ہی معقول حاکم ہین اہی سبحان اللہ۔

انسپکٹر۔ مین تو خادم ہون۔ حاکم کیا معنی جناب تھانہ دار۔ عجیب نقش کے آدمی ہین واللہ۔

نواب۔ پیدا کہان ہوتے ہین ایسے آدمی۔

مہراج۔ (جھلا کر) کیون نہین پیدا ہوتے۔ پیدا نہین ہوتے تو ہم کہان سے آئے۔

انسپکٹر۔ (ہنسکر) یہ عجیب قطع کے بزرگ ہین واللہ

رونق جنگ۔ بڑا سیدھا آدمی ہی اور گول آدمی ہی

انسپکٹر۔ مگر اسوقت چڑھی ہوئی ہی غالباً۔

رونق جنگ۔ یہی تو خرابی ہی اور خرابی کیا ہی۔

تھانہ دار۔ نواب چھٹن صاحب اور آغا محمد اطہر صاحب بیمثل لوگ ہین مگر اتفاق وقت۔

انسپکٹر۔ جناب نواب صاحب اور جناب آغا صاحب اہی حضرت آپ یون تشریف لائیے۔ بسم اللہ۔ اب بس اسکا تو ذرا خیال نہ کیجیے مین امر حق اور انصاف کے مقابلہ مین نوکری کی کوئی حقیقت نہین سمجھتا۔ ہان ع

	خدا ترس را بر رعیت گمار	

یہ میرا مقولہ ضرور ہی اور اسی پر عمل۔

آغا۔ آپ بہت اچھے لوگ ہین واللہ۔ زبان نہین جو

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

تعریف کیجائے۔

چھٹن ۔ اے سبحان اللہ۔ مگر آپ سے ایسے وقت مین ملاقات ہوئی جب ہم مجرم بنے ہوے ہین۔

انسپکٹر ۔ لاحول ولا قوۃ۔ مجرم کیسے۔ یہ آپ فرماتے کیا ہین آپ اسکا تو ذرا بھی خیال نکرین۔ بندہ خادم ہے آپ سب صاحبون کا۔ مین سمجھ لونگا۔ ذرا بھی خیال نفرمائیے یہ کیا بات ہے۔ آخر آپنے کیا کیا۔ کسی کا باپ مارا۔ کسی کا مال مارا۔ خواہ مخواہ کا جھگڑا۔

چھٹن ۔ گردش زمانہ اور اتفاق وقت۔

انسپکٹر ۔ کچھ مضائقہ نہین ہے آپ سے ملاقات ہی ہوگئی آپ کچھ رنج نہ کیجیے۔

رونق جنگ ۔ انسپکٹر صاحب ہم آپ کی ملاقات سے محظوظ ہوے اکثر ملا کرینگے۔ واللہ آپ بہت اچھے لوگ ہین۔ تعریف نہین ہوسکتی۔

مہراج ۔ وہ تو اچھے لوگ ہین ہی۔ اور ہم۔ ہم کیسے لوگ ہین حق اللہ پاک ذات اللہ۔

حاضرین ہنستے ہنستے لوٹنے لگے۔ تو منشی مہراج بلی صاحب اور بھی بگڑے۔ کاہے واسطے یو کالا لوگ کھل کھل کھل ٹھٹھا کرنے مانگتا ہے۔

کانسٹبل ۔ ہجور او روہ بھوج کہان گئی ہجور کی۔

مہراج ۔ شہر بھر کے مہتر کو بلاؤ اسی دم۔

ک ۔ ہمارے بلائے نہین آتے ہین ہجور چلے چلین۔

م ۔ دل تم اتنا بڑا قد کاہے واسطے بڑھایا۔ املی کے درخت سے بڑا قد ہے۔

راوی ۔ حالانکہ یہ کانسٹبل پستہ قد آدمی تھا۔ مگر یہ کچھ دیکھتے بھالتے تو تھے نہین۔ جو منھ مین آیا بک دیا۔

ک ۔ ہجور کی گھڑی مین کے بجے ہین اس وکھت۔

راوی ۔ گھڑی ندارد۔ مگر جیب مین ہاتھ ڈالکر فرماتے ہین پندرہ منٹ آیا ہے۔

تھانہ دار ۔ کے بج کے پندرہ منٹ آیا ہے۔

مہراج ۔ بس دوسری بار ہم نہین بولنے مانگتا۔ پندرہ منٹ آیا ہے اور بس۔ دوسرا بات نہین

ک ۔ اجی تو ہجور کاہے پر پندرہ منٹ آیا ہے۔ اگر یہ نہ بتایا تو پھر بیکار ہے ہجور۔

م ۔ دل کوئی ہے۔ مہتر لوگ سے بولو ہمارا چالان کردے اور بس۔

راوی ۔ کہنے کو تھے اسکا چالان کردے مگر فرمایا ہمارا چالان کردے۔ اسپر بھی بڑا قہقہہ پڑا۔ تو جھلا کر اپنا منھ پیٹ لیا کاہے واسطے تم کالا لوگ بکنے مانگتا ہے ہمارے سے ہم تم لوگ کو منھ لگائے نہین مانگتا۔

رونق جنگ ۔ ارے بھئی تم اس وقت ہو کہان۔

مہراج ۔ (آنکھون کو ملکر) یہ کون محلسرا ہے بھئی۔

رونق جنگ ۔ بھلا پہچانو تو جانین۔ بولو۔ ایک دو تین۔ یہ چار۔

مہراج ۔ یہ کسی رئیس کا آبدار خانہ ہے۔

رونق جنگ ۔ اچھا اور آپ یہان کیونکر آئے۔

مہراج ۔ (آنکھون کو پھر ملکر) دل ہو تو ہم بھی نہین سمجھا یا۔ ہم یہان کاہے واسطے آیا۔

رونق جنگ ۔ (کان مین) چالان ہوا ہے۔

اب انکا نشہ بھی ہرن ہوا۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کاٹو تو لہو نہیں بدن میں

چہرے کا رنگ فق ہو گیا - وہ ڈانٹ ڈپٹ اور غل غپاڑا اور تیزی اور دھمکی اور کاہے واسطے کی صدا سب حضرت بھول گئے - اب یہ بھی نہیں پوچھ سکتے کہ بھئی کس علت میں چالان ہوا - قصور تو معلوم ہو کہ قصور ہمسے کیا سرزد ہوا ہی - سکوت کا عالم - انسپکٹر نے جو انکی یہ کیفیت دیکھی تو سمجھ گئے کہ اب نشہ ہرن ہوا - اور انتہا کی پشیمانی ہی - کہا آپ تردد مین کیون ہین - ایسا بھی اتفاق ہو گیا - کچھ حرج کی بات نہین ہی اب آپ گھر جائیے -

آغا محمد اطہر اور رونق جنگ اور منشی مہراج بلی انسپکٹر سے رخصت ہوے اور راستے مین یون باتین ہونے لگین -

نواب رونق جنگ نے ہم سب کی عزت رکھ لی ورنہ ایک ہی کٹہرے مین آغا صاحب اور چھٹن صاحب اور منشی مہراج بلی مجسٹریٹ کے سامنے کھڑے ہوتے دل لگی تو بڑی ہوتی مگر رونق جنگ نے بچا دیا اور انسپکٹر صاحب نے بھی بڑی بھلمنسی کی - پولیس مین ایسے بھلے مانس کم پائیے گا -

اب سنیئے کہ دوسرے روز جو نواب محمد عسکری کو خبر ہوئی تو بڑا ہی رنج ہوا - مجذوبہ کے ہان سے جو آئے تو نواب رونق جنگ کے خدمتگار نے انکسے کہا کہ سرکار بڑا غضب ہوا تھا مگر اللہ نے بہت بچایا اور عزت رکھ لی کہا کیا ہوا اُسنے ساری سرگذشت کہ سنائی -

نواب - لاحول ولا قوۃ ! بڑا ستم ہو گیا تھا -

خدمتگار - حضور آغا صاحب اور منشی مہراج بلی اور نواب چھٹن صاحب تینون صاحبون کا چالان کر دیا گیا تھا -

نواب لاحول ولا قوۃ - بڑی شرم کی بات ہی -

خدمتگار - حضور ہمارے سرکار نہ دوڑ جاتے تو کیا جانے کیا ہو جاتا - اللہ کو کچھ اچھا ہی کرنا منظور تھا اور حضور کو توال صاحب نے بڑی مہربانی کی -

نواب - بھلے مانس آدمی ہین نا - شریف زادے -

اتنے مین چھٹن صاحب کا آدمی آیا کہا حضور سرکار نے یاد کیا ہی - اگر فرصت ہو تو ذری چلے چلیے -

نواب صاحب نے گاڑی تیار کرائی اور چھٹن صاحب کے یہان گئے وہان میان ممن بھی بیٹھے ہوے تھے اور باتین کر رہے تھے -

ممن آداب عرض کرتا ہون خداوند -

نواب - ارے یار ہمنے ایک بڑی بُری خبر سُنی ہی -

ممن اسکا ذکر نہ کیجیے خداوند - ع

رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت

مگر اسکا تدارک ہونا چاہیے بڑی بدنامی ہوئی واللہ اور صحبت کے سب لوگ بدنام ہوے کہ یہ جتنے ہین سب ایسے ہی ہین - ؎

چو از قومے یکے بیدانشی کرد
نہ کہ را منزلت ماند نہ مہ را

چھٹن صاحب نے بہت شرماتے ہوے کہا - یار عسکری اُس دن تو بھائی صاحب اللہ نے عزت رکھ لی مگر مچھلی والی بارہ دری تک جانا ہی کیا کم تھا اور وہان جو دو ایک برق انداز ملے وہ ہمارے جان پہچان نکلے اُنھون نے بہت متحیر ہو کر سلام کیا اور باہم کچھ باتین کرنے لگے - اس قدر شرمایا ہون کہ کیا عرض کرون - اور مہراج کمبخت کی یہ کیفیت کہ خواہ مخواہ

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

البحت کی یہ کیفیت کہ خواہ مخواہ غل مچا رہا ہی کاہے واسطے تم لوگ بولنے لگتے۔ کاہے واسطے چالان کرنے مانگتا او کالا مین چپ رہو۔

عسکری۔ واللہ۔ یعنی وہان بھی کاہے واسطے حضرت کو یا ذرہا۔ بڑا بیوقوف ہی۔

چھٹن۔ سُنیئے تو فرمایا ہمارے سب مہتر لوگ کو بلاؤ۔

عسکری۔ اَئین! لاحول ولا قوۃ۔ توبہ توبہ۔

ممن۔ حضور پولیس والے بڑی نقل کرتے ہین انکی

عسکری۔ افسوس ہی واللہ۔ اس صحبت کا یہی نتیجہ ہی واللہ نگرس

	ہر کسے ناصح برائے دیگران ناصح خود یافتم کم در جہان	

ہم کیا ہین۔ ہم تمسے بدتر ہین۔

ممن۔ اے حضور سب ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ہین جہان چسکی لگائی بس پھر چلا دور۔

چھٹن۔ بلاؤ ہمارے مہتر لوگون کو۔

ممن۔ یہ مہتر کیون بلائے جاتے تھے۔

چھٹن۔ لڑائی کے لیے۔ کہ پولیس والون کو آکے مارین۔

ممن۔ مگر اب بالکل چھوڑ دینا چاہیے۔

قاعدہ ہی کہ جب ایک روز شراب خواری انسان زیادہ کرتا ہی تو دوسرے روز طبیعت از بس کسلمند ہو جاتی ہی۔ اور قسم کھا لیتا ہے کہ بس اب سے آئے گھر سے آئے۔ اب عمر بھر نہ پینگے۔ بس کان پکڑے۔ لیکن جہان شام ہوئی پھر وہی جام اور صراحی۔ مگر اب یہ سب سوچتے ہین کہ بھئی اب کم پینی چاہیے اور رفتہ رفتہ چھوڑ دینی چاہیئے۔

اور نواب چھٹن صاحب نے تو صاف صاف علانیہ کہدیا کہ یارا اگر اب ہم پئین تو پاجی سمجھنا۔

	ممن سے سرگوشی	

ناظرین کو کسیقدر الجھن ہوتی ہوگی کہ یا الٰہی کجا قمرن اور نازو کجا مجذوبہ اور کلان کوٹھی۔ یہ بی ہمسائی کے مکان سے قمرن کہان چمپت ہوئین اور نازو نواب صاحب کے دربار مین کیونکہ داخل ہو گئین اور مجذوبہ کو اس قصے سے کیا سروکار ہی اور یہ گتھیان کیسی پڑتی جاتی ہین۔

اصل حال یہ ہی کہ یہ سب نواب بشیر الدولہ کی کارستانی ہی یہ سب کانٹے انھین ذات شریف کے بوئے ہوے ہین یہ بزرگوار اس فشن کے لوگون مین ہین جو خواہ مخواہ کا جھگڑا مول لیتے ہین خدائی فوجدار جنکی طبیعت مین داخل ہی کہ دو دوستون یا میان بیوی یا باپ بیٹے مین جوتا چلوا دین اور سیر دیکھین۔ تمام عمر یہی کیا کیے۔ اگر بیٹے کی طرف ہوے تو اس سے باپ پر دعوے کرا دیا اور بیوی کی طرف ہوے تو میان کی شامت آئی۔ انکا تو کہین نہین گیا ہی چونکہ عمر کا ایک معتد بہ حصہ انھین باتون مین صرف کیا تھا لہذا کاٹ پھانس مین برق ہو گئے تھے اور بعض اوقات تو ایسی سوجھتی تھی کہ اچھے اچھون کو نہ سوجھتی نواب محمد عسکری کو تو یہ بالکل ہی لونڈا سمجھتے تھے اور انکے رفقا مین سے داروغہ انکا جواب دینے والا تھا مگر داروغہ کو اس امر کی اطلاع ہی نہ تھی کہ بشیر الدولہ اندر ہی اندر کیا کارروائی کر رہے ہین ورنہ داروغہ ضرور کچھ روک تھام کرتے وہ تو کہیے اتفاق سے ٹانگ زخمی تھی نہین تو اب تک خدا جانے کیا انقلاب پیدا کر دیا ہوتا۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اس جھگڑے مین نواب صاحب کا یہ منشا نہ تھا کہ نواب نادر جہان بیگم کے ساتھ ہمدردی کرین لاحول ولا قوۃ اس سے انھین کیا بحث تھی صرف یہ خواہش تھی کہ اس جھگڑے مین کوئی ایسی بات پیدا کرین جو کسی نے نہ کی ہو اور اس خوبصورتی کے ساتھ کارروائی کرین کہ کانون کان کسی کو خبر نہو اور محمد عسکری کو بھی چیتے یار بنائے رہین —

یہ دن رات بیٹھے بیٹھے اسی منصوبے مین رہتے تھے کہ کسی تدبیر سے قمرن کو مٹیا برج بھیجدین نواب صاحب کو بمبئی دوڑادین - بیگم کے دس بارہ ہزار ربا دین رونق جنگ اور محمد عسکری کو لڑوادین - منشی مہراج بلی اور آغا محمد اطہر مین جوتا چلوادین - قمرن کے میان کو بہکا کر ممن پر نالش کروادین - جلد اور آخر مین فوجداری ہوجائے بس انھین فکرون مین دن رات غلطان پیچان رہتے تھے - اور کوئی فکر نہ تھی —

جب کلکتہ سے روانہ ہوے تھے تو انکو یقین کامل ہو گیا تھا کہ بیگم صاحب پر حاوی ہوجائینگے اور نواب محمد عسکری کی بھاری کارستانیون کے مقابلے مین ایک نہ چلیگی ہم ہی ہم ہونگے - مگر بیگم صاحب کو عفیفہ و پارسا پایا تو منھ کی کھائی - اب یہ دوسرے ڈھرے پر چلے - مجذوبہ کے ہان نواب صاحب حضرت ہی کی وجہ سے پہونچے ہین اسکے دو اسباب ہین - بشیر الدولہ کو تو یہ مایوسی ہو گئی کہ بیگم صاحب کے عشق سے خاک فائدہ نہو گا - انکی پاکدامنی کا نقش تو انکے لوح دل پر ایسا منقوش ہو گیا کہ مٹائے سے نہین مٹ سکتا - اب انکو فکر ہوئی کہ نواب صاحب سے انکو لڑواو دو - دونون مین جوتا چلے - نوبت بعدالت آئے تو خرے ہون خود خفیہ طور پر بیگم صاحب کو مدد دو اور ظاہر مین نواب صاحب کے ہمدرد بنے رہو - میرے دونون ہیٹھے - سوچے کہ اس سے بڑھ کر حکمہ نہین چل سکتا کہ قمرن کچھ دن غائب ہو جائین اور کسی اور عورت پر نواب صاحب کا عشق چرائے اور اسیر لٹو ہو جائین نئے عشق کا سودا بے ڈھب ہوتا ہی لہذا گھر بیٹھے بیٹھے یہ فکر کی کہ ایک کمسن اور حسین عورت کو مجذوبہ بنایا اور اسکے کمال کی کمال تعریف کی - خود تو اسکا ذکر نہین کیا مگر ممن کو پھانسا اور کچھ چٹایا بھی اور کئی اور آدمیون کو پھانسا - ایک تو اس پیراک کو پھانسا اور پانچ چھ اور آدمیون کو اس روز نواب صاحب کے سامنے جتنے آدمی زن و مرد مجذوبہ کے پاس آئے تھے سب کھائے ہوے - سب پھندیت

ناظرین کو یاد ہوگا کہ کسی نے کہا میرے لڑکے کو بخار آتا ہی اور مجذوبہ نے بڑ ہانکنی شروع کی کہ دانے نکلینگے اور بخار آئیگا وغیرہ وغیرہ یہ سب بناوٹ کی باتین تھین اور وہ فقرہ بھی کیا چست کیا ہی کہ پیرنا نہین جانتے اور مجذوبہ کے حکم سے پیرنے لگے مگر نواب صاحب کی اس سادگی کے صدقے کہ کیا جلد یقین آگیا فوراً باور کر لیا - اور بہت ہی متحیر ہوے کہ یا الٰہی یہ کیا ماجرا ہی اسی سے انکا عقیدہ اور بھی جم گیا - اور ادھر ممن اور بھی چمکا رہا تھا گو بشیر الدولہ نے صرف ممن کو پھندیت بنایا تھا مگر ممن خوب سمجھتا تھا کہ اگر پھیل بنا رہیگا تو دال نہ گلیگی - لہذا اسنے خر اور داروغہ کو بھی گانٹھ لیا اب نواب صاحب کا بنالینا کون بات تھی مگر آپس مین یہ قسم ہو گئی تھی کہ جو بھید تھے بہر نہ ظاہر ہونے پائے کیونکہ چھٹن صاحب کو خود آوارہ ہو گئے مگر وہ اس فن کے آدمی

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

نہ تھے کہ اپنے دوست کو بلبلٹنے دیتے منشی مہراج بلی گول
آدمی سہی لیکن محمد عسکری کو چکمہ دینا انکی شان کے خلاف تھا
آغا محمد اطہر یار باش آدمی ممن کی نسبت اگر انکو
معلوم ہو جاتا کہ نواب صاحب کے خلاف ہی تو گھرے
گھڑے نکلوا دیتے ۔ دار وغہ اور اختر تو ممن سے
گنٹھے گئے تاہم اب نواب صاحب کی اس صحبت مین
وہ لوگ شریک نہین ہو سکتے اور ان موالید ثلاثہ
یعنی میان ممن ور اختر اور دار وغہ نے یہ پٹی پڑھا دی
تھی کہ خبر دار سرکاران لوگون پر یہ راز نہ آشکارا ہونے پائے
اب سنیے کہ نواب بشیر الدولہ ممن کو کیا پٹی پڑھاتے
ہین اور وہ کیا کہتا ہی ۔

بشیر ۔ آخاہ ۔ آؤ میان ممن ۔ یون بیٹھو یار ۔
ممن ۔ خداوند بہت اچھا بیٹھا ہون ۔ حضور ۔
بشیر ۔ پہلے یہ بتاؤ کہ بنگئے یا نہین بنے ۔
ممن ۔ سولہ آنے بنگئے ۔ شبہ نہین باقی رہا ۔
بشیر ۔ کیون کیا سوجھتی ہی ۔ مگر سوائے چھند تیون
کے اور کوئی نہ جاننے پائے ۔
ممن ۔ کیا مجال خداوند ۔ ممکن نہین ۔
بشیر ۔ اور ایک کام اور کرو ۔ کبھی کبھی مجذوبہ سکرایا
بھی کرے اور قمرن کا ذکر ہر دم کرتی رہے ۔
کہے کہ وہ قمرن کمر کو لچکاتی ۔ اکڑتی ہر تی آتی ہی
وہ چھپ گئی وہ ہنس دی ۔ اس وقت قمرن کے
گال کیسے لال ہین اور نواب کو دیکھ دیکھ کر مسکرا
رہی ہی سمجھے میان ممن ایسی ایسی باتین کرے تو پھر لگی دیکھو
ممن ۔ اور حضور اسکو روپیہ مل گیا ۔
بشیر ۔ واللہ بھئی تو پھر جانا پیا چکمہ اسنے آنکے کہا تھا
کہ دس ہزار روپیہ ضمانت کا رکھا تھا ۔

ممن ۔ ای حضور ہزار روپیہ کا توڑا گنوا دیا گیا یار دن کے
چلمے کہین ہٹ پڑتے ہین ۔ کیا مجال ۔ دل لگی بازی ہی کچھ
بشیر ۔ ممن عمر بھر کی روٹیان ہین بھائی جان ۔
ممن ۔ غلام خوب واقف ہی اسمین کیا شک ہی
عمر بھر کی روٹیان تو ہین ہی ۔ مگر جو چال سے چلے
بشیر ۔ بس بس ۔ بس بس ۔ مرے دل کی کہی ۔
ممن ۔ حضور ہی کے ایسے لوگون کی صحبتون مین
مین غلام نے بھی بسر کی ہی خداوند ۔

بشیر الدولہ نے بڑی دیر تک ممن کو خوب پٹی پڑھائی
کہ یون چکمہ دو اور یون لوٹو ۔ دو گھنٹے کامل تخلیے مین
یہی چرچا رہا ممن بھوکا بہت تھا شب کو شراب
کثرت سے پی تھی صبح کو کھانا نہین کھایا گیا تھا ۔ اب
بھوک لگی ۔ کہا حضور اسوقت مارے بھوک کے برا
حال ہی کچھ کھلوائیے حکم دیا کہ کھانے کو اگر کچھ تیار
ہو تو منگواؤ ۔ کہو میان ممن صاحب کو بھوک لگی ہی
باورچی نے آن کر عرض کی حضور کھانا پک رہا
ہی مگر پلاؤ اور بورانی اور تلی اروییان حاضر ہین ۔
ممن ۔ کیا خوب ۔ پھر اور کیا ہونا چاہیے ۔
بشیر ۔ پلاؤ اور بورانی اور تلی اروییان
بس بس کافی ہی ۔ اور دیکھو برف کا پانی لاؤ ۔
خوب سرد ۔ اور ذرا اچار لاؤ ۔
راوی ۔ اب تو بڑی خاطرین ہونے لگین ۔
ممن ۔ حضور بڑے خوش خور ہین واللہ ۔ کیا
پلاؤ پکا ہی خدا گواہ ہی اور تلی اروییون نے تو وہ مزہ
دیا ہی کہ زبان ہی جانتی ہی ۔
بشیر ۔ بھئی اب کھانا بھی انسان اچھا نہ کھائے تو پھر
لطف زندگی ہی کیا خاک مجھے تین شوق ہین کھانا اچھا

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کپڑا اچھا ہو - اور مکان خوب سجا ہو - بس -

راوی - اب باقی کیا رکھا - مکان، لباس، غذا

ممن - حضور ایک روز غلام بھرے کریلے حضور کو کھلائے گا اپنے ہاتھ سے پکاؤنگا - بالکل نئی ترکیب سے -

بشیر - کل ہی سہی کل کسی وقت پکاؤ -

ممن - مگر ایک شرط ہی حضور - ہان یہ ضرور ہی

بشیر - وہ کیا بھئی - نکاح کی سی شرطین ہین -

ممن - ترکیب غلام کسی کو نہ بتائے گا خداوند -

بشیر - بھئی - اچھا پکاؤ تو تم

ممن - تو کوئی تین سیر کریلے منگوا رکھیے -

بشیر - دیکھو جی - رونے سے کہدو کہ کل تین سیر عمدہ عمدہ ہرے ہرے کریلے منڈی سے صبح کو لیتا آئے -

ممن - اور حضور کاہی کے پرسندے منگوائیے گا ایک چیز ملا کر قیمہ کرونگا اور دو سیر دہی منگوائیے گا چکا -

بشیر - مین نے سُنا کلان کوٹھی مین بھی بڑے اہتمام سے کھانا پکا تھا -

ممن - حضور کو خوب خبر پہونچ جاتی ہی -

بشیر - اور گھر سے باہر نکلتا نہین - خوبی یہ ہی

ممن - حضور رات کو اُس روز بھر گاڑی پر سوار ہو کر اور مجذوبہ کو بٹھا کر شاہ مینا کی درگاہ گئے - وہان قوالی ہوا کی بڑی دل لگیان ہین جو مجذوبہ نے حکم دیا وہ نواب صاحب بجا لاتے تھے اب تک وہی حال ہی حکم دیا سبکے سب دریا مین ہر سب لنگیان باندھ باندھ کے کود پڑے اور بڑی دیر

تک پیرا کیے جب سامان آیا تو پھر باہر آنا پڑا -

بشیر - سامان کا ہیکا - کھانے پینے کا -

ممن - حضور پر کوئی بات چھپی ہی سرکار -

بشیر - مین واقعی ابھی تک نہین سمجھا واللہ -

ممن - حضور کے فرمانے کی بات ہی بھلا -

بشیر - مین صحیح عرض کرتا ہون میان ممن صاحب -

ممن - اچھا پھر اب اسکو ڈھکا ہی رہنے دیجیے اب یہ بات ڈھکی ہی رہے تو بہتر ہی - کیا ضرور ہی پردہ کسکا فاش کرنا -

بشیر - کیا کچھ شغل ہوتا ہی - ہان یہ بھی ہی

ممن - حضور کو کیا نہین معلوم تھا تعجب ہی -

بشیر - کیا آپ بھی شریک صحبت ہین سچ کہنا -

ممن - نہین حضور استغفر اللہ! کیا مجال!!!

جب میان ممن کھانا کھا چکے تو نواب بشیر الدولہ نے کہا بھئی یہ پلیٹین علیحدہ رکھو - ہمارے دسترخوان پر اب یہ نہ آنے پائین ملکہ صاحب لوگون کے برتنون مین رکھوا دو آپ بُرا نہ مانیے گا میان ممن صاحب مجھے اسکے نام سے نفرت ہی اور یہ بھی مجھے یقین ہو گیا ہی کہ آپ خود شریک صحبت ہین اسمین تو کوئی شک ہم ہی نہین سکتا - افسوس کا مقام ہی واللہ اس کمبخت نے دین بھی ہاتھ سے دیدیا - کب سے پینے لگا - ہم جانتے ہین روز چنگ اور حسین صاحب اور آغا صاحب بھی شریک ہوتے ہونگے -

ممن - حضور ایکدن بھٹیر کو خوب چڑھ گئی ذرا زیادہ تو اسکو زبردستی پلادی - مہراج بلی تک کو اپنی صراحی کا پانی ملا کر زبردستی دیدی

نواب صاحب اپنے دل مین سوچنے لگے کہ بیگم نے ہمارے ساتھ بدی کی ہی - تو سہی کہ گھر پھر نہ بلٹو اور دن - بھئے رینٹکی کی اُنکے ساتھ کلکتہ سے یہان آکے راستے مین زحمت اٹھائی

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اور انکا ساتھ دیا۔ اور اس احسان کا اُنھون نے یہ معاوضہ
کیا۔ کیا زمانہ ہے۔ مگر مین بھی وہ گیتی مار دونگا کہ عمر بھر یاد
رہے۔ تجھ سے آدمی کے منھ چڑھنا اور منھ لگنا کیا دل لگی
ہے کچھ۔ جتنا نیچے اُتنا اوپر۔ کسی شے مین بند نہین۔

ممن ۔ حضور وہ خود بھی پھرتی ہین اور اچھا پھرتی
ہین اور بنتی تو ایسا ہین کہ کوئی کیا بنے گا۔

بشیر الدولہ کے راز دان اور مشیر اس امر خاص مین
دو اور بزرگوار تھے۔ ایک منشی وفا صاحب۔ دوسرے
اُنکے لڑکپن کے دوست فقیر بخش حجام۔ ان دونون
کو بھی آپ نے ممن کے سامنے طلب کیا۔

بشیر ۔ میان ممن ان دونون صاحبون سے بھی ملو۔

ممن ۔ (نائی کی طرف اشارہ کر کے) ان صاحب کو
تو مین پہچانتا ہون مگر (وفا کی طرف اشارہ کر کے)
ان صاحب سے ناواقف ہون۔

بشیر ۔ آپ میرے دوست منشی وفا صاحب ہین۔

وفا ۔ اب تو ہم اور آپ ایک ہی فرض ادا کرنے
کے لیے مقرر ہین۔

ممن ۔ خدا راس لائے۔

وفا ۔ آمین۔ انشاء اللہ۔ مار لیا ہے۔

ممن ۔ چال تو خوب سوجھی ہے۔

وفا ۔ اجی پٹ ہی نہین پڑ سکتی ہے۔

ممن ۔ مگر نواب صاحب کو بھی کیا سوجھتی
ہے۔ ع ۔

جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی

نائی ۔ ہم مجبور رئیس ہین۔ رئیسون کے یہان پیدا ہوے
ہین۔ کہ باتین ہر کوئی مقابلہ نہین کر سکتا ہے
کوئی ہاتھیون سے گنے کھا سکتا ہے۔ کوئی کیا
کھائیگا۔ شیرون کے شیر ہی ہوتے ہین مجبور ۔

ممن ۔ اجی کیون نہین۔ ہمارے حضور کو جب سوجھتی
ہے چھ مہینے آگے کی ۔

بشیر الدولہ نے ممن کو یہ پٹی پڑھائی کہ مجذوبہ کو
سمجھا دو کہ اب دو ایک روز ذرا نواب صاحب سے
کھنچی رہین پھر اُنکی بیقراری دیکھیے۔ قدمون پر ٹوپی
نہ رکھ دین تو ہمارا ذمہ ہے۔ وہ تو قرن کی دھن لگی ہے اور
مجذوبہ خود بھی بڑی خوبصورت عورت ہے سُرخ و سفید
گوری چٹی کم سن اور چالاکی و چستی اور کید و فریب مین برق
اسکو کوئی جھانسا کیا دیسکتا ہے۔

ممن ۔ جہان پر چوک جاتے تھے وہان یہ سبق دیتی تھی
ہان داروغہ کی راے اور فقرون اور کید کی باتون کو
البتہ مجذوبہ بھی مانتی تھی۔

بشیر ۔ ایسا کرو کہ مجذوبہ اُنکے گھر
پڑ جائے۔

ممن ۔ خداوندا ایسا ہی ہوگا۔ دیکھتے جایئے۔

بشیر ۔ سوتے کی انیٹون کی دیوار چڑھوا لو مگر
ہاتھ پانون بچائے ہوے۔ آنٹھون گانٹھ کمیت۔

اتنے مین محمد عسکری کے ہان سے آدمی آیا ممن نے
کہا نواب صاحب کا رقعہ آتا ہے مین چھپ رہتا ہون یہ
کہکر ممن کمرے مین چلا گیا۔ اور رونئے نے سلام کر کے خط دیا۔

مائی ڈیر بشیر۔ یار عجیب آدمی ہو۔ بھائی جان آنکھین
دیکھنے کو ترس گئین۔ از براے خدا آؤ اور ہم پر احسان کرو
بھئی عجب طرح کے آدمی ہو واللہ ارے ظالم کبھی تو یارون
کی صحبت مین بیٹھا کر آغا صاحب تمکو یاد کر رہے ہین

(تمھارا بھائی عسکری)

ازجانب آغا محمد اطہر کورنش۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

چلمہ کار گر ہوا

آج نواب گردون قباب محمد عسکری صاحب پسر مع میان ممن و منشی اختر و داروغہ صاحب مجذوبہ کی خدمت کثیر الرافت مین حاضر ہوئے تو اُس روز کی نسبت انکو زیادہ تر جلال مین پایا اور اُس جلال نے اُنکے جمال کو بھی دوچند کر دیا تھا۔ چہرہ اُس روز کی نسبت زیادہ چمکتا دمکتا تھا اور اگر نواب صاحب پر رعب غالب نہ آیا ہوتا تو وہ معاً سمجھ جاتے کہ پوڈر لگا کر مُنھ دھویا ہی۔ بال آج کمر کے کہین نیچے لٹکے ہوئے تھے اور مبصر کے سوا دوسرے شخص کو ہرگز محسوس نہین ہو سکتا تھا۔ کہ مصنوعی بال ہین سُرمے کے دنبالے نے بھی جوبن کی آگ کو بھڑکا دیا تھا اور مصنوعی تل جو رخسار تابان پر سرمے سے بنایا تھا وہ واقعی اِس مصرعے کا مصداق تھا۔ ع

بالک فرنگ مین حبشی کوتوال ہی

کلان کوٹھی کے اندر یہ لوگ نہین جانے پائے تھے کہ مجذوبہ کے زور زور چلانے کی آواز آئی۔ پائین فرش یا لب فرش یا پائین پر۔ ہان! ممن نے کہا حضور آج مزاج کی شوریدگی زیادہ معلوم ہوتی ہی کہ اتنے مین آواز آئی۔ بجوکی پیرا ہوتا۔ کالا پانی ہوتا آغا پر پچاس جرمانہ ہوتے۔ ہندو پر تیس چھپٹن دس دن کی بھٹی پاتا فضیحت ہوتے تفضیحت۔ بڑا ہی فضیحتا ہوتا۔ مگر۔ ع —

رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت

نواب صاحب نے ممن کو حکم دیا کہ پہلے تم جاکے اطلاع دو کہ نواب صاحب حاضر ہوئے ہین اور سلام کی اجازت چاہتے ہین۔ ممن کو دیکھتے ہی مجذوبہ نے للکارا کیا ہی ارے کیا ہی۔ یہان کیا کام ہی۔ یہان کچھ کام نہین ہی یہ راستہ عام نہین۔ دریا دریا جاؤ۔ پھوٹ کھاؤ۔ قرن کو سر سون بلائینگے۔ مگر دور سے دکھائینگے اور مینھ برسے جھما جھم ممن نے عرض کیا حضور نواب صاحب حاضر ہوئے ہین اگر حکم ہو سرکار کا تو سلام کو حاضر ہون۔ بڑے زور سے قہقہہ لگایا اور کہا وہی نواب جو ہمکو حاجی عبدالرحمن کے مزار پر لیگیا تھا۔ وہ نواب جس نے ہمین پلاؤ کھلایا تھا۔ اچھا نواب ہی مگر ہمارے جھونپڑے مین نواب نبکے نہ آئے۔ ہمارے پاس جب آئے تو دوست نبکر آئے۔ فقیرون کا دوست نبکر آئے تو ہمارے سر آنکھون پر آئے آئے۔

ممن نے دور سے نواب صاحب کو اشارہ کیا۔ نواب صاحب آگے آگے اور داروغہ اور اختر پیچھے پیچھے نواب صاحب نے جھک کر آداب عرض کیا۔ کہا زندہ باش حاجی عبدالرحمن کے مزار پر آج بھی چلیگا۔ نواب نے کہا ضرور۔ مگر اُس دن تو شاہ مینا صاحب کے مزار پر گئے تھے کہا نہین نہین حاجی عبدالرحمن کے مزار پر جو کنیٹ رائے کے تالاب کے پاس ہی۔ ہان! ہان! ہان! انکا تکیہ کلام تھا۔ مگر ہان کا لفظ اس طرح بڑھا کر اور گردن ہلا کر ادا کرتی تھین کہ اور بھی بھولے پن کی تصویر کھینچ جاتی تھی۔ نواب صاحب کو بیٹھنے کا اشارہ کیا اور بکنے لگین۔ دیکھو نا۔ پتون کو دیکھو کہ انکی جو بدلی ہوئی تو کیا ہوا۔ ہرے بدل گئے زرد آئے۔ زرد بدل گئے سبز آئے سبز بدلے کاہی آئے یہ کہکر مجذوبہ کوٹھری کے اندر چلی گئی نواب صاحب نے ممن سے پوچھا کہ یہ ہرے اور زرد اور کاہی سے کیا مراد ہی اور اُسدن تو ہمکو یاد آتا ہی کہ شاہ مینا صاحب کی درگاہ گئے تھے۔ یہ کہتی ہین کہ حاجی عبدالرحمن کے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

مزار پر گئے تھے۔ ممن نے جواب دیا۔ خداوند۔ مجذوب کی بڑ کے یہی معنی ہین۔ خدا جانے اسوقت کس رنگ مین ہین۔ اور وہ کیا کہتی ہین ہم لوگ کیا سمجھتے ہین اختر بولا پیر و مرشد اس ہرے اور زرد اور سبز اور کاہی پتون کی بدلی سے خزان اور بہار مراد ہے فصل بہار مین پتے ہرے ہو جاتے ہین۔ خزان مین زرد۔ سوکھے درخت کے پتے کاہی ہوتے ہین کیسی کے سبز کسی کے زرد

نواب صاحب دل مین سوچے کہ واقعی یہ مجذوبہ باکمال عورت ہے اسکے کمال مین شک نہین اسکی باتین انکو بہت پسند آئین۔ اور اس بھولے پن سے مجذوبہ باتین کرتی تھین کہ واقعی ہر صافی مذاق وجد کرتا اور لطف یہ کہ بھولے پن کے ساتھ شوخی بھی غضب کی تھی۔ صباحت کے ساتھ ملاحت اور شوخی کے ساتھ نمکینی کیون نہ ستم ڈھائے۔ اتنے مین مجذوبہ کوٹھری کے باہر آئین تو ایک فہرست ہاتھ مین نواب صاحب نے پوچھا یہ کاغذ کیسا ہے۔ کہا یہ فہرست ہے۔ نواب صاحب نے ہاتھ بڑھا کر فہرست لی اور پڑھی

فہرست چندے کی جو واسطے کسی مخفی کام کے اُن لوگون کو دیا جائیگا کہ مختلف شہرون کے قطب ہین

قطب شہر آگرہ ۔۔۔ ۵ قطب لکھیم پور۔ ۲۰

مجذوبہ لکھنو ۔۔۔ ۲ سندو فقیر تبت ۔۔۔ ۳

مجذوب یاضی پور ۔۔۔ ۱ مجذوبہ گرو اس پور ۲۰

نواب صاحب اسکا مطلب نہین سمجھے ۔ اور حق یون ہے کہ ہماری سمجھ مین بھی اسکا مطلب اچھی طرح سے نہین آیا۔

نواب ۔ ممن ذرا ادھر آؤ۔ یہ کیا شے ہے

ممن ۔ حضور غلام نہین سمجھا اختر کو دکھائیے ۔

نواب ۔ منشی اختر صاحب ذرا یہ فہرست تو پڑھیے۔

اختر نے یہ کاغذ پڑھکر اور پنسل سے ایک کاغذ پر اسکا جواب لکھکر نواب کو دے دیا۔

حضور عالم یہ فہرست چندے کی ہے جب کبھی کوئی مجذوب کسی سے خوش ہوتا ہے تو اسکو یہ فہرست دکھاتا ہے آپ ضرور اسمین چندہ دیجیے۔ لاکھون روپیہ خرچ کرنے سے جو بات حاصل نہوتی وہ آپکو گھر بیٹھے حاصل ہوتی جاتی ہے تھوڑے سے روپیے کا خرچ ہے اور مطلب حاصل حضور قسمت کے دھنی ہین۔ اللہم زد فزد۔

مجذوبہ پھر کوٹھری مین چلی گئی اور دروازے زور سے بند کر لیے۔ نواب صاحب نے جو موقع پایا تو تخلیے مین ممن اور داروغہ اور اختر سے مشورہ کیا اختر نے جو پٹی پڑھائی تھی وہی داروغہ نے بھی پڑھائی کہی بدی تو تھی ہی ملی بھگت ممن جان بوجھ کے لاعلمی ظاہر کرتا تھا تاکہ اس ملی بھگت کی چھانہ بھی نواب صاحب نہ پائین ہمنے آج تک نہین سنا کہ مجذوب اور تبت کے ہندو فقیرون کے لیے مخفی کامون کے واسطے چندہ دیا جائے۔ ان لوگون نے اچھی اُپج کی لی نواب صاحب نے دریافت کیا کہ آخر اب کیا کیا جائے اور کیونکر چندہ دیا جائے تو اختر نے جواب دیا۔

ایک کام کیجیے مجذوبہ لکھنو یعنی یہی مساۃ انکے نام پر تو دو ہزار لکھیے۔ اور پانچ اور بین آئین لکھیم پور کے قطب یا گرو اس پور کی مجذوبہ کے نام دو سو لکھ دیجیے چھپی نواب صاحب کو تو یہ پٹی پڑھائی ہی گئی تھی کہ جس سے مجذوب لوگ خوش ہوتے ہین اور جسکا بھلا کرنا چاہتے ہین اسکو یہ فہرست دکھاتے ہین بے سوچے سمجھے فوراً پنسل لی اور مجذوبہ کے نام پر دو ہزار لکھ دیے۔ مگر اُنھے تو یاد تھی نہین دو ہزار لفظون مین لکھے اور قطب لکھیم پور کے نام ۲ سو لکھے

ممن ۔ کیا سیر چشم رئیس ہین تعریف محال ہے ۔
اختر ۔ بھائی جان ۔ خدمت ہی سے عظمت بھی ہے ۔
ممن ۔ کیا شک ہے خدمت کرو اور عظمت پاؤ ۔
داروغہ ۔ اب قمرن اسی ہفتے مین زیب آغوش ہو توسہی ۔ ہمارا دل گواہی دیتا ہے ۔
نواب ۔ مگر مجذوبہ کا دل لیئے ہوئے بگڑ نے نہ پائین ۔ کہ پھر کیا کرایا کھیل سب ملیامیٹ ہو جائے
ممن ۔ کیا مجال خداوند ۔ دیکھتے تو جایے ۔
اختر ۔ حضور جانین لڑی ہوئی ہین پیر و مرشد ۔
داروغہ ۔ اچھا دیکھیے تو اس اٹھوارے مین کیا ہوتا ہے بس دیکھتے ہی جایئے انشاء اللہ تعالے ۔
نواب ۔ اچھا ایک ہفتے تک ہم نہ بولینگے ۔
اختر ۔ ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے حضور ۔
نواب ۔ بس کہدیا نا ۔ ایک اٹھوارے تک کی آزمایش ہے آٹھ دن کچھ بہت نہین ہوتے ۔ اور پھر ایسے کام کے لیے معاذ اللہ ۔ آٹھ دن کی تو کیا حقیقت ہے لوگ تو عمر اسی مین صرف کر دیتے ہین ۔
اختر ۔ اور پھر بھی شاہد مراد سے ہم آغوشی نہین نصیب ہوتی ۔ لیلی اور مجنون کو دیکھیے ۔ فرہاد اور شیرین کا حال عیان ہے ۔ عذرا اور وامق کی سرگذشت مشہور دیار و امصار ہے ۔ شمع و پروانے ہی کو دیکھیے ۔ ع

کان سوختہ را جان شد و آواز نیامد

داروغہ ۔ کیا خوب مثالین دی ہین منشی اختر صاحب ۔
اختر ۔ یہ سب بزرگون کی صحبت کا اثر ہے
ممن ۔ بڑے خوش بیان آدمی ہین منشی اختر صاحب

داروغہ ۔ ایسے ہین کہ کسی اور دربار مین کم ہونگے
نواب ۔ کم ہونگے ۔ یون کہیے کہ اب کسی رئیس کے ہان انکا جواب دینے والا نہین ہے ۔
مجذوبہ نے کوٹھری کا دروازہ کھولا تو ممن نے لپک کر فہرست واپس دی اور باادب عرض کیا کہ دو ہزار حضور کے نام اور دو سو ملکیم پور کی مجذوبہ کے نام نواب صاحب نے لکھے ہین ۔ کہا بلاؤ ۔ نواب صاحب دوڑتے ہوے خوش خوش گئے تو اپنے قریب بٹھایا ۔ اور میٹھ لٹھو کی اور کہا شاباش اسکے بعد ایک روٹی کو پانی سے تر کیا اور ریش کم کے کہا کھالے ۔
نواب ۔ واہ چپڑی اور دو دو (کھالی)
مجذوبہ ۔ کیسی ہے کیسی ہے ۔
نواب ۔ نعمت عظمی ۔
ممن ۔ یہ کھانا ہر ایک کو نصیب نہین ہوتا ۔
اختر ۔ حق ہے جسپر مہر ہو جائے ۔
ممن ۔ جسپر مہر ہو جائے اُسکا ستارہ چمک جائے
اختر نے دور ہی سے کہا حضور یہ تنہا خوری اچھی نہین ہم لوگ بھی امیدوار ہین ایک ایک ٹکڑا ہمکو بھی مل جائے نواب صاحب نے کہا بھئی مین تو کھا گیا پہلے سے کیون نہ کہا ۔ اُنھون نے کہا حضور کو خود ہمارا خیال چاہیے تھا نہ کہ ہم عرض کرین اور پھر ملے بھلا نہین کیا خوبی ہے خیر حضور کا بھلا تو ہم سبکا بھلا ہم لوگ تو حضور کی ترقی دولت اور ازدیاد عمر کے دعاگو ہین ۔ خدا حضور کو مدارج اعلی پر پہونچائے ہمارے لیے یہی دولت ہے اس سے زیادہ اور کیا ہوگا ۔
نواب صاحب اسقدر خوش تھے کہ گویا لاکھو کھا روپیہ

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

آنکو ملگیا۔ جامے مین پھولے نہین سماتے تھے کہ اب شاہد آرزو سے ہم آغوش ہونگے بی قمرن کی جدائی کے دن اب ختم ہوگئے ابکی سات پردون مین رکھون توسہی دم بھر پاس سے نہ ہٹنے دون۔ ابکی اغا ری مغلانی چھوچھو ماما ایک کو نہ پھٹکنے دون۔ بلکہ اگر مراد برآئی تو سیدھا نینی تال لے اُڑونگا۔ اور وہان جاکے دندناؤنگا کہان کا جھگڑا۔ اس جھنجھٹ سے تو چھٹکارا پائے گا۔ یہ کیا تھوڑا ہی۔ ہم اسی کو ہزار غنیمت سمجھتے ہین۔ بشیر الدولہ کی کارستانی تو وہان نہین چلنے پائیگی۔ کدر الکا تو خوف نہین رہیگا بیگم تو باتین نہین سُنائینگی۔ سالی تو طعنے نہین دینگی رونق جنگ تو ادھر کی اُدھر نہ لگائینگے۔ ان سب باتون سے تو بچونگا۔ اور پھر پہاڑ کا قیام۔ آب وہوا فرحناک تندرستی اور صحت کے لیے اکسیر اعظم۔ نیم جان جاکے ازسر نو زندگی پاتے ہین دو چار چیدہ چیدہ احباب ہونگے اور ہم ہونگے۔ لطف زندگی ہی اور یہ ہی یہان دھوپ اور لون کے تھپیڑے اور گرمی اور احتباس سے جان پر بنی ہوئی ہی لاکھ خس کی ٹٹی اور برف کا پانی ہو وہ بات کہان۔ وہ قدرتی بہار اور خنکی کجا

نواب۔ ممن یار چلو نینی تال۔

ممن۔ حضور غلام کو کیا عذر ہی۔

اختر۔ حضور ابھی عزم بالجزم فرمائیے۔

نواب صاحب نے مجذوبہ سے کہا اگر ہماری مربی اور مہربان ہو تو ہمسے یہ وعدہ کرو کہ کسے روز قمرن کی اور ہماری ملاقات ہوگی ٹھیک ٹھیک بتاؤ اگر صحیح بتادو تو ہم تمھاری دعوت کرین۔ گو ہم غریب آدمی ہین مگر خیر دال دلیا ہی سہی اور کچھ نہین تو ہماری خاطر ہی سہی۔ بادشاہ کیا فقیرون کے ہان نہین جاتے۔

مجذوبہ۔ تو فقیر کون ہی جی۔ ہم کہ تم۔ بتاؤ صاحب

نواب۔ فقیر ہم ٹھہرے تم تو بادشاہ ہون کی بادشاہ ہو

مجذوبہ۔ چل جھوٹے۔ سب جھوٹا جھوٹ کہتا ہی۔

نواب۔ ہم تمھارے غرضمند ہین کہ تم کو ہماری غرض ہی۔

مجذوبہ۔ ہمکو تمھاری غرض ہے۔ (زور سے قہقہہ لگا کر)۔

نواب۔ تمکو غرض ہوتی تو تم دوڑی آتین کہ ہم۔

مجذوبہ۔ تم ہمین گھورنے آتے ہو۔ (زور سے ہنسکر)۔

نواب (ہنسکر) ہنسوڑ بھی ہین۔ پرلے سرے کی

داروغہ۔ حضور کو خدا نے ایسا ہی رئیس کیا ہی کہ ان ایسی پاکدامن عورت سے حضور ہنسین بولین۔

مجذوبہ۔ چل الگ ہٹ سادر سنیے گا۔ اے واہ ہی۔

نواب۔ بڑی دیر سے (ہان) نہین کیا یہ کیا۔

مجذوبہ۔ نازو اور قمرن۔ کون کون۔ قمرن!

نواب۔ دلواو تو جانین۔ ہان دلواؤ تو بھلا۔

مجذوبہ۔ اچھا کل آ۔ کل دیکھ لے۔ مگر دور دور سے

نواب۔ کوس بھر سے سہی مگر دیکھ سکونگا۔

مجذوبہ۔ ہان ہان۔ ہان ہان۔ کل حاضر ہونا۔

نواب۔ تو کل پھر حاضر ہون۔ ضرور۔ بولیے

مجذوبہ۔ ضرور حاضر ہو۔ ضرور حاضر ہو۔

نواب۔ ہزار کام چھوڑ کے آؤن اور بیچ کھیت آؤن مگر میرا کام تو نکلے کسی طرح۔ مین تو درم ناخریدہ غلام ہو جاؤنگا عمر بھر کو مول لے لوگی چیلا تمھارا ہو جاؤن مگر شرط یہی ہی کہ تم قمرن کو مجھے دکھا دو۔ اور چاہیے جو بیہودہ ہو قمرن کی ایک جھلک دیکھ لوان لیس اور جو اتنا بھی نہو تو ہماری بدقسمتی

مجذوبہ

مجذوبہ ۔ بہت ہی محظوظ ہوے ۔ بڑے خوش جامے مین نہین سماتے ۔ اب کیا ہی تمرن کو دیکھنا ز دکو دیکھو ۔ ہمکو دیکھو ۔ مجھکو دیکھو ۔ مجذوبہ کو دیکھو ۔ انھین آنکھون سے سب کچھ دیکھو ۔ اور اچھل کود کھاند ۔

پھولے پھولے پھرتے ہین کہ آج ہمار و بیار
تلسی گاے بجاے کے دیت کا ٹہین باتو

اسکو مجذوبہ نے کئی بار باواز بلند اس دھن مین گایا کہ نواب صاحب کی آنکھون سے آنسو نکل پڑے بے اختیار رو دیے ۔ ممن نے جو دیکھا کہ یہ وجد کر رہے ہین تو اور بھی زور زور ٹھہر ٹھہر اکر گانا شروع کیا ۔ انکے دیکھا دیکھی میان ممن بھی جھوٹ موٹ کے آنسو پونچھنے لگے ۔ اور دو ایک بار رومال بھی آنکھون کے پاس لے گئے ۔

نواب ۔ ہاے مار ڈالا ۔ کیا پیاری آواز ہی ۔
ممن ۔ حضور آواز نہین جادو ہی ۔ واللہ ۔
داروغہ ۔ جادو کی کیا حقیقت ہی اسکے سامنے
اختر ۔ حضور مین تو وجد کی حالت مین ہون ۔ ع ۔

وجد ہی روح کو نغمہ ہی کہ جادو ہی یہ

خدا جانے یہ کیا ہی سمجھ مین نہین آتا ہی کہ نغمہ ہی یا سحر یا جادو ۔

نواب صاحب نے تین روز تک مجذوبہ ہی کے ہان پڑاؤ ڈال دیا اور سطرح گرویدہ معتقد ہو گئے کہ معاذ اللہ انکو یہانتک یقین ہو گیا کہ مجذوبہ چاہے تو مینھ برسا دے اور مجذوبہ چاہے تو دھوپ کی چاندنی کر دکھائے اور چاندنی سے دھوپ مبدل ہو جائے مردے تک کو مجذوبہ زندہ کر دے وجہ یہ کہ ایک شخص نے مجذوبہ سے آنکر کہا کہ میرا باپ جان بلب ہی ڈاکٹرون اور طبیبون تک نے جواب دیدیا

اور صاف صاف کہدیا کہ اب یہ نہ بچینگے ۔ گو آدمی مسن ہین مگر باپ ہین ۔ بزرگون کا دم ہزار غنیمت ہی ۔ ذرا آپ چلی چلیں تو بڑا احسان ہو ۔ مجذوبہ نے بڑبین کہا اچھا برا کیا ۔ کیسا اچھا کیسا برا سب یکسان ہی ۔ اچھا ہنو تو جا تجھے تو سانپ کاٹیگا جب آنا ۔ ابھی تو وہ اب اچھا ہی ۔ جا سانپ کاٹے تو آ جب سانپ کاٹے تو آ ۔ ہان ! بس اب جا ۔

وہ چلا گیا اور دوسرے دن پھر دوڑا آیا اور ایک چارپائی پر اپنے بوڑھے باپ کو بھی لاد کر لایا ۔ اور روتے ہوے کہا کہ حضور اب ہماری عزت آپ کے ہاتھ ہی ۔ جو آپ نے کہا وہی ہوا ۔ کل مین یہان سے جو گیا تو کہان تو پلا نہین جاتا ۔ کہان دیکھتا ہون کہ ٹہل رہے ہین ۔ ع ۔

شان ہی اسکی کبریائی کی ۔

مگر آج کھانے بیٹھے تھے کہ ایکدفعہ ہی چلا کے کہا ارے ! مجھے کسی نے کاٹا ۔ بس اتنا کہنا تھا کہ گر پڑے اور میرے گھر کے لوگون نے معاً دیکھا کہ ایک کالا سانپ لہراتا ہوا بل کی طرف جاتا ہی ۔ اب حضور ہی کا سہارا ہی ۔ مین (قدمون پر گر کر) غلام ہون آپ کا مجذوبہ نے پہلے تو شنوائی نہ کی ۔ بعد اسکے چارپائی کے قریب گئی اور کہا ارے اسکو بچھو کے بڑے بھائی نے کاٹا ہی ۔ رسی ۔ رسی ۔ رسی ۔ ارے سانپ سے ننگھ گیا اچھا ایک غزل سن ۔ ایک غزل سناؤن ۔ عمدہ غزل ہی ۔ ہان ! ارے دل لگا کے سن ۔

مجذوبہ نے لہرا لہرا کر اشعار گانے شروع کیے ۔ مارگزیدہ جو چارپائی پر پڑا ہوا تھا ذرا ہلا ۔ لوگون نے جو یہ تماشا دیکھنے کے لیے جوق جوق جمع ہو گئے تھے غل مچانا شروع کیا

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

وہ زندہ ہوگیا وہ زندہ ہوگیا۔

ایک دن مجذوبہ نے نواب صاحب کے زانو پر سر رکھدیا اور کہا نواب ہمارے سر کی جوئین دیکھو۔ نواب صاحب اسدرجہ مسرور و محظوظ ہوے کہ گویا قارون کا خزانہ انکو ملگیا۔ ممن نے مسکرا کر کہا (اور آپکے سر مین جوئین بھی ہین) نواب صاحب نے جوئین ڈھونڈھنی شروع کین وہان جوئین کہان۔ بالون مین حنا کا سولہ روپے سیر والا تیل پڑا ہوا عطر مین بسی ہوئی۔ اختر نے حسب حال یہ شعر پڑھا۔

رات اسکی ہر دماغ اسکا ہر زلفین اسکی ہین
زلف تیری جسکے شانے پر پریشان ہوگئی

نواب۔ بھئی واللہ برجستہ کہا ہی۔ بڑے ذکی آدمی ہو اور حسب حال کہا ہی جی خوش ہوگیا۔

راوی۔ شعر تو یہ غالب دہلوی کا ہی۔ ان حضرت نے ایک لفظ بدل کے پڑھ دیا تو نواب صاحب سمجھے کہ اسی کا شعر ہی اور یہ بھی چپکے ہو رہے۔

نواب۔ واللہ اسوقت جی خوش ہوگیا۔ داروغہ۔

داروغہ۔ پیر و مرشد جو ارشاد ہو غلام بجا لائے۔

نواب۔ دیکھو میان اختر کو بہنے خلعت دیا ایک رومال شالی سوزن کار اور ایک تھان گلبدن کا اور پچاس اشرفیان یہ ابھی ابھی انکو دو۔

اختر۔ (آداب بجا لاکر) حق تعالے سلامت رکھے۔

ممن۔ یہ رئیس ہین اور سب برے نام رئیس ہین۔ ریاست کا مقتضا یہی ہی۔ ای سبحان اللہ خداوند جواب نہین ہی اب اس زمانے مین کون بجز حضور کے۔

داروغہ۔ بھائی جان لقول شخصے پوتڑون کے رئیس ہین اور بلند حوصلہ۔

نواب۔ میان اب ہمارا زمانہ بکام نہین ہی۔

عشق نے غالب نکما کردیا
ورنہ ہم بھی آدمی تھے کام کے

ہم انکے لڑکے ہین جنکی ڈیوڑھی پر اچھے اچھون کا گذر محال تھا۔ یہ لوگ جواب دکڑیان اور چوکڑیان بھرتا کیے پھرتے ہین یہ سب ہمارے آبا و اجداد کے ساختہ و پرداختہ ہین مگر اب ہمارا زمانہ بکام نہین ہی بھائی صاحب ایک کونے مین دبکے پڑے ہوے ہین۔ خدا عزت رکھے یہی بڑا غنیمت ہی ورنہ اب ہم مین اور ایک ادنی چمار مین کیا فرق ہی۔

ممن۔ پیر و مرشد اب بھی حضور کے لیے وہی باتین ہین صاحب لوگون مین ایسا کون ہی جو حضور کو نہین جانتا کبرو صاحب پولیس کا انسپکٹر حضور کا یار ہی۔ جارج صاحب ریل کے دفتر مین جو نوکر ہی وہ حضور کا دوست ہی۔ وہ گھوڑون کا ایک دلال بلونٹ صاحب حضور کا یار چہ ہی۔ حضور کو کون نہین جانتا اُس روز جو سرکار نیلام مین گئے تھے مین کیا عرض کرون۔ حضور کے نمک کی قسم دو میمین بھی جو اُس طرح بیٹھی ہوئی تھین۔ ایک نے دوسری سے پوچھا یہ گول گورا نواب کون ہے۔ اُس نے کہا۔ ول یہ بڑا مشہور آدمی ہے۔ نواب عسکری صولت جنگ بہادر۔

نواب۔ مین نے خیال نہین کیا تھا وہ تھین کون۔

ممن۔ ای حضور تو اب یہ مجھے کیا معلوم ہی بھلا۔

نواب۔ اجی روپیہ دو پیہ تو ہی نہین پاس خالی خولی صورت ہی صورت ہی حضرت سلامت۔

اختر۔ سرکار سب ہی کچھ ہی حضور کے پاس۔

نواب۔ بھائی جان زر عجب شی ہی۔ انہ کے زر دار باش

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اگر زر نہین ہو تو سناٹا ہی ہی - قبلہ حاجات - اللہ کے زردار
باش جناب بے زر کے معاملہ نہین چل سکتا انگریزی
مین ایک مثل ہی کہ بے روپیہ کے گھوڑی بھی چل نہین سکتی
اب سنئیے کہ نواب صاحب اور مجذوبہ ایک ٹونگی
مین سوار ہو کر دریا کی سیر کرنے لگے - اور ادھر ممن
اور اختر اور داروغہ نچلے مین اپنی اپنی کارستانیون
اور کارگزاریون اور نواب صاحب کی سادگی اور
بشیرالدولہ کی چال اور جعل اور جوڑ توڑ کی نسبت
یون گفتگو کرتے تھے -

ممن - بھئی یارون چارون شانے چت -
داروغہ - یار تم بھی گیگلے ہو - واللہ -
ممن - اب تمھارے سے پیچ ہم کیا جانین -
اختر - کشمیری پیچ مشہور ہین -
ممن - مگر ہان آنکھی مار کھائین تو البتہ کچھ ہنر ہین
داروغہ صاحب تو ہمارے استاد ہین -
اختر - ہم سب کے استاد ہین -
داروغہ - بھائی ہاتھ پانون بچا کے کام کرو -
ایسا نہو کہ اور کے لیے کنوان کھودو اور خود اسمین
گر پڑو -
اختر - مگر بلا کا آدمی ہی - بشیرالدولہ -
داروغہ - غرض کرون بشیرالدولہ کی خاصیت اور
خلقت مین داخل ہی کہ لوگون کو بہکا دے - باپ کو
بیٹے سے لڑوا دیا - مان کو بیٹی سے - بہن کو بہن سے -
میان کو بیوی سے - اور اس سے انکو یہ بھی مطلب
نہین ہی کہ کچھ روپیہ ملے یا بیگم صاحب کو جھانسا دے
کے کچھ اینٹھین اسکا ذکر ہی نہین مطلب تو یہ ہی کہ ان
دونون مین لڑائی ہو یا اگر لڑائی نہو تو صرف آشنائی ہی
کہ انکی کارگزاری سے قرن رفو چکر ہو جائے اور لوگون
مین مشہور رہو کہ نواب بشیرالدولہ بہادر نے یہ کارگزاری کی -
بس اور کوئی بات نہین -

اختر - حضور یہ تو دن رات اسی فکر مین رہتے ہین
کوئی گل کھلے یا کوئی فساد ہو - ہو کچھ نہ کچھ ضرور ع -

خالی مت بیٹھ کچھ کیا کر -

ممن - اگر انکی صحبت مین کچھ دن رہے تو ہم لوگ
بھی برق ہو جائینگے - آٹھون گانٹھ کمیت کہین پر
چوکنے والے نہین ہر مقام پر چوکس سب باتون مین تیس
اختر - بھئی ہمین تو شک نہین قرن انکی صحبت مین
درست ہو جائینگے -
ممن - مگر بشیرالدولہ بھی بڑا چالاک ہی -
اختر - اسکے چالاک ہونے مین کیا شک ہی -
داروغہ - ان چالون کو دیکھو - ادھر قرن کو اسکے
میکے بھیجا - ادھر نازو کو سطوت بہو کے ہان روانہ کیا مغلانی
کو چالاک پاکر جھپ سے نوکر رکھ لیا شہریون کا پتا نہین
سب کو تہ و بالا کر دیا - اور آنا فانا مین چٹکی بجاتے - ادھر
مجذوبہ کو کھڑا دیا - وہ گردن ہلا کر اور غل مچا مچا کر
ہان ! ہان کہتی ہین کسی کی لڑکی کو چیچک کا حکم دے دیا
کسی کا بخار اچھا کر دیا کبھی سانپ کے کاٹے کو اچھا کر دیا
ہر دم ایک نیا شعبدہ سب سے بڑھ کر دل لگی یہ ہوئی کہ
ایک شخص جو پیرنا نہین جانتا تھا وہ مجذوبہ کے حکم سے
پیرنے لگا اور سرکار کو یقین بھی کیا جلد آگیا کہ مجذوبہ کے
کمال کا یہ اثر ہی - لاحول ولا قوۃ -
ممن - ارے یارو ذرا اور مال چیرا جائے تو لطف ہو
یہ کیا دو دو ہزار اور پانچ پانچ سو لیتے ہو -
داروغہ - بھئی بے حلق کھائین تو سہی مگر ٹھنڈی کر کے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

بہت جلدی نہ چاہیے۔

اختر۔ بس یہی بات ہی۔

ممن۔ ہان صحیح ہی اگر زیادہ طمع کی اور دھر لپکے گئے تو عمر بھر کی روٹیان گئین۔ نہ ادھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے۔

اختر۔ بھئی حصہ رسدی سب کو برابر ملے۔

داروغہ۔ تین حصے ہونگے دو ہمارے اور ایک مین ممن اور تم ہم اپنے دو حصون مین سے اردوالون اور پھندیتون کو دینگے۔ تمثلاً اکیس سَو ملے۔ تو چودہ سو ہمارے اور سات سَو اختر۔ اور ممن۔ ساڑھے تین تین سَو۔ اور اُس چودہ سو مین سے ہم پھندیتون کو اُنکی حیثیت کے مطابق دینگے جو جسکے حصے مین آئے۔

اختر۔ بھئی یہ تم زیادہ کیون لو۔

ممن۔ پھندیتون کو بھی تو اُسی مین سے دینگے آخر۔ اور پھر کنجی تو سب کی اُنھین کے ہاتھ ہی۔ داروغہ ہین کہ نہین۔ اگر نہ چاہین تو ایک حبہ تو ملے نہین آپ ہین کن خیالون مین جناب!۔

میان بیوی کی میٹھی میٹھی باتین۔

نواب صاحب محلسرا کی چھت پر اوس مین پلنگ پر بیٹھے ہوے حقہ پی رہے ہین۔ اور بیگم صاحب پلنگڑی پر بیٹھی اپنے ہاتھ سے گلوریان بنا رہی ہین پیش شگون سے چھت پر چھڑکاؤ ہوا تھا اور ہوا بھی ٹھنڈی ٹھنڈی چل رہی تھی جو جھونکا آتا تھا روح کو تازگی بخشتا تھا بڑی فرحت حاصل ہوتی تھی بیگم صاحب تو از بس محظوظ تھین کہ قمر غالباً اب علاحدہ ہوگئی اب ہم ہی ہم ہین۔ مگر نواب صاحب کو آج قمر کی جدائی اسقدر شاق گذری کہ دو بار ٹھنڈی سانسین بھرین اور دل مین بصد ہزار حسرت سوچنے لگے کہ یا الٰہی یہ کیا ماجرا ہی قمر کو ان ظالمون نے کہان بھگا دیا۔ ہاے تجھے کسی مصرف کا نہ رکھا۔ ادھر کا رہا نہ اُدھر کا۔ ادھر مین اُدھر مین یہ بلا کدھر مین۔ بیگم صاحب اُنسے باتین کرتی ہین تو یہ اُکھڑی اُکھڑی باتین کرتے ہین۔ دل تو اور طرف مخاطب تھا۔ یہ طبیعت دار عورت تاڑ گئین کہ

پاتی ہون کچھ انتظار کے طور
رُخ میری طرف نظر کہین اور

مگر چھیڑنا مناسب نہ سمجھین کہ مبادا دل کو ٹھیس لگے یا یہ اسقدر جو لحاظ ہی وہ بھی جاتا رہے تو پھر بڑی ٹھہرے گلوری بناکر نواب صاحب کو دی اور کہا یہ آج تمھاری طبیعت کیسی ہی کچھ سُست سے معلوم ہوتے ہو۔ یہ کشتۂ عشق کیا کہین کہ کیون سُست ہین کہا تمکو محبت سے معلوم ہوتا ہی ہم تو سُست نہین ہین۔ فضل الٰہی ہی یہ تمنے کاہے سے جانا کہ ہم سُست ہین۔

بیگم صاحب تو خوب سمجھی ہوئی تھین کہ قمر کا عشق چرایا ہوا اُسکی مفارقت حد سے زیادہ ناگوار ہی۔ مگر بات کو ٹال دیا۔ کہا اس وقت کچھ کھانے کو جی چاہتا ہی کوئی شے منگواؤ۔ نواب صاحب کو غم کھانے سے فرصت کہان تھی کہ کھانا کھاتے۔ کہا نہین اب اس وقت بس حقہ ہی پینے کو جی چاہتا ہی۔ تمنے جو گلوری اس وقت دی تھی کتنی عمدہ گلوری تھی الحمد پسینے آگئے۔ دیکھو ہونا۔ مارے کے پسینے آگئے۔

بیگم صاحب نے رومال سے پسینا پونچھا۔ اور ایک گلوری اور بنا کر دی۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

نواب - بشیر الدولہ کو ہمنے بلوایا تھا - مگر وہ نہ آیا کمبخت کیا معلوم ہمسے کیون خفا ہو -
بیگم - وہ تو ماندے ہین - اُس دن زخمی ہوئے تھے نا - اب کیا حال ہی علاج کس کا ہوتا ہی -
نواب - ایک جراح کا علاج ہوتا ہی - نامی آدمی ہی اور دور تک مشہور ہی - اچھا علاج کرتا ہی - بہت جلد افاقہ ہوگا - اب کچھ خوف کی بات نہین ہی -
بشیر الدولہ کا نام سنکر بیگم صاحب کو وہ کل باتین یاد آگئین تو چہرے کا رنگ کسی قدر متغیر ہوگیا اور اسکا سبب ظاہر ہی - پہلے تو نواب صاحب سے میٹھی میٹھی باتین ہو رہی تھین مگر اب اس تذکرے نے انکو بد دماغ کر دیا - لیکن سنبھل گئین اور بڑا ضبط کیا -
بیگم - ای اللہ جانتا ہی ٹیا برج چلو تو بڑا لطف حاصل ہو مین کیا تمسے بیان کرون کہ کلکتہ کیسا شہر ہی روے زمین پر ایسا شہر ہوگا - چار پانچ روز مین برابر بند گاڑی مین چھپ چھپکے گئی - بازار مین بھیڑ ہوتی ہی سا اور آدمیون کا تو جنگل ہی - مگر ایسی ایسی عمارتین بنی ہین کہ مین کیا کہون - ایک سے ایک اعلیٰ اور ایک سے ایک نفیس - جو عمارت ہی آسمان سے باتین کرتی ہی اور روپیے کا تو وہان مینہ برستا ہی مفلس تو کوئی ہی ہی نہین - سب روپیے والے - اور جوڑیون اور گاڑیون کی تو اسقدر افراط ہی کہ مین کیا کہون بازار مین جو ہماری گاڑی نکلی تو کیا دیکھتی ہون کہ گاڑیون اور ٹرمبوی (ٹریموے) اور پالکیون کا تانتا لگا ہی - پوچھا آج کیا ہی یہ - یہ اتنی گاڑیان کہان جا رہی ہین کچھ کچھ لدی ہوئی - تو بوا چاندنی نے کہا بیوی یہ تو روزمرہ حال رہتا ہی یہان یہ کچھ نئی بات تھوڑا ہی آ

آپ ابھی نئی نئی آئی ہین اس سے تعجب ہوتا ہی اور ٹیا برج کی آب و ہوا تو ساری دنیا سے عمدہ ہی ایسی ہوا تمام دنیا مین نہ ہوگی - ٹیا برج کا ہے کو بہشت کہنا چاہیے - نمونہ تو بہشت ہی کا ہی -
نواب - (ہنسکر) تم اس طرح کہتی ہو جیسے سچ سچ دیکھ ہی آئی ہو بہشت کو مگر انصاف سے در گذر نہ کرنا چاہیے اسمین شک نہین کہ ہو بہشت کی پری ہی - بلکہ پری سے بڑھ کر - پری کی کیا اصل و حقیقت ہی - پری سے بڑھ کر ہو -
بیگم - اب بہت بناؤ نہین -
نواب - بنانے والے کو خدا غارت کرے -
ب - تو ہم حور ہین اور تم کیا ہو -
نواب - حور کے میان ہین اور کیا ہین -
ب - آج بڑی عنایت ہی ہمارے حال پر -
نواب - تمکو لوگ لڑواتے ہین خواہی نخواہی -
ب - بس یہ تو تمھاری باتین ہین ہم کیا تنے لگے بھلا یہ تو سب گپ ہی گپ ہی بس اُس موئی قرن کو ابتک یاد کیے جاتے ہو - اور باتین بناتے ہو اوپر سے -
نواب - مین تو کبھی اُسکا نام بھی نہین لیتا بیچاری کا -
ب - (تیکھی ہوکر) بیچاری یا موئی بدکارہ عورت پاجی ٹکے کی عورت - بیچاری ! بیچاری ! ہونھ !!!
نواب - تمنے اُنکو دو ہی چار بار تو دیکھا ہی -
ب - اخاہ اُنکو اُسکو نہین کہتے - اُنکو بڑے بڑے خطاب ملنے لگے موئی مہنارن کو -
نواب - (مسکرا کر) خبردار موئی ووئی نہ کہا کرو ہمارے معشوق کو - یہ کون خراب بات ہی -
ب - اونھ - اونھ ! ہمارے معشوق کو !!! -

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

نواب - ذرا زبان سنبھال کے بولا کرو (ہنستے ہوے) خبردار کہدیا ہی - بس اب ہوشیار رہو - ہان!

ب - (شوخی کے ساتھ) بہت خوب سرکار کان پکڑے اب ایسی خطا نہ ہونے کی - مجھے کیا غرض پڑی ہی کہ موئی قمرن کو موئی قمرن کہون -

نواب - (قہقہہ لگاکر) کیا باتین ہین تمھاری بھی -

ب - اول تو وہ اشراف مین بچاری غریبنی -

نواب - (ہنسکر) دیکھو تو سہی - انصاف شرط ہی -

ب - وہ محلون مین رہنے والی - مین بچاری جھونپڑون مین اتنی بڑی ہوئی - تمھارے یہان آگے البتہ محلسرائین اور عظیم الشان عمارتین دیکھنے مین آئین

نواب - اُنمین اور تجھ مین زمین آسمان کا فرق ہی -

گو ہنسی ہو رہی تھی اور نواب صاحب اور بیگم صاحب دونون کو معلوم تھا کہ مذاق ہی مذاق ہی مگر نواب صاحب نے جو قمرن کے لیے (اُن) اور بیگم صاحب کے لیے (تجھ) کا لفظ استعمال کیا تو یہ بگڑ گیئن - حالانکہ نواب صاحب نے صرف چھیڑنے کے لیے کہا تھا - کہا اللہ جانتا ہی ہم اُٹھ کے چلے جائینگے یہ کہکر کھڑی ہو گیئن تو نواب صاحب نے اُٹھکر ہاتھ پکڑ لیا اور اپنے پلنگ پر بٹھایا بیگم صاحب تو اُنکے دیکھنے کو ترستی تھین بات کرنے کو ترستی تھین آج جو نواب صاحب نے اسقدر محبت ظاہر کی تو انکی روح مسرور ہو گئی - نواب نادر جہان بیگم کی پاکدامنی واقعی قابل تعریف ہی بلکہ یون کہنا چاہیے کہ انکی پاکدامنی کی قسم کھانی چاہیے -

نواب نادر جہان بیگم کا ستارہ اقبال آج بلند ہو گیا کہ نواب نامدار نے انسے اسقدر اظہار محبت کیا تو بہت ہی خوش تھین کہ اب پالا مار لیا ہی - قمرن کا نواب صاحب نام بھی زبان پر نہین لاتے - جب نواب صاحب کسی ضرورت سے باہر کوٹھی مین گئے تو بیگم صاحب اور مغلانی مین یون گفتگو ہونے لگی -

مغلانی - حضور اللہ کو اچھا کرنا ہوتا ہے تو یون کرتا ہی -

بیگم - اے ہٹے پر نہ ٹوکو مغلانی -

مغلانی - حضور میرا تو جی خوش ہو گیا -

ب - کیون نہین جی خوش ہونے کی بات ہی ہی -

م - اب موئی قمرن کا ذکر بھی نہین کرتے -

ب - دیکھو جو اللہ کو اچھا کرنا ہوگا تو اچھا ہی ہوگا نہین تو کوئی اُس سے لڑ سکتا ہی - کیا مجال اُسکی کریمی کے صدقے -

م - سرکار اُسکو کسی حالت مین نہ بھولنا چاہیے جو اُسکو بھولیگا وہ کہین کا نہ رہیگا -

ب - جب انسان اسقدر سمجھے بھی تو سمجھتا ہی تو نہین ہی جو یہ سمجھے تو ولی نہ ہو جائے - پھر انسان مین اور فرشتے مین کیا فرق رہے کچھ بھی نہین - دونون ایک ہو جائین - یہ بہت مشکل بات ہی -

عورتین ضعیف الاعتقاد تو عموماً ہوتی ہی ہین نواب نادر جہان بیگم نے اور کوششون کے علاوہ گنڈے تعویذ جادو ٹونے سے بھی نواب صاحب کو مسخر کرنا چاہا بڑی بڑی فکرین کین سیکڑون منصوبے کیے - مگر گنڈا تعویذ اور جادو ٹونا تو بحیر نواب بشیر الدولہ بہادر کی ساعی جمیلہ نے البتہ وہ کام کیا کہ سحر سامری بھی اُسکے مقابل مین مات ہی بیگم صاحب گو اکثر اُنکی خادمہ عورتون نے دونون ہاتھون سے لوٹا

اور چونکہ دل سے لگی تھی کہ جس طرح ممکن ہو نواب صاحب کی تالیف قلوب کرین ۔ لہذا جسنے جو مانگا اسکو دیا۔

ان دونون میان بیوی کی طبائع مختلف کا فرق پُر ظاہر ہے میان تو آج نازو برجان دینے لگے ۔ کل قمرن پر لٹو ہو گئے پرسون مجذوبہ پر ڈورے ڈالنے لگے ۔ اور بیوی کی یہ پاکدامنی کہ اُف تک نہین کرتی ۔جب رات ذرا بھیگی تو یون مکالمہ ہونے لگا

بیگم ۔کیون نواب کبھی ہمارا بھی خیال آتا تھا سچ کہنا تمکو ہمارے سر کی قسم ۔

نواب ۔ اچھا تم پہلے اپنی رائے دو پھر ہم بتائینگے

ب ۔ یہ نہ ہونے کا ۔ پہلے تم بتاؤ ۔ پھر ہم ۔

نواب ۔ ہمین بڑا قلق تھا کہ تم جا کے کلکتے بیٹھ رہین

ب ۔ ہان اور دن بھر مین کئی بار یاد کرتے تھے ۔

نواب ۔ کوئی خدا جھوٹ نہ بلوائے تو سو بار سے کم تو نہ یاد کرتا ہونگا ۔

ب ۔ اخاہ جبھی یہ ہمکو بار بار ہچکیان آتی تھین ۔

نواب ۔ ہان ہان ۔ تمکو یقین آتا ہو یا نہ آتا ہو ۔

ب ۔ کیون نہین امی جان ہمسے کہتی تھین کہ بیٹا جب کوئی چاہ سے کسی کو یاد کرتا ہے تو اسکو ہچکیان ضرور آتی ہین

نواب ۔ تم تو بناتی ہو اور ہم دل سے کہتے ہین ۔

ب ۔ کیون جی تم ہمکو پاگل ہی سمجھتے ہو کیا ۔

نواب ۔ وہ تو ہم سمجھے ہی ہوئے تھے کہ تمکو ہماری اس بات کا یقین نہ آئیگا بس وہی ہوا نا ۔ ہمسے چاہے جسکی قسم لو ۔ ہم دن بھر مین سو سو بار تمکو یاد کرتے تھے مگر ہمین بڑا غصہ تھا کہ تم جا کے مٹیا برج مین بیٹھ رہین ہمنے بھی قسم کھائی تھی کہ ہم نہ بلوائینگے ۔

بیگم صاحب نے ہنسکر کہا ۔ ان دونون باتون مین ایک بات تو بیشک صحیح ہے کہ تمنے عہد کر لیا تھا کہ بلانے کا نام بھی نہ لونگا ۔ اسمین تو شک نہین ہے اور تمکو ضرورت ہی کیا تھی قمرن کے عشق کے آگے مجھ بیچاری کی کیا پڑی تھی یہ تو تمنے میرے دل کی بات کہی کہ قسم کھالی تھی کہ ہرگز ہرگز نہ بلوائونگا ۔ مین بیچاری خود چلی آئی ۔ اور یہ جو تمنے کہا کہ سو سو بار یاد کرتا تھا یہ سب غلط ہے تم خدا سے دعا مانگتے ہو گے کہ بلا وہان ہی رہے تو اچھا ۔ اب دیکھو نہ میرے آنے سے کتنا نقصان ہوا نہ قمرن ہے نہ نانی ہے کسی کا پتا نہین ۔ تمھارے عیش مین خلل واقع ہوا مزہ کرکرا ہو گیا ۔ اور تم جو یہ ہمسے پوچھتے ہو کہ کسکی قسم کھاؤن جسکی قسم کہو کھاؤن ۔ اچھا لے بھلا قمرن کی قسم تو کھاؤ ۔ قمرن کی قسم کھاؤ تو جانین ۔

نواب صاحب کو بے اختیار ہنسی آگئی ۔ بیگم تم بڑی بدگمان ہو تمھاری بدگمانی نے مار ڈالا ۔ کسی بات کو تو سچ مانو جانی تم تو ایک سرے سے ہر بات کو غلط ہی سمجھتی ہو ۔ اچھا خیر پھر اب تو جو ہوا سو ہوا گذشتہ را صلواۃ ۔ اور آئندہ را احتیاط ۔ اب توبہ کی بس اگر کوئی بات اس قسم کی سنو تو جبھی کہنا بیگم صاحب نے مسکرا کر جواب دیا ۔ یہ ایک ایسی بات ہے کہ آج تک نہ ہماری سمجھ مین آئی اور نہ آئیگی کہ اگر ایسا ہو تو جبھی کہنا جب وہ ہو جائیگی تو پھر کہینگے کیا اور کہنے سے ہوتا کیا ہے تمھاری یہ حرکتین جائینگی تھوڑی ۔

نواب نے بڑے اختلاط اور تپاک کے ساتھ بیگم صاحب سے میٹھی میٹھی باتین کین اور کہا آج شب کو ہم تمکو سونے نہ دینگے چاہے ادھر کی دنیا ادھر ہو جائے اتنے دنون کی کسر آج نکالینگے جیمفون ہو گئے کہ ہمسے بات چیت تک کی نوبت

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

سنائی اتنے روز کی کسر آج نکالو اور باتین کرتے کرتے تڑاکا کر دو۔

بیگم صاحب کو یقین کامل تھا کہ آج نواب دلی محبت سے ہمسے پیش آئے اب قمرن کو بھولتے جاتے ہین۔ یہ خود بھی لگاوٹ بازی کی باتین کرنے لگین کہ کیا معلوم تمکو امرن قمرن کی کیون اسقدر محبت ہی اسمین کیا ہی۔ اللہ جانتا ہی میاں برج مین بچاسون عورتین اس قسم کی ہین کہ وہ ہمپر عاشق ہین جان دیتی ہین مردون کی کون اصل حقیقت ہی ہم یہ نہین کہتے کہ تمسے بڑھکر کوئی سارے زمانے مین نہین ہی مگر سو بچاس نہین ہزار دو ہزار مین ایک ہون۔

نواب صاحب نے کہا کیون نہین ہم کیا بُرے ہین ہم بھی تو لاکھ دو لاکھ مین ایک ہین۔ ہمارا سا خوبصورت اور حسین آدمی بھی کوئی تمنے دیکھا ہی۔ ہم میاں بیوی دونون ایک سے ہین۔ بیوی عورتون مین بے مثل اور میاں مردون مین بے نظیر۔

بیگم۔ ہان تمھارے حسین ہونے مین کیا شک ہی۔

نواب۔ ہم تم دونون ایک سے ہین۔

ب۔ مگر تم تو ہمکو بد قطع بد قوارہ سمجھتے ہو۔

نواب۔ نہین بیگم ایسی بات نہین ہی جان من۔

ب۔ اچھا اب سو رہو۔

نواب۔ واللہ سونے نہ دونگا یہ شرط آپ سے نہ تھی باتین کیجے جاؤ آج بہت دن کے بعد باتین ہوئی ہین خدا جانے کس ظالم نے تفرقہ پردازی کی خدا اُسکو غارت کرے (بوسہ رخسار لیکر) بعد مدت آج یہ بوسہ نصیب ہوا۔ شکر خدا ہزار شکر چلو اب خدا سے یہ دعا مانگو کہ ہم تم پھر اُسی محبت اور لطف کے ساتھ بسر کرین جسطرح پیشتر بسر کرتے تھے جو ہوا وہ ہوا۔ اب اسکا ذکر کیا۔ ہماری آنکھون پر جلیسے کسی نے پٹی باندھ دی تھی لاحول ولا قوۃ۔ مگر شکر ہی کہ اب بھی خواب غفلت سے چونکے نہین تو تڑاکا ہی ہو جاتا اور یہ ساتھ کے بیٹھنے والے اور غارت کرتے تھے۔

راوی۔ نواب صاحب کی اس تقریر سے معلوم ہوتا ہی کہ اب عمر بھر کبھی بری کی طرف مائل ہی نہ ہونگے۔ مگر

توبہ بر لب سبحہ بر کف دل پر از شوق گناہ
معصیت را خندہ می آید بر استغفار ما

یہ گفتگو کرتے کرتے دو دفعہ خدا سے دعا مانگ چلے کہ یا خدا وہ دن دکھا کہ قمرن سے ملاقات ہو۔

ب۔ تم خود سمجھ سکتے ہو کہ تمھارے اس کلام سے میرا جی کسقدر خوش ہوا میرا ہی دل جانتا ہی۔ مگر تمھارا اعتبار کیونکر ہو خرابی تو یہ ہی آج کچھ کہتے ہو کل کچھ کہو گے۔ پرسون کچھ اور ہی رائے ہوگی۔ اس گرگٹ کی طرح رنگ بدلنے کو کوئی کیا کرے۔ اور کسی کو کیونکر تمھارا اعتبار ہو۔

نواب صاحب نے پھر رخسار تابان کا بوسہ لیکر کہا جان من یہ سچ ہی کہ آزمودہ را آزمودن جہل ست۔ مگر یاد رکھنا کہ ایکی جو بات کہدی تو پتھر کی لکیر ہی اور ع

ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے

ایک ہفتے تک آزمائش کرکے دیکھ لینا کیا مجال کہ جو ابکی نکل جاؤن۔ دیکھ لینا بس ایک ہفتے مین تمکو خود ہی معلوم ہو جائیگا۔

بیگم صاحب نے پھولون کے ہار جو شام سے منگوائے تھے اٹھائے اور مہری کو حکم دیا کہ پانی سے تر کردو مہری پانی

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ترکر کے لے آئی - نواب صاحب کو یہ خوشبو بہت بھائی کہا بیگم تمھاری تو سانس سے خوشبو آتی ہی - زلف سے خوشبو آتی ہی بدن سے خوشبو آتی ہی - تمکو بھلا اسکی کیا ضرورت ہی کہ پھولون کے ہار پھولون کی پہنچیان پھولون کے طوق منگواؤ - کہا پھولون کے ہار ہم اسواسطے منگوائے ہین کہ تم ہماری قدر زیادہ کرو - پوچھا یہ کیا کہا سمجھ جاؤ - انھون نے غور کر کے کہا ہماری سمجھ مین نہین آتا - کہا یہ پھول اس لیے منگوائے کہ دیکھو یہ تو دو ہی گھڑی مین کمھلا جاتے ہین - اور ہمارے گال وہ گل ہین جو سدا بہار ہین سینچنے اور پانی سے ترکرنے کی اصلا ضرورت نہین ہی - دوسرے ہماری زلف عنبر بار کی قدرتی خوشبو ایسی ہی کہ پھولون کی کیا اصل ہی پھول بھی اسکے مقابل مین گرد ہین -

نواب صاحب نے بوسہ لیکر کہا خدا جانتا ہی کیا بات پیدا کی ہی - جی خوش ہوگیا اس وقت واقعی کیا خوب بات پیدا کی ہی - اور آپ کی زلف کی خوشبو کی تو ہم پہلے ہی تعریف کر چکے ہین -

یہ باتین ہوتے ہوتے بیگم صاحب کی آنکھ لگ گئی تو نواب صاحب کی محبت اسکی مقتضی ہوئی کہ انکو کچی نیند جگائین دو بار چاہا کہ دوسرا تکیہ بھی سر کے نیچے رکھدین - مگر اس خوف سے کہ مبادا آنکھ کھل جائے مبادرت نہ کی - ع

یار آرام مین ہی وصل کی شب خیر ہو
متحیر ہون کہ بیدار کرون یا نہ کرون

گردن اٹھا کر جو بیگم صاحب کے چہرۂ زیبا پر نظر ڈالتے ہین تو ہزار جان سے عاشق ہو گئے اور بیگم صاحب کے حسن صبیح نے انکے دل پر رنگ اثر جمایا - زلف مشکفام مشکبار کا چہرے پر سے ہو کر تکیے پر پریشان ہونا عجیب لطف اور مزہ دکھاتا تھا -

اپنے دل مین نواب صاحب سوچنے لگے کہ عسکری اللہ ایسی حسین طرحدار گلبدن باغ و بہار غیرت مہر کے ساتھ اس بے اعتنائی سے پیش آؤن بڑے افسوس اور بڑے شرم کی بات ہی - میری آنکھون پر غفلت کا پردہ پڑا ہوا تھا ایسی پری کے ساتھ اور یہ بے اعتنائی - اس وقت جی چاہتا ہی کہ بیگم کو جگا کے انکے پاؤن پڑین - ہائے ستم - ارے اس پری کی مین نے قدر نہ کی بڑا کیا - سوچتے سوچتے بیگم صاحب کا شانہ پکڑ کر ہلایا - انھون نے پہلے تو ہاتھ غفلت مین جھٹک دیا مگر نواب صاحب نے پھر جگایا اور کہا بیگم ذری ایک بات تو سنو - ایک بات سن تو لو - سو رہنا -

اسپر بیگم صاحب نے رسان سے کہا - ای تو کل سویرے کہ لینا - مارے نیند کے برا حال ہی -

نواب - ایک بات سن لو - بس سو رہو بیگم سمجھین

بیگم - اچھا کہو مگر طول نہ دینا کہ ختم ہی نہو لہین -

نواب - تو یون نہین اٹھ بیٹھو اور منہ دھو ڈالو -

بیگم - اوئی یہ بڑی قواعد ہی - اٹھو اور منہ دھو -

نواب - اے اب اٹھ بیٹھو - جھٹ پٹ اور منہ دھو ڈالو -

بیگم - اچھا کہیے - کہو کیا بات ہی کہ چھپلے پہرے جگا دیا کون مصلحت ہی -

نواب - پہلے منہ دھو ڈالو - جو شرط ہی وہ بجا لاؤ -

راوی - بیگم صاحب نے منہ دھویا اور گلوری کھا کر پلنگ پر بیٹھین اور کہا لے اب بتاؤ -

نواب صاحب نے کہا اللہ جانتا ہی اسوقت جی چاہتا ہی

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

که — ٹوکتا نہ تم — تم ضرور ٹوک دوگی۔ ٹوکو نہ ٹوکو ہمارا اس وقت جی چاہتا ہی کہ ہم — اب کہی ڈالون خدا جانتا ہی کہ ہمارا اسوقت جی چاہتا ہی کہ ہم تمہارے ہاتھ جوڑین بتنے وہ بھیل بسنتی ہمارے ساتھ کی ہے کہو واہ —

بیگم صاحب بہت ہنسین کہا مین سمجھ گئی۔ مین بھی کہتی تھی کہ یا اللہ یہ کیا ماجرا ہی۔ تجہیلے پہرے کا ہے کی مصلحت ہی۔ اب مین سمجھ گئی کہ تمنے خواب دیکھا ہوگا۔ خواب مین اکثر ایسا ہو جاتا ہی۔ نواب صاحب نے قسمین کھاکر کہا کہ پلک سے پلک نہین لگی اگر ذرا جھپکی بھی آئی ہو تو جو چور کی سزا وہ میری سزا مین تو تمام رات تمہاری صورت اور تمہارے چہرے کو گھورا کیا۔ بیگم اب ہمارا قصور معاف کرو ہمنے تمہارے ساتھ بڑی بے اعتنائی کی اور بے اعتنائی کیا معنی پاجی پن کیا — ہمکو اسکا بڑا افسوس ہی۔ مگر اب توجہ ہوا وہ ہوا۔ اب آج سے قسم کھالی۔ سچ کہتے ہین۔ گھر کی مرغی دال برابر ہمنے تم ایسی پری کی قدر نہ کی بُرا کیا مگر خیر اب بھی کچھ نہین گیا ہی —

بیگم صاحب کو انکے طرز تقریر اور نئے شاد کی باتون سے یقین ہو گیا کہ اب انکی رائے بدل گئی اور سیدھے ڈھرے پر آ گئے خدا کا ہزار ہزار شکر ادا کیا کہ کہان وہ دن تھا کہ ہم بدحواس سخت پریشانی کے ساتھ بیٹھا برج سے چلے تھے اور کہان آج کا دن خدا نے دکھایا کہ نواب ہمسے معافی مانگ رہے ہین۔ کہ ہماری خطا معاف کرو اسکی شان کے صدقے کیا رحم کیا ہی —

بیگم اور نواب مین جو میٹھی میٹھی گفتگو مزے مزے سے ہونے لگی تو ترتڑا کا ہو گیا اور دونون کے دونون آہستہ آہستہ چھت پر ہوا کھانے لگے اور ٹہلنے لگے۔ دونون کے دل خوش تھے —

اتنے مین پڑوس کے ایک مکان کی مہتابی پر ایک مور آ کے بیٹھا اور جھوم جھوم کے چلنے لگا اور چونکہ اسدن بدلی تھی اور ابر جھوم گھرا ہوا تھا۔ مور ناچنے لگا۔ نواب صاحب نے کہا یہ آج نئی بات دیکھنے مین آئی۔ باغون مین بنون مین جنگلون مین مور کو ناچتے دیکھا تھا مگر مکان کی چھت پر ناچتے آج ہی دیکھا —

بیگم صاحب نے کہا دیکھو نواب آج جو ابر ہی اور یہ ابر کا عاشق زار ہی تو کیا مست ہی اور کیسا جھوم رہا ہی جبھی مکان کی چھت پر آج ناچا —

اتنے مین کہین سے آواز آئی —

کن مارو موریلا بتا پاپی۔ رکن مارو موریلا —

ترٹکے کا سہانا وقت اور ابر گوہر بیز و جواہر خیز کچھ تو ہی ساتھ شیخ ہو رہا تھا۔ اور طاؤس زرین پر وبال سامنے مصروف رقص ہی اور ایک خوش گلو آدمی لہرا لہرا کر گا رہا ہی

کن مارو موریلا بتا پاپی۔ کن مارو موریلا

اتنے مین مہری حقہ بھر کر لائی جھک کر آداب عرض کیا مور کو دیکھکر کہا سرکار یہ مورنی ہی اس سامنے والے باغ مین رہتی ہی۔ پالو ہی —

ب۔ کیا مورنی بھی ناچتی ہی۔ یا مور ہی —

نواب۔ یہ ہمین نہین معلوم۔ اسکی تحقیقات ہمین نہین ہی کسی واقف کار سے پوچھینگے۔ مورون کو ناچتے تو ہمنے اکثر دیکھا ہی۔ مگر یہ نہین معلوم کہ مورنی بھی ناچتی ہی —

مہری حضور جس جانور کا نر ناچتا ہی اسکی مادہ بھی ناچتی ہی یہ تو کھلی بات ہی —

نواب۔ موریلا ابر کا عاشق ہی اور بھونرا کنول کا۔ اور بلبل گل کی عاشق ہی اور قمری سرو کی عاشق ہی اور فاختہ

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

شمشاد پر عاشق ہی اور چکور چاند کا عاشق ہی پروانہ شمع کا عاشق ہی اور (اپنی طرف اشارہ کرکے) نواب بیگم صاحب کا عاشق ہی۔

اسپر بیگم صاحب اور مہری دونون مسکرائین۔

مہری۔ حضور کیا اچھا سمان ہی اس وقت۔

بیگم۔ اس وقت جی چاہتا ہی کہ باغ مین جھولا پڑا ہوا ور پینگ چل رہے ہون اور تانین پڑتی ہون

	آ گئیسے جھولون مین راج ہنڈولہ	

نواب۔ اہاہاہا۔ کیا تان لگائی ہی بیگم صدقے اس آواز کے۔ واللہ کیا پیاری آواز ہی۔ ہان بیگم ذرا پھر گاؤ۔

شیطان کی تھونی بہادر

ایک نوجوان اور خوبصورت پارسی بڑی لمبی چوڑی ٹوپی سر پر رکھے اور کوٹ پتلون پہنے بنارسی باغ کی ہوا کھا رہے تھے کہ اتنے مین ایک بزرگوار جو ایک روش مین بیٹھے ہوا کھاتے تھے انکو دیکھکر اٹھے اور قریب جاکر پوچھا آپکا اسم شریف۔ پارسی نے کہا صاحب ہمارا نام نوشیروان جی ہی پوچھا یہان آپ کیا کرتے ہین۔ کہا ہم ایک تھیٹر کے مالک ہین۔ ہم اندر سبھا مین پکھراج پری بنتے ہین۔ اور بلبل بیمار بنتے ہین لیلی بنتے ہین۔ گلزار نسیم کی بکاولی ہمین ہین ہمارا ہی پھول چوری گیا تھا۔ یہ تقریر سنکر یہ بزرگوار دنگ ہو گئے مگر انکی سمجھ مین پارسی کی تقریر اچھی طرح نہین آئی۔ پوچھا آپ کسی اندر سبھا کے منتظم ہین اسنے کہا پارسیون کی ایک کمپنی بمبئی سے آئی ہی اس تھیٹر کے مالک ہمین ہین اور پکھراج پری ہم خود بنتے ہین۔ پوچھا اسوقت صرف ہوا کھانے آئے ہونگے کہا نہین

کرنیل ٹلو صاحب نے ہمسے کہا تھا کہ آپ بنارسی باغ مین پانچ بجے آئیگا تو ہم وہان آپسے ملینگے۔ انہین کی تلاش مین ہم آئے ہین آپ ہمارے تھیٹر مین کیون نہین آتے۔ انھون نے کہا ہمنے آجتک تھیٹر کا نام ہی نہین سنا تھا اب ہم آئینگے۔ آپ اپنا پتا دیجیے تو ہم آپ سے ملین۔ تھیٹر مین تماشا ہوتا ہی گانا بجانا ناچنا ہوتا ہے یا کچھ اور بھی۔ پارسی نے کہا جی ہان ناچتے ہین گاتے ہین بجاتے ہین نقلین ہوتی ہین ہنسی دل لگی کی باتین ہوتی ہین بڑا لطف رہتا ہی۔ آپ ضرور آئیے ان بزرگوار نے حتمی وعدہ کرلیا کہ ضرور بالضرور آئینگے پارسی نے اپنا کارڈ دیا اور کہا ہمارا تماشا لال باغ مین ہوتا ہی مگر ہم حضرت گنج مین نوروز جی کی کوٹھی کے سامنے ایک مکان مین ٹکے ہین۔ یا آپ جہان فرمائین وہان ہم آئین کہا ہم اسکا جواب آپکو پیچھے دینگے۔

پارسی رخصت ہوا تو آپ سوچنے لگے کہ بھئی یہ عقدہ آج کھلا کہ پکھراج پری بننا بڑی عزت کی بات ہی صاحب لوگ آرزو ملاقات کی رکھتے ہین۔ کرنیل جرنیل ملتے ہین اور شکل صورت لباس سے بھی بھلے مانس معلوم ہوتے ہین۔ گھڑی بھی قیمتی لگائے ہوئے ہے ہمین یہ معلوم ہی نہ تھا۔

یہی باتین دل مین سوچتے ہوئے آپ گھر پر آئے خط بنوایا۔ گھٹوا کے نہائے۔ اور نہا کے کپڑے بدلے عطر لگا اور چلے اسی پارسی کے ہان۔

پارسی۔ آئیے۔ ہم آپ کی انتظاری کرتا تھا ابھی۔ ”ہم وعدے کے سچے ہین صاحب آپ کا نام مین بھول گیا ذرا پھر ارشاد فرمایئے۔

پارسی۔ ہمارا نام نسیروانجی اور آپلوگ کہتے ہین نوشیروان جی ہم اس کمپنی کا مہتمم ہی اور پکھراج پری بنتا ہے آپ ضرور

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

تشریف لائیے خوب تماشا ہوتا ہی۔

"بہت اچھا وہان کون کپڑے پہن کے آنا ہوگا"

پارسی۔ جو آپ کا جی چاہے کپڑے سے مطلب ہی۔

"نہین ہمنے کہا منڈاسا باندھ کے آئین یا مندیل ہو"

پارسی۔ یہ آپ کی خوشی کا بات ہی جو مرضی ہو۔

"اچھا تو منڈاسا باندھ لینگے اور جبہ پہین لینگے۔ مگر کیا صاحب لوگون کو سلام بھی کرنا ہوگا۔ اور ڈالی والی بھی کیسے لیتے ہی آئین۔ دو چار روپیہ ہین میرا کچھ نہیا بگڑتا نہین ہی اور صاحب لوگ خوش ہو جائینگے شاید رائے بہادر کا خطاب دے دین یا کوئی علاقہ دے نکلین تو قبلہ عمر بھر کی روٹیان ہو جائین اور مزے سے زندگی بسر ہو"

یہ اول جلول تقریر سنکر پارسی کو کامل یقین ہوگیا کہ یہ کوئی سادہ لوح گول آدمی ہین۔ کجا تھیٹر اور کجا ڈالی۔ یہ مسخرہ بکتا کیا ہی۔

پارسی۔ ڈالی اچھی لائیے گا۔ مربّے کی اچاریان ہون اور عمدہ عمدہ اچار ہون۔ لوزیات ہون۔ میوے ہون۔ ادلے ہون۔ اور تھوڑی چٹنی ہو۔

آپ دیکھتے تو جائیے مجھے سکھاتے ہین آپ۔

پارسی۔ اور نذر دکھانے کو بھی کچھ لیتے آئیے گا صاحب

"نذر دکھانے کو کیا لائین دو چار روپے کی بات ہو تو کیا مضائقہ زیادہ تو نہین دے سکتے"

پارسی۔ کم از کم پانچ روپے تو ہون۔ بس بہت ہین۔

"چار روپے لائینگے اور ضرور نذر دکھائینگے"

پارسی۔ اور جوتا یہ چرودھانہ پہن کے آئیے گا۔

"اچھا بوٹ خرید لینگے۔ وارنش کا عمدہ بوٹ۔"

پارسی۔ جتنا گڑ ڈالوگے اتنا میٹھا ہوگا۔ بات تو یہ ہی جو اچھا کپڑا پہن کے آؤ گے تو صاحب لوگ بھی قدر کرینگے اور میلا کپڑا ہوگا تو سمجھ جائینگے کہ ایسا ویسا آدمی ہی جو سو کی نوکری دیتے ہونگے تو دس کی دینگے۔

"اجی ہم خوب زرق برق کپڑے پہن کے آئینگے"

پارسی۔ تو اب ذرا سویرے سے آئیے گا۔ نو بجے ہمارا تھیٹر کھلتا ہی آپ آٹھ بجے آئیگا۔

یہ بزرگوار پارسی سے رخصت ہو کر گھر پر آئے اور یہان سے روپیے لیکر بازار گئے۔ اور یہ سودا خریدا

کشمش۔ پستہ۔ بادام۔ خرما۔ اولے۔ مربہ آم

عہ عہ عہ ۱۲ عہ عہ

مربہ پیٹھا۔ چٹنی۔ کیوڑا۔ گلاب۔ عطر

عہ عہ عہ عہ عہ عہ

یہ سودا لاکر گھر پر رکھا اب بیوی سے سیدھی بات نہین کرتے۔ گویا لکھنؤ کی گورنری ملگئی۔ یا قارون کا خزانہ پا گئے یا روس کی سلطنت کا سالانہ خراج انکے باپ کا ہو گیا۔

انکی بیوی نے پوچھا یہ سب کسکے لیے ہی۔ فرمایا ہتے پر نہ ٹوکو جی۔ کسکے لیے ہی۔ چلین وہان سے ہٹ کسکے لیے۔ صاحب لوگون کے واسطے ہی۔ رائے بہادر کا خطاب لیا مین نے۔ انہین چھوٹے کا اب جھوٹ نہ والے کو کچھ لیتا ہون اپنے حساب دس پانچ روپے خرچ کر کے اگر رائے بہادر ہون تو کیا حرج ہی انکی بیوی جانتی تو تھین ہی کہ یہ بوکھل ہین۔ اُنکی دم ناختہ سمجھ گئی کہ منجملہ اور حماقتون کے یہ بھی ایک حماقت ہوگی۔ بہت دن سے وحشت کی نہ لی تھی اور یہ وحشت کی نہ لین تو کھانا کہان سے ہضم ہو

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

آپ ہاین کہ اینٹھے جاتے ہین بورے جاتے ہین اکڑے جاتے ہین زمین پر قدم ہی نہین رکھتے۔ ہر بات مین کہتے تھے کہ بس اب رلے بہادری لی۔ دو گھڑی دن رہے کپڑے پہنکر نواب محمد عسکری کے ہان گئے اور خدمتگار کو حکم دیا کہ سینیون مین یہ سب سامان چنکے ٹھیک آٹھ بجے کے وقت لال باغ مین لاؤ جہان تماشا ہوتا ہی وہین ہم ملینگے۔ نواب صاحب کے دربار مین آئے تو پہلے تو لوگون نے پہچانا نہین۔ ارے! منشی مہراج بلی صاحب ہین بھئی یہ آج تحجنغ کیون ہو۔ یہ چغہ اور پگڑی اور جبہ و دستار یہ کیا ماجرا ہے۔ کسی نے کہا حضور کیا خوب بنے ہاین بہروپ بھرے تو الیا۔ واللہ اس جالئش والے بہروپیے کو بھی مات کر دیا ہی۔ دوسرے نے کہا بھئی رجو گھوسی کی کیتی پھبتی ہوتی ہی۔ اسپر بڑا قہقہہ پڑا۔ رجو گھوسی ایک بڑے اکان جوہری تھا اور جوے کی بدولت اسقدر امیر ہوگیا تھا کہ گاڑی گھوڑے۔ جوڑی خدمتگار نوکر چاکر مکان عمارت سب ہی کچھ پاس تھا۔ مگر یہ گھوسی جب باہر نکلتا تھا چغہ پہن کے اور منڈا سا باندھ کے۔ گھر پر بھی اسی قطع سے رہتا تھا۔ یہ پھبتی اپنر چھا گئی۔ اتنے مین مسخر الدولہ تشریف لائے آداب عرض ہے حضور۔ سب صاحبون کی خدمت مین بندگی۔

نواب صاحب نے پوچھا انکو پہچانتے ہو۔ این واللہ غلام نے نہین پہچانا تھا۔ مگر حضور خوب بنا ہی۔ پوچھا یہ کون ہین۔ کہا حضور اب کیا ہین آتنا بھی نہین سمجھتا ہون یہ بھانڈ ہی جو دھنڈھوا کی نقل بنتا ہی۔ آج مادھوم دھام بنکے آیا ہے اس لطیفے سے نواب صاحب مارے ہنسی کے لوٹنے لگے۔ اور کل حاضرین جلسہ پھڑک گئے کہا بھئی یہ بھی اچھی ہوئی۔ پہلے رجو گھوسی کی پھبتی ہوئی تھی مسخرے نے کہا رجو گھوسی کی خوب ہوئی ہم بھی پھڑک گئے۔ یہ آج کیا ہے منشی مہراج بلی صاحب۔ یہ شملہ بمقدار علم کیسا۔ یہ چغہ کہان سے نکالا ہے آج تو سررشتہ دار بن کے آئے ہو۔

منشی مہراج بلی نے ناک بھون چڑھا کر فرمایا کہ آپ سب صاحب تو ہمکو پاگل سمجھتے ہین اور ہم آپ کو پاگل سمجھتے ہین اور تم لوگون کے پاگل ہونے مین کلام ہی کیا ہے۔

مسخرے نے کہا صحیح یہی ہے۔ جو حضور کی رائے ہی وہی صحیح ہی آپ کو جو پاگل سمجھے وہ خود پاگل۔ پاگل آپکو کون کہتا ہی آپ تو پاگلون کے قبلہ گاہ ہین آپ کو پاگل کہنا گویا مولوی کو منشی یا قصیدہ گو کو ریختی گو کہنا ہی

ممن۔ واللہ آپمین ذرا فرق نہین۔ آپ آدمی ہین یا پاپجامہ۔

مہراج۔ آپ لوگ ہمکو ہنستے ہین خیر ہنستے ہی گھر لستے ہین مگر بندہ اب خطاب نہین چھوڑتا۔ چاہے ادھر کی دنیا ادھر ہو جائے۔ لون اور پھر لون۔

نواب۔ کیا بھئی کیا یہ کوئی نیا لطیفہ ہی۔ ذرا ہم بھی سنین یہ خطاب کیسا۔

ممن۔ کچھ اُنچ کی لی ہی اسمین شک نہین۔ مگر یار واللہ بڑے بیوقوف ہو۔ بالکل حماقت مین گرفتار۔

اختر۔ کیا سرکار سے خطاب ملنے والا ہی۔ کیون جناب منشی مہراج بلی صاحب بھئی ہمکو نہ بھول جانا۔

مہراج۔ سرکار سے نہ ملیگا تو کیا آپ دینگے اچھی کہی واللہ مانتا ہون۔

اختر۔ تو بگڑتے کیون ہو۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

مہراج - آپ بات ہی ایسی کہتے ہین۔

اختر - یار بڑے بیوقوف ہو ہمنے تو دوستی کے خیال سے پوچھا اور آپ بگڑ گئے۔

نواب - تو کیا سرکار سے آپ کو خطاب ملیگا -؟

مہراج - ہان ہان بھئی سرکار سے ملیگا۔

نواب - یہ بات کیون نہین کہتے۔ اور خطاب کیا تجویز ہوا ہی - نواب مہراج بلی خان بہادر۔

اختر - جی نہین - خان بہادر خان خانان بہادر

مسخرہ - خداوند انکے لیے کوئی خطاب ضرور تجویز ہونا چاہیے - منشین - دو منشی - المنشی سنا نہین یا آپ کوئی تجویز کیجیے جیسا مناسب ہو۔

اختر - ہم جانتے ہین کہ بلی کے لام کو مشدد کر دیجیے

ممن - کیا بات کہی ہی - واللہ بلی سے بڑا اور کون ہیگا خطاب سے مطلب عظمت سے ہے نا اور بلی اونچی شی ہوتی ہے بس اس سے بڑھکے اور خطاب کیا ہوگا۔

مسخرے نے کہا پھر اگر اونچے ہونے سے عظمت ہی تو میرے نزدیک تبکیش کا لگا کیون نہ خطاب دیا جائے۔

اسپر بھی بڑی ہنسی ہوئی سبنے کہا بھئی تبکیش کا لگا اس سے بڑھکر خطاب اور نہین ہو سکتا۔

مسخرے نے کہا یا یون کہیے منشی مہراج بلی شیطان کے چھپر کی تھونی بہادر۔

منشی مہراج بلی اسپر بہت بگڑے۔ کاہے واسطے تم لوگ کالا سور بولنے مانگتا اس ماپھک کاہے واسطے تم لوگ سمجھتا ہی کہ سرکار دولت مدار - راے بہادر ہمکو خطاب نہین دینے سکتا - یو ملا کی فول ہم آج کسا ایک کھولا ہے نہین کہ راے بہادر ہو جاے مانگتا ہو - یہ کوئی بڑا بھاری کام نہین ہی۔

نواب صاحب نے تنتو تھمبو کرکے انکو ذرا ٹھنڈا کیا بھائی تم تو پہلے ہی کہ چکے ہو کہ ہنستے ہی گھر بستے ہین پھر اب یہ حرا ندھے کیون ہوے - خود ہی کہتے ہو اور خود ہی بگڑتے ہو یہ کیا بات ہی - یا تو ان سب کو ڈانٹ دو کہ تمسے ہرگز ہرگز نہ ہنسین اور اگر نہین تو برا نہ مانو - اور میرے نزدیک تو ہنسی مین بگڑنا بڑے عیب کی بات ہی۔

منشی مہراج بلی صاحب کو نواب صاحب نے ٹھنڈا کیا تو آپ آہستہ آہستہ سمجھانے لگے کہ یار تم جو چاہو سو کہو مگر یہ بدمعاش لوگ جو کہتے ہین تو مین بگڑ جاتا ہون -

نواب صاحب نے کہا بھئی یہان اتنے آدمی بیٹھے ہین مگر جو جوبن منشی مہراج بلی صاحب پر ہی وہ ایک پر نہین ہی بہت ہی خوش ہوے - کہا بھئی اب کیا مجھ کمبخت پر جوبن ہی - جوبن تو ہمپر تب تھا جب ہم پکھراج پری بنتے تھے - اور اب وہ بن کہان -

اس فقرے پر سب کے سب تنگ ہو گئے جو لیٹے تھے وہ اٹھ بیٹھے اور جو باتین کرتے تھے وہ ہمہ تن گوش ہوے کیا بھئی کیا بنتے تھے -

مہراج - جب ہم پکھراج پری بنتے تھے پکھراج پری

نواب - آپ پکھراج پری بنتے تھے - کیا اندر سبھا کے لونڈے بھی رہ چکے ہین آپ

ممن - حضور کیا سبزی کا ایک لوٹا زیادہ چڑھا لیا - بس چڑھ گئی کچے گھڑے کی -

اختر - ہان رنگ اب مین معلوم ہوتا ہی تب کیا بنتے تھے منشی مہراج بلی صاحب پکھراج پری -

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

داروغہ - پھر کیا اسمین تعجب کیا ہی - ارے بھئی فرشتے تو آسمان سے اُترتے نہین - آدمی ہی سبز پری بھی بنتے ہین اور آدمی ہی کالے دیو بھی بنتے ہین - انکو آپ لوگ کیون اسقدر احمق سمجھتے ہین -

مہراج - (شیر ہو گئے) آتنون مین ایک سمجھدار آدمی ہی - بس کشمیری ہی نا - یہ سمجھے بس -

داروغہ - کیون کیا تہ کو پہونچا ہون -

مہراج - پوچھیے تعجب کیا ہی اسمین - فرشتے تو آتے نہین بشر ہی راجہ اندر بھی بنتا ہی - اور بشر ہی لال پری بھی بنتا ہی تم خوب سمجھے -

داروغہ - اب تو نہ کہو گے (بد ذات کشمیری)

مہراج - نہین اب نہ کہینگے - یہ ہندی تم اہل خطہ کا کیا مقابلہ کرینگے کہ گفتہ اند - ؎

سبھا مین دوستو اندر کی آمد آمد ہی
پری جمالون کے افسر کی آمد آمد ہی

اسپر بڑا قہقہہ پڑا اور بڑی دیر تک لوگ ہنسا کیے -

ممن - اللہ کتنا برجستہ شعر پڑھا ہے -

اختر - واہ کیون نہو مہراج بلی -

نواب - ماشاء اللہ - بھئی بڑی سمجھ کے آدمی ہو -

مسخرہ - ابے جا تجھکو جکوے منڈی مین تیری تلاش ہو رہی - نبی بخش پوچھتا پھرتا ہی کہ چودھری جب کدھر گئے -

اسپر بڑا فرمایشی قہقہہ پڑا! ورلے ہنسی کے پیٹ مین بل پڑ گئے

نواب - بھئی واللہ یہ پھبتی خوب ہوئی -

اختر - واللہ چودھری کی گتنی ہوئی ہی -

مہراج - (کھسیانے ہو کر) اب ہم تمھارے یہان کبھی نہ آوینگے بڑی نالائق صحبت ہی -

اختر - دیکھیے یہ باتین اچھی نہین ہین مہراج صاحب -

مہراج - اب کان پکڑے کہ تم ایسے پاجیون کی صحبت مین عمر بھر نہ بیٹھینگے -

ممن - پاجی تم خود ہوگے -

مہراج - (بگڑ کر) توکاہے واسطے یو بلڈی فول کالا سور ہمارے کو بُرا کہنا مانگتا -

نواب - (قہقہہ لگا کر) اسے یار خفا کیون ہوتے ہو ہمکو جو جی چاہے کہلو بس -

مہراج - یہ آپ ہی کا سارا فساد ہی -

نواب - لو اور سُنو - ارے مان میری کون خطا ہی مین نے تو کچھ کہا بھی نہین - بولا تک نہین

مہراج - جی مین خوب سمجھتا ہون آپ میٹھی چھری ہین آنکھ سے اشارہ کر دیا - اور زن سے الگ -

منشی مہراج بلی صاحب نے اندر سبھا کی دھن مین گانا شروع کیا - ؎

محفل راجہ مین پکھراج پری آتی ہی
سارے معشوقون کی سرتاج پری آتی ہی

نواب - واہ بھئی لھونی بہادر - واہ -

اختر - کوئی بارہ ماسا بھی یاد ہی -

مہراج - جس زمانے مین ہم پکھراج پری بنتے تھے بارہ دونی چوبیس بارماسے یاد تھے -

اتنے مین داروغہ صاحب نے آن کر کہا حضور منشی مہراج بلی صاحب کے ساتھ ایک باری کا لونڈا انکا خدمتگار بھی آیا ہے دیکھنے کے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

قابل ہے۔ حکم ہوا بلاؤ۔ ایک ٹھ گنوار اُجڈ اکھڑ وحشی پندرہ برس کا ہن۔

داروغہ صاحب نے دل لگی دیکھنے کے لیے جیب سے ایک روپیہ نکالکر پھینکا اور کہا اسکو بھُنا لاؤ۔ تھوڑی دیر تو آپ کھڑے رہے۔ پھر داروغہ نے کہا ارے کھڑا کیا ہے جاتا کیوں نہین۔ پوچھا اس روپیا کا کاؤ کری۔ کہا بھُنا لاؤ جواب دیا کہ سمجھون ناہین۔ کہا ارے اہ کا توڑا لا۔ پوچھا توڑا سے کے پیسے لائی۔ کہا ہان ساس قیل و قال کے بعد تشریف لے گئے۔ اور پھر دومنٹ مین بیرنگ واپس روپیہ ہاتھ مین۔ کہا ارے پیسے لایا۔ جوابدیا ارے ہم تو بھول گئن۔ اسپر بڑا قہقہہ پڑا اور مہراج بلی بہت ہی جھیپے۔

نواب۔ ارے اولونڈے ادھر آ۔ سنو یہ روپیہ لو اور بازار مین جا کے اسکو بھُناؤ۔ توڑاؤ۔ اور کہو اسکے پیسے نئے گھن کے دے دے۔

لونڈے نے روپیہ لیا اور پھاٹک تک جا کے لوٹ آیا اور زور سے روپیہ نواب صاحب کی طرف ٹپک کر کہا ہمکا ناہین سمجھائی دیت ہے صاحب۔

اسپر بڑا ہی قہقہہ پڑا۔

مہراج۔ ساب تک تو ہمین کو چھیڑتے تھے۔ اب خدمتگار کو بھی چھیڑنے لگے۔

ممن۔ (ہنستے ہوے) کس حسرت کے ساتھ کہا ہے اللہ۔

اختر۔ (بہت زور سے قہقہہ لگا کر) مزہ آگیا ہو قت

مہراج۔ ایک نشد دو شد۔

نواب۔ یہ اندر سبھا کا خبط کب سے دامنگیر ہوا ہے

مہراج۔ خبط اور دامنگیر۔ بجا ارشاد ہوا۔

ممن۔ اب آپ لال دیو بنا سمجھیے۔ چہرہ لگایا اور اُچکتے پھرے اور تھرکنے لگے۔ اور آپ موزون بھی اس کام کے لیے ہین۔ واللہ۔

آخرکار منشی مہراج بلی صاحب کھُلے۔ فرمایا ہمارے شہر کے رئیس ہندو مسلمان دونون کاہل اور سُست اور قابل نفرین ہین سوداگری کو رذیل پیشہ سمجھتے ہین جسکی بدولت ٹکے ٹکے کے آدمی کروڑپتی ہو ہو گئے۔ اور آگے زمینداری کو بھی لوگ عیب سمجھتے تھے۔ آج ہمنے ایک پادری کو دیکھا سُرخ و سفید آدمی عمدہ کپڑے پہنے ہوے پوچھا آپ کون ہین۔ کہا ہم ایک تماشے والی کمپنی کے مہتمم ہین اور یہ مہراج پری بنتے ہین۔

نواب۔ اخاہ۔ یہ آسی نے آپکی راہ کھلوائی ہے

اختر۔ عقدہ اب کھُلا۔

مسخرہ۔ تو وہ آپ ہی کا بھائی بند نکلا

اتنے مین بی نازو برآمد ہوئین اور ہنستے ہوے کہا آج مجذوبہ نے ہمسے اقرار کر لیا ہے کہ چار دن کے عرصے مین قمرن کو نواب صاحب سے ملا دینگے۔

نواب صاحب اُچھل پڑے تمھارے مُنھ مین گھی شکر بڑی دیر تک خوشی رہی۔

اسکے بعد مسخرے نے کہا آج اپنے میان کی قطع شریف تو دیکھیے۔ ماشاءاللہ۔

نازو نے ذرا غور کر کے کہا ارے منشی مہراج بلی ہین اللہ جانتا ہے مین آتے ہوے جھجکی تھی کہ یہ کون ہشتو آج پھنسا ہے۔

نواب صاحب نے اشارہ کیا تو نازو نے قریب جا کر ایک

چیت جمائی منڈا سا کھسک گیا تو نواب صاحب نے کہا ؏

لگا نہ رہنے دے جھگڑے کو یار تو باقی۔

نازو نے دوسری جمائی تو منڈا سا وہ جا گرا اور ادھر قہقہہ پڑا۔ قریب تھا کہ منشی مہراج بلی صاحب بگڑ کر کہہ سے واسطے کی تمہید سے شروع کرین مگر نازو کے ہاتھ کی چیت کھائی تھی خفگی کیسی چپ ہو رہے۔

نازو۔ یہ آج ماما دھوم دھام بنکے کہان جاتے ہو۔

نواب۔ اور آج گھٹوائی بھی خوب ہی۔

ممن۔ بن ٹھن کے آئے ہین۔

نازو۔ لاؤ تو جوتا حسین علی۔ نواب صاحب کا وہ لکڑ توڑ بوٹ تو لاؤ۔ اچھا بتا جاتا کہان ہی۔ یہ بن ٹھن کے کہین ضرور جاتا ہی خضاب بھی کیا ہی اور گھٹوائی بھی خوب ہی۔ (کھونٹیان ٹٹو لکر) ایک پڑا آہستہ سے دیا تو آپ مسکرائے۔

مسخرہ۔ اگر ہم ابھی کنٹاپ رسید کرتے تو آپ کیسا بگڑتے مگر معشوق کے ہاتھ کی کیا بات ہی

مہراج۔ (نازو کی طرف اشارہ کرکے)

دل و جان سے مجھے بھاتی ہین ادائین تیری
پاس لا چاند سا منھ لے لون بلائین تیری

نازو۔ لو مزے مین آگئے۔ لے الگ ہٹ پرے

مہراج۔ ہاے

دیکھ پچتائیگی میرا جو برا دل ہوگا
وصل ہم ایسونکا پھر تجھکو نہ حاصل ہوگا

نواب۔ آج تو اندر سبھا کی دھن مین ڈوبے ہوے ہین واہ مہراج بلی واہ

اختر۔ حضور یون کہیے واہ پکھراج پری واہ۔

نواب۔ بھئی واللہ خوب سوچے۔

نازو۔ یہ آج اس گور کے مردے کو یہ ہو کیا گیا ہی کپڑے پہنے ہی یا کفن لپیٹے ہی۔

نواب۔ بھئی واللہ یہ کفن لپیٹنے کی بھی خوب ہوئی

مسخرہ۔ حضور یہ آدمی ہی یا اُتو کرنے کا مٹکا۔

مہراج۔ سنو۔ سنو۔

کسی کی بدی تو نہ کر عیب ہے
کہ اسکا خدا عالم الغیب ہے

نواب۔ اے سبحان اللہ کیا برجستہ شعر پڑھا ہی

مہراج۔ ہاے۔

دل عاشق اس بات سے ہل گیا
تجھے ہاے کمبخت کیا ئل گیا

ہمارے اور نازو کے باتین ہوتی تھین تم لوگ بیچ مین کیون کود پڑے۔

نواب۔ (قہقہہ لگا کر) تو یہ مطلب ہی حضور کا۔ اچھا لے اب ہم نہ بولینگے۔ آپ باتین کیجیے۔

نازو۔ لے سچ بتاؤ آج کہان جاتے ہو۔ منشی مہراج بلی صاحب اب کھل پڑے اور کہا ہم آج تماشا دیکھنے جاتے ہین۔ اگر آپ لوگون کو چلنا ہو تو آپ بھی چلین ہمارے ساتھ۔

نواب صاحب نے کہا بھئی آج نہین کل چلو۔ آج ہم نہ جانے دینگے۔ انھون نے کہا واہ۔ کل کی ایک ہی کہی ہم آج ضرور جائین گے۔

نواب صاحب نے کہا ایک ہی کہی چاہے دو ہی کہی اس سے کچھ بحث نہین بندہ آج آپ کو جانے نہ دیگا۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

چاہے لپا ڈگی ہو جائے - آپ بندے سے کرارے
نہین ہین -
منشی مہراج بلی صاحب سالگے دون کی
لینے کہ ہم نبوٹے ہین اور کشتی جانتے ہین -
مسخرے نے کہا کشتی نہین ایک وہ جانتے ہین
گھر کی جورو اسے تو بس چلتا نہو گا - ہاتھ پکڑ لیتی ہوگی
تو چھڑانا مشکل ہو جاتا ہو گا حضور عورت کیا ہر
دیو فی ہر -
اتنا کہنا تھا کہ ادھر قہقہہ پڑا اور اُدھر منشی مہراج بلی
صاحب بگڑ کھڑے ہوے - یو بلڈی فول کاہے
واسطے ہمکو گالی دینے مانگتا - کھڑے ہو کر اور پتیرے
بدل کر سیکڑون مغلظہ گالیان انھون نے دین اور مارے
غصے کے تھر تھر کانپنے لگے -
نواب صاحب نے کھڑے ہو کر انکا ہاتھ پکڑا اور
کہا بھئی ہم اسکو اب نکال دینگے -
مہراج - اب آپ سب لوگون کو یقین آجائیگا یا نہین
کہ ہماری بیوی فربہ اور بھدبھد اور تھل تھل ہوگی حالانکہ
وہ واللہ ایسی نازنین ہر جیسے وہ گوری گوری ڈومنی
جو پرسون آئی تھی -
نواب - ہم سُن چکے ہین جی بہت نازک ہین -
مہراج - (ہنسکر) تمنے یہ خبر کہان سے پائی -
مسخرہ - پیغام آیا تھا -
اتنا سُننا تھا کہ مہراج بلی مسخرے کے پیچھے دوڑے
اور مسخرہ بھاگا تو زینے پر ہو رہا اور اندر سے دروازہ بند
کر کے چھت پر آن کر سلام کیا تو مہراج بلی نے جھلا کے
ڈھیلے مارنے شروع کیے -
نواب صاحب نے مہراج بلی کو دھیرا کر کے لا کے
بٹھایا اور آپ کسی ضرورت سے اندر تشریف لیگئے - تو بیگم
نے انکو چھیڑنا شروع کیا -
بیگم - مین سنتی ہون آج قمرن کے لیے پھر ٹھنڈی ٹھنڈی
سانسین بھر رہے تھے -
نواب - ذرا سچ کہیے گا -
ب - تپے کی کہی تو لگے چیندرانے
نواب - تپے کی کہی - گویا آپ سچ کہ رہی ہین -
ب - سچ نہین کیا جھوٹ ہر -
نواب - لے اب نہ بنے گی بیگم - ہمنے تو قسم کھائی ہر
کہ اب قمرن کا نام تک نہ لینگے - اور تم وہی باتین کرتی ہو
ب - اہ مین ہنستی تھی تم سچ مچ سمجھے -
نواب - اس بارے مین تمسے پھر نہ ہنسی کرنا -
ب - اب مجھے یقین ہو گیا کہ تم سچے دل سے
کہتے ہو -
نواب - کہدیا تمسے قول مردان جان دارد
ب - سچ کہون یقین نہین آتا -
نواب - ہاے افسوس -
ب - نہین نہین بُرا نہ مانو بات کہتی ہون -
نواب - ایسی بات کیون کہو جس سے رنج ہو -
ب - خدا کرے اس بات پر تم قائم رہو -
نواب - دیکھ ہی لینا - ایک کنوارے تک تو آزماؤ -
ب - مین تو عمر بھر کے لیے تمھاری ہون -
نواب - ہاے کیا بات کہی ہے جی خوش
ہو گیا -
ب - ہمارا جی تو جبھی خوش ہو گا جب تم جو کہتے ہو
وہی کرو واللہ ہر جو ایسا کرو - ہمکو یقین نہین آتا -
نواب - اب ہم اسکو کیا کرین -

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

بیگم - بُرا کیون مانتے ہو -
نواب - اب بُرا ماننے کی تو بات ہی کرتی ہو -
ب - اچھا اچھا - اب نہ کہینگے - ہماری ایک بات سُن لو سنو تو کہین نہین تو نہ کہین -
نواب - جان کے کانون سے سُنین یہ کیا بات ہی
ب - تمکو جو کرنا ہو وہ کرو - یہ تو ہمکو حشر تک یقین نہ ہوگا - کہ تمسے بے ان باتون کے رہا جائے مگر اتنا کہنا مانو کہ رات کو گیارہ بجے سے گھر مین رہو - بس اور کچھ مانو یا نہ مانو اور جو چاہو سو کرو -
نواب - تمہین واقعی ہماری طرف سے بڑی بدگمانی ہی اللہ بیگم ہمارے کہنے کا تمکو یقین نہین آتا - واللہ بڑے افسوس کی بات ہی -
ب - کیونکر یقین آئے تمھاری حرکتین ہی ایسی ہین -
نواب - (ہنسکر) کیا باتین ہین تمھاری - ہزارون قسمین کھائین کہ اب ایسا نکرینگے - اور تمکو یقین نہین آتا -
ب - باتین وائین مین نہین جانتی -
نواب - اچھا تو جانی ایک ہفتے مین کیا ہوا جاتا ہی
ب - اجی اسکا تو ہمین یقین نہ آنے کا -
نواب - (ہنسکر) یا میرے اللہ -
ب - اچھا مین تو ہر طرح تمھارے بس مین ہون
نواب - اسکی کیا بحث تھی -
ب - بحث سب ہی کی ہی اور کسی کی نہین -
نواب - ہمنے رات کو اپنے دل سے قسم کھالی ہی -
ب - تمھاری قسم کا یقین کسے ہی -
نواب - بیگم خدا کا واسطہ اب یہ باتین دل سے نکال ڈالو ورنہ ہمکو زندگی حرام ہو جائیگی -
ب - خدا نکرے - تمھارے دشمنون کی زندگی حرام ہو مین ہر طرح سے راضی ہون -
نواب - بھئی آب خاصہ منگواؤ - مُنہ خشک ہوا جاتا ہی اور ایک گلوری اپنے دست نازک سے بنا کے دو -

مہری آب خاصہ لائی - تو نواب صاحب نے پیا اور گلوری نوش کرکے کہا واللہ بیگم کیا مزے کی گلوری بنائی ہی اللہ کی قسم بیگم جب تم مٹیا برج مین تھین تو کوئی ایسا دن نہوتا تھا جو تم یاد نہ آتی ہو - اور خصوص جب مین پان کھاتا تھا تو تم ضرور یاد آتی تھین - واللہ تمھارے بعد پان کھانے کا مزہ جاتا رہا تھا
ب - سبحان اللہ تمنے مجھکو کیا گلوری والی مقرر کیا ہی واہ کیا قدردانی فرمائی ہی حضور نے -
نواب - (گالون پر ہاتھ پھیر کر) خفا ہو جانی تم تو بات بات پر بگڑتی ہو -
ب - بڑے وہ ہو اللہ قسم جس مین چنگی ڈال جا لو آگ لگ کھڑی - دل مین چٹکی لے لی اور پھر آگ لگ -
نواب - صدقے ان باتون کے کیا بھولی بھولی باتین ہین - اللہ جانتا ہی بیگم ہم تمکو دل سے چاہتے ہین مگر تم ہمسے ناحق رنجیدہ ہو -
ب - اسمین کیا شک ہی کہ تم ہمکو دل سے چاہتے ہو مین سنتی ہون کہ میرے بعد تمھارے دشمن دیوانے ہو گئے تھے اور تنکے چنتے تھے -
نواب - اصل تو یون ہی ہی - واللہ میرا حال دیوانون سے بدتر ہو گیا تھا - خدا خوب جانتا ہی -

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ب - ہوش کی دوا کرو مردوے تمنے اُڑائی ہین تو ہمنے بھون بھون کھائی ہین - اور یہ قمرن پر کون مرتا تھا اور نازو سے ٹھگیان کون کرتا تھا -

نواب - (ہاتھ جوڑ کر) بیگم خدا کا واسطہ قمرن کا نام نہ لو مفت کا صدمہ ہوتا ہی -

ب - ارے مین خوب سمجھتی ہون نواب اُسکی یاد تمھارے دل پر سے جائیگی تھوڑی ہی - آخر کو نہ رہا گیا مُنھ سے نکل ہی گیا کہ مفت کا صدمہ ہوتا ہی -

نواب - نہین بیگم میرا یہ مطلب ہی کہ چھوڑے گانون کا ناتا کیا - اُسکا نام لینے سے کیا فائدہ -

ب - اُخاہ - یہ بابو جی نے شراب کب سے چھوڑی اب قمرن سے بالکل بیزار ہو گئے -

نواب - بیگم قسم کھائی ہی کہ اب بجز تمھارے کسی کو آنکھ اُٹھا کے بھی نہ دیکھینگے -

ب - خدا ایسا ہی کرے کہ تمھارا دل ان بیہودہ اور لچر باتون کی طرف سے پھر جائے -

نواب - بس اب دل پھر گیا - اسکو اب پتھر کی لکیر سمجھو - ہم جو بات کہدینگے اُسکو کر دکھائینگے - ہمارا کچا راگ تھوڑا ہی ہی جو بات کہدی وہ کہدی -

بیگم - نواب ان باتون سے آدمی بدنام ہو جاتا ہی اور لوگ اُسکو بُرا کہتے ہین - اور ہم تو ہر طرح سے تمھارے ہین چاہے اچھی باتین کرو چاہے بُری باتین کرو -

نواب - خیر اب تو جو کچھ ہوا وہ ہوا مگر اب ایسی حرکتین عمر بھر نہ ہونگی -

بیگم - خدا تمھارے اس قول کو پورا کرے آمین اللہ -

ایسے تو کبھی نہین بنے تھے

منشی مہراج بلی صاحب رسیان تڑا کے بھاگے تو سیدھے لال باغ پہونچے آدمی کی تلاش سب کے پہلے کی ادھر دیکھا اُدھر دیکھا کہین پتا نہین - ارے کلوا - او کلوا - ارے کلوا ارے مر گیا کمبخت - ارے کلوا - اب لوگ انکی قطع شریف دیکھتے ہین - نیچا گھیر دار جبہ - شملہ بمقدار علم توندل تو کہنے کا ٹھکا - اور گنوارون کی طرح ایسے مجمع مین غُل مچا رہے ہین ارے کلوا - بڑی دیر کے بعد میان کلوا ملے تو آپ بہت بگڑے - کاہے واسطے یہ بلڈی فول ہمنے بولنے مانگتا - روشنی کے قریب پتیان لیکے دیکھتے ہین پتے ندارد اَیَن ! ارے یہ پتے کیا ہوے - ابے پتے کہان ہین اُسنے کہا - ابے صاحب ہمکا کا معلوم - جو نو دیو رہے تو ن رہے آیون - منشی مہراج بلی نے جھلا کے ایک لپڑ دیا نامعقول ارے پتے کیا ہوے کہا ہجور سمہت سمہت نان مار دیو ہم کا جانی پیسہ سے کہکا کہت ہین - ہم کا بیل گُن - پھر جو غور کرتے ہین تو اہا ہا ہا - ایک لشند و لشند مربے کی اچاری کا بھی پتا نہین - اور مربے کی اچاری کیا ہوئی بے کہا ہم کا جانے جون دیو تون دھرا ہی منشی مہراج بلی صاحب آگ بھبوکا ہو گئے اور جھلا کے تین چار تپڑ بیچے ہا دیگرے رسید کیے -

الغرض تھوڑی دیر کے بعد اُس پارسی سے ملے اُسنے بڑے تپاک سے ملاقات کی اور کہا جسوقت تھیٹر شروع ہوگا ہم آپکو ایک بہت بڑے صاحب سے ملا دینگے - جب تھیٹر شروع ہوا تو ایک پارسی نے انگریزی کی نقل کی اور اسٹیج پر منشی مہراج بلی صاحب کو بلایا - یہ گول آدمی تھے ہی سیدھے اسٹیج پر موجود - جاتے ہی پہلے نذر دکھائی پانچ روپے وہ تو پارسی نے پاکٹ مین رکھے بعد ازان کشتیان پیش کین وہ بھی

۲۰

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اُسنے لین اور ہاتھ باندھ کر آپ کھڑے ہوے اور منتظر تھے کہ اب راے بہادر کا خطاب ملا ہی چاہتا ہی
اُس دن تماشے مین ٹھٹا ٹھٹ لوگ بھرے ہوے تھے
نواب محمد عسکری اور دار وغہ اور ممن اور نازو یہ بھی سب کے سب آئے تھے۔
جو لوگ اِنکو نہین جانتے تھے وہ سمجھے کہ یہ بھی تماشے کا کوئی جزو ہو گا کہ ایک پارسی ہندوستانی کپڑے پہن سکے آیا اور صاحب کو نذر دکھائی۔ اور جو لوگ منشی مہراج بلی کو جانتے تھے اُنمین سے بعض نے بُعد کے سبب سے نہ پہچانا۔ اور جن لوگون نے پہچانا اُنکے پیٹ مین مارے ہنسی کے بل پڑ پڑ گئے۔
اب لوگ دنگ ہین کہ اِئین! یہ منشی مہراج بلی صاحب ہین پارسیون نے اِنکو سکھا دیا کہ صاحب جو تم سے کہین وہی کرنا اور وہی کہنا۔ بات کو ڈالنا نہین۔
پارسی۔ (جو انگریز بنا تھا) تمھارا کیا نام۔
مہراج۔ خداوند غلام کا نام منشی مہراج بلی۔
پارسی۔ نہین نہین تمھارا نام تیل کی پلی۔
مہراج۔ جو حکم ہو ہم تو حکم کے بھوکے ہین۔
پارسی۔ اچھا ایک ٹانگ سے کھڑے ہونے نکتا
مہراج۔ (ایک ٹانگ سے کھڑے ہو کر) جو حکم ہو
صاحب۔ جو پارسی انگریز بنا تھا) جلدی پیٹ موڑو
مہراج۔ (پیٹ موڑ کر) مین تابعدار ہون۔
صاحب۔ مُنھ موڑو۔
مہراج۔ (مُنھ موڑ کر) حضور تو قواعد کرواتے ہین
صاحب۔ حکم مت ٹالو۔

مہراج۔ کیا مجال۔ جو ارشاد ہو۔
صاحب۔ تم نالائق آدمی پیٹ دکھاؤ۔
مہراج۔ حضور اب تو تھک گیا۔
صاحب۔ اچھا (سٹ ڈون) تمھارا مزاج کیسا ہی
مہراج۔ بہت اچھا ہون۔
صاحب۔ وَل تم بہت اچھا ہا منشی مہراج بلی
مہراج۔ خداوند حضور کے بال بچون کو دعا دیتا ہون۔ جو پیدا ہوے ہین وہ اور جو اب پیدا ہونگے۔ اللہم زد فزد کہ گفتہ اند۔

رعایت دریغ از رعیت مدار مراد دل شہر یاران برآر

صاحب۔ طہران مین ایک ایرانی ہی۔ وہ ہمسے آپ کی فارسی کی تعریف کرتا تھا کہ بالکل ایرانیون کی طرح آپ گفتگو کرتے ہین بلکہ وہ آپ سے سیکھنا چاہتے ہین۔
مہراج۔ (اکڑ کر) بندہ فارسی دانست دو دانستن کرد۔
صاحب۔ وَل ہم فارسی نہین سمجھ سکتا۔ مگر ہمارا دوست آپ کا بہت تعریف کرتا تھا۔
مہراج۔ حضور غلام کی زبان تو فارسی الاصل ہی۔
صاحب۔ ہان۔ ہان۔ وَل۔ ایران کا لوگ تعریف
مہراج۔ حضور ہمنے بہت سے صاحب لوگون سے ملاقات کی آپ لوگ بڑے عالم ہوتے ہین۔
صاحب۔ وَل ہمارے ہان تعلیم اچھا دیا جاتا ہی
مہراج۔ بھلا آپ کسی تماشے کی کمپنی مین پکھراج پری بھی تھے ولایت مین۔
صاحب۔ (ہنسی کو ضبط کر کے) او بیشک۔
مہراج۔ ہمارے ملک کے بعض گدھے اسکو عیب اور بڑا سمجھتے ہین

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

صاحب - بڑا غلطی ہو - جتنا اچھا لوگ ہر سب یکھراج پری بنتا ہے -

مہراج - وہ مارا بس اب کوئی کیا ہمنے آنکھ ملائیگا لاحول ولا قوۃ -

صاحب - آپ کیون نہین کسی تھیٹر مین شریک ہو جاتا -

مہراج - حضور مین تو یکھراج پری بنتا تھا -

صاحب - اینڈ بلڈی [illegible] او - اوبس -

مہراج - حضور سب یو بلڈی فول لوگ کاہے واسطے ہمکو برے کہتے مانگتا - سو ہم جاننے نہین سکتا -

صاحب - بڑے لوگون کا قاعدہ ہے کہ اچھون کو برا کہتے ہین -

مہراج - حضور مین گانا خوب تھا -

سبھا مین آمد نیلم پری ہے سراپا دہ نزاکت سے بھری ہے

سبھا مین آمد نیلم پری ہے - سبھا مین آمد نیلم پری کا آ

صاحب - گو آن ! [illegible] چلو - چلو -

مہراج - حضور یہ سب یو بلڈی فول لوگ ہمکو ہنسیگا - اور برا کہیگا -

سجن مکھڑا دکھلا جارے

صاحب - ہم ٹھمری ٹپا بھجن استائی کچھ نہین مانگتا ہے بس وہی اندر سبھا کا دھن بولے جاؤ صاحب -

مہراج - حضور ہماری خواہش اب یہ ہے کہ سرکار ہمکو آپ کچھ دے اور ہم خیر خواہ سرکار کے ہین سمجھے حضور تو غرض ہے ابس منشی مہراج بلی صاحب کو اسوقت دنیا و مافیہا کی خبر نہ تھی - نہ یہ معلوم تھا کہ صاحب کون ہین - نہ یہ معلوم تھا کہ بیٹھے کہان ہین - صاحب نے کہا ول منشی مہراج بلی صاحب آپ ناچنے سکتا ہے - کہا حضور ہان ناچون - یہ کہکر آپ اٹھ کھڑے ہوے اور قریب تھا کہ ناچ شروع کرین کہ ممن نے اسٹیج پر چڑھکر انکا ہاتھ پکڑ لیا -

"کاہے واسطے یو بلڈی فول بولنے مانگتا کسی کے بیچ مین اور کسی کے درمیان مین -"

ممن - مین ایک گدا دونگا آپ کو - فول ودل سب رکھا رہیگا - تمکو یہ کیا گیا ہے - لاحول ولا قوۃ - کچھ ہوش ہے یا نہین سرکار بلاتے ہین -

اب ذرا منشی مہراج بلی کو ہوش آیا - یہ نشے مین نہین تھے شراب تو تھوڑی ہی سی پی تھی - مگر ہان حماقت کا نشہ البتہ بہت ہو گیا تھا - یہ سمجھتے تھے کہ صاحب جو چاہینگے کر گذرینگے ہمکو کہین کا جج مقرر کر دینگے کسی ریاست کا منیجر مقرر کر دینگے ہمکو کمی کاہے کی صاحب مہربان ہون تو وہ عہدہ ملجائے کہ آج تک کسی ہندوستانی کو نہین ملا ہو -

اب سنیے کہ ممن سے اور انسے ہاتھا پائی ہونے لگی تو نواب صاحب نے داروغہ کو اشارہ کیا - داروغہ بھی اسٹیج پر چڑھ گیا اور منشی مہراج بلی کو گود مین اٹھا کر دوڑ کے بھاگا تو ادھر تھیٹر مین بڑا قہقہہ پڑا اور لوگون نے تالیان بجا دین منشی مہراج بلی گود مین تڑپتے ہوے اور کاہے واسطے اور کاہے واسطے برابر لیتے ہوے گاڑی کے قریب پہونچے - داروغہ اور ممن نے انکو گاڑی مین لادا اور کہا ہم لوگون کو حکم ہے کہ تمکو پکڑے رہین بس ہلنا نہین خبردار کہدیا ہے بیٹھے رہو چپ چاپ -

مہراج - دیکھو اب مین نبوٹ کا پیچ کرتا ہون -

داروغہ - بسم اللہ آپ نبوٹ کا پیچ کیجیے -

مہراج - مین رومال مین پیسا باندھ چکا ہون -

ممن - اخاہ ! بڑے نبوٹیے ہین آپ

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

مہراج - دیکھو اب شہرگ پر پڑا چاہتا ہی -
داروغہ - آپ شوق سے داؤن پیچ کیجیے -
مہراج - دل ہم مار ڈالیگا -
داروغہ - پھر اگر قسمت مین آپ ہی کے ہاتھ سے موت لکھی ہی تو کیا -
مہراج - اچھا اب شکایت نکرنا -

استنے مین چھم چھم کی آواز آئی - ممن اور داروغہ انکو نواب محمد عسکری کی فٹن پر پکڑے ہوے بیٹھے تھے اور فٹن درختون کے ایک جھنڈ مین تھی سب سے الگ تھلگ چھم چھم کی آواز آئی تو داروغہ نے ممن سے کہا یار ذرا دیکھو تو کون ہی کہ اتنے مین ایک عورت فٹن پر آئی -

عورت - کیون رے یہ آج تونے کیا حرکت کی
ممن - کون ؟ نازو خوب آئین اللہ جانتا ہی -
داروغہ - اب تمہارے سپرد ہین یہ
نازو - ہان ہان - تم لوگ جاکے تماشا دیکھو -
داروغہ - ستے چھوٹے لطف تماشا جاتا تھا -
نازو - مجھے نواب نے اشارہ کیا تو خواہ مخواہ مجبور ہو کر آنا پڑا -

منشی مہراج بلی صاحب کی سٹی بٹی بھولی مگر انتہا سے زیادہ افسوس تھا کہ صاحب لوگون سے نہ مل سکے - مطلب ہی خبط ہو گیا -

نازو - یہ آج تیری گت کیا ہی - تجھے یاد ہی - ؟
مہراج - جان من ہی ہی (ٹھنڈی سانس بھر کر) کیا کہون جان جان ہی ہی بڑا نقصان ہوا -
نازو - کیا کچھ گر پڑا - پھینک دیا ہوگا نشے مین
مہراج - نیس اب ہمکو اور رنج ہوا - نشہ کیا -

نازو - اب مین جوتے سے خبر لونگی - ہان
مہراج - کاہے - دل ہے - دیکھو -
راوی - کاہے واسطے کہاے غل مچانے کو تھے - مگر یاد آگیا کہ نازو جان ہین بھیگی بلی بن گئے -
مہراج - اب ایک بات سنو - ہم جو کہین -
نازو - ایک دن تم جوتے ضرور کھاؤ گے ارے یہ آج تونے کیا کیا - مہراج پری بننے کا شوق ہی - ای ذوف ہی تیرے اوپر کمبخت -
مہراج - ہم تو صاحب لوگ سے ملنے کو مانگتا تھا -
نازو - الگ ہٹ تھٹے سے منہ - چخے دور ہو -
مہراج - بہت سخت کلامی کرتی ہو تم -
نازو - ای مین تجھ بیچارے سے سخت کلامی کرونگی اپنے ابا نواب سے تو مل دیکھ تو کیسا ٹھیک بناتا ہی تجھکو
مہراج - ہم تو صاحب لوگ سے ملنے گیا تھا -
نازو - (ٹھیپ لگاکر) مونڈی کاٹا - صاحب لوگ کی ملاقات کو گیا تھا کہ ناچنے گیا تھا - نیلم پری بنا تھا - ے

سبھا مین آئی نیلم پری ہی سراپا حسن و شوخی مین بھری ہی

مہراج - مزہ آگیا یارے -

سبھا مین آئی نیلم پری ہی سراپا حسن و شوخی مین بھری ہی

سبھا مین آئی نیلم پری ہی - آ -
نازو - (چپت زناٹے سے لگاکر) آ -

نازو نے کہا تمھارے سبب سے آج کا تماشا میرے ہاتھ سے گیا تم خود تماشا بنگئے تھے - توبہ توبہ سب مین بدنامی ہوئی جتنے آدمی بیٹھے تھے سب ہنستے تھے - نواب کو

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

برا ٹبرا معلوم ہوا۔ تمھارے دوست ہین نا۔
اور لوگ تو سب ہنستے تھے مگر نواب جھلا جھلا کے
رہجاتے تھے۔ آخر کار مسن کو بھیجا۔ داروغہ صاحب کو بھیجا
اور کہا گود مین اٹھاکر فوراً باہر لیجاؤ۔ اور ادھر اُدھر دیکھکر
مجھکو ڈھونڈھ نکالا۔ اور مجھسے اشارہ کیا کہ جا کے
سنبھالو۔ بڑے ذلیل ہوے آج۔ تماشے والے بھی
ہنستے تھے۔ تمھین کیا ہو گیا ہے۔ ایسے ذلیل تو کبھی نہین
ہوے ہو گے۔ پہلے تو مین سمجھی نہین کہ کون ہے۔ پھر دیکھتی
ہون تو آپ بھلے مانسون کے یہ شیوے نہین ہین کہ تھیٹون
مین جا کے شامل ہون۔ صاحب لوگ میمین نواب زادے
دفتر والے۔ نغمے والے سب ہنستے تھے۔ اور تمھین کچھ نہین
سوجھتا تھا۔ کیا ہو گیا ہے بالکل اپنے آپے ہی سے
گذر گئے۔ بڑے بیہودہ ہو۔

مہراج بلی کو نازو کی تقریر بڑی بُری معلوم ہوئی
مگر چپ چاپ بیٹھے سنتے رہے۔ کچھ جواب نہین دیا۔ اگر
کوئی اور اس طرح کی تقریر کرتا تو کاہے واسطے کی تنبیہ
سے اسکی جان عذاب مین کر دیتے۔ انکو اب تک یہی
سوجھی تھی کہ راے بہادر کا خطاب اب لیا اور اب لیا
کیونکہ مہراج پری بننے گئے تھے۔ اس سے بڑھکر اور
استحقاق کیا ہو سکتا ہے۔ مگر ساری محنت برباد ہو گئی۔

نازو۔ تم بڑے پاجی ہو مہراج بلی۔

مہراج۔ اچھا کوئی اور ذکر چھیڑو نازو جان۔

نازو۔ ذکر اب کیا تیرا سر چھیڑون مونڈی کاٹے

مہراج۔ دیکھو جانی بقطقہ کو کیون زبان خراب کرتی ہو۔ ہمکو چاہے برا بھلا کہلو۔ کچھ پرواکابات نہین۔ مگر جان من۔

دہن خویش بدشنام میالا صائب
کاین زرِ قلب بہر کس کہ دہی باز دہد

نازو۔ (چیپت لگاکر) جوتی خورہ۔

مہراج۔ ایک اور لگاؤ چاہے مگر۔

نازو۔ اگر مگر کریگا تو اور پٹے گا۔

مہراج۔ اسکا ڈر کسکو ہے۔ مگر افسوس ہے کہ تمنے ہماری قدر نہ کی کہ آج ہمنے کیا کام کیا ہے۔

نازو۔ ارے خدا تجھکو غارت کرے۔ مونڈی کاٹے اسی اکٹھوارے مین مر تو۔ تیرا جنازہ نکلے۔

مہراج۔ اور کوس لو۔

نازو۔ دور ہو یہان سے مونڈی کاٹے۔

مہراج بہت خوب۔

آپ کہتے ہین کہ جا جاتا ہون
پھر اکیلے بھی تو گھبراےٴ گا

دیکھو جانی ہمسا عاشق نہ پاؤ گی۔

نازو۔ تیرے منہ کو جھسا ایسا ذلیل عاشق ہوا تو کیا۔ اور نہوا تو کیا۔

مہراج۔ کہدیا ہے پچتاؤ گی۔ واللہ نازو سر پر ہاتھ دھر کر روؤ گی۔ اتنا سمجھ لو۔

نازو۔ میرے دشمن سر پر ہاتھ دھر کر روئین لو اور سُنو مجھے کوستا ہے کمبخت۔

مہراج۔ اگر مین نے کوسا ہو تو میرا دم نکل جاے۔

الغرض گاڑی پر سوار ہوے۔ اور راستے مین غشی مہراج بلی کو ہوا جو لگی تو اور بھی دماغ پر چڑھ گئی۔ اب پھر اندر سبھا کے شعر گانے شروع کیے۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

گاتی ہوں میں اور ناچ سدا کام ہے میرا
پھندے سے مرے کوئی نکلنے نہیں پاتا
میں لاکھ کی دولاکھ کی پرواہ نہیں کرتی

آفاق میں مہراج پری نام ہے میرا
اس گلشن عالم میں بچھا دام ہے میرا
قارون کا خزانہ ابھی انعام ہے میرا

نواب۔ ارے ظالم سڑک پر گاتا جاتا ہے۔
نازو۔ جیسے بازار کے آدمی ہوتے ہیں۔
ممن۔ مجھے رہ رہ کے ہنسی آتی ہے۔ ایک ٹانگ سے کھڑے ہیں آپ بھئی واہ لاحول ولا قوۃ۔
مہراج۔ اجی ہاں۔

رخصت لینا شاہزادے کا واسطے شکار کے اپنے باپ سے۔

دوہرہ شاہزادے کا کہنا باپ سے

رکھتا ہوں میں کچھ عرض گر اب مرضی پاؤں
حال میں اپنے درد کا سارا کہہ سناؤں

جواب دینا باپ کا شاہزادے سے۔

بیٹا میں ابھی تجھ سے صدقے ہو جاؤں
پیارے جو کچھ خوشی ہو تیرے لیے منگاؤں

نواب۔ اجی سبحان اللہ سخن گھر دکی کسر ہے۔
مہراج۔ ذرا بلند آواز سے۔ ۵

آئی ہوں سبھا میں میں چھاند کے گھر بار
کاہو کی نہیں موہے آج خبر

نواب۔ ارے ظالم اب تو بازار آگیا۔
ممن۔ حضور اب فہمائش اور نصیحت بیکار ہے۔
نازو۔ ڈھکیل دو مونڈی کاٹے کو۔
مہراج۔ نواب صاحب کی بغل میں بیٹھی ہونا بھی گوارا ہو اچھا خیر فہمیدہ خواہد شد۔
نازو۔ ہوش آئے تو پھر تجھ کو ذلیل کروں۔ ابھی تو تو اپنے آپے میں نہیں ہے۔

مہراج۔ (ہاتھ مٹکا کر)

میں جیری سرکار کی تم راجن کے راج
گانا مجھ معشوق کا سنو غور سے آج

نواب صاحب گاڑی پر سے اتر پڑے اور کہا اب ہم چلے جائینگے۔ تم پہلے نازو کو پہنچا دو پھر مہراج بی کو خدمتگار اور ممن انکے ہمراہ چلے۔ اور گاڑی ہوا ہو گئی۔ اب راستے میں نازو اور مہراج بی تنہا چلے چلتے نازو نے کہا روک دے گاڑی رکی تو نازو اتری۔ اور خود بدولت بھی اتر پڑے اور نازو کے ساتھ چلے۔ نازو نے ڈانٹ بتائی۔ اور کہا وہاں موقع نہیں ہے۔ میرا میاں آیا ہوا ہے۔ میاں کا نام سنا تو ہوش اڑ گئے اور سیدھے گھر آئے۔ بیوی نے پوچھا آج اتنی دیر کہاں لگائی تو آپ جواب میں فرماتے ہیں۔ ۵

مرے ساتھ چل جلد اے بے شعور
بلایا ہے راجہ نے اپنے حضور

بیوی۔ آج پھر متوالے ہو۔
مہراج۔ (کانپ کر)۔ ۵

ارے دیو تو ہے یہ کیا بک رہا
مرے باغ میں کام انسان کا کیا
ہوا کس طرح یاں بشر کا گذر
پرندوں کے دہشت سے جلتے ہیں پر

بیوی۔ یہ آج کیا کہہ رہے ہو۔ یہ تمھیں ہوا کیا ہے۔
مہراج۔ اوں اوں۔

خاک بدن پہ سب ملو چھوڑ دو یہ سجوگ
روئیں اب اس حال پہ اپنے پرائے لوگ

جواب دینا وزیرزادے کا

بیوی۔ یہ کیا اول جلول بک رہے ہو۔ سو رہو۔ پڑ کے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

مہراج ۔ ہاے ۔

راجہ جی تو سورہے دیا نہ کچھ انعام

مہری نے ہنسکر کہا آج گائے بجائے پر اُتارو بیٹھے ہین تو اسکے جواب مین مہری کے قریب جاکر آپ فرماتے ہین ۔

معمور ہون شوخی سے شرارت سے بھری ہون
دھانی مری پوشاک ہی مین سبز پری ہون

اُس روز تو خیر خدا خدا کر کے سو گئے مگر صبح کو جو اُٹھے تو بالکل شش یہ معلوم ہوتا تھا کہ کوئی چھ مہینے کے بیمار ہین اُٹھکے بیٹھے اور پھر گر پڑے پھر ذرا اُٹھے اور گر پڑے لیٹے لیٹے کروٹین بدل رہے تھے انکی بیوی نے کہا یہ کل تمکو کیا ہوگیا تھا اس سوال کا جواب مہراج بلی نے نہ دیا ۔ مگر انکو یہ معلوم ہوا کہ گویا سیکڑون گھڑے عرق انفعال کے اوپر پڑ گئے چپ آنکھین بند کر لین اور دل مین سوچنے لگے کہ یا خدا یہ کیا غضب ہوگیا اور با این ہمہ رات کی سب باتین یاد نہین تھین اُٹھکر پانی پیا ۔ مگر پیاس نہین بجھی ۔ خدمتگار کو بازار بھیجا اور کہا دوڑ کے برف لاؤ ۔ وہ تھوڑی دیر مین برف لایا تو ایک لوٹا بھر کے ٹھنڈا پانی اُنھون نے پیا ۔ اب ذرا جان مین جان آئی اُٹھکر بیٹھے ۔

لالہ پکوڑی مل

ایک روز جھٹپٹے وقت نواب نامدار کا دربار گرم تھا کہ جناب منشی مہراج بلی صاحب المتخلص بہ لالہ روغن زرد تشریف لائے اور فرمایا کہ پرسون آپ سب صاحب غلام کے کفش خانہ پر جو کچھ ماحضر ہو تناول فرمائین ۔ نواب صاحب اور آغا صاحب نے بڑی خوشی سے دعوت قبول کی مگر میان اختر نے دو اعتراض جمائے ایک یہ کہ جب کفش خانہ کہا تو غلام کے لفظ کی کیا ضرورت تھی دوسرے ماحضر کے ساتھ جو کچھ کی لفظ غلط ہی ۔ ماحضر کے معنی تو خود ہین (جو کچھ حاضر ہی)

منشی مہراج بلی بہت جھلّا ے کہا تمھاری دعوت کون حرود کرتا ہی ۔ تم بس اسی کتر بیونت مین رہو کہ کفش خانے کے بعد غلام نہین آتا اور غلام کے بعد کفش خانہ ۔ پاگل نامعقول تم کیون ہمارے بیچ مین بولتا ہی ۔ چراشما در گفتگوے دخل در معقولات کردن توانی ۔ کاہے واسطے ٹوکنے مانگتا ہی ۔ اگر دعواے فارسی دانی میدارید کدامی روز امتحان ما باشما رو برو ے علمایان در فرنگی محل شود کہ گفتہ اند بقول شخصے لیسول علی الکلب ۔

اسپر حاضرین جلسہ بے اختیار ہنس پڑے کہ مارون گھٹنا پھوٹے آنکھ وہی مثل صادق آئی ہی ۔ یہ کُتے بلّی کا یہان کیا ذکر تھا ۔ واہ مہراج بلی کیون نہو ۔

میان اختر نے انکے بنانے کے لیے کہا راست میگوئی ۔

مہراج ۔ خیلے راست میگوئی کہ در زبان فرس عدیل و نظیر نداری کہ گفتہ اند الشاۃ نظیفۃ دالفیل جیفۃ ۔ سب نے مکرر قہقہہ لگایا تو منشی مہراج بلی اور بھی شرمائے اور جھلائے ۔

آغا صاحب نے سب کو روکا اور کہا بھئی ایک شخص تو دعوت کو کہتا ہی ۔ مدعو کرتا ہی اور تم اُسکو ہنستے ہو ۔

نواب صاحب نے مہراج بلی کے ٹھنڈا کرنے کو کہا تو بھئی کوئی غیر آدمی تو نہین ہین دوست ہین یا نہین ۔ ہان صاحب یہ تو فرمایئے کہ کھلایئے گا کیا ۔

منشی مہراج بلی نے انکسار کے ساتھ جواب دیا کھلائینگے کیا جو توفیق ہوگی ۔ دال دلیا ۔ گھانس پھونس ۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اسپر نواب صاحب ہنس دیے حضرت دال دلیا تک
تو خیریت تھی مگر گھانس پھونس تو حضور خود ہی نوش فرمائین
منشی - مہراج بلی نے بڑی متانت سے جواب دیا کہ اور
سب چیزین تو خیر اچھی ہوئین گی - مگر ایک شے ایسی کھلاؤنگا
کہ عمر بھر نہ بھولوگے لوگون نے پوچھا وہ کیا شے ہی - فرمایا
لچی آٹے کی لچی - سوین ڈال کے اور اُسکے اندر بیسن
اور میٹھی بھرتے ہین -

آغا - پلاؤ کی کیا حقیقت ہی اُسکے سامنے بھلا -

نواب - پلاؤ بھی کوئی کھانے مین کھانا ہی بھلا -

ممن - لچی کے مقابل مین مُرغ پلاؤ بھی گرد ہی -

مہراج - ہی تو ایسا ہی - وہ سوندھاہٹ کہان سے
آئیگی - وہ سوندھی سوندھی خوشبو کہان پائیے -

ممن - سرکار اپنے خاص پُز کو سکھا دیجیے -

نواب - ہمارا خاص پز دہ ہتوٹی کہان سے لائیگا -

ممن - ہان حضور یہ صحیح ہی - وہ گنوار آدمی پلاؤ
شیرمال باقرخانی قورمہ دوپیازہ پکانا جانے - لچی پکانا
کیا جانے اگر مر کے بھی جیے گا تو بھی نہ پکا سکیگا -

مہراج - ہم سکھا دینگے جی - آپ فکر کیا جانین

راوی - یہ سب تو منشی مہراج بلی کو بناتے تھے اور
وہ گول آدمی تو تھے ہی اکڑ رہے تھے کہ نواب صاحب نے
ہمارے کھانے کی تعریف کی اور لچی کو پسند کیا -
نواب صاحب نے دریافت کیا کہ لچی ثقیل تو نہین
ہوتی فرمایا کہ اب اسکا حال نہ پوچھیے - پرسون کچھ دور
نہین ہی کل ہی کا دن تو بیچ مین ہی - ننھے دانت
آجائین تو سہی - ہم لوگون مین یون تو ہر قسم کا
کھانا عمدہ پکتا ہی مگر لچی سے بہتر نہ تو آپ کا
پلاؤ ہے - نہ کباب - تو کہیے ہمکو کہان سے معلوم ہو

ایک مسلمان دوست کی ہمنے دعوت کی - اُنگلیان چاٹتے
تھے واللہ اُنگلیان چاٹتے تھے اور لچی کی تو اس قدر تعریف
کی کہ ہمکو مجبور ہوکر مہینے مین دو چار بار اُنکی دعوت کرنی
پڑی تھی اب تک خطون مین لچی کی تعریف لکھکر آتی ہی
آغا صاحب نے ممن کے کان مین کہا کسی نے اچھا
اُلو بنایا انکو مہینے مین دو چار بار دعوت لے مرتا تھا
اور یہ اچھی پٹی پڑھائی کہ پلاؤ بھی اسکے سامنے گرد ہی -
لاحول ولا قوۃ پوچھا کیون حضرت کوئی اور شے بھی عمدہ
پکتی ہی - کہا ہان بیڑیان - لچی اور بیڑئی مین فرق ہی
لچی میدے کی ہوتی ہی - اور بیڑئی آٹے یا میدے کی
لچی بڑی ہوتی ہی - لچی کا ذائقہ اچھا ہوتا ہی اور سعدر
ملائم ہوتی ہی کہ بے دانت والا بھی آسانی سے چبائے
کھائیے گا تو معلوم ہوگی کیفیت اور ترکاریون مین
ہم آپ کو پرول کھلائینگے - اور جھولدار رسا -
یہ جھولدار رسا کسی کی سمجھ مین نہ آیا متحیر ہوکر دریافت
کیا کہ جھولدار رسا کسکو کہتے ہین - تو آپ بہت ہی ہنسے
کہا یار تم لوگ گنوار ہی رہے - جھولدار اُس ترکاری کو
کہتے ہین جسمین پانی رہتا ہی - آلو ہوبارت آلو - توری
پوچھا توری کیا شے ہی - فرمایا توری یہی توری - اجی
یہی توری توریٔ - اور بیسن کے زمین قند - بیسن کے قتلے
بناتے ہین اور اُنکو گھی مین تلتے ہین اور پھر چھونک
لگاتے ہین آملے کا چھونک لگاتے ہین -
اختر نے بات کاٹی - حضور دیکھیے یہ نیا محاورہ
سننے مین آیا (چھونک لگانا) اور توری آپ لوگ
نہ سمجھے ہونگے تُرئی سے مراد ہی -
پوچھا اور کیا کیا ہوتا ہی کہا کڑھی ہوتی ہی بیسن اور
دہی کو ملا کر چھونکتے اور روٹی کے ساتھ کھاتے ہین چاول کے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ساتھ بھی کھائی جاتی ہی - مگر سب کھانون سے زیادہ
چٹ پٹا پن پکوڑی مین ہوتا ہی -
اب تو آغا صاحب سے نہ رہا گیا کہا واہ بھئی لالہ
پکوڑی بل واہ لالہ کچوری بل کیا کیا کھانے بتائے ہین
کہ ہم گنوار لوگون کے فرشتے خان نے بھی نہین سُنے تھے
جھولدار اور توری اور بیسن کے زمین قند - مگر بھائی صاحب
خدا کے لیے جھولدار ترکاری نہ کھلائیےگا جسمین پانی ہوتا ہو
اتنی مہربانی کیجیےگا - مگر پکوڑی ضرور کھائینگے -
منشی مہراج بلی صاحب نے اینڈتے ہوے کہا اور
کھیر کھلائینگے - دودھ مین چاول ڈال کے کھیر بنتا ہی -
اختر - خوب ہوا کہ بنتی ہی نہین کہا کھیر بنتا ہی
سچ ہی یہ بڑی ٹیڑھی کھیر نہین محاورہ ہی - بلکہ بڑا ٹیڑھا
کھیر ہے -
مہراج - (کچھ نہین سمجھے) اور ایک قسم کے میٹھے چاول
کھلائینگے جسمین سب قسم کی میوہ ڈالی جاتی ہی -
نواب - (لوٹنے لگے) ارے یار مار ڈالا ظالم -
اختر - حضور بہت بڑھی ہوئی ہی تحقیقات کھیر بنتا ہی
اور میوہ ڈالی جاتی ہی - اور توری اور جھولدار رسا -
ماشاء اللہ کیون نہ ہو - اللھم زد فزد -
نواب - بھئی اب بہت نہ ہنساؤ - اُف اُف !!!
مہراج - اور ساگودانے کا کھیر کھلائینگے - گری اور
چرونجی ڈال کے اور شوقین لوگ زیرہ بھی گبڑ دیتے
ہین اور منگوچی پکتی ہی -
اختر - این ارے ظالم - کھیر مین زیرہ
ہت تجھے خدا غارت کرے - اور ہری مرچین
کیون نہ چھوڑین -
ممن - اور کچھ اور بھی سُنا - زیرہ لیے لیے آدمی نہین ڈالتے
شوقین لوگ ڈالتے ہین بلکہ گبڑ دیتے ہین - اے
لعنت خدا -
داروغہ - اور یہ کھانا مریضون کے لیے ہوتا ہی یا صحیح
وتندرست آدمیون کے لیے ہوتا ہی - اول تو رسا جھولدار
بالکل پانی - دوسرے منگوچی مریضون کا کھانا تیسرے
ساگودانے کی کھیر چوتھے ترنی - یا انھین کی زبان مین
کہین توری یہ سب تو مریضون کے کھانے ہین -
مہراج - کیا پاگل پنے کی باتین کرتے ہو - ہونھ - !
داروغہ - او تو جناب عمدہ عمدہ کھانے پکوائیے تو خیر
ہم بھی آئین - یہ جھولدار رسا اور زیرہ کی کھیر تو حضور ہی
کو مبارک رہے بریانی پکواؤ - مُرغ کا قورمہ پکواؤ -
زعفران پکواؤ - کباب پکواؤ تو بات ہی - کہنے لگے جھولدار
رسا اور زیرے کی کھیر اور توری -
مہراج - آپ لوگ کیا جانین کھانا کھانا - چلے وہ نکلے -
راوی - آپ کی باتون پر بھی واللہ انسان تو کیا گدھون تک کو
ہنسی آئے - جھولدار رسا اور پکوڑی پریہ زعم ماشاء اللہ
آغا - تو اب کل ہم کم کھائینگے - کیون صاحب ہونہہ -
مہراج - یہ آپ کو اختیار ہی قبلہ مین تو دریغ نہ کرونگا
کچی پکی دونون قسم کی رسوئی ہوگی اور شیرینی اور
فواکہات اور اچار اور چٹنی اور کھیر اور میوہ ہوگی
اختر - اور تو سب کچھ ہوگی یہ فرمائیے کہ ٹھنڈا پانی بھی
ہوگی یا نہ ہوگی -
منشی مہراج بلی نے کچھ سوچ کر کہا یار اچار تم لوگون کو
کس قسم کا پسند ہی - ہمکو تو بھائی صاحب تیل کا اچار پسند ہی خوب
مصالح پڑا ہو - یہ عرق پرق اور سرکہ ورکہ سب ہیچ ہی - مگر
اپنی اپنی پسند ہی کسی کا اجارہ نہین ہی - کسی کو کچھ پسند ہی کسی کو
کچھ پسند ہی بعض آدمی کریلے کے نام سے چڑھ جاتے ہین اور

بعض آدمی کریلے پر جان دیتے ہین ۔ اور بھرے کریلے کو نعمت سمجھتے ہین ۔

نواب صاحب نے کہا ازبرائے خدا تیل کی چیزون سے تو ہمکو معاف ہی رکھیئے گا ۔ ایک تو یونہی آگ برس رہی ہی دوسرے ہم گنوار لوگ تیل کے عادی نہین ۔ اچار ہم اپنے ساتھ لیتے آئینگے ۔

مہراج ۔ نہین اچار نہین ۔ جو ہم کہین وہ ساتھ لیتے آیئو اچار وچار نہ لانا ۔

نواب ۔ تو یہ ہماری رائے پر رکھو ۔ ہم مچھلی یا کباب یا قورمہ اسی قسم کی کوئی شی لیتے آئینگے ۔

مہراج ۔ کیا مجال ہی ۔ یہ ہمارے یہان نہین ۔ ہان شراب لیتے آؤ تو کیا مضائقہ ہی ۔

نواب ۔ ایسی تیسی آپ کی شراب کی آدھی درجن بوتلین منگوا رکھنا ۔ اور چھیٹن صاحب اور رونق جنگ بھی ضرور ضرور ہون ۔

مہراج ۔ بھلا ایک بات تو سنو ۔ پانی مین اگر کیوڑا ہو تو حرج تو نہین ہی ۔

آغا ۔ ارے کہین ایسا غضب بھی نہ کرنا کیوڑا ہرگز نہ ہو ۔

اختر ۔ حرام مطلق ہی ۔ کیوڑے کے نام سے نفرت ہی اور بڑے نقصان کی شی ہی ۔

مہراج ۔ جبھی تو مین سوچا کہ دریافت تو کر لے مہراج بلی آخر کو وہی ہوا ۔

ممن ۔ سب کیا کرایا مٹی ہو جاتا ۔ کیوڑا بھلا ہم لوگ چھوتے ہین ہاتھ سے ارے توبہ ۔

راوی ۔ منشی مہراج بلی کو پورا پورا یقین ہو گیا کہ کیوڑا ان لوگون مین حرام ہے ۔ واہ ری عقل ۔

منشی مہراج بلی بڑے جزرس آدمی تھے چمڑی جائے اور دمڑی نہ جائے ۔ سوچے کہ آدھی درجن شراب منگوانا ذرا ٹیڑھی کھیر ہی ۔ اگر ہوسکی منگواتے ہین تو پندرہ روپیہ سے کم کو نہ آئیگی اور اگر اولڈ ٹام ہو تو بھی ساڑھے دس روپیہ کے ماتھے جائیگی اور اگر اکشا نمبرون ہو تو بھی کم سے کم اکیس روپے خرچ ہونگے اور رم پلا نہین سکتے ۔ شاپین مین تو ادھر طجائینگے ۔ اسکا تو کوئی ذکر ہی نہین ہی کھانا الگ اور شراب کی قیمت الگ ۔ یہ بہت بڑھ جائیگا اور بڑا روپیہ صرف ہوگا ۔

اتنے مین نواب صاحب نے ایسا سخت سوال کیا کہ مہراج بلی کے ہوش اڑ گئے پوچھا ۔ (اور طائفہ کون کون ہوگا) ۔

مہراج ۔ (مہراج سر کھجلا کر) طائفہ ! دیکھئے ۔

آغا ۔ مشتری ۔ ان سے بڑھ کر خوش گلو اور کون ہی اگر گانا سننے کا شوق ہی تو انھین کو بلائیے ۔ ورنہ فضول ہی ۔

منشی مہراج بلی سوچے کہ اگر انکو بلایا تو بیس بائیس کی ٹھک جائیگی کچھ دیر غور کر کے کہا منّے خان کو بلوائینگے ۔

نواب صاحب نے قہقہہ لگایا اور کہا پھر سیدی سلیمان کو بلوائیے ۔ وہ بھی بڑا خوش گلو اور نازک آواز آدمی ہی میان مرد کے گانے مین تو ہمکو مزہ نہین آتا اس سے شاہ مینا کی درگاہ کیون نہ چلے جائین ۔

اب یہ چکر لگے انھون نے چاہا تھا کہ چار پانچ روپیہ مین ٹال دین مگر وہ لوگ کب مانتے ہین کہا صاحب سنئیے ہم تماشائین بیٹھو دو گرنیوالے کی رائے پر موقوف ہی آپ لوگون کو اس سے کیا بحث ہی ۔

منشی مہراج بلی صاحب نے کہا ہان خوب یاد آیا ایک بات تو

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

بھول ہی گیا تھا۔ مربا کس کس قسم کا پسند ہے بھائی ابھی
سے بتا رکھو۔ ورنہ پھر شکایت نہ کرنا۔ دریافت کیا گیا
کہ آپکے گھر مین کس قسم کا مربا تیار ہے۔ فرمایا۔ حرفا ریوڑی
کا اور آم کا حرفا ریوڑی کا مربا مہراج بلی کو بہت پسند تھا۔
ممن نے کہا حضور کروندے کا مربا تو کھایا ہے۔ مگر
حرفا ریوڑی کا مربا نہین سُنا تھا۔

اتنے مین حسین علی خدمتگار نے آن کر عرض کیا۔
حضور ایک صاحب آئے ہین۔ ابھی گاڑی سے
اُترے نہین ہین۔ ممن کو حکم ہوا جاکے دیکھو میان
ممن گاڑی کے پاس گئے جھک کر سلام کیا۔ اخاہ
مسٹر محمد جان صاحب ہین حضور تو سُنا کہین باہر گئے
تھے۔ آیئے تشریف لایئے۔ مسٹر محمد جان اُترے
اور رپ رپ کرتے چلے کوٹ پتلون کالر۔ انگریزی
ٹوپی۔ آتے ہی نواب صاحب سے بڑے تپاک
سے مصافحہ ہوا۔

نواب۔ ڈیل مسٹر کہان گئے تھے۔ اور کب
واپس آئے۔

مسٹر۔ ارے یار کچھ نہ پوچھو۔ ایک ریاست ہے نورپور۔
نورپور تو کیا اصل مین اندھیر پور ہے۔ رئیس خواب خرگوش
مین کارپرداز عموماً اینڈ طرہ۔ راشی۔ وہان ایک شخص جاکے
گھسا۔ قوم کا خدا جانے جاٹ ہے کہ ہندوستانی ہے کہ بنگالی۔
مگر اُردو صاف نہین ہے۔ بڑا چالاک آدمی سب کو دبا دیا
اور رئیس پر حاوی ہوگیا۔ ذرا رئیس کا رخ بگڑا پایا اور کہدیا
کہ آپکی کل بے ضابطگیان جاکے جڑ دونگا حکام سے
تو قدر عافیت معلوم ہوگی۔ وہ بیچارہ سیدھا رئیس اُسکے
بس مین آگیا اسنے انکو بھولا بالا جو پایا تو اور بھی شیر ہوگیا۔
آخرکار کئی لاکھ کا غبن نکلا دھرے گئے ریاست کی طرف سے ہم منتخب
کیے گئے۔ اب مین ایک ہفتے کی رخصت لیکر آیا ہون۔ واللہ
ایک ہی ذات شریف ہے اور پرلے سرے کا نمکحرام۔

نواب صاحب نے کہا آپ اسوقت خوب آگئے۔
ہمارے ایک ہندو دوست ہین منشی مہراج بلی صاحب
اُنکے ہان ہم مدعو ہین۔ بہت خوب آدمی ہین اور آپ کی
بھی دعوت کرنا چاہتے ہین۔

ہان یار کیا کھلواؤ گے۔

منشی مہراج بلی صاحب کب چوکنے والے تھے
کہا ایک تو لچی کھلائینگے۔ اور جھولدار ترکاری
کھلائینگے۔

مسٹر محمد جان بیرسٹرایٹ لا لچی اور رسا کا نام
سُنکر مسکرائے مگر اُنسے کبھی پہلے کی بے تکلفی
نہ تھی۔ ہنسی کو ضبط کیا۔

نواب۔ ہان بھئی اور کیا کھلاؤ گے۔ بتلاتے جاؤ
یار تم تو چُپ ہو رہے۔

مہراج۔ اور کیا کھلائینگے!۔ اور۔ اور۔

نواب۔ یہ اور۔ اور کیا۔

بیرسٹر۔ بہت خوش خور معلوم ہوتے ہین آپ
اور شوقین آدمی ہین۔

نواب۔ جی ہان استاد ہین خاص مُرز کی کیا حقیقت ہے۔

لچی کی دعوت

تیسرے روز حسب اقرار منشی مہراج بلی صاحب کے ہان
نواب محمد عسکری صاحب اور داروغہ اور آغا محمد اطہر صاحب
اور نواب چھٹن صاحب اور ممن اور نواب رونق جنگ دو
گاڑیون پر سوار ہوکر داخل ہوئے گاڑیان دروازے پر ٹھہرین
ہاری کھپا ٹنگ پر بیٹھا حقہ پی رہا تھا کوئی چوبیس پچیس
برس کا سن حسین علی خدمتگار نے پوچھا ارے منشی مہراج بلی صاحب

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ہین۔ کہا کاؤجانی حسین علی نے اسپر بڑا غصہ کیا۔ کاؤجانی ابے دریافت کرکے بتادو تون ابے تبے کاہے کرت ہو۔ تمھار لیسے ہین کچھ" نواب صاحب کو بھی غصہ آگیا۔ حکم دیا کہ دے اپٹر حسین علی جھپٹا تو آغا صاحب نے غل مچا کر کہا جانے دو جی جانے دو۔ کیون دنگا کرتے ہو۔ گنوار کے مُنھ لگنا کیا معنی کوئی تمیزدار آدمی ہو تو اُس سے گنجایش شکایت ہو۔ گنوار آدمی سے کیا شکایت۔ مرتج مردود دیکھتا ہی کہ دو چار رئیس زادے کھڑے ہین اور خود ڈٹا بیٹھا ہوا ہی ایسے نوکر کی ایسی تیسی مردود کی۔

یہ آواز سُنکر منشی مہراج بلی صاحب نے برآمدے سے سر نکالا اور کہا آداب عرض ہی یہ آج آپ لوگون نے کہان کا دھاوا کر دیا نواب صاحب نے کہا اجی! کہان کا دھاوا کر دیا۔ کچھ واہی تو نہین ہوا ہی بس کہان کے دھاوے کی ایک ہی کہی لے نیچے آؤ یا دروازہ کھلواؤ۔ کہا بھائی صاحب بندے کو تو آج فرصت نہین ہی۔ اب کسی اور دن کمترین کو سرفراز فرمائیے گا۔

آغا۔ کچھ آپ واہی تو نہین ہو گئے ہین۔

مہراج۔ واہی اس محلے مین رہتے نہین۔

نواب۔ اب آپ کے پٹنے کے لچھن ہین۔

مہراج۔ زیادہ بولو گے تو یہان سے ڈھیلے برساؤنگا اسی لیے گلی والے مکان مین نہین بیٹھا آج۔ تم بولے اور مین نے کلوخ اندازی شروع کر دی۔

آغا۔ کلوخ اندازی! ڈھیلے مارو لگانہ کھینچنگے لالہ روغن زرد ہین نا۔ کلوخ اندازی کروگے تو فندان شکستگی ہم بھی کرینگے۔ دل لگی نہین ہی کلوخ اندازی مین فندان پر بن آئیگی۔

الغرض منشی مہراج بلی صاحب کے ہان یہ سب داخل ہوے اور جاتے ہی ایک کمرے مین اُڑنے لگی۔

مہراج بلی نے دو بوتلین دیسی شراب کی منگوا رکھی تھین اور دو بوتلین اولڈ ٹام کی۔

نواب۔ ابے یہ دیسی شراب کیون منگوائی اکشا نمبر دن یا ہوسکی منگوائی ہوتی۔

مہراج۔ بھئی اب تو یہی حاضر ہی۔

ممن۔ ابے کیا کسی کو فقیر مقرر کیا ہی۔ حاضر ہی۔

الغرض سبھون نے خوب اُڑائی اور چار دن بوتلین خالی کر دین۔ اور سب کو اچھا سرور ہو گیا۔

ممن۔ بھئی ہمین تو کچھ بھلا بھی نہ ہوا۔ خاک جو نشہ ہوا ہو اور منگواؤ۔

داروغہ۔ بس یہی تو خرابی کی نشانی ہی۔

ممن۔ آپ ہمارے بارے مین دخل نہ دین۔

داروغہ۔ اچھا دبھئی تمکو اپنے فعل کا اختیار ہی۔ ہم اب کبھی نہ سمجھا ئینگے۔

ممن۔ (بہکتے ہوئے) ابے جا۔ نہ سمجھائے گا تو یہان کیا بگڑے گا۔

رونق جنگ۔ اچھا بھئی تو اب جانے دو۔ اب زیادہ گفتگو مین بات بڑھے گی۔

نواب۔ آخر یہ کیونکر معلوم ہو کہ ہم بھی پیے ہین۔

رونق جنگ۔ بڑے افسوس کی بات ہی۔

الغرض نواب صاحب نے جب یہ بدمزگی دیکھی تو رونق جنگ اور آپ ایک دوسرے کمرے مین جا کے بیٹھے۔

الغرض جب نشہ خوب جما تو آغا صاحب اور داروغہ نے منشی مہراج بلی صاحب سے تقاضاے شدید کرنا شروع کیا

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کہ حضرت کھانا منگوائیے۔ فرمایا۔ اور ذراسی پی لو۔ یارو جلدی کیا ہے۔ انھون نے کہا پیئین کیا بُرے کا سر۔ کہنے لگے ذراسی اور پی لو بھئی واللہ بڑے ممسک ہو۔ ارے یار عزیز دعوت کرنا فرض ہی کیا تھا کون تمھارے گلے پر چھُری پھیرتا تھا کہ ضرور دعوت کرو۔

تھوڑی دیر مین مہراج بلی نے ایک بوتل اور پیش کی کہا بھائی صاحب یہ بھی اک نایاب شی ہی۔ چھٹن صاحب نے بوتل انسے لیکر گلاس مین شراب اُنڈیلی تو ناک بھون چڑھا کر بولے۔ ارے یہ تو دیسی ہی۔

کل حاضرین جلسہ نے تھڑی تھڑی کی۔ خدا تجھے سمجھے ارے کمبخت تجھسے ڈھائی روپیہ کی ولایتی شراب نہین منگوائی جاتی۔

مہراج بلی نے کہا یارو دیسی شراب سے ولایتی شراب تیز ہوتی ہی اور ولایتی ہم لوگون کو مار ڈالتی ہی زہر کی خاصیت رکھتی ہی۔ اسکو ہاتھ سے نہ چھونا چاہیے۔

نواب صاحب نے انکو للکارا۔ آپکی ایسی تیسی۔ کوئی گنوار مقرر کیا ہی۔ صوبے کی شراب بھلا کہین سیب اور انگور کی شراب ناب کا مقابلہ کرسکتی ہی۔ جان نکلی جاتی ہی مردود کی کوئی بھوکا تھا تیری دعوت کا۔ اگر احباب کی دعوت کی ہی تو جی کھول کے کھلاؤ پلاؤ۔ ورنہ بھائی صاحب ناحق ہم سب کو اللہ کی عنایت سے میسر ہی۔

مہراج بلی نے خدمتگار کو آواز دی اور کہا ہمارے روزمرہ کے پینے کی چیز جاکے بازار سے لے آؤ۔ ایک بوتل جلدی سے لاؤ خدمتگار روانہ ہوا۔ اب منشی مہراج بلی نے نواب صاحب کی طرف مخاطب ہو کر کہا لے حضرت اب آپ ہی سے آپ سے شرط ہو جائے۔ اگر انگریزی شراب دیسی سے زیادہ مضر نکلے تو ہم جیتے۔ نہین آپ جیتے۔ پوچھا کیا کیا بدتے ہو۔ کہا جو جو بدو۔ کہا ایک۔ ایک اشرفی۔ کہا منظور ہے مین بھر لونگا کہا مین بھی بھر لونگا۔ لے مارو ہاتھ پر ہاتھ

نواب صاحب نے کہا کسی حکیم سے دریافت کر لو۔ کہا حکیم کیا جانے۔ کسی ڈاکٹر سے پوچھو۔

الغرض مسٹر محمد جان بیرسٹر سے انگریزی مین ڈاکٹر ہرلوناتھ بوس کے نام خط لکھوایا گیا۔ تھوڑی دیر مین جواب آیا۔ مسٹر محمد جان نے پڑھکر کہا نواب صاحب آپ ایک اشرفی ہار گئے۔ انکو بڑا تعجب ہوا۔ آئین! کیا لکھا ہی پڑھیئے تو سہی کہا لکھتے ہین کہ کثرت دونون کی بُری۔ دیسی ہو یا ولایتی مگر ولایتی شراب دیسی کی نسبت زیادہ مضر ہی دیسی شراب اسقدر ضرر رسان نہین۔ جسقدر ولایتی شراب ضرر رسان ہی اور اگر عمدہ عمدہ نسخون کے مطابق کشید کرائی جائے اور بھبکے اچھے ہون اور خوب اُڑ نہ گئی ہو تو ولایتی شراب کی کوئی اصل اور حقیقت نہین ہی۔ مگر مجھے تعجب ہی کہ نواب صاحب اور یہ سوال۔ کچھ دال مین کالا کالا معلوم ہوتا ہی خدا خیر کرے شراب کا نام بُرا دیسی ہو یا ولایتی۔ اب تو مہراج بلی شیر ہو گئے کیون بچہ کیا کہتے تھے ہم ہی سے اور بحث شہید مردون سے دل لگی۔ لے اب ایک جے پور کی اشرفی منگوائیے کھری۔

آغا صاحب نے کہا یار انجانب بہت ہی سستے چھوٹے واللہ مین خود بدنے کو تھا۔ مگر خدا نے بڑا رحم کیا ایک اشرفی کی کوئی بات نہ تھی۔ مگر عیب کتنی ہوتی ہی۔ مہراج بلی تم بے مین رہے دو روپیہ سے زیادہ ایسے جز رس آدمی نہین

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

خرچتے دو کے عوض بائیس پائے کتنا بڑا منافع ہوا ہی۔
نواب صاحب نے کہا جی منافع کے بھروسے بھی نہ بھولیے گا۔ یہ اشرفی کیا انکو دے ڈالی جائیگی ضرور منھ دھو رکھیں اس اشرفی میں ایک دن خوش روزہ ہوگا اور آپ کیا سمجھے تھے کہ انکے حوالے کر دی جائیگی بجا ہی انکی ایسی تیسی۔ ٹکے کی لچی اور — لاحول ولاقوۃ وہ ولندیزی نام کس بھکوے کو یاد ہین۔ کیا کہا تھا ارے میان وہ کس قسم کی ترکاری کہی تھی ذرا نام لینا ممن نے کہا حضور جھولدار۔ اسپر قہقہہ پڑا بھئی یہ نیا نام سنا۔ مگر وہ لچی اور جھولدار رسا ہی کہان —
یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ منشی مہراج بلی کی بارن آئی کہا گھر مان پوچھت ہین کہ میدہ اور گھیو اور ترکاری کب تلک منگھویو۔ اَیْن! اب تو سب چکرا گئے۔ ارے ظالم ہم تو سمجھے تھے کہ کھانا پک گیا ہوگا۔ ابھی گھی اور میدہ اور ترکاری ہی کی پکار ہی۔ واللہ مار ڈالا۔
مہراج بلی سخت جھیپے۔ بارن کو ایک ڈانٹ بتائی اور زنان خانے مین گئے۔ تو ان لوگون کے کان مین دور کی آواز آئی کہ کاہے واسطے تم بارن کو بھیجا ہی۔ تم بیوکوف عورت۔ یو بلڈی فول۔ اسکے جواب مین ایک عورت نے کہا۔ جو ہم سے اول پھول بکیو نا تو بھائی کر یا ہمسے بنیے نا۔ کو دُ تمھار لونڈی ہی کہ تمھار دیا کھات ہی۔ آئے وہان سے بڑے دوئی بنکے نہ گھی منگوئیو نہ میدہ لچی کاؤ تمھار مونہ پکیے۔ اسکے جواب مین کوئی آواز نہ آئی۔ اور یہان لوگون کی یہ کیفیت کہ مارے ہنسی کے برا حال تھا۔
آغا۔ بیوی نے تو خوب ڈانٹ بتائی واللہ —
نواب۔ جو ہمسے اول پھول بکیو نہ تو بنیے نا۔
ممن۔ (قہقہہ لگاکر) پہلے تو بہت شیر بنے ہوے تھے —
آغا۔ (ہنسکر) اور بلڈی فول جوروا کو بھی کہتے ہین آپ مگر واللہ اُسنے بھی کیا ڈانٹ بتائی ہی۔ ہمسے اول پھول بکیو تو بنیے نا بھائی کر یا —
چھٹن۔ (قہقہہ لگاکر) آئے وہان سے بڑے دوئی بنکے
آغا۔ یہ لطیفہ سب سے بڑھ گیا کہ نہ گھیو نہ میدہ لچی کاؤ تمھار مونہ پکیے۔ مگر کھابدا۔ زن مرید ہی یار۔
نواب۔ شاید بیوی نہ ہون انکی کوئی اور ہون۔
مسخرہ۔ کیا بات پیدا کی ہی حضور نے۔ بیوی نہین والدہ شریف ہونگی۔ مہراج بلی کی بھئی کیا سوجھ بوجھ ہی واللہ حضور خوب سمجھتے ہین۔
اسپر سب کے سب نے پھر قہقہہ لگایا۔
داروغہ نے کہا حضور ضرور انکی بیوی ہی۔ بیوی کے سوا اور اس قسم کی گفتگو کون کر سکتا ہی اسپر پھر قہقہہ پڑا۔ اور ممن نے کہا واہ بھئی کاشو بھائی واہ سچ کہتے ہو۔ بیوی کے سوا اور کون کہسکتا ہی بھلا کہ کیا تمھار دیا کھات ہی —
ممن۔ یہ بھی خوب ہوئی کھانا کیا تمھارا سر پکے بیشک بیوی کی ایسی ہی تقریر ہوا کرتی ہی —
داروغہ۔ کسی قدر جھیپے کہا حضرت آپ لوگ لاکھ کہیے طرز گفتگو سے تو یہی ظاہر ہوتا ہی کہ انکی بیوی ہین اور آگے خدا جانے —
نواب۔ اسمین تو کوئی شک نہین ہی۔ بیوی تو ضرور ہی مگر بیوی کا ہے کو ہو میان ہی۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ممن - کیا کیا او کھیان آئی ہو واللہ کیون نہو -
آغا - اچھی بیوی ملی ہو بھئی سر کوب -
تھوڑی دیر مین منشی مہراج بلی صاحب تشریف لائے سب نے ہنسی ضبط کی کہ اس وقت چھپیا اور جھلایا ہوا ہو زیادہ نہ چھیڑنا چاہیے ورنہ بگڑ جائیگا -
اتنے مین آدمی بوتل لیکر آیا - یہ بھی اولڈ ٹام کی بوتل تھی - ممن نے بوتل لیکر کھولی اور ایک گلاس مین تین پگ کے قریب انڈیل کر برف ملائی - اور منشی مہراج بلی کی خدمت مین پیش کی -
مہراج - آپ سب صاحب نوش فرمائین آغا صاحب کو دیجیے مین ابھی نہ پیونگا -
آغا - نہین پہلے تم ہی پیو - ہمارے سر کی قسم جو نہ پیے -
مہراج - بہت اچھا - الامر فوق ادب ست -
راوی - ماشاء اللہ ترکی بولنا کیا فرض ہو اردو تو اچھی طرح بول نہین سکتے عربی کی ٹانگ ضرور توڑینگے - صحبت مین بیٹھتے بیٹھتے اردو فصاحت کے ساتھ بولنے لگے تھے - مگر ہٹ کہان جائے الامر فوق الادب کے عوض لامر فوق ادب البتہ اس استا نے کیا لطف دیا ہو -
جب نواب صاحب نے اصرار کیا تو مہراج بلی نے کہا یار ممن نے کیون چھو لیا ہم دوسرے گلاس مین پئینگے نواب صاحب نے کہا واہی ہو - اُڑا جا -
مہراج بلی نے دو دفعہ کرکے پی اور گلاس فرش پر رکھدیا اور بہت خوش ہوے -
ممن نے کہا حضور میرے ایک دوست ہین مخمور تخلص کرتے ہین انکے ایک دوست منشی قربان حسین صاحب

قربان نے انکی دعوت کی اور اصرار بلیغ کیا کہ پرسون سوا نو بجے ضرور قدم رنجہ فرمائیے گا ورنہ ہمین ملال ہوگا - یہ بیچارے اپنے آقا سے رخصت لیکر ٹھیک وقت پر اپنے میزبان کے گھر چلے تو مکان سے تھوڑے فاصلے پر انکے میزبان منشی قربان حسین صاحب ملے - دو صاحب ہمراہ تھے دونون شاعر ایک مولوی بھبوکا - دوسرے میان مکمل انکو دیکھتے ہی منشی قربان حسین صاحب نے بڑی حیرت کے ساتھ پوچھا حضرت آپ اس وقت کہان - ادھر کہان بھول پڑے آپ - اب تو یہ چکرائے - کہا آپ کہان تشریف لیے جاتے ہین - فرمایا مین تو ایک مجلس مین جاتا ہون پوچھا آئیے گا کب تک - کہا یہ نہین عرض کر سکتا - اور بھی کئی کام ہین - شام تک شاید آنا ہو - تب تو یہ بگڑے کہا کچھ آپ پاگل ہوگئے ہین - ابھی کھانے کا بندوبست کرو - بھوکے شریف سے زیادہ خطرناک کوئی نہین ہوتا - چارون صاحب چلے تو یون مسکوٹ ہونے لگی -
قربان - بھئی اب انکو کہان کھانا کھلوائین -
مکمل - بس حلوائی کی دکان اور دادا جی کی فاتحہ -
بھبوکا - اس وقت پکنا تو محال ہو اور نہاری کا اب وقت نہین رہا - پھر انکے واسطے کچھ اور بندوبست کرنا چاہیے بھائی صاحب -
قربان - اب سردست کیا بندوبست ہو سکتا ہو -
مکمل - اچھا گھر تک تو چلیے - سامنے تو ہو -
منشی قربان صاحب اپنے مکان پر داخل ہوے ماما کو بلا کر دریافت کیا - کہو کچھ بچا بچایا ہو -
ماما نے کہا میان ہمارے ہان باسی بچتا ہی نہین اب

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

منشی مخمور صاحب گھبرائے اور بہت ہی جھلائے کہ ایک تو مارے بھوک کے آنیتین قل ہو اللہ پڑھ رہی ہین پیٹ مین چوہے چھوٹے ہوئے ہین ۔ اور اُسپر طرہ یہ کہ پھبتیان ہوتی ہین نہ باسی بچے نہ کتا کھائے ۔

منشی قربان صاحب نے پوچھا ارے کوئی شے بچی بچائی ہی ۔

ماما جوان عورت اور نمکین تھی اور منشی قربان صاحب کی منظور نظر اور مطبوع طبع ۔ کہتی گیا ہی کہ شیرا کے کھانے کے چھیچھڑے بچے ہین کہنے بھجوا دون ۔ یک نشد دو شد ۔ اور ابکی ٹھکی کھلی مخمور دل مین اور جلے منشی قربان صاحب نے فرمایا کہ جا کے گھر مین دریافت کرو ۔

ماما پھر واپس آئی کہا حضور تلی اروِیان تھوڑی سی ہین کہائے آؤ ۔ اُسنے کہا اوئی یہ کون موا نپٹو کھائیگا خالی خولی اروِیان ۔ ایک اور ہوئی ۔ تھوڑی دیر مین ماما اروِیان لائی چار قتلے مگر عمدہ پکے ہوئے ۔ حکم ہوا کہ ذری سامنے سے جھمن گنڈیری والے کو تو بلا لاؤ جھمن آیا ۔ پوچھا گنڈیریان ہین کہا اُس بکھت کہان ۔ نہ پونڈا نہ گنڈیری ۔ کہا بھئی گرہین ہین وہی لاؤ ۔ وہ جا کے کوئی بیس بائیس گرہین لے آیا ۔

پھر ماما کو حکم ہوا ۔ دیکھو پڑوس مین کوئی شے پکی ہو تو لاؤ ۔ تھوڑی دیر مین وہ دہی کا مٹھا ہمسائی سے لائی ۔ مگر آدھ ورن چھچے سے زیادہ نہین ۔ پھر حکم ہوا محمد و موچی کے ہان دیکھو کچھ ہو تو لاؤ ۔ اب یہ اپنے دل مین جل رہے ہین کہ کیا اچھی دعوت ہی اور کس اعزاز کے ساتھ ۔ میزبان پیش آئے خیر محمد و موچی کے ہان سے دو چپاتیان آئین ۔ مگر باسی بلکہ تباسی اور سخت ایسی جیسے پرانے جوتے کا چمڑا ۔ اور کانڈل کے ساگ کی بھجیا تیل مین پکی ہوئی وہ بھی سڑی ہوئی ۔

الغرض تلی اروِیون کے چار قتلے اور بیس بائیس گرہین اور دہی کا مٹھا اور چپاتیان اور کانڈل کے ساگ کی بھجیا یہ سب چیزین میان مخمور کے سامنے رکھی گئین انھون نے تلی اروِیان تو چکھین اور چپاتیان میزبان کے منہ پر مارین اور گرہین میان نکمل کے سر پر لگائین اور کانڈل کا ساگ مولوی بھبوکا کے سر پر ٹپکا ۔ اور مٹھے سے اُس ماما مردار کو سر سے پاؤن تک نہلا دیا ۔

نواب ۔ کیون بھئی مہراج بلی یہ کس پر ہوئی ۔

مسخرہ ۔ اب انسے کیا پوچھتے ہین حضور مگر ماما والی پھبتی تو اُس بارن پر ضرور ہوئی واللہ ۔ اور خوب ہوئی کیون خداوند کیسی کہی ۔ ع

ہاتھ لا نواب کیون کیسی کہی
پھبتی اک نایاب کیون کیسی کہی
منشی مہراج بلی کے حضور
جمع ہین احباب کیون کیسی کہی

بلی نہین لاحول ولا قوۃ بلی بلی بفتح لام بے نقطہ دکسر یای نقطیتین یعنی دو نقطہ و لتشدید لام ۔

نواب ۔ اچھے لوگون کی دعوت کی تمنے ۔ کھائین اور غرّائین یہ ناشکری کیا زمانہ ہی بھئی ۔

نواب صاحب نے منشی مہراج بلی سے کہا بھائی صاحب اگر آپ کے ہان کھانے مین عرصہ ہو تو بندہ گھر سے منگوائے باہر تو آج معمولی کھانا مولوی صاحب اور موذن اور پڑوس کی بوڑھی سیدانی اور علاقے کے منیجر وغیرہ کے لیے پکا ہوگا ۔ دو ایک طرح کا سالن ۔ اور پلاؤ ۔ اور میٹھے ٹکڑے چپاتی دال وغیرہ ۔

بہر کیف کھانا تو وقت پر ملیگا ۔ اور یہان اسوقت

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

گھر حن پسی ہو رہی ہو کچھ تو کھلوا ظالم - کہا اچھا ٹھہر جاتے ہین زنانے مین گئے اور بیوی سے پوچھا - کہو کوئی شعر کھانے کی ہے -

بیوی - ایجھٔ ت اترا سر پر سے - ؟

مہراج - بھوت تم پر سوار تھا کہ ہم پر -

راوی - بجا ارشاد ہوا -

بیوی - ذرا ذرا سی بات پر جامے سے باہر ہوے جاتے تھے -

مہراج - تم تو بیوقوف ہو - ہمکو اپنے ماتحتون کے ڈانٹنے ڈپٹنے کی عادت ہی نا - بس اسی سبب سے تمکو بھی کبھی کبھی ڈپٹ دیتے ہین - اسمین کون بُری بات ہی

بیوی - ہین ایسے ڈپٹنے مین نہین آتی -

راوی - اصل زبان تو ان دونون کی گنواری ہے - مگر اہل اسلام کی صحبت مین مہراج بلی کی زبان شستہ ہو گئی اور انکی صحبت مین انکی بیوی کی زبان درست ہو گئی

مئی ہی گلزار ہی ساقی ہو گھٹا چھائی ہو
کہدو توبہ شکنون سے کہ بہار آئی ہو

منشی مہراج بلی صاحب الشہیر بہ لالہ روغن زرد کے دولتخانہ حماقت کاشانہ مین ایک رقاصہ حجاز جمال رشک لعبتان چین مشتری خصال نوعمر خوش گلو نازک آواز عنبر موجا فشان تانین لے رہی ہو اور حاضرین جلسہ جنمین غیر کا گذر نہ تھا ہر تان پر وجد کرتے سر ہلاتے اور تعریفین کرتے تھے اب سنیے کہ منشی مہراج بلی صاحب نے دعوت تو کردی مگر روپیہ صرف کرتے ہوے جان نکلتی تھی لیکن شراب جو پی تو یہ سوجھی کہ حاتم کی قبر پر لات مارین فوراً حکم دیا کہ جسقدر خوش گلو عورتین ملین سب کو لاؤ - حکم کی دیر تھی شہر بھر کو معلوم تھا کہ منشی مہراج بلی امیر آدمی ہین جسکے ان

آدمی گیا فوراً حاضر ہا ب جلسے مین جو ہی سسر ور سسر خوش تر دماغ - ع -

شرابی جمع ہین میخانہ مین ٹوپی اچھلتی ہو

مہراج - بھئی شراب کے شعر ہون - اس وقت - ؎

کف سیمین مین اُس پریوش کے
پھول ہو ساغر شراب نہین

نواب - یار ذرا سننے تو دو - تم تو بک بک کرتے ہو

آغا - یہ بڑی بُری ترنج ہو واللہ -

نواب - لطف صحبت ہی سے نہین واقف ہو تم -

ممن - حضور لطف صحبت تو یہ ہو کہ احباب بذلہ سنج جمع ہون اور دل لگی ہو رہی ہو -

مہراج - بات نہین کرنے دیتا ظالم -

نواب - بھئی یا تو گانا سنو یا باتین کرو -

مہراج - ہم خرما ہم ثواب -

کہدو توبہ شکنون سے کہ بہار آئی ہو -

نواب - بھئی کیا شعر ہوا ہو واللہ - مگر توبہ شکن اور کوئی ہوتے ہونگے یہان توبہ سے کیا سروکار ہو یہان تو ہر وقت بوتل ہاتھ مین ہو بقول سرشار - ؎

بغل مین ہون توبہ دبائے ہوے
کلیجے سے بوتل لگائے ہوئے

نواب صاحب نے ایک مرتبہ اُس بہت خوش گلو کے گانے کی تعریف کرکے کہا واللہ گاتی تو کیا ہو موتی پروتی ہو - وہ حاضر جواب فوراً بولی - جی موتی پرونے کی کیا حقیقت ہی مین انسان کے دلون کو چھیدتی ہون ایک ایک تان لہراتی ہوئی جاتی ہو -

یہ بھی پئے ہوے تھی - خوب دھتا - سرشار طبلیا کہین جاتا ہو سارنگیا اور ہی ڈھرے پر

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

چلتا ہی ــ یہ اور ہی دھن مین ہین ۔ ایک ایک شعر کو
دس دس بیس بیس مرتبہ گاتی ہین اور محفل مین
قہقہے پر قہقہہ پڑ رہا ہی ــ یہ ہوش کسکو کہ لوگ
کیا سمجھتے ہین اور یہ قہقہے کس پر پڑ رہے ہین ــ
اب سنیے کہ یا تو آغا صاحب وغیرہ کا مارے بھوک
کے دم نکلا جاتا تھا ۔ یا اب جو پگون پر گپ اڑانے تو بھوک
پیاس قریب ہی نہین پھٹکتی ہی کسکی بھوک اور کہان کی
پیاس خیر منشی مہراج بلی صاحب زنانے مین گئے کہ دیکھین
کھانا پک گیا یا نہین پکا ۔ بڑی دیر ہو گئی ــ
مہراج ــ (اپنی بیوی سے پوچھا) اب کیا کسر ہی
بیوی ــ یہو منہ کا لگما ہی ــ
مہراج ــ ارے آخر کتنی کسر ہی ــ
بیوی ــ تم جاؤ یہان سے جب پک چکی تو بلا لیبت
مہراج ــ دیکھو ہنسی نہ ہونے پائے ہنسی ہمار نہوے پائی ہان جو
ہمار ہنسی ہوئیے تو تمھار و ہنسی ہوئیے اور جو تمھار ہنسی ہوئیے
تو ہمار ہنسی ہوئیے ہی کہ نا ہین ہنسی ہوئیے سمجھیو ــ
بیوی ــ اب تم کا تو تنک سی پی کے چڑھ جات ہی
تم جاؤ یہان سے ہم نہ پکاب ــ
مہراج ــ (ہاتھ جوڑ کر) منتی کرت ہون دگا کر)
منتی کرت ہون مین جیری تہاری آن ــ
بیوی ــ (مسکرا کر) کاہے کا پی جات ہو ــ
مہراج ــ نہین نہین اس وقت بدلی ہی اور ٹھنڈی ٹھنڈی
ہوا چل رہی ہی مسکھری کا جی چاہتا ہی ــ
بیوی ــ (ہنسکر) ارے اب جاؤ یہان سے ــ
منشی مہراج بلی کو کچھے گھڑے کی پڑھی تھی
رسوئین مین بیٹھکر آپ نے گانا شروع کر دیا (منتی
کرت ہون بار بار مین جیری تہار ــ

بارن ــ اب دونون کا پیے لاگے ہین ــ
بیوی ــ بڑا کرت ہین ــ
بارن ــ تم تو سمجھاتو نا ہین ہو ــ
بیوی ــ کوئی بچہ ہو تو سمجھائی ــ
مہراج ــ (نشے مین) اچھا ہم تمھارے بچے
بیوی ــ (بگڑ کر) ای ہٹو واہ ــ ایسا پنیا کو نو کام کا
ہیے آدمی تو اپنے ہوش مین رہے
مہراج ــ جیری تہار مین جیری تہار
آن ــ
بیوی ــ (ہنسکر) مین کہت ہون تمکا ہوے کا
کوا ہے ــ بڑے وہ ہو ــ
مہراج ــ مین جیری تہار
کہ گفتہ اند ــ ؎

سخیان را بدست اندر درم نیست	
خداوندان نعمت را کرم نیست	

سمجھین ــ یعنی مردمانے کہ سخاوت پیشہ ہستندے
آن مردم را در کف خویشتن روپیہ والمغنی و چونی نہ باشد
کہ درم عبارت از زر و نیم زر (یعنی المغنی) و دو
نیم زر (یعنی چونی) باشد ــ

جو گن آئی ہی پری بنکے پرستان کے بیچ	
بھیرو ین مجھکو سنا دے تو پرستان کے بیچ	

گھر مین جتنی عورتین تھین سب قہقہے لگاتی
تھین ۔ مگر انکو اس سے کیا بحث تھی ۔ انکو گانے
اور ٹھمکنے اور مٹکنے سے سر و کار تھا ۔ دگر ہیچ ــ
بارن ــ اب تم کھانا نہ پکے دیہو ــ
بیوی ــ سب گھر اب ہو جائیگا ــ
مہراج ــ اچھا بتاؤ اوپر کون کون

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

بیٹھا ہی - اس وقت کی بدلی نے تو ستم ڈھا دیا
کیا مزے کی بدلی ہے گھنگھور گھٹا چھائی ہے
اور بادل کا گرجنا کیا مزہ دیتا ہی - ۶

کہدو توبہ شکنون سے کہ بہار آئی ہی

منشی مہاراج بلی صاحب نے اپنی بیوی سے
اصرار بلیغ کیا کہ تم اچھے اچھے کپڑے پہنکے خوب
نکھر کے بیٹھو ہم اپنے دو ایک دوستون کو دکھائینگے
کہ ہماری بیوی کیسی ہین -
انکی بیوی آگ بھبوکا ہوگئی کہا کچھ سٹری ہوگئے ہو
تمکو تو ہوش نہین ہی کہ بک کیا رہے ہو - جورو کو
اورون کو دکھاؤگے -
مہاراج - (ہاتھ جوڑکر) منتی کرت ہون مین چیری
تہار -
بیوی - انکو ہو کیا گیا ہی - آج کیا بکتے ہین
مہاراج - منتی کرت ہون مین چیری تہار -
بیوی - دُیا - یہ بکت کاؤ ہین
بارن - راہ کو ڈگھر کی مہرارو کا دکھات پھرت ہی
مہاراج - مین چیری بنجاؤن تہار -
بارن - اب ہم رے پیچھے پڑ گئے -
مہاراج - ایک نظر ہم لوگون کو دکھا دین بس -

سخیان زر اموال بر سر خورند
بخیلان غم سیم و زر میخورند

اس وقت اس بدلی نے ہمین اپنے اوپر
عاشق کر لیا کہ گفتہ اند -

برق ست ڈر الہ میچکد از ابر بہمنی
ساقی بیا بیا دبدہ جام یکمنی

میدانی جام یکمنی کرا گفتند -

بارن - اب پھار سی بولے لاگے - اب آپ -
مہاراج - ہاتھ جوڑتا ہون ذرا نکھر کے بیٹھو
بیوی - اب مین ڈولی منگوا کے بھاگ جاؤنگی
تمنے بہت دق کر رکھا ہے -
مہاراج - بزمرۂ مفروریان فراری نوشتہ روزنامچہ
باشد دور پولیس -
اتنے مین انکے خدمتگار نے آواز دی کہ نواب صاحب
بلا رہے ہین جلدی آیئے -
بیوی - اچھا ہوا - کہین یہان سے جاؤ -
مہاراج - وہان ہو جاؤ - منتی کرتا ہون -
بیوی - (ہنسکر) ہنسی نکل جاتی ہی -
بارن - اور ٹھسک کیسے ہین -
مہاراج - ذرا خوب نکھر کے بیٹھو - منتی کرت یار بار
مین چیری تہار -
بیوی - اب زیادہ بک بک کروگے تو مین
سب کھانا اٹھا کے پھینک دونگی -
الغرض مہاراج بلی باہر تشریف لائے تو
نواب صاحب نے انسے کہا اتنی دیر کس بات
مین لگائی ہم لوگون کا بھی خیال نہ رہا ایسے
مزے مین آئے - کہا یار ہم تو ایک خرابی مین پھنسے
ہوے تھے - پوچھا کیا خرابی تھی - کہا بیوی ہماری
کہنے مین نہین ہین لاکھ لاکھ کہا کہ ذرا بن سنور
کے بیٹھو - بھاری کپڑے پہنو ماتھے پر افشان چنو -
ذرا نکھار کرو کہ ڈھنگ بھی دیکھے تو شرما جائے -
ہم ذرا اپنے دو ایک دوستون کو دکھائینگے کہ تم
کیسی ہو وہ ایک نہین سنتی - اب مین اس فکر مین ہون
کہ اگر تم لوگون کو نہ دکھاؤن تو تم اپنے دل مین ناراض ہوگے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اور اگر دکھاتا ہوں تو وہ کہتی ہین کہ مین ڈولی منگاکے
اپنے میکے بھاگ جاؤنگی۔ واللہ مین نے کوئی درجہ منت
سماجت کا اُٹھا نہین رکھا۔ کم سے کم کوئی ہزار مرتبہ
کہا ہوگا (منتی کرت بار بار مین چیری تہار) راضی
ہو جاؤ۔ مگر نہین مانتین۔ بھئی ہماری تو جان عذاب
مین ہی کہ گفتہ اند۔ ع۔

چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی

اسپر فرمایشی قہقہہ پڑا۔ اور حاضرین جلسہ انکی بیوقوفی
مارے ہنسی کے لوٹ لوٹ گئے۔
نواب۔ اُف ارے یار مار ڈالا۔ یہ دل لگی بھی
یاد رہیگی مگر تم سا بیوقوف زمانے بھر مین نہ ہوگا۔
آغا۔ (قہقہہ لگاکر) منتی کرت بار بار مین چیری تہار
اور اس کہنے پر بھی راضی نہ ہوئین۔
مہراج۔ واللہ یہ ناز نخرے تو ان باپ کے بھی
نہین اُٹھائے جاتے بڑے حیف کی بات ہی۔
مسخرہ۔ تو آپ کی بیوی آپ کی والدہ شریف
سے بھی بڑھ کے ہین تو آپ کی نانی ہوئین۔
اسپر پھر بڑے زور سے قہقہہ پڑا۔
نواب۔ یہ اسپر طرہ ہوا ہی۔
اختر۔ بھئی یہ اس سے بھی بڑھ کے ہوئی۔
مہراج۔ (بگڑ کر) آپ نے کیا ہمکو مسخرہ یا
بیوقوف مقرر کیا ہی۔ کیا خوب۔ کاہے واسطے تم لوگ
ہمپر قہقہہ زنی و خندہ زنی کرنے مانگتا۔ یو بلڈی فول
آغا۔ ارے یار تو تم بات ہی وہ کرتے ہو کہ لاکھ
ضبط کرو مگر پھر بھی ہنسی آجاتی ہی۔
ممن۔ بیوقوفی تو خود کرتے ہو۔ اور دوسرون
کو برا بھلا کہتے ہو بڑے گدھے ہو۔

مہراج۔ تم خود گدھے ہوگے۔ پاگل۔
ممن۔ ارے بس اب آگے نہ بڑھنا۔ ذرا زبان سنبھالے
رہیے نہین تو بات بڑھ جائیگی۔
اختر۔ یار تم لوگ بڑے وہ ہو۔ اچھا خاصہ سمان
بندھا ہوا تھا تمنے بگاڑ دیا۔
نواب۔ بس اب جی چاہتا ہی کہ ایک دم سے ان
دونون کو بیٹا چلون مزے مین فرق آگیا۔ کیا مزے
سے گانا سُن رہے تھے واللہ۔
آغا۔ یہ لوگ بڑے بدمزہ ہین۔ خصوص بیوقوفون
کے قبلہ گاہ منشی مہراج بلی صاحب ایسا بیوقوف اور
بوکھل آدمی کم دیکھنے مین آیا ہوگا اُلو کی دم فاختہ۔
نواب صاحب نے کہا بھئی اب چپ رہو ذرا گانا
سُننے دو (رقاصہ کی طرف اشارہ کرکے) ہان بیوی
خدا کا واسطہ ذرا وہ ساون پھر گاؤ کیا عمدہ ساون ہی
اُس جادو جمال نے حسب فرمایش
نواب صاحب پھر وہ ساون گانا شروع کیا۔
جھولا کن ڈالو امریان۔ جھولا کن ڈالو۔
بدرا کارے۔ گرلا جھنکارے۔ بوندیان پڑین پُھہیان پہ
جھولا کن ڈالو امریان۔
وہ سکھی جھولین وہی جھلاوین۔ وہ سکھی تمھاری
ڈالے گلے بہیان جھولا کن ڈالو۔
نواب۔ واللہ کتنی پیاری آواز ہی۔ خوب
گاتی ہو ہم تو عاشق ہوگئے۔
رقاصہ۔ آداب عرض ہی۔ حضور قدردانی
فرماتے ہین۔ لونڈی کس لائق ہی۔
مہراج۔ واللہ اس وقت بادل کا گرجنا
اور بجلی کا چمکنا اور جھما جھم مینہ برسنا

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کیا مزہ دے رہا ہی ۔
نواب ۔ پھر وحشت کی لی آپ نے ۔
مہراج ۔ وحشت کی لی آپ نے ۔ آپ چاہتے ہین کہ ہمارا رنگ جمے ۔ دوسرے کا رنگ نہ جمے ۔ آپ تو پ ڈورے ڈالتے ہین اور دوسرے کو منع کرتے ہین بڑے اُستاد ہو یار ۔

اب سنیے کہ ادھر تو نواب صاحب اور مہراج بلی اور آغا محمد اطہر وغیرہ ناچ دیکھنے مین مصروف ہوے اور اختر اور ممن اور داروغہ علیحدہ جا کے بیٹھے اور یون گفتگو کرنے لگے ۔

اختر ۔ دیکھتے ہمارے نواب صاحب بھی عجیب چیز ہین جسکو ذرا اچھا دیکھا عاشق ہو گئے ۔
ممن ۔ یہ تو بھئی سچ کہتے ہو ۔
داروغہ ۔ یہ طوائف بھی کوئی چیز ہے ۔ ذرا ناک نقشہ درست ہی اور باقی سناٹا لیکن ہمارے حضور اسپر بھی ریجھ گئے ۔
اختر ۔ اجی اور تو اور مجذوبہ پر ریجھ گئے ۔ بس حد ہو گئی واللہ مانتا ہون ۔
ممن ۔ اور قہرن کی الگ لو لگی ہوئی ہی ۔
اختر ۔ تو اسپر تو دل سے فدا ہین ۔
داروغہ ۔ کیا یہ عورتون کا طویلہ باندھینگے ۔
اختر ۔ بھئی تماش بینون کا یہی دستور ہوتا ہی تم کا شو بھائی کیا جانو ۔
داروغہ ۔ ہمارے ہان یہ سب دولت کے چونچلے ہین بےزر عشق مین ٹین ۔
اختر ۔ تم کیا کہتے ہو یہ بجا ہی ۔

ممن ۔ اور مجھکو رہ رہ کے مہراج بلی پر ہنسی آتی ہی کہ اسکو کیا ہو گیا ہی ۔
اختر ۔ ہو کیا گیا ہی پاگل ہی ۔ ایک تو کڑوا کریلا دوسرے چڑھا نیم ۔ ایک تو حضرت بیوقوف دوسرے ان لوگون کی صحبت ۔ بس اور بھی خراب گئے ۔
داروغہ ۔ جیسے اپنی جورو کی مذمت کی اور چار غیرون مین ذلیل کیا ۔ میرے نزدیک تو اُس سے بڑھ کے دنیا کے پردے پر بیوقوف نہ ہوگا ۔
اختر ۔ واللہ سچ کہتے ہو ۔
ممن ۔ اور پھر اسپر طرہ یہ کہ اپنے تئین بڑا عقلمند اور بڑا ہوشیار سمجھتے ہین ۔
داروغہ ۔ بھئی یہ سب جھگڑے تو پڑے ہین اپنی ایسی تیسی ہین اب یہ بتاؤ کہ کھانا کب ملیگا ۔ یہان مارے بھوک کے دم نکلا جاتا ہی ۔
اختر ۔ اب کہے تو کون کہے نواب صاحب تو گانا سننے مین مصروف ہین ۔
ممن ۔ اجی ہم خود چل کے کہتے ہین ۔ ہمارا تو مارے بھوک کے بُرا حال ہی ۔

یہان تو ان لوگون کی آنتین مارے بھوک کے قل ہو اللہ پڑھ رہی تھین اور منشی مہراج بلی کے ہان میدا گوندھا جاتا ہے جھولدار رسا پکانے کے لیے ترکاری چھیلی جاتی ہے زمین قسند مصنوعی بنانے کے لیے بیسن بھگویا گیا ہے مگر منشی مہراج بلی انکو دلاسا دیتے جاتے ہین کہ بھائی صاحب لچئی نکل رہی ہے اور جھولدار رسا تیاری پر ہی اور اچار نکالا رکھا ہی اور چٹنی

پیسی

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

پس رہی - آخر کار جب بڑی دیر ہوگئی تو نواب صاحب نے
داروغہ کو حکم دیا کہ گھر سے کوئی چیز لاؤ - جو کچھ پکا ہو
سب اٹھا لاؤ انتظار نکرنا اٹھا ہی لاؤ - داروغہ
حسب الحکم ڈیوڑھی پر آ کے بکاول سے پوچھا کوئی
شے تیار ہے - اُسنے کہا ابھی تو کوئی چیز تیار نہین ہے
مولوی صاحب کے لیے گوشت پکا ہے میتھی کا ساگ
گوشت مین پکا ہے کوئی ڈیڑھ پاؤ کے قریب
کہا اٹھا لاؤ - اور تین چار نان پاؤ - وہ بکاول نے
ایک پیالے مین گوشت رکھا اور چار نان پاؤ
تولیے مین باندھکر نفاست کے ساتھ گاڑی مین
رکھ دیے -

راستے مین نواب چھٹن صاحب کا مکان ملا انکے ہان
پرور کا دولما پکا تھا اور پلاؤ تیار تھا کوئی ادھ سیر
پلاؤ اور ڈیڑھ پاؤ دولما انکے ہان سے لیا اور
سیدھے منشی مہراج بلی صاحب کے یہان پہونچے -

حسین علی - داروغہ صاحب آن پہونچے -

ممن - سجان مین جان آئی واللہ -

اختر - ارے بھئی کچھ لائے بھی ہو -

داروغہ - (زینے پر سے) بھائی کچھ نہین ملا -

ممن - ارے مار ڈالا ظالم -

نواب - لاحول ولا قوۃ -

مسٹر محمد جان - بازار سے کباب منگوا لیے -

اتنے مین داروغہ صاحب اوپر آئے تو سائیس
کے ہاتھ مین یہ سب سامان لوگون نے دیکھا -
سب کے سب خوش ہوگئے - مہراج بلی نے کہا بھئی
یہ کھانا الگ رکھو ابھی ایک ایک پگ اُڑے -
کھانا علحدہ رکھوا دیا گیا تو مہراج بلی زنانے مین تشریف
لائے اور بیوی سے یون ہمکلام ہوئے -

مہراج - جنابہ آج ہمارا کہنا کرو -

بیوی - ای کچھ تمکو سودا ہوگیا ہے -

مہراج - مین منتی کرت ہون تہار -

بارن - دیا یہ انکا ہوائی کا گوا ہے -

مہراج - ارے ہوئے گوا ہے
جنون کے اب نکہرت ہوکہ ناہین دوئی چار
احبابن کا دکھائب -

بارن - اچھا تم باہر جاؤ تو ہم انکا سمجھائے کے
سنگار کرائے کے بٹھائی - مُدا کو اُٹھے سے دیکھین

مہراج - اور سُنیئے گا - اور نہین تو کیا اندر کوئی
گھس آئیگا کہ گفتہ اند - ع

ناوک نے تیرے صید نچھوڑا زمانے مین

بارن - اچھا جاؤ - ہم انکا ٹھیک کرا لھب -

مہراج - اچھا جاتا ہون - مگر ٹھیک ٹھیک
کر رکھنا -

یہ کہکر منشی مہراج بلی صاحب باہر تشریف لائے
اور کمرے مین گئے وہان ہو حق مچ رہی تھی اور اختر گفتگو
کر رہے تھے کہ خداوند شیخ علی حزین اور مرزا رفیع سودا
ہمعصر تھے - ایک روز مرزا رفیع السودا شیخ علی حزین
کی ملاقات کو گئے - علی حزین کے دربان نے کہا آج
نہین ہے تو انھون نے یہ مصرع لکھکر بھیجا - ع

در درویش را دربان نباید

جواب آیا کہ - ع

بباید تا سگ دنیا نیاید -

آخر کو بلا لیا - انھون نے عرض کیا حضور کے کلام
سننے کا کمال مشتاق ہون - اگر حضور کچھ ارشاد فرمائین

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

تو بڑی مہربانی ہو۔

شیخ علی حزین نے پڑھا۔ ؎

ظالم بیا ببین تو درین انتظار ما
نرگس شگفتہ است بلوح مزار ما

مرزا رفیع السودا نے کہا یہ تو خاکسار دس برس ہوئے عرض کر چکا ہی کہا بر خوان۔ سودا نے پڑھا۔

ظالم تو آکے دیکھ مرے انتظار کو
نرگس نے چھا لیا ہی ہمارے مزار کو

علی حزین چکرائے۔ دوسرا شعر پڑھا۔

آلودہ قطرات عرق دیدہ جبین را
اختر ز فلک مے نگرد روے زمین را

رفیع السودا نے کہا حضور خاکسار یہ مضمون بھی بہت بہت عرصہ ہوا عرض کر چکا ہی۔

آلودہ قطرات عرق دیکھ جبین کو
اختر پڑے جھانکے ہین فلک سے زمین کو

اب علی حزین اور بھی چکرائے تیسرا شعر پڑھا

تیر تو چوزہ کرد کمانے بہ کمینے
یک صید نیا سود زمانے بہ زمینے

اُنھون نے کہا یہ بھی بندہ عرض کر چکا ہی جھلا کر فرمایا بر خوان کہا۔ ؎

ناوک نے تیرے صید نہ چھوڑا زمانے مین
تڑپے ہی مرغ قبلہ نما آشیانے مین

بہت خوش ہوے فرمایا کہ در پوچ گویان ہند جواب نداری۔

نواب۔ کیا خوب تعریف بھی کی تو ہجو کے ساتھ۔

ممن۔ حضور اس شعر شاعری مین بدلی کا لطف جاتا ہی

آغا۔ ہم تو حضرت چکمی لگائے جاتے ہین اور گانا بھی سُنتے جاتے ہین۔

ممن۔ یہان بھی یہی حال ہی۔

داروغہ۔ ارے یار عزیز اب کچھ کھانا لائیگا یا نہین

ممن۔ بھئی آنتین قل ہو اللہ پڑھتی ہین۔

مہراج۔ ارے یار گئے تھے تو اُسی لیے مگر استاد باتون مین پھنس گئے۔

ممن۔ تو یہ کھانا تو کھانے دو۔

نواب صاحب نے ممن کو حکم دیا کہ یہ تو ہو گئے ہین پاگل تم کھانا لاؤ۔ سب کے سب ٹوٹ پڑے پرول کا دولما خوب پکا تھا۔ دو ہی تین منٹ مین کھانے کا صفایا کر دیا۔

نواب۔ بھئی کیا اچھا دولما پکا ہی مہراج جی یار کچھ تو کھاؤ۔

ممن۔ حضور انکے کھلانے کی بس وہی ترکیب ہی

اختر۔ انکو لٹاؤ اور زبردستی کھلاؤ۔

ممن۔ یہ تو بے ادبی ہم سے نہ ہو سکے گی ہان سرکار حکم دین تو کیا مضائقہ ہی

نواب۔ نہین جی۔ جانے بھی دو۔ لیکن اگر گھر سے نہ منگواتے تو بھو کون مرتے۔ معلوم ہوتا ہی انھون نے کچھ پکوایا نہ تھا کہ مبادا لوگ نہ آئین اور دام خراب جائین۔ آدمی کنجوس تو ہی ہی۔ اب جب ہم لوگ آگئے تو میدا اور گھی اور ترکاری منگوائی۔ بڑا استاد ہی واللہ

مہراج۔ بھائی صاحب اصلیت تو یہی ہی بندہ جھوٹ کیون بولے یاران چوری نہ پیران دغا بازی بندہ سوچا کہ مین تو یہان تیاری کرون چالیس پچاس کے ماتھے جائے اور آپ لوگ نہ آئین تو چکما کا چکما ہو اور سوختی کی سوختی

ممن - چالیس پچاس! کھانا تو اپنے گھر سے منگوایا یہ چالیس پچاس کاہے مین خرچ ہوے -

مہراج - کچھ تمیز بھی ہی تمھین چھ روپے کا تو فقط گھی آیا ہی اور ایک روپیے کا دودھ اور دو روپیے کا قند سفید جی -

اختر - کیون جھوٹ بولتے ہو -

مہراج - اب آپ کو یقین نہین آتا - اے لیجیے یہ فہرست موجود ہی -

قند سفید	شیر	برنج	گھی
عگا/	عہ/	عہ/	ے/
روغن سیاہ	مصالح گرما گرم	مرچ سرخ	ہلدی
۸/	۸/	عہ/	عہ/
دہی	اروی	آلو	رتالو
۸/	۳/	۳/	۳/
بھنڈی	توری	شلجم	پرول
۳/	۳/	۳/	۳/
کندرو	کدو	لوکی	میدہ
۳/	۳/	۳/	عگا/
روا	آرد گندم	نمک	آبخورہ گلی
عگا/	عگا/	عہ/	۴/
پیالہ گلی	برف	برگ تنبول	کیوڑا
۸/	۸/	۸/	۱۲/
الائچی خورد	چاٹنی دلی	/	میزان کل
۸/	۸/		

عہ
۱۴/

بائیس روپیہ چودہ آنہ کا یہ ٹھیک حساب ہی -

نواب - اور گھی تو تین ہی روپیہ کا لکھا ہی تم تو چھ روپیہ کا بتاتے تھے -

مہراج - اب بائیس روپے مین اگر تین روپیہ جھوٹ بولے تو کیا گناہ کیا -

نواب - ہاہاہا - مصالح گرما گرم -

ممن - واللہ - لاحول ولا قوۃ - حضور یہ زمانے بھر کا دروغ گو اور جھوٹا ہی -

اختر - خداوند یہ جھوٹی فہرست ہی -

چھٹن - اور غیر سے جو ایک شی بھی منگوائی ہو -

راوی - دیکھیے تھوڑی دیر مین معلوم ہی ہو جائیگا

ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے

اختر - اور کیون جناب منشی مہراج علی صاحب پکاکون رہا ہی زوجہ شریفہ -

مہراج - نہین بابو پورنچند کے اہتمام مین کھانا پک رہا ہی - رسوئیا پکاتا ہی اور وہ بتاتے جاتے ہین - بڑے خوش خور آدمی ہین اور کھانے کا بڑا شوق ہی صبح کو دو دو طرح کی دال پکتی ہی - ارہر کی بھی اور چنے کی بھی - اور شام کو چار چار صراحیان پانی کی بھری رہتی ہین - بس شوق کی انتہا ہی -

نواب - اخاہ - چار صراحیان پانی کی - بھئی بڑے ہی خوش خور آدمی ہین -

مہراج - ایک ڈھولی پان کی منگواتے ہین اور ایک مہینے بھر مین - اور گھر مین فقط ایک میان اور ایک بیوی -

چھٹن - میان بیوی مہینے ہی بھر مین ایک ڈھولی چکھو جاتے ہین تو صرف خوش خور ہی نہین بلکہ پان خور بھی ہین -

مہراج - اگر بدلی ہوئی اور کھچڑی کھانے کو جی چاہا تو

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

دو طرح کی کچھڑیان پکواتے ہین ۔
بابو پور بخند صاحب جھولدار رسا اپنے ہاتھسے
خوب پکاتے ہین ۔
آغا محمد اطہر صاحب نے پوچھا یہ جھولدار رسا کیا
بلا ہی بھئی ۔ میری سمجھ مین نہین آتا ۔
مہراج بلی نے کہا بھئی گھبراتے کیون ہو جو کچھ
پکا ہی سامنے آئیگا ۔ ایک بہت ہی بڑے شوقین
آدمی کو جو رئیس اعظم ہین اور خوش خور آپکے لیے
مقرر کیا ہی پھر اب بھی کھانا نہ پسند آئے تو ہم کیا
کرین اور بھائی صاحب لچئی اور جھولدار رسا اور
توری تو واللہ ایسی پکی ہیگی کہ واہ ۔
نواب ۔ پکی ہیگی ۔ واہ بھئی لالہ روغن زرد ۔
ممن ۔ ای تو حضور کوئی شئ تو لاییے ۔ یا صرف
دلاسا دینے کے لیے یہ باتین ہین ۔
مہراج بلی زنانے سے جاکے آلو اور تیل کا
اچار آم کا لائے ۔
نواب ۔ خدا سمجھے تجھسے ارے یہ کیا لایا ہی ۔
مہراج ۔ پاگل ہو خاصے کھاؤ تو ۔
چھٹن ۔ کھائین کیا تمھارا سر ۔
آغا ۔ آپ کی ایسی تیسی کھائین ۔
مہراج ۔ اچھا ذرا چکھو تو ۔
نواب ۔ ابے تو نا معقول کیا کھائین تیل کی
چیز ۔ بڑے بیوقوف ہو ۔
منشی مہراج بلی نے جو تیل کے اچار کی تعریف کرنی
شروع کی تو نواب صاحب نے جھلاکر اچار کا پیالہ
پھینکا تو نیچے جاکے گرا ۔ کہا تم لوگون کو عمر بھر کھانے کا
سلیقہ نہ آئیگا ۔ تیل کا اچار بھی بھلے مانسون کا کھانا ہی کوئی

اور یہ آلو کی ترکاری ۔ ارے گوشت نہین کھاتے ہو
نہ کھاؤ جو کھاتے ہو وہ تو عمدہ کھاؤ ۔ کھانا در مسلمان
یہ لطافت تم لوگ کہان سے لاؤ گے ۔
منشی مہراج بلی نے کہا بھائی صاحب آپ
لاکھ کہیے جھولدار رسا اور لچئی سے بڑھ کر کھانا آپکے باپ
بھی نہ پکتا ہوگا ۔
آغا صاحب اور ممن نے کہا حضور واللہ اسوقت
بڑا ہی جی چاہتا ہی کہ جھولدار رسا اور لچئی کھائین دیکھین
تو کیسا پکتا ہی ہمنے تو نام بھی نہین سنا تھا ۔ یار عزیز
دو ایک لچئی تو لاؤ اس وقت ۔
مہراج بلی نے بارن کو آواز دی اور کہا لچئی لا
تھوڑی سی لانا ۔ ارے سنا ۔
بارن دس لچیان لیکر آئی ۔
آغا ۔ ارے بارن لچئی تو لائی ذرا سا جھولدار رسا
بھی تو لاؤ جاکے ۔
بارن ۔ بنت ہو ۔ جھولدار رسا ابھی نا ہین بنا ہی
اور سب بنی ہیگی ۔
آغا ۔ اور سنو تو تمھار مالکن کا فرماوت ہین ۔
مہراج ۔ ارے یار کیون مذاق کرت ہو ۔
لچئی جوان لوگون نے کھائی تو پسند کی اور کہا بھئی
انصاف شرط ہی اچھی پکی ہین اور واقعی خوش ذائقہ
ہین اور سوندھی ۔ بھئی یہ کیونکر پکتی ہین ۔
مہراج بلی نے کہا پہلے میدا گوندھا
اسکے بعد نمک اور زیرہ ملایا اور خوب گڑھائے
لیا ۔ اور گڑ کے گھی اور خمیر ملایا اور
موین ملایا اور تل لین مگر تلنے والا ذرا ہوشیار ہونا
چاہیے ۔ آپکے خاص پز اور آپ ایسے گنوارون کا کام نہین ہی

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

منشی مہراج بلی ان لوگون کی ذرا ہی تعریف سے اسدرجہ خوش ہوئے کہ اکڑنے لگے - نواب صاحب کے خاص منہ چڑھے کوکہ استاد آدمی تھا گنوار قرار دیا -

آغا - یار ہمارے باورچی کو اپنی بارن کے سپرد کردو کہ اسکو بھی پکانا آجائے -

مہراج - اسکے کیا معنی (بگڑ کر) مین سمجھا نہین

مسخرہ - مطلب یہ کہ اپنی بارن کو انکے باورچی کے سپرد کردو -

مہراج - (سُرخ ہوکر) تشریح کیجیے اسکی -

مسخرہ - حضور شاگردی کرینگے - انکے باورچی کو حضور کی بارن پکانا بتادیگی -

مہراج - بجا ارشاد ہوا - مگر وہ ہنتوٹی کہان سے لائیگا وہ -

مسخرہ - آپ کی بیوی تو خوب سیکھی ہونگی -

مہراج - یہ اسپر طرۃ ہوا -

مسخرہ - تو جناب آسمین مین نے کیا بھس ملا دیا آپ بھی بڑے عقلمند ہین -

مہراج - مین سب سمجھتا ہون -

مسخرہ - آپ تو ناحق ناحق خفا ہوتے ہین -

آخرکار خدا خدا کرکے لالہ روغن زرد دام حماقتہ سے بارن نے آنکے کہا کہ سب چیزون کو اٹھون بلاوت ہینگی کھن ہین جاسکے بلاے لاؤ یہ کہو کہ ٹھنڈا ہوا جاتا ہی لوگون نے خدا کا شکر یہ ادا کیا کہ کہین آواز تو کان مین آئی -

منشی مہراج بلی صاحب افتان و خیزان اندر تشریف لے گئے اور کل چیزون کو گرما گرم اور تیار پاکر بہت ہی خوش ہوئے بیوی سے کہا جنابہ اسوقت جی چاہتا ہی کہ تمکو کچھ انعام دون روپیہ پیسا تو تم کیا کروگی - اسکی تمکو نہ خواہش ہی نہ ضرورت اب رہا زیور وہ تمھارے پاس کثرت سے ہی کسی کی قبیلہ اس طرح کا گہنا پہننے نکلتی ہی بھلا - تو تو میری گوندنی ہی جان من - گوندنی کی طرح زیور سے لدی ہوئی - مگر سچ کہتا ہون اسوقت اس کھانے مین وہ خوشبو آرہی ہی کہ معلوم ہوتا ہی گرڈھل کا پھول ہی واللہ کیا خوشبو ہی -

راوی - اِس تعریف کے صدقے - کھانے کی خوشبو کو گرڈھل کے پھول سے کیا مناسبت ہی کشت زعفران کہتے تو کیا مضائقہ تھا -

خیر - فرمایا کہ رنگت ایسی ہی ہی کہ اگر زرد ہی تو بالکل جیسے پت جھاڑ کی پتیان اور سفید ہی تو جیسے مبروص اور بھورا ہی تو بالکل جیسے پورانی دیوار کا ٹیلہ - اور لال ہی تو بالکل جیسے تمھارے گالون کا رنگ اور سیاہ ہی تو بعینہ جیسے ہمارے سر کے بال -

منشی مہراج بلی صاحب کے آخری لطیفے پر انکی بیوی مسکرائین کہا تمھارے سر کے بال تو بہت ہی کالے ہین آسمین کیا جھوٹ ہی جو ایک دن کھجاب نہ لگاؤ تو ڈھونڈھے کریا کریا بال اکو نہ ملے - کھجاب کے بھروسے کود جوان بن سکتے ہی - بھلا اچھا دوئی دن نہ تو لگاؤ تب جانی

منشی مہراج بلی بہت ہی جھلیے اور بیوی سے ازبس ناراض ہوئے رکاہے واسطے تم ہمکو بوڑھا سمجھا ہی یو بلڈی فول لوگ تم دو کوڑی کا سب کھانا کردیا -

انکی بیوی تنک مزاج عورت بگڑ گیئن بہت ہی خفا کہا تم تو ہوگئے سٹری تمپر تو بھوت سوار ہوا ہے - ہم سے بہت باتین کرو تو ہم

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

منگائے کے ڈولی اپنے میکے چلی جاب کہے لاگے
دو کوڑی کا کھانا کر دیا۔ دو کوڑی کا کھانا کر دیا رسوئیا
نوکر راکھونا پھر۔ جان کا ہے کا کھٹکی جات ہے۔
بیشر پن کی۔
اتنے مین منشی مہراج بلی نے دیکھا کہ بڑا غضب
ہوا بیوی بگڑی جاتی ہین تو۔

بگڑی ہوئی بات یون بنائی

جناب یہ تم ناحق ہمارے خلاف ہو گئے وہ کھانا
پکایا ہے کہ خوشبو سے لڑ حل کا پھول کھل گیا۔ اور جتنے
دوست اس وقت ہمارے پاس آئے ہین وہ یہ خوشبو
سونگھ کے کہتے ہین کہ یار مہراج بلی جس شخص کے ہاتھ
کے کھانے مین اتنی خوشبو آتی ہو اسکی زلفون مین
کہان تک خوشبو نہ آتی ہوگی۔ انکی بیوی کو یہ کلمہ سنکر
کسیقدر غرور ہوا اور یہ قاعدے کی بات ہے۔ اس
عیب سے بہت ہی کم آدمی بری ہین۔ انکو یقین ہو گیا
کہ ہمنے جو کھانا پکایا ہے اُسکی خوشبو ضرور دور تک گئی
اور جس جس نے سونگھی وہ پھڑک گیا بہت خوش
ہو کر بولین کہ ایسا کبھی کھایا نہ ہوگا۔
مہراج بلی نے کہا جھولدار رسا مین ذرا پانی اور
ڈال دو اور جو میٹھی چیزین پکی ہین اُنمین مٹھاس
زیادہ کر دو۔ انکی بیوی نے کہا اب تم سٹری ہو گا اکل
نہ تبادبت اکل نہ سہو رچلے ہین وہان سے جھولدار
رسا مین پانی ڈالو اور گڑ نا سکر گھر گھلو تم جا کے کھلاؤ
تو سب خوش ہو جائین اور سٹے وانت آجائین تو سہی
اللہ رے ترے غرور۔ الغرض منشی مہراج بلی اور بارن
اور مہری ٹوکریون مین کھانا رکھ کے لیگئے۔ ٹوکریون کو
دیکھکر پھبتیان ہونے لگین۔

ممن ۔ ایئں! ٹوکریون مین لائے۔ بھئی مانتا ہون
اختر ۔ ارے یار ہتے ہیرنہ ٹوکو از برائے خدا کے لیئے۔
مسخرہ ۔ از برائے خدا کے لیے۔ از برائے خدا کے
لیے کے واسطے واہ وا واہ۔
اختر ۔ لائیے حضور اس طرف لائیے
ہم تقسیم کر لینگے۔
نواب ۔ اور یہ کھانچیان کسقدر صاف شفاف
ہین واللہ یہ عمدہ بات ہے۔
چھٹن ۔ پھر ٹوکا۔ اب کی آپ بولے تو۔ مگر یار
مہری تو نکیلی عورت ہے واللہ۔ بارن تو ادھیڑ ہے۔
بارن ۔ ادھیڑ اور جوان کا ڈھکا تمھرے ساتھ بیاہ
کرے کا ہے۔ جوان ہین تو ہمرے میان کے کرم اور ادھیڑ
ہین تو اُنکے کرم۔
ممن ۔ جی دلگی نہین ہے منشی مہراج بلی صاحب کی
بارن ہے تیز کیون نہو صحبت کسکی ہے۔
مہراج ۔ (اکڑ کر) اجی یہ تو وہ جو کھڑی ہین بھیگی بلی
بنی ہوئی۔ ایسی طرار عورت تو ہمنے آشنا بن آیا آج تک
دیکھی ہی نہین۔ واللہ آفت کی پرکالہ ہے۔
تو طرار ہماری قبیلہ بھی ہین مگر اسکی طراری بہت
بڑھی ہوئی ہے۔ یہ شوخ ہے وہ ذرا کم تعلق ہین۔ اسکی
چال جیسے کڑی کمان کا تیر اور انکی چال جیسے اونٹنی
چلتی ہے نزاکت کے ساتھ آہستہ آہستہ۔
اسپر بڑا قہقہہ پڑا۔
چھٹن ۔ اجی یہ بھی کہی اپنی ایسی تیسی مین او ر
وہ بھی۔ اب مین کچھ کہ بیٹھونگا۔ ہان اب کھانا کھانے
بیٹھیگے یا بارن کے سراپا کا حال کہوگے۔ یہ ایسی
ہے۔ اور وہ ویسی ہین۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

مہاراج - آپ پاگل ہین دیکھو تو بھوک پیاس
بند ہو جائے -
نواب - تو بھئی دکھا دو پھر - دکھا دو استاد تمھین واللہ
مہاراج - (بارن سے) بارن جائے کے کہدے
کہ بن ٹھن کے صحن ہین بیٹھین - کوٹھے کا دروازہ
کھول کے دور سے دکھا دینگے -
چھٹن - یہ کیا خبط ہے - کچھ سٹری ہو گیا ہے بے -
اتنے ہین ممن اور داروغہ نے کہ بہت بھوکے
تھے ٹوکرون ہین سے پچیان نکالنا شروع کین اور
سب کے سب دیکھنے لگے کہ کیا کیا پکوایا ہے -
نواب - بھئی جھولدار رسا کہان ہے استاد -
مہاراج - یہ - یہ جھولدار رسا ہے -
نواب - (چکھ کر) یار پکا تو خوب ہے بھئی مہاراج بلی
مہاراج - ارے یار انگلیان چاٹو گے تم سب نے
سب پلاؤ اور شے ہے اور یہ شے دیگر ہے - پلاؤ تو بھی
پکا لیتے ہین مگر جھولدار رسا -

بسیار سفر باید تا پختہ شود خامی

پھئی تو سب کو پسند آئی - اور سب نے تعریف کی مگر
جھولدار رسا چکھ کر سب دم بخود ہو جاتے تھے کہ یہ
ہے کیا بلا لیکن منشی مہاراج بلی کے بنانے کی غرض سے
سب تعریف کرتے تھے اگر انکو خدا نے ذرا بھی عقل
دی ہوتی تو سمجھ جاتے کہ یہ ہجو ملیح ہے مگر عقل سے
وہان کیا سروکار کوسون دور -
نواب - یار یہ جھولدار رسا کی ترکیب تو ہمکو بتا دو
اختر - حضور کیا آب و نمک ہے کہ واہ واہ -
ممن - اور پانی کسقدر موزون اور مناسب ہے -
مہاراج - توری کا مزہ کیا ہیگا -

اختر - توری سب سے بڑھ گیا ہیگا -
داروغہ - جی ہان توری بہت اچھا ہیگا -
چھٹن - توری پلاؤ کا گرد کرنے والا ہیگا -
مہاراج - بڑی بات کہ پسند تو کیا سب صاحبون نے
نواب - بھئی اک جھلک دکھا دو وارے یار جیسے
بدنیت تم ہو ویسا ہی سب کو سمجھتے ہو -
مہاراج - پاگل ہو خاصے ہم تو اسکو عیب ہی نہین
سمجھتے مگر یہ چھٹنوا ہمکا مانع آوت ہے - ارے یار آخر
اسمین کیا حرج کیا ہے - انکی بھی خوشی ہو جانے دو -
چھٹن - آپ تو مطلب کی بات چبا جاتے ہین ہم
جھولدار رسا کی ترکیب دریافت کرتے ہین آپ کچھ
اور ہی فرماتے ہین ترکیب بتاؤ گے یا بخل کرو گے -
سکھا دو بھائی تمھارا احسان ہوگا - بھئی بڑے مزے کی آئی
مہاراج - تم تو بھئی چھٹن صاحب بخل سمجھتے ہو اور ہم بخیل
کو دو حرف سناتے ہین - سکھانے کو تو ہماری بارن کیا
رسوئیا بلکہ خود ہماری گھر مین مستعد ہین ایسی بات ہے
مگر وہ ہتوٹی ہے گر نہ آنے کی یار عزیز -
چھٹن - اجی آپ کی بلا سے -
مہاراج - بھائی صاحب اصلیت یہ ہے کہ ادھر توری کو
چھیلا اور ابال لیا اور پانی ملا دیا - پاؤ بھر توری ہے
تو دو سیر پانی جھونک دیا اور نمک اور مرچ کی بگھار
دی - اور جناب والا ہلدی اوپر سے چھڑک دی -
مسخرہ - نمک اور مرچ کی بگھار دی - واہ بھئی
لالہ روغن زرد - واہ -
نواب - یار ترکیب تو خوب ہے
چھٹن - اسمین کیا شک ہے - ہم تو بھائی صاحب
ضرور پکوایا کرینگے - اور یہ کیا شے ہے -

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

مہراج - اجی بس کھاتے بھی جاؤ - یہ کیا شے ہی اور وہ
کیا شے ہی - ایک شے عمدہ ہو تو بتاؤن دو چیزین عمدہ ہون
تو بتاؤن - جو شے ہی اعلیٰ درجے کی ہی - جو چیز ہے
نایاب ہی لوگ کہتے ہین صاحب ع

خداوندان نعمت را درم نیست

جھک مارتے ہین - ع

خدا پنج انگشت یکسان نکرد

کیا سب ایک سے ہوتے ہین - ہم ان خداوندان
نعمت مین نہین ہین - جی جناب -

نواب - تم تو فیاض آدمی ہو - مگر فضول خرچ -

مہراج - (اکڑ اکڑ) اور تباہ مین کاہے مین ہون یار عزیز

چھٹن - یہ کیا شے ہی بھائی بتاؤ - یہ ہی کیا -

مہراج - یہ بیسن کے زمین قند مین تلی ہین
چھونک لگا ہی اور اکثر ترکاریان تیل مین پکتی ہین
وہ بھی خوب پکتی ہین -

نواب - ہمکو تو یہ معلوم ہی نہ تھا کہ آپ بڑے
خوش خور ہین - یہ آج معلوم ہوا -

مہراج - ابکی کھلا چکینگے تو اور بھی
خوش ہو جاؤگے -

اختر - حضور ابکی کسی روز نواب صاحب
کے باورچی کو بلوائین اور بارن سے کہین کہ
اسکو سکھا دے -

مہراج - جب خوشی ہو - عرض کیا ناکہ گھر مین خود
سکھا دینگی انسے کوئی پردہ ہی -

نواب - تو وہ بیچاری باورچی کو کیون سکھائین
وہ سکھائین تو ہمکو سکھائین - ہم حاضر ہین -

مہراج - (منہ بناکر) اسکے کیا معنی -

نواب - بھئی اڑہین سے وہ بتا دیا کرین -

مہراج - اچھا خیر اسکا مضائقہ نہین - مین کچھ اور
سمجھتا تھا بھئی معاف کرنا -

چھٹن - آپ ہمیشہ الٹی ہی سمجھتے ہین - کیا سمجھے تھے آپ

مہراج - ہم سمجھے تھے کہ آپ زانو سے زانو بھڑا کر
بیٹھنا چاہتے ہین - بس بندہ بد دماغ ہو گیا تھا -

اسپر سب کھلکھلا کر ہنس پڑے اور نواب صاحب
اور میان اختر لوٹنے لگے - پیٹ مین بل پڑ پڑ گئے -
جو سوجھتی ہی نرالی - ساری خدائی سے انوکھی - کہنے
لگے مین سمجھا تھا کہ آپ زانو سے زانو بھڑا کے بیٹھنے کا
ماشاء اللہ - مگر بگڑتے بھی بہت جلد ہین اور قائل
بھی بہت جلد ہو جاتے ہین - واہ لالہ روغن زرد واہ

منشی مہراج بلی صاحب پھر زنانے مین طلب کیے گئے
انکی بیوی نے کہا یہ مہری اور بارن کو کیون لوگ چھیڑتے
ہین واہ اچھے اچھے بھلے مانس اکٹھا ہوے ہین -
مہری کا چھیڑ طلب کا بات ہی سا اور ہم کہہ بار لہے کہ
مہری کا نہ بھیجو - انھون نے کہا ارے آپس کے لوگ
ہین - جوان جوان اور بنسوڑا اور مہری ہماری ہی ذرا
نکیلی اور جوان سالوگون نے ذرا چھیڑنا شروع
کیا - بارن نے بھی تو خوب خوب سنایا - اب
تم اسکا خیال نکرو آپس مین یارون مین ہنسی ہوا ہی کرتی
ہی یہ کون بری بات ہی - جوان آدمی پر سب ہی کی آنکھ پڑتی ہی
اب ہم ہی ہین چوک مین نکلے اور سب کی آنکھین
ہم پر پڑنے لگین کہ کیا خوبصورت جوان آدمی جاتا ہی
مہری نے ہنس کے کہا - بوڑھے منہ
مہاسے لوگ دیکھین تماشے جوان آدمی
بنے ہین - گھر کی ٹیکی اور باسی ساگ

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

شرم نہین آوت ہی تم کا۔

منشی مہراج بلی صاحب بات بات پر بیوی کے سامنے جوان بنتے تھے۔ مگر وہ صاف صاف جواب دندان شکن دے دیا کرتی تھین اور انکو ناگوار گذرتا تھا۔ کہا اچھا گلوری بنا رکھو۔ یہ کہکر پھر جلسہ احباب مین پہونچے۔

نواب۔ کہیے حضرت کیون یار کیا تھا آپ کی مخدومہ مکرمہ نے۔

مہراج۔ پوچھتی تھین کھانا پسند آیا یا ناپسند ہمنے کہا پسند آیا اور لوگ چاہتے ہین کہ تم انکو بھی پکانا سکھا دو کہا واہ ہم تو نہ سکھانے کے بس یہی دل لگی ہو رہی تھی بڑی ہنسوڑ عورت ہی بیوی ہماری۔

جب کھانے سے فراغت پائی تو پانی مانگا آپنے باری اور خدمتگار کو حکم دیا کہ پانی لاؤ۔ وہ لوٹے لیکر آئے انھون کہا بھئی بیسن دانی۔ صابن (صابون) کچھ ہی یا یون ہی ہاتھ دھوئین۔ تسلا وسلا کچھ ہی یا نہین ارے یہ تو بالکل گنوار ہی معلوم ہوتا ہی واللہ۔ لاحول ولا قوۃ بڑا بیوقوف ہی۔

مہراج بلی بولے بھائی صاحب اب یہ نخرے تو چھپر پر رکھیے اور ہاتھ دھوئیے۔ ہاتھ دھونے کے بعد گلوریان آئین۔

نواب۔ ماشاء اللہ جیسی روح ویسے فرشتے ارے یہ بنگلے پان۔

مہراج۔ اچھا اب کھاؤ تو۔

اختر۔ بنگلے! لاحول ولا۔ دساوری منگواؤ صاحب بڑے کنجوس ہو۔

مہراج۔ اجی حاضر مین حجت نہین غائب کی تلاش نہین یہ ٹھٹھن حسین علی ہمارا خاصدان منگواؤ۔

نواب محمد عسکری اور چھٹن صاحب کے خاصدان کے پان نہایت عمدہ بنے ہیے۔ بسا ہوا کتھا۔ خوشبو دساوری قیمتی پان۔ موٹی موٹی گلوریان۔ لیاقت اور نفاست کے ساتھ بنی ہوئین۔ ایک ایک دو دو سب مین تقسیم ہوئین۔

نواب۔ ذرا یہ گلوریان جاکے اپنی بیوی کو دکھاؤ تو کہ دیکھو یہ گلوریان ہین۔

مہراج۔ بھائی صاحب یہ گلوریان کیا مال ہین وہ اگر اپنے ہاتھ سے بناتین تو دیکھتے آپ وہ نادر بناتی ہی کہ مین کیا کہون۔

منشی مہراج بلی صاحب کے ہان اور تو سب ہین مگر نواب رونق جنگ بہادر کیون نہین ہین۔ وجہ یہ کہ نواب صاحب موصوف بھی آئے تھے لیکن ایک ضروری کام کے سبب سے انکو گھر واپس جانا پڑا۔

منشی مہراج بلی صاحب نے کل احباب سے وعدہ کرلیا کہ نواب رونق جنگ بہادر کی علحدہ دعوت کرینگے کھانا وانا کھا کر بیٹھے تو پھر گانا شروع ہوا اب سنیے کہ منشی مہراج بلی صاحب نے ایک خاصہ سے فرمایش کی کہ زنانے مین چلکر گاؤ۔ اسنے فوراً منظور کرلیا اور کہا بسم اللہ۔ کوئی آدھ گھنٹہ زنانے مین گانا ہوا جب وہ باہر آئی تو نواب صاحب اور آغا صاحب نے کہا کہو منشی مہراج بلی کی بیوی کو دیکھا کیسی ہین اسنے کہا جی ہم لوگون کا یہ شیوہ نہین ہی کہ کسی کی بیوی کا حال بیان کرین۔

الغرض تھوڑی دیر تک گانا سنکر نواب محمد عسکری صاحب نے منشی مہراج بلی کی بارن کو بلایا اور کہا دیکھو بارہ مین جاکے بھابی صاحب کو ہماری طرف سے بندگی کہو اور کہو ہم

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

آپ کے بڑے شکر گزار ہوے کہ آپنے ہمارے لیے ایسا عمدہ کھانا پکوایا۔ آپ کی قوم مین گوشت کوئی کھاتا نہین اس سے آپ بھی مجبور ہین۔ مگر جو کچھ آپ کی قوم مین کھاتے ہین وہ آپ نے ہمکو بکشادہ پیشانی کھلایا۔ خدا کرے آپکے لڑکا ہو اور منشی مہراج بلی عقل سیکھ جاوین۔

بارن بھی ہنسی اور حاضرین جلسہ بھی ہنسے۔

بارن نے جا کے بیوی سے کہا کہ کہن ہین کہ بھوجی سے جائے کے کہو ہمار بندگی اور ہمکا جون کھلائن تو ہم سکر گجار ہین۔ کلیا تو آپ کی کوم مان کو کھاوت ناہین ہے اور کہن ہین کہ۔ دیکھو۔ تو با۔ ہمکا تو بھائی یاد ناہین ہے۔

منشی مہراج بلی کی بیوی نے کہا اری ہم سنت راہین تین جا کے کہ کہ۔ اتنے مین مہری بولی۔ بی ہم کیا جا کے کہین۔ اچھا جا کے کہہ کہ تم اور منشی بھائی بھائی ہو وہ تمکا کھلائین۔ تم انکا۔ اسمین کون بات ہے۔ اور اچھی دعا مانگی کہ انکا کھدا سے (خدا) اکل دے۔

مہری نے جو باہر یہ آنکر پیغام کہا تو سب کے سب کھلکھلا کر ہنس پڑے مگر منشی مہراج بلی صاحب جھینپنے کے عوض اور مسرور ہوے کہا وہ تو آپ کی اس دعا سے خوش ہو گئی ہونگی پوچھیے کیون اس وجہ سے کہ وہ خود ہمین بالکل سمجھتی ہین لیس وہ تو انکی راے کے مطابق ہوئی نا بس پھڑک گئین بوٹی بوٹی پھڑک گئی انکی۔

مسخرے نے کہا حضور یہ فقرہ سنا بوٹی بوٹی پھڑک گئی۔

نواب صاحب نے کہا مہری ہمکو تو تم پسند ہو وہ ایک حاضر جواب ہی اور آپ ہمکو پسند ہین۔

سب ہنس دیے منشی مہراج بلی صاحب اسقدر خوش ہوے کہ مہری کو حکم دیا کہ بیٹھ جاو۔ ذری بیٹھ جاو۔ دو دو چونچین تو ذری ان لوگون سے لڑا لو۔ اسنے کہا کا بیٹھ ہون کہ دو دو چونچین لڑاون۔ اب جات ہون ناہین دیر ہوے جاے تو کھپا ہو جائینگی کہ تو کہان تھی۔

نواب ۔ تمھین قسم ہے انھین مہراج بلی کی۔

چھٹن ۔ ہاتھ پکڑ لو جی۔ کیا زور کر سکتی ہے ہمسے۔

مہری ۔ زور تو کر دن دیو سے مگر کاہے کے واسطے ہاتھ تو تب پکڑو جب حکم نہ مانون بیٹھتی تو ہون۔ اب اور کس کس بیٹھون۔

نواب ۔ تمھاری بیوی گوری ہین کہ کالی۔

مہری (ہنسکر) ہمکا ناہین معلوم گوری ہین کہ کاری تمکا کاہے گوری ہین کہ کاری۔

نواب ۔ تیری اس ہنسی کے صدقے ہو جاوُن۔ مہری جان واللہ کیا پیاری ہنسی ہے۔

مہری ۔ (کھلکھلا کر) ای ہی بڑے مزے مین ہین اس وقت ای واہ نواب۔

مسخرہ ۔ مہری اپنے ہاتھ سے ایک گلوری تو بنا کے لاؤ۔

مہری ۔ اپنے ہاتھ سے بنا لاؤن کہ کوئی اور بنائے۔

مسخرہ ۔ نہین۔ یہ شرط نہین ہے۔ اپنے ہی ان گورے گورے پیارے پیارے ہاتھون بنا لاؤ اک ذرا ہاتھ تو چوم لون۔

مہری ۔ (ہاتھ بڑھا کر) لو چوم لو۔ چومونا۔

مسخرہ ۔ ہم ایسے خوش قسمت کہان پاؤنگی۔

مہری ۔ اور ساٹھ برس کی تو تھاری عمر ہوئی ہوگی جھوٹو

اور ہاتھ چومتے ہو۔

مسخرہ - سُنا نہین ساٹھا اور پاٹھا - بوڑھا اور بالا نواب محمد عسکری صاحب نے کہا یار رواب کیا قبالہ انکے مکان کا لکھواؤ گے - کھانا کھایا - گاوریان چکھین - شراب پی - گانا سنا - ہنسے بولے اتنی تو ہو بیٹھے - پھر اب کیا قبالہ لکھوانا منظور ہو - بس یہی ایک بات باقی رہگئی ہو - منشی مہراج بلی صاحب نے اصرار کیا کہ بیٹھیے ابھی جلدی کیا ہو - اور لوگ تو راضی ہو گئے - مگر نواب صاحب اُٹھ کھڑے ہوے - کہا آپ لوگ پاگل ہو گئے ہین - بندہ پاگل نہین ہو - اتنی رات آئی اب ذرا چلکے لیٹین پوڑھین -

نواب صاحب اور ممن اور مسخر الدولہ فٹن پر سوار ہوے صدر مین نواب صاحب بیٹھے اور سامنے ممن اور مسخرہ - فٹن ہوا ہوئی ممن نے اس دعوت کا ذکر چھیڑا حضور دو چیزین تو واقعی بے مثل تھین - ایک لچی اور دوسرے نیبو کا اچار - اچار کا اچار اور چورن کا چورن نہایت ہی عمدہ بدرجہ ہو - اور لچی بھی خستہ اور خوش ذائقہ تھی مگر ہندو لاکھ تدبیرین کرے مسلمانون کا سا کھانا کیا کھائیگا بھلا - جانتے ہی نہین - منشی مہراج بلی تو خیر گوشت نہین کھاتے - مگر وہ جو گوشت کھاتے ہین وہ کیا خاک کھاتے ہین بدتمیز کہارون یا گنوار برہمنون کے ہاتھ کا پکا ہوا ہلدی اور لہسن اور پیاز اور پانی ولیہ بالکل پانی اور نمک بد مزہ - بد ذائقہ - آب و نمک ٹھیک نہین ہم آپ کھائین تو واللہ نہ کھایا جائے پھینک دینے کو جی چاہے - اور سنیے وہ جو بڑے مشہور ہندو ہین وہ کیا خاک کھانا پکاتے ہین - پیتل کے برتنون مین بھلا گوشت کیا پکے گا - کھانا خدا نے مسلمانون کے لیے مخصوص کر دیا ہو بعض بعض ہندوؤن کی قومون نے ہمارا چربا اُتارا ہو مگر وہ بات کہان اور نفاست اور سلیقہ یہ بھی ہندوؤن کو کھانے کا نہ آئیگا ہندو چند در لاکھ بڑھ جائین - مگر وہی چوکا - سامنے چولھے کی آنچ - رسوئی مین دھوان بھرا ہوا - کہین پانی کہین یہ کہین وہ پٹری پر اکڑون بیٹھے کھا رہے ہین ہم لوگون کی سی نفاست اور سلیقہ کہان

مسخرہ - حضور مین نے ان لوگون کے ہان کبھی کبھی کھانا کھایا ہو - دو کوڑی کا پکتا ہو مگر زعم اور دعوی بڑا کہ ہم ایسے اور ہم ایسے - مہراج بلی کو دیکھ لیا نا - یہ تو ان لوگون کا کھانا ہو اور پھر وہ بھی روزمرہ نہین نصیب ہوتا چھٹے چھماہے اور گلگلون پر جان دیتے ہین میٹھی کی پوری کا بڑا شوق ہو اور کچالو کو تو اسقدر رغبت رکھتے ہین جیسے جان جسطرح ہم شامی کباب پر جان دیتے ہین یہ لوگ کچالو اور دہی بڑے کھاتے ہین اور تیل کا پکوان بھی انکے ہان ہوتا ہے -

نواب صاحب نے کہا پرانے فیشن کے ہندوون سے تو خیر اب یہ امید نہین ہو سکتی کہ وہ کھانے پینے مین ترقی کرین مگر ہان نوجوان تربیت یافتہ ہندوؤن کو ضرور چاہیے کہ سمجھین اصلاح کرین - چوکے مین پڑے پڑے بیٹھکر کھانے کا رواج لاہور کی طرف نہین ہو - لاہور پر کیا فرض ہو کل پنجاب مین نہین ہو - دلی مین اکثر ہندو سقون کے ہاتھ کا پانی پیتے ہین مشک کے پانی کا برابر رواج ہو اس طرف تعصب کرتے ہین اور جو ہو رہا کے اکثر مقامون مین بڑے بڑے ہندو برابر مسلمانون کے ہاتھ کا چھوا پانی پیتے ہین - نوجوانون کو اور نہین تو اسقدر تو ضرور اصلاح کرنی چاہیے کہ کھانا نفاست اور سلیقے کے ساتھ کھائین

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ممن ۔ حضور ان لوگون کے ہان جب کوئی تقریب ہو تو پھر دل لگی دیکھیے ۔ وہ ہر بونگ مچتا ہی کہ الامان ۔

مسخرہ ۔ جی ہان سلیقہ اور نفاست کہان سے لائین ۔

نواب ۔ مگر اب کچھ دن سے بعض بعض تربیت یافتہ ہندو بھی ہمارا تتبع کرنے لگے ہین لیکن انکی کہاریان اور بارنین بھی کس درجہ بدتمیز ہوتی ہین ۔

ممن ۔ سا ہی ہو حضور نے دیکھا نہین کہ وہ یاری بات کا سیدھا جواب نہین دیتا جیسے خود باتمیز ہوتے ہین ویسے نیچر سے آدمی بھی ہوتے ہین ۔ مگر کچھ دن مین دیکھیے گا یہ لوگ بھی ترقی کرینگے ۔

مسخرے نے منشی مہراج بلی کے ہان کی دعوت کا ذکر پھر چھیڑا ۔ حضور جسوقت عقل بٹتی تھی یہ خدا جانے کہان چھپ ہو گئے تھے اسقدر بھی نہین سمجھتا ہی کہ ہم تو ساگ اور بھجیا کی ہجو ملیح کرتے ہین اور آپ اکڑے جاتے ہین بڑے خوش کہ یہ سب کے سب اسی بھجیا پر لٹو ہین اور پلاؤ کی تو بار بار ہجو کرتے تھے کہ اسکے مقابل مین بالکل گرد ہی ۔ گیا اصل حقیقت ہی پلاؤ کی اور ہم لوگون نے جو بنانا شروع کر دیا تو اور بھی خوش ہو گئے کہ یہ لوگ خود بھی پلاؤ کو بھجیا کے سامنے برا سمجھتے ہین ۔

نواب ۔ بھئی وہ کیا جانے ۔ اپنے ہان کے کھانے کے سوا اور کوئی کھانا کبھی کھایا نہین ۔ وہ سمجھتے ہین کہ بھجی اور کچوری سے بڑھکر کوئی نعمت نہین ہی دنیا مین

ممن ۔ مگر حضور نیبو کا اچار بیشک اچھا تھا ۔

مسخرہ ۔ ہان اور سب چیزون سے تو اچھا ہی تھا

ممن ۔ بھئی یہ ہٹ دھرمی ہی واللہ کیون حضور ۔

نواب ۔ نیبو کے اچار کی تو ہم خود تعریف کرتے ہین ۔

مسخرہ ۔ ہان اچھا ہی ۔ خوش ذائقہ اور ہاضم ۔ نمک اچار پن کم ہی ۔ ہان چٹ پٹا پن البتہ ہی ۔ مگر برا نہین اچھا ہی

نواب ۔ کچھی سے بڑھ کر اور کوئی شے نہ تھی ۔

ممن ۔ بات یہ حضور نے ہزار بات کی کہدی بس ۔

مسخرہ ۔ حضور اُس پرول کے دولمے کے مقابل مین یہ سب لغویات گرد ہی ۔ چاہے جو کچھ ہو ۔ وہ اشرفی لقمہ ہو ۔

نواب ۔ بھئی پھر اب ایک شے انکے ہان جائز نہین ہی اسکو وہ کیا کرے ۔ اب جو کہ ہمارے ہان حرام ہی ہم اپنے مہمان کو ہرگز نہین کھلا سکتے چاہے اُسکے مذہب مین جائز ہو ۔

خیر اب سُنیے کہ اسکے تین دن بعد منشی مہراج بلی صاحب کے چچا کے ہان سے حصہ آیا ۔ پوری کچوری کچی بیڑی آلو اور کدو اور ترئی اور لوکی اور بھنڈی کی بھجیا ۔ اور نیبو اور زمین قند اور آم کا اچار ۔ اور لڈو اور برفی اور پیڑے اور پٹی اور نمک پارے اور شکر پارے اور گلگلے وغیرہ وغیرہ انکی بیوی نے انکو جگایا اور کہا تمھارے چچا کے ہان سے بینا آیا ہی ۔ کل باسوڑا تھا انھون نے جو حصہ دیکھا تو بہت خوش ہوے کہا انہین سے کچھ خرچ نکرنا ہم اپنے دوستون کو کھلائینگے ۔ انھون نے کہا اچھا ۔ مگر یہ رات کا پکا ہوا ہی جسکو بلانا ہو اسیوقت بلاؤ ۔ ورنہ خراب ہو جائیگا تین چار گھنٹے تک آپ پڑے سویا کیے جب کپڑے پہنکر باہر جانے لگے تو انکی بیوی نے کہا اگر کسی کی دعوت کرنا منظور ہی تو تازہ تازہ کھانا پکواؤ باسی کھانا کہین بھیجنے سے کیا مطلب اگر کوئی ہندو ہی تو خیر کیونکہ باسوڑا سب کے ہان ہوتا ہی ۔ اور اگر مسلمانون کی دعوت ہی تو ہرگز ہرگز یہ کھانا انکو نہ کھلاؤ ۔ وہ باسوڑا کیا جانین وہ شکایت

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کہ نکلے کہ ہمکو باسی کھانا کھلایا۔ اور باسی کھانا کا ہمکو
کھلاؤ۔ تازہ کیون نہ پکوا کے کھلاؤ۔
انکی بیوی نے معقول بات کہی تھی مگر یہ سنتے کسکی
ہین انکو تو چڑی ہوتی تھی۔ اور آدمی جز رس تھے
سوچے کہ یہ موقع ہاتھ سے نہ جانے پائے۔ کپڑے
پہنکر نواب رونق جنگ بہادر کے ہان گئے۔ اور انکے
کہا آج آپکی دعوت ہے ضرور چلیے۔
رونق جنگ۔ یہ تو فرمایئے کہ آپکا مزاج کیسا ہے
مہراج۔ حضرت اب باتین پیچھے کیجیے گا سب پہلے میرے
ہمراہ چلیے۔
رونق۔ خیر تو ہے۔ کہان چلون۔ کیا کوئی معاملہ
ہے۔ جلسہ ہے کیسن کیا۔
منشی مہراج بلی نے کہا بھائی صاحب غریب خانے
مین دعوت ہے آپکی۔ ذرا تکلیف فرمایئے۔ اور
سب کو گاڑیون پر بٹھا کر لے گئے۔
اتنے مین منشی مہراج بلی صاحب مکان پر پہونچے
انکی بیوی نے کہ فہمیدہ عورت تھین آلو اور بھنڈی کی
ترکاری گرما گرم پکا رکھی تھی اور بالائی اور قند منگوا
رکھا تھا۔ اور بازار سے عمدہ عمدہ میوے منگوا رکھے
تھے مہراج بلی نے بیوی کی بڑی تعریف کی اور اس
کارگزاری سے از بس محظوظ ہوے۔

دال ارہر کی بے نمک پھیکی
جسمین خوشبو نہ تھی ذرا گھی کی

الغرض منشی مہراج بلی صاحب وہ کل سامان باہر لائے
اور رونق جنگ کے آگے رکھا اور کہا لے بھائی صاحب
بسم اللہ کیجیے اور کوئی تو ہے نہین۔

رونق جنگ۔ واللہ یہ آپکی خاطر ہے ورنہ مین اکیلا ہرگز
آپ کی دعوت قبول نہ کرتا۔ بندہ تنہا خور نہین ہے اگر مسخر الدولہ
راستے مین نہ ملجاتے تو بڑی خرابی ہوتی۔ وجہ یہ کہ مجھکو
اکیلے کھانا کھانے کی عادت نہین ہے۔
مہراج۔ اچھا اب خفا نہ ہوجیے کھانا نوش فرمایئے
اب کبھی ایسی خطا نہو گی۔
رونق جنگ۔ تو سلا و سلا ہاتھ دھونے کے واسطے
منگواؤ گے یا باتین بناؤ گے۔
مہراج۔ اب آپ نخرے تو کیجیے نہین کھانا کھایئے
آپ دلیلین نکالتے ہین اور میرا ذہن اس وقت کند
ہو رہا ہے جواب دینے کو جی نہین چاہتا۔
رونق جنگ۔ یہ اسپر طرہ ہے۔ بہت بہتر جو آپ
فرمایئنگے وہ ہم کرینگے۔ مگر آئندہ کے واسطے توبہ
کی۔ اب کبھی ایسی خطا نہو گی۔ اب تو آپ کھایئے۔
اب سنیے کہ رونق جنگ اور مسخر الدولہ نے ہاتھ
دھوکے کھانا شروع کیا۔ ایک تو باسی کھانا۔ دوسرے
مہراج بلی نے دیر کی بڑے سویا کیے۔ اور کچھ رونق جنگ
نے آنے مین عرصہ لگایا۔ خلاصہ یہ کہ علاوہ دو تین چیزون
کے سب کھانا سڑ گیا اور بو کرنے لگا۔
منشی مہراج بلی صاحب کسی ضرورت سے اندر تشریف
لے گئے تو انکی بیوی سے اور ان سے یون گفتگو
ہوئی
بیوی۔ اے کیا تم سب چیزین باہر
لے گئے۔
مہراج۔ اور نہین تو تمھارے چکھنے کے واسطے
چھوڑ جاتا۔ ہم سب لینگے یا آدھا لینگے تم سے کیا۔
بیوی۔ تمھاری عقل پر پتھر پڑین۔ ارے باسی کھانا ہے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ذرا دیکھ تو لیا ہوتا کہ کون شے اچھی ہے اور کون خراب ہو گئی
جو جو چیزین خراب ہو تین اُنکو چھوڑ جاتے اور باقی لیجاتے
اب دیکھو کیسے بنائے جاتے ہو —
مہراج — جناب یہ سب کھانا نفیس اور عمدہ پکا ہوا ہے
اگر بو بھی کرنے لگا ہے تو بھی عمدہ ہے — ہاتھ چاٹ چاٹ کے
نہ کھائین تو سہی اب دیکھی ہی ہوگی —
یہ کہکے حضور باہر تشریف لائے تو کیا دیکھتے ہین کہ
نواب چھٹن صاحب تشریف رکھتے ہین اور مسخر الدولہ اور
نواب رونق جنگ ہاتھ پر ہاتھ رکھے بیٹھے ہین —
مہراج — ایئں — آپ اس وقت کہان
بھول پڑے —
چھٹن — مین بھائی محمد عسکری کے ہان جاتا تھا دل مین
آیا کہ تمکو بھی لیتا چلون — یہان آکے کیا دیکھتا ہون کہ
رونق جنگ بیٹھے ہین اور میان مسخر الدولہ —
مہراج — (رونق جنگ سے) آپ کھانا کیون نہین
کھاتے یہ کیا ماجرا کیا ہے —
رونق — جب تک چھٹن صاحب نہ کھائینگے
ہم بھی نہ کھائینگے —
مہراج بلی نے کہا بھائی چھٹن صاحب از برائے خدا
تم بھی کھاؤ — اُنھون نے کہا مین کھا کے آیا ہون میرا
پیٹ بھرا ہے ہان چسکی پلواؤ تو پین اور رونق جنگ
کی خاطر سے کچھ کھا بھی لینگے — کہا مین ابھی منگواتا ہون جب تک
آکے رونق جنگ صاحب بھی ذرا توقف فرمائین —
مہراج بلی نے آدمی کو بلایا اور کہا نور وزجی کی دوکان
سے ایک بوتل ہوسکی کی لاؤ مگر جلدی آنا اور اُدھر ہی سے
چار سیر برف بھی لیتے آنا —
ادھر رونق جنگ اور نواب چھٹن صاحب مین یون

باتین ہونے لگین —
رونق جنگ — بھئی رمضان شریف مین بھی تم نہین
چھوڑتے بڑے افسوس کی بات ہے —
چھٹن — آپ بڑے مُلا کی دم بنکے بیٹھے ہین —
اتنے مین خدمتگار ہوسکی کی بوتل لایا اور چھٹن صاحب
مہراج بلی کے اصرار بلیغ سے شریک ہوے چارون
نے ملکے خوب پی جب پی چکے تو کھانے کی سوجھی کچھ آئے کھائے
ہین تو سخت باسی بو آتی ہے — لاحول ولا قوۃ — ایک نے
کہا ارے یار یہ تو پتھر ہے پتھر — دوسرا بولا بھائی صاحب
لوہے کے چنے چبانا اسی کو کہتے ہین — تیسرے نے
کہا اُس روز تو فرماتے تھے کہ جو گھانس پھونس ہے ہان
موجود ہے وہ حاضر ہے — اس سے تو آپنے گھانس ہی
کھلائی ہوتی یہ تو پتھر سے بھی زیادہ سخت ہے یہ آپ نے
دعوت کیا کی ہے —
رونق — اور مکان پہ دوڑے آئے تھے —
مسخرہ — لے واللہ پتھر مین اور اسمین
کیا فرق ہے —
رونق — بس کچھ یون ہی سا فرق ہے —
چھٹن — ایئں ! ذرا اس آلو کی ترکاری کو دیکھیےگا
واللہ بالکل سڑی ہوئی — ارے یہ تجھے سوجھی کیا —
رونق — سیار عزیز اب تمسے کیا کہین —
چھٹن — ایسے کھانا کھلانے سے فائدہ جسکو کھلاؤ
وہ بھی پریشان — اور جو کھلائے اُسکی بھی ہجو ہو — اگر دعوت
نہ کرتے تو اس سے اچھا تھا —
مسخرہ — مٹھائی تک سڑی ہوئی ہے —
چھٹن — بھئی یہ ترکاری اچھی پکی ہوئی ہے — گو گرم
ہے اور اب نمک بھی درست ہے —

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

رونق — ہان شکر ہو — وہ خراب ہی پکی سہی مگر
گرم تو ہو — مگر یار اب تمھارے ہان کھانا کھانے سے ہین
ورنہ ہزار دن سُنتا تا — مردود تیرا گلا کون رکھتا تھا
کہ خواہ مخواہ دعوت کر — کون فرض ہی کون تھا —
چھٹن — ارے یار دال پکی ہو — یا دال بھی نہین ہو
دال اور چپاتیان ہی جا کے لاؤ —
منشی مہراج بلی صاحب زنانے مین گئے — بیوی
سے کہا دو باتین ہین ایک یہ کہ یہ گرما گرم بھجیا کھانے
مین کہان سے آ گئی — دوسرے دال گھر مین ہی یا نہین
بیوی — بھجیا تو ہمنے جلدی جلدی پکالی تھی — اور
دوسری بات کیا پوچھی —
مہراج — دال ہو تو ذرا سی دو —
بیوی — ہان دال ہو دال ایک کٹورے مین دیتی ہون
مہراج — روٹی ہو — ہو تو ایک آدھ ٹکڑا دے دو
بیوی — ہان ہو دو موٹی موٹی روٹیان دے دین
یہ سامان لیکر آپ باہر تشریف لائے موٹی موٹی
روٹیان اور اُبالی دال سامنے رکھدی —
چھٹن صاحب نے دو نوالے کھائے اور کہا بس
حضرت سا در گذرے — گھی کا بگھار تک نہین ہی — بالکل
اُبالی اور روٹیان تو دیکھیے — ہاتھی کے کھانے کا
روٹا کہنا چاہیئے — واہ لالہ روغن زرد — واہ
مہراج — بھائی صاحب جلدی بھی کرتے ہو اور
پھر اوپر سے خفا بھی ہوتے ہو —
رونق — بس اب بندہ بگڑ جائیگا —
مہراج — یار ایک تو کھاؤ دوسرے
غُرّاؤ —
رونق — ایسے کھانے سے در گذرے

دال دلیا تو گھر مین بھی موجود ہی —
مسخرہ — مگر کیا گرما گرم کھانا کھلایا ہو کہ واہ حضور
چھالے پڑ گئے مُنھ مین —
چھٹن — جی میرا تالو جل رہا ہی —
مسخرہ — اور خداوند برف کے پانی کے عوض آتش جو
لائے ہین — بھئی واہ —
اس آتش جو کے لفظ پر سب ہنس پڑے —
مسخرہ — دال کو تو دیکھیے وہ گھی کو بھی جانے دیجیے
پتھر ہی پتھر — ہم لوگون سے تو بہت اتراتے ہو جو روا
سے دال نہین گلتی حضور کی —
اتنے مین مہری چمکتی ہوئی آئی — کہا سرکار گھر مان
کہتی ہین کہ یہ کھانا کل رات کا پکا ہوا ہی — انسے
کہا تھا کہ جو کسی کو بلاؤ اور نیوتو — تو اچھا کھانا کھلواؤ
انکے چچا کے گھر مین کل لسبوڑا تھا وہان سے بینا آیا ہے
تو تم اُسی کو دیکھ کے تمھارے یہان دوڑے گئے
چھٹن — ارے چوری پکڑ لی گئی —
مسخرہ — یہ کیسے حلوائی کی دکان —
رونق — مگر یار ہماری سمجھ مین نہین آتا کہ
کہ یہ اُبالی دال کیونکر کھاتا ہی ہمسے تو ایک نوالہ
نہ کھایا جائے —
مہراج — اُبالی دال — ہونہہ — آپ کو
کچھ معلوم بھی ہے کہین اُبالی دال کے بھروسے
بھی نہ رہیئے گا — بندے کے ہان بارہ آنے
چودہ آنے مہینے کا گھی صرف ہوتا ہے — قبلہ آپ
اُبالی دال لیے پھرتے ہین —
مسخرہ — حضور کہنے سے تو بُرا مانیے گا
کسی مردود ہی کو یقین آتا ہو واللہ

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

مہراج ۔ بھائی چھٹن صاحب کے
سر کی قسم ۔
چھٹن ۔ بندے کا سر کیا کدو مقرر کیا ہے
آپ نے ۔
مہراج بلی کی ذرا سمجھ مین نہ آیا کہ یہ لوگ ہنسے
کس بات پر تھے ۔ کہا بھائی صاحب ایک بندہ زادی
اور ایک بندہ اور ایک مہری اور ایک بارن اور
ایک بوڑھا برہمن بس اللہ اللہ خیر صلاح ۔
مسخرہ ۔ اتنے ہی سے آدمیون مین بارہ آنے مہینے
کا گھی ۔ دس بیس بھی نہین ۔
مہراج ۔ اب آپ غور فرمائیے ۔
مسخرہ ۔ آپ تو خود گھی ہین لالہ روغن زرد
رونق ۔ بھئی کیا لطیفہ کہا ہے واللہ مانتا ہون
استاد کیون نہو تم بڑے دل لگی کے آدمی ہو ۔
چھٹن ۔ واہ بھئی لالہ روغن زرد واہ ۔
مہراج ۔ یہ اس گھی ہی کے کھانے سے تو ہمارا
نام لالہ روغن زرد ہوگیا اور والد جناب بھی گھی
کھاتے تھے اور بڑے خوش خور تھے ۔
مسخرہ ۔ آپکے والد جناب گھی کھاتے تھے
ہمنے تو سُنا اُنکو ہضم نہین ہوتا تھا ۔
راوی ۔ اس لطیفے کو مہراج بلی ذرا نہ سمجھے ۔
مسخرے نے کہا حضور بُرا مانین چاہے بھلا
بندہ تو کسی اخبار مین ضرور ہجو کریگا کہ دعوت کی
اور اصرار کیا کہ ضرور آئیے گا اور گھر پر پسی کر سڑی
ہوئی ترکاری اور پتھر کی سی سخت پوریان اور باسی
گلگلے اور اُلم غلم رکھدیا ۔ اور گھر سے موٹی
روٹیان اور ماش کی دال لا کے سامنے
رکھدی ۔
مہراج ۔ اب آج سے کان پکڑے کہ تم ایسون کو
کون مردود کھانا کھلوائے ۔ یا دعوت کرے بس کان
اُمیٹھے واللہ کان اُمیٹھے ۔ اسکے کیا معنی صاحب کھاؤ
کھاؤ اوپر سے غراؤ ۔ خیر اب تو جو کچھ ہوا سو ہوا مگر
اب ایسی حرکت نہ ہوگی ۔ اتنے مین منشی مہراج بلی کی
بیوی نے مہری کے ہاتھ تلے ہوے پستے بھیجے ۔ تو
رونق جنگ اور چھٹن صاحب پھڑک گئے کہا بھئی واللہ
کس قدر شائستہ عورت ہے اس وقت پستون
نے مزہ دے دیا ۔
مہراج ۔ ارے یار وہ بڑی سلیقہ شعار ہین ۔
چھٹن ۔ کیا شک ہے ۔
مہراج ۔ مگر قبلہ اگر یہی فیاضی رہی
پستے تل کے بھیج دیے اور انار بھیج دیے تو گھر بیٹھا
گھر کا خدا حافظ ہے ۔
مسخرہ ۔ کیا سوجھی ہے واللہ ۔

بچھڑون کی ملاقات

نواب رونق جنگ بہادر مہراج بلی اور حاضرین جلسہ کو
ہمراہ لیکر نواب محمد عسکری کے ہان گئے کہا یار عزیز ہم
آج مہراج بلی صاحب کے ہان مدعو تھے ۔ بھائی صاحب
وہ وہ کھانا کھایا کہ عمر بھر نہ بھولینگے ۔ واہی واہ لوا
پھر واہی واہ ۔ ترکاریان سب سڑی ہوئی ۔ پوریان
سخت جیسے پتھر ۔ ارے توبہ اور مٹھائی باسی ۔ مگر انکی
بیوی واقعی بڑی صاحب تمیز ہین ۔ اُنھون نے پستے تل کے
بھیجے نمک ۔ اور سیاہ مرچ چھڑک کر ۔ مین کہا کیون
واللہ بڑی باتمیز عورت ہین ۔ یہ لوگ ٹھیک ہی ہین ۔ مگر
اُنکے سلیقے مین شک نہین اور اُنھون نے مہری کی زبانی

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کہلا بھیجا کہ ہمارا کچھ قصور نہین ہی ہم لوگون مین رسم ہی کہ چھٹے چھ مہینے ایک روز باسوڑہ کرتے ہین اسمین یہ ہوتا ہی کہ رات کو پوریان پکین پکوان پکا ترکاریان پکائین گلگلے پکے رات کو نہین کہاتے صبح کو یہ سب پکوان لیکر کسی مندر مین بھیجتے ہین اور جب وہان سے واپس آتا ہی تو کھاتے اور تقسیم کرتے ہین - ایک حصہ کہین سے آیا تھا مثل مشہور ہی موئی بچھیا باہمن کے نام - اُسی حصہ کو دیکھکر حضور نے ہماری دعوت کردی

نواب صاحب نے کہا مین ہوتا تو باسی کھانا کھینک کے انکو مجبور کرتا کہ ابھی پکواؤ یا نقدی لاؤ تو ہم خود پکوالین یہ دعوت کرکے باسی کھلانا کیا معنی - اچھی دل لگی ہی - اور یہ آخر تمھاری حرکتین کیا ہین بھئی -

مہراج - لاحول ولا قوۃ یہ سب جھوٹ ہی -

نواب - ارے کمبخت یا تو کھلا نہین اور اگر دعوت کر کسی بھلے مانس کی تو کھانا تو اچھی طرح کھلا باسی پوریون کی دعوت کے کیا معنی - اور تکلفات نہون تو تازہ کھانا تو ہو بڑے نالائق ہو یار -

منشی مہراج بلی صاحب کب شرمانے والے تھے - شرمانے کے عوض آپ بگڑ کھڑے ہوے آپ لوگون کو کھانا کھلانا اپنے تئین ہنسوانا ہی - ایک تو دو دو سیر فی اسم چکھ جائیے اور اوپر سے غرائیے - اب آج سے توبہ کی واللہ وہ نامعقول لوگ ہو - نواب رونق جنگ نے بگڑ کر کہا ابے تو نامعقول اُبالی دال کھلاتا ہی کوئی دعوت مین -

نواب محمد عسکری نے کہا یہ تو آپ کا شاعرانہ مبالغہ ہی اُبالی دال تو غریب سے غریب بھی نہ کھلائیگا -

رونق جنگ نے کہا بھائی کے سر کی قسم واللہ اُبالی دال خدا کی قسم اُبالی دال -

نواب - کیون بھئی مہراج بلی اُبالی دال تھی -

مہراج - ساجی یہ تو پاگل ہین انکو بکنے دو -

مسخرہ - سرکار کے نمک کی قسم اُبالی دال تھی -

چھٹن - تمھارے سر کی قسم نواب اُبالی دال تھی

نواب - لاحول ولا قوۃ - عجیب خفیف الحرکات آدمی ہے -

مسخرہ - حضور کل چیزین سڑی ہوئی باسی تباسی پوری اور ترکاری - اور گرمی کے دن سڑے کیون نہ -

نواب - اس شخص کو بھی خدا نے عقل سے بالکل کورا کر دیا ہی - خالی از عقل - تہی ز خرد -

مہراج - آپ ایسے سُتو کو راستہ بتاؤن - کہنے لگے تہی ز خرد تہی ز خرد تم خود ہو - تم سب گدھے ہو - ہمکو خدا نے عقل کُل مجسم عقل بنایا ہی - جی آپ کیا جانین ان باتون کو انکا سمجھنا ذرا دل لگی نہین ہی -

نواب - بجا ارشاد ہوا -

چھٹن - اب تمکو عقل کبھی نہ آئیگی بس معلوم ہوا اُلو کی دُم فاختہ ہی رہوگے -

مہراج - بس چپ رہو اب کوئی لفظ مت زبان سے نکالنا

نواب - کیون پاگل پنے کی باتین کرتے ہو -

الغرض نواب محمد عسکری ان سب سے رخصت ہوکر ممن اور اختر کو ساتھ لیکر مجذوبہ کے یہان گئے جس وقت اسکے ہان پہونچے وہ عقل مچا مچا کر کہہ رہی تھی قمرن قمرن نازو اور قمرن - نواب لکو ہان !!! - آتی ہی - آتی ہی - ہان اتنے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ممن نواب صاحب نے جھک کے سلام کیا۔

مجذوبہ۔ ارے قمرن کہان ہی تیری بول نواب۔

نواب۔ حضور کے حکم کی دیر ہے۔ اب حکم ہو جائے

مجذوبہ۔ سُنی شیعہ ہندو مسلمان سب ایک اللہ کے بندے ہین کوئی فرق نہ کرنا۔ ہان! اچھا بس۔ ہان!!!

نواب۔ تو ایسی کوشش کیجئے کہ قمرن ملجائے ہمین۔

مجذوبہ۔ اچھا قمرن کے واسطے کچھ مٹھائی لا چاٹ دکھا

نواب۔ (ممن سے) ابھی وہ دے دو فوراً دے دو

راوی۔ داروغہ صاحب چونکہ بہت پی گئے تھے اس سبب سے نواب صاحب کے ہمراہ رکاب نہ آئے تھے ممن کے پاس انھون نے پانچ اشرفیان رکھوا دی تھین ممن کا ازبس چالاک آدمی تھا چار اشرفیان مجذوبہ کو دین اور ایک اشرفی بادہ اُڑادی۔

مجذوبہ۔ قمرن ملجائیگی۔ اب قمرن ملجائیگی۔

نواب۔ مین صدقے ذری جھلک دیکھ لون۔

مجذوبہ۔ دو پیسے مین بادشاہی! یہ کیا دیا ہے۔

نواب۔ حضور جو فرمائیے گا حاضر کرونگا۔ مگر

ممن۔ اچھا اگر قمرن اس وقت آجائین تو دس ہزار لیجئے ابھی ابھی۔ بس۔

نواب۔ منظور دس نہین بلکہ اور بارہ۔

مجذوبہ۔ قول مردان جان دارد۔

ہان!!!

نواب۔ اگر اس وقت قمرن ملجائے تو واہ۔

مجذوبہ۔ درختون کے ہرے ہرے پتون کا سایہ رہے۔ بھری چاندی۔ اور مینہ اور جھڑی ساون بھادون کی جھڑی۔ ہان!!!

مجذوبہ نے نواب صاحب کو حکم دیا کہ ذرا آنکھ بند کرو۔ یہ تو پابند حکم تھے ہی فوراً آنکھین بند کرلین۔ کہا کھولو۔ انھون نے کھول دین۔ کہا قمرن کو نازو۔ کیا دیکھا۔ نواب صاحب نے فرمایا دونون کو دیکھا اور یہ کہکر مجذوبہ کی بڑی خوشامد کی۔

ممن۔ حضور جو حکم دیجیے وہ بجا لایا جائے۔

مجذوبہ۔ توڑے لا قمرن کو لے۔

نواب۔ ابھی حاضر کرتا ہون۔

مجذوبہ۔ (بہت خفا ہوکر) توڑے لا قمرن لے توڑے لا قمرن لا توڑے لے قمرن۔

نواب۔ (ممن کے کان مین) لالہ ہردیو داس کو بلا لو

ممن۔ بہت خوب خداوند ابھی لیکے حاضر ہوتا ہون

ممن تو نواب صاحب کی گاڑی پر سوار ہو کر لالہ ہردیو داس مہاجن کو بلانے گئے۔ اور مجذوبہ نے نواب صاحب کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا ادھر آ۔ مجذوبہ انکو کلان کوٹھی کے کوٹھے پر لیگئی اور ہاتھ چوم لیا۔ انکو کسی قدر ہیبت کہ مجذوبہ ہے۔ خدا جانے اسکی زبان سے کیا نکل جائے اور کسیقدر خوشی کہ ایسی رسیدہ عورت اس لطف سے پیش آئے جرأت کرکے انھون نے بھی ہاتھ کو ذرا دبایا۔ تو مجذوبہ کھلکھلا کر ہنس پڑی جوان عورت اور حسین۔ اور سُرخ و سفید اور کم سن اس شوخی کے ساتھ اسکا ہنسنا تھا کہ نواب صاحب لوٹ ہو گئے

مجذوبہ نے کہا قمرن کو دیکھیگا۔ کہا ہان۔ ایک چھوٹے سے کمرے کا دروازہ کھولا تو نور کا تکا نظر آیا۔ بی قمرن بنی ٹھنی بیٹھی ہین۔ مجذوبہ دوڑ کے بھاگ گئی۔

نواب۔ بی قمرن جان صاحب سلام عرض ہے۔

قمرن۔ ہم تمسے نہین بولتے۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

نواب ۔ قمرن جانی ذری ادھر دیکھو ۔
قمرن ۔ (آنسو بہاکر) بس نواب دیکھ چکے
نواب ۔ جان من ہمارا کیا قصور ہی ۔
قمرن ۔ تمکو ہمارا ذری خیال نہین رہا ۔ بڑے
بیمروت اور بیوفا ہو نواب ۔
نواب ۔ جانی ۔ جان تڑپتی تھی ۔ ہاے ہمپر تمھارے
صدمۂ ہجر مین خدا جانے کیا کیا گذری ۔ ہمارا ہی دل جانتا ہی
راوی ۔ یہ کہکر نواب صاحب زار زار رونے لگے
قمرن ۔ ارے یہ سب ظاہر داریان ہین ۔
نواب ۔ ہاے افسوس قمرن جان ؟ ۔
قمرن ۔ نواب مجھپر جو ستم اس بشیر الدولہ نے ڈھایا
اُسکا حال مین کیا کہون ۔ خدا اس کمبخت سے سمجھے اللہ
اسکو غارت کرے ۔ اسکا جنازہ نکلے ۔ موے نے
میرے ساتھ کیا جانے کب کا غبار نکالا ۔
نواب ۔ مین ٹکڑے ٹکڑے نکال دونگا وہ ہی کیا
قمرن ۔ اب ایسا ہی کہ جو روٹک پر تمھاری دخل ہو سکے
نواب ۔ (بد دماغ ہوکر) اُسکی ایسی تیسی ۔
قمرن ۔ ہمارے ساتھ اُس کمبخت
نے وہ بدی کی کہ ہمارا دل ہی جانتا ہی ۔ ہم
کس سے کہین ۔ اللہ اُس موے سے سمجھے
خدا اُسکو غارت کرے ۔
نواب ۔ اوہ کن دقتون سے ملی ہو جانی ۔
قمرن ۔ ایک دن ہمنے خواب مین دیکھا کہ ایک
عورت ہمارے پاس آئی ہی ۔ اور ہم سے کہتی ہے
کہ عسکری کے پاس چلیگی ۔ یہ کہکر کوئی چار پانچ دفعہ
اُسنے دہان ! ہان ! ہان ! کہا اور میرے سر پر
ہاتھ رکھا ۔ بس آنکھ کھل گئی اب جو دیکھتی ہون
تو یہی مجذوب (مجذوب) عورت تھی ۔
نواب ۔ یہ بہت خدا رسیدہ ہین انکا کیا کہنا ۔
قمرن ۔ انکی تو کچھ ایسا بند و بست کرو نواب کہ اب
ساتھ نہ چھوٹے ۔ ہاے ان لوگون کو خدا غارت
کرے میرے ساتھ کیسا سلوک کیا ہی ۔
نواب ۔ (قریب جاکر) ایک بوسہ بعد
مدت دے دو ۔
قمرن ۔ تو گھبراتے کیون ہو ۔ اب باغ چلو ۔ مگر
کسی پر کچھ ظاہر نہ ہونے پائے ۔
نواب ۔ ہماری رائے تو یہ ہی کہ ہم تم نینی تال
چلے چلین ۔
قمرن ۔ مین خوش میرا خدا خوش چلو بس ۔
نواب ۔ (زار زار رو کر) میری جان قمرن ۔
قمرن ۔ (رو کر) کیا کہون نواب ۔ اس بشیر الدولہ
سے خدا سمجھے ۔ اللہ اس مونڈی کاٹے کو
غارت کرے ۔
نواب ۔ ابھی ٹکڑے ٹکڑے نکلوا دونگا ابھی ابھی
قمرن ۔ اللہ کرے اسکا جنازہ نکلے ۔ خدا اس سے
سمجھے جیسا میرا دل دُکھایا ۔
نواب ۔ اچھا تو اب اک ذری ٹھہر جاؤ ۔ اودہر دیو اس کو بلایا ہی
اُسے روپیہ لیکر مجذوبہ کو دے دین تو پھر ہم تم کہین بھاگ چلین
قمرن ۔ ابکی مین تمھارا ساتھ ایک دم بھر کے لیے بھی
نہین چھوڑونگی جہان تم وہان ہم ۔
نواب ۔ عقد ہو جائے تو بہتر ہی ۔ کیا رائے ہی ۔
قمرن ۔ بیشک ضرور ہونا چاہیے ۔
نواب ۔ تمھاری ہان کیسی کیسی تڑپتی تھین کہ کیا کہون ۔
قمرن ۔ سارا بنا بنایا کھیل اس موے بشیر الدولہ نے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

بگاڑ دیا۔ اللہ کرے اسپر بجلی گرے۔ خدا اس سے سمجھے اور کیا کہون۔

نواب۔ قمرن کے سر کی قسم آج ہی نکلوا دونگا۔

قمرن۔ میری تسلّی تو جب ہوگی جب اس موے کی کھٹیا مچاتی ہوئی نکلیگی۔ بس۔ اللہ کرے کوئی اسکو مار ڈالے تو کیا اچھا ہو۔

نواب۔ تم صاف صاف حال تو بتاؤ۔

قمرن۔ بڑی کہانی ہی کوئی کہان تک کہے۔

نواب۔ اچھا سُن لینگے جلدی کیا ہی۔ مگر یہ بشیر الدولہ بڑا پاجی نکلا۔ نامعقول۔

نواب محمد عسکری صاحب نے جو بعد مدت معشوقہٗ نسترن بناگوش بی قمرن کو دیکھا تو پھڑک گئے اور پُرانا عشق پھر از سر نو ہرا ہوا اور قمرن کی بغل مین بیٹھکر یہ اشعار بلحن داؤدی پڑھنے لگے۔ ؎

آمد ز خدا اُمید بجان دل
کہ ناکند گہے نفغان دل
چون باہمہ صدق عشقبازی
گاہے نشد از تو کامران دل

اللہ اللہ۔ ہم اور قمرن ایک جگہ بیٹھے ہین شیان خدا یتری کریمی کے صدقے۔ قمرن اب ہم اور تم اس طرح رہین جانی جیسے ایک روح اور دو قالب۔

قمرن۔ باجی جان کہان ہین۔

نواب۔ ہین۔ رویا کرتی ہی بیچاری۔

قمرن۔ (روکر) اس بشیر الدولہ سے خدا سمجھے۔

نواب۔ آمین۔ دیکھو تو بھائی مین اسکو کیسا نچ دیکھاتا ہون جاتا کہان ہی۔

قمرن۔ مجھپر تو جو آفت اُسنے ڈھائی اسکا بدلہ خدا ہی لیگا اور کون لے سکتا ہی۔

اتنے مین ممن نے زینے پر سے آواز دی حضور لالہ حاضر ہین۔ کہا چلے آؤ۔ وہ کوٹھے پر آیا تو دیکھتا ہی کہ بی قمرن صاحب نواب صاحب کی بغل مین بیٹھی ہین۔ بی! حضور خدا مبارک کرے۔ آج تو واللہ جلسہ ہونا چاہیئے بی قمرن صاحب بندگی قمرن نے کہا بس جاہئے بھی آپ لوگ کسی مصرف کے نہین ہین ایک بشیر الدولہ اور اتنے تم اور کچھ نہ کر سکے اور اُسنے جو چاہا وہ کر گذرا ہی۔ وہ موا اندھر تھا کہ بلا کا سامنا تھا۔ ڈولی سے اُترتی ہون تو اُس مونڈی کاٹے کدرا کی شکل دیکھی جان نکل گئی دھک سے رہگئی بس کہ یا اللہ یہ ہوا کیا۔

ممن۔ اب ہم لوگون کو یہ حال کیا معلوم تھا۔

نواب۔ مہراج بلی نے تو ہمسے کہا تھا کہ پڑوس مین آنکے رہی ہین کدرا کے ہان سے بھاگ آئین۔

قمرن۔ اللہ جانتا ہی نواب مہراج بلی نے دوستی کا حق ادا کر دیا۔ رات کو چار آدمی بھیجے اور وہ ہمکو نکال لیگئے مگر اُنھون نے کہا ہمنے تمکو تمھارے میان کے پنجے سے تو نکالا ہی اب تم جانو تمھارا کام جانے ایسا نہو کہ ہم دھر لیے جائین۔ تو اور لینے کے دینے پڑین۔

ممن۔ پھر تم غائب کہان ہو گئین۔

قمرن۔ میرے تو ہوش ابھی تک ٹھکانے نہین ہین رفتہ رفتہ کل قصہ بیان کرونگی کہ مجھپر کیا کیا گذری جو مجھپر گذری اللہ کرے دشمن پر بھی نہ گذرے۔ دشمن سے دشمن کو بھی نصیب نہ ہو۔

الغرض لالہ ہردیو داس سے نواب صاحب نے دس ہزار روپیے مانگے اور کہا کہ اسٹامپ لے آؤ۔ ہم

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

تمسک لکھ دینگے۔ پرسون بنک کھلے گا تمھارا روپیہ تم کو مِلجائیگا۔ اُسنے کہا ہجور کیسا تمسک ہجور کا کام نہ اٹکے بس بڑا تمسک تو یہ ہی کہ کھاتا لیتا آیا ہون سب ٹھیک ہی بس اسٹامپ ٹانک دیجیے۔ نواب صاحب نے لالہ ہردیو داس کی بڑی تعریف کی اور جس طرح پر لالہ موصوف نے بتایا فوراً لکھدیا اور روپیے لیکر مجذوبہ کی نذر کیے قمرن اپنے دل مین بہت خوش ہوئی کہ انکو ہمارا اسقدر خیال ہی کہ دس ہزار روپیہ بات کرتے دے دیا۔

جب مجذوبہ کے پاس سے نواب کوٹھے پر گئے تو قمرن نے انکے رخسار تابان کا بوسہ لیا۔ نواب صاحب کی مارے خوشی کے باچھین کھِل گیئن۔

نواب ۔ ہاے اسی کو تو ترستا تھا اور رونا کیا تھا۔

نواب صاحب اپنے دل مین سوچنے لگے کہ یا آلہی قمرن کو ابکی دفعہ کہان چھپاؤن کہ اِس مردود بشیر کو نہ معلوم ہو۔ سوچتے سوچتے اُنکے ذہن مین یہ بات آئی کہ کسی ہوٹل مین اُتار دین اور پردہ نشین عورت مشہور کرین۔ ممن سے مشورہ کیا۔ ممن نے کہا حضور ہوٹل ووٹل ٹھیک نہین ہی غلام جو عرض کرے اُسپر غور فرمایئے چہنٹ یہان سے کوئی تین کوس ہی وہان غلام کا ایک باغ ہی اور اُسمین مکان بھی ہین۔ بس سیدھے وہین چلے چلیے بخطر راست کسی کو کانون کان تو خبر ہوگی نہین نواب صاحب کو یہ صلاح بہت پسند آئی۔ فوراً قمرن کو گاڑی پر بٹھایا اور ممن کو ساتھ لیا۔ اور چہنٹ کی طرف چلے راستہ مین باتین ہوتی جاتی تھین۔

قمرن ۔ کل کیا بتاؤن کس مصیبت مین تھی آج اللہ نے یہ دن دکھایا کہ ہم تم پاس بیٹھے ہوے گاڑی پر مزے سے ہوا کھارہے ہین۔

نواب ۔ ہم کل اتنے وقت مہراج بلی کے ہان بیٹھے ہوے تھے۔

ممن ۔ سرکار صبح شام دوپہر اُٹھتے بیٹھتے آپ ہی کو یاد کرتے تھے بارے خدا نے آرزو پوری کردی اور سچ تو یہ ہی کہ اِن مجذوبہ کی بدولت یہ دن دیکھا۔

قمرن ۔ مین نے خواب دیکھا تھا کہ جیسے یہ آن کر مجھسے کہتی ہین کہ اب چلو اب چلی چلو۔ چل تجھکو تیرے نواب سے ملادون۔ ہان!!!

نواب ۔ اللہ اللہ یہ قدرت حاصل ہے اُنکو۔ واہ۔

ممن ۔ حضور غرض تو کردیا کہ اس شہر کی قطب ہین۔

اختر ۔ عقل دنگ ہوجاتی ہی بعض اوقات وہ وہ باتین سننے مین آتی ہین اور عقل کیونکر نہ دنگ ہو سمجھ سکتا ہی کوئی رمز کو۔ اے لاحول۔ کیا مجال ہی۔

نواب ۔ نے اب آپ ملاحظہ تو فرمایئے خواب مین جا کے اطلاع کی اب اس سے بڑھکر اور کیا کمال ہوگا۔

ممن ۔ حضور مجھسے کہدیا تھا مگر مین اس اشارے کو سمجھا نہین تھا۔ مجھے کہدیا تھا کہ ہم خواب مین دیکھ آئے وہان گوری گوری صورت دیکھی۔ قمرن بھی اُسکی بہن نہ تھی۔

نواب ۔ اور آپ نے ہمسے نہ کہا۔ بھئی واہ معقول۔

ممن ۔ اے تو حضور جب غلام سمجھے بھی کچھ میری تو سمجھ ہی مین نہین آیا تھا وہ تو اب عقدہ کھلا۔

اختر ۔ بس دیکھیے اُسی طرح بڑ مین کیا جانے کیا کیا بک جاتی ہین اُسکا سمجھنا آسان نہین ہی۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

نواب - بعض بعض باتین تو بالکل سمجھ مین آتی ہی نہین -
قمرن - ایک کام کرو - باجی جان کو بھی ساتھ لیتے چلو اور
اُمی جان کو اطلاع کر دو - اُنھون نے رو رو کے کیا جانے
کیا حال کیا ہوگا -
نواب - تو ایک کام کرو - ذرا اختر سے کہو حسین علی کو
بلا لین اور گاڑی ذرا روک دو -
نواب صاحب نے گاڑی روک لی اور اختر کو حکم
دیا کہ حسین علی کو بلا لاؤ - حسین علی دوڑتا ہوا آیا - کان
مین کہا کہ نازو کو ایک گاڑی پر سوار کرا کے جھنڈے مین
لاؤ اور بتا میان ممن سے دریافت کر لو - اختر گاڑی پر
بیٹھے اور گاڑی جھنڈے کی جانب روانہ ہوئی -
قمرن - میرے اچھے نواب - اب نینی تال
چلے چلو -
نواب - کل ہی روانہ ہو جاؤنگا -
قمرن - ہمین تو یقین نہین آتا ہے -
نواب - کل ریل پر بیٹھی ہوگی -
ممن - حضور ہان اب تو چلیے -
اختر - اب یہان فضیحتا ہے خداوند -
ممن - فضیحتا بلکہ فضیحتی کا باپ -

چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی

قمرن - اور کون مشکل بات ہے - قدم بھر پر تو نینی تال
ہے - نینی تال کیا کچھ دور ہے -
نواب - وہ کاہے کو سون سہی ہم
ضرور چلینگے -
ممن - تو خداوند پھر ایک کام کیجیے شب باش تو یہان
ہو جیے اور سویرے کوئی آٹھ بجے گھر چلیے - وہان سامان
کیجیے اور بندہ قمرن جان کو لیکر اسٹیشن پر آجائے -

نواب - بہتر اب باغ تو چلو پہلے -
قمرن - یہ جائین وائینگے نہین -
نواب - نہ جائین کیا معنی -
اختر - حضور بُرا نہ مانین تو غلام عرض کرے حضور کے
مزاج مین اور بڑے لوگون کی طرح تلون ضرور ہے -
نواب - لاحول ولا قوۃ کیا کہتے ہو ممن -
اختر - حضور کے خوف کے مارے
چاہے نہ کہین -
ممن - حضور کہتے تو سچ ہین یہ -
نواب - لو صاحب یک نشد دو شد - میان ہم
تلون مزاج ہین -
ممن - چاہے توپ دم کر ڈالیے -
قمرن - کیا بات کہی ہے ہم نہین سمجھتے -
ممن - ہم لوگون کی راے یہ ہے کہ نواب صاحب
کے قصد اور تہیے کا کوئی یقین نہین ابھی کچھ
راے ہے اور ابھی کچھ جا بدل جاتے ہین -
جس وقت گاڑی باغ مین داخل ہوئی قمرن
نے کہا - نواب وہ دن ہمکو کبھی نہ بھولیگا جب ہم تم
پہلے پہل اس باغ مین آتے تھے - اللہ کرے باجی
گھر پر ہون اُنکے دیکھنے کو بہت جی چاہتا ہے - نواب صاحب
نے باغ کی کوٹھی کھلوائی اور کہا عرصے سے بند تھی
ذرا کمرے کے سب دروازے کھلوا دو - کوئی
آدھ گھنٹے تک باغ مین سیر گشت کیا کیے -
اسکے بعد گاڑی کی کھڑکھڑاہٹ کی آواز آئی
نواب - نازو بھی آگئین -
قمرن - اور جو حسین علی ہی اکیلا
آیا ہو -

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ممن - حسین علی اول تو پیدل آتا - اور اگر پیدل نہ آتا تو اکے پہ آتا -

اختر - نازو وہ کیا بیٹھی ہین -

قمرن - یا وحشت! بند گاڑی اور نازو کو دیکھ لیا -

اختر - بند ہونے ہی کے سبب سے تو سمجھ گئے کہ ناز وہین -

نواب - وہ گاڑی آن پہونچی -

ممن - حضور نازو ضرور آتی ہین -

اتنے مین گاڑی باغ مین آئی اور رُک گئی حسین علی کوچ بکس سے اُترا - گاڑی بان اور سائیس سے کہا تم لوگ ہٹ جاؤ - بی نازو چھم چھم کرتی ہوئی اُترین - قمرن اور نازو بغلگیر ہوئین -

نواب - اور ہمسے (ہنسکر) -

نازو - اللہ نے بڑا رحم کیا -

قمرن - یہ دوسرا مرتبہ ہر اس باغ مین آنے کا -

نازو - یہ وہ باغ نہین ہر -

قمرن - ای ہان سچ کہا مجھے یہ اس وقت ہو کیا گیا یہ تو چھنٹا ہر -

نواب - تمنے پہلے بھی کہا تھا کہ جب ہم پہلے پہل اس باغ مین آئے تھے - مین خاموش ہو رہا -

نازو - بہن اب ہمسے سارا حال تو کہہ چلو تم تھین کہان روتے روتے آنسو خشک ہو گئے (رو کر) امّی جان کا دوار حال بُرا حال تھا -

قمرن - (رو کر) بہن یہ نہ پوچھو بس -

نازو - اللہ کو جو منظور ہوتا ہر وہی ہوتا ہر -

قمرن - ہمارے ساتھ تو اُس مونڈی کاٹے بشیر الدولہ نے بدی کی - اللہ اُس سے سمجھے کہ ہمپر قہر ڈھایا اُس مونڈی کاٹے نے -

نازو - جیسا کیا ویسا پائیگا -

نواب صاحب نے نازو سے مشورہ کیا کہ اگر تمھاری راے ہو تو ہم قمرن کو لیکے چپکے سے نینی تال چلدین اور تم بھی چلی چلو - نازو نے کہا تم کہتے بہت ہو اور کرتے کم ہو یہ کرینگے وہ کرینگے - مگر سب زبانی داخلہ - اب اس سے بڑھ کے فضیحتا اور کیا ہوگا -

نواب - ممن بھئی ے تیاری کر دو -

ممن - بہت خوب حکم کی دیر تھی -

نواب - اب ہمسے کچھ نہ پوچھو -

ممن - بہت خوب کل ہی تیجیے -

نواب - تو ہمسے کچھ نہ پوچھیے -

ممن - بس سمجھ گیا - کل سامان لیس لیجیے -

قمرن - تو ہم امّی جان کو کل دیکھ آئین -

نازو - ای ہی - کہین ایسا غضب بھی نہ کرنا -

نواب - کیا عقل ہر تمھاری بھی واہ -

اختر - اور جو تم گیئن اور کدر آ گیا -

نواب - ہان بس یہی تو خرابی ہر -

نازو - اُمی جان کو کل فنس پر نہین بلوا لینگے -

راوی - شان خدا - مہارن اور فنس -

نواب - بس بس ہزار باتون کی ایک بات یہ تمنے کہی - جی خوش ہو گیا -

اختر - کل کوئی دس بجے بلوا لیجیے گا -

قمرن - دس نہین بارہ بجے - اور سنو تڑکے گجردم کیون نہ بلوا لین - اتنی دیر کیون ہو -

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اختر- ترڑکا تو یہان ہوگا نو بجے - ذرا سمجھیے تو-

قمرن- ہان اچھا تو اُڑیگی - نواب لاؤ کچھ پلاؤ تو بعد مُدت -

نواب- یہان کچھ ساتھ ہی ممن -

ممن- حضور جان کے ساتھ ہی - بقول نثار ؎

بغل مین ہون توبہ دبائے ہوے
کلیجے سے بوتل لگائے ہوے

نواب- تم لوگ اس شعر پر بڑے لٹو ہو-

اختر- حضور خوب کہا ہی-

نواب- اسمین کیا فرق ہی - بہت خوب کہا ہی-

اختر- کلیجے سے بوتل لگائے ہوے - جان ڈالدی اسنے - سبحان اللہ - کیا مستانہ مضمون ہی-

نواب صاحب نے ممن کو حکم دیا کہ لاؤ - ممن نے پانچ گلاس سامنے رکھدیے - اور حسین علی برف اور سوڈا کی بوتلین لایا-

نواب- اُئین! ارے میان برف اور سوڈا!!-

ممن- حضور پھر آخر تین روپیے کے پیادے مین اور ہم مین کچھ فرق ہوا نہ - یا ہم اور وہ برابر ہی ہین-

اختر- بھئی کمال کیا واللہ-

ممن- حضور کا اقبال ہی یہ سب-

نواب- ممن تمکو انعام دینگے ہم-

ممن- (آداب عرض کرکے) خداوند اس سے زیادہ انعام اور کیا ہوگا-

نازو- خوب آدمی ہین ممن-

قمرن- اور وہ کہان ہے جسکو آپ لوگ سب بناتے ہین-

نواب- وہ کون مسخرہ-

ممن- مہراج بلی کو کہتی ہین-

قمرن- نہین نہین - کیا مہراج بلی کو مین جانتی نہین-

اختر- مین سمجھ گیا - میان جھلو کو کہتی ہین-

قمرن- ہان ہان - وہ جو گانے خوب ہین-

نواب- کئی روز سے آیا نہین - کیا جانے کیا سبب ہی-

قمرن- پہلے تم لوگ پیو پھر ہم پئینگے-

نواب- یہ نہ ہونے کا-

قمرن- ہمارے سر کی قسم-

نواب- تمکو ہمارے لہو کی قسم-

راوی- قمرن نے پی - کہا یہ بڑی سخت ہی-

نواب- ارے یار انکو شری پلاؤ-

ممن- حضور شری ہی ہی حضور چکھیین تو-

نواب- (چکھکر) ہان ہی تو شری ہی-

قمرن- ارے تو ظالم برف تو ملا-

نواب- کیا برف نہین ملائی-

ممن- نہ برف تھی - نہ پانی - یہ گھٹا کے پی گئین-

نواب صاحب نے کہا اب تھوڑی پی کر سو رہو-

قمرن- اب آج تو ہمکو نیند نہین آتی-

نازو- اے نواب ابھی سوئین کہان ہو تم

قمرن- اے نواب ہمکو اتنا بھی نہین آتا-

اختر- خداوند آج تو دونی چوگنی کھچیے-

نواب- کتنی بوتلین ہین ممن-

ممن- خداوند تین بوتلین تو شری کی ہین - اور چھ بوتلین ہوسکی کی ہین اور ایک بوتل اکستا نمبر فرن برانڈی کی اور دو ادھے شامپین کے-

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

نواب - اُئین! نور وزجی کی کوٹھی بھرا ٹھالائیے -

ممن - حضور اتفاق ہی کوئی دوست آجائے صاحب لوگون مین سے کوئی آجائے -

قمرن - لے ہمارے گلاس مین اور اُنڈیل دو -

نواب - لو جان تک حاضر ہی تمھارے لیے -

قمرن - جان تمھاری تمکو مبارک رہے -

نازو - اور ہمکو کوئی پوچھتا ہی نہین -

قمرن - لو اپنے بہنوئی سے کہو - جھولا کن ڈالو الہٰ ان ہائے کیا بہار ہی - بجلی جب چمکتی ہی تو مزہ آجاتا ہی اچھا بتاؤ برسیگا یا نہین برسے گا -

نواب - برسیگا - ضرور برسے بارہ بجے تک -

نازو - نہین برسیگا - ہر گز نہین برسیگا -

نواب - آؤ بدتی ہو کچھ -

قمرن - بد کے پاس ہم نہین کھڑے ہوتے -

نواب - نازو جان آؤ بدتی ہو -

نازو - مارو ہاتھ پر ہاتھ -

نواب - آؤ بارہ بارہ بوسے بدتے ہین

نازو - بڑے اُستاد ہو - ہر سٹے اپنے ہی مطلب کی سوجھتی ہی کیون نہو -

نواب - ہان ایسے گئے گذرے ہوے ہم - کیا ہمارے گال مفت کے ہین - ہم تو بارہ بارہ بوسے ہی بدینگے - تم چاہے جو کچھ کہو -

نازو - ایک بہن تو تمھارے سپرد کر دی اُسی کے بوسے لو ایک سو چاہے ہزار -

تھوڑی تھوڑی پی کر یہ سب علحدہ سو رہے تو قمرن اور نواب صاحب مین میٹھی میٹھی باتین ہونے لگین -

قمرن - نواب ایک بوسہ دو - اللہ جانتا ہی ترس گئی -

نواب - ایک بوسہ؟ ہزار بوسے گن کے لو -

قمرن - تو بھی سیری نہوگی -

نواب - بوسہ ہی تو وہ شئ ہی جس سے سیری نہین ہوتی -

قمرن - اللہ اللہ تم کہان اور ہم کہان - مگر تمھین قسم ہی بس کل ہی پرسون نینی تال چلے چلو -

نواب - اب کیا ٹل بھی سکتا ہی کل پرسون مین داخل نینی تال ہونگے -

قمرن - سنتے ہین کہ وہان بارھون مہینے سردی رہتی ہے -

نواب - اور سردی کے دنون مین تو آدمی وہان ٹھٹھر جاتا ہی

قمرن - اچھا میرے سر پر ہاتھ رکھو کہ ضرور چلوگے -

نواب - (سر پر ہاتھ رکھکر) اس سر کی قسم ضرور چلین گے اور تمکو اور نازو کو بھی لیتے چلینگے - مزے اڑینگے وہان - ع -

نی غم دزد نی غم کالا

بہشت آنجا کہ آزارے نباشد | کسے را با کسے کارے نباشد

نینی تال کو لوگ دنیا کی بہشت بتاتے ہین اور جو لوگ ہو آئے ہین وہ اسکی تصدیق کرتے ہین -

نینی تال کا سفر

شتابی لامئے گلنار ساقی | دم رخصت نہ کر تکرار ساقی
تری صدقے تری قربان ساقی | خدارا پھر وہی احسان ساقی
وہی پھر صحبت دیوانگی ہو | وہی پھر رخصت فرزانگی ہو
بہار وصل ہو پیدا رقم سے | گل شادی کھلین شاخ قلم سے
رہا ہون دام سے مانند بلبل | پھرون بے قید مثل نکہت گل

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

نواب محمد عسکری صاحب نے اس عجلت مین سفر کیا کہ الامان مجذوبہ سے وعدہ کرلیا کہ ہفتے مین دو خط ضرور بھیجا کرونگا اور اُنھون نے بھی وعدہ کرلیا کہ جواب فوراً بھیجینگے - ایک خدمتگار اس لیے تعینات کردیا گیا کہ مجذوبہ کو کسی قسم کی تکلیف نہونے پائے - اور بازخان اوورسیر کے نام حکم بھیجا گیا کہ کلان کوٹھی کے متصل جو زمین واقع ہے اسمین ایک اوسط درجے کا ہندوستانی مکان کوٹھی نما بنایا جائیگا - اسکا تخمینہ پیش کرو -

اب بشیر الدولہ کا حال سنیے - محمد عسکری انسے کھٹکے ہوے تو تھے ہی - ایک رقعہ بشیر الدولہ کے نام لکھوایا اور اسپر اپنے دستخط کردیے -

نواب بشیر الدولہ بہادر مین نے سُنا ہے کہ آپ میرے درپے آزار ہین - اور یہ سب کانٹے آپ ہی کے بوئے ہوئے ہین - مین آپ کو اطلاع دیتا ہون کہ آپ آج سے میرے گھر پر نہ جلیئے گا ورنہ بیمروتی اور کج خلقی کرنی پڑیگی مین نے اپنے آدمیون اور پھاٹک کے پہرے والون اور دربانون کے نام حکم بھیج دیا ہے وہ آپ کو اندر نہ جانے دینگے - اور آپ مفت مین ذلیل اور خوار ہونگے -

جبکہ آپ دوست نہین اُسکو دشمن ڈھونڈھنے کی کیا ضرورت ہے - دوست بنکے آپ دشمنی کا اظہار کرتے ہین - بڑے افسوس کی بات ہے -

راقم محمد عسکری

یہ رقعہ بشیر الدولہ نے پڑھا تو دل مین بہت ہی ناراض ہوے آدمی سے کہا جاؤ اسکے جواب کی کچھ ضرورت نہین ہے کہ اتفاق سے دو ہی چار منٹ کے بعد انکے نام ایک تار

اس مضمون کا آیا

"ور تار کے دیکھتے ہی روانہ ہوجیے - منیر الدولہ سخت علیل ہوگئے بہت جلد روانہ ہوجیے - اُنکی طبیعت بہت بگڑی ہوئی ہے -"

ایک انگریزی خوان نے اُسکا ترجمہ سُنایا تو بشیر الدولہ کا رنگ فق ہوگیا - آدمیون کو بلایا کہا ابھی اسباب باندھو بھائی کی طبیعت بہت علیل ہوگئی ہے -

خدمتگار - حضور منیر الدولہ بہادر کی طبیعت علیل ہوگئی

بشیر - ہان وہ بیمار تو عرصے سے ہین - بیڈھب ہوئی

خدمتگار - تو حضور کس وقت کی گاڑی پر چلیے گا خداوند -

بشیر - (گھڑی دیکھکر) بس اب کوئی چار گھنٹے اور ہین -

خدمتگار - تو حضور اب جلدی کرنی چاہیے ہے اب رہا کیا ہے -

نواب بشیر الدولہ چھٹن صاحب کے ہان چلے گئے اور آدمیون کو ضروری ضروری اُمور کی نسبت حکم مناسب دیگئے اور کہہ گئے کہ کھانا بھی چھٹن صاحب ہی کے یہان بھیج دینا - چھٹن صاحب کو تار کا مضمون سنایا تو انکو بھی تشویش ہوئی خیر وقت سے پون گھنٹہ قبل نواب بشیر الدولہ بہادر ریل کے اسٹیشن پہونچے - اور نواب نادر جہان بیگم کو ایک عورت کی زبانی کہلا بھیجا کہ نواب خدا حافظ ہے -

تمھین چندا نپے ذمے دھر چلے
کس لیے آئے تھے کیا ہم کر چلے

ہمنے تمھارے ساتھ کوئی بدی نہین کی مگر تمنے ہماری جان تک لینے مین کوئی دقیقہ نہین باقی رکھا تھا - خیر اب آٹے دال کا بھاؤ معلوم ہوجائیگا جب قرن ٹھہر یار

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

لوٹ کر بیگم بنکے رہیگی۔ اور تم لونڈی اُسکی بنوگی ہم تو اب رخصت ہوتے ہین۔

نواب محمد عسکری صاحب کے ہمراہ رکاب کئی دوست اور مصاحب تھے نواب چھٹن صاحب آغا محمد اطہر صاحب منشی مہراج بلی صاحب ممن۔ اختر۔ مسخرہ۔ جملو۔ دو خدمتگار دو رُڈنے۔ ایک چپراسی۔ دو پہرے والے دو خاص پُز ایک آبدار خانے والا۔ اور داروغہ صاحب کل عملے کی خیر اور بی قمرن توجان کے ساتھ تھین اُنکا ساتھ بھلا کیونکر چھوٹ سکتا۔

بی قمرن اور نازو کے ہمراہ رکاب ایک مغلانی دو مہریان۔ دو بار برداریان۔ ایک محلدار۔

۲۰۔ آدمیون کا غول اُنکے ساتھ تھا۔ ممن کو ایک مہینے کی تنخواہ پیشگی دی گئی اور سفر خرچ کے لیے دس روپیے اختر کو ایک مہینا پیشگی اور بانات کی ایک نئی اچکن اور ایک نیا ٹھٹنا۔ اور ایک نیا گرم چغہ۔ مسخرے کو ایک پُرانا سُرخ رنگ کا بھدے کام کا دوشالہ عطا ہوا۔ کوئی پچیس چھبیس روپیے سے زیادہ قیمت کا نہ ہوگا پانچ روپیے اُنکو بھی پیشگی ملے۔ جملو کو ایک مہینے کی تنخواہ پیشگی۔ خدمتگارون وغیرہ کو بھی پیشگی تنخواہ دی گئی

نواب صاحب کے ساتھ بہت بڑا سامان گیا تھا چونتیس سیر تمباکو دو سیرا اور تیسرا اور چوسیرا۔ پانچ روپیے کے سچے گوٹے ڈھاک کے۔ سنو عظیم اللہ خانی حقے۔ مختلف اقسام کے۔ خس کے پنچے۔ پیچوان ۲۷۔ پٹارے اور بکس اور صندوق۔ چار بند دقین چار سرو ہیان۔ دو طمنچے۔ ایک کٹار۔ فرش فروش۔ دری۔ جاجم۔ قالیچے۔ ہوائی تکیے۔

کل اسباب عشرت اور سامان ریاست ساتھ تھا ران سواری کے چار گھوڑے اور سب بیش بہا۔

نواب صاحب کئی دن کے بعد محلسرا مین تشریف لے گئے تو نواب نادر جہان بیگم نے کہا آج یہ کہان بھول پڑے تم جاؤ ہم نہین بولتے اُس روز کیا وعدہ ہوا تھا۔

نواب صاحب نے کہا تو ہم اُس وعدے کے خلاف کب ہوے۔ آج فریزر صاحب کا خط نینی تال سے آیا ہی کہ یہان آج کل موسم اچھا ہی ضرور آؤ۔ اگر آؤگے تو صاحب لوگون سے بھی ملاقات ہو جائیگی۔ مین تو رسیان تُڑا کے جاتا ہون مگر تمکو کیونکر لیچلون بڑی دقت ہی۔ ہان ایک بات البتہ ہو سکتی ہی کہ مین وہان جا کے بند و بست کرون اور جب کوئی عمدہ کوٹھی ملے تو تمکو بُلا لون۔

بیگم صاحب نے پوچھا کہ اچھا اس سے فائدہ کیا جو لوگ وہان نہین جاتے وہ تندرست نہین رہتے جھوٹ موٹ کے چوچلے ہین بس اور کچھ نہین کیا وہان کوئی اور خدا ہی۔

نواب۔ اچھا ابکی چلکے دیکھ ہی لوگی۔

بیگم۔ تم ہمکو کاہے کو لے چلوگے بھلا۔

نواب۔ خدا کی قسم اگر عمدہ مکان ملگیا تو ضرور بلوا ہین گے فوراً بلوائینگے۔ ہمارا دل نہین بہلے گا تمھارے بغیر۔

بیگم۔ ایسے ہی تو ہو۔ اس جھوٹ مین کیا سچ ہی۔

نواب۔ سنتے ہین عجیب مقام ہی نینی تال۔

بیگم۔ تعریف تو ہمنے بھی سُنی ہی۔ ساتھ کیون نہین لے چلتے ساتھ ساتھ چلنا اور اچھا ہی۔ پہاڑ کا پہلے ہمنے کبھی نام تک نہین سنا تھا کہ نینی تال ہی کہان۔ ایک نیا نام

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

سُننے مین آیا وہان تو برف گرتی ہی - اور جو کہین راہ چلتے چلتے کوئی برف مین دھنس جائے تو کیا ہو - ایسی ہی سنتے ہو بیکار ہی - جانا - ہماری صلاح تو نہین ہی - مفت مین بیٹھے بٹھائے آفت مین پڑنا کیا معنی - کون ایسا ضروری کام ہی کہ اُسکے بغیر کچھ ہو ہی نہین سکتا مزے مین یہان رہتے اور ابکی تو لون بھی نہین چلی - ابکی کیا ضرور ہی - جہان ذری بھی خطرہ اُسکے پاس نہ پھٹکنا چاہیے -

نواب صاحب نے بیگم صاحب سے وعدہ کر لیا کہ جو خطرے کے مقام ہین وہان ہم نہ جائینگے تم اطمینان رکھو اور ایک اٹھوارے کے اندر ہی اندر ہم تمکو بلوا لینگے یہ کہکر اُنھون نے کہا کہ ہم تھوڑی دیر مین آتے ہین ذرا جا کے اسباب کو اپنی آنکھون سے دیکھ لین کہ سب معاملہ لیس ہی یا نہین - باہر آئے تو ایک نئے مکان مین قمرن کی مان کو بلوایا اور سارا چٹھا کہ سنایا -

نواب - اب ہم قمرن اور نازو کو پہاڑ پر لیے جاتے ہین -

ضعیفہ - خطوط بھیجا کرنا مگر پتا تو بتا جاؤ -

نواب - ہمارا منشی تمھارے پاس چوتھے پانچوین آیا کریگا اور جو پیغام ہوگا وہ تمکو سُنا دیا کریگا خاطر جمع رکھو

ض - اچھا تو مین ایک دفعہ صورت تو دیکھ لون اُسکی -

نواب - کوئی سات بجے مین اُنکو یہان بلوا لونگا -

ض - تو کیا نازو کو بھی لے جاؤ گے اُسکا جانا ٹھیک نہین ہی اگر اسکا میان آ گیا تو کیسی ٹھہرے گی -

اتنے مین ممن نے آواز دی حضور غلام حاضر ہو گیا آؤ - ممن نے ایک سُرخ لفافہ پیش کیا - کہا یہ تار آیا ہی نواب صاحب نے دستخط کر دیے اور کہا بابو کو ذرا بلا لاؤ بابو کو فرصت نہ تھی ممن نے اُس سے ترجمہ لکھ لیا -

مرسلۂ فریزر صاحب از نینی تال بنام نواب محمد عسکری لکھنؤ - آپ کا تار آیا - کوٹھی سجی سجائی آراستہ ہے فی یوم پچاس روپیہ کرایہ پر لے لی - آدمی اسٹیشن تک روانہ کیا جائیگا - ٹھیک تاریخ روانگی سے اطلاع دیجیے

نواب صاحب نے حکم دیا کہ ابھی جواب بھیجو کہ ہم لوگ آج شب کو ۹ بجے گاڑی پر روانہ ہوتے ہین اسٹیشن پر یہ سامان بھیجیے اور دو معتبر آدمی -

ممن - بس حضور کافی ہی اسقدر -

نواب - ہم تو گھوڑے پر سوار ہونگے -

ممن - حضور غلام بھی انشاء اللہ -

نواب - تم تو ڈولیون کے ساتھ آؤ گے -

ممن - حضور یہ خدمت دار وغہ یا جملو یا مسخرے کے سپرد کیجیے -

نواب - میان تم ایک ہوادار مین سوار ہونا

ممن - ہان یہ ہو سکتا ہی خداوند - بیشک ہو سکتا ہی حضور یہ تو ممکن ہی - مگر ان عورتون کے ساتھ جانا اور اپنے اپنے گھرون پر اُنکو پہونچانا محض فضول ہی - ویسا ہی اُنکے ساتھ چلنا معیوب ہی -

اب سنیے کہ ضعیفہ آخرکار اس تجویز پر راضی ہو گئی کہ نازو اور قمرن دونون نواب صاحب کے ساتھ جائین اور ضعیفہ اسی مکان مین رہے اور اگر کوئی نازو کا حال دریافت کرے تو کہدے کہ اُسکا میان آ کے لیگیا بس اور اگر میان آئے تو اُس سے خوب لڑے کہ تو ہی تو لیگیا تھا اور اب بڑھ بڑھ کے باتین بناتا ہی -

خیر دوستون سے یہ صلاح قرار پائی کہ نو بجے گاڑی جاتی ہی - یا تو اپنے اپنے گھرون سے سیدھے بجنطار اسٹ

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

سب کے سب اسٹیشن پر جائین یا کسی دوست کے ہان سب کے سب ٹھیک پونے آٹھ بجے جمع ہو جائین اس آخری رائے سے سب نے اتفاق کر لیا کہ نواب چھٹن صاحب کے مکان پر سب کے سب ٹھیک پونے آٹھ بجے جمع ہو جائین —

نواب محمد عسکری بیگم صاحب سے رخصت ہونے لگے اُنھون نے امام ضامن کی اشرفی باندھی اور بہزار دقت رخصت کیا یہ سیدھے آغا صاحب کے مکان پر پہونچے اُنکو ساتھ لیا اور چھٹن صاحب کے ہان آئے — ممن اُنکے ہمراہ رکاب تھا۔ اختر اور جملو بھی یکے بعد دیگرے جمع ہوے — داروغہ کو پہلے ہی سے رخصت کر دیا تھا۔ صرف منشی مہراج بلی کے آنے کی کسر تھی یہ سب لوگ چھٹن صاحب کے ہان آٹھ بجے پہونچے جب سوا آٹھ بجے تک مہراج بلی نہ آئے تو نواب صاحب نے ممن کو گاڑی پر بھیجا وہ وہان سے آکے کہنے لگا کہ خداوند وہان تو کوئی بولتا ہی نہین — دربان پہرے پر بیٹھا ہی اور چوکیدار ہی اور باری مگر گھر کے دروازے بند ہین لاکھ لاکھ پکارا کوئی نہ بولا دربان نے غل مچایا مین نے خود پکارا پہرے والا چلایا۔ باری پکارتے پکارتے تھک گیا کہا ہم لوگ خود چلتے ہین مگر تم چھٹن صاحب کی گاڑی پر اسٹیشن چلو وہان زنانی سواریون کا بندوبست بھی کرنا ہی —

جب یہ سب صاحب لدپھند کے منشی مہراج بلی کے یہان گئے تو دربان اور چوکیدار اور باری نے کہا حضور ابھی وہ میان بھی آئے تھے آپ کے ہان کے ممن۔ پکارتے پکارتے مر گئے کوئی بولتا ہی نہین —

نواب — (دروازے کے پاس جا کر) منشی مہراج بلی صاحب اجی منشی مہراج بلی صاحب ہوت —

آغا — (کنڈی کھٹکھٹا کر) منشی صاحب منشی مہراج بلی صاحب ارے مکان مین کوئی ہی؟ —

چھٹن — ارے کھولو نہین دروازہ توڑ ڈالا جائیگا —

نواب — ارے میان ریل کا وقت جاتا ہی —

چھٹن — منشی مہراج بلی صاحب (دروازے کو زور سے لات لگا کر) ارے کھولو۔ کوئی ہی۔ یا سب مر گئے

نواب — سانپ سونگھ گیا ہی سب کو۔ کوئی جواب نہین دیتا۔ سب مر گئے —

منشی مہراج بلی کی بیوی کو یہ بد دعا بُری معلوم ہوئی۔ دل مین کہا سانپ سونگھے تیرے کنبے کو تیرے ہوتون سوتون کو۔ مگر منشی مہراج بلی مست مارے پڑے رہے چپ چاپ —

اتنے مین ان لوگون نے زینہ لگا کر قصد مکان پھاندنے کا کیا۔ جب اُنھون نے دیکھا کہ ان لوگون نے زینہ لگایا۔ اور برآمدے کی چھت پر پہونچ ہی گئے تو کہا کون ہی کون ہم آتے ہین —

منشی مہراج بلی کو مجبور ہو کر بولنا پڑا — ارے بھئی کاہے واسطے دروازہ توڑے ڈالتا اور مکان پھاندنے مانگتا تم لوگ —

نواب صاحب نے غل مچا کر کہا بولا کاہے واسطے بولائے اب باہر آئیے۔ باہر آن کر منشی مہراج بلی نے کہا بھائی جان ہم تو اب کل چلینگے ہماری جورو اہمکو جانے نہین دیتی مجبوری ہی آج پنچک ہی کل ضرور ضرور چلینگے بھائی صاحب —

نواب — ہمارے ہان موچھون کا کونڈا تھا اور یہان پنچک ہی کیا کیا پخین لگی ہوئی ہین واہ رے ہندوستانی —

چھٹن — اچھا اب کیا صلاح ہی پھر وقت تنگ ہی جو کچھ

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کرنا ہی جلدی کرنا چاہیے۔
آغا۔ بھئی ملتوی کردو۔ چلو تو سب کے سب ساتھ ہی
چلو ورنہ کوئی نہ چلو۔
چھٹن نے کہا بہتر ہی۔ مگر گھر نہ چلیں گے اسٹیشن کے

پاس۔ ہمارا باغ ہی رات بھر وہیں رہیں اور طبلہ ٹھنکے
سب نے اس رائے سے اتفاق کیا۔ شب کو جلسہ دیکھا
دن کو سوئے۔ دوسرے روز شب کے وقت ریل پر
سوار ہوئے۔ نینی تال کی محبت نے آخر کار کھینچا ہی۔

تمام شد جلد اول سیر کہسار

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri